

UNIVERSAL  
LIBRARY

OU\_232129

UNIVERSAL  
LIBRARY









الْأَزْوَاجُ لِلَّهِ وَالْحَيَاتُ لِلرِّجَالِ وَلَٰكِنْ مِمَّا رَزَقُوا

بعونہ تعالیٰ کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات مسیٰ بحضرت

جسٹری کر رہا تھا

ماه شعبان ۱۳۰۲ هـ

شاید کرده بنده ذوالجمال چرخ لال مالک بهتم مطیع محبت فیض بانوار علی

دَلِيلُ الْحَقِّ هُنْدُ هُوَ أَقْعُ فَيَصْنَعُ



اَلَا اَوَّلُ بَلَدٍ اَلَا فِى وَكَلَامِهِمْ

بعونه تعالى کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات مسی بحضرت

جسری کردہ شد

سیر الاولیاء

ماہ شعبان ۱۲۸۵ھ

شایان کردہ بندہ ذوالجلال چرخچی لال مالک ہنرمیں محبت فیض بازار دہلی

مَطْعُ هُنْدِهَا وَقِعَ فِی صَدْرِهَا

Checked 1968

ویباچہ

تاریخ

Checked 1968

۱۹۷۵/۱۲  
۲-۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از مدتے آرزویم بود کہ سوانح عمری حضرت محبوب آلہی سلطان المشائخ نظام الحق  
والدین چشتی دہلوی قدس سرہ العزیز بمعرض تحریر آید تا از اں بہر خاص و عام مستفید  
شوند اما محمد بنہ و المنۃ کہ دریں عہد معدلت مہد حضور ملکہ معظمہ کوئین و کٹوریا قیصر ہند  
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کہ سنہ جلوسش چہل ہفت است بحکم ”جویندہ یابندہ“ ایں  
پہچماں چرنجی لال جینی رئیس قدیم درگاہ حضرت نظام الدین اولیا واقع غیا پور  
متصل دہلی را یک نسخہ کہنہ و قلمی از سید شاہ طہور علی صاحب قاضی زادہ درگاہ موصوف  
پس از تجسس بسیار بعد ادا سے ماوجب قابل اعتبار بدست آمد کہ اں گوہر بے بہار  
مولانا میر خور و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ در سنہ ہشت صد ہجری  
تصنیف کردہ بود پس از آنجا کہ محض آرزو سے دلی بر اسے دستیابی سوانح عمری آنحضرت  
بود۔ حالاً ذخیرہ مستند شمل بر سوانح عمری و دیگر حالات تاریخی و ملفوظات پیراں شیخ المشائخ  
و پیراں پیر و خلفائے و یاران و دیگر ریادات عظام بمعصر و غیر ہم بہت افتاد پس  
دریں صورت لازم و واجب آمد کہ حالات چہیں بزرگاں دیں باہتمام تمام مطبع  
علیمیہ طبع کنم نظر بر اں یک مطبع سے بہ محب ہند و فیض بازار واقع دہلی جاری  
کردم و سید عبد اللطیف صاحب کتاب ساکن سبزی منڈی را بر تحریر ایں  
کتاب ملازم گردانیدم و بر اسے تصحیح و مقابلہ ایں دُرّ نایاب چند مولویاں و منشیان  
را یکے بعد دیگرے مقرر کردم و فرید بر اں بسیار وقت خود را دو صحت ایں نسخہ مسطورہ

صرف نمودم اگر چه این نسخه شریفه بسیار صحیح و دیرینه است و از نقل و تخط مولانا شیخ  
فخر الدین نظامی چشتی دہلوی قدس سرہ مزین و موشع است تا ہم دیگر مطالب کہ از  
دیگر مقاہب بعد طبع این نسخہ دستیاب شدہ آنہا را درین نسخہ بر سر چہ علیحدہ طبع  
کنانیدہ جا بجا چسبانیدم۔ و بعض قسم کہ در عبارت اصل نسخہ یافتہ از جہت الزام الحاکم  
و تحریف بعینہ بر غور مہراں گزاشتم و بیچ تغیر و تبدل نکردم۔ باین مہمہ سعی و کوشش و  
صرف کثیر چند امور ذیل برائے سہولت مضامین فہمی شایقین ایذا کردم۔

(۱) بعض عبارت عربی کہ در اصل کتاب غیر مترجم بود درین کتاب ترجمہ کنانید شدہ  
(۲) معنی بعض الفاظ ادق کہ در اصل کتاب بلا ترجمہ نوشتہ بود و بذریعہ حاشیہ این  
کتاب درج کردم (۳) آسامی بزرگاں و مقاہب اکتب بقلم جلی نوشتہ شد تا  
شایقین را در مضامین فہمی سہولتے رو نماید (۴) حتی الامکان بایہ معروف  
مد و رویایہ مجہول طولانی نوشتہ شد تا این امر در مضامین فہمی معین مددگار  
شود (۵) در شکون غنہ سالم نقطہ ندادہ تا در خواندن نظم سہولتے باشد (۶)  
فہرست مطالب ابواب نکات صفحہ و ارجحنت و جانفشانی تیار کردہ و در شروع این  
کتاب ایذا کردم تا شایقین را ذکر ہر یک بزرگ سہولت تمام در یک نظر و یافتہ  
علاوہ امور مذکورہ بالا کتاب ہذا بر کاغذ سریرا پیوری قیمتی و سفید و نیز بر کاغذ  
ولایتی و زنی بخط نستعلیق طبع کردہ شد و بعوضہ ہشت ماہ بعد صرف ~~کثیر~~ یا تمام رسید  
اگر باینہما اہتمام وجد و جہد تمام در این نسخہ سہوے یا خطاے رفتہ باشد این  
عاصی و خاطمی را بحکم قطعہ مندرجہ ذیل معذور دارند۔

قاریا بر من مکن قہر و عتاب \* گز خطاے رفتہ باشد در کتاب  
از خطاے رفتہ را نصیح کن از کرم و اللہ اعلم بالصواب

## چرخ لال

مقام درگاہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز دہلی۔ مورخہ یکم محرم الحرام

# فہرست کتاب مستطاب سیر الاولیاء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹ - ۵۵	ملکت دوم در بیان مشغولی سوم در بیان عزلت و انزوا و کرامات	۲۹ - ۲۹	باب اول در فضائل خواجگان چشت
۵۵ - ۵۶	چهارم در بیان رحلت کردن	۲۹ - ۵۵	از حضرت صلعم تا آخر عہد حضرت سلطان المشائخ
۵۶ - ۹۱	پنجم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیعہ العالم		نظام الدین اولیا قدس سرہ الغرین
	فرید الدین قدس سرہ قتل بر پشت نکتہ	۳۱ - ۳۱	ملکت در بیان نعت حضرت صلعم و رسیدہ
۵۹ - ۵۹	ملکت اول در بیان حسب و نسب		خرقہ فقرا امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ
۶۱ - ۵۹	دوم در بیان عزلت و انزوا		و از خدمت او بمشائخ کبار و اولیائے نامور
۷۰ - ۷۱	سوم در بیان مجاہدہ و روش ایشان		قدس سرہم -
۷۲ - ۷۲	چهارم در بیان علم و تجربہ	۳۲ - ۳۲	منہم خواجہ حسن بصری قدس سرہ
۷۷ - ۷۲	پنجم در بیان یافتن ظرافت ایشان	۳۳ - ۳۳	خواجہ ابو الواحد زید قدس سرہ
۸۷ - ۷۷	ششم در بیان بعضی ملفوظات	۳۵ - ۳۳	خواجہ فیض بن عیاض قدس سرہ
۸۹ - ۸۷	ہفتم در بیان بعضی کرامات و الہ مکرمہ	۳۵ - ۳۵	خواجہ ابراہیم ادہم قدس سرہ
	ایشان -	۳۸ - ۳۸	خواجہ خدیفہ المرعشی قدس سرہ
۹۱ - ۸۹	ہشتم در بیان مرض و رحلت و انشا	۳۹ - ۳۸	خواجہ حبیبہ البصری قدس سرہ
۱۵۵ - ۹۱	نہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق	۳۹ - ۳۹	خواجہ نمشاد علو دینوری
	والدین قدس سرہ قتل بر پائندہ نکتہ -	۳۹ - ۳۹	خواجہ ابوسعحاق شامی حبشی
۹۹ - ۹۹	ملکت اول در بیان حسب نسب	۴۰ - ۳۹	خواجہ ابو یوسف حبشی
	دوم در بیان پیدا آمدن محبت شیخ	۴۲ - ۴۲	خواجہ محمد مودود حبشی
۱۰۰ - ۹۹	شیوخ العالم شیخ فرید الدین قدس سرہ	۴۲ - ۴۲	خواجہ حاجی شریف زندی حبشی
۱۰۱ - ۱۰۰	سوم در بیان علم و تجربہ ایشان	۴۳ - ۴۳	خواجہ عثمان مارونی رح
۱۰۶ - ۱۰۱	چهارم در بیان ذکاوت بعضی احادیث	۴۵ - ۴۵	خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین
	کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است -		حسن بنوری قدس سرہ الغرین
۱۰۷ - ۱۰۶	پنجم در بیان فتن سلطان المشائخ بنجد	۵۷ - ۴۸	خواجہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ
	شیخ فرید الدین قدس سرہ دارادت		قطب الدین بختیار کاکی او حبشی
	آوردن بنجد است او		قدس سرہ قتل بر چہار نکتہ است
۱۱۲ - ۱۰۸	ششم در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ	۴۸ - ۴۸	ملکت اول در بیان مجاہدہ

خواجہ ابو یوسف حبشی



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۴-۱۶۳	منہم شیخ بدرالدین غزنوی شغل پردہ و نکبتہ	۱۱۶-۱۱۲	در شہر دہلی و از آنجا آمدن بغیث پور قدس سرہ
۱۶۵	نکبتہ اول در بیان آمدن شیخ بدرالدین غزنوی	۱۱۶-۱۱۴	نکبتہ ہفتم در بیان مجاہدہ و اوائل حال
۱۶۵-۱۶۴	دوم در بیان کرامات او	۱۱۶-۱۱۴	بہشتم در بیان یافتن خلافت و نعمت
۱۶۹-۱۶۴	منہم شیخ نجیب الدین متوکل	۱۱۶-۱۱۴	دینی و دنیوی
۱۶۸-۱۶۹	منہم مولانا بدرالدین اسحاق شغل پردہ و نکبتہ	۱۱۶-۱۱۴	نہم در بیان مجاہدہ ہائے سلطان المشائخ
۱۶۸-۱۶۹	نکبتہ اول در بیان پیوستن مولانا بدرالدین	۱۱۶-۱۱۴	در آخر عمر و روشن اکل بادشاہ دین قدس سرہ
۱۶۸-۱۶۵	اسحاق بخاری شیخ شیوخ العالم	۱۱۶-۱۱۴	دہم در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ
۱۶۸-۱۶۵	دوم در بیان کرامات او	۱۱۶-۱۱۴	و بادشاہ زادہ ہاجا کبوسی حضرت
۱۸۴-۱۶۸	منہم شیخ جمال الدین ہانوسی قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	سلطان المشائخ قدس سرہ
۱۸۵-۱۸۴	منہم شیخ عارف خلیفہ شیخ شیوخ العالم	۱۱۶-۱۱۴	یازدہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ
۱۸۵	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	حاصل آن بخدمت سلطان علاء الدین غوری
۲۳۱-۱۸۵	باب سیم و دوم در بیان مناقب فضائل اولاد	۱۱۶-۱۱۴	رسانانند۔
۲۳۱-۱۸۵	بعضے ہنسگان و نمیرگان شیخ فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	دوازدهم در بیان ملاقات سلطان المشائخ
۱۸۵-۱۸۴	سمرہ و اقربائے سلطان المشائخ قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	باشیخ الاسلام رکن الدین قدس سرہ
۱۸۵-۱۸۴	نکبتہ اول در بیان کرامات پسران شیخ الاسلام	۱۱۶-۱۱۴	سیزدهم در بیان بعضے کرامات او
۱۸۵-۱۸۴	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	چہاردهم در بیان بعضے کرامات والدہ
۱۸۵-۱۸۴	منہم خواجہ نصیر الدین نصر السمری	۱۱۶-۱۱۴	بزرگوار ایشان۔
۱۸۸-۱۸۵	مولانا شہاب الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	پانزدہم در بیان حالے کہ سلطان المشائخ
۱۸۹-۱۸۸	شیخ بدرالدین سلیمان قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	را پیرا شد و بیاں حال رحلت فرمود
۱۹۰-۱۸۹	خواجہ نظام الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	باب دوم در بیان مناقب و فضائل و
۱۹۰-۱۹۰	خواجہ بیوقوف قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین
۱۹۱-۱۹۰	نکبتہ دوم در بیان کرامات دختران شیخ	۱۱۶-۱۱۴	سجری۔ و خلفائے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار
۱۹۱-۱۹۰	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	کاکل اوشی خلفائے شیخ شیوخ العالم فرید الدین
۱۹۳-۱۹۱	سوم و فضائل بعضے نمیرگان شیخ	۱۱۶-۱۱۴	منہم شیخ حمید الدین سہولی خلیفہ شیخ الاسلام
۱۹۳	فرید الدین قدس سرہ	۱۱۶-۱۱۴	معین الدین حسن سجری شغل پردہ و نکبتہ
۱۹۳-۱۹۱	خواجہ عزیز الدین	۱۱۶-۱۱۴	نکبتہ اول در بیان راہ و روش او
		۱۱۶-۱۱۴	دوم در بیان بعضے کرامات او
		۱۱۶-۱۱۴	سوم در بیان اسولہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۳۶-۲۳۷	مکتبه چهارم در بیان کرامات و شرفین	۱۹۸-۱۹۹	منہم شیخ کمال الدین قدس سرہ
۲۳۶-۲۳۷	سماع و رحلت کردن ایشان	۱۹۹-۱۹۹	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابراہیم قدس سرہ
۲۳۶-۲۳۷	منہم شیخ نصیر الملتی والدین محمد و طیب السہ	۱۹۹-	مکتبه چهارم در بیان فضائل نصیرگان
۲۳۶-۲۳۷	مضموعہ اشعل بر جہار نکتہ		(رہنگان) شیخ فرید الدین قدس سرہ
۲۳۸-۲۳۹	مکتبه اول در بیان مرحمت و پرورش	۲۰۱-۱۹۹	منہم خواجہ محمد روح
۲۳۸-۲۳۹	سلطان المشائخ در باب ایشان	۲۰۲-۲۰۱	خواجہ موسی روح
۲۳۶-۲۳۸	دوم در بیان مجاہدہ مائے ایشان	۲۰۳-۲۰۲	خواجہ عزیز الدین صوفی شیخ کمال الدین
۲۳۶-۲۳۸	سوم در بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین	۲۰۳-	مکتبه پنجم در فضائل ارباب سلطان المشائخ
۲۳۶-۲۳۸	محمد و در قلع نقس کل تب حروف لغز و مودہ		انعام السخی والدین قدس سرہ
۲۳۶-۲۳۸	چهارم در بیان بعضی کرامات ایشان	۲۰۳-	منہم خواجہ رفیع الدین ہارون
۲۵۶-۲۵۷	منہم سید موسی نقیب الدین سنور نور الدین	۲۰۳-۲۰۳	خواجہ نقی الدین نوح
۲۵۶-۲۵۷	مشعل بر پنج نکتہ	۲۰۴-۲۰۳	خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۴۸-۲۴۹	مکتبه اول در بیان اوصاف و کثرت بکا و ذوق	۲۰۵-۲۰۴	مولانا قاسم
۲۵۰-۲۴۸	دوم در بیان یافتن خلافت او	۲۰۵-	خواجہ عزیز الدین ابن خواجہ ابوبکر مصلی دار
۲۵۱-۲۵۰	سوم در بیان بعضی کرامات او	۲۰۸-	مکتبه ششم در فضائل سادات کرام جد و پادشاه
۲۵۶-۲۵۱	چهارم در بیان ملاقات شیخ نقیب الدین		صاحب کتاب سیر الاولیاء
۲۵۶-۲۵۱	بأساطین محمد تعلق	۲۱۰-۲۰۸	منہم سید محمد محمود کرمانی
۲۶۲-۲۵۶	منہم چهارم مولانا حسام الدین ملتانی مشعل	۲۱۰-۲۱۰	سید نور الدین مبارک
۲۵۸-۲۵۶	برستہ افغنتہ	۲۱۲-۲۱۰	سید کمال الدین امیر احمد
۲۵۸-۲۵۶	مکتبه اول در بیان عظمت او و مرحمت	۲۱۶-۲۱۶	خواجہ سید حسین کرمانی
۲۶۰-۲۵۸	سلطان المشائخ در باب او	۲۱۹-۲۱۶	خواجہ سید خاموش
۲۶۰-۲۵۸	دوم در بیان ملاقات میان مولانا	۲۲۰-۲۱۹	باب ہما در بیان فضائل خلفا حق
۲۶۰-۲۵۸	حسام الدین ملتانی و مولانا تنیس الدین	۲۲۰-۲۱۹	سلطان المشائخ انعام الدین قدس سرہ
۲۶۰-۲۵۸	یحیی و مولانا علاؤ الدین بنی قریب ہریم	۲۲۳-۲۲۰	منہم مولانا تنیس الدین یحیی قدس سرہ
۲۶۲-۲۶۰	سوم در بیان خلافت یافتن او		بر جہار نکتہ
۲۶۵-۲۶۲	منہم پنجم مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ	۲۲۳-۲۲۰	مکتبه اول در بیان آوردن ارادت او
۲۶۵-۲۶۲	مشعل بر شش نکتہ	۲۲۵-	انعام عظمت و روش او
۲۶۳-۲۶۳	مکتبه اول در بیان ارادت آوردن او	۲۲۶-	او

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۹۹-۲۹۸	منہم چہارم مولانا فخر الدین مردزی	۲۶۵-۲۶۴	تکلمہ دوم در بیان مجاہدہ او
۲۹۹-۳۰۱	پنجم مولانا فصیح الدین رح	۲۶۵-۲۶۴	سوم در بیان علم و تبحر او
۳۰۱-۳۰۵	ششم امیر خسرو طوطی ہند رح	۲۶۵-۲۶۴	چہارم در بیان شنیدن سماع دہی
۳۰۵-۳۰۶	ہفتم مولانا جمال الدین	۲۶۵-۲۶۴	پنجم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین زکریا
۳۰۶-۳۰۵	ہشتم مولانا جلال الدین اودھی	۲۶۵-۲۶۴	قدس سرہ با سلطان محمد تغلق - دہی
۳۰۶-۳۰۶	نہم خواجہ کریم الدین سمرقندی المجد	۲۶۵-۲۶۴	ششم در بیان رخصت مولانا فخر الدین زکریا
	بہ بیانہ		بزیرات خانہ کعبہ غرق شدن جہاز و حجت
۳۰۸-۳۰۹	دہم قاضی شرف الدین فیروز		حق پوچستن او
۳۰۹-۳۰۹	یازدہم مولانا بہاؤ الدین ادمی	۲۶۵-۲۶۵	منہم ششم مولانا علاؤ الدین تہلی رح
۳۰۹-۳۱۰	دوازدہم شیخ مبارک کوپامٹوی	۲۶۵-۲۶۵	ہفتم مولانا برآن الدین غریب رح
۳۱۱-۳۱۱	سیزدہم خواجہ مولانا الدین کریم		مشکل بردونکتہ
۳۱۱-۳۱۱	چہار دہم خواجہ تاج الدین داری	۲۶۵-۲۶۵	تکلمہ اول در بیان محبت اعتقاد او
۳۱۱-۳۱۲	پانزدہم خواجہ ضیا الدین برنی	۲۶۵-۲۶۵	دوم در بیان کوفتہ شستن بازو خشنود
۳۱۲-۳۱۳	شانزدہم خواجہ مولانا الدین انصاری		شون سلطان المشائخ از مولانا
۳۱۳-۳۱۳	ہفدہم خواجہ شمس الدین		برمان الدین غریب
۳۱۳-۳۱۵	ہشتم مولانا نظام الدین شیرازی	۲۶۵-۲۶۵	منہم ہشتم مولانا وجیہ الدین یوسف کلاہری
۳۱۵-۳۱۵	نوزدہم خواجہ سالار نبین		مشکل برستہ نکتہ
۳۱۵-۳۱۶	بستم زیر این منہم ذکر نوزدہم با حضرت	۲۶۵-۲۶۵	تکلمہ اول در بیان محبت عشق و کمال اعتقاد
۳۱۶-۳۱۶	سلطان المشائخ مذکور و محترست	۲۶۵-۲۶۵	دوم در بیان یافتن اوافقاس نیک
۳۱۶-۳۲۰	باب ششم در بیان ارادت و مرید و مراد		نعمت اسے سلطان المشائخ
۳۲۰-۳۲۱	خلافت مشائخ قسین لہار و اہم	۲۶۵-۲۶۵	سوم در بیان خلافت یافتن
۳۲۱-۳۲۱	تکلمہ در بیان ارادت	۲۶۵-۲۶۵	منہم نہم مولانا سراج الدین عثمان
۳۲۱-۳۲۱	در بیان مرید	۲۶۵-۲۶۵	منہم دہم مولانا شہاب الدین امام
۳۲۱-۳۲۱	در بیان آنکہ مشائخ و پیغمبت کنند	۲۶۵-۲۶۵	باب پنجم در بیان فضایل بعضی یاران
۳۲۱-۳۲۱	بعدہ با مشائخ و پیغمبت دیگر پیغمبت		حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس سرہ
۳۲۱-۳۲۱	در بیان توبہ و استقامت آں	۲۶۵-۲۶۵	منہم اول خواجہ ابو بکر مندہ رح
۳۲۱-۳۲۱	در بیان حکم کردن پیرو قبول کردن	۲۶۵-۲۶۵	دوم قاضی محی الدین کاشانی
۳۲۱-۳۲۱	مرید حکم میر	۲۶۵-۲۶۵	سوم مولانا وجیہ الدین پاکلی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲۲-۴۲۱	ملکتہ در بیان کسوت اہل تصوف	۳۳۱-۳۳۵	ملکتہ در بیان اعتقاد و مرید بخدمت پیر
۴۲۲-۴۲۲	در بیان ادعیا و ثورہ کہ از شیخ شیعہ	۳۳۱-۳۳۱	در بیان صل خرقہ و بخشش آن
۴۲۲-۴۲۲	فرید الحق والدین قدس سرہ منقول است	۳۳۱-۳۳۹	در بیان خلافت مشایخ قدس سرہم
۴۳۵-۴۲۲	در بیان ادعیا و ثورہ کہ از حضرت	۳۳۹-۳۵۰	در بیان حال شیخ
۴۳۵-۴۳۵	سلطان المشایخ قدس سرہ منقول است	۳۵۱-۳۵۰	در بیان ولی و ولایت و ولایت
۴۳۵-۴۳۵	در بیان فضیلت قرات قرآن شریف	۳۵۱-۳۵۱	در بیان کرامت
۴۳۵-۴۳۵	در بیان ورودے کہ فوت شود	۳۵۱-۳۵۱	در بیان ستر کرامت
۴۳۵-۴۳۵	در بیان مشغولی ظاہر و باطن و مراقبہ	۳۵۱-۳۵۱	در بیان یقین شدن اسم از زبان مبارک
۴۳۵-۴۳۵	و ذکر خفی	۳۵۱-۳۵۱	سلطان المشایخ و ارادت آوردن
۴۳۵-۴۳۵	باب ہشتم در بیان محبت و شوق و عشق	۳۵۱-۳۵۱	معنی سیر الاولیا
۴۳۵-۴۳۵	و رویت باری تعالی و تقدس	۳۵۱-۳۵۱	در بیان طایفہ کہ خود را بابل تصوف
۴۳۵-۴۳۵	ملکتہ در بیان محبت و خوا مضی آن	۳۵۱-۳۵۱	نسبت کنند و معاملہ ایشان ندرند
۴۳۵-۴۳۵	در بیان اشتیاق و شوق	۳۵۱-۳۵۱	بغیر از پیر دست بیعت دہند
۴۳۵-۴۳۵	در بیان عشق	۳۵۱-۳۵۱	باب ہفتم در بیان لہارت و آداب آن
۴۳۵-۴۳۵	در بیان ولولہ عشق	۳۵۱-۳۵۱	و ادعیا و ثورہ و او را مقبولہ کہ منقول است
۴۳۵-۴۳۵	در بیان حقیقت عشق	۳۵۱-۳۵۱	حضرت شیخ الشیخ شیعہ فرید الدین و از
۴۳۵-۴۳۵	در بیان ترغیب و ترغیب و معذرت پیر	۳۵۱-۳۵۱	حضرت سلطان المشایخ نظام الدین قدس سرہم
۴۳۵-۴۳۵	در بیان رویت باری تعالی و تقدس	۳۵۱-۳۵۱	اسمہ در بیان لہارت و آداب آن
۴۳۵-۴۳۵	باب ہفتم در بیان سماع و وجد و رقص غیر ذلک	۳۵۱-۳۵۱	در بیان اوراد
۴۳۵-۴۳۵	ملکتہ در بیان سماع	۳۵۱-۳۵۱	در بیان اوراد و ہفتہ و سالیانہ
۴۳۵-۴۳۵	در بیان آداب سماع	۳۵۱-۳۵۱	در بیان صلوات
۴۳۵-۴۳۵	در بیان تمجیل الفاظی کہ بیان شعرا مصطلح	۳۵۱-۳۵۱	در بیان صلوات نفل
۴۳۵-۴۳۵	شدہ و در ادعیا و عاشق	۳۵۱-۳۵۱	در بیان صوم
۴۳۵-۴۳۵	در بیان وجد اہل سماع	۳۵۱-۳۵۱	در بیان زکوٰۃ و صدقہ
۴۳۵-۴۳۵	در بیان اخوانی کہ سماع پیراے شود	۳۵۱-۳۵۱	در بیان فضیلت ضیافت
۴۳۵-۴۳۵	در بیان رقص و تخریق ثوب	۳۵۱-۳۵۱	در بیان آداب خوردن
۴۳۵-۴۳۵	در بیان استعمال سماع و بجا و رقص	۳۵۱-۳۵۱	در بیان آداب پاکدہ کشیدن
۴۳۵-۴۳۵	در بیان بعضی مجالس سماع	۳۵۱-۳۵۱	در بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۶۱-۵۶۱	تکلمہ در بیان قبول فتوح و رد آل	۵۱۹-۵۱۹	تکلمہ در بیان فوائد بعضی مجالس
۵۶۱-۵۶۱	در بیان ہمت	۵۶۵-۵۶۵	در بیان محضر سماع و بحث آل با حضرت
۵۶۳-۵۶۳	در بیان عدل و قلم		سلطان المشائخ قدس سرہ
۵۶۳-۵۶۳	در بیان روح و نفس	۵۶۲-۵۶۲	در بیان استماع سماع
۵۶۵-۵۶۵	در بیان الہام و وسوسہ در بیان	۵۶۲-۵۶۲	باب دہم در بیان بعض ملفوظات و مکتوبات
	خطرہ و عینیت و درجہ دہدن و		حضرت سلطان المشائخ
	متاہل شدن	۵۶۲-۵۶۲	تکلمہ در بیان علم و علما
۵۶۶-۵۶۶	در بیان فضیلت مکان بزرگان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان شب معراج حضرت صلعم
	وزراں بزرگان و حقیقت زمان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان وفات حضرت صلعم
	و مکان	۵۶۱-۵۶۱	در بیان عقل
۵۶۲-۵۶۲	در بیان لطافت	۵۶۳-۵۶۳	در بیان دنیا و ترک دنیا
۵۶۵-۵۶۵	در بیان بزرگی حیدر زاویہ	۵۶۵-۵۶۵	در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر بر غنا
۵۶۶-۵۶۶	در بیان بزرگی بی بی فاطمہ سامرح	۵۶۶-۵۶۶	در بیان طبقات
۵۶۶-۵۶۶	در بیان شفق و نیت	۵۶۶-۵۶۶	در بیان نیت
۵۶۸-۵۶۸	در بیان امر و عمل کے خوب اعتقاد	۵۶۸-۵۶۸	در بیان صبر و رضا
۵۶۸-۵۶۸	در بیان تنبیر مزاج ملوک	۵۶۸-۵۶۸	در بیان ریا
۵۶۸-۵۶۸	در بیان مردانے کے ایشان مستغرق	۵۶۸-۵۶۸	در بیان توکل
	باشند و از خواب و خورائشان را یاد	۵۶۸-۵۶۸	در بیان حلم و غفو و غضب حیا
	نہا شد	۵۶۸-۵۶۸	در بیان صحبت
۵۶۹-۵۶۹	در بیان یافتن نسخہ سیر الاولیاء قلمی و کتبہ	۵۶۹-۵۶۹	در بیان محاسن اخلاص

تمام شد



رَبِّ نَسِیرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَحْمُّ بِانْخِیرِ

حمد متواتر و شکر متکاثر مرخدا سے را کہ مکرّم گردانید اولیای خود را بزمہ درد دنیا  
تا آرایش آن التفات نمایند و مصفّ گردانید از آنکہ غیر حضرت اورا ملاحظہ نمایند پس  
ضعیف گوید بیت التفات دل عشاق سوئے حضرت تست \* جان مشتاق اسیر نظر  
رحمت تست \* و بدایت بخش سوئے حقایق تا بانوار معرفت او منور گردند پس ضعیف گوید  
ایسا بخشید ہدایت سوئے ویش \* فرمود عنایت بدرویش \* پرورد دلم بنوعرفان  
خون گرد ز عشق این دل ریش \* و گلزارش دادہ دلہائے ایشاں را بسبب شوق  
لقائے خود تا درو تہ غم بآتش شوق بگداختند و لہ اہیات گلزارش یافت لہائے  
غریزان \* ز شوق آن جمال لایزالی \* جمال لایزالی راست بس شوق \*  
برقص آمد دلم از شوق حالی \* و سجات جہ کشف کرد تا بآتش محبت بسوختند  
پس ضعیف گوید بیت عشق تو آتش دل و جان ما بزد \* اینک بسوختیم ز عشقت  
بسوختیم \* بزرگے خوش گوید بیت کرا جمال نظر بر جمال میمونت \* بدین صفت کہ  
تو دل لے بری و رائے حجاب \* بزرگے خوش گوید بیت حیرت اند حیرت است  
و بتل در تنگی \* کہ گماں گرد و یقین و کہ یقین گرد و گماں \* پس ہر گاہ کہ خواہند  
در محال عظمت احوال بشتابند عقل خود را مستغرق و دشت یابند پس ضعیف  
گوید \* اے ازین دو دیدہ خون ریزا ختم

چو دید بیدہ ما غرق خون ز شوق جمال \* ہزار حیرت و دہشت دگر راک آفرود \*  
 و چون خواهند کہ از غلبہ دہشت روئے بگردانند از سر اوقات جمال مذاکوش ہوش  
 ایشان رسانند کہ نو مید نشوید و صبر را پیرایہ خود سازید و عجلت را کار مضامید کہ شاید  
 جمال ذوالجلال ما ہمین شناسید این ضعیف گوید رباعی شایان جمال ما شناسید \* در  
 عشق چہ کاہلی ننماید \* اگر رویت ذوالجلال خواهید \* در مذہب عاشقان درآماید \*  
 پس بدین بشارت باز بر سر حرف بایستند و میاں رد و قبول و وفاقت و وصول غرق  
 دریا کے معرفت و سوختہ آتش محبت بمانند این ضعیف گوید قطعہ غرق دریا کے  
 معرفت گشتیم \* چوں کنم چوں کرانہ پیدا نیست \* سوختن شد نصیب جان و دلم \*  
 ساختن کار جان شیدا نیست \* و زمام اختیاری بید قدرت جل جلالہ دہند و سر  
 بر آستانہ رضا نہند این ضعیف گوید بیت بر آستان رضا نہادہ ام اینک \*  
 کہ نزد اہل دلال دین صادقان نیست \* براہ عشق تو جان را بخورم پیوست  
 کار من و دکار عاشقان نیست \*

## نعت

و صلواتہ بے پایاں و تحیات فراوان بر نبی او و حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ کہ سرور مجاہد و پیشوا سے مرسلان و خاتم پیغامبر است باد  
 صلواتہ اللہ و سلامہ علیہم جمیع بزرگے خوش گوید شعر صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ  
 وَالْوَهَّاسُ وَنَ عَلَى الْبَيْتِ الْوَهَّاسِ \* مَا أَنْ مَكَتُ مُحَمَّدٌ لِمَقَالَتِي \* لَكِنْ مَكَتُ  
 مَقَالَتِي فَجَمَلِي \* اِنْ ضَعِيفٌ خَوْشٌ كُنْتُ لَمْ يَنْظُرْ فَمَنْ مَنَّا زِدْ اَيْدِي الْوَهَّاسِ اِنِّي \* قَامَتْ  
 عَلَيْهِ قِيَامَتُ الْعُسَايِ \* بَدَلْتُ مَتْنِي النَّاطِرُونَ كَوَالَهُ \* مَا بَيْنَهُمْ مَتْنِي عَلَى  
 الْاِخْرَاقِ \* و بر عمرت و یاران او کہ پیشوا یان خلق اند و راہ نمایان حق چنانکہ حضرت

صلوات اللہ تعالیٰ باد و انا لکرم و عرض او بند - و رحمت پاکان حق باد بر نبی چو نبی کہ بزرگ است نیست بیک  
 روح کلمہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم را بقول خود لیکن روح یک کلمہ من قول خود را بحد کردن محمد علیہ السلام -  
 شہ ما ہوتا ہے ہست روشن کہ داہم ہست روشنای او - بر باشد بہت بروئے بر قاست  
 عاشقان - ماہ چہار و ہم ہست کہ آرزو میکنند ہذا -  
 ام کند بر سوختن -





و آمدی از سینه مبارک خود نفسی بر آوردی ازاں نفس بوی جگر سوخته آمد  
 عمر رضی اللہ عنہ چوں ایں سخن بشنید بگریست و گفت که من در همه چیز  
 او در مشغولیا تو انغم کردی اما بوی جگر سوخته از کجا تو انغم آورد و بهم ازین  
 کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق بدین بشارت مخصوص شد <sup>لله</sup> ان الله یحب الخ  
 عامة و ابی بکری خاصة و ہم بدین سبب بود کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی  
 عنه کرات گفتے یا لیتنی کنت شیخاً فی صدر ابی بکری کا شکے کہ عمر یک  
 بودے از مویہاے کہ بر سینه مبارک امیر المومنین ابو بکر صدیق بود رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ بعد از ان امیر المومنین عمر فرمود کہ در حال خود آورده بود طلبیہ  
 و گفت کہ مقصود من از تو تحصیل معانی بوده والا غرض دیگر در میان نبوت ہوا  
 بدو داد و او را بگذشت بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ  
 العزیز نوشتہ دیدہ ام لَقَّبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْعَتِيقِ قَبْلَ تَحْمِيلِهِ وَقِيلَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اَنْتَ عَتِيقُ الدَّارِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ لِابْنِي فُحَاةٌ ثَلَاثٌ وَلِي عَتِيقٌ وَمُعْتَقٌ  
 وَمُعْتَقٌ و در آخر عمر مدت پانزدہ روز رحمت مراحم ذات پاک او شد و در سال  
 ثلث عشر مین الهجرة رحمت حق پیوستہ و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ  
 قدس اللہ سرہ العزیز نوشتہ دیدہ ام لَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى  
 الْبَابِ الَّذِي هُوَ مُسْتَحْيٍ فِيهِ فَقَالَ كُنْتُ وَاللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْصُونَ أَوْ لَا حِينَ  
 يَفِرُّ النَّاسُ عَنْهُ وَآخِرَ حِينٍ فَشَلُّوا كُنْتُ كَالْحَبْلِ كَالْحَبْلِ كَالْحَبْلِ كَالْحَبْلِ وَآخِرَ  
 قَوْلِهِ الْقَوْلُ اَصِفَ الْيَعْسُقُ بِحُلِّ الْحُلِّ رَوَاهُ سَائِرُ فِيمَا اخْتَلَفَتْ آرَاءُ

۱۷ بدستی که الله تعالی بجلی میکند مرقط را از دوسو عموم و در ابی بکر رضی الله تعالی عنه را بخصویت  
 ۱۸ کا شکے ہے بودم موسیٰ و سید ابی بکر رضی الله تعالی عنہ ۱۹ تو آزاد کردہ خداے از آتش  
 دوزخ گفت عایشہ بودم ابی بکر اسے فرزندیکہ عتیق نام دوم عتیق نام سیم عتیق ۲۰ ہر گاہ  
 کہ وفات یافت ابو بکر اسنادہ شد علی رضی اللہ عنہ اسے تعالیٰ ازیشان بردار دوزخ کہ خدا را  
 بیا کی یاد ہے کہ در اں در دوزخ پس گفت قسم خداست بودم مردین را سخت استوار در  
 اوائل و قیام کے گزشتہ مردم از ان دین و در آخر وقت کہ ۲۱ ی تو مانند کہ ۲۲  
 نازد باد تند و نہ دور کند

کرده از نام **ابن زکوة العاصف الذییر الکایم** خواجہ حکیم سنائی در مرصع  
از بے دبوچہ گوید۔

سر ابلیس  
راضی

قصیدہ

ثانی اشین از ہما فی الغار  
چوں بنی مشفق چو کعبہ عتیق  
اوبوت پیہر ہی کردہ  
از بے درد او بخلق دین  
درد او جسم دل و جگرش  
حور و غلماں ز جعد و گیسو راہ  
زاں ز حشم عوام پنہاں بود  
رافضی قدر او محب داند  
ہمہ را ہجو خویش تن بیند  
نہ زرقض و ہوا و کین خیزد  
چہ شناس کہ مرد ایمان کیست  
کے علی را بجاں زباں خواہد  
ورنہ صد قش خلافتے بودے  
باز جہاں چہ گونہ بردے ملک  
باچنین دشمنے نباشد دوست  
تو چہ سال و ماہ برجہ لی  
تو زبان فضول کن کوتاہ  
برا بکر باد و شیر خداے

کل چو بل اے سرور مونس و یار  
میں صادق و زجاں صیق  
و برامہ  
رضا بوشینہ پوش روح امیں  
پیشہ او نقش بند زیب فرش  
و مرہاں اورفتہ اندتا در گاہ  
نور و سیرتش ہمہ جاں بود  
ور صد رقیامتش خواند  
انکہ ابلیس و ارتن بیند  
چشم بوبکر میں ز دیں خیزد  
او چہ داند کہ تابش جاں چیت  
آنکہ جاں بہر خانداں خواہد  
گر نجانش لطافتے بودے  
مصطفی کے برو سپردے ملک  
مرتضی گو کشد ز اعدا پوست  
مصطفی بود انجیہ کرد علی  
بود بوبکر با علی ہمراہ  
آفرین خداے بے ہمتائے

۱۔ امیر المومنین عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ امام اہل تحقیق و اندر  
پس نیست حاجت مارا در کشتن خون۔ مشہور بصلابت و فراست مخصوص

دیباچه

و حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم فرموده است الْحَقُّ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ  
 اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ أَزْكَاتُ أَوْسَتْ كَذَلِكَ الْعِزَّةُ رَاحَةٌ مِنْ مَخْلَاطِ الشُّوْعْرِ وَبِهِ  
 الدُّنْيَا دَارُ السَّيِّئَاتِ عَلَى الْبَلْوِ وَحَيَاةُ الدُّنْيَا بَلْوَةٌ لِيَوْمِ الْحَاكِمِ وَجِبْرِيلُ صَاحِبُ  
 عَلَيْهِ رَابِعَةُ اسْمِ اسْلَامِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَمْرٍ وَصِيَّ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَمْرٌ وَكَفَتْ يَأْتِيهِمْ قَوْلًا سَتَلْتُمْ أَهْلَ السَّمَاءِ الْيَوْمَ بِاسْمِهِ عَمْرٍ وَاقْتَدِ  
 طَائِفَةُ أَهْلِ النَّصُوفِ بِلَيْسٍ مَمْلُوعٍ وَصَلَابَتِ انْدُرِيسَ بَدْرُوسَتِ وَازْهَبَا بَهْتِ  
 عَدْلٍ أَوْ كَارِجِهَالِ رَهْتِ بَايَتَا عَجَبٍ دُرَّةً كَهْ أَرْمِيْنِهْ سَهْرُ خَاقَانَ رُومِ رَادِرُ رُومِ  
 پانصد فرسنگ راه باشد و بر تخت بادشاهی نشسته و مجمع خلق باندخت و سخنرایی  
 او روز جمعه بر سر منبر در عین اداسه خطبه که گفت یَا سَارِيَّةُ الْبُحْبُلِ الْبُحْبُلُ لِكَبُوشِ سَاوِ  
 سرشکر که در نهان بود و در عین حرب رسید تا آن سرشکر از خدیعت کفار که میخواستند  
 که از راه دره کوه بیرون آیند و برشکر اسلام زنند دریافت و هوشیار شد و راه دره  
 آن دره گرفت تا کفار که میسر کرده بودند مایوس گشتند و این فتح بزرگ از کرامت  
 امیر المؤمنین عمر رضی الله تعالی عنه برآمد و وقتی عمر رضی الله تعالی عنه در نواحه  
 مدینه خشت میزد آفتاب بر پشت مبارک او سخت بتافت گرمی آفتاب اثر کرد و بنظر  
 غصه جانک آفتاب دید بفرمان حضرت عذرت نور از آفتاب بستند جهاں تات  
 شد و غلظه در مدینه افتاد که مکر قیامت قائم شده بعده امیر المؤمنین عمر رضی الله تعالی  
 عنه بنظر رضا جانب آفتاب دید آن نورید و باز بخشیدند و مدت خلافت او ده سال  
 و شش ماه و پنج روز بود و بخطاب امیر المؤمنین مخاطب شد و در سنه ثلث و عشرين  
 بردست ابن لؤلؤ شهادت یافت رضی الله عنه خواجه سنائی در حقیق این خلیفه

منوی

الله طهارش داده	و آنکایس مارش داده	دیده از طه همه طهارت
الله حق تعالی کویا کند بر زبان عمر رضی الله عنه تعالی از و سله گویند اگر نقتل بر حجت است از آیین مذکان بد سله دنیا خانه ایست که بنیاد نهاده شده بر تخته سیاه شده است سله ای که تحقیق شایسته و آینه		

کرده از نامه امارتہا	شاہ حق روائش در حقش	نائب حق زبانش در حقش
از پے دیو در زیانہ او	سایہ او سلاح خانہ او	بہتر از ہر زماں زمانہ او
سر بلبل و آستانہ او	روح کردہ زراح مہر شش	ام حق دادہ درہ ہر شش
ز احتسابش و اعتدال ہیکل	کل پیادہ نمازد و باد سوار	روح چوں سوختن سارک در
کل چوئل پاؤ در کاب آرد	از پے حکم ناقش بشتاب	نامہ او بخواندہ داد جواب

و بر امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہ گنج حیا و اعیان اہل صفا و متعلق در کتب رضا بود و بہ نسبت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آلم وسلم منسوب بدو دختر داماد پیغمبر بدین انصال بخطاب ذی النورین مشرف گشت و جامع قرآن و شیخ جوعان و مرتب ضیائیل ایمان بود و با انواع کرم و لطف طعم مخصوص و بلباس حلم و بوفو و علم موصوف و از غایت حلم و شرم و ہمایمت پیغمبر بود کہ بر منبر سخن مبارک او بہتہ شد و فضائل او پیدا است منقائب او طایفہ عیال لعلی رباحہ و ابی قتادہ رضی اللہ عنہما روایت کردہ اند کہ روز جمعہ صریحاً لدا را نزد یک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بودیم چون غوغا بدیگاہ او رسید غلامان او سلاح برداشتند امیر المومنین گفت ہر کہ سلام بر نگید و از مال من آزاد و ما از پیش او از ترش جان خود بیرون آیدیم امیر المومنین امام حسن رضی اللہ عنہ بدر سارہ <sup>۲</sup> و بہتر ذیک امیر المومنین عثمان <sup>۱</sup> آیدیم امیر المومنین حسن <sup>۳</sup> در سہ سلام کرد و گفت یا امیر المومنین من یہ فرمان تو با مسلمانان ششہ نہ تو انعم کشید تو امام بر حق مرا فرماں دہ تا بلائے ایں قوم از تو دفع کنم امیر المومنین عثمان گفت یا ابنِ اخی ارجح و ارجح فی بینک حتی یائی اللہ یا قمہ فلا حاجہ لنا فی اھراق الدما و میان اہل سلوک ایں مقام رضاست آں را رعایت کرد و مدت خلافت او دہ سال کم دہ روز بود و مدت عمر او ہشتاد و ہشت سال و بعضی گفتہ اند نو سال و بوقت شہادت مصحف بر کنا را بود و روز چہار شنبہ بردست مینا رعیا <sup>۴</sup> شہید شد رضی اللہ عنہ

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ فرزند ہر ادرمن باز گرد و پیشین در خانہ خود تا آنکہ بیاید جغتوئے با کمر خون پس نیست حاجت مارا در حقش خون -

قصیدہ

آنکہ برجائے مصطفیٰ نشست آن ز کثرت نبود بود از شرم عین ایماں کہ بود جز عثمان دست مشاطہ پسندیدہ ہم از اسلاف بہتر آمد او دل او بانی موافق بود فتنہ را کہ خاست در قبش آن نزو بود فتنہ و کینہ خلق و عالم ہر آنکہ نیک بداند او ہمہ نیک بود نیکی یافت ز انجنان چونکہ خصمش اوے با	برش سہم راہ خطیبہ بہ بست زانکہ دانست جانش را از مر محبّت این کہ سحیا من الایاں کحل شرمش کشیدہ در دیدہ در کنار شرف بر آمد او نور جانش چو صبح صادق بود ذوالارحام بود در غصبش زشت زنگی بود نہ آئینہ ہمہ در جستن ہواے خواند سوے یاراں خوشی تن بہشت فسیکونیک ہم خلوتے سخت
---	--

و بر امیر المؤمنین اسد الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کہ برادر مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و غرین بحر بلا و حریق نار و لا و مقتدای اولیا پیشوا بے  
اصفیا بود و باوصاف بزل و عطا و رزم و وفا و فقر و صفایان صحابہ کرام ممتاز  
شد بقوت و شوکت از حضرت عزت بخطاب اسد اللہ الغالب مخاطب گشتہ بکثرت  
علم از جمہ صحابہ رضوان اللہ علیہم جمیع بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلَى بَابِهَا خُصُوصُ گشت وَلِهَذَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَعَلَّكَ  
عُمَرُ وَخَلَعَتْ خُرْقَةَ فَقَرَةٍ کہ از حضرت بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در شب  
معراج رسیدہ بود میان خلفاء اربع مشرف او گشت لاجرم تا روز قیامت  
نسبت سنۃ الباس خرقہ مشایخ قدس اللہ سرہم العزیز از زمانہ و این کار بخوبی  
پس نزدیک است کہ کفایت کند از اسد تعالی **ع** ہم شہر علم و علی در است **ع**  
علی بر آئینہ ہلاک شدہ عمر۔

استقامت ازو گرفت و او را در تصرف مقامے رفیع بہت و شالے عظیم جہیز  
رحمۃ اللہ علیہ کوید شیخنا فی الاصول والبدن علی المرتضیٰ و ازو سوال کرد  
کہ بہترین کار با چیست فرمود غناء القلب یا اللہ یعنی ہر کار بخداستعالیٰ تو نگر  
باشد میتی دنیا و او را در پیش نکند و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ  
الغریزہ نشہ دیدہ ام قال علی بن یوسف الخیر انا الذی سمعتنی امی حیدرۃ کلینت  
غائباً کومت المباحیہ اوفیتہم بالصاع کلین السندۃ سَمِیَہ اُمہ اَسَد  
یا شَمِیہا و ہی فالحِکمۃ بنت اَسَد و ابو طایب غائب فلما قد مر کسہ  
و سَمَیہ علیاً الحیدر من اسماء الہد السندۃ مکیالہ کبیری اکتلہم قالا  
واسعا قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا یومَ الحِجَلِ حین اذنی من ہود و جہا  
ثم کلتہا بکل و املکت فاستخرجت مَعہا اربعین امراً حَتّٰی قَد قامت  
المَدِیْنۃ شَعْر فَرَدِیْ اَو اُنْجِیْ نَوَابَہ فَقَدْ یَمْلِکُ الْمُلُکَ لَکَ لَیْسَ یُجِزُّ و دت عمر  
او شصت سال بود و عبد الرحمن الحکم کہ جانب معاویہ شدہ بود فداؤ فرستاد  
تا در نماز امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ را بہ شیخ زہر کوورسنجے زد سہ روز زبیت  
روز ادینہ مہدیم باہ رمضان سنہ ثلثین من ہجرہ شہادت یافت خواجہ سنائی  
در مدح ایں خلیفہ برحق گوید۔

قصیدہ

لے سنائی بقوت ایمان | مدح حیدر بگوئیں از عثمان | باد بخت ما سچ مطلق

لے شیخ مادر اصل وابتدا علی مرتضیٰ بہت کرم اللہ وجہہ علیہ السلام سے من انعم کہ نام نہادہ ہست  
مراماد من حیدر مانند شیر کہ در فتن بلبب تنہی و شجاعت راہ را در نظر نیارد غلبہ میکند آن  
شیر بر سیر بندگان تمام بیکدم بر من حق ایشان را بہ پیمانہ بزرگے نام نہاد علی را مادر او با اسم  
خود و مادر آن علی فاطمہ و حضرت اسدست را ابو طالب حاضر بنود پس ہر گاہ کہ آمد مکرودہ پنداشت  
ایں نام را و خود نام نہاد علی حیدر کیے از ما ہما سے شیر بہت و نام پدر فاطمہ مادر علیست  
و سندرہ پیمانہ بزرگ را بگوید بیکدم من کا فلاں لاکشتن بسیار گفت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تقاضے  
انرا بد زعم و فتن کہ خرب شد علی بجا و ہ عائشہ پس تر کلام کرد علی با عائشہ کلام بسیار  
آیا تو مادر شاہ کشتہ پس علیہ گرد آن علی پس فرستاد علی با تھا چہل ن را تا آنکہ حقیقت سکونت گرفت آن  
عائشہ فریدینہ۔

زهی الباطل هست جا بحق	آن فضل آفت سرافق	آن علم دارو علم دار رسول
احم نبی را وصی دهم داماد	چشم پیغمبر از جالش شا	آما ز سدره جبرئیل امین
لافی کرد مرد را تلقین	شرف ملک دایه دیں او	صدف در آک یاسین او
آل یاسین شرف بدو دید	ایزد او را بعلم بگزیده	بهر او گفت مصطفی به الله
که خداوند دل من والا	راز دار خدا و پیغمبر	راز دار پیغمبر آن حیدر
کاتب نقش نامه تنزیل	خازن گنج نامه تاویل	لفظ قرآن چو دید درویش
خویشتن جلوه کرد پیش	عشق را بحر بود دل را	شرح را دیده بود قوس اجل
که خدائے زبانه چاکر او	خواجه روزگار قنبر او	از پے سائلی یک تخف
سوره ایل اتے وراتش	مرتضای که کرده یزدانش	همراه جان مصطفی جانش
هر دو یک کعبه خروشان دو	هر دو کبر و کالبدشان	هر دو یک در و یک صند بودند
هر دو پیرایه شرف بودند	دور و نده چواختر و گردون	دو برادر چو موسی و هارون
دل او عالم معانی بود	لفظ آداب زندگانی بود	عقدا و با قبول ماسلو

بود در زیر سایه طوبی  
ویرامیر المومنین حسن بن علی ابن طالب رضی الله  
تعالی عنه که جگر گوشه مصطفی و فرزند زهر بود و از همه خلق بمصطفی مانده تر بود  
از فرق ثنائ و امیر المومنین حسین رضی الله تعالی عنه که از نافع تا قدم مانا بآن  
کان کرم محض لطف و شفقت و لیت بود و امیر المومنین حسن دو سال و ده ماه  
از امیر المومنین حسین بهتر بود و در کشف محبوب آورده است که وقتی اعرابی از نادیه  
در آمد و امیر المومنین حسن در گوشه پیش در خانه بخود نشسته بودند آن اعرابی ششام  
مادر و پدر امیر المومنین حسن را دوان گرفت امیر المومنین حسن گفت یا اعرابی مگر  
گرسنه شده و یا تشنه کشته ترا چیه شده است و او بچتال و شناها میداد  
امیر المومنین حسن غلام را فرمود که درون خانه برو و آن بدره دنیا را در زیر بار  
و بدی اعرابی بده چون اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول  
الله صلی الله علیه و آله و سلم و ثنا ما و دعا ما گفتن گرفت بعده گفت که من اینجا تجربه



حکم تو آمدہ ام الغرض اس معنی صفت تحقیق باشد کہ مدح و ذم نزدیک ایشان  
یکساں باشد و بجفا گفتن متغیر نشوند و بدینار و درم مکافات واجب بتدوین  
کلمات اوست فی حال التوسیۃ علیکم بحفظ السرائر فان اللہ مطلع علی  
الضامین و در علم حقایق و امور بدست بود کہ حسن بصری با کلمات دین علم تو جہر بود  
و مدت خلافت او ہشت ماہ و پانزودہ روز بود و مدت عمر چهل و ہفت سال زن امریہ بنین  
حسن بن جعدہ بنت الاشعث الکندی یا کوفہ معاویہ بطریقہ کہ دست داد امیر المومنین  
را زہر داد و راہ ربیع الاول سنہ سبع و اربعین بدر ابقا خرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکم سنائی

قصیدہ

بو علی آنکہ در شام ولی *	آید از گیسوانش بوے علی
در سیادت بی مویہ اوست	در رسالت رسول و سید اوست
نامہ دوست یاکلی و ل اوست	دوست راجیت نہ نامہ دوست
قرۃ العین مصطفیٰ او بود	سید قوم اولیا او بود
جگر و جاں علی و زہرا را	دیدہ و دل حبیب مجلے را
منہج صدق در دلائل او	ہتتری رہت در محافل او
بود مانند جد بن خلق عظیم	پاک عرق و نفیس و خلق کریم

و بر امیر المومنین حسین بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما کہ شمع آل محمد و از جملہ علایق  
مجد و شہید دشت کربلا و بادشاہ عالم و لا بود رضی اللہ عنہ و اتفاق ہمہ خلایق است  
تا حق ظاہر بود او متابع حق بود چوں حق پوشیدہ شدہ او شہر بر کشید و تاجان  
عزیز فدائے حق تعالیٰ نکرد دنیا را مید و از کلمات اوست استغفر اللہ عنہما  
علیک در کشف محبوب در دہ است کہ روزے مردے نزدیک او آمد و گفت  
اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ آ کہ و سلم من مردے در تویم و اطفال دارم  
مرا از تو امر و زقوت امشب بایدا امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ او گفت

اے ترس غم برادران لازم بگیرد دین خود را سہ در حال وصیت لازم بگیرد ہر گاہ در شش ماہ  
پس غیبی حد اقل لے جز دار بر حیف و دلہائست

بنشین مار از زق در راه است تا برسد پاسے بر نیامد کہ پنج صرہ دینار ہا ز فرستاد  
معاویہ آوردند امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ از سر پنج صرہ زربدان و پیش  
داد و از وسعے عذر خواہست کہ دیر ماندی و اگر میدہ انتم کہ این مقدار بہت من تر انتظار  
نمیداشتیم مارا معذوردار کہ اہل بلائیم دار ہمہ راحتہا دنیا باز ماندہ و مراد ما کم کردہ و بر  
مراد ما کے دیگران زندگانی باید کرد و چوں امیر المومنین حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بزیں کہ پاسد بوجھے کہ آن غافل گریند منزل کردہ آنرو چنہ بندہ بود دوم روز سہا ہی ستین بود و روز  
آدینہ عبد اللہ بن زیاد با چہار ہزار سوار بدو برسید تا آدینہ دیگر چنانکہ در میان ایشان  
جنگ قائم بود و نہایت آب ز اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آکہ وسلم باز  
گرفتند و با امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ نوزدہ تن اہل بیت مصطفیٰ بودند روز  
آدینہ دہم ماہ محرم سنہ احدى و ستین با ہفت کس از فرزندان امیر المومنین علی  
و ستہ تن از فرزندان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و از یاران او ہشتاد  
و ہشت تن شہادۃ یافتند مدت عمر و پنجاہ و ہشت سال بود رضی اللہ عنہ خواجہ  
حکیم شامی در مدح گوید۔

قصیدہ

پسر مرتضیٰ امیر حسین	بچو اومے نبود در کونین	مصطفیٰ مرد را کشید و رشت
مرتضیٰ پروریدہ در آغوش	و سر اسے فنا و کشور دین	بود و در صد ملک کو نزدیک
شاخ او بچشاخ مصطفوی	در او عقد حقہ بنوی	دشمنان قصد جان او کرد
تا دما را ز شمش بر آوردند	عمر عاص از فساد را زد	شیر عراز و دشت پا کرد
بازید پیل بر بعت کرد	تا کہ از خاندان برآرد گرد	کہ بلا چوں مقام منزل خست
تا کہ آل زیاد بر روی باخت	جہد کہ بلا و آن تعظیم	کہ بہشت آورد بخلق نسیم
و آن تن سمر صیدہ در گل خان	و آن عمرو برآں بتیج دہا چاک	و آن گرین ہمہ جہاں کشتہ
در گل خون شمش باغ شستہ	ہر مت دین خاندان رسول	جملہ برداشتند بچہاں فضول
یتہا علکون از خون حسین	چو بود در جہاں تہر زہدین	ز غم شمشیر و نیزہ و پیکان

بر سر نیزہ سر بجائے سنان بہم را بردل از علی صدراعظم شدہ یکسر قرین و طاعنی باغ  
 کین ل باز خواستہ ز حین نشدہ مانع بریں شہادت شہین نکتہ عرض میدارد و کاتب  
 حروت محمد مبارک محمد علوی الکرمانی المدعو باسمہ خور در آنجملہ کہ چون عمر ابر  
 بندہ در خانہ پنجاہ رسید و بیچ علیہ آنچنان در وجود نیامد کہ نشان در گاہ بے  
 نیازی باشد و ایں ابیات شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ پیغمبر غفلت گوشنوش بکشید

ابیات

ہر دم از عمر میر و دولہ	چون نکتہ میکنم نمازہ بسوی
ایکہ پنجاہ رفت و در خواہی	مگر ایں پنج روز در بایمی
تخل آنکس کہ رفت کار خست	کو س رحلت نہ دزد و بار خست

در عالم تحیر افتادم کہ ایں چہ واقعہ صوفیہ کہ بیچ دست آویزے آنچنان نذارم  
 کہ دلیل راہ ایں گمراہ شود در اشتباہے آنکہ در دریاے تحیر غرق بودم عنایت  
 ازلی قرین حال ایں بیچارہ شد و توفیق ایزدی رفیق ایں شکستہ گشت محبت  
 حضرت سلطان المشائخ دستگیری کردیم دست من گیر کہ بیچارگی از حد بگذر  
 سر من دار کہ دریائے تو بنیم جاں را از عالم غیب در دل ایں بیچارہ القا  
 کردند کہ اے سرگشتہ عالم تحیر بایں دریا من قرار کش اگر چہ ایں جاود قرار نیست  
 ایں ضعیف گوید میت قرار میطلبی در جہاں زبے غافل بہ ترا قرار نباشد مگر  
 بدار قرار بہ بہید پیران خویش بردل پیران خود بخشا و اوقات منبر کہ ایشان  
 شفیع حال پریشان خویش ساز تا مگر بعد محبت سلطان المشائخ در دل دہان  
 تو چشمہ از دریائے محبت رب العالمین بکشاید تا بیاں نجات نفس بد کردار تو  
 باشد و اسباب حصول ایں دولت ہمیں پیش نیست کہ مناقب مشائخ شمرہ  
 معطوم خواجگان چشت کہ عاشقان در گاہ بین یارے و سیا جان عالم محبت  
 خدایے بودند و خلق خدایے را از مملکت نفس غوغا ہو ا خلاص دانند نہ بزرگے  
 خوش گوید میت **وَكَانُوا لِلدِّينِ اللّٰهِ حِصْنًا مَّوَدَّةً ۝ وَ سَنَّةً مِّن سَمِيتَةٍ**

خَيْرٌ مِنْ سَلْبٍ ۚ فَيَا رَبِّ اَكْرِمْهُمْ بِمَا فَحِجَّ وَرَحِمَهُ ۚ وَانْزِلْ لَهُم بِالْفَضْلِ فِي خَيْرٍ  
 مَثَلٍ ۚ اِنْ فَضَّلْتَ وَكَرَامَاتِ اَيْشَاں وَاَزْكَلَمَاتِ رُوحِ اَنْزَاے وِطْفُوْطَاتِ  
 دِلْكَشَاے وَاَرَاهِ وُروْشِ وِمْوَلْدِ وِنَشَاْدِ اَيْشَاں وِمْبِيَانِ اِيْرَادَتِ خُوْشِ بَحْفَرَتِ  
 سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ وَاِتْصَالِ اَبَاءِ وَاَحْيَادِ وِخُوْدِ بَدَاں دَرْكَا وِمْعَظْمِ مَشْرَحِ بِنُوْسِي  
 بِمِيْتِ ہر لحظہ رازِ دل بچھد بر سر زباں ۚ دل مے طپد کہ عمر بشد ناکہاں بکھوے  
 تا بمطالعہ آں چشم را نور کی وسینہ را سرور سے چل شود و خاطر پریشاں جمع گردد  
 و نجات آخرت دریا بی این ضعیف کو یہ پیت نجات آخرت حاصل تو اں  
 کرد ۚ اگر درد امن مردان زنی دست ۚ بیخ سعدی خوش گوید پیت دست  
 درد امن مردان زن و اندیشہ کن ۚ ہر کہ بانوح نشیند چیم از طوفانش ۚ بنا پر  
 مقدمہ اوقات شریفہ خواجگان چشت اشفیج حال خویش آوردم و بجزو زاری  
 از حضرت سلطان المشایخ درخواست نمودم تا این مجموعہ کہ مستمّل سیر لا و لیا  
 فی محبت الحقّ جل و علالت بکرم اللہ و عونہ باتمام برسد چوں این بندہ بعون  
 پیراں در کتابت این کتاب شروع کرد و بعد و محبت سلطان المشایخ توفیق  
 اتمام یافت امیرن شاعر گوید پیت مومسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد ۚ  
 دست بریلے کہوتر ز دونا کہ برسد ۚ حقّ علّام و علیم ہست کہ باعث کتابت  
 این کتاب محبت سلطان المشایخ ہست ایں ضعیف خوش گوید پیت  
 و گر نہ من کیا ام آنکہ جاں با ۚ دہم از دیدہ دل نیکواں را ۚ بوشق روے  
 شاں کردم ہوسناک ۚ کسم دل را ز غمہا چاک در چاک ۚ و نام ہر کیے از مشایخ  
 کہا کہ مناقب ایشاں مذکور ہست بعلا مت منہم معلّم ہست و درین علامت  
 اشیع شیخ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کہ در سالہ خود شیخ علی ہجویری رحمۃ  
 علیہ در کشف المحجوب ذکر کردہ اند کردم و بالہام ربّانی بخطاب سلطان المشایخ  
 یعنی شیخ شیعہ العالم نظام الحقّ و الشرع والدین ملہم گشتم و ایں خطاب معظّم

۱۵ بودند آنہم مدین ہزار قلعہ استوار و بودند آنہم قلعہ استوار رست مرس را کہ نام نہادہ تو بہتر  
 پیمبران اے پروردگار من بنوا ایشاں را بپویش و برجت خویش و جائے بدہ ایشاں را بفضل  
 خویش و بہترین جائے ایشاں

دریں کتاب رعایت کردم و بیشتر نقل روایات و حکایات و لطائف و غرائب  
از سلطان المشايخ آوردم از فوائدی که یاران اعلیٰ از ملفوظات جانشین  
سلطان المشايخ روایت کرده اند جمع کردم و آنچه از عزیزانی که بر قول و قلم  
و دیانت و صیانت ایشان اعتماد کلی است شنیده ام و آنچه از والد مخدوم خود  
و عثمان بنزگواری که مقریان سلطان المشايخ بوده اند و در نظر مبارک او پرورش  
یافته شنیده روایت کردم خواجہ بنائی حکیم خوش گوید شومی لطف او هر چه و عقوبت  
بهادت روح بر دیده قبول بپا دہ و از نہر جاکہ نظم و بیت و قطعہ و نظر آمدن  
کلام افتاد دریں کتاب و مردم کوس محبت سلطان المشايخ میزند و شعلہ آتش  
محبت از چشموں دلہا سے عاشقان بیروں سے آرد و صاحب شوق را آتش  
در میزند چنانکہ بزرگے خوش گوید بیت آتش عشق تو از ہر جانناست و آخرین  
آتش ز جانی خاستست و نام شعر اے کہ این لطایف غلبی کہ سبب فخر  
محبت و عشق است از ایشان زادہ است بر سر آن نظم ثبت کردم و آنچه کہ نام  
شعر معلوم نیست بلفظ بزرگی بنشتم و آنچه از سلطان المشايخ مرویست ہم از سلطان  
المشايخ روایت کردم و نظم کہ از آسانی شعر اخلاص و از معانی ایشان بر  
این خاصہ کاتب صرف است کہ از قعر دیاے محبت سلطان المشايخ دوری  
و گوہرے نفیس بیروں آوردم و بنوک قلم بر روے کاغذ در سلک سطوح  
منسلک کردانیدم شیخ سعدی گوید بیت نالیدن دردناک سعدی و بر  
دعوی دوستی بیان است و آتش بہ نئے قلم در انداخت و این چیز کہ میر  
دخان است و اول و میان و آخرین کتاب ہذا کہ سلطان المشايخ زیہ  
وزینت داد تا بر دلہا اہل دلاں عالم جلوہ گری و قبول تمام یابد زیرا چہ  
سلطان المشايخ نے فرمادہ کہ کلام فی السلام کا لفظ فی الطعام اور  
کالہ روح فی الوجدان بزرگے خوش گوید بیت گر بیچ نامد کہ کے نبش نام

در نسخہ سہمائی

ناتمام توئے گوید من مے شنوم و وایں کتاب مبوب است بدہ باب دہر بابی  
 از اں ابواب کتابت علیحدہ و مشحست بہ نکتہ دلکشای و لطائف دلربا کہ تحت  
 بہ نکتہ رموز عالم حقیقت مکشوف میگردد و چنانچہ در فہرست ایں کتاب مسطور  
 است ملتئم آنکہ کتاب حروف را بدعا ایمان نمایند و بغایت فراموش نکر دانند و  
 ضعیف گوید رباعی از خاطر حق پذیر باران یک فاتحہ التماس دارم و تا کار شکستہ  
 بر آید و آں داسن شاں نمیکذارم و نکتہ عرض میدارد کتاب حروف بر راس  
 مریدان خوب اعتقاد بر آنجملہ کہ مشایخ شجرہ معظمہ بیدگی خواجگان چشت قدس اللہ  
 سرجم العزیز ہر یک در محبت حق جل و علی افتابا ہا بودہ اند تا بایں و باتباع حضرت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مقام محبت ترقی کردہ اند و بدرجہ محبوبیت  
 رسیدہ و اللہ تعالیٰ یحببکم اللہ و ہر کس در عصر خویش در عبادت بار تعالیٰ  
 و در ترک دنیا و غدار ہم بیکار رسا و مشایخ کبار گشتہ فامادر عالم محبت از  
 ہمہ ممتاز این ضعیف گوید مثنوی در عبادات یافتہ توفیق و بادشاہاں عالم  
 تحقیق و ہر یک در زمان خود ممتاز و در محبت میان اہل نیاز و علی الخصوص  
 خواجہ بندہ نواز سلطان المشایخ دار الملک را از نظام الحق و الشریع والدین ایر  
 ضعیف گوید بیت ز عشق حق مجسم بود و آتش و جہانے بندہ آں ذات پاکش  
 نکتہ ہر دم از انفس متبرکہ او محبت رب العالمین فانی میگشت و از اں بوی  
 بمشام جان طالبان حق تو الے میرسد و جہان را معطر میگردد و انیس شمع سعادی  
 خوش گوید بیت عالم معطر مے شود و چون ناف آہوئے خشن و گویا کہ  
 نور روز از پریش بویے البھرامیزند و عارفان و عاشقان بریں بویے  
 روئے بجا کہ بوس آنحضرت مے نہادند خواجہ حکیم سنائی خوش گوید بیت  
 عاشقان سوئے حضرتش نہست و عقل در آستین و جاں بردست و شتر  
 روان و دہوش و حیراں مے آمدند و سہر بر آستانہ محبت آل سرور عا

مے نہا دند و روے برخاک آں در گاہ مے مالیدند امیر حسن خوش گوید  
 بیت غیر فتم بلا شد بوئے زلفش ۛ خراب اندر پئے آں بوئے قسیم ۛ بوئے  
 محبت حقتعالے بواسطہ محبت ایں یادش اہل محبت در مشام جان خود حسرت  
 میگردند ایں ضعیف گوید رہا عی از بوئے تو بوئے یار خود می یابم ۛ از روئے  
 تو سر کار خود می یابم ۛ تا جاں ندمم فدایا یم جانان ۛ جاں میدم و نگار  
 خود می یابم ۛ و حقتعالے ایں بوئے از بوستان محبت خویش در ذات محبوبان  
 خود نہادہ است تا بمشام جان ہر پیچارہ و سوختہ کہ آں بوئے رسد شایان  
 محبت باریتعالے گردد و جاں بریں بوئے و ہدایں ضعیف گوید قطعہ  
 اے عارفان عاشقان جاں میدم جاں میدم ۛ بر آستان دوستان  
 جاں میدم جاں میدم ۛ گفتی اگر خواہی بقا جاں را بدہ بر بوئے ما ۛ اینک  
 ببوئے دستان جاں میدم جاں میدم ۛ سلطان المشائخ میفرمود در  
 مقالے کہ اصحاب قلوب جمع شدہ باشند بعد برخاستن ایشان زمانے  
 بوئے خوش درآمقام باقی مے باشد آں بوئے خارجی نیست در ہر  
 ذاتی نافہ ہست فاما بوئے بعضے ظاہر بیانشہ و بوئے بعضے پوشیدہ و  
 در ہر ذاتے بوئے دیگر مے باشد در کسی بوئے کا فور و در کسی بوئے  
 عنبر و از مولانا ظہیر الدین کو تو ال منہ کہ حافظ کلام ربانی بود روایت  
 میکنند کہ وقتے بخدمت سلطان المشائخ نشستہ بود امیر حسن گوید بوئے عود می  
 آمد نظر چپ راست کردن گرفت مگر جائے عود میسوزند جائے مذید است  
 مگر درون حجرہ عود مے سوزند خادم بمصلحتے در حجرہ باز کرد و درون حجرہ ہم  
 نگاہ کردید کہ نیست بعدہ سلطان المشائخ اور اجواب گفت کہ مولانا ایں  
 بوئے عود نیست ایں بوئے دیگر چیز ہست امیر حسن گوید بیت عطار  
 بہ بند کا ناز کہ من زد دوست ۛ بوئے کشیدہ ام کہ بمشک و عیبر نیست ۛ و  
 روایت مے آرند کہ وقتے سلطان المشائخ گلیبے کہ بمس اس قدم مبارک

اے بادشاہ دین مشرف گشتہ بود بقاضی محی الدین کا شانی رحمۃ اللہ علیہ  
 وازیں گلیم بوئے مے آنکہ رشک بوئے بہشت بود حضرت قاضی تعظیم و تکریم  
 اے گلیم را بر سر ویہ کردہ در خانہ آوردہ و بجائے جاں نگاہ بہشت و بجا چند گاہ  
 بیروں مے آور و تقبیل میگرد و ازاں برکت ما و سعادت ہا میگرد و از بو کو  
 اے گلیم مشام جان خود معطر یافت و شیخ سعدی گوید بیت ایں بوئے عبیر  
 آشنائی از ساختہ یار مہربان است ہر گمان خدمت قاضی آنکہ ایں بو کو  
 ما فہم است چوں دستے بریں بگذشتہ و ذرہ از اں بوئے خوش کم نشد ایں  
 دولت را بنظر تجارب معاینہ کرد اے گلیم را بدست مبارک خود تمام بہشت اے  
 بوئے از اں گلیم بیشتر آمدن گرفت حیرت قاضی زیادہ تر شد خدمت قاضی کیفیت  
 بوئے گلیم بخد مت اے خوشبوئے عالم عرضداشت و ماجرا تمامی باز گفت سلطان  
 المشائخ پنج و شصتین حکایت بوئے گلیم بگرفت مناسبت مقام ایں ضعیف  
 گوید بیت بگرفت چو ابرو بہاراں خندید چو گل بروئے یاراں و فرمود کہ  
 قاضی ایں بوئے محبت است کہ در ذات حیان بار بر تعالے تعبید کردہ اند شیخ  
 سعدی خوش گوید ایں بوئے نہ بوئے بوستان است ایں بو کو  
 ز کوئے بوستان است نکستہ و درونہ او کہ دریائے محبت  
 رب العالمین بود موج میزد و موج را ز گریہ بسیار بہرہ چشم کہ چشمہ محبت  
 بود بیروں میخیزت و از میان آب آتش مے انگیزت بہت چشم تو کہ از چشمہ دریا  
 محبت اے چشمہ بحر لعل گہ بار نہ ریزد و قَالَ وَاحِدٌ مِّنْ اَکْا و لَکَیَا مے شعر  
 کو کہ اَمَعَ عَشَائٍ وَ کَوْعَتَمَ لَکَیَا فِی النَّاسِ غَرَّ الْمَاءُ وَ النَّارُ فَلَکَ  
 نَارٌ مِّنْ اَنفَاسِهِمْ قَدْ حَثَّ وَ کُلَّ مَاءٍ فَمِنْ عَیْنٍ لَّهُمْ جَارٌ خواجہ سنائی  
 خوش گوید بیت دل چشمش ز شوق در محراب چشمہ آفتاب چشمہ آب  
 ایں ضعیف گوید بیت ہر کہ ز ایں چشمہ جرعه نوشید خلعت لی مع اللہ پوشید  
 و تشنگان عالم محبت را از شر اشبع خود سیراب مست گردانید ایں ضعیف گوید



کسی کرجوئے عشقت جبر عیافت پہ بماند تا قیامت مست مد موش : در آن مجلس بخشی  
جام عشقت پہ نگردانی محمد افراموش : بازاریں دل مشتاق گوید پیت زوریائے  
جمالیت چوں شوم سیراب لے ساقی : کہ ہر چہ بیشتر بنیم تنہا بیشتر باشد : و کشتگان  
بیاباں عشق حقیقت را براہ نمونے محبت باریتعالی را سبیری میکرد بمنزل مقصود  
میرسانید این ضعیف گوید بیت میرسانید مقصود و منازل ہمہ : لطف او ورنہ  
کہ باشم کہ نہم دل برد دست تکتہ و از جنای لجاہ او آفتاب معرفت لالچ میشد و لہا  
ظلمت گرفته بیچارگان گرفتاران ہوارا نور سے بخشید قابل منظور نظر حق جل و عالی  
میکرد ایند این ضعیف گوید بیت زدرگہ تو براں آفتاب عشق بتافت : براں دلے  
کہ ز دنیا و دیں مبرا یافت : ز روشنائی عشقت جہاں منور شد : مگر قریب  
کراں روشنی نصیب نیافت : و گریازدگان معاصی و سونو نگاہ ہوا نفس امارہ را  
در سایہ مرحمت خویش پرورش میں لاد شیخ سعدی گوید بیت خدایا برحمت نظر کردہ  
کہ ایں سایہ بر خلق گسترده : ایں ضعیف گوید قطعہ آلودہ دامنہاں کہ نظر بر تو افکنندہ  
صافی شوند و پاک چو صوفی با صفا : اے آفتاب حسن از اں چشمہ حیات : آب بخش  
تا نشوم بعد از ایں فنا : ایں ضعیف گوید قطعہ اے مایہ حسن کان نعمت : انک  
بدت امید از اں : جاں بر کف دست کردہ از دل : بشکل خوش تو جان سپار انک  
و ذات مبارک حضرت سلطان المشائخ متابع دل دریاوش او شد و دل حق پذیر او  
متابع روح مطہر او گشت روح مطہر او از کمالیت خویش قلب جرب کرد و قلب  
بحکم اتحاد روح قالب جذب پس بریں قضیہات مبارک سلطان المشائخ ہمہ روح  
باشد امیر خیر و خوش گوید بیت وجود خواجہ از آب گل گشتہ مر : کہ جان خضر مسجا  
بہم شدہ است مرکب : پس حکم موت خوہد روحانی شدہ بنجینہات کہ مجسم از اں روح است  
لایت تماشا : ہر چشمہ آلودہ نباشد مگر انکہ چشم معرفت از دریکہ جاں نظر کند خواجہ سنا  
گوید بیت از در دل بمنظر جان : ہر تماشا کی باغ جانان : ہر بزرگے را زبندگان دس  
سوال کردند خواہی تا دوست اپنی گفت پیر نیچہ را گفت اندرہ ذاک الحال عن نظر بشی

۱۰ پاک نمودم آن جمال را از دیدن ماندن درستی کہ من ہر آئینہ حسد میکنم بدین : ہا بسو کو ترا مانج کہ چشم  
ے پوش من و فیکہ جو بین من بسو تو و ے بنیم من خاے گذر و دل تو چرا کہ در فیکہ من پس غیرت تو بزم من از تو تو

إِلَى كَسَدِ نَظَرِي عَلَيْكَ حَتَّى تُعْصِرَ دَافِعًا لِيَا وَارَاكَ يُخْطِرُ فِي شَمَائِلِكَ الْوَجْهِ فِي قِسْمَتِي  
فَأَنَا أَمِنْكَ عَلَيْكَ. فهرست ابواب كتاب سير الاوليا في محبت الحق جل  
وعلى باب اول و در بيان مناقب فضائل وكرامات مشايخ شجره  
طبقه خواجگان چشت از حضرت رسالت صلى الله عليه وآله وسلم تا آخر  
عهد ولت حضرت سلطان المشايخ نظام الحق اشعرع والدين قدس  
الله سره الغرزة نكته و در بيان نعت سيد المرسلين رسول رب العالمين محمد  
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و پوشيده آمدن خرقه فقر از جناب نبوت  
صلى الله عليه وآله وسلم جناب ميرالمؤمنين على ابن ابي طالب كرم الله  
و جهره از خدمت او و مشايخ كيا و اوليا و نام ارباب عظم قدس الله سرهم  
الغريزة نكته منهم خواجه حسن بصرى قدس سره نكته منهم خواجه عبد الواحد بن زيد قدس  
سره نكته منهم خواجه فضيل بن عياض قدس سره نكته منهم خواجه ابراهيم بن ادهم  
قدس سره نكته منهم خواجه خديفة العشي قدس سره نكته منهم خواجه ميقر البصرى  
قدس سره نكته منهم خواجه ميثاد علودنورى قدس سره نكته منهم خواجه ابوسحاق  
شامى چشتى قدس سره نكته منهم خواجه ابواحمد چشتى قدس سره نكته منهم  
خواجه ابو محمد چشتى قدس سره نكته منهم خواجه ابويوسف چشتى قدس الله  
سره الغريزة نكته منهم حضرت خواجه خواجگان خواجه مودود چشتى قدس الله سره الغريزة  
نكته منهم خواجه حاجى شريف زندنى چشتى قدس الله سره الغريزة نكته منهم حضرت  
خواجه عثمان هارونى قدس الله سره الغريزة نكته منهم حضرت خواجه خواجگان سر دار  
اهل عرفان نايب رسول الله صلعم فى الهند حضرت خواجه معين الدين جن چشتى سنجرى  
قدس الله سره الغريزة نكته منهم خواجه قطب الاقطاب سرور عشاق حضرت خواجه

قطب الحق والشرع والدین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی  
 ذکر این بزرگ مشتمل بر چہا نکتہ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ اول در بیان مجاہد  
 شریف نکتہ در بیان مشغولی نکتہ در بیان عزلت و انزاد کرامات نکتہ در بیان رحلت  
 کردن نکتہ منہم حضرت شیخ الاسلام شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والشرع والدین  
 قدس اللہ تعالیٰ سر العزیز ذکر این بادشاہ دین و دنیا مشتمل بر ہشت نکتہ  
 نکتہ اول در بیان حسب نسب نکتہ دوم در بیان عزلت و انزوا نکتہ در بیان  
 مجاہدہ و روش شیخ شیعوخ العالم نکتہ در بیان علم و تجربہ نکتہ در میان یافتن حلقہ  
 شیخ شیعوخ العالم از جناب حضرت شیخ الاسلام معین الحق والشرع والدین و شیخ  
 الاسلام حضرت خواجہ قطب الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہما العزیز نکتہ  
 در بیان بعضی ملفوظات نکتہ در بیان بعضی کرامات والدہ بزرگوار شیخ شیعوخ  
 نکتہ در بیان مرض رحلت شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والشرع والدین قدس  
 اللہ سرہ العزیز منہم حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین طالب ثراہ  
 ذکر این بادشاہ دیں مشتمل بر ہشت نکتہ در بیان حسب نسب حضرت سلطان  
 المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان پیدا آمدن محبت  
 سلطان المشائخ نظام بخدمت حضرت شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین  
 قدس سرہ نکتہ در بیان علم و تجربہ سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ  
 در بیان دقایق بعضی احادیث کہ سلطان المشائخ تقریر کردہ است نکتہ  
 در بیان رقت سلطان المشائخ بخدمت شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین  
 و از ادب آوردن بخدمت او نکتہ در بیان سکونت حضرت سلطان المشائخ  
 در شہر دہلی و از انجا آمدن بغیاث پور قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہد  
 سلطان المشائخ در اوائل حال قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان یافتن  
 خلافت و نعمت نبوی و دنیوی سلطان المشائخ از حضرت شیخ شیعوخ العالم  
 فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز نکتہ در بیان مجاہدہ سلطان المشائخ

در آخر عمر و روشن ایس بادشاہ دین و دنیا و راہ ایشان قدس اللہ سرہ العزیز نمکتنہ  
 در بیان فتح و فتوح و آمدن بادشاہ و بادشاہنرادہ ہاجا کبوسی حضرت سلطان المشائخ  
 قدس اللہ سرہ العزیز نمکتنہ در بیان آنکہ حاسدان از سلطان المشائخ بسطان  
 علاؤ الدین سخنانے رسانیدند کہ لایق مجلس سلطان المشائخ نباشد قدس اللہ  
 سرہ العزیز نمکتنہ در بیان ملاقات سلطان المشائخ با شیخ الاسلام شیخ رکن الدین  
 بنیرہ شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز نمکتنہ در بیان بعضے کرامات سلطان  
 المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نمکتنہ در بیان بعضے کرامات والدہ بزرگوار سلطان  
 المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نمکتنہ در بیان حالے کہ سلطان المشائخ را پیدا  
 یاباں حال از دار دنیا بدر عقبہ رحلت فرمود قدس اللہ سرہ العزیز باب دوم  
 در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء شیخ الاسلام معین الدین  
 سنجری خلفاء شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی خلفاء شیخ  
 شیوخ الاسلام فرید الحق الدین قدس اللہ سرہ العزیز منہم شیخ حمید الدین  
 سوالے کہ خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری بود ذکر این بزرگ شتمبر  
 نمکتنہ است قدس سرہ العزیز نمکتنہ در بیان مجاہدہ و راہ و روشن شیخ حمید الدین  
 سوالی قدس اللہ سرہ العزیز نمکتنہ در بیان بعضے کرامات شیخ حمید الدین و مرسلات  
 کہ میان شیخ حمید الدین و شیخ بہاؤ الدین زکریا بود نمکتنہ در بیان اُسولہ کہ صحابہ کرام  
 از مشکل این راہ حقیقت از شیخ حمید الدین راہست کردہ اند و جواباں بزرگ قدس  
 اللہ سرہ العزیز منہم شیخ بد الدین غزنوی کہ خلیفہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
 بود و ذکر این بزرگ شتمبر نمکتنہ است قدس سرہ العزیز نمکتنہ در بیان آمدن شیخ بد الدین  
 غزنوی از لاہور و درہلی و آوردن ارادت بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین قدس  
 اللہ سرہ العزیز نمکتنہ در بیان عظمت کرامات مولانا بد الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ  
 منہم شیخ نجیب الدین شتمبر کہ ہم برادر و ہم خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق الدین

۳۳ قدس الله سره العزیز و ذکر این بزرگ مشتاق عظمی کرامات اوست منعم مولانا بالین  
 اسحاق که بهم دلاور و بهم خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و ذکر این بزرگ  
 مشعل و نکته است قدس الله سره العزیز نکته در بیان پیوستن مولانا بدالدین  
 اسحاق بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و کثرت بکاد و تجتبه او در عالم  
 با قدس الله سره العزیز نکته در بیان عظمی کرامات خدمت مولانا بدالدین  
 اسحاق قدس الله سره العزیز منعم شیخ جمال الملة والدین هانومی که خلیفه شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزیز و ذکر این بزرگ  
 معلومت از عظمی کرامات و ذکر مولانا برهان الدین صوفی که پسر شیخ جمال الملة  
 والدین بود و او نیز خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس الله سره العزیز  
 منعم مولانا عارف که خلیفه شیخ الاسلام فرید الحق والدین بود و در غایت عظمی و  
 صاحب کرامات بود قدس الله سره العزیز و ضمن این احوال ذکر حضرت شیخ  
 علی صابرم مذکور است قدس الله سره العزیز باب سیلوم در بیان مناقب  
 و فضائل کرامات اولاد بنو بیهگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 و اقربا سلطان المشایخ و سادات کرام جد آبا و برادران کاتب حضرت  
 که مخصوص بوده اند به تخصص شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 و سلطان المشایخ نظام الحق الدین قدس الله سره العزیز و اینها  
 مشتمل بر شش نکته است در بیان مناقب و فضائل کرامات  
 پسران شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز منعم  
 خواجه نصیر الدین نصر الله از پسران شیخ شیوخ العالم هنر بود منعم مولانا شهاب الدین  
 قدس الله سره العزیز منعم شیخ بدر الملة الدین سلیمان که صاحب سجاده شیخ شیوخ  
 العالم بوده قدس الله سره منعم خواجه نظام الملة الدین قدس الله سره منعم خواجه یعقوب

کہ از ہمہ سپہان شیخ شیوخ العالم کہتہ بود نکتہ در بیان مناقب فضائل و کرامات  
 مستوران و خزان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ نکتہ در بیان  
 فضائل و کرامات بعضی بنیرہ گان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین منہم شیخ  
 علاؤ الملئہ الدین ابن شیخ عبداللہ بن سلیمان قدس سرہ منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین  
 ابن خواجہ یعقوب قدس سرہ منہم شیخ کمال الملئہ الدین ابن شیخ خزانہ بایزید  
 ابن شیخ نصیر الدین نصر اللہ منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین ابن خواجہ ابراہیم ابن  
 خواجہ ابراہیم ابن خواجہ نظام الدین نکتہ در بیان مناقب فضائل بعضی بنیرہ گان  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ منہم خواجہ محمد ابن مولانا بدر الدین  
 اسحاق منہم خواجہ موسیٰ ابن مولانا بدر الدین اسحاق منہم خواجہ عزیز الملئہ والدین  
 کہ مادر این دختر شیخ شیوخ العالم بود نکتہ در بیان مناقب فضائل اقرباء حضرت  
 سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز منہم خواجہ فریج الملئہ الدین  
 ہارون کہ سپہ خواہ زادہ سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ است  
 منہم خواجہ تقی الملئہ الدین نوح کہ برادر حقیقی خواجہ فریج الدین ہارون بود منہم خواجہ  
 ابوبکر مصلا دار خاص کہ بشرف قرابت حضرت سلطان المشائخ مشرف بود منہم  
 مولانا خواجہ قاسم یکے از خواہر زادہ گان سلطان المشائخ خواجہ قاسم ابن عمر برادر  
 زادہ خواجہ ابی بکر مصلا دار خاص بود قدس سرہ العزیز منہم خواجہ عزیز الملئہ الدین ابن خواجہ  
 ابوبکر مصلا دار خاص و نکتہ در بیان مناقب فضائل کرامات سادات کرام کہ مخصوص بہتصاص شیخ  
 شیوخ العالم سلطان المشائخ از آباء و اجداد کاتب و بنوہ اند محمدیہ کاتب حنفی قدس سرہ منہم  
 نوا الملئہ والدین مبارک سیّد محمد کرمانی والد کاتب و بن منہم کیلال الدین امیر احمد ابن سیّد محمد کرمانی  
 کہ عم بزرگ کاتب و بن بودہ قدس اللہ سرہ العزیز منہم حسین ابن سیّد محمد کرمانی کہ عم میانی کاتب و بن بودہ قدس  
 سرہ العزیز منہم غلامیوش بن محمد کرمانی کہ عم خود کاتب و بن بودہ قدس سرہ العزیز باب چہارم و در  
 بیان مناقب فضائل و کرامات خلفاء حضرت سلطان المشائخ  
 نظام الحق والدین بیان یافتن خلافت خلفاء مذکور است از حضرت

با عظمت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ الغریز منہم مولانا شمس الملتہ  
 والدین محمد یحییٰ ذکر این بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ سرہ نکتہ در بیان آوردن  
 ارادت مولانا شمس الدین یحییٰ بحضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نکتہ در بیان  
 عظمت و روش مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان علم و تحجیر  
 مولانا شمس الدین محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان کرامات و شنیدن سماع  
 مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ رحلت کردن ایشان از دنیا بہ عقبہ منہم  
 شیخ نصیر الدین محمود و وارث النعمۃ ذکر این بزرگ مشتمل بر چہار نکتہ قدس اللہ  
 سرہ الغریز نکتہ در بیان مرحمت و پرورش از جناب حضرت سلطان المشائخ  
 و باب شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان مجاہدہ کہ حضرت سلطان المشائخ  
 شیخ نصیر الدین محمود تلقین کردہ او مجاہدہ ہاے شیخ نصیر الدین قدس سرہ الغریز نکتہ در  
 بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین محمود در قل نفس کا ترجمہ افزونہ است قدس سرہ نکتہ در بیان بعضی  
 کرامات شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ منہم شیخ قطب الدین منوہا نسوی قدس سرہ الغریز ذکر  
 این بزرگ مشتمل بر پنج نکتہ نکتہ در بیان اوصاف و کثرت بکا و ذوق درونی شیخ  
 قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ نکتہ در بیان یافتن خلافت شیخ قطب الدین  
 منور و شیخ نصیر الدین محمود از حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ الغریز  
 نکتہ در بیان بعضی کرامات شیخ قطب الدین منور قدس اللہ سرہ الغریز نکتہ  
 در بیان ملاقات شیخ قطب الدین منور با سلطان محمد تغلق قدس اللہ سرہ الغریز  
 نکتہ در بیان سماع شنیدن شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا  
 حسام الملتہ والدین ملتانی ذکر این بزرگ مشتمل بر سہ نکتہ نکتہ در بیان لطافت  
 مرتبت او و مرحمت ہاے سلطان المشائخ در باب او قدس سرہ نکتہ در بیان ملاقات  
 میان مولانا حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا علاؤ الدین یحییٰ قدس  
 سرہ الغریز نکتہ در بیان خلافت یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان





تا تحت شری و ز نظر تصرف ایشان بود و ہم کلمہ اخبار قدس اللہ ۲۷  
 سر ہم العزیز منہم خواجہ ابو بکر مندرہ ذکر این بزرگ مملو از عظمت و کرامات  
 اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا محی الدین کاشانی ذکر این بزرگ مملو از عظمت  
 و کرامات اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا وجیہ الدین پائی ذکر این بزرگ  
 مملو از عظمت و کرامات اوست منہم مولانا فخر الملتہ والدین مروزی ذکر این بزرگ  
 مملو از عظمت و کرامات اوست رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا فصیح الملتہ الدین  
 ذکر این بزرگ مملو است از عظمت و کرامات اوست قدس سرہ منہم امیر خسرو  
 دہلوی ذکر این بزرگ مملو است از عظمت و کرامات اوست قدس سرہ منہم  
 مولانا جلال الملتہ والدین ذکر این بزرگ مملو از عظمت و کرامات اوست  
 رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا جلال الملتہ والدین اودہی قدس سرہ منہم  
 خواجہ کریم الملتہ والدین سمرقندی قدس سرہ منہم امیر حسن علای سنجوی  
 مصنف فوائد الفوائد لفظ حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز منہم  
 قاضی شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ منہم مولانا ہا و الملتہ والدین اذہمی  
 منہم شیخ مبارک کو یاسوی رحمت اللہ علیہ منہم خواجہ مؤید الدین کری قدس  
 سرہ منہم خواجہ تاج الملتہ الدین داوری قدس سرہ منہم خواجہ ضیاء الملتہ  
 والدین برقی رحمۃ اللہ علیہ منہم خواجہ مؤید الملتہ والدین انصاری قدس  
 سرہ العزیز منہم خواجہ شمس الدین خواجہ زادہ امیر حسن علای سنجوی منہم مولانا نظام الملتہ  
 والدین شیرازی منہم خواجہ سالار بنین قدس سرہ منہم مولانا فخر الدین میرٹھی  
 رحمۃ اللہ علیہ باب ششم در بیان ارادت خلافت مشائخ قدس اللہ  
 سر ہم العزیز و این باب تمل بر پانزدہ نکتہ است نکتہ در بیان ارادت  
 نکتہ در بیان مرید نکتہ در بیان آنکہ با پیروی کند و بعد با دیگرے بیعت  
 کند نکتہ در بیان توبہ و استقامت نکتہ در بیان علم کردن پیرو قبول کردن یم  
 نکتہ در بیان تجرید بیعت نکتہ در بیان اعتقاد مرید نکتہ در بیان اصل

خرقہ و بخشش آن نکتہ در بیان خلافت مشائخ نکتہ در بیان حال شیخ نکتہ  
 در بیان ولی و ولایت نکتہ در بیان کرامت نکتہ در بیان ستر کرامت نکتہ در بیان  
 تعیین شدن اسم از زبان سلطان المشائخ و ادوات آوردن نکتہ در بیان  
 طایفہ کہ خود را بایک تصوف نسبت کنند و معاملہ ایشان ندارند و بغیر اذن پیر مرید  
 گیرند باب ہفتم در بیان ادعیہ ماثورہ و او را و مقبولہ کہ منقول است  
 از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و ارسلطان المشائخ  
 نظام الحق والدین این باب شامل بر ہر چیز و نکتہ است نکتہ  
 در بیان مہارت نکتہ در بیان او را و روز نکتہ در بیان او را و ہفتہ و سال  
 نکتہ در بیان صلوة نکتہ در بیان صلوة نفل نکتہ در بیان صوم نکتہ در بیان  
 زکوٰۃ و صدقہ نکتہ در بیان حج نکتہ در بیان فضیلت ضیافت نکتہ در بیان  
 آداب طعام خوردن نکتہ در بیان آداب ماندہ کشیدن نکتہ در بیان قواید  
 قلت طعام نکتہ در بیان کسوت تصوف نکتہ در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق منقول است نکتہ در بیان ادعیہ ثورہ کہ احضر  
 سلطان المشائخ قدس المدرسہ العزیز منقول است نکتہ در بیان فضیلت  
 قرأت قرآن نکتہ در بیان وردے کہ فوت شود و نکتہ در بیان مشغولی طاہر و طہر  
 و ذکر خفی باب ہشتم در بیان محبت و شوق و رویت باری تعالی  
 و تقدس و این باب مشتمل بر مہرت نکات است نکتہ در بیان محبت و غمض  
 آن نکتہ در بیان اشتیاق و شوق حضرت سلطان المشائخ نکتہ در بیان  
 عشق سلطان المشائخ نکتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشائخ  
 کہ در باطن این ضعیف است نکتہ در بیان حقیقت عشق نکتہ در بیان غیب  
 در عشق و معذرت بے در دای نکتہ در بیان رویت باری تعالی باب نہم  
 در بیان سماع و وجد و رقص و غمیر ذلک و این باب مشتمل

باب اول در بیان فضائل خواجهان پیش از حضرت رسالت تا عهد حضرت نظام الحق و اله دین قدس سره

۲۹

است بر یازده نکته در بیان سماع نکته در بیان آداب سماع نکته در بیان  
تحمیل لغائی که میان شعرا مصطلح شده نکته در بیان وجدایل سماع نکته در بیان  
حوال که در سماع پیدا میشوند نکته در بیان قص و تخریق ثوب نکته در بیان استماع  
سماع و بهاء و قص سلطان المشائخ نکته در بیان بعضی مجالس که سلطان المشائخ  
سماع شنیده است نکته در بیان فوائدی که در بعضی مجالس سلطان المشائخ در باب  
سماع فرموده است نکته در بیان محضر سماع و بحث آن که بر سلطان المشائخ واقع  
شده نکته در بیان استماع سماع اهل زمانه باب هم در بیان بعضی موقوفات  
و مکتوبات سلطان المشائخ که در ابواب تقدیم تحریر یافته و این باب  
مشمول بیست و هشت نکته است نکته در بیان علم و علم نکته در بیان شب  
معراج نکته در بیان وفات حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم نکته در بیان  
عقل نکته در بیان دنیا و ترک آن نکته در بیان فقر و غنا نکته در بیان طبقات  
نکته در بیان نیت حضرت سلطان المشائخ نکته در بیان صبر و رضا نکته در بیان  
خوف و رجا نکته در بیان ریا نکته در بیان توکل سلطان المشائخ نکته در بیان  
حلم و عفو نکته در بیان صحبت نکته در بیان محاسن اخلاق نکته در بیان قبول فوج  
و رد آن نکته در بیان همت نکته در بیان عدل و ظلم نکته در بیان روح و نفس  
نکته در بیان الهام و وسوسه نکته در بیان فضیلت مکان بر مکان نکته در بیان  
لطافت شیخ نکته در بیان بزرگی جید و زاید نکته در بیان بزرگی بی بی فاطمه  
سام نکته در بیان شفقت و نیت نکته در بیان امر و خلافه نکته در بیان  
تغییر مزاج ملوک نکته در بیان مردانیکه مستغرق وحدت شده اند باب اول در  
در بیان مناقب فضائل و کمالات و شجره طریقه معطره مکرمه حضرت خواجه  
چشت از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم تا آخر عهد و ولت حضرت  
سلطان المشائخ نظام الحق و اله دین قدس سره العزیز نکته  
در بیان نعت حضرت سید المرسلین رسول رب العالمین محمد رسول الله

باب اول و فضائل و جگاہان چشت از حضرت سالت ناعہ حضرت نعام الحق والدین قدس سرہ

۳۰

صلی اللہ علیہ آلم وسلم و رسیدن خرقة فقرا حضرت یونس بن ابی اسیر  
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از خدمت کبار و اولیا و  
نامدار قدس اللہ اسماء رحمہم آں بادشاہ عالم فتوت آں مالک ملک مروت  
آن خورشید سپہر رسالت آں ماہ فلک جلالت آں صاحب قوسین آں پیشوا و  
کونین آں صدر جریدہ اصفیا آں شمع جمع انبیا بزرگے خوش گوید قطعہ سدا انبیا و  
رسل کا مقصد ہشت ہفت پنج و چہار ما آں رسولے کہ جان عقل خرد بگردنیش  
بہ بندگی اقرار پد ایں ضعیف گوید۔

### نظم

شاہ رسل شہنشہ نشان روزگار گردوں نذید و نیز نین بچشم خویش جہاوت بلند و مرتبہ عالی بہ نزد حق از نور روئے ترست روشن شدہ آفتاب تو بادشاہ ہر دو جہاں من گداسے تو شما بابرہ تست فدا دہ میان خاک گر قطرہ ز بحر و صالت بد و رسد	عالم براسے دوستی تو شد آشکار شاہ ہے چو تو میان رسل شاہ نامدار نامت بنام خویش قریں کرد کردگار از رنگ لاف تست کہ شبہا چنیں است چارہ ہمیں بود کہ کنم جان خود نثار بیچارہ ضعیف فدا دہ محمد امیر وار شادی کنان بخشہ بر آید سر و سہا
---	--

آین بادشاہ مرسلان در باب عظمت کرامات اولیا بیان نبوت بیان میفرماید  
عَنْ عُمَرَ بْنِ حَطَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَنَا سَامَاءُ هُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَلَا الشُّهَدَاءُ يَعْبُطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ أَحِبُّهُمْ لِقَاءِ  
مَكَارِهِهِمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَا عَمَلُكُمْ قُلُوا أَنْتُمْ هُمْ قَالَ قُلُوا مَتَابُوتُ  
يُدْرِي اللَّهُ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا مَالٍ يَسْقَاطُ مِنْهَا بَيْنَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَقِّهِمْ أَوْ جَوِّهِمْ أَوْ قُرْبِ  
سَلَّمَ ترجمہ حیرت گفت عمر رضی اللہ عنہ کہ گفت پیغمبر سے اللہ علیہ آلم وسلم بدستی کہ مردمان از بندہ ہاے خاکی اندیشا  
انبیا و عبادت ایشان شہدا و افاضہ سکنہ ایشان را از انبیا و شہدا بسبب مرتبہ کہ نزد حق تعالی است ایشان را در  
روز قیامت پس گوید میرے انبیا و عبادت ایشان چہ بود و کلاماے ایشان کہ بسبب انکلیما بدین مرتبہ رسیدہ اند بدستی کہ  
مالان سہدا و عبادت ایشان را کہ پیغمبر خدا ایشان سے کہ اند کہ بدستی میں شہدہ و در دنیا براسے خدا از انکہ  
خویشاں کہ کہ گمانند و در دوزخ میان ایشان معاملات داد و ستد باشند کہ بسبب ان واد و ستد محبت باشند قسم  
خدا است بدستی کہ روئیا انبیا و عبادت ایشان را روشن۔

باب اول و فضائل خواجگان جنت از حضرت سالت تاج حضرت نظام الحق والدین قاسم

۳۱

فَالْتَمَسْنَا مِنْ تَوْفِيقِهِ وَلَا يَخَافُنَا إِذَا حَانَ النَّاسُ وَلَا يَخْزُنُونَا إِذَا حَزَنَّا ثُمَّ  
ثُمَّ قَرَأَ آيَاتِ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ هُوَ مُصَافِيهِ الدَّجَالِ  
وَيُصَافِيهِ الرُّشْدِ وَالتَّحِيُّنِ وَالتَّوَكُّلِ وَالتَّوَقُّفِ وَالتَّوَقُّفِ مِنَ التَّصَنُّعِ بِالْإِخْوَانِ  
لِجَنَّةِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَدْ سَلَّمَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ شَعْرَتُهُ بِأَنَاسٍ فِي الْغُيُوبِ قُلُوبُهُمْ  
وَجَالُوا بِقُرْبِ الْمَسَاجِدِ الْمُتَفَضِّلِينَ وَنَالُوا مِنَ الْجَبَّارِ عَطْفًا وَرَأْفَةً وَتَضَدَّ  
وَأَحْسَنَانَا وَبَدَأَ مَجْلِدًا أُولَئِكَ تَحْتَ الْعَرْشِ هَامَت قُلُوبُهُمْ وَفِي مَلَكُوتِ  
الْعَرْشِ مَا أَوْى وَمَنْزِلٍ بِدَايِسِ مَدَحٍ وَثَنَادٍ بِأَبِائِهِ أَرْبَكَتِ أَلْ بُودِ سِرِّ رَاقِبِيَا  
دَرْشِ مَعْرَاجٍ تَجَلَّتْ خُرْقَةُ فَقْرٍ مَشْرِفٍ كُشْتُ وَأَسْ خُرْقَةُ أَرْبَشٍ تَحْتَ فَرْقٍ فَرْسَاقِي  
مَعْلَى وَفَرْكَ سُلْطَانِ الْأَنْبِيَاءِ نَجْمِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَوَصِي رَسُولِ الْعَالَمِينَ الْمُرْسَلِينَ  
قُطِبِ الْأُولِيَاءِ مُنْبِجِ بَقَائِهِ تَوْحِيدِ مَنْ لَوْحِ تَقَرُّرِ اللَّهِ الْغَالِبِ عَلَيَّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ  
كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ رَسِيدِ رِجَالِهِ كَيْفِيَّةِ أَوْشَرِ مَقُولِ اسْتِطْلَافِ الْمَشَاجِدِ دَرْبِ  
إِرَادَتِ دُرِّ كَنْتِ صِلِ خُرْقَةٍ وَخَشِشِ أَسْ تَحْرِيرِ يَفْتِهِ هَسْتِ بَزْكَرِ خُوشِ كُودِ شَعْرِ  
بَجَلِ لَوْلَهُ مُحَمَّدٌ أَشْمَسَ الْهَدْيِ بِضِيَاءِهِ يَهْدِي جَمِيعَ عِبَادِهِ مِنْهُ اسْتِصَاءُ  
وَصِيَّتُهُ وَوَلِيَّتُهُ فَإِنَّ أَرْشَلَ الْبَدْرِ رُكْلُ بَدْوِيَّةٍ بِأَعْيُنِ عِلْمِ السَّيِّدِ النَّبِيِّ هَادِي آدِ  
بَدْلِكَ بِأَوْلِيَاءِ الْأَوْلَادِ وَتَادِمِ عِيَادِهِ وَارْحَمْتَ بِمُرْسَلِينَ عَلَى رَضَى السُّبْحِ

صورت خواجگان بود پس بدستی که ایشان هر یک بر پادشاهی خواجگان بود از نورخواهند ترسید ایشان و قتی که خواهند ترسید  
مردان نه نگین خواهند بود ایشان و قتی که نگین خواهند بود مردان پس ترخو مهر رسول خدا این این راگاه باشد بدستی  
که دوستان خدا نیست ترس ایشان را و نیست ایشان را نگین ایشان چراغ تاریکی اندوخته شده اند و خاص کرده شده اند  
از ایشان از جهت باریکی آن خاص و از جهت آنکه پیر پیر می کنند از زیاد و اخلاص ۱۲ سیر کردیم به بلگرام و عالم  
غایت دلهای ایشان و جلال کرده اند به قرب مسجد با سه بزرگ و رسیدند آنها از جبار حقیقی جهانی را و مقتدر  
را و نیکو کاری و نیکو کار به راز بودی آن جماعت به سوسه عرش حیران شدند دلهای ایشان و در ملکوت  
بزرگ جاسه آمدن و فرو آمدن ۱۳ کرد و انداخته تعالی محمد را خوشید هدایت بروشنی آن آفتاب هدایت  
می کند جمیع بندگان خود را از آن محمد گرفت روشنی و وحی آن محمد و ولی آن جمعی پس گردانید مانند بر دو عالم  
شهرای خدا تعالی مرا می دارم علی را بهترین مرادان خیر و اربابش بایس و ابوال و او را و ازین  
با سه خدا -

عن غنا باولیا و نامدار و مشائخ کبار یہ امید و اصلا منوا صلا شد چنانچہ تحریر سے یاد  
انشاء اللہ العزیز منہم آں پرودہ نبوت آں کان فوت آں سحر علم آں کج عمل  
و حلم آں ریس التاب عین آں رام متقین آں متفق علیہ بصاحب صدری  
خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ منقول است کہ این بزرگ خرقہ ارادت از امیر موبین  
علی کرم اللہ وجہہ پوشیدہ و این بزرگ رافضائل بسیار و مناقب بیشمار است  
و ما در خواجہ حسن بصری از موالی ام سلمہ حرم محترم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ  
و آلہ وسلم بود خواجہ حسن شیر خوار بود کہ مادر او بکار مشغول بودے خواجہ بگریست ام  
سلمہ رضی اللہ عنہا سیدہ مبارک خود در دین او نہادے نظرہ چند شیر پدید آمد ایں ہمہ  
بر کا و لڑا تا رازاں بود ام سلمہ پیوستہ عاکرے خاوند ایں رفقتہ خلق کرواں تاصدی علیہ صحابہ  
دنیای رضوان اللہ علیہم جمعین منقول است رذکر امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در بصرہ  
آمد و تذکر ایں رامتغ کرد و فرمود تا جملہ منبر نا شکستنہ مجلس خواجہ حسن بصری آمد  
سوال کرد کہ تو عالمی یا متعلم گفت من بیچ نیم ہر جہہ از پیغامیر صلی اللہ علیہ آلہ وسلم  
بن رسیدہ است آں را بخلق میرسانم مرتضی علی رضی اللہ عنہ گفت ایں جواب  
شائستہ سخن است چون خواجہ از منبر فرود آمد در پیے امیر المؤمنین رواں شدہ  
و دانش گرفت و گفت از بہر خداے مرا وضو ساختن بیا موز و در مقامے کہ  
آں را باب لطشت گوینہ طشت آوردند خواجہ حسن را وضو ساختن بیا موز  
منقول است کہ خوف و بکا حق تعالی خواجہ حسن را بسیار بود قدس اللہ  
سرہ و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشائخ نبشتہ دیدہ است آواز  
آمدہ شب فان خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ <sup>لہ</sup> اَللّٰهُ اَصْطَفٰ اَدَمَ وَ نُوْحًا  
وَ اٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَ اٰلَ الْحُسَیْنِ و بزرگے آں شب کہ وفات خواجہ حسن بود در خواب  
دید کہ درہائے آسمان کشادہ بودہ و نادیدنی میگردند کہ خواجہ بخداے خوش  
رسیدہ از و خدا خوشنود است رحمۃ اللہ علیہ منہم آن شیخ شیوخ  
العصر آن علامتہ الدہر قلب العالم خواجہ عبد الواحد زید کہ صاحب کرامات عالمیت

باب اول در فضائل خواجهان جنت از حضرت سالت نامه حضرت نظام الحق والدين قاسم صدر الغرير

سرس

خرقه ارادت از خواجه حسن ابهری پوشیده شرفه الله بالرفوح والشرافه منقول  
است که وقتی جماعتی در ویشال بنجد مست اوشسته بودند و گریه و زاری می کردند  
و چیزی موجود نبود که بخورند از خواجه عبد الواحد زید طیب الله مضبوطه و درخواست  
کردند که ما را حلوا و اسطوب است چون الحاج در ویشال بسیار شده خواجه عبد الواحد زید  
روس مبارک جانب سمان کرده بجهت در ویشال درخواست نمودی الحال این  
بای ز باریدن گرفت فرموده که همان مقدار از این بستان که حلواست بقدر کفا  
موجود شود بچنانا کرد خواجه از آن حلوا پنج غور منقول است که در آخر عمر خواجه  
عبد الواحد زید مفلوج شده روزی وقت نماز آمد و کسی نبود که خدمت ایشان را  
و ضو کند و خوف زوال وقت نماز شد خواجه عبد الواحد زید قدس الله سره الغریر  
مناجات کرد الهی مرا آن مقدار قوت بخش که وضو بسازم چون وضو ساخته باشم حکم  
حکم تست خواجه صحت یافت وضو نماز بخورد و در چوب ابهرش باز گشت باز بچنان  
مفلوج شد رحمة الله علیه منجم آن شاه اهل حضرت آن بادشاه در گاه و صلیست  
آن فلک لولایت آن شمس الدراست آن کثیر الفضائل ابو علی الفضیل ابن عیاض  
قدس الله سره الغریر که از مشایخ کبار و سرور روزگار بود و سرایع البکار و دایم  
الحرز و شید الفکر بود و خرقة ارادت از خواجه عبد الواحد زید پوشیده و از کلمات  
اوست لا یستكمل ایمان العبد حتى یؤدی ما افترض الله علیه و یجتنب ما حرم  
الله علیه و ینزنی بما قسم الله له ثم حاک مع ذلک ان لا یتکمل الایمان  
ولا یقبل منه و قول اوست اذ احب الله عبدا کثر غمه فاذا انقض عبدا  
وسع عینه و دنیا و نیز قول اوست لو عرفت علی الدنیا یجد انیرها ولا

کمال بخشود ایمان بنده تا آنکه او کند چیزی را که فرض کرده است الله تعالی بر آن بنده تا آنکه برسد کند  
چیزی را که حرام کرده است الله تعالی بر آن بنده تا آنکه راضی شود و بجزی که قسمت کرده است حقیقتا برای سزاوارت پس  
از آن بترسد با وجود او و از این قضایا و از این قضایا بترسد باین کمال که بگوید که خدا تعالی این  
همه اعمال را از من گرفته و دفعه دست میدارد و خدا اینها را بنده را زیاد میکند غم او را پس وقتیکه شوم می شود  
بنده را زیاد می کند بر آن دنیا را سه اگر عرض کرده شود بر من دنیا بصورت دریای که گرانده و در  
حساب گرفته نشوم مال دنیا بر این باشم من که خمس پندارم من آنرا چنانکه خمس می پندارم و در کمال

باب اول و فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت تاج محمد حضرت نظام الحق والد بن قدس سره

۳۴

أَحْسَبُ بِمَا كُنْتُ أَفْعَلُ أَنَّهَا لَيَقْدَرُ أَحَدٌ لَكُمْ الْحَقِيقَةُ وَأَيْسَ نَزَقُولُ سُبْحَانَكَ أَتَعْمَلُ لَا جَلَّ النَّاسُ هُوَ السَّيِّئُ الْعَمَلُ لَا جَلَّ النَّاسُ الشَّرُّكَ وَالْبُوعَى رَازِي  
روایت میکند که سنی سال با خواجہ فضیل عیاض صحبت کردم بچوقت و بشتم ندیدم مگر  
در روزی که سپهر علی ابن الفضیل که بمرتبه اولیا بود نقل کرد از او پرسید مذکوره بچوقت  
بشتم کرده امروز چیست که بشتم میکنی فرمود بدو سنی که خدا تعالی کارے را دوست  
میدارد من نیز آن کار را دوست میباشم منقول است که در ابتداے حال  
راہ زنی کردے وقتے راہ باز رگاں فرو گرفته بود قاری در آن قافله میں آیت خواند  
الْمُيَا نَ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ فَقَالَ الْفَضِيلُ يَا رَبِّ قَدْ  
أَنْ فَضِيلُ رَاقْتِي يَا شَدَّازَاں حُرْفَتِ نُوْبَهْ کَرُوْخَمَا زَا خَشَنُوْ دَرَانِيْدَ اَزَا سَجَا کُوْنُوْ  
آمد با امام ابو خیفه صحبت کرد و اولیا بسیار را دریافت و فضیل ریح ذریعہ را رون  
رشید روایت میکند کہ من با ہارون رشید در مکہ در نیم چوچ بجاء آوردم ہارون  
پرسید کہ اینجا مردے باشد از مردان خداے کہ سعادت قدمبوس او دریا بم گفتم  
عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بخیر است اور سیم بعد مکالمہ ہارون بہر  
اشارت کرد کہ او پارس کہ بیچ وام دادنی داری او قبول کرد آسے ہارون گفت  
تا وام بگذارد باز ہارون گفت اسے فضیل ہنوز دلم تقاضاے مردے دیگرے  
کہ گفتم سفیان بن عقیل اینجا است چون بخیر است اور سیم بعد مکالمہ بسیار ہمار  
سخن گفت کہ مرد چیرے وام دادنی دارد سفیان گفت آسے ہارون گفت  
تا وام بگذارد باز گفت اسے فضیل دلم راتقاضاے مرد دیگر است فضیل  
یاد آمد فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ اینجا است نزدیک اور رفتند او دجرہ بو مشغول  
بتلاوت قرآن ایں آیت میخواند اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ

لَهُ عَمَلٌ نَّكَرٌ بَرَاءے مردم ہمیں ریاست کاریک کردن برائے نمودن مردم ہمیں  
رُشْرُک ہست ۱۵ آیا نرسیدہ ہست بر احوال کا نیکہ ایمان آوردہ اند اینکہ تیرسد ہوا کا ایشان از  
العصر نہ اتعالے پس گفت فضیل اسے پروردگار من تحقیق رسیدہ ہست آنوقت ۱۶ آیا نرسیدہ آنا مکہ  
میکند بدینہا را اینکہ بگردانیم یا نہا را مانند آن کا نیکہ ایمان آوردہ اند عمل نیکہ میکند -  
۱۷ پدرو



باب ۱۰ فضائل خواجهگان چشت از حضرت سالت ثناء حضرت نظام الحق والدین قدس سر

۳۵

کَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ چوں این آیت در گوش مارون رسید گفت ای  
فضیل همین آیت یس نیست فضیل در حجره بزد گفت کیست گفت امیرالمومنین است  
مَا لِیْ وَلَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ گفتیم بجهت شفاعت نفس خود آمده ام و اطاعت او  
واجبست انگاه چیراغ به کشت و در یکشاد و در زاویه بایستاد مارون درآمد و او را  
میطلبید تا دستش بر فضیل نه فضیل فرمود که آه دستم ازین نرم ندیده ام اگر از آتش  
دور بخ خلاص یابد مارون در گریه شد چندان بگریست که بهوش شد چون بهوش  
باز آمد مارون گفت اے خواجه مرا پند سے بدہ گفت اے امیرالمومنین پدرت  
که عم مصطفی بود از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم امارت قومی درخواست کرد مصطفی  
فرمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے عم یک نفس تو در طاعت خدایترا نیز ابرار صلی  
طاعت خلق مرتزاکان اَلْوَسَارَتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَدَامَةُ مارون گفت در صحت  
زیاده کن فضیل قریب اللہ سرہ الغریز گفت مے ترسم یا امیرالمومنین کہ ایں روے  
خوب تو آتش دورخ گرفتار شود از خدا ترس و حق او بهتر ازین بگذارد بعدہ مارون  
گفت کہ چیرے وام دادنی داری گفت کہ آری و ام خداوند است کہ در ادا  
آں مشغولم حقتعالی دوخته گرداناد انگاه مارون صرہ ہزار دینار زیر پیش فضیل  
نہاد فضیل رحمتہ اللہ علیہ گفت اے امیرالمومنین ایں پند ہاے من ترا بیج  
سود داشت کہ من ترا ہنجات میخوانم و تو مرا در بلائے اندازی مارون گریال بیشتر  
او پیروں آمد فضیل ایں ریمع را گفت کہ ملک بحقیقت خواجہ فضیل عیاض است  
منقولست کہ ہم در مکہ فات یافت و رماہ محرم سنہ سبع و ثمانین متفقہاں سلطان  
ال لکین آں مقرب حضرت رب العالمین آں تارک مملکت الدنیا آں صفا  
سلطنت العقبہ ظل اللہ فی العالم خواجہ ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ الغریز کہ  
در انواع معاملات و اصنافات حقایق مشاہدات خطے تمام داشت مقبول  
ہمہ عالم بود و بیشترے مشایخ کبار را دریافته بود و خرقہ ارادت از خدمت خواجہ

۱۰ چیت مراد امیرالمومنین را۔

فَضِيلُ عِيَاضٍ يُوْشِيْدُ لَوْ دَبَّرَ رَسُوْلُكَ خُوشَ كُوْبِدَ تَرَكْتَ اَيْنَ اَدَّاهُمْ مَلِكُهُ وَمَنْ لَهَا قَاتِي  
 لَفَضِيلُ مَتَابِعًا لِمَعَادِيْدِهِ تَرَكَ اَيْنَ وَتَحْتَوِيْ دَوَا اَهْلَهُ نَا قَامَ سَاعِدًا مَقْلَمُهُ  
 وَسَادُوْا وَبَا اِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ صَحْبَتُكَ رَدَّ قَوْلَ اِمَامٍ عَظِيْمٍ سَبَّحْتَ نَا اَبِي هَيْمٍ اَدَّاهُمْ  
 قُدْسُ اللهِ سَمْعًا لِحَبَابِ كَفْتُهُ اَوْ سَيَاوَاتِ بَحْرِ يَافَتْ اَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَتْهُ اللهُ عَلَيْهِ  
 اَوْ دَايَمًا وَرَحْمَتُ خُدَا وَتَعَالَى مَشْغُوْلَسْتَ مَا يَكَارُ لَيْسَ دِكْرِ مَشْغُوْلِمٍ وَخَوَاجِه  
 حَنِيفَةُ قُدْسُ اللهِ سَمْعًا لِحَبَابِ كَفْتُهُ اَوْ سَيَاوَاتِ بَحْرِ يَافَتْ اَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَتْهُ اللهُ عَلَيْهِ  
 اَدَّاهُمْ يَنْفَعُ كَلِيْدَ عِلْمًا اِيْسَ طَالِيْفًا اَبْرَاهِيْمَ اَوْ هَيْمَ سَبَّحْتَ وَبَسْبَحْتَ بِهٖ اَوْ جَدَّكَ مَشْهُوْرًا  
 نَحْلُجُ كِتَابَتِ اِيْسَ نَحْلُجُ نِيْسَتُ قَوْلِ اَوْسْتِ اِنَّ النَّصُوْنَ التَّائِيْدُ وَاللَّسِيْدُ  
 وَالتَّطَرُّقُ وَالتَّكْطُفُ وَنِيْزُ قَوْلِ اَوْسْتِ وَالْحَيُّ اللهُ صَاحِبًا وَرَدَّجِ النَّاسَ جَانِيًا  
 وَنِيْزُ قَوْلِ اَوْسْتِ كَثَرَتْ النُّظُرُ اِلَى الْبَاطِلِ يَدِيْ هَبْ مَعْرِ كَتَّ اَلْحَقُّ مِنَ الْقَلْبِ وَنِيْزُ  
 قَوْلِ اَوْسْتِ فَلَمَّا اَصْرَحَ اَلْحَقُّ اَصْرَحَ اَلْبَصِيْرُ وَنِيْزُ قَوْلِ اَوْسْتِ كَثَرَتْ اَلْخُشُوعُ اَلْظَنُّ  
 يَكْثُرُ الْغَمُّ وَتَجَمُّعُ وَنِيْزُ قَوْلِ اَوْسْتِ قَدْ رَضِيْنَا مِنْ اَعْمَالِنَا بِالْعَالِي وَنِيْزُ قَوْلِ اَوْسْتِ  
 بِاللَّوْكَ اَلِيْ وَمِنْ الْعَيْشِ الْبَاقِي يَا اَللّٰهِيْ اَلْفَايِ وَقَوْلِ اَوْسْتِ اَطْلُبْ مَطْعَمَكَ وَادَّ  
 عَلَيْكَ اَنْ تَقُوْمَ اللَّيْلُ وَتَصُوْمَ النَّهَارُ مَشْغُوْلَسْتَ كَخَوَاجَةِ اَبْرَاهِيْمَ اَوْ هَيْمَ مَرْدُ  
 دِرْبَادِيْدٍ وَدِيْدِ اسْمِ عَظِيْمٍ اَوْ اَلْعِلْمِ كَرْدَ اَرْبَكَتِ خَوَانِدِنِ اَلْ اَسْمِ مَهْتَرُ خَضِرٍ اَدْرِ يَافَتْ مَهْتَرُ  
 خَضِرُ فَرَمُوْدُ كِهْ بَرَادِمُ مَهْتَرِ اَلْيَاسِ اسْمِ عَظِيْمٍ تَرِ اَلْعِلْمِ كَرْدَه سَتِ اِيْنِهِيْ بَرَكَاتِ اَزِيْسَتِ  
 وَبِيْشْتَرِ دَعَا خَوَاجَةِ اَبْرَاهِيْمَ اَوْ هَيْمَ اِسْمِ اَبُو دَهْ اَللّٰهُمَّ اِنْفَلِكْنِيْ مِنْ ذَلِّ مَعْصِيَّتِكَ اَلِيْ غَرِّكَ  
 مَشْغُوْلَسْتَ كِهْ خَوَاجَةِ اَبْرَاهِيْمَ اَوْ هَيْمَ قُدْسُ اللهِ سَمْعًا لِحَبَابِ كَفْتُهُ اَوْ سَيَاوَاتِ بَحْرِ يَافَتْ اَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَتْهُ اللهُ عَلَيْهِ  
 اَوْ دَايَمًا وَرَحْمَتُ خُدَا وَتَعَالَى مَشْغُوْلَسْتَ مَا يَكَارُ لَيْسَ دِكْرِ مَشْغُوْلِمٍ وَخَوَاجِه

۱۰۰ گزاشت ابن ابراهيم ملك منزل خود را پس اندك ابن ابراهيم فضيل را در جايست كه پس روز هفت فضيل را  
 از جهت فاضل كردن ميخاود ترك كرد و فرزند را پس قائم ساخت باز دوسه خود را مقام و  
 ساد ۱۰۰ سوارا ابراهيم بن ابراهيم است ۱۰۰ مدستی كه نصیب بزرگ دشمن است همه مخلوقات را حوا كه درن خود را  
 بخوابد بچه نظرو بنگر بسو خدا بپا كردن بنده ۱۰۰ بگير خدا را محبت و بگير مردمان را ديگ كنار ۱۰۰  
 بسپارد بن بسپا بطن كمرفت حق را از دل ۱۰۰ اندك كردن حرص طبع سیر سیر صدق را در بهر بنگار سیر از دل ۱۰۰  
 حرص و طبع زیاده بگيرد غم و جزع را ۱۰۰ احوال خدا را نقل كن مراد خواری گناه خود بسو عطا عادت خود

بانی و فضائل و احوال حضرت اسات نامی حضرت نظام الحق والدین قدس سره و العزیز

۳۷

خواجہ ابراہیم ادم گفت یا امیرالمومنین شعر کشف دینا آیت قرآنی دینا آیت قرآنی  
و کذا نوح منقول است کہ لباس او در زمستان پلاس بودے کہ در زیر او  
پیراہن نبودے و در تابستان دو شقہ کہ بہاے آں چهار درم باشد یکے از آں  
قوطہ بجاسے از راستے دوم رداساختے و در سفر و حضر صایم بودے و شہبایہ  
و دائم الفکر بودے و قوت از اجرہ حصا و کرد کہ چوں از فردوری حصاد فارغ  
آمدے یارسے را بر صاحب کشت فرستادے تا بعد صایا جر حصاد آوردے آں  
اجر را بدست خود نگرفتے و صاحب خود را دادے کہ انچہ مطلوبی باشد بیارید و بکار  
برید و اگر جر حصاد نیفتادی اجر حفظ بسا تین قبول کردے منقول است کہ روز  
بر کوہ قمیس نشستہ بود و باصحاب خود فرمود اگر ولی از اولیائے خدا کوہ را  
بلگو یا کہ رواں شود حال رواں شود بجز گفتن این سخن کوہ بجنبید بعدہ  
پاسے مبارک خود بر کوہ زد و فرمود کہ ساکن باش کہ من تشریف میکشم بخدمت  
یا را این خویش منقول است کہ خواجہ ابراہیم ادم در سفر دیار جہاز سوار  
بود و خود را بکلیہ پیچیدہ و سر در مرقبہ آوردہ در اثناے آں حال پادے سخت  
برخاست چنانکہ خون غرق جہاز شد اہل جہاز ہمہ بخیمت او آمدند و گفتند چکوہ  
است و معرض تلف افتادیم و تو دخواستی خواجہ ابراہیم سر از گلیم مرقبہ برداشتہ  
گفت خداوند قدرت کاملہ نرا دیدیم اکنون بکرم خویش عفو نمائی احوال بایستہ  
و جہاز قرار گرفت منقول است کہ مے فرمود من باذن اللہ در باد یہ میرستم  
چوں بذات العرق رسیدم ہفتاد مرقع پوش را دیدم جاں دادہ و خون از ایشان  
رواں شدہ گردو آں قوم بر آدم یکے را دیکے ماندہ بود پرسیدم کہ اسے جواں  
مرداں چہ حال است گفت یا ابن آدم علیک السلام و انقلب دور دور مرا بخور  
کردی و نزدیک نزد یکے میا کہ بخور گردی مبادا کہسے بر بساط سلاطین گستاخی  
کند و ترس از دوستے کہ حاجیاں را چوں کا فزان روم میکشد و با حاجیاں  
لا بلند کردیم دنیا و خود را نقصان کردن دین خود پسین ما باقی نماند چیز کہ ماند کردیم بر

باب ل و فضائل خواجگان چشت از حضرت سیدنا محمد بن علی بن ابی طالب و والدین قدس سرہ

۴۴

غزایم کند بآنکه قوی بودیم صوفی و قدم بر توکل در بادیہ نہادیم و عرف کریم کہ سخنہ  
نگویم و بجز از خداے تعالی اندیشہ نکنیم و بغیر او التفات نہائیم چوں با حرام گاہ رسیدیم  
خضر بارسید سلام کردیم و سلام را علیک داد و شاد شدیم گھنیم بآنکه سید ہماے  
ما مشکو کہ آمد و طالب بمطلوب پیوست کہ خضر بہ تنبال مدد یافتہ بجانب ہماے ماند  
کرد اے کذابان و اے رعیان تو ہماے دہد ہماے شمایاں ایں بود کہ  
فراموش کردید بغیر ما مشغول گشتید بروید بغرامت جان شما بغارت بہر بچہ تا خون  
شما نریزیم با شما سخن نگویم ایں جو انہراں کہ مے بینی ہمہ شہیدان حضرت اند اے  
ابراہیم اگر تو نیز سراں داری پاسے در نہ والا از میاں دوشو بزرگے خوش  
گوید تلمنوی خونریز بود ہمیشہ در کشو ماہ جاں خود بود ہمیشہ در بجاہ داری سہارو گنہ  
دور از بر ماہ ما دوست کشیم تو نداری سہراہ خواجہ ابراہیم تخیہ شد و گنت ترا چہار ماہ  
کردند گفت ای شاں نچتہ بودند مرا گفتند تو ہنوز خامی جان میکن تا تو نیز نچتہ شوی  
انگاہ از پے در آئی ایں بگفتہ جاں داد منقول است کہ آخر خواجہ ابراہیم  
ادہم ناپس داشت چنانکہ کہ تہاذکہ کجا خفتہ است از خوف شہرت بعضے گویند در  
بغداد است و بعضے گویند در شام است بیا خلق راوی اند کہ اگر نچتہ است  
آنجا کہ خاک بہر لوط علیہ السلام است غار است وفات کردہ است چوں وفات  
اور رسید آواز آمد اَلَا اِنَّ اَمَانَ الْاَرْضِ قَدْ هَاكَ ہمہ خلق متحیر شد کہ ایں چہ  
آواز است تا خبر آمد کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ وفات یافتہ است متحیراں وافر  
لفضل والاحسان ایں اکرم اہل ایمان ایں ملک الاولیاءے امام الفقہا ایں  
شیخ العصر ایں علامتہ الدہراں سیرت جام بے غشی خواجہ خذیفہ المرعشی  
خصۃ اللہ بالعفو والرضوان کہ از کبار مشائخ روزگار و سر نامدار بود و خرقة ارادت  
از خدمت خواجہ ابراہیم ادہم پوشید و سالہا بخدمت در سفر و حضر ملازم حضرت  
بود و اعمال خیر او در نظر مبارک ایں بزرگ بیچ وز نے مذہبت و قول او مست

لہ آگاہ باشند بدستی کہ پناہ زمین کہ بود تحقیق مرد

باب اول فی فضائل خواجگان چشتی حضرت تاج العارفین نظام الحق والدین قدس سرہ

۳۹

لَوْ جَاءَ فِي رَجُلٍ وَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي كَلَّمَنِي بِأَلِهَ الْأَوْهَى يَأْخُذُ بِلِقَاءِ مَا عَمَلْتُ عَمَلًا مِنْ  
يَوْمٍ مِنْ بَيْنِ مَا أَحْسَنَ قَوْلُهُ يَا هَذَا لَا تَكْظُرْ عَنْ بَيْمَلِينِكَ فَإِنَّكَ لَا تَحْدِنُ  
وَقَوْلِ أَوْتَ أَيْكَلْمُ وَهَذَا بِالْفَخَارِ وَالسَّهْمَاءِ فَإِنَّكُمْ إِذَا قَتَلْتُمُو هَاطُطُوا بِأَلِكُمْ  
رَضِيْتُمْ بِعَقْلِهِمْ مِنْهُمْ آلِ إِمَامِ الْأَبْيَاسِ مُقْتَدَاةِ الْأَمَةِ أَنْ نَاصِرِ الشَّرِيعَةِ  
آلِ اسْتِادِ الطَّرِيقَةِ آلِ تَاجِ الْعَارِفِينَ آلِ مَنْهَاجِ السَّالِكِينَ خَواجِهَ بَهِيرَةِ  
الْبَصْرَى كَهَرَقَةِ ارَادَتِ از خدایت خواجہ خانیقہ المعشوقی پوشیدہ نو وایں بزرگ  
مقتدای علمای اولیای وقت بود و معرفت حق جل و علی میان مشائخ  
کبار معروف و مشہور و درجات رفیع و مقامات عالی دشت قدس اللہ سرہ الخیر  
منہم آلِ شمس الفقرا آلِ بدر الانقیاد آلِ شیخ الاصغیا سِ الوقت آلِ صفا  
الکشف والکرامت آلِ پسندیدہ و ذات صفات آلِ یافتہ خلعت سروری  
حضرت خواجہ مشاد علودینیوری نور اللہ مرقدہ بانوار القادس و آلِ بزرگ  
خرقہ ارادت از خواجہ بھیرہ البصری پوشیدہ و در مجاہدات محلی رفیع و در مشاہدات  
مقامات عالی داشتہ این بزرگ در درو حیوۃ خود در روزیہ شہرے نخورد و دنیا  
شامید چوں این بزرگ تولد شب شب شیرخورد و چون صبح بدید می ناشب  
شیر و در ہن مبارک نگرفتہ یعنی در مدت عمر عزیز خود صائم بود تا افطار ہ لقا و  
رب العالمین کند شعر حقو الذی قَدْ صَامَ فِي أَيَّامِهِ مِنْ هَيْكَلٍ حَتَّى زَمَانٍ رَقَا  
دِہِ مَنْحَمِ آلِ تَاجِ الْأَوَّلِيَا آلِ سِرَاجِ الْأَصْفِيَا اِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ بِالْتِقَاقِ آلِ  
مُقْتَدَاةِ الْوَقْتِ خَواجِهَ الْبَواشِقِ چشتی کہ بادشاہ عالم نیاز بود سلطان  
دارالملک راز وایں بزرگ خرقہ ارادت از خواجہ مشاد علودینیوری پوشیدہ

لے اگر بیاید مرا مدے بگوید آمد دشم آغند ای کہ نیست سزاوار پرستش مگر  
او اے خدایہ نیست عمل نماز عمل کسے ایمان ہے آرد انکس و زحمت چاہی وقت ۲۷ دور واری نفس  
ہاے خود را ز بدکاراں و از بے عقلاں پس بدستی شمایان و قنیکہ رواوردید شمایاں بدکاراں  
و بے عقلاں گمان خوابیدہ برد آہنا بیکہ شمایان را ضعی شد بدیکہ و از آن بدکاراں و بے عقلاں  
۲۷ آن کے بہت کہ تحقیق روزہ داشت او در تمامی عمر خود از ایام گوارہ تا زمان خوابیدن در قہر

و نیز گئے در باب او گوید شعری که افتد بحامین اهل چشت شیخی جہم کل ولی  
 اللہ فی میلادہ منہم ابو اسحق الذری شیعہم طو سماء من شیعہ اطق ادا  
 افعی ہذا الی یث یثبعونہ لا یعدون ان الذہب فی معادہ و ایں بزرگ  
 در عادت ستر عالم مکاشفات پوشیدہ و صورت صحورایہ خود ساخت تمہم  
 آن عمدة الابراک قدوة الخیر الی ملک الاولیاں سلطان الاصفیاں  
 برمان الاتقیاء در عزم سعدا سعد خواجہ ابو احمد چشتی طاب ثراہ و ایں بزرگ  
 خرقة ارادت از خدمت خواجہ ابو اسحق چشتی پوشیدہ بود قدس سرہ  
 العزیز و ایں بزرگ بادشاہ مالک ملک مکاشفات و سلطان دارالملک مشاہدات  
 بود بیچ سرے از اسرار دوست بیرون نداده و در عالم ذوق درونی بادشاہی  
 بارانہ رحمۃ اللہ علیہم آں قطب متشیخ و الفقیر آن ملک الاسمہ و العلماء  
 لجا والاوتاد آن مفخر العباد خواجہ محمد چشتی طیب اللہ مرقدہ و نور اللہ شہید  
 کہ با انواع کرامات و اصناف درجات مشاہدات آراستہ بود و ایں بزرگ خرقة  
 ارادت از خدمت ابو احمد چشتی پوشیدہ بود منقول است کہ خواجہ ابو محمد چشتی  
 اغلب حال در عالم تحیر بود و سالہا پہلوئے مبارک الیشال بزمین رسید  
 بود و در غایت مجاہدہ و در غلبات شوق نماز معکوس گذاردے در خانہ خلوت  
 چاہے داشت در آنجا خود را سزنگوں آویختہ خداے تعالیٰ را عبادت کرد  
 منقول است کہ روزے بر سر دجلہ نشسته بود و خرقة مبارک خود را بنمیمہ  
 میزد در اثناے ایں حال پسر خلیفہ بخدیست اور رسید باکو کہ خلافت از اسب  
 فرو آمد و روے بزمین آورد شست خدمت خواجہ فرمود کہ حضرت را  
 صلے اللہ علیہ آلہ وسلم میفرماید اگر پیرزنی در بلاد مملکت شب بغافہ بخید  
 روز قیامت امنا و صدقنا دامن والی خود بگیرد بعدہ پسر خلیفہ خدمتہا از ہر جنس

لہ و باوقا کردہ اندازا بل چشت ہمہ شیخان ہمہ نزدیکیان خدا در میلاد ہستند از ان  
 شیوخ ابو اسحاق کلانتر ایشانست روشن ہست راہ نمایان دینت پیروی میکنند آن ابو اسحاق

پیش آوردن خواجه تبسم فرمود و گفت از خواجگان ما زینها کسی قبول نکرده است  
ویدا حاجت نذاریم بده روی مبارک خود سوئے آسمان کرد و گفت الهی  
آنچه بندگان خود را می نمائی این را نیز بمان بنمائ و حال ما میان دجله  
وینا را می زرد روی کن که بالا آمد ند بعد خواجه فرمود که حق جل و علی بر بندگان  
خود در حقیر نه غیب کشاده است و دست تصرف داده بدین آورده شما احتیاج  
نذاریم منعم آل اعظم علیا سید الاولیا سید الاذکیا آں پیشوا اهل  
تصوف نامر الملة والدین خواجه ابو یوسف چشتی که جمال طریقت و کمال  
حقیقت بود و این بزرگ را کرامات ظاهر و برامین پیداست نور الله روفته  
و تروثه و خرقه ارادت از خدمت خواجه ابو محمد چشتی قدس الله سره العزیز  
و شت منقول است که وقتی خواجه ابو یوسف چشتی در راه میرفت  
دید که مسجدی عمارت میکنند و تیرے بہت سقف مسجد بالا میبرند و آن تیر  
از موازنہ عمارت کوتہ نے آید دریں حیرت بودند کہ چه کنند در اثناے  
خدمت خواجه بر سر وقت ایشان رسید و ازاں حال استطلاع نمود و چون  
قصہ این حال خواجه را روشن شد از اسب فرود آمد بالا و دیوار مسجد  
برآمد و یک سرچوب بدست مبارک خویش گرفت و گفت بسم الله الرحمن الرحیم  
چند چوں آن تیر بالاے عمارت آوردند از عمارت مسجد یک گز از جانب  
کہ خواجه گرفته بود زیادہ آمد تا این غایت آن تیر کرامت بدار عمارت مسجد یک  
گز بیرون آمد و برقرار است کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد  
کرامتی رحمۃ الله علیہ سماع دارد کہ می فرمود آن مسجد را دیدہ ام در میان  
چشت و ہر یو در کنار ہر یو الرو دست منقول است کہ خواجه ابو یوسف  
چشتی را قدس الله سرہ کلام الله یاد نمود بدین سبب متر و بود تا شب  
در آن تر و پیر خود خواجه محمد چشتی را قدس الله سرہ العزیز در خواب دید کہ میفرماید  
چہ حال است کہ در غایت تر و می بنیم خواجه ابو یوسف گفت کہ سبب کلام الله

باب اول فی فضائل خواجگان چشتی حضرت سالت تا عہد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

۴۲

کہ یاد ندارم فرمود کہ صد بار سورہ فاتحہ بخوان از برکت آن کلام اللہ محفوظ خواہد شد خواجہ یوسف چشتی چون بیدار شد بچنان کرد بفضل و کرم حق سبحانہ تعالیٰ از برکت سورہ فاتحہ تمامی کلام اللہ خواجہ یوسف را محفوظ شد چنانکہ ہر روز پنج ختم کرد گرفت منہم آن سرور مشائخ کبار راں بادشاہ اولیائے نامداراں ظل اللہ فی الخلق ان سیف اللہ الناطق باحق خواجہ قطب الحق والدین المخصوص بعنایت رب العالمین خاتم الفقرا و المساکین ملک الاولیا سلطان الاسفیا خواجہ مودود چشتی کہ جملہ مشائخ کبار وقت محکوم و نقاد حکم او بودند در غایت تعظیم و در نہایت تکریم او میگوشتند و اس بزرگ خرقہ ارادت از خدمت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی پوشیدہ کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشائخ بنشہ دیدہ ام شیخ ابوالعباس قصاب چہار سد اولیا را بنظر فنا کردہ بود چون خواجہ مودود چشتی شیخ عثمان استاد مردان را بہ پیشاپوش روایت داد نظر او بدل کرد چون از خانہ علیہ منقول است ہر وقت کہ خواجہ مودود چشتی را اشتیاق زیارت خانہ کعبہ غائب فرشتگان را حکم شدہ تا خانہ کعبہ را سہ آوردند و در نظر خواجہ میداشتند خواجہ طواف کردہ نماز کہ آنجا آمدہ است بگذارد و بعدہ خانہ کعبہ را سہ بروند منقول است بزرگ زادہ بدخشاں بخدمت خواجہ مودود چشتی آمد و ارادت آورد و کلاہ در خواست کرد خدمت خواجہ بنور باطن دریافتہ بود کہ در جریدہ معصیت لوٹ دنیا باقی است التماس او قبول نمیکرد تا بیشتر بے بزرگاں را آن بزرگ زادہ شفیع آورد خواجہ او را کلاہ فرمود و گفت اسے جوان چو کلاہ ستی نگاہداشت آن کبکی والا پشیمان شوی چون آن بزرگ زادہ کلاہ بستہ و در بدخشاں آمد بعد چند گاہ بدینا و بدانچہ مطلوب نفس او بود مشغول شد اس خبر بخدمت خواجہ رسانیدند خواجہ فرمود چگونہ است کہ آن کلاہ کار او نمیکند بعدہ بسے بر نیامد کہ او را با تہائے بگرفتند و چشمہا سہ جہاں بین او کشیدند منقول است کہ چند روز ذات ملک صفات خواجہ مودود



باب اول در فضائل خواجه گان چشتی حضرت ملا علی قاری حضرت نظام الحق والدین قدس سره

پشتی را قدس الله سره العزیز زحمت مرا حتم شد در اثنا سے آں زحمت مردی <sup>۳۴</sup>  
با ہیبت بیامد و حریر پاره نبشته بدست مبارک خواجه داد خواجه مطالعه کرد آں  
حریر پاره بر چشم مبارک خود نهاد و جان عزیز بخت تسلیم کرد مہر ہزور عالم افتاد کہ  
خواجہ مودود تو در دنیا نماند بعد تجمیز و تکفین نوشتند کہ جنازہ خواجہ بردارند  
ایچکس نتوانستند کہ بر گیرند ہمہ رحیمت ماندند بجز زمانے آواز صعبت آمد خلق  
دور شد مردان غیب بیامدند و نماز جنازہ خواجہ بگذارند بعدہ خلق بگذارند  
و پس بفرمان خداے تعالیٰ جنازہ خواجہ رہو باشدہ میرفت خلق دنبال  
جنازہ میرفتند تا بموضع کہ حضرت قبول کرده بودند چوں ایں کرامت معاینہ شد  
چندین ہزار کافران در آں روز مسلمان شدند متہم آں علم علما آں قدوہ  
اولیا خواجہ حاجی شریف زندنی کہ بکلمات حقایق حقیقت میاں مشائخ  
کبار زمانہ عظیم المثال بود و توجہ علما و فضلا و اہل حقیقت بدو بود و خرقة ارادت  
از خدمت خواجہ قطب الماتہ والدین مودود چشتی پوشیدہ بود قدس سرہ  
سرہ العزیز منقول است کہ خواجہ حاجی شریف زندنی چہل سال بخلق  
عزالت گرفت و غرابة اختیار کرد و برگ درختان و میوہ کما از جنگل خیز و قوت خست  
و اگر کسی بخدمت او آمدے خادم گفتے زینہار ذکر دنیا و حکایت آں نکلنی کہ از  
سعادت زیارت محروم گردی منقول است روزے مردے بخدمت  
خواجہ چیزے نقد انداورد خواجہ فرمود کہ بادرویشاں چہ عداوت  
داشتی کہ دشمن گرفتے خدا سے را بیاوردی ایں سخن گفتے فرمود کہ نجاب  
صحرا بہیں آں مردے بینہ کہ جوئے زر و محرارواں شدہ است بعدہ  
خواجہ فرمود کہے را کہ درخزانہ غیب انجین نصرتے باشدہ اول نظر مال شمانند  
منقول است کہ سلطان سحر را در خواب دیدند از و پرسیدند کہ خدای  
تعالیٰ باتو چہ کرد گفت معاملہ مرا کہ در عالم کردہ بودم از نیاک و بد نظر من  
داشتند و فرشتگان عذاب فرماں شد کہ ایں را جانب دوزخ بریدیم در

در کتب معتبرہ

در کتب معتبرہ

ایشان را این فرماں رسید که فلان روز در مسجد دمشق سعادت قدمبوس  
خواجہ حاجی شریف زندانی حاصل کرده بود از برکت آن بیامرزیدیم  
منہم آن صاحب کشف و کرامات آن بادشاہ عالم مشاہدات آن خلیفہ  
حاجی شریف زندانی خواجہ عثمان ہارونی کہ در علم شریعت و طریقت  
و حقیقت اعظم وقت بود و مقتدر اے اوتاد و ابدال و خرقہ ارادت از خدمت  
خواجہ حاجی شریف زندانی پوشیدہ قدس سرہ العزیز منقولست کہ  
شیخ الاسلام خواجہ معین الدین حسن سجری طیب اللہ مضجع میفرمود کہ وقت  
سن برابر خواجہ عثمان ہارونی در سفر بودم در کنارہ و جلد رسیدم کشتی نمود  
خواجہ عثمان قدس سرہ العزیز فرمود کہ چشم پیش کن چشم پیش کردم خواجہ  
را خود را در گذار اے و جلد دیدم از خواجہ عثمان قدس سرہ العزیز رسیدم  
کہ شما این چه کردید فرمود کہ پنج بار سورہ فاتحہ بخوانم منقول است وقت  
پیرے بخدمت خواجہ عثمان قدس سرہ العزیز بغایت پریشان خاطر آمد  
خواجہ از او پرسید کہ چه حال است کہ خاطر بر جان داری گفت مدت چهل سال  
باشد کہ پسرے از من غایب شدہ است از حیوات و موت او خبر ندارم بخدمت  
خواجہ آمدہ ام تا فاتحہ در خواست کنم مگر میر بن رسد خواجہ در مراقبت چوں  
زمانے بگذشت حاضران مجلس را فرمود کہ فاتحہ بخوانیم بر نیت آنکہ پسر این پیر  
بدور رسد چوں فاتحہ خواند فرمود بر و پست در خانہ آمدہ باشد چوں پیر در خانہ  
آمد آئندہ پیدا و گفت مبارکباد پست آمد چوں پیر را با پسر ملاقات شد پد و پسر  
بخدمت خواجہ آمدند و ہر دو سعادت پایبوس حاصل کردند خواجہ از او پرسید  
کہ کجا بودی گفت در جزیرہ از جزائر دریایاں گرفتہ بودند و زنجیر کردہ ام روز  
در آن مقام بودم درویشے ہم بطریق شہادت در زنجیر کردہ ام و نزدیک شہر  
بایستائید زنجیر از من بیفتاد بعدہ گفت پائے بر پائے من نہ بچپان کردم  
فرمود چشم پیش کن چوں چشم پیش کردم خود را بردار خویش دیدم منقول است

۴۵

که شیخ الاسلام معین الدین سجری قدس السمره العزیز فرمود که مرا همیآ  
 بود از مریدان خواجہ عثمان ہارونی اول نقل کرد من برابر جنازہ اور فتم چوں او را  
 در گور نہادند خلق باز گشت من ساعتی بر سر قبر آن ہست مشغول بودم دیدم  
 فرشتگان عذاب حاضر شدند دریں میاں خواجہ عثمان ہارونی رسید  
 و گفت نہ ہنار این را عذاب مکنی کہ این از مریدان من است فرشتگان را فرما  
 شد او را بگویند این برخلاف تو بود خواجہ قدس السمره العزیز فرمود کہ آری  
 این برخلاف من بود فاما خود را در پلہ من بستہ بود فرماں شد کہ اسے فرشتگان  
 دست از مرید خواجہ عثمان بدارید کہ ما اورا بدو بخشیم منہم آن شیخ شیوخ طریقت  
 آن اصل الاصول بحقیقت آن صاحب سہرا الہی و آن باوصاف صحیحی  
 وارث النبایے والمرسلین نایب سول اللہ فی الہند حضرت خواجہ معین الحق  
 والشرع والدین خواجہ معین الدین حسن سجری قدس السمره العزیز کہ  
 بجمیع اوصاف مشائخ موصوف بود و بالانواع کرامات علو درجات مشہو و این  
 بادشاہ اہل اسلام خلیفہ خواجہ عثمان ہارونی بود منقولست کہ شیخ الاسلام  
 معین الدین قدس السمره العزیز فرمود کہ چوں من بخد مت خواجہ  
 عثمان ہارونی پیوستم و بشرف ارادت آن بزرگ مشرف شدم ہیست سال  
 ملازم خدمت ایشان بودم چنانکہ یک ساعت نفس را از خدمت آن بزرگ  
 راحت نداوم و در سفر و حضر جامہ خواب خواجہ من مے بردم چوں رسوخ  
 خدمت من باعتبار تمام معائنہ کرد انکاہ نعمتے کہ از کمال خواجہ اقتضا کرد  
 در حق من کرم فرمود و خواجہ معین الدین والحق میفرمود کہ علامت شینا ختنہ  
 حق تعالی اگر نختن از خلق است و خاموش بودن در معرفت میفرمود کہ چوں  
 ما را از پوست بیروں آیدیم و نگاہ کردیم عاشق و معشوق و عشق یکے دیدیم یعنی  
 در عالم توحید ہمیکست و مے فرمود کہ حاجیاں بقالب گرد خانہ کعبہ طہ  
 کنند فاما عارفان بقلوب گرد عرش و حجاز و عظمہ و طہوان کنند و لقا شوند

در وحدت چو

و میفرمود مدتی گرد خانه کعبه طواف کردم فاما این زمان خاتمه کعبه گرد من طواف  
 می کند و میفرمود می مستحق اسم نفروقتی گرد که در عالم قانی باقی بماند پرسید مذہب شما  
 کے گرد و فرمود آں زمانکہ فرشتہ ذلت بیست سال برویچ گناہے نویسد و میفرمود  
 کہ نشان اہل محبت چیست آنکہ مطیع باشی و تر سے نیاید کہ برانند و میفرمود کہ علامت  
 شقاوت چیست آنکہ معصیت کنی و امیداری کہ مقبول خواہم شد و میفرمود چوں  
 روز قیامت در سر حق تعالی فرشتگان را زماں دہند و زرخ را از دہان مار  
 بیروں آرند آنگاہ دوزخ را بتابند چنانکہ یک دم بزند جملہ کشر قیامت پرود و کن  
 ہر کہ خواہد از عقبات آں روز زمین گرد طاعتی کند کہ نزدیک خدا سے تعالی بہتر  
 از آں طاعتی نباشد پرسیدند کہ آں طاعت چیست فرمود کہ در ماندگان را  
 فریاد رسیدن و حاجت یچارگاں رواں کردن و گرسنگاں را سیر گردانیدن  
 و میفرمود در ہر کہ این سہ نصلت باشد در حقیقت بدای کہ خدا سے تعالی اوراد و  
 میار داول سخاوتے چوں سخاوت در یاد و شفقے چوں شفقت آفتاب سلکوم  
 تواضعے چوں تواضع زمین و میفرمود ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت و ہر کہ از  
 متقدمان باشد از صفا باشد و میفرمود کہ متوکل بحقیقت آں است کہ رنج و  
 محنت خود از خلق برگیرد و میفرمود کہ قرار گرفتن درین راہ دو چیز است یکے ادا  
 عبودیت دوم تعظیم حق تعالی حضرت سلطان المشائخ می فرمود چوں حضرت  
 شیخ معین الدین طاب اللہ مضجوعہ در اجمیر آمد پتھورا راسے مملکت ہند در  
 اجمیر بود چوں شیخ در اجمیر سکونت ساخت پتھورا را و مقربان اوراد شوارے  
 آمد چوں عطیت و کرامت شیخ معین الدین قدس اللہ سرہ الغزیر پتھورا سے بود پتھورا  
 آں مسلماناں را سے مضرت رسانیدن گرفت آں مسلمان لتجا بخدشت شیخ  
 معین الدین کرد شیخ در باب او پتھورا بشفاعت سخن گفت پتھورا زبان شیخ  
 قبول نکرد و گفت ایں مرد اینجا آمدہ است و شستہ سخنان غیب میگوید چوں ایں

باب اول فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت نامہ حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

سخن بسع مبارک آل بادشاہ اسلام رسانیدند بلفظ مبارک اور رفت کہ پتھورا  
را زندہ گرفتیم و دادیم بکشکرا سلام ہمدراں ایام لشکر سلطان معز الدین  
سام انا اللہ بیا کہ از غرخی رسید و پتھورا مقابل لشکر اسلام شد و بدست سلطان  
زندہ افتاد عرض میدارد کہ کاتب حروف بر آنجملہ کہ کلام کرامات علو درجات بالا  
ازیں تواند بود کہ از بزرگانے کہ بدین بادشاہ دیں پیوستند شاہانے خاستند  
کہ ہندوگان خدایے تعالیٰ و تقدس را دستگیری کردند و از غرور دنیا پیروں آوردند  
بسر اسرور عقبہ منز لگا ہ دادند و تار و ز قیامت کوس غلغلہ عظمت این  
بادشاہان دین در گوش ہوش فلک و ملک فرو خواہد گفت و نطق بحجت ایشان  
در مقعد صدق جاے خواهند یافت کرامت دیگر آنکہ مملکت ہندوستان  
تاجہ برآمدن اقبال ہمہ دیار کفر و کافر ی و بت و بت پرستی بود و تمردان ہند  
ہر یکے دعویٰ انا ربکم الا غلے نے کردند و خداے را جل و علی شریک جو گفتند  
و سنگ کلوخ و دار و درخت و ستور و گا و و سرکین ایشان را سجدہ بیکردند و  
بطلمت کفر قفل دل ایشان بظلم و محکم بود قطعہ ہمہ غافل از حکم دین و شریعت  
ہمہ بخیر از خدا و پیغمبر نہ ہرگز کسی دیدہ ہنجا قبلہ نہ ہرگز شنیدہ کس اللہ اکبر  
بوصول قدم مبارک آں آفتاب اہل یقین کہ حقیقت معین الدین بود ظلمت  
این دیار نور اسلام روشن و منور گشت قطعہ از تیغ او بجای صلیب کلیہ  
در دار کفر مسی و مجرای منبرست نہ آنجا کہ بود نعرہ و فریاد مشرکان نہ انکوں  
خروش نعرہ اللہ اکبر است نہ کہہ کہ این دیار مسلمان شد و تاد و قیامت  
مسلمان خواہد شد و فرزندان ایشان تا قیامت و تا قیامت اسلوست مسلمان  
خواہند بود و آل طاہرہ را کہ بہ تیغ اسلام از دار حرب در دیار اسلام خواہند آورد  
الی یوم القیامتہ مثنوبات آں بہ بارگاہ با جاہ شیخ الاسلام معین الدین حسن  
سجری قدس اللہ سرہ الغریز مبتا بہت حضرت او واصل و تو اصل خواہند بود  
انش اللہ الغریز منقول است و آں شب کہ شیخ الاسلام معین الدین

بال ل در فضائل خواجگان پشت از حضرت رسالت تا عهد حضرت نظام الحق الدین قدس السمره العزیز

۴۸

سجری قدس السمره العزیز نقل خواهند کرد چندی بزرگ حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم را در خواب دیدند که میفرمود دوست خدا معین الدین سجری خواب آورده است که او آمده ایم چون خوابه نقل کرد در پیشانی مبارک خوابه بنشته پیدا آمد که جَنِّبُ اللَّهِ مَاتَ فِي حَبِّ اللَّهِ وَنَقَلَ خَواجِه رَوْضَه مُتَبَرِّكَه بِهَمِّ دُرَا جَمِیرِ اسْتِ وَخَاکِ یَاکِ مَزَارِ اَیْنِ بَزْرَکِ دُو اسے دل در دندان سعادت زیارت میسر باد مَنہم اَنْ شَیْخِ عَلِیِّ الْاِطْلَاقِ اَنْ قُطْبِ الْاِتِّفَاقِ اَنْ شَیْخِ اسرارِ اَنْ مَطْلَعِ انوارِ اَنْ شَیْخِ مَالِکِ اَنْ یَا دِشَاهِ نَبِیِّ اَدَمِ اَنْ شَیْخِ الْاِسْلَامِ نَامِدِ اَرْقُطِ الْحَقِّ وَالِدِیْنِ بَیْخِیَا اَوْشِیْ قَدَسِ السَّمَرَةُ الْعَزِیزُ خَلِیفَةُ شَیْخِ الْاِسْلَامِ مَعِیْنِ الدِّیْنِ حَسَنِ سَجْرِیْ بُو دُو اَزْ اَکْبَرِ اُولِیَا رُو اَجَلْهُ صَفِیَا بُو دُو دَعْوَا هَمَّه نَقَادُ وَمَعْقَدُ اَوْ بُو دُو دَقْبُولُ عَظِیْمِ دَشْتِ وَنَفْسَ کِیْرُ الشُّغْلِ لِی مَعَ اللَّهِ مُخَصَّصُ تَبَرُّکِ تَجْرِیدِ مَوْصُوفِ اَیْنِ بَزْرَکِ اَوْ دُرَا مَ بَارِکِ رَجَبِ رَجَبِ قَدَرِ شَهْرِ سَهْمِ اَثْنِ عَشْرِیْنِ خَمْسَ مِائَةِ دَرِ شَهْرِ اَمَدِ دَرْ سَیِّ اِمَامِ ابواللِیثِ سَمَرْقَنْدِیْ بِحَضُورِ شَیْخِ شَهَابِ الدِّیْنِ سَهْرُورِیْ وَشَیْخِ اَوْحَدِ کَرْمَانِیْ وَشَیْخِ بَرَهَانَ الدِّیْنِ چِشْتِیْ وَشَیْخِ مُحَمَّدِ صَفَا هَانِیْ بَشَرِیْ ارَادَتِ شَیْخِ الْاِسْلَامِ شَیْخِ مَعِیْنِ الدِّیْنِ سَجْرِیْ مَشْرِفِ کُتُبِ نَکْتَه اَوَّلِ دَرْ بَیَانِ مَجَاهِدِ شَیْخِ الْاِسْلَامِ قُطْبِ الدِّیْنِ قَدَسِ السَّمَرَةُ الْعَزِیزُ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ مَیْ فَرَمُودِ یَا رَیْ اَزْ شَیْخِ شَیْبُوخِ الْعَالَمِ فَرِیدِ الْحَقِّ وَالِدِیْنِ قَدَسِ السَّمَرَةُ الْعَزِیزُ پَرِ سِیْدِ کَیْ شَیْخِ الْاِسْلَامِ قُطْبِ الدِّیْنِ کَالَسَهْ وَکُنْدُورِیْ دَاشْتِ فَرَمُودِ نَدِ شَیْخِ غَیْثِ اَیْثَانَ دَعْوَسَرْتِ بُو رَیْ یَقَا لَیْ مَسْلَمَانِیْ هَمَا یَیْ خَواجِه بُو دُو خَواجِه دُرِ اَوَّلِ اَزْ وَاوَامِ کَرْدَیْ وَاوَا رَاغَفْتِ کَ دَامِ تُو چُوں سَهْ صَدْرَمِ شُودِ زَیَادَه اَزْ اَن نَدِیْ چُوں فَتُو حَ رَسِیدَیْ هَمِ اَزْ اَدَا کَرْدَیْ بَعْدَه خَواجِه بَا خُو دُو جَزَمِ کَرْدَ کَ بَعْدِ اَزِیْنِ وَاوَامِ نَعْنَمِ بَعْدَه اَزْ فُضْلِ خَدا سَیْ عَزَّ وَجَلَّ یَاکِ قُرْصِ زَیْرِ مَصْلَیْ پِیْدَا شَدَیْ هَمَّه خَانَه رَا بَسَنَدَه بُو دُو بَقَالَ دَانَسْتِ مَگرِ خَدَمَتِ شَیْخِ اَزِیْنِ نَاخُوشِ هَسْتِ کَ وَاوَامِ نَیْ سَتَمَانِ زَا خَواجِه بُو دُو اَبَرِ حَرَمِ شَیْخِ فَرَسْتَا دِ بَیْهَتِ نَحْضِ حَالِ حَرَمِ شَیْخِ خَوابِ دَا دَ

من  
ذکر این بزرگ  
مشتمل بر چهار  
نکته است

هر روز یک قرص زیر مصحف شیخ پیدا می شود و همان اهل خانه را کافیه است بعد  
از آن کاک پیدا نشد خدمت شیخ از حرم خود پرسید که حکایت پیدا شدن کاک  
پیش کسی گفته حرم خواجگه گفت آری پیش زن بقال گفته ام سلطان المشایخ  
میفرمود که شیخ معین الدین حسن سیحری تا پانصد درم شیخ قطب الدین  
را از آن داده بود و فرض کند چوں کار بحال رسید از آن نیز دست داشت قدس  
الله سره الغریز نکته دوم در بیان مشغولی شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
قدس الله سره الغریز سلطان المشایخ می فرمود که شیخ قطب الدین بختیار از آنجا  
مشغولی ترک خفتن بظهور آمده بود چنانکه بچکه بستر راست نکرده در اول عهد بعد  
غلبه خواب بر سر خفته و در آخر عمر آنهم به بیداری بدل شده بود و زبان مبارک  
ایشان چنان رفته بود اگر وقت می خیم زحمت می نیم حال شغل بحق بجا  
رسیده بود چوں کسی زیارت ایشان آمد زمانی بایست تا بخود باز آمده انگار  
باینده مشغول شد می یا از حال خود و یا حال آئینده چینی بگفتند بعد گفته  
ما معذور و اید باز بحق مشغول شد و سلطان المشایخ میفرمود که شیخ الاسلام  
قطب الدین را پسر می بود خور در حقه الله علیه بر حمت حق پوست چوں خدمت  
شیخ قطب الدین از دفن او باز گشت آواز گریه واد خور در کسمع مبارک  
شیخ رسید شیخ تاسف کردن گرفت شیخ بدر الدین غزنوی پرسید که این سنان  
چیت شیخ فرمود مرا این زنا یاد می آید که من چرا از حق بقا پسرها خاستم  
اگر می خواستم می یا نعم سلطان المشایخ میفرمود و نگریه استغراق ایشان و یاد  
دوست بچه غایت بود که از حیات فوات پسریا و نیامد نکته سیم در بیان عظمت  
و کرامات شیخ الاسلام قطب الدین نور الله مرقد سلطان المشایخ میفرمود که مرد  
بود رئیس نام شعی در خواب دید قبه و خلقه انبوه در حوالی آن قبه مردی کوتاه  
بالا می دید که هر بار در آن قبه دروں میرو و دو بیروں می آید و پیغام خلق را جواب  
می گوید آن رئیس پرسید که درین قبه کیست آن مرد کوتاه بالا که بیروں می آید

و میرود کدام است گفتند درین قبۃ حضرت رسالت است صلے اللہ علیہ آلمہ وسلم  
 و آن مرد عبد اللہ مسعود است رئیس میگوید نزد یک عبد اللہ رفتم و گفتم کہ بخت  
 رسول صلے اللہ علیہ آلمہ وسلم عرض دار کہ من میخواہم کہ ترا بہ پیغمبر عبد اللہ مسعود درو  
 رفت و بیرون آمد و گفت رسول خدا منے فرماید کہ ترا ہنوز اہمیت آن نشدہ است  
 کہ مرا بتوانی دید ما برو سلام من بخت یار کا کی را برسان و بگو ہر شب تحفہ کہ بر من  
 میفرستی میرسد شب است کہ نمیرسد مانع آن بخیر باد این رئیس میگوید من  
 بیدار شدم و بخدمت شیخ قطب الدین بختیار آمدم نور اللہ مضجعہ و گفتم کہ  
 حضرت رسالت صلے اللہ علیہ آلمہ وسلم شما را سلام رسانیدہ است بایستاد  
 و گفت پیغمبر صلے اللہ علیہ آلمہ وسلم چہ گفتہ است گفتم بچنین فرمودہ است تحفہ کہ ہر  
 بر من میفرستی میرسد مگر شب است کہ نرسیدہ است شیخ قطب الدین  
 ہمان زمان زنی کہ خواستہ بود پیش طلبیدہ و ہر او برو تسلیم کرد و او را بگذاشت  
 و آنچنان بود مگر شب در ترخیص مشغول بود کہ آن تحفہ نرسیدہ بود بعد ازاں  
 سلطان المشایخ فرمود قدس سرہ العزیز تحفہ این بود کہ ہر شب سہ ہزار بار  
 صلوۃ گفتہ گاہ حقے سلطان المشایخ میفرمود کہ وقتی شیخ قطب الدین بختیار  
 و شیخ بہا والدین زکریا و شیخ جلال الدین تبریزی قدس سرہم العزیز  
 در ملتان بودند لشکر کافر زیر پای حصار ملتان آمد والی ملتان قباہج بود  
 بہمت دفع ملاعبین بخدمت این بزرگان آمد و عرض داشت کہ شیخ قطب الدین  
 بختیار تیرے بدست قباہجہ داد و فرمود این را عمیا جانب لشکر کافر فرست  
 قباہج بچنان کرد چون روز شد بیچس از کافر نماندہ بود سلطان المشایخ میفرمود  
 کہ من بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز رفتہ  
 بودم در خاطر من گذشت این کس کہ زیارت بزرگان مے آید ایشان را  
 از آمدن این کس خبر مے باشد یا نہ اینمخی در خاطر گذرانیدم و نزد یک روضہ  
 مشغول شدم در اثنا مے این مشغولی از روضہ متبر کہ این بیت شنیدم



بیت مرزده پندار چوں خوشترن بدمن آیم سجااں گرتو آئی برتن بد سلطان ۵۱  
 المشایخ میفرمود که شیخ قطب الدین بختیار در مبداء حال در آوش بود  
 و در آں شهر مسجد بہت خراب و در آں یک مسجد منارہ بہت کہ آنرا بہفت منارہ  
 میگویند مگر بختیار است ایشان دعاے رسیدہ بود کہ آں یک دعا بود آں  
 بہفت دعا گفتندے بہ کہ آں دعاے بالائے آں منارہ بخواند باہتر خضر  
 اور ملاقات شود الغرض شیخ قطب الدین را ہشتیاق غالب شدہ کہ با  
 ہتر خضر ملاقات کند شبے از شہار ماہ رمضان در آں مسجد برفت و دو گانہ  
 بگذازد و دو بر آں منارہ برآمد و ایں دعا بخواند و فرود آمد چوں قدم از مسجد بیرون  
 نہاد مردے را دید ایستادہ بانگ بر شیخ قطب الدین زد کہ دریں بیگاہان  
 تو اینجا چکنی شیخ گفت من اینجا آمدہ بودم تا ملاقات ہتر خضر محل کنم ایں دو  
 میرشد باز خانہ میروم آں مرد گفت خضر را چہ خواہی کرد او یکے سرگردان است  
 ہچو تو از دیدن آں چہ شود و بنمایان پرسید دیناے طلبی شیخ گفت خیر  
 و اے دادنی داری شیخ گفت خیر بعد از آں آں مرد گفت خضر را چہ دینی  
 بعد از آن گفت دریں شہر یک مرد بہت کہ خضر دوازده بار بردار و رفتہ است  
 و بار نیافتہ ایشان دریں محاورہ بودند کہ مردے نورانی جاہا پاکیزہ پوشیدہ  
 پیدا شد ایں مرد بوعظیم تمام پیش او باز رفت و در دست و پاسے او افتاد شیخ  
 قطب الدین قدس سرہ العزیز فرمود کہ آں مرد چوں نزدیک من رسید  
 روے سوے آں مرد پیشینہ کرد و گفت کہ ایں درویش و امی دادنی ندارد  
 و دنیا نمے طلبد آرزوے ملاقات تو دار و شیخ فرمود ہم در بنمایان بانگ از  
 برآمد از ہر طرف درویشاں و صوفیاں پیدا شدند جماعتے شدہ تکبیر گفتند یو  
 پیش رفت و نماز بگذازد و در تراویح دوازده سیارہ بخواند و دل من گذشت  
 اگر بہتر خواند بہتر باشد چوں نماز تمام شد ہر کسے طرفے گرفت من بجایے خود آمدم  
 سلطان المشایخ میفرمود کہ وقتے جلال الدین تبریزی در خانہ شیخ

قطب الدین قدس سره العزیز خواست آمد شیخ قطب الدین نورالدین مرقدہ  
اورا استقبال کرد از خانه خود بیرون آمد خانه بر سر چند و گهر بود از آنجا که بیرون آمد  
در کوچه شارع زلفت در کوچه باریک رفت شیخ جلال الدین که سنے آمد در شارع  
نیامد هم دریں کوچه باریک سنے آمد بر دو یا همدیگر ملاقی شد مذ قدس سره بھا کرت  
دیگر در مسجد ملک غر الدین که ہم پیش گرامہ اوست آں ہر دو بزرگ یکجا شد اند  
سلطان المشایخ میفرمود وقتے بخدمت شیخ قطب الدین قدس سره  
العزیز مردے از بنیوائی شکایت کرد شیخ فرمود اگر گویم نظر من در عرض  
خدا سنے افتد استوار داری گفت آرسے بلکہ بیشتر ہم گفت نیکوست چون  
این مقدار میدانی بارے آں ہشتاد تنکہ نقرہ کہ در خانہ ہنہا دہ بخور بعد ازاں  
شکایت کن آنمرد شرمندہ شد روے بر زمین آورد و باز گشت منقول است  
کہ شیخ قطب الاسلام قطب الدین بختیار قدس سره العزیز میفرمود  
کہ وقتے من وقاضی حمید الدین ناگوری مسافر بودیم چو کرانہ در یار سیدیم گرسنگی  
درین اثر کردیک مان بگذشت گوسفند سے دو نان جوین در دہن کرد چہ پید  
شد بیامد پیش ما ہنہا دوبار گشت ما از اتنا ول کردیم و با خود گفتیم کہ این گوسفند  
از غیب بود ہم در اتنا دایخال یک گز دے نزدیک نزدیک در یار سید خود را  
در آب انداخت گذار شد تا و تا بل شدیم و گھٹیم دریں زیر حکمتے ہست بیامینز  
دنبال او برویم دست بد عابر دیم بفرمان خدا سے تعالی در یاد و شوق شد وزمین  
خشک پیدا شد ما بگلہ شتیم زیر درختے مردے را ہفتہ دیم و مارے در آمدہ  
تا اورا ہلاک کرد اندا این گز دم از جاے برجست آں مار را ہلاک کرد و اپیش  
ما ناپید شد ما نزدیک شدیم کہ آنمرد را در یاریم کہ بزرگے کسے خواہد بود دیدیم  
مستے خراب تھے کردہ افتادہ ہست ما شرمندہ شدیم کہ این مرد انجینیں بڑی  
فرمان و از خدا سے تعالی انجینیں نگاہداشت ہا تفسے آواز دادا سے عزیزاں  
اگر ما ہمیں مصلحی از او یا رسایا از نگاہاریم مفسدان و گناہ گاران را کہ نگاہار

بهمدین بودیم آنقدر میدار شد کیفیت بروقتیم شرمند گشت ازاں فعل توبه کرد  
و یکی از اصلا گشت امکا ه شیخ الاسلام قطب الدین بر لفظ مبارک  
لاند که اے درویش چوں وقت در آید و نسیم لطف زیدن گیر و صد هزار باباتی  
را صاحب سجاده گرداند و اگر مباد نسیم قهری و زود صد هزار سجاده نشین را  
بر اند و خرابات افکند منقول است که ملک اختیار الدین ایبک  
حاجب چیزے نقدانه یا سم خدمتی بخد مت شیخ الاسلام قطب الدین  
آورد شیخ الاسلام قبول نکرد بعد ازاں برآں بوریایے که نشسته بودند آنرا  
برداشت ملک اختیار الدین را نمود که زیر بوریایوے تنگهای زیر سرود  
و فرموده برای آوردن شما حاجت ندارم باز بر منقول است که فرزندان  
شیخ الاسلام شیخ معین الدین بخمری را در حدود اجمیر دیے احیائی بود  
مقطعان بجهت مقرر داشت مرا حمت مینمودن فرزندان شیخ را برآں آوردند  
که در شهر برود و از اباد شاه مقرر داشت بیاید و بضرورت خواهد از اجمیر  
دوبلی آمد و بر شیخ قطب الدین قدس سره العزیز فرود آمد شیخ قطب الدین  
گفت شما را حاجت نیست که بروید شما بدولت در خانه باشید من بروم و مقرر  
داشت بیارم شیخ الاسلام قطب الدین قدس سره العزیز بر سلطان  
شمس الدین رفت سلطان شمس الدین در تعجب شد چوں وقت بر سلطان  
زلفت بود و کرات سلطان بجهت ملاقات التماس میکرد و اجازت نمے یافت  
چوں ملاقات شد هم در مجلس فرمان مقرر داشت با صرة تنگها و زیر پیش آوردند  
و در آن مجلس کن الدین حلوائی حاکم خطا وده بالا و شیخ بنیشت سلطان ایتن مؤلف نیفتا  
شیخ قطب الدین تغیر مزاج سلطان بنو باطن فست و کشت فرمود چوں حلوا واکل بخورد و حلوا بالا کاک  
بنند اگر حلوائی بالا واکل نشیند چه تفاوت کند انرض چوں شیخ قطب الدین فرمان مقرر داشت بافتوح بخد  
شیخ معین الدین و در شیخ معین الدین شهرت اعتقاد خلق و حق شیخ قطب الدین معاينه کردند و  
که ایں چکرده پهل بکرت بودن بهتر شیخ قطب الدین غرضت کرد که از طرف بنده چیزے نیست

و از سلطان المشایخ روایت میکنند چوں شیخ معین الدین از اجمیر در دہلی آمد و شیخ نجم الدین صغیر از شیخ الاسلام حضرت دہلی بود میان شیخ معین الدین و شیخ نجم الدین محبت بود شیخ معین الدین بدین شیخ نجم الدین رفت او در صحن چوترہ عمارت مے کنایہ چوں نظر مبارک شیخ معین الدین برو افتاد و بطریق سرگرم پیش نیامد شیخ فرمود شاید شیخ الاسلامی دماغ ترا برہم ساخته است شیخ نجم الدین در جواب گفت کہ من ہماں مخلص و معتقد ماما شہامیدے را دہشہر گذاشتہ اید کہ شیخ الاسلامی مرا کسے بھوئے شمار و خدمت شیخ معین الدین بشہر کر فرمود کہ بابا قطب الدین را من ہمراہ خود مے برم تو مشوش مباش در آن ایام طیلت کحالات شیخ قطب الدین بسیار قوی شدہ بود و ہمہ اہل شہر رخ بندہ است او آوردہ چوں شیخ معین الدین در خانہ آمدند فرمود کہ بابا بختیار ہم یک بار چہیں مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا برخیز و در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو باستم شیخ قطب الدین فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش مخدوم تو انیم ایستاد فلیک کہ نہ شتیم پس در آن مرتبہ شیخ قطب الدین ہمراہ شیخ روانہ اجمیر گردید از نیم قدمہ تمام شہر دہلی شور و افتاد ہمہ اہل شہر مع سلطان شمس الدین و نیال برآمدند و ہر جا شیخ قطب الدین قدم میگذاشت خلایق خاک آن زمین بہ تبرک یر میداشتند و نہایت اضطراب و زاری مینمودند شیخ معین الدین اینجاں را معاینہ کرد فرمود بابا بختیار ہمدین

بسیار دوری بگردانید خدمت شیخ طرف دیگر رفت و دست او گرفت شیخ نجم الدین آقا کرد بختیار را بر جا گذاشتہ او را منع نکلی شیخ معین الدین فرمود کہ منع خواہم کرد و در آن وقت صیبت شہرت شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز در شہر قوی شدہ بود و ہمہ شہر رخ بندہ است او آوردہ شیخ معین الدین چو در خانہ آمد فرمود کہ بختیار ہم یکبار چہیں مشہور شدی کہ خلق از دست تو شکایت کردن گرفت از اینجا برخیز و در اجمیر بیا و بنشین من پیش تو باستم شیخ قطب الدین فرمود کہ مخدوم مرا چہ محل آں باشد کہ پیش خواہم بنوا نم ایستاد و بلکہ در پاسے مخدوم بغلطم و بیغم فلیک کہ نہ شتیم الغرض ہمچہیں روایت کردہ اند کہ شیخ معین الدین قدس اللہ سرہ العزیز در سوے اجمیر رواں شد ہنوز شیخ معین الدین در اجمیر نرسیدہ بود کہ شیخ قطب الدین بختیار در شہر بر حمت حق پیوست ۱۲

مقام باش که حلالیت از بیرون آمدن تو در اضطراب و خراب است رواندارم که  
چندین دلهای خراب کباب باشند برو این شهر را در پناه تو گذاریم پس سلطان  
شمس الدین سعادت قدم بوس شیخ را در یافتن همراه شیخ قطب الدین بشاد  
تمام متوجه شهر گردید و شیخ معین الدین بطرف اجمیر روانه گشتند نکته چهارم  
در بیان نقل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار از دار دنیا بدار عقبه طیب الله  
مضجوه سلطان المشایخ میفرمودند روز عید بود شیخ قطب الدین از نمازگاه بازگشت  
آنجا آمد که این زمان روضه متبکیه اوست آنجا زمین صحرای بود هیچ گور و گنبدی  
نبود شیخ آنجا میامد و بایستاد و در تامل شد عزیزان که برابر بودند عرضداشت کردند  
که امروز روز عید است و خلق منتظر آنکه محرم در خانه بیاید و طعاعی بخورد شما  
اینجا درنگ چه میکنید شیخ فرمود که مرا ازین زمین بوس و دلهای آید در زمان خصم  
آں زمین را طلبی و از خاصه مال خود و بها خرید خود را بدین بها بخا فرمود بدینجهت  
سلطان المشایخ چشم پر آب کرد و فرمود دست شیخ آنکه من فرمود اینجا بود  
دلهای آید ببینید که اینجا کجا خفته اند و میفرمود که شیخ الاسلام قطب الدین قدس  
الله سره العزیز را چهار شبانروز تحمیل بود و در وقت نقل و اینچنان بود که در خانقاه  
شیخ علی سکنتی رحمة الله علیه ماع بود شیخ قطب الدین نور الله مرقدہ در آن جمع  
حاضر بودند و قال این قصیده بخواند کشتگان خنجر تسلیم را چه زمان از  
غیب جان دیگر است چه شیخ قطب الدین راقدس الله سره العزیز این بیت  
و گرفت از آن مقام بجا نه آمد مدبوش و تحمیل بودند و میفرمودند که ایس بیت گویند  
ایس میگفتند و اینچنان در تحمیل بود الا آنکه چون وقت نماز در می آمد نماز میگذارد  
و باز ایس بیت میگوید و این میگفتند و اینچنان در تحمیل بود و حال میفرمودند  
پیدای شب چهار شبانه روز ایس حال بود شب پنجم رحلت فرمود شیخ فدا الله  
عن نومی رحمة الله علیه میگوید که من آن شب حاضر بودم چون وقت نقل شیخ  
نزدیک شد مرا اندک غنودنی بود در آن خوابانیدم شیخ گوئی از مقام خود برآمده

است و جانب بالا میرود و هرات گوید بدرالدین دوستان خداست و هرگز  
نپاشد چون بیدار شد شیخ بدار بقار حلت فرموده بود و در آن مجلس که واقعه  
شیخ بود شیخ احمد نهر و الی حاضر بود رحمة الله علیهما و کاتب حروف در رساله سماع  
که تالیف مولانا فخر الدین زراوی دیده است ترجمه آن اینست که شیخ  
قطب الدین نورالدین مرقدہ در آن سماع در عالم تحیر و طیب بود و در آن ایام  
حاذق که لقب او شمس الدین بود و دلیل شیخ قطب الدین را برابر و بر نداشتند  
ماده زحمت را در یاد چون آن شمس الدین دلیل بدید گفت این دلیل مردی  
است که سوخته است با تش محبت جگر او بگداخته است و طیبیت کورین  
قول صادق بود و درین استدلال مصیبت چه خوب است در معنی که انشا  
کرده اند در مجلس مصطفی صلی الله علیه و سلم قَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهُوْلِ كَبْدِي  
وَلَا طَبِيبَ لَهُ وَلَا دَرَّاقِي إِلَّا الْحَبِيبُ الَّذِي قَدْ شَفَعْتُ بِهِ فَعِنْدَ هَذَا قَبْنِي  
وَرَبِّي أَيْ الْغَرَضُ قَاضِي نَحْيِ الدِّينِ كَاشَانِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نَجْمُ سُلْطَانِ  
الْمَشَائِخِ مِیْگفت همدراں سال که نقل سلطان شمس الدین التمش  
بود نقل شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سره الغریز نقل  
مولانا قطب الدین کاشانی همدراں سال بود ازین حرف سلطان المشایخ  
تاریخ نقل سلطان شمس الدین یاد فرموده این بیت گفت بیت بسال  
ششصد و سی و سه بود که از هجرت نماز شایهجاں شمس دین عالمگیر پناه  
نقل شیخ الاسلام قطب الدین چهار و پنجم ماه ربیع الاول بود سنه المذکوره  
و کاتب حروف از بزرگے سماع دارد که بعد نقل شیخ الاسلام قطب الدین  
بختیار نورالدین مرقدہ ده سال قاضی حمید الدین ناگوری رحمة الله علیه  
در صد رخصوة بود چون وقت نقل خدمت ایشان شد وصیت کرد که در  
پایان شیخ قطب الدین دفن کنند فرزندان قاضی حمید الدین ناگوری

سلا مخفیین هر آینه گزیده است مار و سنی جگر مرا پس نیست طیب مر آن گزیده می مراد نیست افسوس  
مگر در دست آنکه خفین فریفته شدیم با آن دوست پس نزد او افسوس من است و دودا خوش است

نہیں خواستند کہ پنچناں کنند چوں وصیت تاقی بود بضرورت دفن کردند فاما چوترہ  
بلند تر از روضہ تمبر کہ شیخ الاسلام قطب الدین قدس اللہ سرہ الغریز عمارت کثافت  
بعده قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ فرزند ان خود در خواب نمود و  
گفت کہ شما چوترہ چرا بلند کردید و مرا از روی مبارک شیخ الاسلام قطب الدین  
قدس اللہ سرہ الغریز بدیں سبب بغایت شرمندہ گردانید سلطان المشائخ نے  
فرمود کہ من بارہا در میان این دو تربت در پایان شیخ الاسلام قطب الدین و سر  
آن قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ الغریز نماز کردہ ام و ذوق و راحت  
بسیار یافتہ ام بعدہ فرمود کہ مکالمات چہ اثر است اما اثر آں دو بزرگ است  
کہ یک طرف شاہ حقیت است و طرف دیگر شاہ ہے قدس سرہ الغریز منہم آں سلطان  
العارفین آں برہان العاشقین و محققین آں پیشواے اصحاب دین آں  
مقتدایے ارباب یقین آں کنج عالم عزت آں گنجینہ سرای دولت آں سرور  
اقلیم عظم آں قطب قطاب عالم یعنی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین لمجاہد  
والمساکین مسعودین سلیمان کہ بسعادت ابدی و بدولت سرمدی رسیدہ بود  
و در علم تقوی و ورع و ترک و تجرید و عشق و بکار و ذوق کلام محبت و اشارات  
و رموزات بے نظیر زمانہ و در عہد دولت خود یگانہ بود و گوئے پیدقت از  
میدان کرامت و از سروران عالم دیں برودہ و این بادشاہ خلیفہ شیخ الاسلام  
قطب الدین بخت یار اوشی بود و از حضرت با عظمت او مجاز مطلق گشتہ زبے علو  
ہمت و رفعت در جنت کہ پہنچ چیز از نعم دنیوی و اخروی جز عشق ذات باری  
تعالی میل نکرد و در پنچناں عہدے کہ بوجود ذات مبارک او کہ عالم ہیجو بوستان  
ارم آراستہ بودند و در پنچین شہرے یعنی شہر دہلی کہ قبة الاسلام کہتی است  
و بندگان خداے تعالی از مشائخ در مقامات و کرامات سے زود و میکشادند  
و علما و خواص معانی باریک استنباط سے کروند و واسطہ خلق تبریہ حال  
و ترجیح بآل خوش سے گشتند چنانکہ ہمچہ نوع ہیچ فلسفے را از خلائق در آن زمانہ

بال فضل خود چنانکه حضرت سالت ناعہ حضرت نظام الحق والدین قدس

راحت جز خوش خوی و خوشدلی بیج کار سے نمود این بادشاہ عالم حقیقت در اینجا  
روزگار باختیار از همه انقطاع کرد و بختی رو سے بدوست آورد و ترک انجمن شہ  
گرفته و بیابان و جنگل را بچو شیران دیں پیشہ ساختہ و بنان درویشانہ و جامہ فقیر  
قانع گشتہ ہر چند کہ خود را مستور میداشت لاجرم ہیئت حسن معاملہ آں بادشاہ  
در کونین میرسانید و تا روز قیامت غفلتہ آں صیت چنانکہ در میان ملا و اعدا  
درینجاں خواہد بود و عالم بنام او بوجود فرزند ان او کہ ہر یک در دریائے کرات  
واز دو دمان رحمت اند و بندگان او کہ بشریف اتصالی آنحضرت متصل اند تا قیام  
قیامت روشن و منور خواہد بود و بزرگے خوش گوید شعر اللہ رکبکم من قریب جہنم  
و الشمس تغرب فی شقایق خدہ ۰ مَلِکُ الْجَمَالِ بِاسْمِکَ فَکَمَا أَجْسَنُ الْبَرِیَّةُ کَمَا بِنِ  
عِندِکَ مَنوٰی اے سرور اولیائے عالم ۰ اے قبائلیہ اصفیائے اکرم ۰ دروے  
کہ آفتاب حسن است ۰ پیداشد از و ضیاء عالم ۰ ہر چند این بیچارہ در دریائے  
اوصاف و غوطہ بخورد یا یاں نے یابد بزرگے خوش گوید مصرع بدریائے  
در افتادم کہ پیاںش نے بنیم ۰ این گداز چہ محل آں باشد کہ بیان اوصاف جمال  
ولایت این بادشاہ اہل یقین کنند ۰ وصف جمال چوں توئی نیست حد  
بیان من ۰ من چہ صفت کنم ترا اے تو چنانکہ ہم توئی ۰ چارہ جز این نیست  
کہ دعائے کینم و بگذرم ایں ضعیف گوید ریاضی جہاں تا قیامت بنام تو باد ۰  
فلک بامہ و خور غلام تو باد ۰ بکام دل و جان عشاق تو ۰ شراب محبت ز جام  
تو باد نکتہ اول و بیان حسب نسب شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
قدس اللہ سرہ العزیز مقرر صاحب دلائل عالم باو ایں بادشاہ اہل دین از دو دمان  
شاہ کابل فرخ شاہ عادل بود و در آن عہد زمام مملکت دنیا بردست فرخ شاہ  
بود و جملہ بادشاہان اقالیم مطیع حضرت او بودند و مملکت کابل بیش از مملکت  
غزنی بود چوں مملکت کابل بجاو شد روزگار خلل پذیرفت بدست بادشاہان  
غزنیان افتاد و فرزند ان فرخ شاہ ہم در دیار کابل با ملاک اسباب خویش مشغول

ذکر این بزرگ  
اعلیٰ حضرت شیخ  
شیوخ العالم  
فرید الحق الملک  
والشرع والدین  
حضرت فرید الدین  
شکریہ رستگار  
اجود بنی ہاشمی  
قدس سرہ  
العزیز شہنشاہ  
ہشت مملکت

سالہ چہار و دہم نمایان شد ۰ اگاہان بہشتانی آفتاب نہاں می نمود و در روشنی رضارہ او بادشاہ حسن است  
بنامی حسن جہاں مملکت کہ در بی عمر طغی از سر و دست



بائیل و فضائل خواجگان جنت حضرت سید احمد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ

ماندند تا غایتی کہ چنگیز خاں خروج کرد و ملک ایران و توران بر سر تیغ آورد ۵۹  
و تاراج نهاد و لشکر بجانب مملکت غزنیں کشید چوں در کابل رسید آں دیار را نیز  
بگرفت و خراب کرد و جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
سرہ العزیز در حرب کفار شہادت یافت بعدہ جد بزرگوار شیخ شیوخ العالم  
قاضی شعیب با سلسلہ پیروی اتباع و خیل و تبار و دیار لاهور تشریف آوردند و در  
قصبہ قسور نزول فرمودند قاضی قسور کہ در عدل و انصاف و مروت و مردے  
فخر قضاات عصر بود ذکر بزرگی و عظمت خاندان شیخ شیوخ العالم پیش ازین  
شنیدہ بود چوں ایں بزرگاں را بدیدہ جداں کہ شنیدہ بود مشاہدہ کرد  
سناکی خوش گوید بیتی انچہ گوش از کمال خواہد شنید چشم از و صد ہزار  
چنداں دیدہ قدم ایں آیندگاں را سعادتی دانست و بتعظیم بسیار پیش  
آمد و ضیافتہاے شگرت کرد و ذکر رسیدن ایں بزرگاں کہ بحال علم و بحال  
حکم آراستہ بودند و عظمت و کرامت خاندان ایشاں بر بادشاہ عہد نبوشت  
بادشاہ فرمانے بتعظیم و تکریم بسیار بجاست ایں بزرگاں فرستاد مضمون  
آنکہ اینچاں بزرگاں را اختیار افتاد سر علی دنیاوی و دینی از بہت سن رضا  
ہست مصرع رضاے دوست مقدم براختیار من است بعدہ جد شیخ  
العالم فرید الحق والدین فرمود کہ ما از محل دنیا بچ مطلوب نیست چیزے کہ  
از ما رفت و نبال آں نشویم بعدہ قضای کہتوال کہ از بلقان نزدیک است  
بقاضی شعیب جد شیخ شیوخ العالم مغوض شد و انجی سکونت کرد حق تعالی  
از دودان ایں بزرگ بادشاہے را پیدا آورد یعنی شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والشرع والدین قدس سرہ العزیز تا خلافت مملکت ہندوستان را کہ در دیا  
طلمت و معاصی غرق بودند دستگیری کرد و دیوے آورد و نکتہ دوم در بیان  
غرلت گرفتن و از نو از گزیدن و بخت مشغول گشتن شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین دیوےستن ایں بزرگ بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیاریا

قدس الدین سرهما الغیر منقول است که شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین  
 طیب الله مضجعه هم از عتقوان جوانی که قوت کام انیست بعبادت و محبت  
 باری تعالی مشغول گشت ترک یکباری پیش گرفت و از خویش و پیوند جدا شد  
 بیت هر کسی را بهماں خویشی و پیوندی هست و غم تو خویش من و عشق تو پیوند  
 من هست و امیر خسرو نیز گوید بیت اگر تو با غم لیلی بر خفت خویشی داری و  
 چون جنیوں فرو باید شد هم از خویش و هم از بیگانگان و چون نیت صادق بود و حق  
 تعالی تقدیر کرده جهانے تا قیامت در سایه دولت او بسیارین و در آخرت نجا  
 ابدی یا بند سعادت ملاقات و دولت دست بوس شیخ الاسلام قطب الدین  
 بختیار قدس الدین سره الغریز و در قفا شفا عتقها روزی کرد چنانکه شیخ  
 نصیر الدین محمود رحمه الله علیه فرمود و در انچه شیخ شیوخ العالم والدین طیب  
 مضجعه تعلیم مشغول بود و وصیت تعلم و تجرد و تعبد شیخ شیوخ العالم در عالم نشر شد  
 و این آواز به سماع مبارک شیخ الاسلام بها والدین زکریا ثور آمد مرقد و  
 رفته رسید و شیخ الاسلام بها والدین را مطلوب آس بود که با شیخ شیوخ العالم  
 فریدالحق والدین قدس الدین سره الغریز ملاقات کند و همدرینحال شیخ شیوخ العالم  
 فریدالدین بجهت تعلیم در ملتان رفت و درین ایام ملتان قبه الاسلام عالم بود  
 فحول علما اینجا حاضر بودند شیخ شیوخ العالم فریدالدین در مسجدی فرو آمد روزی  
 در آن مسجد مستقبل قبله سبق کتاب نافع بردست کرده مشغول نشسته بود و  
 اثنای اینحال شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس الدین سره الغریز از  
 اوش در ملتان رسیده و همدریں مسجد که شیخ شیوخ العالم کبیر بود در آمد شیخ شیوخ  
 العالم کبیر دریمای شیخ قطب الدین نظر کرد و مآچه دید تعلیم بسیار کرد و بر بیعت  
 ادب بست و چون شیخ الاسلام قطب الدین دو گانه تحیت مسجد بگذارد و جانب  
 شیخ شیوخ العالم دید فرمود که مسعود تو چه بخوانی گفت کتاب نافع گفت میدانی  
 که نافع تو ازین نافع خواهد بود و شیخ شیوخ العالم گفت نفع من از کیمیا رسادات

بخش شما خواہد شد و شیخ شیوخ العالم بر فور بر خاست سعادت قدم بوس شیخ  
 الاسلام قطب الدین دریافت نموده قدم شیخ الاسلام قطب الدین آورد و  
 بخدمت ایشان پیوست ہمدین خاں شیخ الاسلام بہاؤ الدین براسے دیدن  
 شیخ الاسلام قطب الدین بر حکم آقا دہلوی لکھنؤ ہمدین مسیح کہ شیخ الاسلام قطب الدین  
 و شیخ شیوخ العالم فرید الدین بودند آمد قدس سرہ بہاؤ الدین ملاقات کردند  
 بوقت برخاستن شیخ الاسلام بہاؤ الدین قدس سرہ نعلین شیخ الاسلام  
 قطب الدین بدست مبارک خود راست کرد و اس تعریف بہت میان مشایخ  
 کبار اگر کسی را خواہند کہ مغذرت کنند نعلین آنکس را راست کنند ہماں ساعت  
 شیخ الاسلام قطب الدین قدس سرہ الغریز خیمت شہر دہلی کرد شیخ شیوخ  
 العالم فرید الدین برابر شیخ الاسلام قطب الدین دہلی آمد و بدولت بیعت شیخ  
 قطب الدین بختیار مشرف گشت قدس سرہ الغریز منقول است  
 در آن مجلس کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز بخدمت  
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیار بیعت کردہ است اس بزرگان حاضر  
 بودند قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا علاء الدین کرمانی و سید  
 نور الدین مبارک غزنوی و شیخ نظام الدین ابوالموہد و مولانا شمس ک  
 و خواجہ محمود موہنہ دوز و عزیزان دیگر کہ ہر یک از عرش تا تحت الثری در نظر  
 مبارک ایشان بود قدس سرہ و اہم شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 سرہ الغریز بعد آوردن ارادت ہم بخدمت شیخ قطب الدین دہلی و بوقت  
 مشغول شدن تانکہ سلطان المشایخ میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 طیب اللہ مرقدہ بخدمت پیر خود شیخ الاسلام قطب الدین بعد دو ہفتہ رفتے بجلال  
 شیخ بدر الدین غزنوی و عزیزان دیگر کہ ملازم آنحضرت مے بودند و خلاصہ  
 اس سخن اس مصرع است کہ دین باب بزدبان مبارک سلطان المشایخ  
 گذشتہ بہت مصرع بیرون درون بہ کہ درون بیرون نکتہ بیوم دین

مجاہدہ و روش شیوخ العالم فرید الحق والدین از ابتدا تا انتہا عمر عزیز  
 ایں بادشاہ دین قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ میفرمود مذا نجیب شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز و شہرے بود و تذکرہ شیخ  
 پدر الدین غزنوی حاضر شدے یکروز بر سر منبر شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 راجع کرد حاضران نہ استند کہ کرامت میکند زیرا چہ جامعہ شیخ شیوخ العالم  
 نیک پارہ بود بعد فراغت تہذیبیروں آمد مردے پیرا میں پیش آورد شیخ شیوخ  
 العالم اس را پوشیدہ در حال تکبیر و شیخ نجیب الدین متوکل را داد و  
 فرمود سن ذوقے کہ در آنجا مہ پارہ و آتھم در نیجامہ نوینا فتم الغرض بعد آنکہ بخلا  
 شیخ الاسلام قطب الدین مخصوص شد و خلق ہجوم کرد و مطالب ستر بود از  
 شہر بیروں آمد و در مائسی رفت آنجا ساکن شد و مجاہدہ و مشغولی ظاہر و باطن  
 مشغول گشت و خود را مستور میداشت و نمیخواست کہ بیچ آفیدہ بر حال و مطلع  
 شود تا روزے مولانا نور ترک و علما حضرت اورا بتعصب ناصب و مرے  
 میگفت و اوازاں پاک بود و در غایت تقوی و بزرگ چنانچہ سلطان المشائخ  
 در باب بزرگی او کرات سخن راندہ و امیر حسن آزاد در فواید القواد آورده الغرض  
 ایں بزرگ را مائسی سید و تذکرہ شیخ شیوخ العالم در مجلس حاضر شد و جاہا شیخ شیوخ العالم یکبارہ  
 بود و یکبارہ نظر مولانا نور ترک بر جمال لایت شیخ شیوخ العالم افتاد و گفت اے مسلمانان شہر سخن سید  
 بعدہ اچہ کرد چنانکہ بادشاہان از کنتہ چوں در مائسی عظمت کرامت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر  
 خلق را روشن شد از نیجا فیظرف کہتوا لا رفت کہ وطن قدیم آبا و اجداد ایں شاہ  
 دین بود و مدتے آنجا مشغول بود سلطان المشائخ مے فرمود در آں ایام  
 کہ شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز از ملتان در شہرے آمد  
 چوں در کہتوا الایرسید پرسید کہ اینجا کسے بہت از درویشان کہ اورا بہ بنیم گفت  
 قاضی یکمہ است از مریدان شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز  
 پس پشت نماز گاہ کہتوا مشغول میباشد شیخ جلال الدین قصد ملاقات شیخ

باب اول و فضائل خواجگان حجت از حضرت رسالت تا عهد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۶۳

شیوخ العالم فریدالدین کرد در اثنا سے راہ مرد سے یک انار بخدمت شیخ جلال  
الدین آو در شیخ جلال الدین ہماں را دست کردہ بخدمت شیخ شیوخ العالم  
فریدالدین آمد بعد ملاقات بنشستند شیخ جلال الدین تبریزی آں انار پارہ کرد  
و خوردن گرفت شیخ شیوخ العالم فریدالدین صائم بود افطار نکرد و سہرا و میل  
شیخ شیوخ العالم پارہ بود در اثنا سے ایں حال و مکالمہ احوال ہر بار یاد  
میزد و شیخ شیوخ العالم فریدالدین بدامن محل ازار پارہ مے پوشید شیخ  
جلال الدین دریافت فرمود کہ درویشے بود در بخارا بتعلیم مشغول ہفت سال  
ازار در تہ نہ داشت و فوطہ داشت خاطر مبارک جمعدار چک شود سلطان المشائخ  
میفرمودند شیخ جلال الدین را ازیں درویشی ہر ادقفس خود داشت الغرض  
چون شیخ جلال الدین آں آمار بخورد و شیخ فریدالدین افطار نکرد شیخ جلال الدین  
بر خاست و برفت شیخ فریدالدین در تاسف شد کہ من چرا افطار نکردم یکدانہ انار  
البقیہ آں آمار در زمین اقتادہ بود بستہ و در کرہ دستار چہ بست بہ نیت آنکہ  
شب بدال افطار کنند چون شب شد بدال افطار کرد یک روشنائی در دل  
پیدا شد در خاطر کرد کہ چرا زیادہ نخوردم چون شیخ شیوخ العالم فریدالدین  
قدس المدیرہ العزیزہ در شہر آمد بخدمت شیخ قطب الدین پوست فرمود کہ مسو  
آں دانہ انار کہ مقصود بود بتورسید خاطر جمعدار الغرض چون نام و آوازہ  
شیخ شیوخ العالم فریدالدین جہانگیر شد و وضع و شریف روئے بجا کبوس  
حضرت شیخ شیوخ العالم نہادند و موضع کہتوال کہ از ملتان نزدیک بود و خلق  
ملتان توجہ بہ آنحضرت کردہ از آنجا را جو دہن آمد کہ مقامے مہول بود بدو ایستہ  
شاہزادہ سال و برو ایستہ بیست و چہار سال تا آخر عمر در جو دہن ماندہ و آنمقام  
بوجود مبارک او قبلہ ہند وستان و خراساں شد و تا روز قیامت  
ملجا و بیجا رگاں و مسکیناں و ملوک و بادشاہاں گشت سلطان المشائخ میفرمود  
کہ شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس المدیرہ العزیز یک چندے

در هاشمی بود چوں علم و افتاد گشت بعل مقرون گردانید امثال آن بدار زینا  
شد انجاء مشهور گشت از انجاء نقل کرد در کتب سوال که معاش کمتر باشد و مقامی  
مجهول است ساکن گشت چوں آن مقام ازندان نزدیک است انجاء مستور نماید بارها  
خواستنی که از انجاء هم برود در راهی که خراب است و آب روان دارد و سکونت  
سازد فی الجمله آخر عمر را جو دهن گذرانید مقصود از این حکایت آن است که خود را  
مستور داشت در رشتها رنگوشید و بارها بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم  
فریدالدین حبیب الله مضجعه این بیت رفته بیت هر که درین نام و آوازه است  
خاندان ابرو در آوازه است بد سلطان المشائخ میفرمود **شیخ علی**  
در خط میرت بود و خاک اوها انجاء است او در هاشمی بر رسید و در آن ایام  
شیخ شیوخ العالم فریدالدین قدس سره العزیز را روزه داد و حق بود روز  
افطار خود شیخ علی را همان داشت و را ثرائی آن هر دو بزرگ هلهله شدند  
بناظر شیخ علی گذشت که چه نیکو بود که شیخ شیوخ العالم را صوم دوام بود  
شیخ شیوخ العالم با مشران باطن دانست بفور دست از طعام داشت و گفت  
اچیز به خاطر خاصه گمان حق گذشت تکفل کردم صوم دهر از پیش او برداشت  
از سلطان المشائخ پرسید که شیخ الاسلام قطب الدین را صوم دهر بود فرمودند  
تحقیق نیست اگر بود شیخ شیوخ العالم فریدالدین صوم دهر بر متابعت ایشان  
کرد و سلطان المشائخ فرمود در محلی که ذکر شیخ بدرالدین غزنوی افتاده بود  
که کار شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سره العزیز دیگر بود و تبرک  
خلق گرفت و داشت بیابان اختیار کرد یعنی در اجود دهن ساکن گشت  
بنان درویشان بچیزهای که در آن دیار خیز و چوں پیلو مانند آن قانع  
گشت با آنهمه از آمد و شد خلق حاجت بود در خانه تقیاس نمیشد کم و بیش بدست  
یعنی پیوسته در باز بودی و طعام و نعمت موجود از کرم خداست تعالی و آیمده  
درونده را از آن نصیب شد پس بچکس بچکس مت ایشان نیامده که او را

در صوم دهر

چیزے نصیب نکرد و عجب قوتے و عجب زندگانی کہ پنج کس را از نبی آدم میسر  
نشود اگر کسی بخندست او بیا مدے که هرگز نیامده بود و دیگر کسیکه نیز حاضر بودے  
و آشنای چندین ساله بودے در محاوره با او برابر بودے و در توجہ با هر دو متساوی  
بعد از ازاں فرمود که من از مولانا بدرالدین اسحق شنیده ام کہ من خادم بودم و  
مخدوم هر چه بودے با من گفتے و مرا بکاریکه بر راه کردے در خلا و ملایک سخن بوی  
پیشگاه در خلا سخن گفتے و کارے نفرمودے کہ ملائین آن گفتگو یعنی ظاهر باطن  
یک روش داشتے این از عجایب روزگار است و سلطان المشائخ میفرمود  
کہ بیشتر افطار شیوخ العالم فریدالدین قدس الله سرہ العزیز بشربت بودے  
یکقدحے در انجا شربت بیا و دندے و قدرے مویز گبے در آن کرده از ازاں شربت  
بمقدار نصفے بلکه ثلثانے بر جملہ حاضرانے کہ مے یو دند قسمت کردندے و مقدار  
ثلثے کہ ماندے خود بکار بردے و از بقیہ آن ہمے کس را کہ خواستے نصیب کردے تا آن  
دولت کرا بودے بعد پیش از نماز دو نان برون چرب کردے و بیا و دندے آن  
دو نان کم از یک آن را بودے یک نان پاره کردے بجا حاضران رسانیدے و یک  
نان دیگر خود خوردے و ازین نان خاص هم کسے را کہ خاستی هم نصیب کردے  
بعد از ازاں نماز شام مشغول شدے شغولی شدنی تمام بعد از ازاں ماندے پیش  
او آوردندے و طعام از هر لون بودے چوں طعام خرچ شدے بش طعام دیگر خوردے  
مگر باز بوقت افطار روز دیگر بعد از ازاں فرمود کہ یک شب بوقت استراحت من  
بخندمت حاضر بودم کہے جنگلی راست کردند ہماں گلیم کہ بر آن روز بخندستی ہماں  
بالاے کہتے انداختندے چنانچہ آن گلیم تاپایاں نہیںید آنجا کہ موقع پایے  
مبارک ایشان بود شقہ آوردندے و نہادندے کہ اگر آن شقہ بالا کشیدے آن موقع  
از بستر خالی ماندے و یک عصاے بود کہ از شیخ قطب الدین قدس سرہ العزیز  
یافتہ بود آن را می آوردند و جانب سر آن کہتے میداشتند شیخ شیوخ اعلم  
بداں متکا کردے و استراحت فرمودے و بداں دست فرود آوردی و تقبیل کردے

سلطان المشائخ میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الدین نورانی بر قدہ بیشتران  
زنیل خورے البتہ وقت افطار یک دو پر کالہ نان نکیل بیش بودے وقتے کہ در خانہ  
خواجہ دیار زنیل کشتی بیشتر یاراں را در روز نان زنیل بودے شب درآمدہ خواجہ  
کشیدندے منقول است وقتے برائے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
قدس سرہ العزیز خادم یک دانگ نانک و ام کرد چوں بوقت افطار طعام پیش  
شیخ شیوخ العالم نور باطن دریافت فرمود دریں طعام بوی تصرف فی آید  
خادم عرضداشت کرد در خانہ نمک نبود و ام کردہ شد فرمود تصرف کردی ہم بر آک  
بس نہ میگردی روانباشد کہ من این طعام بخورم سلطان المشائخ میفرمود شیخ  
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز را در آخر عمر عیش تنگ شدہ بود  
کہ در آن نزدیکی بدار بقار حلت خواہن کرد تا بجای کہ ماہ رمضان من آنجا بودم  
انذک طعام آوردندے چنانکہ حاضر ترا بس نکرے پیچھے من در آن ایام طعام  
سیر نخوردہ بودم و آنچه اسباب معاش منتظم بود معاینہ افتادہ ہست کہ ہم سہل چیز  
بودہ ہست و میفرمود در آنچه از اجودہ من مرا و داع شد شیخ شیوخ العالم یک سلطانی  
مرا خرج فرمود ہم در آن روز مولانا بدر الدین اسحاق فرمان شیخ شیوخ العالم  
برسانید کہ امروز بباشید فردا رواں شود چوں وقت افطار شد در خانہ خدمت  
شیخ چیزے موجود نبود کہ از آن افطار شود چوں اینحال معاینہ کردم ہماں سلطان  
را کہ من خرج یافتہ بودم در نظر شیخ شیوخ العالم بردم و عرضداشت کردم از صدقہ  
شیخ شیوخ العالم یک سلطانی مرا خرج رسیدہ است فرمان شود تا ازین چیز  
بیارند شیخ شیوخ العالم این حکایت بمعنی بغایت خوش شد و دعا کرد چنانکہ بقینہ  
انجکایت در ذکر سلطان المشائخ در نکستہ فتح تحریر یافتہ است شیخ نصیر الدین  
محمد رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشائخ روایت فی کند کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین قدس سرہ العزیز را ہم بسیار بود خادم حرم ایشان بیامے وقتے  
خواجہ اموز فلاں پسر ایک فاقہ ہست یا فلاں دختر را دو فاقہ خواجہ چاہاں مستغفر



حق بودے کہ سخنان ایشان بچو باد بودے یعنی گفتہ ایشان را بخود راہ ندادے  
 و تھے نیز حرم ایشان بخدمت شیخ آمد و گفت خواجہ امروز فلاں پیر از سبب  
 گرسنگی و در معرض ہلاکت شدہ است شیخ شیوخ العالم سر از مشغولی برآوردند و  
 فرمودند مسعود بندہ چیکن اگر تقدیر حق درآید و از جہان سفر کنند رستے دریائے  
 اوبندی و بروں بفلکنی و بیائی بعدہ سلطان المشائخ فرمودند خواجہ کہ خوشتر فرمود  
 و خوش خسید و دعویٰ محبت خدا کند دروغ گفتہ باش منقول است چوں  
 شیخ شیوخ العالم فرید الدین خواست کہ مجاہدہ پیش گیرد و دریں باب بخدمت  
 شیخ قطب الدین تہمتیار نورانی مرقدہ عرض داشت کرد شیخ فرمود کہ طے  
 بکن شیخ شیوخ العالم طے کرد و سہ روز چیرے نخورد و سیوم روز وقت افطار کرد  
 چند نان آورد شیخ شیوخ العالم دانست کہ از غیب است ہاں افطار کرد  
 بعد ازاں دید کہ زانے پر کالہ رود ہاے مردارے در دہن کردہ بالاسے خست  
 نشستہ است ہمیں کہ نظر شیخ شیوخ العالم برآں افتاد و رونہ مبارک او را کرتے  
 حاصل شد و رونہ جو شیراں ناہنا کہ وقت افطار تناول کردہ بود تمام بیرون افتاد  
 و معدہ پاک ایشان خالی شد این معنی بخدمت شیخ قطب الدین قدس سرہ  
 سرہ العزیز گزاریدہ شیخ فرمود کہ مسعود بعد سیوم روز از طعام خاری افطار کرد و  
 فاما عنایت باری تعالیٰ در باب تو بود کہ این طعام در معدہ تو جاے نیافت  
 ہلا بروستہ روز دیگر طے کن و انچہ از غیب سہ ازاں افطار کنی سہ روز دیگر  
 طے کرد و چنانچہ شش روز بودے طعام بدیشان نرسید ضعف بنایت غلبہ کرد  
 چوں وقت افطار شد بیچ طعامے پیدا نشد تا یکپاس شب گذشت ضعف  
 غالب تر شد و نفس از حرارت گرسنگی سوختن گرفت دست مبارک جانب  
 زمین فرار کرد وین سنگ ریزہ کہ از زمین برداشت در دمان مبارک خود  
 انداخت آن سنگ ریزہ از برکت دہن مبارک او شکر شد حکیم سنائی  
 خوش گوید ہیبت سنگ در دست تو کہ ہر گرد و ذرہ در کام تو شکر گرد و

چون این کرامت معاینه کرد باخویش گفت که این معنی نباید که از مکر باشد آن شکر زده  
که در کام مبارک شاکر گشت بود بیرون انداخت باز بچنان مشغول حق شد تا نیم  
شب گذشت ضعف غالب تر گشت باز شیخ شیوخ العالم چند سنگریزه دیگر  
از زمین برداشت در دهن انداخت آن سنگریزه نیز شکر شد همان معنی  
مکر در خاطر مبارک ایشان گذشت این شکر نیز از دهن بیرون انداخت  
بچنان مشغول حق بود تا آخر شب شد باخویش گفت نباید که از غایت ضعف  
از طاعت بارانم باز چند سنگریزه بستم در دهن انداخت شکر شد این بار در  
چا طر مبارک گذرانید که این از حق است که سیوم بار روزی می شود و آنکه  
شیخ فرموده بود که آنچه از غیب پدید آید افطار کنی همین خواهد بود بعد از آن سنگریزه  
شکر بخورد چون روز شد بخدست شیخ الاسلام قطب الدین رفت شیخ فرمود که نیکو کردی  
بدان افطار خوردی هر چه از غیب است نیکوست برو چو شاکر شیرین خواهی بود شیخ  
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز را از اینجا پیر شکر بار و شکر  
خواند بعد شیخ شیوخ العالم بهجت از ویاد مجاهده باز بخدست شیخ قطب الدین  
نواله مرقه عرض داشت کرد که اگر فرمان شیخ باشد جمله بدارم این معنی موافق  
مراج شیخ نیفاذ فرمود که حاجت نیست ازین چیزها شهرت حاصل آید شیخ  
شیوخ العالم جواب گفت وقت شیخ حاضر است که بنده را مطلوب شهرت  
نیست بعد شیخ شیوخ العالم فرمود که من در لقیه عمر خود ازین سخن پشیمانها  
خوردم که چرا جوابی دادم که نه موافق مراج ایشان بوده است الغرض بعد  
شیخ الاسلام قطب الدین قدس الله سره العزیز فرمود که ملازم جمله معکوس بردا  
شیخ شیوخ العالم را معلوم نبود که جمله معکوس چه باشد شیخ شیوخ العالم شیخ  
بدر الدین غزنوی را گفت که خدمت شیخ مرا جمله معکوس فرموده است و  
من از هبایت شیخ نه پرسیدم که جمله معکوس چه باشد شما تربیت کنی یا این معنی  
از خدمت شیخ استکشاف نمایند شیخ بدر الدین از خدمت شیخ قطب الدین

کیفیت چہلہ معکوس پر سید شیخ فرمود کہ چہلہ معکوس آں باشد کہ چہلہ و زیا چہل  
شب پائے خود بر شتہ بہ بند و در چاہے سرنگون خداے تعالیٰ را عبادت  
کنند چوں اسمعی شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد عزیمت چہلہ معکوس مصمم فرمود لیکن  
بنوعے کہ این معنی مستور ماند بعدہ در طلب مقامے شد کہ انجا مسجدے باشد  
و درون آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ و رختے کہ شاخ آں درخت بر  
آں چاہ رسیدہ باشد و آں مسجد موزنے باشد متدین الایق صحبت درویشان  
باشد و صاحب سراپاں شیخ شیوخ العالم بنچینیں مقامے دشر تخلص کردند  
نیافت در مائشی رفت و مدتے انجا بودیم این معنی میسر نشد چنانکہ در ہر قصہ و خطہ شیر  
خلوت می طلبید تا آنکہ در خطہ اچہ رسید انجا مسجدے یافت بغایت مروح  
کہ آنرا مسجد حاج گویند و در آں مسجد چاہے و نزدیک آں چاہ و رختے و موزن  
کہ نام او خواجہ رشید الدین مینا می گفتندے و اواز مائشی بود و بخدمت  
شیخ شیوخ العالم صدق ارادتے داشت شیخ شیوخ العالم چند روز در آں  
مسجد بماند چوں تجدید بر صدق محبت محافظت اسرار او وثوقے یافت براو این  
بکشا و بشر طبعیکہ کشف نکرد و الغرض آں موزن را فرمود تا بعد اداے نماز مختف  
چوں خلق باز گرد رسنے بیار دچوں موزن رسن بیاورد و شیخ شیوخ العالم  
شیخ کبیر قدس اللہ سرہ العزیز بعد وضو تمام بیک سر شتہ پائے مبارک  
خود را کہ تاج سراو لیاست بست دوم سر شتہ بیاں شاخ درخت کہ بر سر چاہ  
بود بر بست نظامی خوش گوید بیت دارد و سرایں رشتہ یکے عجز و اگر ناز  
زیں سو بہ عجز آمد و زالب سو بہ ناز + بعدہ سرنگون خود را در نیچاہ او نخت مشغول  
شد امیر حسن خوش گوید ۵ ہزل کہ در وہر تو آویختہ شد + آویختہ شد  
عاقبت از کنگرہ عشق + و آں موزن را فرمود کہ شاپیش از طلوع صبح بیاورد شیخ  
شیوخ العالم قدس اللہ سرہ العزیز ہیچاں در چاہ نماز معکوس مشغول شد چوں پیش  
از صبح موزن بیاورد دید کہ شیخ شیوخ العالم ہیچاں مشغولست گفت مخدوم اشاعت

چیت فرمود که صبح دیدم هست موزن گفت نزدیک است که بد مذموم که این  
رشته را بالاکش شیخ شیوخ العالم از جایه بیرون آمد و در مسجد مستقبل قبله بنشست  
مشغول شد هم برین جمله چهل شب جمله معکوس داشت و فرمان پیر ابنوعی  
بنفاز رسانید که شالیه را ازین ستر معلوم نشد و آن مسی بنوز در او چهره قرار است  
و آن مقام مقبره که حاجت رواے خلق گشته است بچنین گویند شیخ الدین  
مینائی که موزن بود بنی بست شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد که من مردے  
در دیشم و ابوالبنات در حق من خواهی کرم کند انفسه همراه من کند تا بیاں دستے  
جامل شود شیخ شیوخ العالم فرمود که بروند که کن موزن گفت من چنین نخواهم شد شیخ  
شیوخ العالم فرمود که یاس بر من نهاده از تو کرم از حق تعالی جل و علا و ارکے کرد و علم کرامت  
که مذکرے گیرای سخن شد و سخی و مناک و حاصل گشت سلطان المشایخ فرمود شیخ  
ابوسعید ابو انخیر رحمة الله علیه گفته آنچه بمن رسا انصطفی صلی الله علیه و سلم بکرم  
تا آنگاه که معلوم کردم و قتی حضرت سالت صلی الله علیه و سلم نماز معکوس گذارده است  
بر فتم یاس خود و برشته برستم خود را سزنگوں در چایان انداختم نکتہ چهارم در بیان  
علم و تجرب شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز سلطان  
المشایخ می فرمود که داشتمندے بود ضیاء الدین لقب در زیر مناره در  
کردے از شنیدم که و قتی من بنی بست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین نور  
مرقه فتم و من از فقه و نحو و علوم دیگر هیچ چیزے ندانم باین علم خلاقی آموخته  
بودم و در خاطر من بود اگر شیخ شیوخ العالم از فقه و علوم دیگر پرسد چه جواب گویم  
این اندیشه در دل من بود تا بخد مت شیخ فتم و بنشستم روے سوے من کرد و  
گفت تنقح مناط چه باشد من خوش شدم در بیان آن شروع کردم و فقی و اشیا  
که در آن معنی آمده است بمراد فتم بعد سلطان المشایخ فرمود از کمال کشفی که  
شیخ را بود هم از علم او پرسید و میفرمود بنی بست شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد  
که من بنیخو اتم کلام الله پیش شما بنیخو اتم فرمود بنیخو اتم بعد از آن روز جمعه و یار و دیگر

باب اول در فضائل خواجگان پیشانی حضرت تاج محمد حضرت نظام الحق الدین قدس سرہ العزیز

که فرصت بودے چیزے میخواندم چنانکہ شش سیپارہ پیش شیخ شیوخ العالم  
خواندم چون من خواندن آغاز کردم مرا فرمود کہ کچھ بخوان چوں بخواندم و در اول انشا  
لین رسیدم فرمود ضابطہ بنشین بخوان کہ من میخوانم بہ جہ کہ خواستم ہمیں نیاید  
انگاہ سلطان المشایخ فرمود کہ آں چہ فصاحت و بلاغت بود شیخ شیوخ العالم  
ضابطہ بنویس خواندے کہ یکس را میسر نشود بعد فرمود و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ  
و سلم را رسول انشا گویند انگاہ ایں لفظ یا کرد رسول العباد ای انزل علیہ  
الضاد و میفرمود کہ مولانا بدین اسحاق را و مراد سخن شہید  
چوں بخواندم شیخ شیوخ العالم فرقیتم بابت تا دیم فرمود کہ چرا ایستادہ و ایستادم  
نمی دانم در شریعت ذکر است یا بیک شیخ شیوخ العالم فرمود و نظیر اور و انش  
بیتیک من ذریک اے نگاہ دار سر خود را از گوے کریں یا ایستادہ و ایستادم  
ہم گوے و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز  
می فرمود و فقیر صابر مرغی ش کر حجاب دارد زیرا کہ غنی شاکر بیت شکر را و عہد  
چیت فرید نعمت لکن شکرتم کا ذیل لکن و فقیر را و صبر شارت چیت  
نعمت معیت ان الله مع الصّٰیِرِیْنَ میان ایں مرتبہ و آں یہ ہیں فرق از  
کجا تا کجا است دریں حال قاضی محی الدین کاشانی از سلطان المشایخ  
سوال کرد کہ و اللّٰہی معکم ایتما کنتم عام است و ان الله مع الصّٰیِرِیْنَ عام  
است میان عام و خاص در تصور تفاوت چیت جواب فرمودند  
عام را مجرد معیت است یعنی علم و یری و خاص را معیت با عنایت است  
یعنی محبت و محبت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ می فرمود کہ نعمت  
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین مردے عرضداشت کرد کہ بجانب  
سلطان غیاث الدین بلبن رقعہ در قلم آید شیخ شیوخ العالم بدین طریق

اے نازل کردہ شد بر آں حضرت ضابطہ حق آں ضابطہ نمودا و کردہ است و بر آں  
شکر کنید شمارا کہ زیادہ کنم رحمت را بر شما و برستی کہ اللہ تعالیٰ با صابرانست و حق تعالیٰ با شاکر  
چرا باشد و برستی کہ اللہ تعالیٰ است با صابران و دوست پیدا و دانست۔

وَقُلْ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ إِلَيْكَ فَأَنْ أَعْطَيْتَهُ شَيْئًا فَالْمُعْطَىٰ هُوَ اللَّهُ  
وَأَنْتُمْ الْمَشْكُورُونَ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ شَيْئًا فَالْمَالُ هُوَ اللَّهُ وَأَنْتُمْ الْمُعْطَىٰ وَكَذَلِكَ نَحْمَدُ  
دربیان نعمت یافتن شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین از شیخ الاسلام  
معین الدین سنجری و از شیخ الاسلام قطب الدین بختیاراوشی قدس  
السرهما العزیز سلطان المشائخ فی فرمود که شیخ الاسلام معین الدین سنجری  
و شیخ الاسلام قطب الدین بختیاراوشی قدس السرهما العزیز و شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس السرهما اہم در یک حجرہ حاضر بودند شیخ معین الدین  
شیخ قطب الدین گفت کہ بختیاراوس جوان را چند از مجاہدہ خواہی سوخت چیز  
بخش کن شیخ قطب الدین عرض کرد مرا چه محل ایں باشد کہ در نظر مبارک  
شما بخشے کنم شیخ معین الدین فرمود کہ ہمت تو دوا نگاہ شیخ معین الدین  
بایستاد و گفت بیا تا ہر دو بخشش کنیم راستا شیخ معین الدین بایستاد و چپا  
شیخ قطب الدین میان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین را بایستانیدند و  
بخشش کردند ای ضعیف گوید قطعہ بخشش کونین از شیخین شد در باب تو  
بادشاہی یافتی زین بادشاہان زمانہ ملک دنیا و دین گشتہ مسلم مرتزا  
عالم کن گشتہ اقطاع تو اسے شاہ جہاں سلطان المشائخ میفرمود چون وقت  
نقل شیخ قطب الدین نزدیک شد بزرگے را نام گرفتند کہ او در پایاں شیخ  
قطب الدین خفتہ است او را تمناء آں بود کہ بعد از شیخ در مقام شیخ بنشیند  
و شیخ پدر الدین غزنوی را ہم مادر آں سماع کہ شیخ قطب الدین نقل خواہد کرد  
فرمود ایں جائزہ من و عصا من و تعلین چوبین من شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین قدس السرہ العزیز بدید سلطان المشائخ فی فرمود کہ من آن جاسر  
دیدہ بودم و دوتاے بود سوزنی آنشب کہ نقل شیخ قطب الدین بو شیخ شیوخ العالم  
فرید الدین در ہاشمی بود ہماں شب شیخ شیوخ العالم پیر خود را در خواب دید

سے پیش کردم من اول خود را سوزانے لگا تو پس اگر عطا کنی اطہر ہے پس بخشش کن کہ حق تعالیٰ است تو  
شکر کردہ شدہ و اگر نہ بخشیدی تو را چیز سے پس باز دارندہ اللہ تعالیٰ ہست و تو معاف رہی۔

که اورا بحضرت میخوانند چون روز شد شیخ از هاشمی روان شد چهارم روز در شهر رسید  
قاضی حمید الدین ناگوری رحمة الله علیه آن جامه بخدمت شیخ شیوخ العالم  
فرید الدین آوردند قدس الله سرهما العزیز و آن جامه را شیخ شیوخ العالم بعد و گوا  
گذاردن بپوشید و در خانه که شیخ قطب الدین بود بیدار نشست بر و ایستاده بود  
بود که سر بنگار نام یکی بود از هاشمی آمده مگرد و سکه بار و آن خانه آمده بود و در آن  
دروں را نکر دیکه روز شیخ شیوخ از خانه بیرون آمدن سر بنگار که فقط بود در آن  
شیخ شیوخ العالم افتاد و گریستن گرفت و گفت که شهادت هاشمی بودیدن شمار آن  
میدیم این ساعت دیدن شهادت شوار شد است شیخ همان ساعت بارانزا  
گفت که من در هاشمی خواهم رفت حاضران گفتند که شیخ قطب الدین شمارا  
این مقام داده است شما چرا جاے دیگر میرید فرمود که نعمتی مرا بپرواں کرده  
است در شهر همان است و در بیان همان منقول است که شیخ شیوخ العالم  
فرید الدین میفرمود و قتی بخدمت شیخ قطب الدین قدس الله سرهما العزیز  
نشسته بودم برخاستم بر نیت آنکه جانب هاشمی روان شوم نظر مبارک  
شیخ قطب الدین بر من افتاد چشم پر آب کرد و فرمود که مولانا فرید الدین دهم  
رواں خواهی شد گفتم هر چه فرمان شود فرمود بپرو و تقهیر برین رفته است  
که در وقت سفر آخرت تو بر ما نباشی بعده روے سوے حاضران کرد و فرمود  
برای فرید نعمت دین و دنیا و فقر این درویش فاتحه و سوره اخلاص بخوانیم  
هر همه بخوانند و دعای نیز کرم کردند نگاه مصلی خاص دعا گوارا بصاحبهم عطا  
فرمود و گفت من امانت شما را یعنی سجاده و خرقة و دستار و نعلین بقاضی  
حمید الدین ناگوری خواهم داد بعد از پنجم روز بشما خواهد رسانید آنرا اگر بآید  
مقام با مقام شماست همینکه شیخ قطب الدین این سخن گفت لغز از  
جلسه بجاست و هر همه دعا کردند و حضرت سلطان المشائخ میفرمود و شیخ  
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سرهما العزیز در دیشته صاحبان

باب اول فیض الوجود و جگان چشت از حضرت تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قدس و

۴۴

دید شناخت بر فرود رخانه آمد در خانه بجز قدس را چه چیز می دیگر نبود  
آز خود آس کرد در بر ویزن زد و نمانی خود بخت در مسجد جمعه که آس در پیش  
فرود آمد بود آو رد آس در پیش گفت از حال آنکه در خانه بجز این چیز می دیگر  
نبود و تو بجه نوع این را آس کردی و بختی معاينه می کردم ملا چه میخواهی بخواه شیخ  
شیوخ العالم مطلوبی که داشت بخواست بعنايت الله تعالى از بخشش آس  
در پیش بدای مطلوب رسید بعد فقر را بخیسار سلطان المشايخ می فرود  
آس بختیاب شیخ کبیر البعد تخل مشقت و تنگی حال بسیار بود بعد سلطان  
المشايخ فرمود چون در پیش از سر صفام در پیش را چه چیز می بد بطریق  
در پیش نیست که آس در پیش هم بر سبیل مکافات بقدر وسع خود خدمت  
کند نکته پنجم در بیان بعضی ملفوظات شیخ شیوخ العالم فرید الحق قدس الله  
سره الغریز سلطان المشايخ قدس الله سره الغریز بخط مبارک خود در قلم آورده  
که شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرموده است چهار چیز از بهفت صد پیر طبقات  
کردند همه یک جواب فرمودند مَنْ أَعْقَلَ النَّاسِ تَارَكَ الدُّنْيَا وَمَنْ أَكْبَلَ النَّاسِ  
الَّذِي يُقَالُ لِيَشْنُو وَمَنْ أَغْنَى النَّاسِ الْقَانِعُ وَمَنْ أَفْقَرُ النَّاسِ تَارَكَ الْقَنَاعَةَ  
و فرمود الله يَسْتَنْجِي مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ وَيَرْكُضَهُمَا خَائِبِينَ و فرمود  
اگر هست غم نیست و اگر نیست غم نیست و فرمود روز نامرادی شب معراج  
مرد است و فرمود امام شافعی گفته است ده سال شاگردی صوفیا  
کردم تا معلوم شد که وقت چه باشد و فرمود کار کردم خود را بسخن مرد مردان  
نباید گذاشت و فرمود بیت بقدر رنج یا بی سروی را به بشب بیدار  
بودن همتی را به و فرمود الصَّوْغُ فِي يَصْفُوْا بِهِ كُلُّ شَيْءٍ وَلَا يَكُنْ رَهْ شَيْءٍ و فرمود

که کیست داناترین مردان آنکه تارک دنیا است و کیست بزرگترین مردان آنکه تغیر نشود بجزئی که است  
و نیازترین مردان آنکه قناعت کند و کیست محتاج ترین مردان آنکه ترک کند قناعت را الله حق تعالی حیا  
می کند از بنده خود را زیرا که بنده کنان آس بنده بسوسه خدا هر دو دست خود را در کند حق تعالی هر دو دست  
بنده را نا امید الله صوفی آنست که صفای پذیرد به برکت آس همه اشیاء و تیره سازد آس صوفی را بچشم





النَّبِيُّ وَالسَّلَامُ فِي السَّلَامِ وَفَرَمُوا الْعُلَمَاءُ أَشْرَفُ النَّاسِ وَالْفُقَرَاءُ أَشْرَفُ الْأَشْرَافِ وَفَرَمُوا الْفُقَرَاءُ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ كَالْيَدِ رَيْنُ كَوِ الْكَبِ السَّمَاءِ وَفَرَمُوا أَنَّ أَزْكَى النَّاسِ مَنْ اشْتَغَلَ بِالْأَكْلِ وَاللِّبَاسِ مَنْقُولِ اسْتِ  
 بزرگے از ملفوظات شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز  
 یا نقد کلمہ جمع کردہ است از اس چند کلمہ آلودہ شد و آل انیسٹ با خدا  
 تعالیٰ باید ساخت کہ ہمہ بتانند۔ او بدد۔ چوں او بدد۔ کس نستاند  
 گرچہ تن از خود رسیدن بحق شمر چتن را مراد مدہ۔ کہ بسیار خواندہ نادان  
 زندہ دلاں + آزمادان دانا ناخذ کن + راستی کہ بدروغ ماند مگو + مقف  
 آنچه خمرند + از براسے جاہ + مال فحاطہ مکن + نان ہر کس مخور + و لیکن نا  
 ہمہ بدہ + اجل را دریغ جا فراموش مکن + سخن را در قیاس مگوی + بلارا  
 نتیجہ ہواداں + از گناہ لاف مزین + دل را باز سپیہ دیو ساز + پنهان خویش  
 بہتر از آشکاراوار + در آرایش مکوش + نفس را از براسے جاہ بقدر مکن +  
 از عاجز و نوکیسہ وام مکن + حرمت خاندان قدیم نگاہ دار + ہر روز و طلب  
 دولت نوید باش + تا بتوانی مشور را زنا از خوے کردن بدشتام باز دار + قہمت  
 مزاج و خم شمر + سنت پندار + دمنست رکس منہ + بجائے ہر کیے ہر کہ نیکی کردہ  
 ہمو خوش دلاں + ہر چہ کہ دل بدئی آں گواہی دہد زود از سر آں برخیز +  
 بندہ کہ فروختن خواهد مدار + بر نیکی کردن بہانہ جوی + جنگ تمام مکن + غدا  
 بقصص صلح بگذار + سبکساری و دوستی ضعیفی شمر + از ہیج دشمن اگر چہ از تو خوشتر  
 ایمن مباش + تر کہ از تو ترسہ از تو ترس + بر تو نامائی تکیہ مکن + بوقت شہوت  
 خوشتن داری از ہر وقت زیادہ کن + چون با اہل دولت نشینی دیں را فراموش

۱۰ تدبیر است و محفوظ ماندن از نقصان در سپردن کار و بار خود است بہ خداے خود و اہل  
 علماں بہترین مرد مانند و دیویشاں بہترین بہتر ۱۰ ترجمہ اس قول نیست کہ در دیش در میان  
 دانیان مانند ماہ چہار دہم است در میان ستارگان آسمان ۱۰ بدستی کہ حقیر ترین مرد ماں  
 کسے است کہ مشغول باشد بخوردن و پوشیدن۔

۷۷  
 مکن به عزت و جشمت در عدل و انصاف دال به نوقت تو نگری بزرگ هست  
 باش به دیں رایج بدل دال به وقت رایج بدل شناس به سخاوت را برت  
 تو له به به بر گردن کشان تکبر واجب ہیں به با آهنا ن طریق تکلف مرو  
 خوش از دانش و تجربه ساز به چو ن زمت خدا سے عز و کمال رو سے بتو دارو  
 از و مگر به و درویش که بامید تو نگری باش صریح دال به ملک بوزیر خدا  
 ترس ضبط کن به دشمن را بمشورت بر انداز به دوست را بتواضع بند کن به  
 پلا سے ناگهان جہاں پرستی دال به تعبیر خویش پینا باش به تو نگری بام  
 خر سندی گیر تا بماند به ہنر بخاری بدست آر به سخن رخ دشمن از جا سے مشو  
 از خصم سے میفلن به اگر خواهی کہ رسوا نشوی حجاج مکن اگر ہمہ خلق را دشمن  
 خواهی متکبر باش به نیک و بد خویش را پنهان دار به دیں بعلم نگاہ دار به  
 بلند ی خواهی باش کستگان نشیں به آسودگی خواهی حد کن به آزار بہد یہ  
 بر گیر به در آن کوش کہ برگ زندہ شوی به سلطان المشائخ می فرمود کہ  
 بنجد مت شیخ شیوخ العالم فرید الدین آمد و گفت کہ من چند دانہ پیش کج شکا  
 انداختم روز دیگر کمین گنم و یک تنکہ رایج بمن رسید شیخ شیوخ العالم  
 قدس السمرہ العزیز فرمود بیت خورش دہ بکج شک و کبک و ہمام به  
 کہ ناگہ ہما ی درافت بام به از ثقات منقول است وقتے از خدمت  
 شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا بنجد مت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قد  
 السمرہ العزیز سخنے رسانید ہو دند کہ موافق مجلس شیخ شیوخ العالم بنو  
 معذرت آں سخن شیخ الاسلام بہاؤ الدین بنجد مت شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
 کا غنہ نوشت سخن ایں بود کہ میان ما و شما عشق بازی است جواب ایں  
 معذرت شیخ شیوخ العالم نوشت میان ما و شما عشق ہست و بازی  
 نیست والسلام علم نکتہ ششم در بیان بعضی کرامات شیخ شیوخ العالم و اہل حق  
 والدین و والدہ بزرگوار و قدس السمرہ العزیز سلطان المشائخ قدس اللہ

باب فی فضائل خواجگان چنانچه حضرت است بعد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۶۸

سره العزیزی فرمود که وقتی بخدمت شیخ شیبوخ العالم خدمت کردم  
درخواستی هست اگر خدمت شیخ بخشش فرماید فرمود که چیست گفتم تاسی  
از محاسن مبارک جدا شده است اگر فرما باشد من بجای تعویذ نگاه دارم  
فرمود که بچنان کن من آن تار را با عاز بگر فتم در جامه پیچیدم بر بخود و قشر آوردم  
سلطان المشایخ در خیالیت چشم پر آب کرد و فرمود تا چه انده میدم از آن  
یک موی بعد از آن فرمود که هر درو منده و رنجور می که بیامی از من  
تعویذ خواستی من آن موی را میدادم آن زحمت زائل میشد تا مرادوستی  
بود و او را تاج الدین مینائی نام بود و خودی او را زحمت شد بر من آمد  
آن تعویذ بخوارست جا یکده نهاده بودم هر چند طلبیدم نیا فتم چنانکه پسرب  
آن دوست در آن زحمت نقل کردیم در آن طاق که نهاده بودم در نظر آمد  
یعنی چون پسرب آمد دوست رفتنی بود آن تعویذ غایب شده بود سلطان المشایخ  
می فرمود بزرگ بود در دلی اتیم نام مسجدی عمارت کرد و امامت آن  
مسجد شیخ نجیب الدین متوکل را داد آن بزرگ دختر خود را شادی عروس  
کرد یک لک قیقل در کار خیر و خرج کرد وقتی شیخ نجیب الدین متوکل در محاور  
با او گفت که مومن تمام آنکس باشد که او را دوستی حق بر دوستی اولاد غایب  
آید اگر و چند آن که در حق فرزند خود خریده کرده در راه حق خرچ کنی انگاه تو  
بچنان باشی شرک ازین سخن برنجید اما رفت شیخ نجیب الدین بستند شیخ  
نجیب الدین در اجودهن رقت و بخدمت شیخ شیبوخ العالم فرید الدین  
قدس سره العزیزی صورت حال باز نمود خدمت شیخ شیبوخ العالم قدس سره  
العزیزی فرمود ما نلشیم من آیه اولشیمها ثانی تحذیر منها و اولشیمها بعده بر لفظ  
مبارک را ندانم اگر تیری رفت ایتکری را پیدا آوردیم در آن روزگار ایتکری نام  
ملکی در آن دیار رسید آن خانواده کریم را خدمتیار کرد و بخدمت گاری

لهامسوخ نیکیم آیت لیاذا موش نیکیم اول مسلمانان که آنکه می کریم بهتر از آن آیت را  
یا مانند آن آیت -

آں خاندان منسوب شد سلطان المشائخ می فرمود در آنچہ سلطان ناصر الدین  
جانب او چہ و ملتان رفت جملہ شکر و سبے بزیارت شیخ شیوخ العالم  
فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز نہادند تا آں مقام بود کہ انہو سبے خلق خراب  
شد انگاہ آستین شیخ شیوخ العالم را از باسے جانب کو چہ بیا و بختند خلق می آمدند  
و می بوسیدند و می رفتند تا آنکہ پاره پاره شد انگاہ در مسجد درآمد میرا  
فرمود و شاکر و برگرد من باشید تا خلق درون حلقہ نیاید ہم از دور سلام کنند  
و باز گردند میراں بچہاں گردند تا یکے فراتے پیرے بیاید و از دایرہ میراں  
بگذشت و در پائے شیخ افتاد و پائے شیخ بگرفت و بخشید و بوسید و بگفت  
شیخ فرید تنگ می آئی شکر نعمت خدا سے تعالیٰ بہ ازیں بگذر چوں ایں شیخ  
شیوخ العالم بشنید نعرہ بزاد انگاہ فراش را بنوخت و معذرت بسیار کرد و کاتب  
حروف از والد خود سید محمد مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ می  
فرمود ہمہ دین شکر کے چوں سلطان ناصر الدین نزدیک نہوالہ رسید بوقت  
کہ میان اجودہن برود و سعادت قدم بوس شیخ شیوخ العالم حاصل کن سلطان  
غیاث الدین کہ آن ایام الغخان بود و نائب مملکت و خسر و سلطان گفت  
کہ شکر بسیار است و در راہ اجودہن بے آبیت اگر فرماں شود بخدمت  
شیخ شیوخ العالم من بروم و ہدیہ و فتوح بہرم و از بہت خداوند عالم معذرت  
کنم و سلطان غیاث الدین را در اں ایام در خاطر ہوس سلطنت جہانگیری  
بود با خاطر اندیشید اگر ایں کا نصیب منست و تحت سلطنت من خواہد  
رسید نفسے درین باب شیخ شیوخ العالم بر من خواہد راند ایں معنی در خاطر گرفت  
و بفرمان سلطان بامبلغے سیم و مثال چہار دیہ بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد  
و سعادت قدم بوس حاصل کرد و آں سیم بامثال چہار دیہ پیش شیخ شیوخ العالم  
نہاد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ایں چیست الغخان گفت کہ ایں سیم است و ایں مثال  
چہار دیہ خاص برائے شما شیخ شیوخ العالم تبسم کرد و گفت کہ نقد را بجاوہ با درویشا

خرج خواهم کرد و مثال دیه بپردازم که طالبان این بیشتر اند بعد کشف المعنی که  
 انخاس را در خاطر بود از حضرت شیخ شیوخ العالم در دل خلیدن گرفت بر فور  
 شیخ شیوخ العالم بر لفظ مبارک راند فریدون فرخ فرشته نبود و ز خود  
 ز عنبر سرشته نبود و ز داد و دیش یافت آل نیکوئی و تو داد و دیش کن فریده  
 توئی و همچنین این نفس بسع مبارک انخاس رسید و گره دستار چه بست  
 و زمیں بوس کرد و خوشدل برخاست بعد هم در آن چند گاه انخاس باو نشا  
 شد و امور مملکت هند و ستان در ضبط سلطنت او آمد بزرگے خوش گویند  
 سرے که شود و شود بزرگین بخدمت و بیک قبول تو تا حشر تاجدار شود و  
 سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره  
 العزیز نماز زیاد کرده بود و مشغول شده و تشریفات نهاده و مستغرق شغل بریں  
 هیأت بسیار بود و الغرض بعد از آن شکل سر بر زمین نهاده و مشغول شده  
 و هوای زمستان بود و پوستینه بیاورد و بر وجود مبارک او انداختند هیچ  
 خدمتکارے اینجا نبود و همیں من بودم و پس در نیهای یکے بیامد و با و از بلند  
 سلام گفت چنانکه شیخ شیوخ العالم را از وقت بر شیخ همچنان سر بر زمین نهاده  
 بود و پوستینه در و پوشانیده گفت اینجا کسے هست گفتقم نم بعد فرمود این کس  
 که آمده است تنگے هست میان بالا ز و گوئ من در آن مرد دیدم همان هیئت  
 بود جواب دادم آری بعد از آن فرمود در بنجر در میان دارد و در و دیدم اینجا  
 بود گفتقم آری دارد باز فرمود که در گوش چیزے دارد من در و دیدم اینجا  
 بود گفتقم آری دارد در انچه در و دیدم جواب باز میدادم و متغیر میشد این  
 بار که گفتقم آری حلقه در گوش دارد شیخ فرمود او را بگو که بر پیش از آنکه نصیحت  
 نشده چون این بار جانب او دیدم او خود رفته بود و منقول است و قتی  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز را بر انگشت سحر ماری  
 بز و پنج غلاب نکر دند و بحق مشغول گشتند در غلبه مشغولی عرق از اندام مبارک

باینال فیض نائل خواجگان چنانچه حضرت سادات احمد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۸۱ ایشان رواں شد زہر اثر نکر و سلطان المشائخ میفرمود کہ مادر اچو دہن میقیم  
در صحرای ہمسری مرا گر نید مردے کہ و صحبت او میرقیم آنجا بر بست زہر فرو بست  
و نیکو شد چون در اچو دہن رسیدیم بر گاہ بود دروازہ پایستہ بودند یاران گفتند  
حصان کجیم و برویم دیدیم در حصار ہر طرفی را ہی شد القصہ یاران ہمہ بالا رفتند  
و من مے ترسیم دست من گرفتند و بالا بردند چون با مداد شد بخدمت شیخ  
شیوخ العالم رفیق ہمہ را پر سید و مرا پیچ گفت یک زمان شد فرمود کہ مار گزیدن بابے  
است حصار بستن کجا آمدہ است فاما از خدمت شیخ نصیر الدین محمد و  
رحمتہ اللہ علیہ روایت میکنند کہ بعد گزیدن مار و رجوع و دہری بنور باطن شیخ  
شیوخ العالم را روشن شد شیخ شیوخ العالم بر سبیل تجلیل کردن فرستاد تا سلطان  
المشائخ را سوار کنند و بیارند بچہاں کردند یعنی در گردون سوار کردند و آوردند  
سلطان المشائخ فرمود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز  
را مرفیہ حاوٹ شد خواست کہ گاہے چند بر عصا بگرفت رواں شد چند گام رفت عصا را زد  
با انداخت چنانچہ از پیشانی دیشانی مبارک ایشان معاینہ شد رسیدند بچہ بود کہ خواجہ  
عصا زنت با انداخت فرمودند کہ مار عتاب کردند کہ نکیہ بر غیر ما کردی سلطان المشائخ  
ع فرمود کہ یوسف ہانسی از یاران سابق بود وقتے او را اوچہ آمد شیخ شیوخ العالم  
پر سید کیاں را دیدی گفت فلاں کس چنین چنین مشغول است فلاں کس  
چنین متعب است شیخ شیوخ العالم را غبت شد کہ ایشان را بہ بندہا نہ وضو  
ساختن برخواست و پیر تر آمد درون مسجد بالا و فرو و تفحص کردند شیخ شیوخ العالم  
را یافتند بعد از زمانے خواجہ پیدا شد یوسف پر سید کہ خدمت خواجہ  
کجا بود فرمود کہ چنداں خلق اوچہ را صفت کردے کہ مار را رغبت  
شد بملقات ایشان در اوچہ بودم ہمہ را دیدم دوکانہا کردہ اند و  
نشہ کندہ پی می کنند منقول است و مجلس سلطان المشائخ  
یارے آغاز کرد کہ بہا والدین خالد میگفت کہ در اچو دہن سخت

شیخ شیوخ العالم فتم در مجلس پیش محراب ششم سجده مست خواجہ مرار مانے کردند و در محراب شگافے بود یارہ کاغذ سے آنجا افتاد چوں اں کاغذ را بکشا و دم در اں کاغذ بنشستہ اند کہ خالد از فرید سلام خواند این کہتر حیراں ماندہ بعدہ بندگی شیخ شیوخ العالم فتم و این منی تقریر کریم یار سے از سلطان المشائخ پرسید کہ این کاغذ کسے نے نویسد و یا از طرف حضرت عزت صادر میشود سلطان المشائخ فرمود بلکہ است ملہم نام اں نقش در دل او سے نوید الہام پیدا سے شود و اں در گفت مگر کاغذ ہوں نے نوید سلطان المشائخ ششم فرمود بعدہ فرمود کہ میں رائے گوینہ اں سہ چیز است کہ ازاں جانب پیدا سے شود یکے آنکہ در دل چینیے میگذراند دیگر باقی آواز میدہد دیگر آنکہ کاغذ نوشتہ پیدا سے شود و ادبیا نقش سے بیند نقاش نہ بیند ادبیا نقش چینیہ و نقاش را ہم بیند ایں زماں کہ نقش پیدا میشود اگر در دل نور سے پیدا شد آن رحمانی است کہ اں ملک مینویسد و الرطمت پیدا شد آن شیطانیست کہ شیطان در دل القا سے کند بعدہ فرمود ملک بچارہ دریں ملک چکار دارد و شیطان چکن بہر چه پیدا شود از انطرف پیدا سے شود کاتب حروف از خدمت سید السادات سید حسین عم خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارد کہ وقتے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السمره والعزیز سے خواست کہ کاغذ سے بجانب شیخ الاسلام بہا والدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ بنویسد کاغذ و قلم بردست مبارک گرفت در تامل شد کہ خطاب شیخ الاسلام بہا والدین چہ نویسد در خاطر مبارک گذرانیدہ خطایے کہ خدمت ایشان از در لوح محفوظ بنشستہ اذان نبویم در خیال سر مبارک خود بالا کرد جانب آسمان دید نظر در لوح محفوظ کرد دید کہ نوشتہ اند شیخ الاسلام بہا والدین زکریا بعد ہمیں خطاب مکرم و اں کاغذ کتابت فرمود قال واحد من الاولیا شعر قلوب العارفین لہا عجبون

سہ دہا سے عارفان را پس برائے انہا چشم ہاست۔



باب اول فی غائلہ خوجگان پیشین حضرت علی محمد خلیفہ نظام الحق و الدین قدس سرہ العزیز

۸۳۴

تو ہی مال و اہل و عیال راظرینا + ما جہتہ تطیر بغیر ریش + الی ملکوت  
رب العالمنا سلطان المشائخ میفرمود محمد نام یارے بوداں یار بر بعضی  
اسرار شیوخ العالم فرید الدین قدس سرہ العزیز واقعت بود تا در روز  
جمعه در مسجد آں یار در عقب شیخ شیوخ العالم نشستہ بود زمانے ہوشاشت  
شیخ از او پرسید کہ حال تو چہ بود باز بر لفظ شیخ شیوخ العالم رفت آنراں در  
نماز مرا معراج بود ترا ہم از نعمت درویشاں نعیب شد عرض میدارد کتاب  
حروف بر آنجملہ کہ جالے و تحیرے کہ سلطان المشائخ را بعد تخریمہ نماز جمعه  
پیدا شدہ بود تا روز نقل ہم بر آں حال بود چنانکہ در ذکر سلطان المشائخ در  
مکتہ مرض موت تحریر یافتہ است بمعراجے ماند کہ شیخ شیوخ العالم را در نماز  
جمعه پیدا شدہ بود چنانکہ در حدیث حکایت مسطور است سلطان المشائخ  
فرمود کہ چون من مخلوق شدہ از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
قدس سرہ العزیز در ہلی آمدم خرقہ گلیمے کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بودم  
پوشیدہ در مسجد جامع سیرت شرف الدین قیامی و اطلب من کیفیت عبت  
و یافتن خلعت با او گفتہ باستماع حال من شیخ شیوخ العالم را دو کرت  
چنانچہ نہ لایق حال باشد ذکر کرد و مراد بی گفت با آنکہ قوت جواب و شتم  
تخل کردم شیخ سعدی خوش گوید بیعت بخدا و بسرو پایے تو کز دوستیت ہنرم  
از دشمن دانیشہ دشنام نیست + چون باز بخد مت شیخ شیوخ العالم فرم  
آں ماجرا باز فرمودم شیخ شیوخ العالم ہاے ہاے بگریست و مریدان تحمل آنساز  
فرمود در غلبہ آنحال چنان بزبان مبارک را نہ کہ من دانستم شیخ شرف الدین  
رفت چون باز ہلی رسیدم شرف الدین قیامی نامندہ بود از شیخ نصیر الدین  
محمود روایت میکنند کہ مردے بخد مت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس  
سرہ العزیز کہ شیخ فرمود طعام پیش او آرند او گفت چندین گاہ باشد  
سلوکے بیند آں چہم چہم را کہ نے بیند آں چیز را بیندہ ہاے طیران سے کندہ مبارک  
بغیر پر بسوے عالم ملکوت پروردگار عالمیان ۔

کہ طعام گذاشته ام شیخ شیوخ العالم فرمود چرا گذاشته گفت من در وسیع  
ساکن بودم مسلمانان را بسبب تمردان کہ تہ تاختہ اتفاق افتاد فرزندان من  
اقرباے دیگر را اسیر کردند عورتے داشتم کہ دل و جان من تعلق او بود و انیزہ و انمیا  
اسیر شد بسبب او دل من نمی آرمید دل بر مردن نہادم شیخ شیوخ العالم فرمود  
کہ طعام بخور دینمیاں مردے رسید از اہل کتبہ با تخت بند او را پیش خواہ آوردند  
شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ترا تخلص خواہ شد اما آن مرد را کنیز کے بدی او قبول  
کرد آخر گفت کنیز کہ چہ خواهم کرد برابر او نمی رفت آن نویسنده گفت تخلص من  
متعلق بشرط او آن کنیز کہ است ضرورت کسان را برو گذاشت تا او را برابر کردہ  
را سوار کردہ سے بزنند چوں ایں نویسنده بر ملکہ کہ او را بندہ کردہ بود رسید بجز  
ملاقات او تخلص فرمود و کنیز کے کہ او را زناخت پیدا شدہ بود فرمود بدو بد بند  
چوں کنیز کہ بدو دادند نویسنده آن کنیز کہ را بدان مرد داد آخر بدو دید بقدری شد  
بہال عورت او بود و حاطو جمع گشت سلطان المشیخ نے فرمود مسیحیاجو ہن کسرا جتہ قاضی خطیب  
در نماز جمعہ خطا خواند یکے از زبان شیخ شیوخ العالم او را گفت نماز اداست کن ہمہ خلعت نماز گزارانند قاضی  
عبد اللہ قاضی اجود ہن بدو با گفتن گرفت آن قاضی عبد اللہ را قاضی محمد ابو الفضل گفتند  
او نیک جنگ جو بود گفت کہ مشتے کار از گزشتگان از جا بجای نیامدہ اند بعدہ چو  
شیخ شیوخ العالم در خانہ آمد با یاران گفت اگر کسی بر کسی تہور راند و آنکس تحمل  
کند و اگر او ہم از آن خود برانزد روا باشد ہمینا کہ ایں سخن بر زبان مبارک رفت قاضی  
عبد اللہ را فالج زد روی کثرت قاضی عی اللہ بخدست شیخ شیوخ العالم یک سہ  
شکر و آرد و گو سپید آورد و ریاسے شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ  
الغیر افتاد شیخ شیوخ العالم فرمود عبد اللہ در مدت ہفتہ سال ہر کسی از تو چیزے  
ہم میرسانید انوں سرحد و فال مصحف بیرون آید حکم ہماں باشد چوں مصحف  
بکشد و ندقہ ہتر نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام بیرون آمد قتال یاکون

اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَاحِبِ شَیْخِ شَیْخُوخِ الْعَالَمِ فَرَمُودِ مَیْمَنِ حُکْمِ تَہْمَنِ  
 ہر چند قاضی عیالہ جہد کر دینے نہ آوے اور وہ اگر دقاضی درخانہ رفت نقل  
 سلطان المشائخ فرمود وقتے دراجوہن مردے بنجدست شیخ شیوخ العالم  
 آمد آں مرد در گوش بابتگی گفت کہ در دہلی من و تو ہر دو سبق بودیم تا آن تھا  
 کہ در شہر قاضی مفتی پیش روی شیخ شیخ العالم بنیمنی بنوریاطن دریافت و کشف کرد  
 کہ اے بیچارہ اگر خواندن برائے بدل است نخواست و بخلت ایذاے مرساں  
 و اگر برائے عمل است ہینقدر کافی است کہ بخوانند و عمل میکنند مقصود از  
 خواندن علم شریعت برائے عملست نہ از برائے ایذاے خلق سلطان المشائخ  
 میفرمود مردے از دہلی رواں شد تا دراجوہن بنجدست شیخ شیوخ العالم  
 تائب شہد و در اثناے راہ مطرب پریشاں قدمے چند باو ہمراہ شد و ایں مطرب  
 بسیار خوش است و در بند آں مے بود کہ باں مرد تعلقے کنایں مرد میت دق  
 داشت بچہاں زانیہ میلے نکر و تا در منزلے در یک گردوں سوار شد تا نینظر  
 بیاید نزدیک آن نشست چنانکہ میان ایشان حجابے نماذ مگرہ در خیال  
 اندک مایہ دل آن مرد وہیل کرد تا سخنے گفت یادستے دراز کرد و آنحال آن مرد مرد  
 را دید کہ بیامد و طبایعہ بر سر کو آن مرد زد و گفت بنجدست فلاں بزرگی میروی  
 بر میت تو بہ ایں چیست آن مرد بر فور متنبہ شد القصہ چوں بنجدست شیخ شیوخ العالم  
 رسید اول سخن شیخ شیوخ العالم با آن مرد ایں بود کہ خداے تعالیٰ ترا آنروز  
 قوی نمکا ہدایت سلطان المشائخ مے فرمود کہ یارے بود از مردان شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قاسم اللہ سہ العزیز اور محمد شہ غوری گفتے  
 میرے صادق و معتقد راسخ بود بنجدست شیخ شیوخ العالم آمد مضطرب حیران  
 فرمود کہ چہ حال است گفت برادرے دارم رنجور و در ہم چنانکہ رقتے پیش  
 نماذہ است ایں ساعت کہ من بنجدست آمدہ ام چہ عجب کہ تمام شدہ باشد

۴ بد رستی کہ آن نیست از فرزندان تو بد رستی کہ آن فرزند عمل غیر صالح است۔

بسبب آن در ہم فریروز بریم شیخ شیوخ العالم فرمود و چنانکہ تو این ساعت سستی  
من ہمہ عمر بچنین ام و لے باکے نیکویم انگاہ اورا گفت برادر تو صحت خواہ  
یافت محمد شہ چوں در خانہ آمد دید کہ برادر نشسته است و طعام میخورد سلطان  
المنشاخ میفرمود کہ وقتے پنج درویش بخد مت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر رسیدند  
درویشانے درشت مران فراخ سخن از پیش شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرخواستند  
و گفتند با چندین گشتیم درویشے نیا فتم شیخ شیوخ العالم فریدالدین قدس اللہ سرہ  
الغریز فرمود کہ نشینید شمار درویشے نمایم ایشان اسناد کردند و رواں شدند  
شیخ فرمود چوں میروید باید کہ راہ بیابان مروید ایشان سخن شیخ شیوخ العالم  
را خلاف کردند راہ پیش گرفتند شیخ شیوخ العالم کسے را و عقب دو انید نفیض  
کردند کہ کدام راہ رفتند خرا آوردند کہ راہ بیابان رفتند شیخ شیوخ العالم چوں  
این خبر شنید ہائے ہائے بگریست چنانکہ بر ماتم کسے بگریزند بعدہ خبر آوردند اک  
ہر پنج تن را باد سموم بز و چہار بر جاکے ہا باشند یکے بر سر آب رسید و آب بیابا  
خورد ہما بخامد عرض میدارد کاتب حروف بر آنجا کہ خواجہ احمد ربیوستانی  
از مریدان سابق شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ الغریز بود او  
سے فرمود کہ من آبے بچمت توفیقی و غسل شیخ شیوخ العالم میرسانیدم روز  
پشت من در کردن گرفت بچمت آب آوردن مرا طلب شد گفتم کہ پشت من  
در و میکن مشک نمیتوانم آورد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ اورا پیش من آرند  
چوں بخد مت شیخ رتم بشیقت نزدیک طلبید و فرمود پشت خم کن من توضیح  
پشت خم کردم شیخ شیوخ العالم دست مبارک خویش بر پشت من فرود آورد  
و فرمود کہ برو آب بیار آنوقت باز کہ ایام جوانی بود تا این غایت کہ قریب  
بصد سال رسیده است ہرگز پشت من در و نکرد و مشکہائے آب با فراط  
مے آوردم و ہمین خواجہ احمد میفرمود کہ وقتے شیخ شیوخ العالم مرا جاہا مبارک  
خود شستن فرمود من آن جاہا کنارہ آب آوردم و بشتم و بخد مت شیخ

شیوخ العالم بر دم فرمود کہ برویکبار دیگر بشو من با خود گفتیم درین فرماں مقصود ک  
نمود بود و از من تقصیرے درین باب جامہ شستن رفته باشد اندیشیدم یاد آمد  
کہ من اول جامہ شستم بعدہ و قوسا ختم ادب آں بودے کہ اول وضو میکردم  
بعدہ جامہ مے شستم آیں بار اول وضو کردم و دو گانہ بگذاردم و جامہ با احتیاط  
تمام شستم و بخدمت شیخ کشیوخ العالم بر دم درین کرت نیز شیخ فرمود یک کرت دیگر  
بشو آیں بار حیرت من زیادہ تر شد اگر چه احتیاطے کہ در جامہ شستن باشد  
من بجا آورده بودم فاما چون فرماں شیخ بکیر بر نیچلہ شدہ است البتہ آیں  
بار نیز تقصیرے رفته باشد چون فکر کردم یاد آمد درین کرت جامہ شستم و  
برای خشک شدن بر شاخہای درختے انداختہ بودم کہ بالاسے آں  
شاخہاے دیگر بود و طیور بالاسے آں نشسته احتمال دارد کہ از ان طیور  
چیزی جاشدہ باشد و بر آں جامہ ہ افتادہ درین کرت کہ شستم بچہتہ  
خشک کردن در صحنہ انداختم چون آیں بار بخدمت شیخ بر دم قبول افتاد  
و کاتب حروف آں خواجہ احمد دریافتہ بود و بعبادت قدسوس او مشرف  
گشتہ و در عہد سلطان تغلق از اجودہن در غیاثپور آمدہ و بخدمت  
سلطان المشایخ مدتے بود پیرے عزیزے کہ قریب صد سال عمر رسیدہ  
بود بیچ انحنائے در قامت مبارک او پیدائشہ و ہم در آں ایام والد کاتب  
حروف سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ احمد را در خانہ طلبیہ  
بود و برادرم امیر داؤد ششماہ بود او را زحمتے حادث شد و چند روز شیر  
نخور دہ و چون او را در نظر مبارک آں بزرگ آورد و کیفیت زحمت او  
کہ شیر نمیخورد گفت آیں بزرگ انگشت مبارک خود بلعاب خویش تر کردہ  
بر لبہاے برادرم امیر داؤد مالیدہ فی الحال لبہا جنبانید خواجہ احمد را یہ  
فرمود کہ شیر بدہ چون دایہ جاسے شیر در دہن او نہاد میکیدن گرفت و ہمراہ خود  
نکلتہ ہضم در بیان کرامات والدہ مکرمہ شیخ کشیوخ العالم فرید الحق والدین

باب الفضائل و افکار جنس از حضرت سالت تاج محمد حضرت شیخ نظام الدین و الدین قدس سره  
 قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ فرمود شیخ کبیر را والدہ بود پس بزرگ  
 تاشیے دنوے در خانه درآمد اطفالہ خفته بود مذوالدہ شیخ شیوخ العالم پیدا بود  
 بحق مشغول چوں دزد آمد کور شد آواز داد اگر دریں خانه مرد است پدر و برادر  
 منست و اگر عورت است مادر و خواہر منست بر کہ هست من از ہایت او  
 کور شدم باید کہ مراد عا کند تا بینا شوم و تو یہ کیم والدہ شیخ کبیر دعا کرد و او بینا شد  
 و برقت والدہ شیخ شیوخ العالم این حکایت پیش ہمچس نکشاد ساعتی گذشتہ  
 مردے را دید مذسبوسے جفرا ت بر سر کردہ بیامد و اہل بیت او برابر او رسیدند  
 تو کیستی گفت من امشب بدزدی در نیخانہ آمدہ بودم عورتے بزرگ اینجا پیدا  
 بود من از ہمیت او کور شدم و بدعاے او چشم یافتم و من عہد کردم کہ بعد ازین  
 دزدی نکم اینک ایں ساعت آمدہ ام بال بیت خود تا مسلمان شوم انفر  
 برکت آں ولیہ ہمہ مسلمان شیدند سلطان المشائخ فرمود در انچہ شیخ شیوخ العالم  
 و اجدوہن سکونت ساخت شیخ نجیب لدین متوکل را فرستاد تا والدہ را  
 بیارد شیخ نجیب الدین والدہ ماچہ را از انجارواں کرد و در اثنامے راہ  
 زیر درخت فرو آمد دریں میان آجا جت شد شیخ نجیب الدین بطلب  
 آب فت چوں باز آمد والدہ را ندید حیران و تحیر ماند از ایں سبب چپ و  
 راست دوید و طلب کرد پیچ اثر والدہ نیافت بخد مت شیخ شیوخ العالم قصہ  
 باز گفت شیخ فرمود طعام ساختند و صدقہ کہ آمدہ است بداد مذ بعد از مدتے  
 شیخ نجیب لدین را در آنحد و گذر افتاد چوں در زیر آں درخت آمد در  
 او گذشت کہ در چپ و راست ایں موضع بروم کہ نشانے از والدہ بیام  
 همچنان کرد استخوانے چند یافت از استخوان آدمی با خود گفت باشد کہ  
 استخوان ہاے والدہ ماست شیرے و دوسے ہلاک کردہ باشد آں  
 استخوانہا را جمع کردہ در خلیطہ انداخت و بخد مت شیخ شیوخ العالم  
 فرید بحق والدین آو دو قصہ باز گفت شیخ فرمود کہ آں خلیطہ پیش من بیام

چون خریطہ بیاورد و میفشاند یک استخوان ہم پیدا شد سلطان المشایخ  
برخیزد چشم بر آب گرد و فرمود که این از عجائب روزگار است نکته ششم  
در بیان مرض و رحلت کردن شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سرہ  
سره العزیز و از فنا بدار البقا سلطان المشایخ میفرمود که شیخ شیوخ العالم  
فریدالدین را زحمت جلّه شد بدان زحمت رحلت کردند از سلطان المشایخ  
سوال کردند که شما در وقت نقل حاضر بودید چشم بر آب گرد و فرمود که خیر در ما  
شوال مرا بدلی رواں کرد نقل ایشان پنجم ماه محرم بود وقت رحلت از من یاد  
کرد و گفت فلاں دروہی است ایس سخن ہم گفت کہ وقت رحلت مشایخ  
قطب الدین من نیز حاضر بودم در بالشی بودم سلطان المشایخ این حیکت  
میفرمود و گریه میکرد چنانکہ در ہمہ حاضران اثر کرد و میفرمود شب پنجم ماه محرم  
زحمت شیخ شیوخ العالم غالب شد نماز خفتن بجاعت گذارد و بعد از آن  
بہوش گشت ساعتی شد بہوش باز آمد پرسید کہ نماز خفتن گذاردہ ام گفتند  
آری گفت یکبار دیگر بگذارم کہ دانہ چہ شود دوم کرت نماز گذارد و باز بہوش  
شد ایس بار بہوش بیشتر شد باز بہوش آمد پرسید کہ نماز خفتن گذاردہ ام  
گفتند دوبار گذاردہ اید فرمود کہ یکبار دیگر بگذارم کہ دانہ چہ شود سیوم کرت  
سم گذارد و بعد از آن بر حمت حق پیوست کاتب حروف از والد خود سید محمد  
کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد چون شیخ شیوخ العالم بر حمت حق پیوست  
و در مقام مقصد صریق قرار گرفت غسل دادند و در محل چادر بے  
خواستندے تا بالا سے جنازہ شیخ شیوخ العالم باندازند والدین بندہ  
میگفت کہ مرا یاد است کہ میر یعنی سید محمد کرمانی جد کاتب حروف  
تجلیل در خانہ آمد از والدہ والد کہ جدہ کاتب حروف باش چادر بے طلبید  
چادر سے نوپید بسید محمد کرمانی داد و آن چادر بالا سے جنازہ شیخ شیوخ العالم  
فریدالحق والدین قدس سرہ العزیز انداختند و اتفاق فرزند الدین شیخ شیوخ العالم

این بود که بیرون حصار اجودهن در مقامی که شهر اخفته اند اجادفن کنند بدین  
نیت بیرون حصار آورند و بیرون میایند و چاره نظام الدین که پس محبوب  
شیخ شیوخ العالم بود رسید و او چاره بود بر سلطان غیاث الدین بلبن  
در قصبه بیلی بود شیخ شیوخ العالم را در خواب دید که بخیر است خود بخواند و چاره  
نظام الدین اجازت بست و جانب اجودهن روان شد و آن شب که نقل  
شیخ شیوخ العالم بود در اجودهن رسید فاما دروازه های حصار بسته بودند  
شب بیرون حصار ماند و آن شب که شیخ شیوخ العالم رحلت میفرمود  
و میگفت نظام الدین آمد و لیکن چه سود که ملاقات نشد چون بامداد شد خواست  
که درون درآید نزدیک دروازه رسیده بود که جنازه شیخ شیوخ العالم بیرون  
آوردند الغرض از برادران رسید که کجا دفن خواهند کرد گفتند بیرون حصار  
نزدیک شهرداری که شیخ شیوخ العالم بیشتر اینجا مشغول بودند و مقامی مروح  
است خواه نظام الدین گفت اگر شما شیخ شیوخ العالم را بیرون حصار دفن  
کردید شما را بیخس اعتبار نکنند هر که زیارت شیخ شیوخ العالم بیایدیم از بیرون  
زیارت کند و بگذرد و بعد نماز جنازه هم بیرون کردند و اتفاق آن شاهزاده  
باز درون حصار آوردند و درین مقام که مدفونست دفن کردند سلطان المشایخ  
میفرمود مردی بخیر است شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس سره علیه السلام  
آمد و گفت اگر فرمایا باشد حجره براس مسکینان که از بیرون آب و هیزم می  
آرند از خشت بنا کنم شیخ شیوخ العالم فرمود که مدت هفت سال است که مسو  
بنده نیت کرده است که خشت بر خشت نهند القصه آن مرد او را شیخ را  
برای داشت که حجره عمارت شود و بچنان شد فاما بعد نقل شیخ شیوخ العالم  
آن حجره را خراب کردند و روضه تمیر که شیخ شیوخ العالم هم اینجا شد سلطان  
المشایخ میفرمود که بهیئت الحمد شیخ شیوخ العالم خشت خام حاجت شد چون  
موجود نمی شد در خانه شیخ شیوخ العالم که بخشت خام برآورده بودند از آن



بال ل و فضائل خواجگان چشت از حضرت سالت احمد حضرت نظام الحق والہین قدس سرہ

91

ور خشت فرود آوردند تا در کج خریج شارب طیب اللہ مرقدہ وجعل خطیرۃ القدس مشوا  
پوشیدہ نمازکہ تولد حضرت شیخ شیدوخ فرید الحق والہین مسوگوں شکر و برکت پانصد  
شصت و نہ بود و وفات حضرت الیشاں در شش صد و شصت و چہار بود  
عمر حضرت الیشاں تو دو و پنچ باشد واللہ اعلم و ارادت آوردن حضرت نجشکر  
بہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہما العزیز و پانصد و ہشتاد و چہار بود  
بعد از ارادت آوردن ہشتاد سال در عقد حیات بود طیب اللہ مرقدہ وجعل  
خطیرۃ القدس مشواہ از حضرت سلطان المشائخ پرسیدند کہ عمر شریف  
حضرت شیخ شیدوخ العالم فرید الحق والہین قدس اللہ سرہ العزیز چند سال  
بود فرمودند کہ نو و پنج سال و بوقت نقل این سخن میگفت یا محی یا قیوم  
سلطان المشائخ فرمود کہ اہل شیخ سعد الدین حمویہ نقل کرد بعد از ولادت سال  
نہ سیف الدین ماخرزی بعد از ولادت سال نہ شیخ بہاوالدین زکریا بعد از ولادت  
سال نہ شیخ شیدوخ العالم فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز سلطان المشائخ فرمود کہ خوش  
آمدی بود کہ پنج بزرگوار در حیات بودند شیخ شیدوخ العالم فرید الحق والہین  
و شیخ ابوالغیث یمنی و شیخ سیف الدین ماخرزی و شیخ سعد الدین  
حمویہ و شیخ بہاوالدین زکریا قدس اللہ سرہما العزیز این ضعیف گوید قطعہ شیخ اعظم  
فرید ملت و دین و شیخ ابوالغیث و شیخ سیف الدین و شیخ سعدی حمویہ شیخ الوقت  
شیخ صاحب نفس بہاوالدین و بود ہر پنج پیر و یک عصر و ہر یکے بادشاہ دنیا  
و دین و منہم آن سلطان المشائخ و آن برہان الحق و آن سرور اولیا  
و دین و آن پیشواے اصفیاء عالم یقین و آن عالم علوم ربانی و آن  
کاشف اسرار رحمانی و آن بطاہر و باطن آراستہ و بوجود مبارک خود امو  
عالم پیر است و آن والہ صفات حق جل و علی و آن عاشق ذات باری تعالی  
و آن معدن کان کرامت و آن صورت لطافت و آن بکثرت بکامیاں  
اولیا معروف و آن بہمہ اوصاف گزیدہ و میان اصفیا موصوف و تینے

بال فضل و بکمال خواجه گنج شمس از حضرت سید الشہداء حضرت نظام الحق والدین قدس العزیزہ مریدین  
 سلطان المشائخ نظام الحق و حقیقہ و شریع والدین وارث الانبیاء و المرسلین محبوب  
 سید سلطان الاولیاء نظام الدین محمد محبوب لہی بن سید احمد بن سید  
 علی البخاری اچشتی الدہلوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم العزیزین ضعیف  
 گوید بیتی ذاتے کہ در لطافت طبع و کرامتش پشاش نبود و نیز نباشد و نیز  
 امیر خسرو در ماح سلطان المشائخ چہ خوش گوید قطعہ قطب عالم نظام  
 ملت و دیں کا قباب کمال شید رخ او و زنجیر و زنجیری و معروف  
 یادگار ہے است ذات فرخ او و شیخ ایشان اگرچہ نین بودند ورنہ بودند  
 اینچنین شیخ او و زسے درونہ دریاوش او کہ قدح ہائے الامال ہر لحظہ و  
 ہر لمحہ از عالم غیب از ساقی و سقاہم ربہم شراباً طہوراً و میکشید بزرگے  
 خوش گوید بیتی دریا کشم از کف تو ساقی و نگذارم نجر عمہ باقی و ذرہ اسرار  
 دوست بیرون نمیداد چنانچہ بارہا میں مصرعہ بر زبان مبارک او میرفت  
 مصرع مرداں ہزار دریا خورد و نشنہ رفتن و این چہ قوت و حوصلہ بود  
 کہ تافنس آخر ہم بر قاعہ صحو بود این ضعیف گوید قطعہ جنی را کہ را صاحب  
 صحو میگیرند و بجنب قدرش او را نبود این مقدار و برفت راہ ہمیر ہدایم پے  
 بر پے و چہار یار شمی را بکشت نیم یار و اکثر درونہ مبارک او از غلبہ عشق  
 موج زدے بقوت صحر موز اسرار دوست نگاہ داشتے فاما نعم البدلے دم سر  
 از سینہ مصطفیٰ بر آوردے آب دیدہ خون آلودہ گرم از راہ چشم چوں جوے آب  
 بیرون میراندے خواجہ شمس الدین و میر خوش گوید بیتی آہ سربستہ من  
 اشک مراد دل گفت و خیز بارے تو بیرون رو کہ گذریافتہ و شیخ  
 سعدی در بنی چہ خوش گوید بیتی گرفتہ آتش دل در نظر نمی آید و نگاہ  
 نے کتنی آب چشم پیدا را و شیخ عطار نیز خوش مینویس رباعی عاشقی چیت  
 ترک جاں گفتن و سہ کونین بے زباں گفتن و راز ہائے کہ در دل پرتوخت  
 جملہ از چشم خون فشاں گفتن اگرچہ ایں بادشاہ از اہل محبت از یاران متاخر  
 نوز شایہ ایشان را پروردگار ایشان آب پاک۔

شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الخزیر بزرگے خوش گوید قطعہ  
خاقانی بعد از سہ مراتب آدمی زاد بعد از سہ کتب رسید فراق و گل  
باہمہ خورمی کہ دارد از بجا گیا رسید بیستہاں و لیکن بحجت و عشق باری تعالی  
کار خود از یاران اعلیٰ پیش برد و پر مشایخ کبار سبقت گرفت ایں ضعیف گوید  
بیت زمیں را با سمانسبت نیا شد فلک با عرش کے دارد مساوات و  
کوئے محبت از میدان شہسواران دین بچو بادشاہان مرداں در ریو دایں  
ضعیف گوید بیت تو بادشاہی و بیچارگاں اسیر کند تو شہ سواری و عشق  
خاک پاے سمنہ و نکتہ بندہ کیندہ را چہ زہر و یارے آں باشد کہ وصف چہ نیند  
بادشاہ بدین زبان ملوث کند ایں ضعیف گوید بیت بدین زبان ملوث  
مرا چہ زہر بود کہ وصف ذات تو گویم من شکستہ گدا و در نیغی بزرگے خوش  
گوید بیت آسمان را چہ ثنا گوید بیچارہ زمیں و مدح خورشید چہ انداز سہا  
حق علیم است و علام است از ماں کہ خیال جمال ولایت ایں بادشاہ در دل  
میگذارد و تکریم و دہوش میگردم کہ چہ نوسیم و بچو جد و صاف ذات عظیم المثال  
در تحت عبارت و حیز استعارہ نیکنی بزرگے خوش گوید قطعہ دل خواست  
کہ آرد عبارت و وصف رخ او با ستغارت و شمع رخ او زبانہ زد و  
ہم عقل بسوخت ہم عبارت و شیخ سعدی خوش گوید بیت نشان پیکر  
خوبت نے توانم داد کہ از ماں آں خیرہ میشود بصرم و بجز خویش معترف  
یشوم ایں ضعیف گوید بیت ترا صفت دل بیچارہ کے تواند کرد و بجز خویش  
اقرار میکند اینک بزرگے خوش گوید در نیغی بیت ماکہ در شکل یا حیرانیم  
سیراوصاف او کجا دانیم و باز چوں آتش محبت ایں سلطان المشایخ  
شعلہ میزند و آئینہ دل را کہ بگذرت بشریت آلودہ است بانوار محبت روشن  
میگرداند طاقت نے ماند از پیر ہر موعے کہ برتن ایں ضعیف است نعرہ  
شوق میخیزد مصرع نعرہ شوق مے زخم تار مے است در تنم و امید از

فضل ذوالجلال لایزال متعال آنست که از دریای محبت این سرور شهاب  
درگاه بے نیازی جبرئیل در کام این بیچاره که بوی ازاں بدور سیده است  
بچکد مصرع امیر خوبان آخر گدای کوی توام \* این ضعیف گوید بیت  
زور و عشق میزد و محمد پرده اے ساقی \* ازاں دریای عشق آمین تا او  
بجنبر گردد و به عشق جمال آں بادشاه دیں تالاب گور قص کنان برود و شیخ  
سعدی گوید قطعه گرسد از تو بگو شمع که بمیراے سعدی \* تالاب گور با عزاز و کرا  
بروم \* در بدنام بدر مرگ که چشمم باشت \* از محد قص کنان تا بقیامت  
بروم \* فاما اعتقاد و محبت آں حضرت صادق است و یقین و اثبات که این  
شکسته را سیاه بندگان سلطان المشایخ حشر خواهد بود زیر علم محبت آنحضرت  
چنانکه خواهد یافت که گفته اند جوینده یا بنده باشد من طلب شیئا و جلا و جلا  
و ذکر این بادشاه دین مشتمل بر پانزده نکته است نکته اول در بیان نسب  
و حسب سلطان المشایخ قدس السدرہ العزیز مقرر صاحب دلان عالم باد آبا  
واجبه ادب بزرگ و ارساطان المشایخ از شهر بخاری بودند که کنج علم و کان تقوی  
است جد پدرین سلطان المشایخ را خواجه علی بخاری میگفتند رے و جد ویر  
را خواجه عرب و این سرد و بزرگ مصاحب برادر یکدیگر بوده اند و بخاری یکجا در  
لاهور آمدند و از لاهور یکجا در بداول آمدند چون در آن ایام قبه الاسلام  
شهر بداول بود همانجا سکونت ساختند و خواجه عرب خواجه ممکن بود و مال  
بسیار و بندگان پیشمار داشت و بندگان او بعضی بکسب بعضی بمال او بخار  
میکردند الغرض خواجه عرب دو فرزند داشت یک دختر و یک پسر خواجه  
عبدالله ابنه خواجه سعید ابنه خواجه عبد الغزیز ابنه خواجه حسن هر چهار پشت  
حضور خواجه مذکور بودند و میان این دو بزرگ اتفاق قریب شد خواجه عرب دختر  
خود آں ولیه خدا رے آں رابعه عصری بی زلیخا راحمه الله علیها که خال  
پاک روضه تنبیر که ادا مردوز در شهر دلی در سال اهل در دو کعبه حاجات در ماندگا

است بخواجه احمد بن علی پدر سلطان المشایخ تسلیم کرد و اسباب دنیاوی  
باسم جہم چنانکہ رسم بزرگان است بدلاں شفیقہ اہل محمدی داد و حق تقاے ازاں  
صدت پاک ایں دَرَکان کرامت و سرمایہ عشق و محبت یعنی سلطان المشایخ  
را پیدا آورد و روشنائی در عالم آزاں آفتاب جہانگیر طابہر گشت تابو اسطہ  
او جہانیاں در دنیا پرورش و در آخرت خلاص یابند شیخ سعدی گوید  
بیت آفرین خدایے بر پدرے کہ ازو ماند انچنین پسرے \* بزرگے خوش  
گوید نظم پدرے کہ انچنان خلف است \* مادرے را کہ انچنین پسر است \*  
اقتابش بر آستین قیاست \* ماہتابش بر آستان درست \* الغرض سلطان  
المشایخ در عالم صغر بودہ کہ پدر سلطان المشایخ خواجہ احمد علی اکسین البخاری  
را زحمت شرب شے آشفیقہ اہل محمدی والدہ سلطان المشایخ خوابید کہ اورا  
میگویند از دو کس یکے را اختیار کن یا خواجہ احمد را یا پسرا یعنی سلطان  
المشایخ را آں پادامن سلطان المشایخ را اختیار کرد چون روز شد آں  
خواب با ہیچکس تلفت و در زحمت خواجہ احمد ترک اتھادی کرد و انچہ مطلوب  
و مطبوع آں بزرگ بود از ما کولات و مشروبات بدو رسانیدن گرفت  
تا بے چند گاہ خواجہ احمد بر حمت حق پیوست و آں بزرگ ہم در سواد بداو  
مدفن یافت چنانکہ تا ایں غایت روزہ بختہ کہ او ہما نخواست ماہوا المقصود سلطان  
المشایخ قدرے بزرگ شد والدہ در مکتب فرستاد و کلام اللہ بخواند  
و تمام کرد و کتابھا خواندن گرفت کتابے بزرگ نزدیک بود کہ تمام کند استاد  
سلطان المشایخ گفت کہ تو کتابے معتبر تمام میکنی ترا استاد تشمندی  
بر سر مبارک خودے باید بست سلطان المشایخ ایں حکایت پیش والدہ  
خود گفت و آں مخدومہ جہاں کہ جہاتے در کشف حمایت اوست بدست  
مبارک خود دیر سمانے برشت و دستارے ازاں با فانیہ چوں سلطان  
المشایخ آں کتاب تمام کرد والدہ بزرگوار ترتیب طعمائے کرد و چند نفر

از بزرگان دین و علمائے اہل یقین را طلب کرد و در آن مجلس خواجہ علی مرید  
شیخ جلال الدین تبریزی بود کہ نعمت دینی از ویافت و در آن زمان بکبریا  
مشہور گشتہ بود چوں طعام خرچ شد سلطان المشائخ آن دستار برفت دست  
مبارک کردہ بمجلس درآمد تا در نظر این بزرگاں در سربند و شیخ علی مذکور  
یک سہ دستار بدست مبارک خود گرفت و دوم سہ دستار بدست سلطان  
المشائخ داد سلطان المشائخ آن دستار کرامت بزمہ بست اول سہ در قدم  
خواجہ علی آورد و خواجہ دعا کرد حق تعالی ترا از علمائے دین گرداناد و بختیاری  
ہمت رسانا د بعدہ سہ در قدم اہل مجلس مے آورد و دعا مے آں صادق  
را خریداری میکرد الغرض چوں فقیر نعمت اللہ نوری در کتاب سیر الاولیا  
دید کہ ذکر شجرہ طیبہ اجداد بزرگوار حضرت سلطان المشائخ خواجہ علی الحسین البخاری  
و جد مادرے سلطان المشائخ خواجہ عرب الحسین البخاری کاتب حروف  
کتاب سیر الاولیا سید محمد بن سید مبارک بن سید محمد علوی کھنچی  
الکرامانی مندرج ساخته بود بنا بر اں این شجرہ طیبہ اجداد بزرگوار خود خواجہ  
عرب و خواجہ علی جد حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہم العزیز معفن  
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ از بزرگان خود بنده صحیح رسیدہ است  
دریں تکتہ و سیر الاولیا را بشارت حضرت سلطان المشائخ تحریر یافتہ است  
و نظر صاحبہ الدین عالم خواندناں اللہ تعالیٰ ابیات در شجرہ طیبہ

سوائے عبارت  
سیر الاولیا کہ شجرہ  
طیبہ اجداد بزرگوار  
حضرت سلطان  
المشائخ حضرت  
نعمت اللہ نوری  
نوشتنہ اند و حضرت  
نعمت اللہ نوری  
بزمہ جد حضرت  
سلطان المشائخ  
چوں مناسب  
مقام بود در مذکور  
حسین نسب مختصر  
تجربہ آمد و سوائے  
ذکر شجرہ طیبہ نیز  
سطرے از احوال  
اولاد آنحضرت صلعم  
ہم نوشتنہ بودند چوں  
غالی از فائدہ خود  
نرسوسورث ما  
سوائے از نوشتنہ  
مستفید سیر الاولیا  
لیکن بسبب آنکہ  
حسب الارشاد  
حضرت سلطان  
المشائخ بود بھرق  
بقلم آمد۔

### ابیات

بعد حمد خدا و نعمت رسول از امام الحق حسین شاہ دین در جہاں من بعد او قائم مقام او چوں محل جانب فردوس را ند میوہ ماند از شاخ آن عالی درخت	میکم ذکر سے از اولاد بقول یادگار سے بود زین العابدین بود باقر نور چشم آن امام زود عالم جعفر الصادق بمہماند موسی الکاظم امام نیک بخت
---	---

بود امام اسکین علی الرضا  
 ماند فرزندش محمد نیک نام  
 زو علی الہادی اندر دھہ ماند  
 آمد آنکہ جعفر ازوے در وجود  
 گوہر روشن زکان جعفر است  
 از علی الصغیر جو عبد اللہ زاد  
 زو علی آمد دو عالم را سعید  
 وز حسن آمد محمد یادگار  
 بود او سید حسینی البخاری با خدا  
 سوے باغ خلد او ہم رو نہاد  
 اہل جنت را شدے او ہماں  
 سالک راہ ہدے عبد العزیز  
 احمد ازوے بود با طلقہ عظیم  
 داشت او شغل بزرگ از حق مدام  
 بود و انا و فقیہ روزگار  
 بود و صد الدین ثمر از شاخ او  
 صالح آمد زان نکو فرد وجود  
 نعمت اللہ نوری ازوے والسلام

زان فرغ شغل راہ ہدے  
 کرد او رحلت سوے دار السلام  
 چوں فروغ حق بغر و سش رساند  
 آسماں سوے بہشتش رہ نمود  
 سرور عالم علی الاصفراست  
 گشت عالم خورم و آفاق شاد  
 ہم ز عبد اللہ احمد شد پدید  
 وز علی آمد حسن فرخ تبار  
 ماند ازو خواجہ عرب فرخندہ رہے  
 آخر ازوے خواجہ عبد اللہ  
 ماند ازو خواجہ سعید اندر جہاں  
 ماند زان صاحب دل اہل تمیز  
 زو حسن ماند از حسن عبد الکریم  
 ماند فرزندش بود طاہش نام  
 ماند عبد القاہر ازوے یادگار  
 روشنی بخش چراغ کاخ او  
 در صلاح و نہد چوں او کس نبود  
 ماند فضل اللہ زان عالم مقام

و کرسب اہل شجرہ طیبہ حضرت قطب الاقطاب محبوب لعالمین سلطان  
 المشائخ نظام الحق و الشرع والدین سید محمد نظام الدین اولیا  
 قدس السرہ العزیز بن سید خواجہ احمد وجہ حضرت ایشاں سید خواجہ  
 علی الحسینی البخاری بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید میر علی  
 وجہ ماوری حضرت سلطان المشائخ سید محمد نظام الدین بن سید خواجہ

عبدالحسین بن علی بن سید محمد بن سید حسن بن سید میر علی بن میر احمد بن میر علی  
عبدالدین میر علی بن میر علی بن سید جعفر بن سید علی بن الامام بن سید علی الهادی  
الشی بن الامام سید محمد بن ابجواد بن الامام سلطان الشهدا حضرت امام  
علی موسی الرضایان الامام حضرت موسی کاظم الغیظین الامام الهام حضرت  
امام جعفر بن الصادق بن الامام حضرت محمد بن الباقر بن الامام علی حضرت  
امام زین العابدین بن الامام فی الارض و اما سلطان الشهدا حضرت امام  
حسین الشهدی فی الکربلا بن الامام فی المغارب المشارق حضرت امیر المؤمنین  
علی المرتضی و علیهم السلام و اکرام و ام الامام السعید الشهدی حضرت امام  
حسین حضرت فاطمة الزهراء علیها السلام بنت حضرت فضل الانبیاء اکرم المخلوقین  
رسول الله صلی الله علیه و آله و کائنات من المخلوقات رحمة للعالمین حضرت محمد رسول الله  
تعالی علیه و آله و ائمه الطاهرات و جمیع اصحابه الاحیاء و الابرار الاولیاء المحبوبین المقربین  
حضرت الغفار برحمتک یا ارحم الراحمین و یا اکرام الاکرین و کفر زندان حضرت رسول  
صلی الله علیه و آله حضرت صلی الله علیه و سلم را چهار فرزند بود و ذلک طیب طاهر قائم  
ابراهم و چهار دختر خور و ترین دختران آن سرور و کائنات صلی الله علیه و  
سلم فاطمة الزهراء رضی الله تعالی عنهما و بزرگ ترین بنات آن سرور صلی الله علیه و سلم  
زینب و ویرا بایسر خاله اش ابوالعباس بن الریح بن عیسی العزیز بن  
عبد المنان عقیقه فرمودند و عیسی رقیه حضرت علیه السلام با عقیقه بن ابی لهب  
نکاح یسته بود بعد از موت او رقیه را حضرت عثمان بن عفان رضی الله  
عنه و حضرت ایثار بجانب حبشه هجرت کردند سیوم ام کلثوم و نام او اسنه  
بود و ویرا اول عقیقه بن ابی لهب نکاح کرد او پیش از رسم دیوی ویرا طلاق  
داد بعد از وفات رقیه عثمان داد و بقول صحیح است بی بی فاطمه قوم حضرت  
شاه مردان علی بی بی زینب قوم ابوالعباس بی بی رقیه قوم حضرت  
عثمان چون بی بی رقیه فوت شد بعد از بی بی ام کلثوم را حضرت عثمان

و ذکر زندگان آن  
حضرت صلی الله علیه  
و آله و سلم حضرت  
نعمت الله تعالی  
رضی الله تعالی عنه  
حسب الله شاره حضرت  
سلطان المشایخ  
رضی الله تعالی عنه  
نوشته اند و سوری  
عبارت سیر الاولیاء  
بسیب شستن حضرت  
نعمت الله تعالی  
داخل این کتاب  
منوده شد -



داود از آن سبب حضرت عثمان را و النورین میگویند فکر ازواج مطهرات آنحضرت  
صلی الله علیه و سلم به ترتیب نکاح ایشان اول حضرت خدیجه بنت خویلد دوم همسر  
بنت رستم سوم حضرت عایشه صدیقہ بنت ام رویاں مهر عائشہ متاعی بود  
که به بنجاه درم از زندی برادری آنکه مهر او پانصد درهم بود و رسول علیه السلام آنرا  
قبض کرده تسلیم نمود چهارم حفصہ دختر حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه مادر زینب  
پنجم حرمیمہ بنت زینب ششم ام سلمہ بنت امیہ بنم زینب بنت جحش ششم  
جوریہ بنت حارث بن نمیر بن ثعلبہ الحارثی و سیم حبیبہ بنت ابی اخطب میفرمود پیغمبر علیه  
سنة زن دیگر بودند که بعضی از ایشان نکاح کرده و زفاف واقع نشده و بعضی ازینهارا  
خواستگاری کردند نکاح با ایشان اتفاق نیفتاد فاما سمری سہ بودند اول مادر  
بنت شہرہ بنت قطیمہ دوم ریحاں بنت زید عمر سیوم کینز که زینب بنت  
جحش با آن سر بر بخشیده بود و اما دختران و سہ زینب بزرگترین بنات آن سر  
علیه السلام ولادت او در جابلیہ در سال ستمی م از واقفہ فیل ویرا با سپر خاله اش  
ابو العباس عقد فرموده بودند و در روز بد چوں ابو قریش گفت من گواهی  
میدهم خدایکے است محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم بنده و رسول اوست پس  
آنکه بیرون آمد خود را به پیغمبر علیه السلام رسانید آنسہ و زینب را بهما نکاح  
اول بوسے باز گردانید و روایت آنکه محمد بنکاح کرد مجمع الفتاوی عینہ -  
سَاءَ لَتُ الشَّيْخُ أَوْ مَا مَحْمُودُ الدِّينِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ مَنْ لَهُ أَلُو سَيِّدُ  
وَأَبِ لَيْسَ لَسَيِّدٍ هَلْ هُوَ سَيِّدٌ فَقَالَ أَسْتَأْذِنِي شَمْسُ الْأَوَّامَةِ الْكَوْزِي  
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ هُوَ سَيِّدٌ وَاسْتَدَلَّ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَاتٍ  
نُفُوحَ وَابْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ شَجَّةَ الْأُمَامِ وَتِلْكَ فَجَبْنَا أَيْتَانَا هَا الْأَيَّةُ  
وَرُوَيْتُ فِي تَأْوِيلَاتٍ عَنْ عَلَيْهِ مِنْ أَوْلَادِ إِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَ أَوْلَادِي  
مِثْلَ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رُكْبَتَيْهَا الْحَيِّ وَتَنَخَّلَتْ عَنْهَا هَلْكَاءُ  
لِكَلِمَةٍ دَوْمِ دِرْيَانِ پیرا آمدن محبت شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس

سره العزیز سلطان المشائخ را و آمدن ازید اول در شهر مدلی بجهت تعلم سلطان  
 المشائخ میفرمود را بچرخور و بودم بقدر دوازده ساله کم یا بیش لغت میخواندم  
 مردے کہ اور ابو بکر خراطه و ابو بکر قوال ہم گفتند بے بخت است ازین آمد  
 لکرا ظروف ملتان آمدہ بود او حکایت کرد کہ من پیش شیخ بہاوالدین زکریا قدس  
 اللہ سرہ العزیز سماع گفتہ ام و اس قول میگفتم لَقَدْ کَسَعَتْ حُجَّةُ الْهَوَا حُجَّتَی  
 مصراع دوم یاد نیامد شیخ یاد او بعدہ مناقب شیخ بہاوالدین زکریا گفتن گرفت  
 کہ انجا ذکر جنین و عقبہ جنین تا کنیزکانے کہ اس سیکندرمہ کر میگویند ایس و مانند ایس  
 بسیار گفت یعنی بیچ در دل من نشست بعد از اں حکایت کرد کہ از انجا در  
 اجوہن آدم شائے دیدم جنین و جنین الغرض چوں مناقب شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق الدین قدس اللہ سرہ العزیز در گوش من افتاد محبتہ و ارادتہ بصدق  
 در دل من درآمد تا چنان شد کہ بعد ہر نماز سے ذہ ذہ بار میگفتم شیخ فرید ذہ ذہ  
 میگفتم مولاناے فرید انکاہ میخفتم پس ایں محبت بغایت رسید کہ جملہ یاران مرا  
 از یمنی خبر شد چنانکہ اگر از ایں سخن پرسی پندے و خواستندے کہ سو گند  
 دینہ میگفتندے سو گند شیخ فرید بخور بعد از اں چوں شانزدہ سالہ شد غنیمت  
 دہلی شد پیرے عزیزی عوض نام ہمراہ شد در اثناے راہ اگر جابے خوف شیر  
 و یا دزد بودے گفتے اے پیر حاضر باش و اے پیر مادر بنیاد تو میردم من از تو  
 پرسیم کہ ایں پیر کرامیگوئی گفت شیخ شیوخ العالم فرید الدین زاد من قلق  
 و اضطراب محب شیخ شیوخ العالم زیادہ تر گشت تا در شہر آمدہ شد قضا را ہم در  
 جوار شیخ نجیب الدین متوکل برادر شیخ شیوخ العالم فرو دادیم مکتہ سیوم در  
 بیان علم و تبحر سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز  
 سلطان المشائخ میفرمود چوں در شہر درآمد سہ چہا رسال تعلم و تبحر کردم و  
 ہمدراں ایام کہ تعلیم میکردم اگر چہ در صحبت متعلمان و انا بودے فاما کرات گفتے  
 لہ من میان شما نخواہم ماند و چند روز پیش میان شما نہ ام چنانکہ بقیہ ایں حکایت

در نکته سکونت سلطان المشائخ تحریر یافته است مقصود ازین سخن اینست چوں  
حق تعالی بحسب خود نصیب سلطان المشائخ کرده هم از ابتدا به خاطر مبارک او بر آن  
بود که از همه قطع کند و بادوست بسازد مصرع که در یکدل نیکی غم جان غم جان منقول  
است که تعلم و علم سلطان المشائخ بحدی رسید که بینا شملان تیر طبع و دانشمندان  
کامل مشهور گشت و بخطاب مولانا نظام الدین بخت محفل شکن مخاطب گشت  
و از هر علمی حقیقی تمام و نصیبی کامل بگرفت چوں در علم فقه و اصول فقه استحضار  
تمام حاصل کرد شروع در علم فضل کرد و بواسطه مولانا شمس المله والدین دامغانی  
که یار و سبق سلطان المشائخ بود و دو جد مادرین کاتب و پیش شمش المله والدین  
که در علم و فضل در عصر خود مستثنی بود و بیشتر استادان شهر گردان او بودند و نایب  
علم بحث کرد و چه مقام حریری یا گرفت چوں این علم بکمال رسید شروع در علم  
احادیث نبوی صلی الله علیه و سلم و کلمات آنکه چه مقام حریری یا کرده بود و مشایق  
الانوار یا گرفت پیش مولانا کمال الدین زاهد که عالم و زاهد زمانه بود و در علم حدیث نبوی  
احادیث بے نظیر و یگانه عصر بود و مشارق الانوار بحث کرد و غوامض این علم در بیان  
و تصحیح سه قصه و روایات احادیث باقصی الغایات تحقیق کرد نکته چهارم در بیان بعضی  
و قایق احادیث که سلطان المشائخ قدس سره الخیر تقریر کرده است سلطان  
المشائخ میفرمود که من از مولانا و جیهلمدین پابلی پرسیدم که در حدیث است  
اصنعوا کل شیء الا نکاح ظاهری حدیث می آگایان که نکاح حرام است پس  
منتهی این چه باشد ساعتی تأمل کرد و گفت شما بیان فرمایید لقمه صحابه در بندگی  
حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم عرض داشت کردند چوں زنا را حایض  
میشوند بستر علیحد میکنند یا چه میفرمایند حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم فرمود اصنعوا  
کل شیء الا نکاح یعنی فرود گیرم یا بید و بالانصر و کنید و میفرمود که غیر علیهم السلام  
فرموده است صَوِّمُوا الشَّهْرَ شَهْرًا قَاضِي مَحْيِ الدِّينِ کاشانی رحمه الله علیه



باب اول در فضائل خواجگان حضرت تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قدس سره

۱۰۳

و این شک از راوی است هر دو لفظ را معنی واحد است از اینجا است که در حدیث  
 سماع شرط داشته اند و میفرمود رسول صلی الله علیه و سلم فرموده است حَبَّبَ  
 إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثُ الْطَيِّبِ وَالنِّسَاءُ ثُمَّ سَأَلَنِي فِي الصَّلَاةِ بَعْدَهُ فَرَمُود  
 مقصود از این تا و عائشه است سبب آنکه از همه عمرها میل رسول صلی الله علیه  
 و آله و سلم جانب بیشتر بود و مقصود از ثُمَّ سَأَلَنِي فِي الصَّلَاةِ فَاُطَمَنتُ است رضی الله  
 عنها آن ساعت او در نماز بود بعد از آن فرمود بعضی گویند مقصود از این نماز  
 است اگر مقصود از این صلوٰه بودے صلوٰه را مقدم داشته برین دو چیز انگاه  
 فرمود خلفاے راشدین نیز چون ابوبکر صدیق و عمر خطاب عثمان و  
 علی رضی الله عنهم بروفق لفظ رسول صلی الله علیه و سلم سه گان چیز گفتند  
 اینجا جبرئیل از حضرت عزت فرماں رسانید که من نیز سه چیز دوست میدارم  
 شَأْنٌ ثَابِتٌ وَعَيْنٌ بَاكِ وَ قَلْبٌ خَاشِعٌ و میفرمود که رسول صلی الله علیه و سلم  
 بسیار جای فرموده است کسیکه چنین کند او فردا با من در بهشت یکجا باشد  
 و در بیان انجیریت اشارت بدو انگشت کرده انگشت شهادت و انگشت میانه  
 و فرمود که این دو بعد از سلطان المشائخ فرمود یعنی همچنین درجه که مرا باشد بختین  
 در جوار او را دهند زیرا که انگشتان خلق که هست انگشت میانه بلندتر از مسبحه اند  
 اما انگشت میانه و شهادت از آن رسول صلی الله علیه و سلم هر دو برابر بودند  
 و میفرمودند که مرا خواهد زاده بود او را بشوئے دادند آنم در در خانه نیکو نمی بود و والده  
 ماجده من مرا گفت میخواهم میان ایشان خلع کنم گفتم فرمان شما است شب آن در  
 خواب دیدم که میگویند شیخ نجیب الدین متوکل رحمته الله علیه می آید و والده را  
 گفتم قدرے طعام برآئے شیخ موجود کنند و والده فرمود در خانه ما طعام کجاست  
 بعد رنمایا شنیدم که پیغمبر صلی الله علیه و سلم با جماعتی می آید رنم پایے بوس  
 کردم و گفتم یا رسول الله در خانه من بیا مید فرمودند چو خواهی کرد گفتم طعامی پیش آورم  
 دوست داشته شد است بطرف من از دنیا سه چیز یک خوشبو دو عورت خوب سیوم روشنی  
 چشم من در نماز یک جوان تو بکنده دوم چشم گریان سیوم دل فروختنی کنده -

فرمودند و خانه تولعاً کمی است همین زمان با والدہ برائے طعام چیزے میگفتی  
 شرمندہ شدیم گفتیم یا رسول اللہ میخواہم حدیثے از زبان پاک سید کائنات بشنوم  
 پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کل امرئ اذ تزوجت برؤج و طلبت النفرۃ مینہ  
 قبل یقضی سکتین و یضیف سنۃ فی مملوئہ چون بیدار شدیم تامل کردم واقع  
 خواہر زاده بود با ما و این قصہ با والدہ گفتیم و گفتیم چند گاہ صبر می باید کرد تا زادت نکاح  
 ایشان دو نیم سال بگذرد بعد صبر کردیم آن داماد نیک موافق طبع شد الغرض اجازت  
 نامہ می گفتن علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاید بخط مبارک خود در ذیل اشارت  
 کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد نبشته است کاتب حروف نسخاں  
 درین کتاب کتابت کردہ است و اینست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ  
 لِمَنْ لَهُ الْاَوْھِدَاءُ وَالْاِعْطَاءُ وَالصَّبَاحُ وَالرَّوَّاحُ وَالْمَدْحُ لِمَنْ لَهُ الْاَوْلَادُ وَالْفِئَافُ  
 وَالصَّبَاحُ وَالْمَدْحُ وَالصَّلَوةُ الْقَصَاحُ عَلٰی دَعَا لِقَضَائِ السَّمَاءِ وَالْاَلَمِ  
 وَالْکَلَامِ الْمَقْتَحِ وَالْمُنَاقِبِ الْعُلَیَّاءِ وَالْاَحَادِیثِ الصَّحَاحِ صَلَوةٌ تَدُومُ  
 دَوَامُ الصَّبَاحِ وَالرَّوَّاحِ وَتَعْدُ فَاتَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَتَقَّ الشَّیْخُ الْاِمَامَ الْعَالِمَ  
 النَّاسِکَ السَّالِکَ زَیْدَ الدِّیْنِ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ عَلٰی مَعَ وَفُو رَفْعِہ  
 فِی الْعِلْمِ وَبُلُوغِ قُدْرَةِ ذُرِّ وَہِ اَحْلَمَ مَقْبُولِ الْمَشَایِخِ الْکِبَارِ مَنْظُومِ الْعُلَمَاءِ  
 الْاَوْخِیَارِ الْاَوْبَارِ بَانَ قَسْرَ اِہْ هَذَا الْوَصْلُ الْمُسْتَخْرَجُ مِنْ اَصْحَافِہِ عَلٰی سَاطِرِ

سہ ہزار نے کہ بزرگی بدو خود را بر روی و طبعی ہماں زن جدای را از اس مرد پیش از گذشتن بی نیم سال بر آن ملعون است  
 یعنی زانہ شدہ است از رحمت اللہ تعالیٰ ترجمہ اجازت نامہ می گفتن علم حدیث کہ مولانا کمال الدین زاید بخط مبارک خود  
 در ذیل اشارت کہ سلطان المشائخ ازین بزرگ سماع دارد نبشته است کاتب حروف نسخاں درین کتاب بعبارت  
 عربی کتابت کردہ است بعبارت فارسی بقللم آمد بسم اللہ الرحمن الرحیم جمیع شنادتائش تحقیر است مرکبے را کہ ہماں  
 بخشش صفت است صحیح و شام درست و مستوی تحقیر است مرکبے را کہ درست تھرق و درست ہمہ  
 نعمتہا صحیح و شاد و محتہا کے نہایت بر صواب گہاے کلال تر و بر صاحب نکتہ ہا و سخنہا کہ کید بستگی ہا است  
 و بر صاحب نفیست ہاے بزرگتر و بر صاحب بیست ہاے صحیح و صلوات کہ پیادار است پایدار صحیح و شام و بعد  
 ثناء و صلوات پس بدینکہ کہ اللہ تعالیٰ توفیق داد و بزرگ امام و دانو بسیار پرستندہ خدا و روزگار حق نظام الدین  
 محمد پسر احمد پسر علی بخاری را با وجود بسیار فضل او و علم و کمال بلاغت قدرت او و در تریہ علم پرستندہ شہ شیمان  
 بزرگ بخش کردہ غلامان نیک و نکو کارانیکہ خواندایں اصل الدینی این کتاب را کہ بر آوردہ شدہ است از



و کمال تقوی و ورع موصوف و مشہور بود از دیانت و صلاحیت و علم و عمل او سلطان  
 غیاث الدین بلبن امار اللہ بر ماہ رسید سلطان را آرزوئی آں شد کہ خدمت  
 مولانا زائد کمال الدین را امامت خود فرماید بدین سبب خدمت مولانا کمال الدین  
 را پیش خود طلبید چوں مولانا پیش سلطان رفت سلطان فرمود کہ ما در کمال علم و  
 دیانت و صیانت شما اعتماد تمام است اگر با ما موافقت کنی و امامت من قبول  
 کنی محض کرم باشد و ما را قبول نماز خویش بحضرت ذوالجلال و ثقی تمام حاصل  
 شود خدمت مولانا فرمود کہ در اجاز نماز چیزے دیگر نمانده است اکنون بادشاہ  
 چه میخواہد کہ این ہم از بارہ و چوں خدمت مولانا این جوابے صلابت دیں گفت  
 سلطان ساکت شد و دانست کہ این بزرگ قبول کردنی نیست بمعزت بسیار  
 بار گردانید سلطان المشایخ می فرمود کہ من شش سیارہ کلام اللہ و سہ کتاب دینی  
 قاری بودم و دوسمیع دانشم و شش بابے عوارف پیش شیخ شیوخ العالم گذراندم  
 و تمہید ابو شکور سالی تمام پیش شیخ شیوخ العالم خوانده ام چنانکہ نسخہ اجازت  
 سبق گفتن تمہید ابو شکور سالی لسان مبارک شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدین  
 با خلافت نامہ سلطان المشایخ کہ مولانا بدر الدین اسحاق کتابت کردہ است در  
 مکتبہ بیان خلافت سلطان المشایخ درین کتاب تحریر یافتہ است بطر صاحب لانا  
 عالم خواہد بود انشا اللہ تعالیٰ نکتہ پنجم در بیان فتن سلطان المشایخ در اجودہن  
 و ادرات آوردن بخد مت شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدین قدس سرہ وزیر سلطان  
 المشایخ می فرمود کہ در اثناے تعلیم آرزوے پایے بوس شیخ شیوخ العالم فریاد الدین  
 نور اللہ مرقدہ غالب در اجودہن رقم روز چہار شنبہ بود کہ سعادت پایے بوس  
 شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر حاصل کردم نخستین سخن کہ از شیخ شنیدم این بود بدیت  
 اے آتش فراقت دہا کباب کردہ بہ سیلاب شتیاقت جانہا خراب کردہ بہ  
 بعد از ان خواستم کہ شرح شتیاق خدمت ایشان باز رانم و بہشت حضور حضرت  
 شیخ علیہ کردہم قدر گفتم کہ اشتیاق پایے بوس عظیم غالب بود چوں اثر



و هشت درس دید این لفظ بر زبان مبارک را نذ لکلی داخل دهشت شد بعد از این روز  
 بنجد مت شیخ شیوخ العالم بیعت کردم قانیت حلق نداشتم زیرا محلولی شده میان  
 متعلما بودن مرا شرم آمد و دوم روز آن می بینم کی بنجد مت شیخ شیوخ  
 العالم را دت آورد مولانا بدرالدین اسحاق اورا حلق کرد و دیدم در نورس پیدا  
 شد بعد دو سه کس دیگر را دیدم حلق کرده از درون بیرون آورد و انوار سے در ایشان  
 ظاهر شد خاطر میل کرد که من نیز محلولی شوم بنجد مت مولانا بدرالدین گفتم که من  
 میخواهم حلق کنم بنجد مت مولانا بدرالدین بنجد مت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر عصبه  
 من گذارید همتان فرما شد که حلق نکن فی الحال حلق کردم بعد شیخ شیوخ  
 العالم فرمود که بیعت این متعلم غریب جماعتی نه که بیعت راست کنی چو جماعت خانه  
 که بیعت راست کردن من با خود گفتم من باره هرگز بر بیعت نخواهم خفت زیرا چه  
 چنین مسافران عزیزان و حافظان کلام ربانی و عاشقان درگاه رحمانی و پیغم  
 که برخاک می غلطند من چگونه و که بیعت بغلطم این خبر بمولانا بدرالدین اسحاق  
 رسانید بمولانا فرمود که اورا گوید که تو گفته خواهی کرد و یا فرمان شیخ بجا  
 خواهی آورد گفتم فرمان شیخ بعد گفت که برو بر بیعت بنسبت سلطان المشایخ  
 پرسیدند که شما چند ساله بودید که بدولت ارادت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 طیب مرقد مشربید فرمود که بیست ساله بعد از آن بنجد مت شیخ شیوخ العالم  
 عرض داشت کردم فرمان شیخ چیست ترک تعلم گیرم و با واد و نوافل مشغول شوم شیخ  
 شیوخ العالم فرمود که من کس را از تعلم منع نکم انکم کن انهم کن تا غالب که آید  
 در دینش را قدر علم باید و میفرمود که کرت بنجد مت شیخ شیوخ العالم کبیر  
 رفته ام هر سال یکبار بعد از آن که نقل فرمود هفت بار دیگر رفته شده است پیش با  
 اما اغلب گما اینست که هفت بار رفته ام چنانکه در خاطر بچنین مقرر است که  
 در حیات و همت ده بار رفته شده است بعد از آن فرمود که شیخ جمال الدین  
 هاتسوی هفت بار رفته است از مالشی شیخ بنجیب الدین متوکل نوزده بار

رفته است چنانکه در ذکر شیخ نجیب الدین متوکل تحریر یافته است مکتبه ششم  
در بیان آنکه چون سلطان المشایخ بعد آوردن ارادت از شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس المسمه الغزیزه در شهر دہلی آمد کجا با سکونت داشت  
و از شهر در غیث پور چگونہ آمد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی  
سمع دارد چند سال کہ سلطان المشایخ در شهر مے بود بیچ خانہ ملک داشت  
و تمام عمر خود مقامے با اختیار خود نگرفت چون از بد اول آمد دسر اسے میان باز  
کہ از اسر اسے نمک ہم گفتندے فرو داد و والدہ ہمیشہ را ہما بخدا داشت و خود در بارگاه  
فلاں قواں کہ پیش دسر اسے مذکور بود ساکن شد و امیر خسرو و ہمدراں محلہ خانہ  
داشت بعد چند گاہ خانہ را وت عرض خالی شایسران او در اقطاع رفتن بوسیلہ  
امیر خسرو کہ را وت عرض جدا دین امیر خسرو بود سلطان المشایخ در آن  
خانہ رفت فریبی سال و آنخانہ بود و این خانہ متصل برج حصار دہلی نزدیک دروا  
منہ و پل بود چنانکہ برج حصار داخل عمارت خانہ مذکور آمدہ بود و عمارت ہا و واقعا  
بس رفیع داشت سید محمد کرمانی جد کاتب حروف ارا جو دین ماتبع ہم در کتب  
بخدمت سلطان المشایخ آمد و آنخانہ سہ پوشش داشت و پوشش فرو سید محمد  
کرمانی ماتبع می بود و پوشش میانہ سلطان المشایخ میبود و در پوشش بالا  
یاراں مے بودند و طعام ہما بخا خرج شدے و خدمت المیفرمود در آن ایام جز  
بشر و من کہ خود بودیم از خدمتکاران دیگر کسے نبود ترتیب طعام افطار سلطان المشایخ  
جدہ کاتب حروف کہ بہ بیعت بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الدین شرف بود  
کردے و طعام بوقت افطار سید محمد کرمانی جد کاتب حروف کہ ہم فرقہ سلطان  
المشایخ بود پیش بردی فاما خدمت خاص از وضو سازانیدن و کلوخ و دستراج  
بردن و جزاں والیفرمود کہ من بیکدم الغرض در اثنا و این حال پسران را وت  
عرض از اقطاع برسیدند و خانہ خالی کنانیدن گرفتند و سلطان المشایخ را آنقدر  
فصحت ندادند کہ مقامے دیگر بگیرد و مراتب ملکی خود را در آوردند سلطان المشایخ

بفورت از خانہ برخواست کتا بہاے سلطان المشائخ کہ جزاں رخت دیگر  
 نو دہر بر کردیم در مسجد چہرہ را پیش خانہ کمرج بقال آوردیم کیشب سلطان المشائخ  
 در آن مسجد بماند و سید محمد کرمانی جد کاتب حروف اتباع را در دہلیز چہرہ دار فرو آورد  
 دوم روز آن سعد کاغذی کہ از مریدان شیخ صدر الدین بود این ماجرا شنید  
 بخد مت سلطان المشائخ کہ در تقطیم و المباح بسیار سلطان المشائخ را  
 در خانہ خود برد و بالاے بام بارگاہی داشت سلطان المشائخ را انجا فرو آورد  
 و بچہ سید محمد کرمانی مقامے دیگر ترتیب کرد سلطان المشائخ یکماہ در آن بارگاہ  
 بود بعد از مدتے سلطان المشائخ از انجا برخاست و در سراے رکابدار کہ متصل  
 پل قیصر بود و در میان آن سراے خانہ بود در آن ساکن شد و سید محمد کرمانی  
 در سراے مذکور حجرہ بود اتباع را در آنجاے فرو آورد و بعد از مدتے سلطان  
 المشائخ از انجا برخاست و در خانہ شادی گلانی میان نیال دو کاہتاے  
 محمد میوہ فروش مقامے بود انجا بودن گرفت و بینیاں فرزندان واقب باے  
 شمس الدین شہید را و معتقدان سلطان المشائخ بودند سلطان المشائخ  
 را بتعظیم تمام در خانہ شمس الدین شہید را آوردند ساہبا سلطان المشائخ در آنخانہ  
 بودند و راحت و جمعیت ہمیشہ در آنخانہ رہے و او بیشترے باران از اجود ہن  
 کہ رسیدند خدمت سلطان المشائخ را در آن خانہ یافتند و در آنمحلّت عزیزے  
 بود صاحب نعمت کہ او را خواجہ محمد غلین دو ز گفتند بے پیوست انگشتان  
 مبارک او از رنگ غلین رنگین مے بودند او را با ہمتہم خضر ملاقات بود الغرض  
 این بزرگ سلاطین المشائخ را در خانہ خود مہماں طلبی و وسئہ یار عزیزان دیگر بود  
 قدرے کچھ بار بود از باران ہنر پیش آورد چوں آن را خوردند آغاز کردند کہ در  
 کچھری نمک شیخ فرمود کہ اے باران چہرے میں عنبریز تھنے طیب آمیز آغاز  
 کرد سلطان انی بخت و پیش شما آورد الغرض بعد از آن ایں عزیز قدرے نمک  
 در خانہ داشت

از خانہ را و عرض در مسجد چھپر دارد و آمد ہمدراں شب در خانہ راوت عرض آتش  
گرفت تمامی عمارت ہائے رفیع و رواقات بے نظیر بازمین پست شد الغرض در ہر خانہ  
کہ سلطان المشائخ ساکن میث بسید محمد کرمانی جاکاتب حروف با اتبلع برابر ہو  
و سلطان المشائخ را در آن ایام اتفاق ماندن شہر ہنو دچنانکہ سلطان المشائخ  
مے فرمود کہ در ایام قدیم مراد ل بودن دریں شہر ہنو در روزے بر سر حوض قتلخ جا  
بودم در آن ایام قراں یاد مے گرفتم درویشے دیدم بخی مشغول نزدیک اور فتم از و  
پرسیام کہ شما ساکن این شہر ید گفت آری گفتم بطبع خود ساکن ید باشد گفت خیر  
بعد از آن اندرویش حکایت کرد کہ من وقتے در ویش عزیزے را دیدم از دروازہ  
کمال بہروں برب خندق ہم نزدیک دروازہ کمال زیٹے است بلند در  
حظیرہ شہیدان اند الغرض اندرویش مرا گفت کہ اگر میخواہی ایمان سلامت بری  
ازیں شہر بروں شو ہمازماں من غنیمت کردم کہ ازیں شہر بروم ولے بموانع ماندہ  
شدت بہت پینجال باشد کہ غنیمت من مقید است لے رفتہ نہ شو و سلطان  
المشائخ مے فرمود چوں من این سخن از آن درویش شنیدم با خود مقرر کردم  
کہ دریں شہر نہ باشم چند جا بے دل من شد کہ بروم بختے دل کردم کہ در قصبہ ہنیالی  
بروم در آن ایام چکرک آنجا بود مقصود ازیں چکرک امیر خسرو بود باز فرمود کہ یک  
دل کردم کہ در ہستالہ بروم کہ موضع نزدیک است الغرض در ہستالہ رفتم  
سہ روز آنجا بودم بیچ خانہ نیافتم نہ کروی نہ کرائی دریں سہ روز ہماں یکے بودم  
چوں از آنجا باز گشتم ایں اندیشہ در خاطر مے بود تا وقتے جانب حوض را نی و  
باغے کہ آن را باغ جسرت گویند با خداے مناجات کردم وقتے خوش بود گفتم  
خداوند! مراے باید کہ ازیں شہر بروم جائے باختیار خود نمائے ام آنجا کہ خواست  
آنجا باشم در نیماں آواز آمد کہ غیاث پور مرے چوتھے غیاث پور را ندیدہ بودم  
و نمیدانستم کہ غیاث پور کجاست چہن آیں آواز شنیدم بدوٹے رفتم اندوٹ  
نقیبے بود نیشاپوری چہاں در خانہ اور فتم مرا گفتند کہ در غیاث پور رفتہ بہت

من بادل خود گفت کہ میں اس غیاث پور راست الغرض بااوشدہ درخشاں ہو  
 آمد آنروز آن مقام بچنین آبادان بنود موصیٰ مجہول بود بیام سکونت کردم تا آن گاہ  
 کہ کم قیاد در کیلو کہری ساکن شد در آن ہی اینجا خلق انبوه شد از ملوک و امرا  
 وغیرہ آن آمد و شد خلق و فراحت ایشان بسیار شد با خود گفتم از اینجا ہم باید رفت  
 دریں اندیشہ بودم ہماروز نماز دیگر جوانے در آمد صاحب جسے اما نزار گشتہ  
 واللہ علم از مردان غیبیہ یا کہ بود الغرض چوں بیامدا ول سخن با من این گفت  
 کہ آنروز کہ مرشدی نمیدانستی چکا نگشت نماے عالمے خواہی شد \* امروز  
 کہ زلفت دل خلقے بر بود \* در گوشہ نشینت نمیدار دوسو \* بعد ازاں این سخن  
 گفت کہ اول بار سے مشہور نباشد چوں این کس مشہور شد باید کہ چنان مشہور  
 شود کہ فردا سے قیامت از روی رسول صلی اللہ علیہ آکہ وسلم شرم نہ نما  
 انگاہ این سخن گفت آن چہ قوت چہ وصلہ باشد کہ از خلق گوشہ گیر نہ و بحق مشغول  
 باشد یعنی قوت و حوصلہ آن باشد کہ با وجود خلق مشغول حق باشد چوں این سخنہا  
 تمام کردم من قدر سے طعام پیش آوردم خورد من ہماں زمان نیت کردم ہمیں  
 جاے خواہم بود چوں این نیت کردم قدر سے ازاں طعام بخورد و برفت و پیشتر  
 ازیں اور اندیدم عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ ہمت نہمت سلطان  
 المشائخ پیوستہ براں بودے کہ ہیچ آفریدہ را اطلع بر مشغول ہماں سے من نباشد  
 و از خلق بجلی اعراض کند و بحق مشغول باشد و دلیل بدیں سخن آنست کہ جو زور  
 در ایام جوانی کہ مرا با خلق نشست بر جاست بودہ است ہر  
 می آمد کہ کے باشد از میان اینہا بروں آیم اگر چہ  
 و مشغولے در بحث ہم باران نفرت گرفت چنان  
 شہما نخواہم بود من چند روز سے ہماں شہما  
 شیخ شیوخ العالم پیونہ شود فرمود آرسے  
 نگرفت تا آن غایت کہ از غیب اذن

کوشید که میفرمود من و اولاد ازل از ایندگان می شنیدم که شیخ خضر یاره دوز و ربهها  
 خالق است دارد و رویش را خدمت میکند نیت جزم کردم که بروم و غلام  
 بچگان او را تعلیم کنم بعد چند گاه آیندگان آمدند و بدست ایشان مکتوبی بمن رسید  
 و در آن اخلاق و مردم بهاب یار پیدا کرد و استم که او هم مرا بشناخت آنجا بروم و  
 فرمود که من در خطیره میروم در اثنا راه بریں بهم پیوسته خور و نظر من  
 اقتدار و برم اگر ای کس را همین مقدار هم می باشد بهتر باشد و میفرمود که  
 و اولاد مرا گاه گاه در دل بودی مخالفت مردان غیب میسر گرد و باز اندیشیم  
 که ای چه تمناست دنبال مصلحتی بهتر باید کرد میفرمود که مردان غیب اول  
 او از من بدیدند سخن می شنو اند بعد از آن ملاقات کن بعد از آن مجربانند  
 و آخرین حکایت بر لفظ مبارک راند تا مقام باراحت است آنجا که ای  
 کس را می برند نکته مهم در میان مجاهده ما سلطان المشائخ که در اول  
 حال بود قدس السمره العزیز سلطان المشائخ میفرمود که من برابر شیوخ  
 العالم فرید الحق والدین قدس السمره العزیز در کشتی نشسته بودم بهیاراں  
 حاضر و ایام تموز بود و یاراں بهر زمان بر می خاستند و سایه میکردند و بچنان وقت  
 قیل و له ش بهم خفتند و این دعا گو نشسته گس می راند شیخ شیوخ العالم بیدار  
 فرمود که یاراں کجا اند گفت قیل و له کرده اند فرمود بیا ترا چیزی بگویم آغاز کرد و چون  
 در دلی بروی در مجاهده باشی بیکار بودن هیچ نیست روزه داشتن نیم نیست  
 نماز و حج نمیه راه مولانا بدرالدین اسحاق گفت که شیخ  
 تو بودی درین سفر از بخشش شیخ شیوخ العالم  
 المشائخ میفرمود در آن حال چنان در ذوق  
 که ام مجاهده پیش گیرم بایارایاں رسیدم  
 به پیش گرفتم قایم چون از پیش شیخ  
 خلل میشود سلطان المشائخ میفرمود

در عہد غیبی کہ در آنوقت دو جیل منے خرپڑہ بود بیشتر از فصل گذشتہ بود کہ من خرپڑہ  
 پنجشیدہ بودم و بر آں خوش مے بودم و آرزو مے بردم اگر باقی فصل ہم خرپڑہ خوردہ نشود  
 نیکو باشد تا در آخر فصل مردے چند خرپڑہ چند تاں پیش من آور و چون از غیب  
 ہما نزد آں فصل خوردہ شد بعدہ فرمود یک شہار و زکذشتہ بود و شب دیگر آمدہ  
 نصفے ہم گذشتہ کہ چیزے خوردہ بودم در آں ایام یک عقیل و دو سینان میہ میلد  
 مرا یکہ انگ ہم بنودے تمان ہم بخورم و والدہ ہمیشہ من و دیگر آدمیان خانہ کہ در موت  
 من مے بودند ایشان را ہم ہمیں حال بود و اگر در چنین حالے کسے نہاتے و یا شکاری  
 و یا جامہ بہین بیاورے اگر چہ از درختن آں غرض حاصل شدے فاما من بچپن  
 نڈرے ہم بر آں ساختے کہ از غیب سیدے و پیدا ست کہ ازاں گرسنگی نرود  
 و سچ نصیر الدین محمد و رحمۃ اللہ روایت می کند کہ من از سلطان المشایخ شنیدم  
 در آں ایام کہ من در سبکہ نزدیک دروازہ مندرہ ایست مے بودم سہ روز گذشتہ  
 بود بر من چیزے نرسیدہ مردے بیاد تخته و بر بزدے کہ لقمہ برو بہین بر در کیست  
 آنکس رفت در باز کرد مردے کا سہ پر کھجوری آئمن داد و رفت من لقمہ آنکر  
 رائے شناسی گفت نمے شناسم آں کھجوری خوردیم آں ذوق و آں حلاوت کہ  
 در آں کھجوری خشک یا نعم تا ایں زمان در بچ طعمے نمے یا ہم دہر نیتے کہ بدیں  
 ضعیف میرسد طفیل آئندہ خوردہ نمے شود و مے فرمود والدہ مرا یا من چناں  
 مہجود بود و روزے کہ در خانہ ما غلہ بنودے مرا گفتے کہ امروز ما جہان خدایم در  
 ذوق ایں سخن میوم قضا را مودے یک تنکہ رافلہ در خانہ ما اور دچہ روز متواتر  
 ازاں مان مے کردند من تنگ آمدم کہ والدہ کے خواہندہ گفت کہ ما جہان خدایم  
 تا آں غلہ کم شد والدہ مرا گفت امروز ما جہان خدایم یک ذوقے و راحتے درین  
 پیدا شد کہ از صفت متواں کرد کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد  
 کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ مے فرمود پیش ازین در خیانت پور و خاسطان  
 المشایخ زنبیل میگرددانید نہ بوقت افطار پر کالہ ہاسے نان کہ در آں زنبیل

اقتادے پھرتے آوے اور مذاق اطراف سلطان المشائخ و قوت چند نفر سے کہ ملازم اعظم  
 سے بود مذاق از ان بودے و کتاب حروف از سید السادات سید محمد علی کرمانی مخم کتاب  
 حروف سماع داروے فرمود و ریشے بوقت افطار سلطان المشائخ در آمد و ہم از ان  
 پر کا لباس نان زمیل مایہ کشیدہ میخواستند کہ افطار کنند این درویش دانست  
 طعام خرج کردہ اندایں پر کالہ باقیہ طعام مانده است تمامی آن پر کالہ با پیچیدہ و رو  
 گرفت و رواں شد سلطان المشائخ بنیم کرد و فرمود کہ ہنوز در کار باخیریت بسیار  
 کہ گرسنہ سے دارنای خال بعد و فاقہ بود کہ آن درویش را زنجیرے سانیدہ مذکور  
 حروف از والد خود رحمتہ اللہ علیہ سماع دارو کہ سے فرمود و بعد آں ایام عسرت و فقر  
 و فاقہ کہ سلطان المشائخ را بود و بعضے خدمتگاراں بغایت تنگ آمدہ و یاران اعلیٰ  
 کہ مردان شیخ فیض العالم فرید الحق والدین بودہ اندیشاں را نیز احوال سخت  
 میگفتند و فاقہاے کشیدہ مذکور داشتہ این حال سلطان جلال الدین خلجی  
 چہرے فتوح فرستاد و گفت اگر فرمان سلطان المشائخ باشد من دیے بچہ  
 خدمتگاراں سلطان المشائخ بدیم تا بدل فارغ خدمت تواند کرد سلطان  
 المشائخ امتناع فرمود و خدمتگاراں بعضے موقتہاں کہ بعد از گرسنگی مبتلا بودند بنی  
 شنیدہ بد خدمت سلطان المشائخ نیک اتفاق هجوم آوردند و گفتند ہمیں بارش کہ  
 سلطان المشائخ از بیوجہ بخود فامائے تو انیم حال ما دشوار است سلطان المشائخ  
 در خاطر مبارک گذرانید کہ از خدمتگاراں و بعضے یاراں کہ ایں سخن میگویند التفاتے ندارم  
 اگر ہمہ بروند غمے نباشد فاما ایں چند یا را اعلیٰ کہ ہم خدمت من اندیشاں را در غیو اقعہ  
 بیازم ایم کہ ایشاں نیز طالب ایں ہستند یا نہ بہا بریں تھنیہ سید محمد کرمانی جد  
 کتاب حروف و بعضے یاران اعلیٰ دیگر را طلبیہ و در باب سدن و بیہصلحت مشا  
 کروایاں گفت کہ مولا نا نظام الدین کہ ما وقت و قتی در خانہ تواناں سے خوریم  
 اگر بعد از ایں دیے ہمیں شود ما آب ہم خوریم سلطان المشائخ از ایں جواب لکشا  
 بغایت خوش شد و فرمود کہ از دیگر اں التفاتے ندارم مقصود من شما مید خاطر ما بغایت



خوش گردانیدید که بعد از آنکه در کار دین مدد فرمایند یا راں بچینیں میباید و از ثنات منقول  
است در آنچه سلطان المشائخ بخیرت شیوخ العالم در اجودین بود  
جاهای سلطان المشائخ بنایت ریگین شده بود و سبب آنکه جصاصول بنید  
که سپیدکن روزی بی بی رانی جد کاتب حروف سلطان المشائخ را گفت  
که اے برادر جاهای تو بنایت ریگین شده و پاره هم گشته اگر بهی من بشویم و  
پیوند برآں نرم سلطان المشائخ بزبان کرم معذرت میکرد و جدّه علیها الرحمته  
معذورنا مشیت چاد خود داد که این را پوشید تا آن غایت که جامه پوشیم  
سلطان المشائخ بچیناں کرد جدّه کاتب حروف بجاها شستن مشغول شده  
و سلطان المشائخ کتابے بر دست داشت و گوشه رفت بمطالعہ آن مشغول  
گشت چوں جامه هاشمته شد و خشک گشت بعدہ جدّه ام دستار چہ از  
سید محمد کرمانی جد کاتب حروف طلبید نشست بر پیراہن سلطان المشائخ  
که از نزدیک گریباں رفته بود پیوند کرد و جاهای سلطان المشائخ داد سلطان  
المشائخ بعد معذرت آن جامه پوشیده و تا آخر عمر رعایت امنیتی یاسید محمد  
کرمانی و فرزندان او کرد و الی یومنا از صدقہ سلطان المشائخ پرورش می یافت  
و گرد بر گرد و وضع جاسباری می کنند این ضعیف گوید قطعه آن بخت کو که یک  
قدم آیم سوئے تو آں دولت از کجا که بنیم روئے تو بوسے گل خشت بشام  
دل رسید و جاں میایم بر سر کویت به بوسے تو به سلطان المشائخ می فرمود  
وقتے من از بد ائل در و بلی می آدم مرده زنده پوشی گلچیں سماه در  
و سر بند ریگین بر سر او بچینیں بطریق مستان و رشا راه آمد سلام کرد  
گو می سته است بیام مراد کنار گرفت و سینه من بوسے کرد و سینه خود بر سینه  
من نهاد و چشم فراز کرد و سوئے من دید و گفت اینجا بوسے مسلمان می آید  
من دنیا فتم که کیست کثرت دیگر در جماعت خانه کند و ری کشیده بودند او  
آمد سلام کرد و درامده نشست بچیناں بر رفت بعد فراغ طعام او را ندیدم از ایشان

پرسیدم کہ ایں درویش چیزے خور و گفتند چهار نان و قدرے شور یا در کاسہ چوبیش  
انداخت پیش خانقاہ مقابل بلندی بود نشست نان بخورد و رفت و مارا  
در آنوقت از حضرت سہ گان فاقہ مے شد کرت بیوم یا ران کلامہ مے آمدند و یاریکہ  
اورامولانا مگر گفتند سہ اوراں درویش در سیرے پیش آمد پرسید کہ کجا میری  
مولانا گفت بخد مت فلان فرمود کہ آں سکیں چہ دارد ایں دو از وہ جتیل  
اور اید بید ازاں روز باز فتح و فتوحے پیدا شدن گرفت روشن شد کہ ہماں مرد  
بود و افخو را پیدا نکرد و مگر در حالت عسرت تکمہ ہشتم در بیان یافتن سلطان  
المشاخ نظام الحق والدین قدس سرہ الغریز خلافت و نعمتہاے دینی  
و دنیاوی از حضرت با عظمیٰ شیخ شیعہ العالم قریہ الحق والدین قدس سرہ  
سرہ الغریز سلطان المشاخ قدس سرہ الغریزے فرمود در او کل کہ بتعلم  
مشغول بودم دستتفرق تمام داشتہ شیخ شیوخ العالم فرمود کہ نظام الدین  
ایں دعا یاد داری یاد آیم الفضل علی البریۃ یا یا سبط الیدین یا انعطیۃ و یا صاحب  
المصابیب السبیۃ یا دافع البداء و البلیۃ صلی علی محمد و علی آلہ البرکۃ  
القیۃ و اغفر لنا یا انشاء و العشیۃ ربنا انقنا مسلمین و الحقنا یا الصالحین  
و صلی علی جمیع الانبیاء و المرسلین و علی ملائکتہ المقربین و سلم تسلیما کثیرا  
کثیرا یرحمک یا ارحم الراحمین گفت خیر شیخ شیوخ العالم فرمود کہ ایں دعا یاد  
گیر و موافقت نماے تا ترا خلیفہ خود گردانم و بموجب فرمودہ دعا گو در شہر آمد و سہ  
کثرت از دلی بخد مت شیخ شیوخ العالم رقم بعدہ یکروز خواجہ طلبید سیزدہم  
ماہ رمضان سنہ تسع و تین و تمانیہ بود و فرمود کہ نظام یاد داری ائمہ گفتہ بودم  
گفتم آرسے فرمود کہ کاغذ بیا رید اجازت نامہ بنویسند کاغذ آوردند اجازت نامہ  
بنشاند بعدہ فرمود مولانا جمال الدین را در ہاشمی و قاضی منتجب را و  
وہابی بنامی ذکر شیخ نجیب الدین نکرد استم مگر خاطر مبارک ایشان کوفتہ کر  
باشد چون در دلی آمد گفتند نہم ماہ رمضان شیخ نجیب الدین نقل کردہ است

مے فرمود اے روز کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مرا خلافت خود داد و دے سوے  
 میں دعا گو کرد و فرمود خدا تعالیٰ ترا نیکوخت گرداناد اَسْعَدَكَ اللهُ فِي الدُّنْيَا  
 وَرَزَقَكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُقْبِلًا اَوْ اَزَاں عَلَيْهِ لِيَكُنْ خَدَائِرِ اسْت و فرمود کہ تو  
 درختے شوی کہ در سایہ تو خلقے بر آسا و فرمود و مجاہدہ مے باید کرد بر اے استعدا  
 و چون باز گشتم از حضرت شیخ شیوخ العالم در ہاشمی رسیدم شیخ جمال الدین  
 را خلافت نامہ نمودم بپاششت و ملاطفت بسیار کرد و اس بیت بر زبان  
 مبارک را نہدیت خداے جہاں را ہزاراں سپاس کہ گوہر سیرہ بگوہر  
 شناس و نسخہ خلافت نامہ و اجازت نامہ سبق گفتن تہیہ  
 ابو شکوہ سالمی کہ سلطان المشائخ از حضرت شیخ شیوخ العالم فرمایا الحق اقول  
 بانتم ہست دریں کتاب تحریر یافتہ و آل اینست بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 الَّذِیْ قَدَّمَ اِحْسَانَهُ عَلٰی مَنَکَ وَاَخَّرَ شُکْرَهُ عَلٰی نِعْمَتِهِ هُوَ اَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ  
 وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اَوْسَوْ حَسْبَ مَا قَدَّمَ وَلَا مَقَدَّرَ لِمَا اَخَّرَ وَلَا مُغِلَّنَ لِمَا  
 اَنْطَنَ وَلَا مُخْفِیْ لِمَا اَظْهَرَ وَ اَدْبَكَ دَلْطُکَ الْاَوَّلِ وَالْاَوَّلِ عَلٰی دَمِیْقٍ مَّتٰی اَعْبَا  
 اَوْ تَقَابَلُوا وَ الصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَآہِلِہٖ وَآلِہٖ  
 وَبَعْدُ فَاِنَّ الشَّرْفَ وَفِی الْاَوْصَالِ یُوَسِّعُ دُعَاءُ الشُّہُو دِ وَ یُبْصِرُ مِنْ یَسْرِ ع  
 مِنْهَا فَمَارَقَ الْوَرْدِ عَلٰی اَنَّ الطَّرِیْقَیْنِ مُخَوِّتٌ وَالْعُقْبَةُ کَوْفٌ وَ نِعْمَ الْکِتَابُ  
 فِیْ هَذَ الْفَنِّ تَمْهِیْدُ الْمُہْتَدِیْ اِلٰی شُلُوْکِ سَبَدِ اللّٰهِ مُضْجَعَةٌ وَقَدْ  
 قَرَأَ عَنْ نَبِیِّ الْوَلَدِ الرَّشِیْدِ الْاِمَامِ النَّبِیِّ الْعَالِمِ الرَّفِیِّ نِظَامِ الْمِلَّةِ وَالْاَمْرِ  
 مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ زَیْنِ الْاَیْمَةِ وَالْعِلْمَاءِ مُفْخَرِ الْاُجَلَّةِ وَالْاَتْقِیَاءِ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰی  
 اِتِّمَاعِ مَصَاتِیْرِہٖ وَ اَنَالَہُ مُنْتَهٰی رَحْمَتِہٖ وَ اَعْلٰی دَرَجَاتِہٖ سَبَقًا بَعْدَ سَبَقِ  
 مِنْ اَوَّلِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ قِرَآءَةُ تِلْکَ بَرَقَاتِہٖ اَنْوَارِہٖ وَ تَقَطُّ وَ اَتَقَانِ مُسْتَحْجِمِ رِعَايَتِہٖ  
 سُبْحَ وَ دِرَآئَتِہٖ حَنَانِ وَ کَمَا حَصَلَ الْوُقُوفُ عَلٰی حُسْنِ اسْتِغْنٰیہٖ کَذٰلِکَ وَ قَدْ

لے نیکوخت گردان ترا خداے تعالیٰ در ہر دو جہاں در روزی کند ترا علم نفع کند و روزی کند  
 ترا حق تعالیٰ عمل مقبول

تعالى و اجرت له ان يدل رس فيه للتعليق بشرط المحاربة عن الضعيف والغلب  
والشريف وبذل الجهد والوجته في النجاة والتفكير عن الكل وعلته المعقول  
والله العالم وكان ذلك يوم الاربعاء من الشهر المبارك رمضان عظمه الله  
ببركته بالاشارة العلية اذ الله علاها وعن الجليل حماها تحرت هذه  
السطر بعون الله على يد اصعب الفقير الى الله العلي السحاق بن علي بن  
اسحاق الذي هلك في مشافهته حامدا او مصليا فاجرت له ايضا  
ان يزوي عني جميع ما استفادته وحوي وسمع ذلك محي ودعي والسلام على من  
اشج الهدى واجرت له ايضا ان يكرم الخلو في مسجد قيمت فيه الجماعة  
ولا يخل بشرطها التي بها حصول الزيادة وبرفضها تكون الاذن ام عاتلة كما  
وذلك تجريد المقاصد عن مغاسد ها وتفريد الهمة عما تغفلها وبيان  
ذلك ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن في الدنيا كأنك غريب أو  
كأنت برى سبيل وعد نفسك من اصحاب النبو الحديث فعند ذلك صلح قصد  
واجمع همة وصارت الهمة المختلطة همة واحدة فليد خل الخلو مفترقا  
معد ما للخلق علما يعجزهم ثار كاللذنيا وشهواتها واقفا على مضارها  
واستينبها وتكن خلق لله معيكة بانق ايع العادات اذ سمعت نفسه  
عن احتمال الا على يبرها الى الدنى وان تجت فليزنها اما على يسيرا و  
بالنوم فان فيه اختبار عن هو بصير النفس واختار البطالة فانها تقسم  
القلوب والله تعالى على ذلك اعانه ويحفظه عما شانه ورحمته وهو  
ارحم الراحمين صلى الله على محمد وآله وايضا اذا استوفى حفظه من الخلو  
وانفتحت بها عين الحكمة واجتمعت خلق الله بمنادياته وصل اليه من لم  
تقد را لوصول اليه استوفى اليه اياه بيد القليلة نايكة عن يد نا وهو  
من جملة خلقنا والبرام حليمه في امر الدين والدنيا من جملة تعظيمنا  
فرحم الله من اكرمه وعظم من اكرمه واهان من لم يحفظ حق من حفظنا

صَحَّ ذَلِكَ كُلُّهُ مِنْ أَفْقِدِ الْمُسْتَعْدِدِ نِعْمَ لِعَوْنِ اللَّهِ وَحُسْنِ تَوْفِيقِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِسَمِئَاتِ  
الرحمن الرحيم سبب اس و ستایش ثابت است مراشد را آن الله که مقدم کرد  
احسان خود را بر منت خود و موثر کرد شکر خود را بر نعمت خود اوست اول اوست  
آخر اوست ظاهراً و باطن نیست نیست کننده کسی مچیز را که بالا کرد خداے  
تعالی و نیست بالا کننده کسی مچیز را که پست کرد خداے تعالی و نیست نمی کننده  
مچیزے را که پوشیده کرده است خداے تعالی و نیست نہاں کننده کسی  
مچیزے را که پیدا کرد خداے تعالی و تردید نمی شود گویا یکی اولین و آخرین  
بر ہمیشگی خداے تعالی نہ از روی اعتبار نہ از روی مقابلہ رحمت کاملہ نازل  
باد بر رسول آن خدا بھیجی رسولے که برگزیده شده است و نام پاک او محمد است  
و رحمت کاملہ نازل باد بر آن محمد و بر آل آن محمد و بر اصحاب آن محمد و رحمت  
کاملہ نازل باد بر اہل دوستی و بر اہل برگزیدگی و بعد حمد کردن و صلاوة فرستادن  
پس میگویم من پس بدرستی کہ بتدہ کردن در علم اصول حدیث کشادہ میکنم دعا  
حاضر را و بینا میکنم هر کسی را کہ آب میبهد از آن علم اصول جاہل باشد و خشن کل  
را بنابرین کہ بدستی راہ ترسناک است عاقبت کار پر دشوار و بہترین کتاب  
در علم اصول تمہید المہدی ابو رشکو راست سر و خوش کند الله تعالی خواجگاہ  
اورا و تلمیذ خواوند نزد من فرزند رشید امام پاک دین و پاک راسے دانا و برگزیدہ  
آراستگی کردہ محمدی و دین محمدی محمد پسر احمد زب آوری اماماں و علماں جا  
فخبر بزرگان و متقیان مدد کند اورا الله تعالی بر طلب کردن و جستن رضامندی  
مے خود و برساند اورا بر نہایت رحمت خود و بالاترین مرتبہ ہمعنایت کردہ خود  
خواند تمہید را سبق بعد سبق از اول آن کتاب تا آخر آن کتاب خواندن با فکر  
و اندیشہ بابے شکے و بے گمانے خواندن بہشیاری و استواری کرد آرنده  
نگاہ داشت شنیدن بگوش و دستن بدل چنانچہ حاصل گشت اطلاع بر خوبی استعداد  
آن نظام الحق بچنین حاصل گشت اطلاع بر بسیاری آراستگی و شایستگی

نحو خلافت  
نامہ اعانت  
نامہ سبقت  
تمہید المہدی  
سلسلہ کرامت  
سلطان المشائخ  
ادبیت شیخ  
شیوخ العالم  
فراخ و احمد الہدی  
یافتہ اندوخت  
کتاب بعبادت  
علی مسطور  
است ترجمہ  
آن ہر شدہ  
عبادت پاک  
بعد از خوشتر  
آن ہر شدہ  
بعربی بفقہی  
آنکہ براسے  
خواندن فایز  
خواناں بکمالہ

او و اجازت دادم اور انیکہ سبق اس کتاب یدم خواندگانرا بشرط احتراز کردن از  
خطا و گفتن و از خطا و نوشتن و گردانیدن سخن از محل آں بشرط خرج کردن دستی  
و سخن خرج کردن قوت و درست کردن نسخ و پاکیزہ کردن سخن اللہ تعالیٰ است  
نگہبان از لغزشہا در سخن و از بیماری تنباہی در کارنامے دین کردن و بودہ است  
کتابت ایں مثال در روز چہارشنبہ از ماہ مبارک رمضان بزرگ گردانیدن تقا  
برکت آں ماہ را بودہ است کتابت ایں مثال باشارہ جناب شیخ شیوخ العالم  
ہمیشہ در حق تعالیٰ قدر و منزلت آں اشارہ عالیہ را و نگاہ را و از ازل خلل نوشتہ  
شد ایں سطر بہاریے دادن اللہ تعالیٰ بردست ناتوان محتاج بسوے اللہ توانای  
بے نیاز اسحاق پسر علی پسر اسحاق متوطن دہلی نوشتہ بجزو آں شیخ  
شیوخ العالم در حالے کہ حمد کنندہ است و درود فرستندہ است و نیز اجازت  
دادم من مراں نظام الملیۃ والین را اینکہ روایت کند از من ہمہ آں چیز کہ  
استفادہ کردہ است آنرا و گرد آورده است و شنیدہ است آنرا از من نگاہ شدہ  
است و سلام باد بر کسی کہ پیروی کند راہ راست را و نیز اجازت دادم من ا  
را اینکہ لازم گیر و خلوت را در مسجدے کہ بر پا کردہ ہے شود دروے جماعت  
ورخہ نکند در شہر ہماے آن خلوت ہیچ شہر ہما کہ ہاں حصول زیادت است ترقی  
و بہ ترک آں خلوت میگردند چہا بہ بدی شتایندہ و بدی کنندہ و آں شہر ایط  
مجور کردن است مقصد ہارا از تنباہی ہاے آں مقاصد و یکسو کردن ہمت  
است از چیزیکہ غافل کند آں چیز ازاں مقاصد بیان ایں خلوت چہیزیت  
کہ گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم باش در دنیا مانند مسافریا مانند گذرندہ راہ  
و شمار کن نفس خود را از اصحاب قبور تا آخر حدیث پس نزدیک ادا کردن شہر ایط  
خلوت و درست شود قصد خلوت آن خلوت نشین و جمع گردد ہمت آں خلوت  
نشین و گرد ہمت ہاے مختلفیک ہمت پس گو کہ داخل شود خلوت را در حالے  
کہ ست کنندہ است نقش خود را در حالیکہ معدوم دانندہ است مخلق را

و اناست بنا تو انی ایشان در حالے که ترک کنندہ است مردنیار او شہوت ہائے  
 آن دنیا را در حالے کہ اناست بر مضرت ہائے آن دنیا و بکار زوے ہائے آن  
 دنیا کو کہ شود خلوت آن خلوت نشین آباداں باقسام عبادات و تہنیکہ عاجز شود نفس  
 آنصاحب خلوت ز برداشت کردن شغل ہائے بر تر و کلاں تر فردا آرداں  
 نفس را بسوے عبادت ہائے خورد تر و سبک تر و اگر غلبہ کند بدلیل پس خوش و  
 راضی داراں نفس را یا بجل اندک یا بخواب اندک پس بدستی کہ درین خوش داشتن  
 پرہیز است از شورش ہائے نفس گو کہ پرہیز کند آنصاحب خلوت بیکاری را پس  
 بدستی کہ آن بطالت سخت غافل نے کند دلہار خدا متعالے بر این کار اعانت  
 کند آن نظام الحق والدین را و نگاہ دارد ویرا حقتعالے از چیزیکہ بدستی کہ مہربانی  
 کند او را حق تعالے در آن حالے کہ اللہ تعالے مہربان تراست از مہمہ مہربانان  
 رحمت کامل تر نازل باد بر محمد و آل محمد نیز وقتے کہ بسیار شود دہرہ آن نظام الحق  
 از خلوت جاری شود بسبب آن خلوت ہا چشتہ دانائی و علم و وقتے کہ جمع کنندہ شود  
 خلوت او عبادات نافلہ برسد بسوے او کسے کہ قادر نشود رسیدن را بسوے ما  
 تمام بکند بسوے آنکس آن نعمت را پس دست بزرگ آن نظام الحق نائب  
 دست ماست و آن نظام الملتہ از جملہ خلیفہ ہائے ماست و لازم رفتن حکم آن  
 نظام الحق در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم ماست پس رحم کند حقتعالے  
 کسے را کہ اکرام کند آن نظام الحق را و بزرگی دارد کسے را کہ من بزرگ دہم  
 او را و تہان و خوار دارد کسے را کہ نگاہ ندارد آنکس حق کسے را کہ من نگاہ دہم حق  
 آن را صحیح و ثابت است تمامی این مثال از فقیر مسعود تمام شد این مثال بیکار  
 اللہ تعالے و بخوبی توفیق داد آن خدا متعالے اللہ دان تراست بسر انجام کار  
 کاتب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد و  
 در انچہ شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ رحمت داشت کہ بدل  
 زحمت انداز دنیا بدار عقبہ خواہد خرامید سید محمد کرمانی جد کاتب حروف از

شهر و بی در احوال رسیده دید که شیخ شیوخ العالم درون حجره بالاسی که است  
 غلطیده است و فرزندان و یاران پیش در حجره نشسته در مشورت آنکه بهمت مقام سبج  
 التماس کنند همایں میاں سید محمد کرمانی علیه الرحمة خواست که بجهت پاپوس درون حجره  
 برود فرزندان مانع شدند که وقت نیست سید محمد کرمانی علیه الرحمة را طاقت نماز و حجره  
 بکشد و درون رفت و در پاس شیخ شیوخ العالم افتاد شیخ کبیر چشم مبارک باز کرد  
 و پرسید که سید چگونه و کس رسیدی سید محمد کرمانی گفت این بنده بهین ساعت رسیده  
 است بعد خواست که قدم بوس سلطان المشایخ برساند اندیشید که در بنجل اگر  
 ابتدا از ذکر سلطان المشایخ خوانم کرد شیخ شیوخ العالم تحقیق در باب محرمات ایند  
 کرد و اینی بر مزاج فرزندان شیخ کبیر خوش نخواهد بود اول سلام و پیش از مشایخ  
 که در آن ایام در شهر بودند رسانیدن گرفت و شیخ شیوخ العالم گدوش رضا استماع  
 میفرمود چون ذکر سلطان المشایخ خواست گفت که مولانا نظام الدین بند  
 مخدوم بندگی و پاپوس رسانیده است و اوقات بیاد و عاصی شیخ شیوخ العالم سر  
 میکند شیخ شیوخ العالم برنجون در باب سلطان المشایخ محرمات فرمود و پرسید که او  
 چگونه است خوش هست بعد گفت که ای حجامه و مصلی و عصا بدود و سید  
 چون این سخن بسبب فرزندان شیخ کبیر رسید بر آشفته و هر یک بخصومت و عداوت پیش  
 آمدند که آری چه کردی مطلوب ما را بدیگرے دانی سید محمد کرمانی گفت من چکنم  
 مخصوص ذکر ایشان نکردم امانت سلام هر یک را از مشایخ و بی میرسانیدم و ایشان  
 آن ذکر ایشان نکرده شد چون حق تعالی عزوجل بکرم خویش کی را بداند اندازد من  
 باشد که مانع آن دولت باشم چون خبر نقل شیخ کبیر سلطان المشایخ رسید سلطان  
 المشایخ عنایت احوال رسیده در چون بزیارت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مشرف شد  
 مولانا ابوالدین حجاج حجامه و مصلی و عصا بخدمت شیخ المشایخ حضرت سلطان  
 المشایخ رسانید و ذکر سید محمد کرمانی کرد که خدمت سید رعایت حقوق  
 محبت شما در غیبت بواجبی کرد و سلطان المشایخ سید محمد را در کنار



گرفت و عقد محبت میان این دو بزرگ حکم تر شد الحمد للہ علی ذلک و سلطان  
 المشایخ بقلم مبارک خود بنیشتہ است کہ شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 سرہ العزیز کہ کاتب حروف را بنجواند در روز آدینہ بعد از فراغ نماز بیت و پنج ماہ  
 جمادی الاول سنہ تسع و ستین و ستمایہ لعاب از دہن مبارک در دہن کاتب  
 کرد و وصیت فرمود بحفظ کلام اللہ البجید رزقہ اللہ تعالیٰ و شیخ شیعوخ العالم فرید الحق  
 والدین فرمود نظام گفت لبیک خواجہ گفت بنی دنیا ترا دادہ اند اینجا بنیشتہ برو ملک ہندگیر  
 نظر لا مینک یکتفی بزرگے خوش گوید بیت بسی لطف تو بتوان ز آتش آب  
 آگینت بہ بعون جاہ تو بر صرخ بر توان آمد و غرہ مبارک شعبان سنہ تسع  
 و ستین و ستمایہ از حضرت شیخ شیعوخ العالم قدس سرہ العزیز التماس نمودہ  
 آمد شیخ شیعوخ العالم با جاہت و مدد فاتحہ مقرون فرمود از برای اے آنکہ کتاب  
 در بدر خلق نکرد و سلطان المشایخ میفرمود در آنچه شیخ شیعوخ العالم بنیشتہ  
 منجبت زحمت داشت مرا با چند یار زیارت شہد اے کہ انجا بودند فرستادہ بود  
 چوں ما بخدمت پیوستم فرمود کہ دعاے شما بیج اثر نکرد مرا بیج جواب فراہم نیامد بیک  
 بود اورا علی بہاری گفتند اے او دور تر ایستادہ بودا و گفت مانا قصانیم و ذات  
 مبارک شیخ کامل و دعاے ناقصاں و حق کاملان کے مستجاب شود این سخن  
 بسع مبارک شیخ شیعوخ العالم ز سیدہ من عین آن بسع مبارک رسانیدم مرا  
 فرمود کہ من از خدا خواستہ ام کہ ہر چہ تو از خداے بنجواہی بیابی بعد از آن آن  
 روز عصا بمن داد و میفرمود کہ شیخ شیعوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
 سرہ العزیز در حجرہ سرور ہنہ کردہ و بشیرہ متغیر کردہ میگشت و این بیت میگفت  
 بیت خواہم کہ ہمیشہ در وفائے تو زیم و خاکے شوم و بزیر پایے تو زیم و مقصود  
 من خستہ ز کونین توئی از ہر تو میرم از برایے تو زیم چوں بیت تمام کرد سر بسجود  
 نہا و چند کرت من مثل این دیدم در حجرہ در رقم و سرور قدیم شیخ شیعوخ العالم  
 ہادم شیخ کہ فرمود بنجواہ پر بنجواہی من چیزے دینی خواستم شیخ مرا بنجید بعدہ

ف  
 در طلب شفقت

پیشیاں شدم کہ چاہا ستم کہ در سماع بمیرم بعدہ قاضی محی الدین کا شانی پر سید  
 آں چہ بود سلطان المشایخ فرمود استقامت خواستم شیخ مرا بخشید و میفرمود کہ رود  
 نظام الدین پسر شیخ شیوخ العالم و این ضعیف ہر دو پیش شیخ شیوخ العالم  
 بودہ ایم بر لفظ مبارک را نہ شہا ہر دو فرزند اید سوے او اشارت کرد کہ تو مانی و سوی  
 بندہ اشارت کرد کہ تو جانی و میفرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین میفر  
 کہ یکے بود باسن پیوند کردہ بود چوں از من برفت چند گاہ مراجع او برقرار بود باز  
 از اں قرار گشت و یکے دیگر بود کہ از من دور تر رفت و دیرے ہما نجا بود تا دیرے  
 مراجع برقرار بود بعد از دیرے او ہم گشت انگاہ سوے سوے باسن کرد کہ ایں  
 مرد تا من پیوستہ است ہم برکن مراجع است و بیچ نگشتہ است سلطان المشایخ  
 چوں برخیز رسید بگریست و ہم در گریہ بر لفظ مبارک را نہ تا امر و زحمت ایشان  
 برقرار است بلکہ بر مزید الحمد للہ علی ذلک نکتہ نیم در بیان مجاہدہ ہے سلطان  
 المشایخ در آخر عمر و روش آں بادشاہ دین قدس اللہ سرہ العزیز کاتب صرف  
 از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد کہ مدت سنی سال در ایام جوانی  
 سلطان المشایخ را عجایب و سخت بود چنانکہ شئمہ از اں ہم درین کتاب تحریر یافتہ  
 است و مدت سنی سال دیگر تا آخر عمر مجاہدہ ہے سخت تر از اں بر ذات ملک صفات  
 خود نہاد با وجود فتوحات و اقبال دنیا بہ بندگی بندگان او آواز انجملہ مبرا بود  
 الغرض چوں عمر عزیز سلطان المشایخ بہشتا و سال کشید پنجوقت نماز بہمت  
 جماعت از بالا سے بام جماعت خانہ کہ عمارتے بس رفیع است فرود آمدے و  
 باور ویشاں و عزیزاں کہ در اں جمع ملکوت حاضر میشدند نماز گذاروے ایشان  
 بواسطہ سلطان المشایخ مستوجب بہشت میگشتن تا ایں کبر سن صوم  
 دوام بود روزہ افطار کم میکردند و بوقت افطار سہل چیزے از طعام میخوردند یک  
 نانے و یا نیم نانے برابر سبزی و یا تلخ کرلیہ و یا قدرے برنج ایں ہم بسبب  
 موافقت عزیزاں و درویشاں و مسافراں و تا آں غایت کہ بدولت در مایہ

ہے بودند ہم در این بارے بودند در باب ہر کہ شفقت بودے بصحیح خاص و بنوالہ اختصار  
مخصوص میگرددانید تا آن سعادت کراروزی بودے از مولانا شمس الدین  
یحییٰ روایت میکند کہ فرمود کہ من وقتے در آمدہ سلطان المشایخ حاضر بودم بوقت  
افطار نظر من جانب سلطان المشایخ بود دیدم کہ آغاز طعام خوردن سلطان  
المشایخ کہ دست مبارک در کاسہ بھجت لقمہ راز کردہ پھناں دراز کردہ در کاسہ بودند  
کہ وقت برداشتن ماندہ شد الغرض بعد از افطار بالا کہ مقام سکونت بود میرفتند  
یاران و عزیزان کہ از شہر و اطراف آمدہ مے بودند میان نماز شام و نماز خفتن بالا  
طلب شدے تا ساحتے بسعادت مجالست و بشرت جمال ولایت سلطان  
المشایخ مشرف و منور گردند بزرگے خوش گوید شعر طوطی لا عین قو مر انت  
بلینہم فھن من نفعہ من وجھک الحسن بد بعدہ از ہر جنس میوہ مے ترو خشک و  
ماکولات و مشروبات لطیف لذیذ پیش مے آوردند و آن عزیزان تناول میکردند  
وایشان را دلداری میفرمود و از عالم ہر یکے پرسش میکرد تا کہ گمان آن نبرد کہ  
سلطان المشایخ ازاں نعمتہا مے دنیا خطے میگرفت تا ما این الوان نعم از برا  
آن مے آوردند تا آن عزیزان غریب و شہریرا دل دریا بدو چون سلطان المشایخ  
بدولت نماز خفتن بجماعت مگذار دے باز بالا رفتے ساعتے نیکو مشغول بودے  
بعدہ چون بھجت استراحت در کہط نشستے در آن وقت تسبیح مے آوردند و  
بر دست مبارک او میدادند و بدان وقت بچکس را از یاران محل آن بنو دے  
کہ پیش برو دجز امیر خسر و کہ حکایت ہاے ہر جنس پیش نشستہ کردے سلطان  
المشایخ برائے خاطر امیر خسر و سہر مبارک برضا جنبا نیڈے و وقت از وقت  
فرمودے کہ ترک خبر باجیت امیر خسر و بر حکم این فرماں میداں فراخ یافتے اگر  
مکتہ پرسیدندے فصلے فرود خواندے دریں محل از خوردگاں قرابتیاں و بعضے  
مولا زادگاں کہ محل داشتند پیش میرفتند قدما ہاے مبارک بسر و دیدہ میمالیدند  
امیر خسر و گوید بلیت نخفت خسر مسکین ازیں ہوس شہبا ہ کہ دیدہ برکھ

پایت نہد بخواب شود و بعدہ چوں امیر خسرو و نور دگاہ از پیش تخت فرقد سالی  
سلطان المشائخ بیرون آمدے اقبال خادم بیادے و چند آفتابہ پیر آب  
بہمت توفی سلطان المشائخ داشتے و خود بیرون آمدے بعدہ سلطان  
المشائخ خود برخاستے و در را بنجیر کردے و در آن محل جزوق کسے دیگر نبودے  
خداوند کہ تمام شب چہ راز ناد چہ نیانہ و چہ ذوقھا و چہ شوقھا با خداے تعالیٰ  
بودے چنانکہ در اینمے اس بیت بارہا بر زبان مبارک سلطان المشائخ  
گذشتہ است بیت عشقے کہ ز تو دارم اسے شمع چگل و دل داندوزن دامن و  
من دامن و دل و بخت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام قطعہ تنہا نم و شب  
و چراغے چہ مونس شدہ تا پگاہ روزم و کاش ز آہ سر د بختم و گاہ از تنف سینہ  
بر فردزم و نیز این بیت بر زبان مبارک برگذشتہ است بیت بارے  
بتما شلے من و شمع بیا چہ کن من دکنے خامد و ازوے دودے و شیخ سعدی  
خوش گوید بیت شب بہا من و شمع میگدازیم و اینست کہ سوز من نہاں است  
وقتے مولانا بہرام کہ از بنیرگان شیخ نجیب الدین متوکل بود و بصلاحیت و دینا  
و مردوی موصوف او میگفت کہ وقتے سلطان المشائخ را بنیارت شیخ الاسلام  
قطب الدین بختیار قدس سرہ الزیر دریافتہ فاما در غایت مشغولی دیدم  
بعد ملاقات سلطان الاولیا سلطان المشائخ فرمود کہ مرا مشب نمودہ اند کہ  
نظام ہر کہ ترا دیدہ است از من من اورا بیا مریدم و کاتب حروف بخط مبارک  
سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ است کہ اِنِّیْ بَاغْتُ هَذِیْہُ الْیَئِیْہَ اَرْبَعِیْنَ  
سَنَہً فَاَسْتَحِیْتُ مِنْ سُبِّ ذَکْرِ نَبِیِّ بَابَا و گمان کاتب حروف اینست کہ آن  
شب کہ سلطان المشائخ را بیاں کر امت مخصوص گردانیدہ اند چنانکہ و کہ  
رفقہ است ہمیں شب است کہ سلطان المشائخ بقلم مبارک خود قطعہ  
آن شب در تحت عبارت عربی آورده است و آن غیب سلطان المشائخ  
صلی اللہ علیہ وسلم کہ دریں شب پچہل سال را پس شرمے آید مرا از چیل سالگی خود و قلیکہ  
پادے آید یا دکنہ حق تعالیٰ مرا بقدر پیرلس۔

بدین کرامت مشرف گشته بود و بدین رجب اعلیٰ که بدین او آفریده شوند مکرم شده از جهت  
سلطان المشایخ ہمیں جواب آید کہ من شرم دارم ازین عمر خویش کہ در کس حضرت بدین  
یاد کنند اگر چه ہر شب از اس سلطان المشایخ شب قدر سے بود چنانکہ روایت کنند  
شبے سلطان المشایخ بمطالعہ کتب اسرار الہی مشغول بود و بقلم مبارک خود  
اں معانی کہ از عالم غیب لطم می شد قی میگرد و در اثنا سے اس مطالعہ کتاب موزنات  
غیبی قلم از دست مبارک سلطان المشایخ بجست مہر نوک خود بر زمین نہا  
و بایستاد و خدا تعالیٰ و تقدس را سجدہ کرد سلطان المشایخ بدین علامت  
شب قدر دریافت بزرگے گوید بیست امشب شب قدر است بشتاب قدر  
شب قدر خویش دریاب از خواجہ سالار نہین کہ ذکر او در کتب مناقب یاران  
تخریر یافتہ است روایت می کنند کہ سلطان المشایخ مے فرمود ہینکہ آخر  
شب مے شود بیتے از عالم غیب در دل من فرو مے آید بر اں خوش بیباشم  
شیخ سعدی خوش گوید بیست چیزاں بشنیم کہ بر آید نفس صبح کا وقت بدل  
میرسد از دوست پیلے امیر خسرو در مدح اس بادشاہ خوش گوید قطعہ  
نے زابرا دیدہ کس غمش نے زابرا ال یافتہ بدش بہر شیش زاوج عالم سہرا  
صبح دولت دیدہ در شب تار چنانکہ امشب در دل من اس بیت فرو خوانند  
بیت در نہانیم عذر ما پذیر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ است کہ بمانیم زندہ  
بردوزیم دانے کز فراق چاک شدہ است چوں دوم بار اس بیت آغاز کرد  
ناگاہ عورتے را دیدم کہ بر من آمد بجز تمام آغاز کرد کہ شمارا نشاید کہ اس بیت  
خواند سلطان المشایخ روے سوئے حاضران کردند کہ تعبیر اس چہ باشد  
قاضی شرف الدین یار کہ اورا فیروز گے ہم گفتند سے عرضہ اشت کرد  
مخدوم انہی در واقعہ بود و یاد خواب سلطان المشایخ فرمود کہ خیمہ چنانکہ  
من و تو نشستہ ایم یعنی در پیداری بود بعدہ قاضی شرف الدین عرضہ اشت  
کرد کہ اس دنیا است بخوابد کہ از شمار بود سلطان المشایخ قول اورا تحسین

کرد آمدیم بر سر حرف چوں وقت سحر شد بر خادم بیامدے و از جانب بیرون تخته  
 بزدے سلطان المشایخ در باز کردے طعام سحر از هر جنس پیش میبرد سبیل از  
 تناول کردے باقی فرمودے بجهت خوردگان نگاهدارید و از خواجہ عید الرحمن  
 که سحر بردن عہدہ او بود روایت میکنند کہ بیشتر حال آن بودے کہ سلطان المشایخ  
 سحر خوردے عید الرحمن میگفت من عرضہ داشت میکردم کہ مخدوم وقت افطار طعام  
 کمتر بخورد اگر طعام محرم اندکے تناول کن حال چہ شود و ضعف قوت گیردیں محل بگریته گفتے  
 کہ چندیں مسکینان و درویشان در کچہاے مساجد و دوکانہا گرسنہ و فاقہ زدہ  
 افتادہ اندایں طعام در حلق من چگونہ فرو رود بچہاں طعام از پیش بر میداشتے  
 چوں روز شدے ہر کہ نظر بر جمال مبارک سلطان المشایخ افتادے تصور  
 کردے مگر مستے طلح است چشمہاے مبارک سرخ بودے از بیداری شب  
 ایں ضعیف گوید مثنوی شکر از چشم تو جانہا بیکبار \* اسیر زلف تو دلہا بہر تار \*  
 خیال زلف تو خواب از سرم برد \* دو چشم مست تو خون دلم خورد \* و چندیں مجاہد  
 ہاکہ سلطان المشایخ اختیار کردہ کہ ضعیفی بر وجود مبارک او ظاہر نشد و از سبیلے  
 کہ داشت نکشت و ہرگز کیے نگفت کہ سلطان المشایخ چہاں صد یا پانصد کفایت  
 نمائے گذارد و یا چندیں تسبیح میگوید مگر آنکہ عمر عزیز او بشغولی ہاے باطن کہ بزحمت  
 بر آں مطلع نبود و دریافت دلہا مصروف شد چنانچہ میفرمود کہ مراد واقعہ کتابے داد  
 در آں مسموم بود تا توانی راحتے بدےے رساں کہ دل مومن محل اسرار ربوبیت  
 است بزرگے خوش گوید بیت میکوش کہ راحتے بجائے برسد \* یاد دست کشے  
 بنائے برسد \* و میفرمود در بانا رقیامت ہیج کالاے رائیخاں رولن خواہد  
 بود کہ دریافت دلہا را الغرض چوں روز شدے تمام روزاں بادشاہ دیں بر سجاد  
 مشایخ کبار استقبال قبلہ مشغول باطن مثنوی **حَیَّ اَلِی اللّٰہِ کَاثَرٌ فَاِنْظُرْ اِلَیْہِ نَشِیْئَہُ**  
 بودے و از آیندگان ہر کہ آمدے از طوائف مختلف از علما و مشایخ و صدور  
 اکابر و فاضل و شریف بر اندازہ علم و مرتبہ ہر کہ میکش شخص در آں فن بودے

بحرمت پر رسیدے و خاطر او دریافتے و ظاہر ابدیشاں مشغول بودے و باطن  
 من کل الوجود بحق مشغول و در معنی آں و لیوقت رابعہ عدویہ نظمے خوش گوید شعر  
 اِنِّیْ جَعَلْتُکَ فِی الْقُوَادِمُحَدِّثِیْ + وَیُحِبُّ جَنَّتِیْ مَنْ اَرَادَ حُلَّیْ سِنِیْ + فَالْجَسْمُ  
 مَتِّیْ لِلْجَلِیْسِ مَقَامِیْ + وَیَحْبِبُ قَلْبِیْ فِی الْقُوَادِمِ اَلْیَسِیْ + شیخ سعدی خوشتر  
 گوید بیت ہرگز وجود حاضر و غایب شنیدہ + من در میاں جمع و دلم جلدے دیگر  
 است + و آئندہ و روندہ از غریب و شہرے ہر کہ بیا مدے و سعادت پائے تو  
 حاصل کردے چپکس را محروم نداشتے از جامہ جینیل و تحف و ہدایا کہ از عالم غیب  
 رسیدے ہمہ بمصرف رسانیدے و ہر کہ آمدے و بہر وقت کہ آمدے توقف نہوے  
 در حال پیش میریزد منقولست کہ وقتے سلطان المشایخ دروں حجرہ قیلولہ  
 کردہ بود درویشے رسید چوں خبرے موجود نہو ادنی مبارک آں درویش را بازگذاشت  
 فی الحال سلطان المشایخ در قیلولہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین را  
 در خواب دید سلطان المشایخ خواست کہ خدمت کند شیوخ العالم  
 فرمود اگر در خانہ چیزے نیست بقدر وسع حسن رعایت آئندہ واجب است  
 ایں از کجا آمدہ است کہ بچنین خستہ دل باز گردانند چوں از قیلولہ برخاست  
 احمی مبارک خادم را طلبیدہ و از نیجا تنخص کرد کہ کسے آمدہ بود چوں تحقیق شد سلطان  
 المشایخ بروفت کرد کہ خدمت شیخ شیوخ العالم را در غضب دیدہ ام مرا  
 عتاب میکرد بعد از ایں اگر چہ در قیلولہ باشم مرا خبر کنی بعدہ سلطان المشایخ را  
 مہرود شد چوں در قیلولہ بے بودند ہمینکہ بیدار میشدند و سخن پر رسیدے یکے  
 آنکہ سایہ گشتہ است دوم آنکہ آئندہ آمدہ است نہاید کہ فقطر باشد و چوں وقت  
 نماز پیشین شد بے بعد اداے نماز پیشین عزیزانے کہ بہجت پائے بوس رسیدہ  
 بے بودند پیش سلطان المشایخ طلب شدے و بجاورہ و دلداری ایشان

را کہ در این مہرود دل حدیث کردہ شد کہ من و دوست میدار و جسم من کسے را کہ راوا  
 میکند کہ جس بوس با من پس جسم من خاص تم نشین را الفت گیرندہ است و دوست دل من در دل نصیب  
 گیرندہ است

مشغول گشتے و در عبادات و سلوک این راہ و محبت حق جل و علی راہ نمونی کرد  
و فحول علما و زما و عباد کہ بخدمت در آن مجلس حاضر می بودند کسی را مجال آن  
نبودے کہ سر بالا کند و روے مبارک سلطان المشایخ یہ بنید از جهت آنکہ  
کہ بائے حق تعالی بر سلطان المشایخ آیتے بود و ہر چہ سلطان المشایخ فرمود  
سہر برزیں میں نہاد و قبول میگرد و مولانا شمس الدین سیکھے رحمۃ اللہ علیہ  
مے فرمود آن زمان کہ در مجلس سلطان المشایخ مے بودیم ما را مجال نبودے  
کہ سر بالا کنیم و روے سلطان المشایخ یہ بنیم سرفرو و انداختہ بدانچہ فرمان شد  
روئے برزیں مے آور دیم امیر خسرو گوید بیت خواباں ببادہ خوردن من  
جر غہ خوار ایشاں ہر جرغہ کہ خوردہ سر برزیں نہادہ و اگر در علم سخن افتاد  
و یا مشکلی بودے حاضران مجلس انہو را بطن از علم من لدنی جواباے شافی فرمود  
بحسن تقریر مے کہ ایشاں تخمیر مے ماند و باخود میگفتند کہ ایں جواباے کتابی  
نیست و ایں بجز علم الہام ربانی و من لدنی نباشد ہم ازیں سبب فحول علما  
شہر کہ تعصیف تعذ اہل تصوف مشہور بود مذنبہ ایں حضرت گشتہ و رعوت  
و سروری از سر دور کرد و سر بریں آستانہ نہادند نکستہ و ہم در بیان فتح و  
فتوح و اسباب آن و آمدن بادشاہان وقت بگدالی برد سلطان المشایخ  
نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز امیر خسرو در مرع ایں بادشاہ  
دیں گوید مثنوی در حجرہ فقر بادشاہی در عالم دل چہاں پناہی و شائہندہ  
بے سر و بے تاج و شاہانش بجا کپاے محتاج و بزرگے خوش گوید بیت  
شدہ بیش در کاہش اندر زینش و مغاک از لب تاجداران کشور و کاتب صرف  
از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد چوں و فتوح  
از عالم غیب بر سلطان المشایخ بکشا دند و دنیا از ہر چہ اطرف رخ بہ بندگان



سلطان المشایخ نہاد و سلطان المشایخ از آنجملہ مبارک بود و در وقت مبارک  
 اورا محبت باری تعالی چنان فرو دگر گرفته کہ پروا سے کچھ چیز نہ داشت شیخ سعدی  
 رحمۃ اللہ علیہ خوش گوید بیست چنان برویتو آشفته ام یہ بوے تو مست  
 کہ قسم خبر از بہ کہ در دو عالم ہست بہ و از بہتہ اقبال دنیا کہ خاطر حق پذیرا ہزاراں  
 بکلی منظر بود و گریہ بودے و اگر وقتے فتوحے گراں رسیدے گریہ بیشتر کردے  
 و جہد بیشتر فرمودے کہ زود تر تفرقہ کنیہ و ساعتہ فضاۃ کساں میفرستاد  
 کہ تفرقہ کردن چوں مے شنید کہ در حال قسمت کرد و نہ بجاتا جان رسانید  
 خاطر مبارک قرار گرفتے و در ہر جمعہ تجرید فرمودے و حجرہ ہا و انبار خانہا خالی  
 کتا نیدے چنانکہ جارب میداوند بعدہ در مسجد جمعہ رفتے و اگر از بادشاہاں  
 و بادشاہنزدگاں بر در سلطان المشایخ مے آمدند و فتوحات مے آوردند  
 و آواز دید بہ آمدن ایشان ناگاہ بگوش مبارک اور رسیدے نفسہ سرواز  
 سیدہ مصفا بر آورے کہ آہ کجائے آیند وقت درویشے غارت کرد و امیر  
 خسرو خوش گوید بیست تو کہ برد تو کم شد سرو تاج بادشاہاں بہ چہ خیال  
 فاسد است اینکہ من گدات جویم بہ وقتے چشم مبارک پرآب کردہ بود و میفرمود  
 کہ اینہما از انجا است در آنچہ خواستم از حضرت شیخ شیعوخ العالم باز کردم  
 بوقت وداع شیخ کہ میرا یکدکانے عثمائی خرچ راہ فرمود باز فرمان رسانید  
 کہ امروز بباش فردا رواں شوی چوں وقت افطار شیخ کہ میرا نزدیک شد  
 پیچ موجود نبود من عرض داشت کردم صدقہ مخدوم یکدکانے مرا خرچ را  
 رسیدہ است اگر زمان باشد از آن و چہ طعائے بکنند شیخ شیعوخ العالم  
 بغایت خوش شد و دعا ہائے خیر از زانی داشت چنانکہ ایں حکایت مشحون  
 در کتبہ مجاہدہ شیخ شیعوخ العالم تحریر یافتہ است بعذر شیخ شیعوخ العالم

العالم فرمود کہ من برائے تو قدرے دنیا از خدا خواستہ ام ہمینکہ شیخ شیوخ  
العالم فرمود بلزیدم کہ آہ چینیں بزرگاں سبب دنیا درختہ افتادہ اند حال  
من چہ خواہد بشبجو و آنکہ آنمغنی در خاطر گذشت شیخ شیوخ العالم بر فور فرمود  
کہ ترا فتنہ نخواہد شد خاطر خود جہدار بدیں نفس مبارک خوش شدم وے فرمود  
شبے بوقت آخر شب مے بنیم عورتے در صحن جماعت خانہ جاربوب میدہد  
پرسیدم تو کیستی گفت من دنیا ام جاربوب زنی خانہ مخدوم میکتم گفتم اے  
خانہ ترا در خانہ من چکار از خانہ من بروں رو بر چند کہ مے گفتم بیروں  
نیرفت بعدہ انگشت بر قفاے او نہادم و از در خانہ بیروں کردم و در میان  
کوچہ ہانمودم الغرض ہم بمقدار آنکہ انگشت بر قفاے او رسید آں نار ماندہ  
روے داد و میفرمود در آنچہ خورد بودم پیش مولانا علاؤ الدین اصولی  
در پداؤل میخواندم روزے و مسیح خلوت بود نگار میکردم در اثناے  
آں دیدم کہ مار ہائے زریں باہگ گناں میروند من بنظر تجارب دیدن  
گرفتم آخرین ہمہ ماراں مارے خورد دیدم میرفت گفتیم بارے دریا ہم کہ ایں  
چصیت دستار چہ برآں مار خورد انداختم دیدم کہ در زیر آں دستار چہ تویدہ  
تنگہ ہائے زراست من دستار چہ برداشتم تنکہاے زرماسخا افتادہ گذارتم  
تنگہ یازو ہم در بیان آنکہ در باب سلطان المشائخ نظام الحق والدین  
قدس سرہ العزیز حاسدان بخدایت سلطان علاؤ الدین خلجی  
انرا لشکر بر مانہ سخنانے رسانیدند کہ لایق مجلس حضرت سلطان المشائخ  
نباشد و القا کردن و مقهور گشتن دشمنان و الہ کاتب حروف سید  
مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ میفرمود در آں آیام کہ حق قفاے سلطان  
المشائخ راجہو عالمیان جلوہ گری داد و کوس عظمت و کرامت اود در

۱۳۴

خوش فلک ملک رسید و ملحق از علما و مشایخ و امرا و ملوک بنده آنحضرت گشتند  
 این ضعیف گوید ششوی قبله خسرواں روسے زمین و بهفت کشتو همیشه رنگین  
 تاج شاهان ز خاک درگه تو و سرواں خاک گشته درره تو و درگه تست سما  
 و گر ماه و خورشید پاسباش نگر و حاسد از خار حسد در دل خلیدن گرفت  
 بگوش بادشاه عهد سلطان علاءالدین رسانیدند که سلطان المشایخ  
 مقتدرای عالم شده است و هیچ خلقی از خلق نیست که خاک در او را تاج سر  
 نیدارد حکیم سنائی چه خوش بیتی هر که او خاک نیست بر او و گر فرشته  
 است خاک بر سر او و الوان نعم مایده سلطان المشایخ رشک الوان  
 بهشت است مثل این کیفیت لایر بادشاه عهد گفتند و در ضمیر او نشانند  
 نباید که خلل ملکت بادشاه از آنحضرت زاید زیرا چه خلل ملک بعضی بادشاهان  
 سلف ازین طایفه شده است چوں این معنی بسیار رسانیدند و این مشایخ  
 غیور بود و یک خیال ملکی بهائے لایر تیغ می آورد و غیله خانه های می انداخت  
 الغرض این بادشاه غیور در خاطر گذرانی که احتمال دارد و این معنی رست  
 باشد زیرا چه مقرران و لوازم و جوانب تخت من و سایر خلق بنده و مرید  
 او شده اند بزرگے خوش گوید بیتی متابعند ترا چوں سپهر خور و بزرگ  
 ترا چوں زمانه پیرواں و چیله باید ایگخت تا از ضمیر مبارک او چیزی  
 موشن شود که میل بدین چنین یاد دایا بادشاه دانا بود تذکره در پرده اخت  
 امور بادشاهی متضمن بچند حدیث نویسانید یک حدیث بنده مضمون بود چوں  
 سلطان المشایخ مخدوم عالمیاں است و درویش و دنیا پر گرا حاجت نیست  
 از آنحضرت برے آید و حق تعالی زمام ملکت دنیا بدست این بنده  
 داده است بنده را شاید که هر کارے و مصلحتی که در ملکت پیش آید بنده

سلطان المشایخ عرض دارد تا بداند آنچه از آنحضرت خیریت مملکت و خلاص  
 جان این بنده باشد فرمان شود تا این بنده با مثال آن بکوشد و خلاص جان  
 و مملکت خویش از آن داند و بزرگے خوش گوید عیت تا مکر خدمت بربن بست \*  
 چرخ بخورشید نشاند تا جور به بنابرین مقدمه چند حدیثی درین باب بخیریت عرض  
 افتاده است بقلم مبارک خویش آنچه خیریت کار مملکت در آن باشد زیر هر حدیثی  
 بنشینم فرمایند تا بنده آنرا بر داخت رساند بزرگے خوش گوید شعر و آری او  
 مَوْلَا الْمُشْكَاوَاتِ تَمَرٌ قَدْ قَطَّطَ لَهَا عَيْنُ دَائِلَةِ الْمُسْتَوْقِدِ \* و بزرگے  
 خوش گوید عیت آسایش ظلمات و آوازش جہاں \* و طلعت مبارک در آن  
 متین تست بود چون این تذکره مرتب کنانین خضر خاں را که از پسران محبوب  
 او و مرید سلطان المشایخ بود طلبید و آن تذکره بردست او داد و او را گفت  
 که این کاغذ میر و نیش بوس برساں و بردست سلطان المشایخ بود خضر خاں  
 را قفصه این حال معلوم بود چون خضر خاں بخدمت سلطان المشایخ  
 رسید بعد قدم بوس آن کاغذ را بردست مبارک سلطان المشایخ داد و سلطان  
 المشایخ آن کاغذ را بردست کرد و مطالعه فرمود و حاضران مجلس را گفت که  
 فاتحه بخوانیم بعد فرمود که درویشان را با کار بادشاهاں چه کار من درویشم از شهر  
 گوشه گرفته ام و بدعا که یکی بادشاه و مسلمانان مشغولم اگر بسبب این معنی بادشاه بعد  
 ازین چیز من مرا بگوید من از اینجا هم بروم اَرْضُ اللّٰهِ و اِيسَعٰةٌ چون بخواهم خضر خاں  
 بسلطان علاء الدین رسانید بادشاه بغایت خوش شد و گفت من  
 میدانستم که این معنی بحضرت سلطان المشایخ نسبت ندارد و اما دشمنان من خواستند  
 که مرا بامردان جدا دارند از من و این معنی بسبب خرابی ملک گردیده بادشاه  
 بندگان جناب قدس سلطان المشایخ را معذرتها کرد و گفته فرستاد که  
 این معنی من کار ما به مشکلات را معذرتها شود تا یکپارگی آن مشکلات از کھل روشن آن

ان از معتقدان محمد و محمد جراتے کرده ام بخشیده باشند و اجازت  
 تاس بیایم و سعادت پائے بوس حاصل کنم سلطان المشایخ گفت  
 امان حاجت نیست من بدعاے غیبت مشغولم و دعاے غیبت را اثر است  
 سلطان علماء الدین باز بجهت ملاقات اصلاح بسیار کرد سلطان المشایخ  
 فرمود که خانه ای ضعیف دو در دارد اگر از یک در در آید من از در دیگر بیرون  
 روم و نیز والد کاتب حرم من رحمة الله علیه فرمود که سلطان جلال الدین  
 انار الله برانہ دعدہ دولت خود خواست که بخدمت سلطان المشایخ بیاید  
 هر چند درین باب التماس میکرد میسر نمیشد تا غایتی که با امیر خسرو شاعر که  
 مصحف دار او بود اتفاق کرد که بغیر اجازت بخدمت سلطان المشایخ برود  
 امیر خسرو مناسب همین دانست که این معنی بخدمت مرشد خود عرض میاید و است  
 و اگر بخدمت سلطان المشایخ عرض نذارم تحقیق از من برنجد که ترا معلوم  
 بود مرا خبر نکردی اگر چه بادشا با امیر خسرو سرے گفته بود فاما از سر جان خود  
 برخاست و بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد که فردا سلطان بخدمت  
 خواهد آمد بجزدیکه سلطان المشایخ این معنی شنید همان ساعت غنیمت  
 احوال من کرد و بزیارت اشیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره  
 سره العزیز روان شد چون این معنی بادشا شنید از امیر خسرو پرسید که تو  
 سرافکندگی و از سعادت پائے بوس سلطان المشایخ محروم گردا  
 امیر خسرو گفت از بخش بادشا همین خوف جان باشد فاما از بخش سلطان  
 المشایخ خوف سلب ایما باشد بادشا و انا بود این جواب را استخسا فرمود  
 نکته دو از دهم در بیان ملاقات سلطان المشایخ نظام الحق والدین بشیخ  
 الاسلام رکن الحق والدین بشیخ الاسلام بهاء الدین زکریا قدس سره

سره العزیز کتاب صرف از سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد  
کہ کرات سلطان المشائخ را با شیخ رکن الدین قدس اللہ سرہ ملاقات  
شدہ است کرات اول در عہد سلطان قطب الدین پسر سلطان  
علاء الدین شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ از ملتان در شہر دہلی سے  
چون نزدیک رسید سلطان المشائخ استقبال کرد و شیخ رکن الدین  
را بگذر حوض خاص علای سرای است بوقت فرض مامداد انجام دریافت  
بتظیم بسیار ملاقات کرد فاما ملاقاتی سبکی فی الحال بازگشت چون شیخ  
رکن الدین بسطان قطب الدین پیوست سلطان پرسید کہ از بزرگان  
این شہر اول شمارا کہ بر سید شیخ گفت آنکہ بہترین اہل شہر بود یعنی سلطان  
المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز کرت دوم شیخ رکن الدین چون شنید کہ  
سلطان المشائخ نماز جمعہ در سبکیلو کہری میگذازد روز جمعہ در مسجد  
کیلو کہری بہجت نماز جمعہ حاضر شد و نزدیک و شمال کہ سمت الچا است  
بنشست و سلطان المشائخ ہم در مقام مہود نزدیک و جنوب بوقت  
در آمدن چنانستہ بود سلطان المشائخ را خبر کرد کہ شیخ رکن الدین  
دریں مسجد حاضر شدہ است و میان این دو در مسجد سخن و مسافتی  
بعی است چون سلطان المشائخ از ادائے نماز جمعہ فارغ شد بر حجت  
در مقامی کہ شیخ رکن الدین نشستہ بود بیاید و شیخ رکن الدین بنا  
مشغول بود سلطان المشائخ پش پست شیخ رکن الدین بنشست  
تا آن غایت کہ شیخ رکن الدین از مشغولی خود فارغ شد بعد ہر دو بزرگ  
ملاقات کردند و مصافحہ و مناقبہ بجا آوردند و از ہر دو جانب بیچ تقصیر از مدیہا  
بنود شیخ رکن الدین از آنجا کہ کمال او بود و سبکی حضرت سلطان المشائخ

گرفت حکایت کنان سمت در جنوب کہ مقام مہرود سلطان المشائخ بود و روان شد و دولہ شیخ رکن الدین نیز برین آوردند چوں ہر دو بزرگ بر آستانہ این در رسیدند شیخ رکن الدین تعظیم سلطان المشائخ را گفت کہ اول شما در دولہ سوار شوید و سلطان المشائخ نیز بہ تعظیم شیخ رکن الدین راسے فرمود کہ اول شما سوار شوید تا بریں اسلوب کہ اول شیخ رکن الدین سوار شد کرت تیلوم ملک السادات رسید کمال الدین احمد محمد کرمانی غم کاتب حروف در در سراسے بادشاہ بود چوں از آنجا باز گشت دید کہ شیخ رکن الدین سمت غیاث پور رے آیا بفرست در پست کہ بخدمت سلطان المشائخ میرود و اسے تعظیم براندہ و خطیرہ سلطان المشائخ رسید تا خبر کند سلطان المشائخ در آن روز خطیرہ بود در مقام مہرودہ بارگاہ بود بالاسے حوض خانہ و صفہ کہ منسوب بعمارت خواجہ جہاں احمد ایاز است در محلے کہ در نیوقت شیخ حسن سر رہنہ عمارت کنانیہ است و آن بارگاہ شستہ بود چوں خبر کردن شیخ رکن الدین شنید این غنی بخود راہ دنا د و فرمود کہ این سمت اندر پست ہم ہست احتمال دارد کہ در زیارت بزرگان این حوالے برو و فاما اقبال خادم استعداد ما یدہ دہد و ہایاے شکر گرفت گرد آرد چوں شیخ رکن الدین از راہ اندر پست منحرف شد و جانب خطیرہ سلطان المشائخ میل کرد چنانکہ دولہ شیخ رکن الدین در گنبد و ہنیر میا گئی کہ نزدیک چو تہ مقابلہ یاراں است رسید سلطان المشائخ از بالا بے بام بسعادت فرود آمد و در میان صفہ ستون این ہر دو بزرگ ملاقات شد و دولہ شیخ رکن الدین ہم دروں صفہ ستون مذکور فرود آوردند و شیخ رکن الدین را در آن ایام در پائے مبارک آزار رے رسیدہ بود بدین سبب نمیتوانست کہ از دولہ فرود آید مہرچہ جہد کرد و فرمود کہ ہر فرود آید از آنجا کہ تواضع و اخلاق سلطان المشائخ بود و ہرچہ فرود آمدند او و شیخ رکن الدین ہم در دولہ نشست و متصل دولہ شیخ رکن الدین مقابل روئے جانب قبلہ سلطان المشائخ نشست و ساعتی بمکالمہ محاورہ

یکدیگر مشغول شدند درین میان مولانا عابد الملة والدین اسمعیل که برادر  
 صوری و معنوی شیخ رکن الدین بود قدس اللہ سرہ العزیز گفت که امروز بوجو  
 این دو بزرگ مجلس بابرکت است و خیر المجالس مجلسی است که در آن بحث علمی  
 باشد این سخن گفت بعد از توجیه سلطان المشائخ کرد سلطان المشائخ گفت  
 بود و شیخ رکن الدین نیز سخنی نگفت بعد از مولانا عابد الدین سوال کرد که حضرت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم که زکمه در مدینه هجرت فرمود حکمت چه بود شیخ رکن الدین  
 توجیه سلطان المشائخ کرد و جواب تماس کرد و سلطان المشائخ توجیه شیخ  
 رکن الدین کرد و گفت شما بیان فرمایید بعد از شیخ رکن الدین جواب فرمود در جا  
 و کمالات نبوت که بجهت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تقدیر کرده بودند  
 موقوف بر آن داشته چون حضرت رسالت صلعم باصحاب صفه که در مدینه بودند بزر  
 کمالات و درجات مکمل گرد و چون شیخ رکن الدین این جواب فرمود سلطان المشائخ  
 گفت که این ضعیف را نیز چه در خاطر می گذرد فاما در پنج تفسیر و کتاب بنیده  
 ام و آن اینست که دعوت ارشاد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بمکیان سید  
 بود و ایشان بآل دولت مشرف گشته فاما جماعت ناقصان که در مدینه بودند و حضرت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نمیتوانستند رسید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرما شد که از مکه در مدینه هجرت کن تا از کمالات تو بدین ناقصان چیز  
 برسد و ایشان از دولت تو مکمل گردند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجه که در  
 جوابهای که این دو بزرگ دیں فرمودند در تحت هر جواب عظمت و کمال هر دو  
 بزرگ معلوم می شود که یکدیگر را بدین عبارات لطیف تعظیم کرده اند الغرض چوں  
 خواستند که مایه پیش آرند رخ جانان کاتب حروف رحمتہ اللہ علیہ آوردند که  
 این کار شماست که از میان ما کسی را زهره آں نباشد که پیش این دو بزرگ  
 نایده تواند کشید و البیضا فرمود رحمتہ اللہ علیہ چوں سن کند و ردی پیش بر دم  
 دایم که یا اے دوله شیخ رکن الدین کاغذ های عریض محتاجاں بسیار است



اں کا غذا یا کجانب میگردم تا جاسے نہادان نان باشد درین محل شیخ رکن الدین  
قدس سرہ العزیز روئے سوئے سلطان المشایخ کرد و گفت شما میانید کہ  
ایں کا غذا چیست بعدہ فرمود ایں غریض مسکینان ایں زمان کہ من برباد شد  
میروم خلق محتاج غریض میدہند تا ہمت ایثاں بکفایت رسد و امر وراثت  
را معلوم نمود کہ من برباد شاہ دیں میروم سلطان المشایخ بحسن عبارت اظہار  
و اخلاق بسیار معذرت کرد چوں طعام ترتیب کردہ شد و سکورہ سرکہ انگور دوز  
بود شیخ رکن الدین جانب من اشارت کرد کہ ایں سکورہ پیش من بیار دیں  
محل سلطان المشایخ فرمود کہ ہم شہرست شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ  
فرمود ترش ہم از اں است سلطان المشایخ فرمود کہ عزیز ہم از اں است  
الغرض چو طعام برداشتند اقبال خادم چہ قطعہ جامہ مہین از ہرتلی و شاہ  
بات و یک گرہ صبتنگ زر در جامہ باریک بستہ چنانکہ شعاع لعلی تنگہ از اں  
گرہ پیروں میزد پیش شیخ رکن الدین آورد و چوں نظر شیخ رکن الدین  
بر اں گرہ تنگہ زر افتاد فرمود کہ اُسٹر ذہبک سلطان المشایخ فرمود اُسٹر  
ذہبک و ذہابک و مڈ ہبک و ازین حرف مستبط غرض سلوک  
کریم الدین بیانہ داد و خواجہ محمد بدر الدین سہل کہ نبیرہ شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس سرہ معنی استنباط کردہ اینست کہ انجہ شیخ الاسلام  
شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ اُسٹر ذہبک مفہوم ایں معلوم و ظاہر  
است و انجہ سلطان المشایخ فرمود کہ اُسٹر ذہبک و ذہابک  
و مڈ ہبک مراد ایں دو لفظ دیگر ذہابک و مڈ ہبک درین محل چیست  
مقرر باد کہ ستر معاملہ سلوک ایں راہ واجب است بلکہ فرض تا ایں معاملہ  
دینی منظور نظر نگردد کہ نظر خالق آفتہ قویست و دفع ایں آفت ہمیں است  
کہ خدا سے تعالے در باب یکے کرم کند از مقام محبت بدرجہ محبوبیت رساند و نخواہد  
کہ بر معاملہ محبوب خدا کسے را اطلاع و دلپس نامزد حال او جیسے گرداند کہ خلق

۱۴  
و فرقی  
چون  
نظر  
نمود

طایر میں از نظر بریں چیز افتاد و خلق در گرفت و گوئی آن چیز بمانند و معاملہ آن محبوب  
در پرده ستر باشد چنانکہ دوستی از دوستان خداے تعالیٰ را دنیا اقبال کند و او را بخل  
مستبر باشد و باطن مبارک او بعبادت باری تعالیٰ چنان مستغرق کہ پروا کسی چیزے  
نباشد و میل بکونین نکند و نظر خلق بر آن اقبال دنیا باشد و او بخاطر جمع بر سجاد و محبت  
باری تعالیٰ را متع و مستقیم بیت تا ذوق در غم خبرے میبهد از دوست و از طعمه دشمن  
بخدا اگر خبرستم بدلیل معاملہ انجین و لیکن بدین سبب نظر انبیا و معصون و محروس بماند  
و در عالم مشاہدہ و قرب ہر روز بلکہ ہر ساعت بر فریاد پس این دو لفظ ذہا یلک و  
مدن ھبک و جواب اُس اُن ذہبک درست آید باز ایم بر سر حرف آن جامہ  
و تنکہ ہے ز شیخ رکن الدین قبول نمیکردند بعدہ آن جامہ با گرہ تنکہ با پیش  
مولانا عہد الدین السہیل کہ برادری رکن الدین بود بردند و خدمت مولانا  
عہد الدین نیز سبب موافقت شیخ رکن الدین قبول نمیکرد درین محل شیخ  
رکن الدین جانب مولانا عہد الدین اشارت کرد کہ تو بتاں بعدہ مولانا  
عہد الدین کہ بوفور علم و فضل و تقویٰ آراستہ بود و بحکم اشارت شیخ خود قبول کرد کہ  
چہارم سلطان المشائخ را زحمت بود شیخ رکن الدین قدس سرہ العزیز بعبادت  
سلطان المشائخ آمد و عشرہ ذی الحجہ بود چوں ملاقات شد شیخ رکن الدین  
فرمود کہ عشرہ ذی الحجہ بہت ویر کہ بہت دریافت سعادت حج سعی مے کند فاما سن  
سعی کردہ ام تا زیارت سلطان المشائخ در ایام تا وہاب حج حاصل آید سلطان  
المشائخ قدس سرہ العزیز چشم برآب کرد و بالواقع کرم معذرت میفرمود کہرت پنجم  
چوں زحمت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز غالب شد عجب زحمت کرد  
غالب محبت و عشق چند کرت ہر روز غایب میشد و چند کرت حاضر در این چنین حالے  
شیخ رکن الدین بعبادت آمد شیخ سعادی خوش گوید بہت خنک آن رنج کہ ایم  
بعبادت بسر آید و در منداں بجز این دوست ندارد دید و آراہ سلطان المشائخ  
بر کہت نشستہ بود و قدرت فرود آمدن از کہت ممکن نبود بعد ملاقات سلطان المشائخ

شیخ رکن الدین را بر کبشت می نشاندند ششست همچنان کرسی آوردند شیخ  
 رکن الدین بر کرسی نشسته و یاران متحیر بودند که سلطان المشایخ در عالم تحیر  
 مکالمه محاوره بگونه خواه بود و اما سلطان المشایخ از کمالی که داشتند بحال خود  
 باز آمدند و با شیخ رکن الدین مشغول شد بعد شیخ رکن الدین فرمود رحمه الله  
 علیه الاکتلیاء یخیزون عند الموت چنانچه در حدیث است ما من نبی تموت  
 الا و یتخیزون او را خلف ایشان اندازیدار نیز تحسیرت خواه باشند خواه بودند چو  
 قصه ریخته است سلطان المشایخ را حیات خود که حیات عالمیان متضمن است  
 از حضرت رب العالمین چند کافه باید خواست تا ناقصانرا کمال حاصل شود  
 سلطان المشایخ چشم پر آب کرد و فرمود که من حضرت رسالت راسلی الله علیه  
 و سلم را در خواب دیده ام که میفرمود نظام هشتیاق تو ما را بسیار است شیخ رکن الدین  
 رحمه الله علیه حاضران برین حرف در گریه شدند بعد زمانه شیخ رکن الدین  
 باز گشت عرض میداد کاتب عیون برانجمله که این بنده سعادت قدم بوس شیخ  
 رکن الدین رحمه الله علیه عهد تعلق قدشهر و ملی برابر جد مادرین خود مولانا  
 شمس الدین دامغانی دریافت بود و حق نمک مایه ایشان در زنده این بنده نجات  
 شد نکته سیر در بیان بعضی کرامات سلطان المشایخ نظام الحق والشرع  
 والدین قدس سره العزیز سلطان المشایخ رحمه الله تعالی علیه بهی  
 حاضر بود و خواجه محمود پوه که از دیدار شیخ شیوخ العالم فریدالین و نیز در آن  
 مجلس حاضر میگفت که من اول حال در خواب صورتهای لطیف و صاحب  
 جمال میدیدم ازین جنس بسیار میگفت بعد سلطان المشایخ فرمود این من  
 بسیار میباشد و قتی من در کبشت نشسته بودم فرشته بصورت ماه بیاد نزدیک  
 کبشت من بایستاد و مرا گفت درویش پیش در ایستاده است بعد فرمود نوروز  
 روز چهارشنبه وقت است و افروم آید تا روز شنبه باشد بهم که آفتاب  
 بر می آید آس نور بالامی رود و قتی مردی بخدمت سلطان المشایخ طعاعی  
 انبیا اختیار داده می شود نزد موت خواست همیشه در دنیا ماند خواهند نزد موتی رود نیست هیچ  
 بنی که بمیرد آن بنی که نیکو اختیار داده شود آن بنی ۱۲

مے بردارثناے راه در خاطر او گذشت اگر سلطان المشائخ بدست مبارک خود نواله در کام من نہد کامرانی کنم چوں بنیست رسیدم بایده برداشت کرده بود سلطان المشائخ بتبول بخور و بتبول از دهن مبارک خود بکشید و بدست مبارک خود کرده در کام من نہاد و فرمود کہ بستان از آن بہتر وقتے چند یار عزیزا اتفاق آں شد کہ بنیست سلطان المشائخ بروند و میان ایشان یکے دانشمند بود ہر کسے ازیں یاراں بوجہ خدمتے شیرینی مختلف بہا خریدند این دانشمند گفت کہ این ہدایاے مختلف یکجا پیش سلطان المشائخ خواہید نہاد و خادم برخواہد داشت و او قدرے خاک از راہ برداشت و در کاغذے پیچید چوں بنیست سلطان المشائخ رسید ہر کسے چیزے پیش نہاد و دانشمند آں پُری کاغذ پیش نہاد خادم آں ہدایا برداشتن گرفت خواست کہ آں پُری کاغذ ہم بردارد سلطان المشائخ فرمود کہ این را ہمیں جا بگذر کہ این سرمہ بشیریت خاص چشم ماست آں دانشمند تائب شد سلطان المشائخ اورا بشیریت خاص مشرف گردانید و اورا مستطہر کرد اگر اورا رے ویانے ترا حاجت باشد مال بگوئی از قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ روایت میکنم کہ او میفرمود کہ من از خانہ وضو کردہ بودم و بنیست سلطان المشائخ آدم و خاطر مشوش بود کہ تجدید وضو نکردت سلطان المشائخ بنور باطن دریافت و فرمود کہ وقتے سپر سید اجل بر من آمدہ بود ہر چند کہ با او من سخن میگفتم اورا حاضر نہی یا فتم گفتم سید چہ حال است کہ ترا غایب نہی گفتم فتم خدمت من وضو در خانہ سافتمہ بودم باز تجدید وضو نکردہ ام خاطر من مشوش است من گفتم سید برو وضو میکن و نوش بیا فارغ و جمع بنشین خواہ بریں حروف رسید من برخاستم خدمت کردم کہ منی و مہرانیہ نہیں واقعہ است تبسم کردہ فرمود کہ برو وضو کن و بیار و رے دو یار بنیست سلطان المشائخ یکجا آمدند یکے در وضو چند اال حنیطہ نکرده چوں بنیست سلطان المشائخ آمدند اول سخن سلطان المشائخ پیش این بود کہ در وضو احتیاط باید کرد کہ الوضوء من امیر اللہ از قاضی محی الدین کاشانی وضو را ہے است از راہ ہے خداے تعالیٰ ۱۱

باب اول فضائل خواجگان چشت از حضرت سالک تاج حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز

رحمۃ اللہ علیہ روایت ہے کہ تندرہ درجہ علامی بسے موقوف شدہ بودم و اکں حبسہ در تندرہ  
کشید کہسے رانچہ دست سلطان المشائخ فرستاد کہ میگفتا سے موقوف ماندہ رانچہ  
و کہسے از من یاد نمیکند حال من چگونه خواهد شد سلطان المشائخ نہ کند بود  
بر من فرستاد کہ ہر روز یکے ازین بخور چمیان کردم سیدوم روز خلاص یافتم از مولای  
وجہہ الدین پابلی علیہ الرحمۃ روایت میکند کہ اوسے فرمود مرا زحمت دق آغاز  
شدہ بود طبیبان گفتند در باغے بر سر کبے سکونت کن گفتم در باغ سکونت دشوار  
است و خانہ سلطان المشائخ بر سر کب است آنجا با ششم دارو ہائیکہ طیب فرمودہ  
بود حاصل کردم چون بخیر دست سلطان المشائخ رسیدیم دیدم افطار کردہ بود و نایاب  
زبستان بود کہسے مندیہا آوردہ بود و سلطان المشائخ تناول میکرد مرا فرمود  
بسم اللہ الرحمن الرحیم در کبے با آنکہ زحمت دق بود و من بے گرم باشد بحکم فرمان  
سلطان المشائخ خوردہ شد چون از پیش سلطان المشائخ برخاستم صحت کامل  
یافتم محتاج بعلاج نشدم مولانا پدر الدین یار کہ اورا رفیق ہم گفتند سے مردے  
صادق القول بود روایت ہے کہ تندرہ من شبے در دہلیہ سلطان المشائخ  
شترے را دیدم از دیکچہ بیروں در زیر دیکچہ بایستاد سلطان المشائخ بر آں  
شتر سوار شد و شتر در ہوا میرفت من بخود شترم چون زمانے گذشتہ بخود باز آمد  
خواب از سرفت تا آخر شب شتر باز دیدم آں شتر آمد زیر آں دیکچہ بایستاد  
سلطان المشائخ در دیکچہ باز کرد و درووں رفت شتر باز گشت و کاتب حروف  
از ثقہ سماع دارد کہ شیخ نجم الدین صفایانی شخصت سال مجاور خانہ کعبہ  
بود و خانہ ساختہ بود کہ پیوستہ نظر اواز آنجا نشسته بر خانہ کعبہ افتادے و شیخ  
کامل حال بود روزے حجا و ران مکہ اورا پسیدند حکمت چیت کہ سلطان  
المشائخ امروز مقتدا سے عالم است وین گمان خدا سے را بمقصد میرساند  
چگونہ است زیارت خانہ کعبہ نمے کند و دولت حج در نہی یاد شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ  
علیہ فرمود کہ بیشتر حال نماز با مدا و خانہ کعبہ حاضر سے شود و در جماعت با نامتوا

ماہ لہذا فضائل فراوان چشتیہ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی ہیں کہ میں اللہ سے العزیز

نہ اختیار داروں کہ میں شتر فروشتہ ہو کہ از غیب سے آئندہ باشد و سلطان  
شاہجی را در خانہ کعبہ سے برد و خواجہ ابوبکر و راق کہ بشرف قربت و مصطفیٰ و  
سلطان المشائخ مشرف ہوئے فرمود کہ وقتے سلطان المشائخ حجتہ خاص  
میں بخشید میں ترتیب شکرانہ کردن گرفتہ کیے گفت کہ میں حجتہ ربہ بہا خواہد افتاد  
میں ازین سخن منقص شدم چون شکرانہ بخدمت سلطان المشائخ بروم  
خادم را فرمود کہ یک سیر روغن ازین بستان فحش من عرض داشت کردم کہ  
ایں سہل چیز است قبول فرمایند بعدہ شتم فرمود کہ ترا میں حجتہ ربہ بہا خواہد افتاد  
سلطان المشائخ سے فرمود پیش ازین کہ میں از غیث پور و سبکی کیلوی کی  
بہا ترجمہ پیارہ میر تقی محمد ہوا سے تاستان ہو مقدار یک کروہ راہ و من صایم مرا  
دوران سہرا آمدہ در درو کاسے نشستم در خاطر من گذشت کہ اگر مرا کہے بودے  
در آں سوار میر تقی بعدہ این بیت شیخ سعدی در دل گذشت بیت ماقدم  
از سر کنیم در طلب بستاناں بہ راہ بجائے بردہ کہ با قدم رفت بہ آزاں خطرہ  
توبہ کردم بعد از سہ روز خلیفہ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ ماویا نے بر میں  
آورد کہ میں را قبول کنی میں او را گفتم تو مرد درویشے از تو چگونہ قبول کنم او  
گفت سیوم شب است کہ شیخ ملک یار پراں رحمۃ اللہ علیہ را در خواب فرمایہ  
ماویاں پیش فلان سیر الغرض من او را جواب گفتم کہ شیخ تو فرمود اگر شیخ من  
فرمایہ نگاہ قبول کنم چون شب شد در خواب دیدم کہ شیخ بشیوخ العالم قدس سرہ  
مرا سے فرمایند کہ بخاطر ملک یار پراں آں را قبول کن و نزدیک آورد و دانستم کہ مرثا  
حق است قبول کردم بعد از آں اسب از خانہ من کم نشد بعد از مدتی آں  
ماویاں را بخواجہ محمد خواہر زادہ دادم بعدہ قاضی محی الدین کاشانی  
دریں محل گفت کہ تعظیم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اَمِنْ عَيْكَ اللَّهُ فِي الْحَقَاتِ  
قَضَى اللَّهُ حَقَّ الْعَجْذِ بِالْخَطَرَاتِ و نیز وقتے یار سے بوقت افطار در خاطر گذرانید  
اگر سلطان المشائخ بقیہ آب کہ بیاں افطار خواہد کرد میں و مد محض کر امت  
الہ کی کہ پرستہ حق تعالیٰ و تائبان بر کرد خدا سے تعالیٰ حاجتہا سے اور باخطرات

بانی فیاض الملک خواجگان چشت حضرت سالت تاج محمد حضرت نظام الحق والدین قدس سره الهی

۱۴۵  
باشیم در شایسته این خطر سلطان المشایخ فرمود که این آب آں یار را آید  
آں یار مستغفر شد چون سلطان المشایخ بعد از مایده بالا آمد و در مقام مسموم  
بنشست آں یار را بایاران دیگر طلب شد چون بنشستند بعد فرمود که خدای  
تعالی را بنده باش که چهل سال است نه طعام سیر خورده است و نه سلطان  
المشایخ می فرمود که در میدان حال با خود جزم کرده بودم نه کتاب بنویسم  
و نه بهایستم بهاراں ایام مردی را بعین امام غزالی برین آورد مرا خوش  
آمد با خود گفتم که من با خود جزم کرده ام کتابها ناستم از آن نتوان گذشت باز هم  
دل خود را متعلق آن کتاب یافتم چند روز گذشته همان کتابش من بطریق  
هدیه آوردن من قبول کردم و وقتی مردی بخندست سلطان المشایخ آمد  
دید که احوال درویشان و خدمتگاراں بنا مرادی میگذاختند سلطان  
المشایخ عرض داشت کرد که ساختن زر شمارا بیا موزم تا بار تنگی از پیش  
برخیزد سلطان المشایخ فرمود رنگ آمیزی کار ترسیاں است و زر  
کردن صفت جهودان است نزدیک محمیاں زر کردن زرد روی  
است نه مارا مال میل است و نه سوسه ذب و مال و نه حاجت من  
بدینا است و نه اقتراح من بعتی حاجت از قاضی الحاجات میخواهم مضرع  
دنیا بچه کار آید فردوس چه باشد به عزیز صا دق القول سلطان المشایخ  
را دید و خواب که گوئی در بهشت بر تختی نشسته است مرغوب بنیده را فرمود  
که حق تعالی مرا هر روز وظیفه میدهد این مرد از جهالت سلطان المشایخ  
را نتوانست پرسید این چه وظیفه است سلطان المشایخ خود آغاز کرد که بخت  
در دنیا از من خلق را وظیفه می دهانی آں را قبول فرمود و بکرم خویش عرض  
آں وظیفه چندین هزار دوزخی وظیفه من کرده است که بمن هر روز بخشد  
عزیز صحت حکایت کرد که من از قصه خود قصد زیارت سلطان المشایخ  
رواں گردیدم گذر من میان قصبه بوندی افتاد و در دل گذشت اینجا و دیشی

است که او را شیخ مومنین گویند با او ملاقات کنم برو فتم پرسید کجا خواهی رفت گفتیم  
 بنجد دست سلطان المشایخ گفت سلطان المشایخ را سلام من برسان  
 و بگوئی که شیب جمعه رکعت ملاقات میکنم چون من بنجد دست سلطان المشایخ پیوستم  
 عرض داشت کردم در تفسیر بودی در ویشی است سلام رسانیده است این  
 سخن گفته شیخ منقص شد و فرمود که او در ویشی عزیز است و لیکن زبان خود بخود  
 ندارد خواهی منهای شکر که یکے از مردان خوب اعتقاد بود میگفت که مرا اتفاق  
 شد که سماع کنم که پیش سلطان المشایخ عرض داشت کردم فرمود نیکو باشد  
 خوش خواهد بود و بنیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز  
 و یاران دیگر از غیایا پور طلبیدم پیش از آنکه یاران شهر برسند هر کس گفتند  
 قولان حاضر اند بفرمائی تا سماع بگویند باز گفتم بیشتر یاران نرسیده اند و طعام موجود  
 نشده گفتند سماع بفرمائی و الا میر ویم و ربان را فرستادیم طعام آوردیم و خرج  
 کردند و سماع آغاز کردند هیچ ذوق پیدا نشد من مشوش شدم که مجلس بختیب شد  
 بعد این ناخوشی سر فرو کرده بودم ناگاه سر بر کردم سلطان المشایخ را دیدم  
 کلاه بر سر کرده بود و در حوض خانه ایستاده است از دست بے خود شدم چون  
 بحال باز آمدم سماع سخت اثر کرده بود و یاران شهر هم رسیده چون بنجد دست  
 سلطان المشایخ آمدم و این کیفیت باز نمودم تصدیق داشتند و گفتند جا  
 که یاران این ضعیف باشند این ضعیف را حاضر تصویر باید کرد و بهیچ وجه منهای  
 مذکور میگفت که وقتی شب در خانه سلطان المشایخ بودم که سلطان  
 المشایخ بیرون راست کرده بودند بر بام جماعتخانه و بالایا که کت جامه نم گیر  
 گرفته بیشتر شب گذشته بود که از بالایا که کت سلطان المشایخ عمود  
 از نور طالع تا آسمان گرفت و بمن جماعت خانه و لب آب هم روشن شد و مرا  
 ز گوشه گرفتم و خود را خفته ساختم وقتی شیخ نورالدین فردوسی سینه یار خود را بنجد  
 سلطان المشایخ فرستاد که من بر مرص شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین



طعاعے ساخته ام شفقت کنید بیا نید یکے ازاں سہ نفر گفت اگر سلطان  
المشاخ شیخ است مرا چیزے بدہاں خوردنی و دیگرے گفت کہ مرا جامہ  
بدستوم گفت بزرگان را امتحان نباید کرد بیچ ناندیشید چون بخدمت سلطان  
المشاخ آمدند فرمود مانیز طعاعے ترتیب کردہ ایم تو انیم آمد و لیکن دل من بسو  
شما خواب بود و ہمہریں بودند مردے یک دیگے جفراں و چهار تنکہ آور و سلطان  
المشاخ تمام دوا فرموداں مرد را بدہ جانب آں مرو اشارت کرد کہ چیزے خوردنی  
و سیم اندیشیدہ بودی بعدہ فرمود جامہ بیار آں دوم را بدہ و سیوم را فرمود بچین  
باید آمد کہ تواند دہ و تنکہ و اسیم فرمود عرض سید اردکاتب حروف برانجکہ کہ شیخ  
رکن الدین فردوسی را بخدمت سلطان المشاخ چنداں اخلاص نبود  
و او از شہر آمدہ بود ہم در کنارہ آں در حدکیلو کہ رہی مقامے ساخته است  
و شیخی بنیاد نہادہ و پسران او را کہ جوان نو خاستہ بودند و مریدان او را باندگان  
سلطان المشاخ نقازے بود کہ رات در شتی سوار و سماع گویاں و قص  
کناں زیر خانہ سلطان المشاخ نے گذشتہ روزے بطریق بعد از نماز  
پیشیں در شتی سوار با جمعیت و سماع و قص کناں از پیش خانہ سلطان  
المشاخ میگذاشتند سلطان المشاخ بدولت بر بام جماعت خانہ مشغول  
نشت و والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ در آں مجلس پیش ایستادہ بود چون  
با غلبہ شور و سماع کہ در شتی میگردند در نظر مبارک سلطان المشاخ در آمدند  
فرمود سبحان اللہ ساہایکے دریں کار خون میخورد و جان خود فدا سے ایں راہ  
یکنند و دیگران نو خاستہ اند و میگویند تو کیستی کہ مانہ ایم دست مبارک خوشتر  
باستیں مبارک بر آورد و جانب ایشان اشارت کرد کہ حال رو ہمیں کہ کشتے  
پسران مشاخ رکن الدین باں غوغا نیر غوغا خود رسید از شتی فرو و آمدند  
خواستند غصے کنند ہمیکہ برب آب در آمدند در حال غرق شدند بندہ ایں  
حکایت از خدمت سید السادات سید حسین علم خود سماع دار و خدمت ایشان

نیز روایت ہم از والد کاتب حروف میگردند رحمتہ اللہ علیہا پسر صلح بقال طبعی  
 کردے اور میرد سلطان المشایخ بود او بنیارت سلطان المشایخ رفته سلطان  
 المشایخ اور در روز بارگردانی رے و شب نداشتے او از رفتن خانه سلطان  
 المشایخ ترک گرفت مولانا علی شاه جاندار میگوید کہ من اور گفتیم نیکو نمے کنی  
 ہر بہ یکبار برو پائے بوس کن شب و رختہ کسے باشد و بشیرہ او شبہ ضائی  
 ویم بعد از چند گاہ پائے او ورم کرد از درد بقرار شد مولانا علی شاه گفت باز  
 اور گفتیم کہ اینست از آن سلطان المشایخ است گفت آری و عجز کردن گرفت  
 مبلغے لاجین مراد داد کہ بجہت سلطان المشایخ برساں و از حال من عرض  
 داشت کن چون بجہت سلطان المشایخ عرض داشت کردم سلطان  
 المشایخ منقص شد چون من از خدمت سلطان المشایخ باز گشتم آن  
 طیب نقل کردہ بود کاتب حروف از خواجہ مبارک گوپوئی کہ یکے از بار  
 اعلی بود سماع دار و کہ من ہر بار از قصہ گویم پویر سلطان علاء الدین  
 سے آدم جامہ مکلف چنانکہ کسوت ملوک باشد مرا عطا میفرمود و این خلعت  
 معبود من شدہ بود تا وقتے بر سلطان آمدہ شدہ دریں کرت یکتاے سپید  
 فرمود من بدین سبب منقص گشتم و بجہت سلطان المشایخ آدم بعد  
 پائے بوس روی مبارک بجانب من کرد و فرمود بیت تحفہ شاہ بس عزیز  
 بودہ گر چہ دینار یا پیشیز بودہ بندہ را با سماع این بیت فرحتے افزود و التفات  
 خاطر بکلی رفت الحمد للہ علی ذلک وقتے دانشمندے بجہت سلطان المشایخ  
 آمد و گفت کہ من بیعت خواہم کرد سلطان المشایخ بنو باطن دریافت کہ بحکم  
 سبب آمدہ است ہر چند بہت بیعت املاح کرد سلطان المشایخ فرمود کہ را  
 بلکہ کہ بچہ نیت آمدہ بعدہ گفت در تا گور زمینے دارم مقطع آن مقصع مرا فرامحت  
 میکنہ سلطان المشایخ فرمود اگر من رقعہ بنویسم ترا بدہم تو ترک ارادہ بیعت  
 گیری گفت نیک باشد ہمان ساعت بجانب مقطع رقعہ نوشتند و غرض وصل شد

سلطان المشایخ مے فرمود کہ وقتے من از زیارت مولانا رشید فرمای  
بارگشتہ بودم و نزدیک حطیرہ ایشان کو چہ بود حالے مردے را دیدم مشکل  
سکراں و بے ضبطے آید مراد دل گذشت کہ داندایں مرد مرا آسبے رساند  
من بطرف دیگر رفتم او ہم گشت و ہماں طرف شد کہ من گشتم بسوے من آمد  
بحق گریختم مرا سلام کرد کنار گرفت و سینہ مرا بوسید و گفت الحمد للہ اینچنین  
سینہ ہنوز در میان مسلماناں بہت ایں گفت و گذشت چوں ہمیں کردم  
پیچ کسے را ندیدم ہا پیدا شد فاما از شیخ نصیر الدین محمد مورایت مے کنند کہ  
سلطان المشایخ مے فرمود وقتے من نزدیک دروازہ پیل مے بودم بقا  
بر خود ما بوس بودے و با خود گفتمے کہ نظام تو کجا و محبت حق کجا بدیں نیست در  
روضہ شیخ رساں چہلہ گر نفقہ چہلہ تمام کردم و در روضہ شیخ رساں درختے  
بود خشک ہم دریں چہل روز معائنہ کردم اک درخت تر و تازہ گشت پیش فریو  
ایشان ایستادم عرض داشت کہ دم کہ شیخ ایں درخت خشک درں چہل روز  
از حال خود بگشت من چہل روز آمدم ہیچ حال من نہ گشت ایں سخن گفتم جانب  
خانہ رواں شدم در اثناے راہ مردے را دیدم کہ غلطاں مے آید مرا ایں طعن  
شد اک مرد مسکراست از و مخوف شدم آخر میل جانب من کرد باز از و منحرف  
شدم اک مرد جانب من شد با خود گفتم نظام پس یا شد بخداے گریز قصد بجا  
او کردم نزدیک اے رسیدم من ہر دو دو فراز کردم معانقہ کردم از دہن و از سینہ  
او بوسے عطر مے آمد تا اینچنین گفت اے صوفی از سینہ تو بوسے محبت حق  
مے آید اینقدر گفت و غایب شد نکتہ چہار و ہم منجملہ یازدہ نکتہ ذکر حضرت  
سلطان المشایخ در بیان بعضے کرامات آل فخر النساء فی العالمین  
رابعۃ العصر بی زیلجا ص ۱۰۰ والدہ ماجدہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ  
اسرار ہا حضرت سلطان نظام الحق والدین سلطان المشایخ  
مے فرمود کہ والدہ مرا با خداے تعالے رسائی بود اگر او را کارے پیش آمدے

اتمام آں کار در خواب بدیدے اختیار بدست او میدادند و بار بار والدہ من  
پاسے من بدیدے بگفتے کہ در تو علامت نیکبختی و سعادت مے نیم بزرگے خوش  
گوید میت وے آیتے کہ آمد در شان کبریا و اندر حبس ناصیہ او بسین است  
تا تنگ چشمے سخت شد با والدہ گفتم نفس شما بزرگبختی و سعادت رفته است بیخ  
اثر آں مے نیم گفت اثر آں ظاہر خواہ شد فاما وقتے کہ من از جہاں رفته شہم  
و بچہاں بود و ہر حاجتے کہ مرا باشد پیش خاک والدہ خود عرض دارم غالب  
آں باشد کہ ہم در ہفتہ کفایت شود و کم باشد تا ہستہ کفایت برسد و میفرمود  
اگر والدہ مرا حاجتے بودے یا نصیر بار صلوات گفتے و دانے مبارک خود پیش آیتے  
و حاجت خواستے بچہاں شدے کہ خواستے سلطان المشائخ مے فرمود وقتے  
کنیز کے آزاں والدہ بگریخت چوں خدمتگارے دیگر نبود ملتفت گونہ شد ما کا  
مصلحت نشست و دانے مبارک خویش پیش نہاد و با حق تعالی مناجات کرد  
گرفت در ثنائے ایں حال والدہ را دیدم فرمود کہ کنیزک گریختہ است و من  
وام کردہ ام دستہ تا کنیزک نیارند من دانے بر سر تنگ من ازین صحن  
در تامل شدم ہمدریں حال شیخے بر دروازہ آمد و گفت کنیزک از آں شما  
گریختہ است بایہ بستانید و آں ایام کہ سلطان قطب الدین پسر سلطان علاؤ الدین  
خلجی خواست کہ با سلطان المشائخ منازعت کند و سبب منازعت  
یکے آں بود کہ سلطان قطب الدین مسجد جامع میری عمارت کرد و در اول  
جمعه ہمہ مشائخ را و علما را طلب کرد کہ دریں جمعہ نماز دریں مسجد نو بگذارید سلطان  
المشائخ جواب فرمود کہ ما مسجدی رز دیک داریم و ایں حق است ہمیں جا خواہم  
گذارد و مسجد میری زفت و سبب دیگر در غرہ ماہ رسم شدہ بود کہ تمامی ائمہ مشائخ  
و صد و روا کبریہ تہنیت ماہ نو بخدمت بادشاہ مے رفتند سلطان  
المشائخ نیز رفت فاما اقبال خادم میرفت بر عیال و حاسنہ الراجاے  
در آمدن و القاسے عداوت شد سلطان قطب الدین را گفتند کہ

سلطان المشایخ روز جمعہ چنانکہ فرماں بود در مسجد میری حاضر شد و تہنیت  
 ماه نو چنانکہ شاخ دیگرے آئینہ دہنے آید یک غلامے میفرستد سلطان قطب الدین  
 را غریب بادشاہی و نخواست سلطنت و بہانہائی در کار آمد گفت اگر در غرہ ماہ آئینہ نیاید  
 بیاریم چنانکہ دایم چون مخلصان سلطان المشایخ کہ بر آن بادشاہ مقرب بودند  
 بخدمت سلطان المشایخ این سخن رسانید سلطان المشایخ بیچ گفت  
 و زیارت والدہ خود در برفت و گفت کہ ایس بادشاہ در خاطر اندازد من وارد کرتا ماہ  
 آئینہ کہ با خود اندازد من بہت گرفتہ است کار و بکفایت نرسد من زیارت شما نیم  
 از راه نازے و نیازے کہ بخدمت الدہ خود داشت اینی بوالہ خود گذرانیدہ  
 و سعادت در خانہ آمد و یاراں و خدمتگاراں از اس سخن بادشاہ منقص میبودند  
 بہین کہ ماہ نزدیک میرسد انتفات مخلصان را بیشتر روے میداد و سلطان  
 المشایخ خاطر جمع براعتقاد آنکہ بخدمت والدہ گذرانیدہ است بہ سجادہ کرامت  
 نشستہ تا غیب چہ پیدائے شود چون شب ماہ شد و خلق منتظر آنکہ فردا غرہ است  
 سلطان المشایخ را طلبان طرف بادشاہ خواہد الغرض بہدین شب ماہ  
 بلائے از آسماں بر جان بادشاہ بلانیش نازل شد و خسرو خان بلغاک  
 کرد و سرازتن سلطان بدخواہ سلطان المشایخ بہ تیغ تیز جدا کرد و تن او را  
 از بالائے قصر بیرون انداخت و سر او را بالائے نیزہ کرد و بخلق نمود و شاخ  
 سعدی خوش گوید بیت اسے رو بہک چہ نہ نشستی بجائے خویش با شہینچہ  
 کردی ویدی سراسے خویش و کاتب حروف از عورتے کہ بر صق قول  
 و دیانت او اعتقاد تمام بہت سماع دارد کہ میگفت کہ من خواب دیدہ ام گوئی  
 قیامت قائم شدہ است و خلق حیراں و مدہوش شدہ چپ راست میدوئند  
 ایس عورت میگوید در نیماں من ہم تمحیر گشتہ میروم در اثناے ایحال مے بنم  
 مردے علم بردست کردہ ایستادہ است و مرا میگوید کہ ایس علم بی بی زلیخا است  
 والدہ ماجدہ سلطان المشایخ تو در زیر ایس علم بیا من در آن ہجوم و خوف

زیراں علم جائے یافتہ عرض میدارد کاتب حروف این عورت خواب بینده دختر  
عم کاتب حروف است سید احمد محمد کرمانی که در جباله کاتب حروف است  
و در نظر سلطان المشایخ بواسطه شفقت سید السادات سید حسین گذشته  
و فتمتہاے دینی و دنیاوی از آنحضرت یافته و سلطان المشایخ میفرمود و غرض  
جمادی الاخر روز نقل الدہ من بود شب یک چوں ماه نو دیده شدہ سرور قدم ایشان  
نہاد و تهنیت ماه نو بروفتی میبود بجا آوردیم در آنحال بر زبان مبارک ایشان رفت  
کہ غرہ ماه آینہ سرور قدم کہ خواہی نہاد و دریافتہ کہ نقل ایشان نزدیک است  
حال من متغیر شدہ گریہ دین گرفت گفتیم اے خدیوہ من غریب بیچارہ را یکہ سے  
سپاری فرمود جواب این باماد خواہم گفت گفتیم صحبت در حال جواب نمے گوئید  
ہم در اثنا سے این حال مرا فرمود برو شب خانہ شیخ نجیب الدین بباش بحکم  
فرمان ایشان آنجا رفتیم آخر شب قریب صبح جاریہ دواں آمد کہ خدیوہ شمار میطالعہ  
ترسیدیم و پرسیدیم و حیات ہستند گفت آری چوں بخدمت ایشان پیوستم  
فرمود ووش سخنے پرسیدہ جواب آں وعدہ کردہ بودم این زماں بگویم اکنون  
بشنو فرمود دست راست تو کہ دم است پیش داشتیم گفتیم اینست بگفت و گفت  
خدا و ندا این را بتو سپارم این بگفت و جاں بحق تسلیم کرد و شکر و سپاس بقیاس  
بر خود واجب دیدیم و با خود گفتیم اگر این خدیوہ یک خانہ پراز زر و گوہر پس خود  
میراث گذار شستہ من اینچنین خوش نیشم دریں حال نفس خیرین این کلمہ مایہ  
من گذاشت رحمۃ اللہ علیہا نکتہ پانزدہم در بیان حالے کہ سلطان المشایخ  
را پیدا شد و بدان حال ازین دار فناء بدار بقار حلت فرمود و وصیت کہ حاضر زماں  
کرد و عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ روز جمعہ بود و سلطان المشایخ  
را حالے پیدا شد و بنور تجلی دروند مبارک او منور گشت و حق تعالی رادر  
اثنا سے نماز سجودہ ہا کرد و چہاں در عالم تخیل در خانہ آمد و گریہ کہ پیش ازین بڑ  
ازاں غالب تر شد و ہر روز چہ کرت غایب میشد و چہ کرت حاضر و ہمیں میفرمود

نکتہ پانزدہم

که امروز روز جمعه است هر آنکه دوست موعود دوست یاد آرد و غرق آن حالت باشد  
و دیگر در آن حال می فرمود وقت نماز ده است نماز که از ده هم و اگر گفتن که شما نماز  
گذارد و ایامی فرمود که بار دیگر بگذارم بر نماز و را مکرر داد و می کرد و دست و پا می زد  
که درین عالم بودند و می بیند و سخن را مکرر می کرد و آنکه امروز روز جمعه است و ما را نماز ده  
ایم و این سخن هم می فرمود و مصرعه میزد و میزد و میزد و میزد و میزد و میزد و میزد و میزد  
جمله اقربا و خدمتکاران و مریدان حاضر را پیش طلبیده و روزه می کرد و می کرد و می کرد  
ایشان کرده فرمود که شما گواه باشید و اشارت بجانب اقبال خادم کرده که اگر این  
چیز می در خانه از هیچ جنی نگذار و روزه می کرد و می کرد و می کرد و می کرد و می کرد  
باشد اقبال خادم قبول کرد که هیچ نگذارم و هر دو سر سلطان المشایخ صدقه  
و هم آن سفر و همچنان کرد و جز غله که چند روز غله و رویشا بود و بعد بداد و  
سیادت سید حسین عم کاتب حروف رحمت الله علیه سلطان المشایخ  
رسانید که جز غله هر چه بود صدقه سلطان المشایخ بختا جان رسانید سلطان  
المشایخ ازین حرکت براقبال منقص شد و طلب مود و گفت این مود که ریگ  
چید داشته اقبال گفت هر چه بود و بود و جز غله که چند روز غله باشد نماز ده است  
که چندین نفر از خلق بخورند و چیز می داشت تمام فرمود که خلق را بطلبی چون خلق  
حاضر شد فرمود که در مایه انبار خانه مایه غله شکند و تمامی غله را به پاک  
به برید و آنجا جاروبی به بهید و ساخته جهمانی جمع شد و غله را غارت کردند  
و بعد درین رحمت یاران و خدمتکاران حاضر شدند از سلطان المشایخ پرسیدند  
که حال ما سکیان بعد از خدمت چه خواهد شد فرمود که شما را در روضه من چندان  
برسد که کفاف باشد فاما کاتب حروف نیز این قدر از پیان صادق القول  
سماع دارد که صاحب گفت میان ما قسمت حاصل که کن فرمود و یک یک از شریک  
نمود و بر خیزند درین رحمت بعضی یاران خدمتکاران خدمت مولانا شمس الدین  
و اسماعیل جدامدین کاتب حروف را فراموش شد که شما از سلطان المشایخ به برید

کہ ہر کسے بحسب اعتقاد و خویش و حظیرہ سلطان المشائخ کہ حظیرۃ القدس است عمارتہا  
 رفیع سکاف کردہ نیت از انکہ بزرگی ازاں عمارتہا بیا ساید اگر سلطان المشائخ  
 راقصا در سہ در زیر کد ام عمارت دفن کنند این عرض داشت بکنید تا این گانہ  
 بحسن را خود کارے نکرده باشند چوں مولانا شمس الدین بنجدت سلطان  
 المشائخ این عرض داشت کرد فرمود کہ مولانا من زیر عمارت کسے خفتنہ نہ  
 من و سحر خواہم خفت بھان کرد نہ انجا کہ روضہ متبرکہ سلطان المشائخ  
 است مگر ابو دبل نقل سلطان المشائخ سلطان محمد بن تغلق بر روضہ  
 متبرکہ سلطان المشائخ گنبد عمارت کنانید حق بل علیہ راے سلطان  
 المشائخ حظیرہ با عمارت ہاے رفیع بے نظیر و گنبد ہاے فلک رفعت کہ در  
 لطافت و صفائی آں و راقصاے عالم کیے نشان نداد از غیبی تر بارگروند  
 در وصف اینچنین حظیرہ متبرکہ کہ رفک حظیرۃ القدس است بزرگے خوش گوید  
 رباعی ازین پس من و سحر اے سخن او کہ دلم و زندہ ہاے بر سید چہاں بجائے  
 ز سینہ دل بتجا شاہ آمدہ بدماں چو ذکر نہ بہت آں بقعہ در زباں آمدہ بزرگے  
 نیز خوش گوید بیت از روضہ نای صحن ہواے او در دل بھی نمایاں اسرار غیب  
 پوشیدہ آمدیم بر سر حرف پیش از نقل سلطان المشائخ چہل و طعام  
 گذشتہ بود بوسے طعام نیک گریہ بچارے مستوے شدہ کہ یک ساعت چشم  
 مبارک از آب دیدہ نمے ایستاد بیت گریہ بینی گریہ زار منڈانی فرق کردہ کتاب  
 چشم است اینکہ پشت میزد یا آچھے ہمد رینیاں انھی مبارک روزے شویا  
 مایچہ پیش برد و مخلصان بہت آشامیدن آں جہد میکردند سلطان  
 المشائخ پرسید کہ ایں چیت گفتند قدرے شویاے مایچہ بہت فرمود کہ  
 و آں رواں اندازند و ازاں سچ خورد بعدہ سید حسین عم کاتب حروف  
 عرض داشت کہ روزہ است کہ مخدوم طعام گذاشتہ است حال چہ خواہد فرمود  
 سید کیستہ تاق حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم باشد او طعام دنیا چاہونہ



باب دوم فضائل شیخ الاسلام علی بن حسین سجری شیخ قطب الدین بن نجی اوشی شیخ خیر الدین قدس سرہ  
چنانکہ انجکایت و رنگت ملاقات شیخ رکن الدین تحریر یافته است العرض درت  
چهل روز چنانکہ طعام نمی خورد و سخن ہم کسر می گفت تا روز چهارم شب کہ نہ کہ وفات  
سلطان المشایخ بود این حال بود کہ در صدر تحریر افتاد ہمز دہم ماہ ربیع الاخر  
۵۲۵ ۵۲۵ خمسین و سبعمایہ بن طلوع آفتاب سلطان المشایخ نجو اہمیت  
رب العالمین پیوست و در مقام صدق و صفا و دیدار تجلی حق جل و علی قرار  
گرفت این ضعیف گوید رباعی مہ بزیر ابراحتیاب نمود و عاشقان را بدین غدا  
نمود و پرده از زلف بست بر رخ خود و در وجہت بدیں خراب نمود و داجیر  
رحمۃ اللہ علیہ در شیعہ سلطان المشایخ تاریخ نقل و بیت آورده است بیت  
ربیع دوم و ہزوزہ ایر رفت آں مہ زمانہ چون شمار بیت و ادو پنج و ہفصد را  
و در نماز جنازہ سلطان المشایخ شیخ الاسلام رکن الدین بنیرہ شیخ الاسلام  
بہاء الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز امامت کرد بعد امامت نماز جنازہ شیخ الاسلام  
رکن الدین بر زبان مبارک را نہ کہ امروز مرا تحقیق شد کہ چہا سال کہ مراد شہر  
و ملی داشتند مقصود این بود کہ بشرف امامت نماز جنازہ سلطان المشایخ  
مشرقت شود و بوقت نماز پیشین حضرت سلطان المشایخ را ہم در خطبہ سلطان  
المشایخ کہ نسخہ خلدینست دفن کردند بزرگے گوید بیت گویا جگر زیش دند  
آں دوست خدا درو نہاوند و روضہ تبہ کہ سلطان المشایخ امروز قبلہ اقامہ  
عالم است خاک پایان روضہ و تریاک عظم است این ضعیف گویا قطعہ جا  
درت کہ سرمہ اہل نظر شرہ است بہر شفا سے دلہا تریاک عظم است و فرہ  
ز خاک درت نرزد عاشقان و جانست بلکہ درجاں سترے عظم است و این  
ضعیف گویا قطعہ مسلمان و ہند و و ترسا و گبر و ز خاک درت جملہ افسر کنند  
چو کا فور و صندل از اس خاک پاک بچشم اندازند و وار کنند و باب دوم  
در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفائے شیخ الاسلام معین الدین حسن  
سجری و خلفائے شیخ الاسلام قطب الدین بن نجی اوشی و خلفائے شیخ

۱۵۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

۵۲۵

شیخ العالم فزید الحق والدین قاسم الله سرسبح العزیز مقرر صاحب الان عالم با  
و ذکر شیخ الاسلام قطب الدین که خلیفه شیخ الاسلام معین الدین بود و  
ذکر شیخ شیوخ العالم فزید الحق والدین که خلیفه شیخ الاسلام قطب الدین  
بود و ذکر سلطان المشایخ نظام الحق والدین که خلیفه شیخ شیوخ العالم  
فزید الدین بود و در باب ل میان شجره و احکام چشت علیم الرضوان تحریر یافته  
است غاما ذکر خلفاے دیگر از ان ایس مشایخ کبار درین باب تحریر می یابیم  
آن شاه اهل تقوی آن مجوز از آفت تکلف آن عالم با عمل آن عابد بے کسالت  
قایم دلیل آن صائم النهار آن والی حضرت متعالی یعنی شیخ الاسلام حمید الملمه  
والدین سوالی وارث الانبیاء والمرسلین اے احمد السعیدی اصفوی  
قدس الله سرسبح العزیز این بزرگ خلیفه شیخ الاسلام معین الدین سجری بود و مخرجه  
شیخ الاسلام قطب الدین بن جتیاراوشی قدس الله سرسبح العزیز و او ساکن خطه  
ناگور بود سلطان المشایخ میفرمود چو این بزرگ بخت شیخ معین الدین  
سجری رحمه الله علیه پوست و بدولت توبه الفیوح رسید جبراً و قهراً و ابرار آن وقتند  
تا باز بر سر انکار شو و شیخ حمید الدین رحمه الله علیه جواب داد که بروینشین منکه  
از ایند خود را چنان محکم بسته اکم فردا بجوران بهشت هم بارکنم و سلطان  
المشایخ می فرمود که شیخ حمید الدین سوالی را سوال کرد که بعضی اولیا از  
جہاں میروند صیت ایشان در اقصای عالم می رسد و بعضی که میروند نام ایشان  
کس نمی گیرد و حکمت چیست جواب فرمود که هر که در حیات خویش خود را مستور  
داشته است بعد رفتن آن حق تعالی او را مشهور می گرداند و آنکه در حیوة خود  
و شهرت کوشیده است بعد رفتن او نام او بچسبند گیرد و و کرای این بزرگ  
مشلمه سه نکته است نکته اول در بیان مجاہدہ و روش شیخ حمید الدین  
سوالی قدس الله سرسبح العزیز منقول است کہ شیخ حمید الدین در خطه ناگور  
یک بیگم زمین ملک داشت روزگار خود بدلا گذرانید و نیم بیگم را از بدست

مبارک خود بکمال راست کردی و چیزهای بکاشته تائیس غایت که آں برسیده  
 نیم بکشد دیگر راست کردی و چیزهای بکاشته و آنچه ازین بیکجه حاصل شد از ابقوت  
 لایب دی و مستمعورت ضروری بمصرف رسانیده چنانکه یک فوطه چادر مکر مبارک  
 بسته و چادر دیگر بر سر وجود مبارک انداخته بدین طریق درین دنیا سے خدا تعالی  
 عزیز بر سر برده حکیم شایخی گوید بیتی این دو روزه حیات نزد خود چه خوش و  
 یا خوش چه نیک چه بد چه چوں ازین حال مقطع ناگو را خبر شد چیزهای نقدانه بحد  
 شایخ حمید الدین قدس سره العزیز برده عرض داشت که اگر خدمت شایخ قدری  
 زمین دیگر قبول کند من تدبیر تخم و حوال آں بکنم حال را بهتر فراسخ باشد شایخ حمید الدین  
 فرمود که از خواجگان یا کسی ازین بابت قبول نکرده است و این یک بیکه که ملک نیست  
 مرا کافی است مقطع را معذرت کرد و از آوردن او بیچ قبول نکرد و مقطع از بزرگی شایخ  
 حمید الدین قدس سره العزیز در و لیسینی او بخدمت بادشاه عهد اعلام داد بادشاه  
 عهد پانصد تنگه نقره و فرمان یک دیه بنام شایخ بر آں مقطع فرستاد که این بخدمت  
 شایخ بر و از قبل من بجز و مسکنست بسیار عرض داشت کن تا قبول کند مقطع بجز  
 کرد چوں سیم و فرمان بخدمت شایخ حمید الدین بر و شایخ حالی بیچ گفت مقطع نشسته  
 بگذاشت و بر حرم محترم خود رفت و حرم ایشان در آں حال دانسته بر سر نداشت و من  
 پیر این مبارک خود بر سر انداخته بود و شایخ را نیز فوطه که در مکر مبارک داشت گفته و پاره  
 کشته العرض شایخ خواست تا آں شاه زناں را در و لیسینی بیازماید بخدمت آں شیر  
 زن گفت که بادشاه عهد پانصد تنگه نقره و فرمان یک دیه فرستاده است تو چه  
 نه گویی بستانم آں شاه زناں گفت که آسے خواجه تو چه می خواهی که فقیر چندین  
 ساله خود را باطل کنی تو خاطر جمعدار من دو سیر زلیماں بدست خود داشته ام از انقطاع  
 جامه خواہ شد که ترا فوطه و مراد من مرتب خواہ شد چوں این سخن شایخ حمید الدین  
 از آں فخر زناں شنید بغایت خوش شد و بیرون آمد و مقطع را گفت که آسے خواجه مرا بدین  
 آورده تو حاجت نیست من قبول کردی نه ام نکته دوم در بیان بعضی کرامات





با قدم و فضائل ملک الشیخ الاسلام سعید الدین حسن بنحوی شیخ قطب الدین بن نجف الشیخ فزاد الدین قدس سره

۱۶۲

و یا خو چنین گویم که چون از خرابات عدم بدر آمدی در صومعه وجود درآمدی و در صومعه  
وجود شراب همدوش کردی و چون مست شدی عهد خرابات آنست <sup>که</sup> یکم فراموش  
کردی محبوب اول که ترا از فناست ابد در وجود آورده است تقاضای تقاضیاں  
فرستاد و دعایان را نصیب کرد تا ترا از صومعه وجود و خرابات عدم دعوت کنند و ندا  
و فاسد عهد که <sup>و</sup> اللّٰهُ یَدْعُکُمُ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ رسانند <sup>و</sup> بگوید سَأَرْحَمُکُمُ اِلٰی مَغْفِرٍ  
و دیگرے گوید <sup>و</sup> اَتَبِیْنُکُمُ اِلٰی رَیْکُمْ و سیومی ندا کند <sup>و</sup> تَوْبُوْا اِلٰی اللّٰهِ و چهارمی آواز دهد  
که <sup>و</sup> یَا اَیُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ و پنجمی گوید <sup>و</sup> وَنَبِّئْ اِلَیْهِ تَتَبَيَّنْ اِلٰی اٰخِرِ الْهَدٰی  
اینهمه چیت گلشن وجود و در وجود گلشن گرداندا کنون وقت آنست که برخیزید  
و روی دل خرابات عدم آری و خرابات عدم را با ثمار قدیم و انوار دم منور کنید و شراب  
محبت نوش کنید و محبوب روز نخست را فراموش نکنید شعر علی قول <sup>و</sup> اَلْحِیثُ اَلْهَوٰی  
مَا نَحْبُتُ اِلَّا اِلَیْهِ <sup>و</sup> اَوَّلُ سَوَال در چیت وصفی که ام است جواب در  
جگر است صافی دل دل و جگر در پہلوے یکدیگر نهاده اندام و زمره اید دازاں آورده است  
تا در دهموں خور که صافی خور دست مرید طالب است لاجرم در جگر است و در دست  
اوست و مراد مطلوب است لاجرم با دل است و صافی نصیب است سوال در کدام  
و دو کدام جواب با در بیا تا بدو اے بری یعنی با در دنیا یافت بیا تا بدو اے یافت  
بیری با در شوق بیا تا بدو اے فوق بری با در فراق بیا تا بدو اے وصال بری  
با بعد دینی بیا تا بدو اے بری با در دنیا بیا تا بدو اے بقا بری با در دنیا بیا تا بدو اے  
بے نیل بری بری سوال معرفت چیت جواب معرفت آنست که حق تعالی را  
بحق تعالی <sup>و</sup> فَمَنْ دَاْعًا عَنْ اِذْ رَاكَ الْعُقُولُ و اَحْسَاسِ الْاَوْهَامِ بشناسی که او را

۱۰ آینه سیم پروردگار شام <sup>و</sup> خداے تعالی سے خواہش مارا بسوے خانہ سلاستی یعنی ہرشت <sup>و</sup> جلدی  
کنید بسوے آمرزش <sup>و</sup> و چون کنید بسوے پروردگار خود <sup>و</sup> تا بیکند بسوے خدا تعالی <sup>و</sup>  
اے ہر کد اے نفس اگر گم نہ بعبادت حق <sup>و</sup> میرا ز دنیا بسوے خدا گذار شستی بریدنی <sup>و</sup> آیا دل تو  
از روے دوستی بہ دوست نمیدارد مگر دوست اوّل <sup>و</sup> در حالیکہ او خالی کردہ شدہ است  
از ریافتن محض عاجز و بیون دم و در خیال <sup>و</sup>

بایدیم و در فاضل خلق شیخ الاسلام معین الدین حسن بن نجوی شیخ قطب الدین بختیار شاشی شیخ فرید الدین گنج شمس رحمہ اللہ

۱۶۳

کے نتواند شناخت زیرا کہ کسی باید کہ تا اور بشناسد و در یاد و کسب فی النجوت و غیرہ  
سوال پس معرفت چیست جواب معرفت خود را شناختن است چنانکہ ہر موجود  
صلی اللہ علیہ وسلم و عبارات خود بخوبی اشارت فرمودہ است مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ  
فَعَرَفَ رَبَّهُ سوال خود را شناختن چہ بود جواب آنکہ مجموع خود را شنائی  
و اجزائے خود را شنائی و اجزاء خود را از کلیات باز دانی و مقصود ہر جزوے علوم  
کئی و مدار ہر کلی ادا رک کئی و خاصیت ہر جزوے بدانی چیست طبائع کلیات  
قبل الترتیب بعد الترتیب شنائی کہ چہ بود و چہ خواہد بود و در عالم گذشتی و خود را  
باز شنائی آنکہ اصل تست باز یابی بہ تعلم بلکہ بعمل کہ عمل توجیز دیگر است و راے  
میکنی علم چیز دیگر است و راے آنکہ میدانی و فرع خود را و اضافت روح خود را معلوم  
کنی نہ تعلم بلکہ بعمل اگر بوصول بہشت راضی باشی طالبان بہشت و جویندگان دنیا  
نیز دریں ایام و دریں روزگار اندک نہ بسیار صفات ذبیہ فرع دل و اضافات نفس  
محو کنی کہ وصول بہشت را این مقدار کفایت است پس نیز اگر ت میسرے شود انحصار  
عنایت است مرد بختیار باید تائیس او را اختیار آید و اگر ہمت عالی است سریدیں فرود  
نہ آید و سریرت متعالی سریدیں فرود نہ آرد و اوصاف یا نفس ہا ذمیمۃ کانت  
أو حیثین کما مع اصناف الروح در دریاے عدم اندازی شناختن اگر باوصاف  
بشنائی باز خود چہ چیز اندازی و با چہ چیز در سازی بدانکہ اوصاف بر انواع است اوصاف  
رحمتی و اوصاف لغسانی و اوصاف قلبی و اوصاف روحی کہ بحکم مجاورت اضافات  
باری معتبر شدہ است اگر بندہ را سعادت مساعده کند دولت و صلت معلوم کند  
و ہمت سلوک دروے ظاہر گردد پیر نچتہ و راہ رفتہ و شناختہ طلب کند اگر دوست  
دہد سر بر قدم او باید نہاد و جان بشکرائے او باید داد اگر دست ندہد پس فصول را مقتدا  
خود باید ساخت ہیئت از سخت بدم گرفت و شد خورشیدہ از نور خست ہما چراغ  
گیرم و دیگر چیز دیگر نباید برداخت کہ روزگارش بشغول آں مشغول شود کہ  
نہ نیست در وجود غیر خداے **ع** کہ یکہ شناخت ذات خود را پس تحقیق شناخت ہر  
خود را **ع** علی صفات ہدایت آں صفات یا نیکی و نسبت ہا در روح۔

بابم و فضائل خلق شیخ الاسلام عبدالحق بن محمد بن شیخ قطب الدین بن نجف تاروشی و شیخ محمد الدین قدس سره

هر چه در راه دل می آید درین رساله بیاید سوال اینهمه لغتی و حکمتی که معرفت چیست جواب معرفت آنست که بدانی که هر کس از حسوس و نفوس و قلوب و ارجوح هر یک از ایشان از صفات کم برضد یکدیگر است صفات بشناسی هم بعلم و هم بجهل که اگر بعلم بشناسی بجهل نشناسی هیچ سودت نکند و اگر بعلم نشناسی نه بجهل تو عالم باشی بجهل عارف نباشی تا اوصاف محو کنی و یا خود چنین گویم که تا چون صفای کامل بدست آوری انگاه ترا عارف توان گفت سوال محو اوصاف را طریق چیست جواب آنکه اوصاف حسی محو کنی که اوصاف نفسانی محو شود تا اوصاف حسی برپاست اوصاف نفسانی را از اوصاف حسی برداست و تا مدد برپاست ولایت برپاست و چون حسی محو شد روستی با اوصاف نفسانی آرد و آنرا بدست محو سپارد که اگر با وجود اوصاف نفسانی روستی محو اوصاف قلبی آرد نتواند که اوصاف نفسانی را برداست و تا مدد محو نشود و یک سوئی نشود تا صفات قلبی بود استقاطا صفات محال بود و بوضوح رسیدن خیال میت بدریای عصمت فرو رفته به که آنجا بدریک وحدت رسی به ابتدا سے این کار خلاوت است و عزلت و فراوشی خود با ستغفار یا دموئے لعلی

### قصیدہ

بیا خودت یاد خدا شرک بود	تا تو نشوی ز خود جدا شرک بود
آنجا که فتنای مطلقیت می یابد	تا هست وجود تو هبدا شرک بود
آزاد کیست کون خود آزاد است	هر غم که بدو رسد بدای غم شاد است
محصول دو کونین که در محبت او	چون آب نگویم که همه چون باد است

منهم آں بدر السالکین به آں مس العارفين به آں شیر برشیه محبت به آں  
سر بایه مودت به شیخ بدر الدین غرقوی به که افعال پسندیده و احوال  
گزیده داشت و در وقت خود میان اهل سماع و عشق متشهم بود و طایفه شیخ الاسلام  
قطب الدین بن نجف تاروشی بود و مشایخ روزگار بزرگی او معترف و معتقد



باب دوم در فضائل شیعہ الاسلام بعد الدین حسن عزیزی و شیخ قطب الدین بختیار اوشی و شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۶۵

جنت اول

بوجود فادہ تذکرہ گشتے و سخن گیر داشت و مخلوق خدایے را بختن و پندیر غبطہ کر دے و راحتے  
 بدلیا رسانیدے و بیشتر و دادے محبت بود و این بزرگوار را دیوانی است کہ دستور  
 عاشقان خدمت و ذکر این بزرگ مشتمل بر دو نکتہ است نکتہ اول در بیان آمدن  
 شیخ بدر الدین غزنوی از غزنیں در لاهور و از لاهور در دہلی و آوردن ارادت  
 بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز حضرت سلطان  
 المشائخ قدس سرہ العزیز نے فرمود کہ شیخ بدر الدین غزنوی میگفت من  
 اول از غزنیں در لاهور آمد و دو کلاں ایام لاهور بنایت آباداں بود چند کلاں  
 آنجا بودم بعد از آن غیرت سفر کردم بکدال آن شد کہ بطرف غزنیں بروم و بیکدال  
 آن شد کہ در شہر دہلی بیایم و کشتن خاطر من جانب غزنیں بسیار بود و چہ مادر و پدر  
 و اقرباے و دوستان آنجا نباشتم و در دہلی دامادے پیش نمودن تر و دخال  
 مصحف یدم اول تہیت غزنیں دیدم آیت عذابا بعدہ بنیت و دہلی دیدم آیت  
 رحمت آمد و ذکر بہشت بچوے ہاے آن حکم فال جانب دہلی آمد و تھخص امام  
 کہ در دہلی چاکر بود و سرے سلطان رستم این داماد میرزی پرازدنکھاے نزدیک  
 کردہ بیروں مے آید چوں مرادید کنار گرفت خوش شد و آن سیم و نظر من آورد بعد  
 ہم در آن چند گاہ از غزنیں خبر آوردند کہ مغل در آن دیار رسید مادر و پدر و کل قریبا  
 را شہید کردند از سلطان المشائخ پرسیدند کہ شیخ بدر الدین بختیار از آنکہ در دہلی  
 رسیدہ بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین ارادت آوردہ و مخلوق شدہ فرمود کہ آری  
 و مے فرمود چوں شیخ بدر الدین بخدمت شیخ الاسلام قطب الدین ارادت آوردہ  
 و مخلوق شدہ تا آن غایب کہ شیخ الاسلام قطب الدین در حد حیات بود  
 شیخ بدر الدین ملازم خدمت پیر بود نکتہ دوم در بیان کرامت شیخ بدر الدین  
 غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشائخ مے فرمود کہ شیخ بدر الدین را با خواہم  
 خضر ملاقات بود و پدر شیخ بدر الدین گفت اگر مرا بنمائی نیکو باشد روزے در مسجد  
 تذکیہ حاضر بود و جائے بلند نشستہ کہ کسی آنجا نتوانستہ نشستن شیخ بدر الدین

جنت دوم

پدر را بنمود کہ آں خواجہ خضر است پدر شیخ بدر الدین دید و خاطر کرد و ایں زماں اورا  
چہرہ حسرت ہم بعد از تذکیہ خواہم دید چون تذکیہ تمام شد خواجہ خضر از آنجا غایب شد  
سلطان المشائخ نے فرمود کہ شیخ بدر الدین سخت بزرگ بود فاما ہر گاہ کہ  
در شہر درآمد و بخلق مشغول شد کار او چگونہ پیش رود و نیزے فرمود اگر کسی بزرگے  
را بیند و باز غایب شود از نظر ایں قوت مہتر خضر را باشد وے فرمود و شیخ بدر الدین  
غزنوی شنیدم کہ من در خانہ قاضی حمید الدین ناگوری در اکرم دیدم جائتہ سستن  
دادہ است و مہوار سراسر است میرزی در تہ دشت من جیجہ اشم نو پیشی و مردم دعا  
قبول کرد و مپوشید و گفت پدر ترا بر من منت ہاست دریں محل سلطان المشائخ  
فرمود اگر کسی در محل شگنہ لطفہ و اخلاقی کند اندر ہمہ عمر او را بسندہ باشد و کاتب حرف  
از خدمت سید السادات سید حسین عم خود سماع دارد کہ مردے محقرے بخدمت  
سلطان المشائخ میآیدے پیش او قیام تمام آوردے و دلاری کردے بجلای  
یاراں اعلیٰ کہ ایشان را بدان حد تعلیم نئے کند و ایں مردشایاں آں نئے نماید فرمود  
کہ ایں مرد وقتے مراد حالت اضطرار یک گرجا میاری کردہ است پیش من  
آوردہ حق آں نگاہ میں ارم سلطان المشائخ نے فرمود در آخر حجب نمازی  
آمدہ است بچتہ درازی عمر کہ شیخ بدر الدین غزنوی ہیوست کہ آں نماز نگاہے  
بعد از اں فرمود کہ از نظام الدین پسر شیخ صبیاء الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ شنید  
ام کہ در اں سال کہ فوت شیخ بدر الدین غزنوی بود نماز نگاہے بودہ بود و گفتند  
چرا امسال آں نماز نگاہے دید فرمود مرا از عمر چیر نمازہ است ہماں سال نقل  
او بود و دفن شیخ بدر الدین غزنوی در پایاں پیر شیخ الاسلام قطب الدین  
بختیار است قدس سرہ العزیز و سلطان المشائخ نے فرمود من از شیخ  
بدر الدین غزنوی شنیدم میگفت کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس سرہ العزیز  
ایں دو بیت بسیار گفتہ رباعی سوداے تواند دل دیوانہ ماست ہر چہ نہ حدیث است  
افسانہ ماست ہر گاہ کہ از تو گفت او خوش من است ہر چہ نہ از تو گفت ہر گاہ کہ

باب ہم و فضائل خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن بن علی شیخ قطب الدین بختیار خاں شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۶۷

منہم آں پیشواے اہل شیعہ آں مقتداے اہل طریقت آں مشہور متوکل  
آں میان اولیاء و عرچوں گل آں از سر تا قدم ہمہ دل عینی شیخ نجیب الدین  
متوکل قدس سرہ و الغزیر برادر و خلیفہ شیخ شینوخ العالم فرید الحق والدین  
بود و ایں بزرگ عجب عالم داشت و عجیب شے داشت سلطان المشائخ نے فرمود  
شیخ نجیب الدین متوکل مدت ہفتاد سال دہر بود دیدہ و ادراے نہ داشت  
با اتباع و فرزندان متوکل بودے و عیش خوش داشت و مے فرمودن ہمہ  
وے دریں شہر ندیدم وے فرمود کہ او نہ استے کہ امر و کلام روز بہت و ایں ماہ  
کدام ماہ است و ایں درم چہ درم است وے فرمود روز عید بود شیخ نجیب الدین  
انچہ در خانہ داشت اتفاق کردہ در نمازی رفت چوں از انجا باز گشت برابر چہ  
نفر باز در خانہ آمدہ پرسیدہ چیرے طعام موجود ہست گفت کہ شما انچہ در خانہ موجود  
بود پیش از نماز تمام بخج رسانیدید و در نماز رقیہ ایں زماں چیرے نمازہ است  
طوف یاراں ملتفت شد و یاراں را معذرتے کرد و خود بالاے بام رفت و حق  
مشغول شد بہدین میاں مے بیند مردے بالاے بام مے آید و ایں بیت  
میگوید بیت بادل گفتم دلا خضر را یعنی بادل گفت اگر مرا نمایم بھ و ایں مرد  
ببلغ طعام پیش آورد و گفت کہ کوس توکل تو در عرش میان ملاء اعلیٰ نے  
و تو بہت ایمنی ملتفت گشتہ شیخ فرمود حق میداند سبب خوب ملتفت نکستہ ام  
سبب یاراں القاتے روے دادہ بود بعدہ ایں مرد و گفت کہ ایں طعام بر فرزند  
خود رساں خدمت شیخ نجیب الدین دامن مبارک خود بدیاں طعام غیبی چر کردار  
بام فرود آمد و بہ فرزند ان خود رسانید چوں از بالاے بام آمد آں مردانہ دید  
و آں مرد ہتر خضر بود سلطان المشائخ نے فرمود کہ شیخ نجیب الدین متوکل  
را برادرے بود و در داول ہر سال بدین او استخارفتے تا وقتے ہر دو برادر  
بدین شیخ علی بزرگ کہ صاحب نعمت بود و در داول رفتہ شیخ نجیب الدین  
دو سہ گام پیش از آنکہ بہ یار سد براسے رعایت ادب پا افراکشید چنانکہ نخست

بادیم و فضائل شیعہ الاسلام علی بن حسن نجوی شیعہ تطلب الی بن بنجیادوشی شیعہ فرید الدین قدس سرہ  
 پاسے برز میں نہادہ پس اراں پاسے خود بریوریا کہ مصلے است نہاد شیعہ برنجید و  
 گفت کہ این بویا مصلے است و ہر دو برادر شستند و کتابے پیش شیعہ علی بود  
 شیعہ نجیب الدین رسید کہ این کہ ام کتاب است چوں آں بخش باقی بود جواب  
 نیافت شیعہ نجیب الدین گفت اگر فرماں باشد این کتاب را بنجیم اجازت یافت  
 بجز و آنکہ کتاب بکشد و دید کہ در آخروماں اینچنین مشایخ باشند کہ در خلاصیت کنند  
 و در بلاچوں بریوریاے ایشان کسے پاسے نہاد قیامت قایم کنند عین آں در  
 نظر شیعہ علی داشت و گفت کہ کتاب شناسست و بے قصد و نظر آمدہ است شیعہ علی  
 پشیمان شد و معذرت بسما کرد سلطان المشایخ مے فرمود شیعہ نجیب الدین  
 را در آں شب کہ فاقہ بود بی بی فاطمہ سام را کہ در حوائے قصبلہ بذرت خفتہ  
 است و روضہ او قبلہ حاجات خالق گشتہ نور باطن روشن شدے یک سنے باجم  
 سنے قرص پختہ و بخدمت شیعہ نجیب الدین متوکل فرستادے و میان بی بی فاطمہ  
 سام و شیعہ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواہر خواندگی بود چوں آں قرص  
 رسید شیعہ نجیب الدین فرمودے چنانکہ بی بی فاطمہ را از حال درویشاں  
 آگاہی میشود اگر بادشاہ وقت را شود چیزے بابرکت فرستد بعدہ تبسم کردے  
 و گفتے بادشاہاں را این کشف از کجا سلطان المشایخ مے فرمود پیش آں کہ  
 من بخدمت شیعہ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز پیوندم  
 مجدد بودم روزے در مجلس شیعہ نجیب الدین متوکل قدس سرہ العزیز بر خاتم  
 و گفتہ یکبار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من قاضی جائے شوم شیعہ  
 نجیب الدین اخلاص کرد من دہم کہ ایں التماس بسع مبارک ادر رسید باز  
 گفتہ کہ یک بار سورہ فاتحہ اخلاص بخوانید بہ نیت آنکہ من جائے قاضی شوم  
 دریں گرت تبسم کرد و فرمود کہ تو قاضی مشو چیزے دیگر شوریں حرف سلطان  
 المشایخ مے فرمود کہ ایں چہ خداست کار بود ازیں کار کہ فاتحہ ہم بخواند و میفرموی  
 کہ شیعہ نجیب الدین متوکل ررباب خرچ کردن دنیا بدیں عبارت فرمودے

باب فیض الی خلق شیخ الاسلام حسین الدین من بنوی شیخ قطب الدین بنقطه اولی شیخ فرید الدین قدس سره

۱۴۹

که چوں می آید بدیهه که لم نیاید و چوں میزد نگاه مدار که نیاید و من فرمود شیخ نجیب الدین  
از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سره العزیز رسید که  
که مردمان بچندین گویند این زمان که شهادت احوال است باین گوید جواب من شنوید  
که لَبَّيْكَ عَبْدُ اللَّهِ فرمود که خیر بعد فرمود اَلَا كَرَّحَاؤُ مُقَدِّمًا اَلْكَوْنِ باز  
پرسید بچندین گویند که شهر خضر بر شما می آید فرمود که شیر باز رسید بچندین گویند  
که ابدالان بر شما آمد و شد دارند درین باب بگوئی فرمود و گفت تو هم ابدالان  
من فرمود که شیخ نجیب الدین متوکل هر سال بخدمت شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس سره العزیز در اجودین بر رفتن چوں خواست که باز  
گرد و بوقت وداع فاتحه التماس کرد و نیت آنکه چنانکه این بار آمده ام باز دیگر  
نیز بیایم شیخ شیوخ العالم بعد فاتحه خواندن فرمود که باز با خواهی آمد تا نوزده  
گرت بخدمت شیخ شیوخ العالم پیوست چوں نوزدهم گرت خواست که باز  
گرد و بخدمت شیخ شیوخ العالم عرض داشت کرد که بنده هر گرت که بخدمت آمده  
التماس فاتحه کرده نیت آنکه چنانکه این بار آمده ام گرت دیگر هم بیایم و بر  
مبارک شیخ شیوخ العالم رفته بود که باز با خواهی آمد اکنون تا این غایت  
نوزده گرت شد که بخدمت رسیده ام باز التماس میکنم و فاتحه در خواست نمایم  
که یکبار دیگر بیایم تا نیست بار راست شود شیخ شیوخ العالم فاتحه ته خواند و نوزده  
گرت که در شهر آمد لقل شیخ نجیب الدین بود رحمة الله علیه و روضه متبرکه او بیرون  
شهر در عازمه منزه است قدس سره العزیز منهم آں باسط علوم ربانی آں کما  
خواص معانی اغنی مولانا بدر الحق والدین اسحاق بن علی بن اسحاق  
الدهلوی و این بزرگ در زبد و سرع و عشق و در و بکاسه نظیر و داماد و خادم  
و خلیفه شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین بود قدس سره العزیز و ذکر  
این بزرگ مشتمل بر دو نکته است نکته اول در بیان پیوستن مولانا بدر الدین  
اسحاق بخدمت شیخ شیوخ العالم و آوردن ابراد و کثرت بکاد و تجار و در

در بیان پیوستن  
مولانا بدر الدین  
اسحاق بخدمت شیخ  
شیوخ العالم

در بیان پیوستن  
مولانا بدر الدین  
اسحاق بخدمت شیخ  
شیوخ العالم

باب دوم فضائل فلک الشیخ الاسلام سعید الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیاراوشی کو فرید الدین قدس سرہ

۱۷۰

عالم دینی قدس سرہ العزیز منقول است کہ ایں بزرگ ہم از شہر مری بود و تعلم ہم  
در شہر کرد و بود و از انشتان خوب طبعاں شہر در علم افضل فایز گشتہ چوں دانشمندی  
یکمال در شہر حاصل کرد و بہت بلند داشت خواست تا جمیع علوم را باقصی الغایہ جاری شود  
و چنان مشکلی نیز در علم بر و مانده بود کہ از فحول علماے شہر حل نشدند بدین سبب بایکتاب  
بسیار غیرت بخارا کرد چوں در اجودہن رسید و در اں ایام صیت کرامات و بحر  
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز در عالم منتشر شدہ بود و خلق  
خدائے تعالیٰ از اقا لیم و سہ بخاک بوسن حضرت با عظمت نہادہ الغرض خدمت مولانا  
پیر الدین اسحاق یارے داشت عزیز او خدمت مولانا رابر اں آورد کہ با خدمت  
شیخ شیوخ العالم ملاقات کند چوں خدمت مولانا بدولت پائے بوش شیخ شیوخ  
العالم رسید شائے دید کہ سیدہ مصطفیٰ و تقریر لکشاے و از ضمیر کینہہ حکایت میکند و دل  
از دست مے برد و چنانکہ سلطان المشایخ مے فرمود کہ حسن عبارت لطافت تقریر بر  
شیخ شیوخ العالم بحدے بود چوں بمع انیکس رسید خواستہ کہ انیکس از غایت ذوق  
ہماں ساعت بمید و نیکو باش الغرض چند مشکلی کہ خدمت مولانا را بود از خدمت شیخ  
شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز در عین بحث علمی و تقریر حکایت  
دینی حل میشد خدمت مولانا تاثیر ماند با خود گفت کہ ایں بزرگ کتابے نزدیک خود  
نذازد و جاہائے چادر پوشیدہ از علم من لدنی خبر میدہایں علم کسی نیست بہت  
چیزے کہ در بخارا میرقم صد چندان ہمیں جایا فتم نیت بخارا رفتن از خاطر مبارک  
دور کرد و باحقا و صافی بخدست شیخ شیوخ العالم پیوست و مرید آنحضرت شد  
شیخ سعدی گوید بیت من کہ در پی مقلمے نزوم خیمہ عشق پیش تو رخت بیفکند  
و میر نہادم \* شیخ شیوخ العالم نیز چوں خدمت مولانا را قابل دیدم حمت فرمود  
و بخادمی و دامادی خویش مشرف گردانید و بحرمیت مخصوص کرد و گار بجائے کشید کہ  
یکے از واصلان در گاہ بے نیازی گشت بنعمت خلافت شیخ شیوخ العالم  
رسید و ہم بخدست شیخ شیوخ العالم مستقیم ماند و از اقرباء و خویش و پیوندک در شہر

باذن م وفضائل خلق شیخ الاسلام معین الدین من سخی شیخ قطب الدین بنجیا را شی شیخ فرید الدین گدیں سیم

داشت بکلی برید و باد دست یکے شد مصرع دل و جان تن با خیالت یکے شد و کاس  
حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمة الله علیه سماع دار و کہ خدمت مولانا  
بدر الدین اسحاق رحمة الله علیه بحدے سیر الی البکایو د کہ یک ساحت چشم مبارک  
او از آب دیدہ خالی بنودے این ضعیف گوید بیتی اسے ز عشقت خانہ عشقت بہا  
مردم چشم ز گریہ غرق آب و چنانکہ از کثرت گریہ در سر و چشم مبارک او گل افتادہ بود  
بزرگے خوش گوید بیتی فرو خواہد زدن سقف و چشم و بتا نماز کردہ است ایچ کس  
وقتے جدہ پدریں کاتب حروف کہ بیعت بخیرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
داشت خدمت مولانا بدر الدین اسحاق را گفتے برادر اگر شما سائے آب دیدہ خود  
نگاہارید من علاج اک بسیرہ کنیم خدمت مولانا بدر الدین بگریست و فرمود کہ اسے  
خواہر من چکنم کہ آب دیدہ بردست من نیست بزرگے خوش گوید بیتی از آب دیدہ  
خانہ چشم خراب شد پس نادیم دیدہ خانہ خراب و والد کاتب حروف رحمة الله علیه  
ے فرمود کہ خدمت مولانا بدر الدین اسحاق بعد نقل شیخ شیوخ العالم فرید الدین  
والدین قدس سرہ العزیز در سبب جمعہ قدیم اجود من نبشتے و سبب آں بود  
چوں بعد از نقل شیخ شیوخ العالم از فرزندان او شیخ بدر الدین سلیمان  
بر سجادہ شیخ شیوخ العالم نبشت خدمت مولانا بدر الدین اسحاق چنانکہ  
پیش شیخ شیوخ العالم خادمی میکرد پیش مخدوم زادہ خود کہ خدمت بست ایستاد  
بزرگے خویش گوید بیتی در خدمت تو اسے ز دل و جان عزیز تر و جہاں بر میاں  
بہ بندم و مہ بندگی کنم و چوں چند گاہے بریں بگذشتہ البتہ حاسداں میان شیخ  
بدر الدین سلیمان میان خدمت مولانا بدر الدین اسحاق القاد عدوات  
کرد و خواستند کہ منصب خادمی خود فرد گیرند خاطر مبارک خدمت مولانا بدر الدین  
اسحاق بدیں سبب منقض شد و دریں باب با سید محمد کرمانی جد کاتب حروف  
شورت کرد و سید محمد کرمانی عزت و احترام مولانا بدر الدین کہ بخد مت  
شیخ شیوخ العالم داشت دیدہ بود فرمود کہ مولانا مصرع صحبت کہ بغزت بنود

باہم درفضائل غلام شیخ الاسلام عین الدین جن کو شیخ قطب الدین نے اختیار فرمایا شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۲

دوری بہ خدمت مولانا چوں این سخن بشنید و مجروح آمد بخدمت الغرض خدمت  
والد رحمۃ اللہ علیہ سے فرمود من و خواجہ یعقوب پسر خورشید شیوخ العالم فرید الحق الدین  
شیخ علاؤ الدین بنیرہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ الغریزہ و چند خود کے دیگر اول  
مسیحیہ پیش مولانا بدر الدین اسحاق کلام اللہ خواہیم و حاجی مبارک کہ غلام شیخ  
شیوخ العالم بود و خدمت شیخ قدس سرہ الغریزہ باسم ہمازی دختر خود بی بی  
فاطمہ را کہ درجہ اللہ مولانا بدر الدین اسحاق بود و داد و خلیفہ ابو الغرض خدمت  
والد سے فرمود آں زمان کہ خدمت مولانا در نماز چاشت مشغول شد سے جہاں  
بگریستہ کہ بوقت سجدہ سجدہ جاے ایشان تمام آں آب دیدہ مبارک تر گشتہ و خدمت  
والد سے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق قدس سرہ الغریزہ مشعلہ سوزاں قاتل  
بود و فرمود بکمال مراد خدا سے رسیدہ غرض آں آمدن این جہاں مردم را بیل  
کمالات است چوں بکمال رسید پیش ازین جہت نداشت چیز و در شیخ شیوخ العالم  
رسید قدس سرہ الغریزہ منقول است کہ وقتے در حیات شیخ شیوخ العالم  
مولانا بدر الدین اسحاق قدس سرہ الغریزہ بیت بر زبان مبارک از بیت  
پیش سیاست نمیشد روح چہ طوق نمیزند اسے نہ از صعود کم پس تو نوا چہ میزنی تا مای  
روز و روق این بیت در عالم تحیر بود و نہ بار کہ بر زبان مبارک سے آمد بکائے اشہار  
پیدا سے شد چوں وقت نماز تمام در آمد شیخ شیوخ العالم خدمت مولانا بدر الدین  
اسحاق رحمۃ اللہ علیہ امامت فرمود و خدمت مولانا در نماز شروع کرد و تحمید بہت  
و بجائے قرات ہمیں بیت بر زبان مبارک ایشان گذشت بعدہ یہ ہوش شدہ  
چوں بخود باز آمد شیخ شیوخ العالم فرمود کہ باز در امامت شروع کن و حاضر باش  
دریں کرت نماز تمام کرد و سلطان المشائخ سے فرمود کہ مرا با مولانا بدر الدین  
اسحاق محبت سخت بود و در کل امور کہ مرا پیش آمد سے خدمت مولانا پیش  
شیوخ العالم مدد ہا کر دے و خود نیز تربیت ہا فرمودے تا آں غایت کہ خدمت  
مولانا در صمد حیات بود بسبب عظمت احترام و سلطان المشائخ بکسے دست



باب دوم در فضائل فخر شیخ الاسلام عبدالحق بن حسن بن محمد بن قطب الدین بن محمد بن ابوالفتح فیروزالدین قدس سرہ

۱۶۳

بیعت نداد و چون خدمت مولانا در پرده شده بعد از آن دست بیعت داد و آن کس  
و سید محمد کرمانی جدا کاتب حروف که محرم آن خاندان کرامت بود در وجود من فرستاد  
تا پسران مولانا بدرالدین خواجہ محمد و خواجہ موسیٰ و والدہ ایشان را که دختر شیخ  
شیوخ العالم و حرم محترم خدمت مولانا بود در شہر آورد و بانواع رعایت کردہ در باب  
ایشان تربیت ہا نمود چنانکہ این کیفیت مشرح در ذریبی بی فاطمہ در نکتہ مناقب  
دختران شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است و خدمت مولانا بدرالدین در علم تصنیف  
کتابی منہجوم تالیف کردہ است کہ بر بلاغت و تجر و فصاحت ایشان دلیل و واضح  
و آن را تصنیف بدری گویند و آخر آن کتابیں شعری ششم است

<p>وَلَيْسَ سَبِيلَ سَبِيلِ الدَّمْعِ مِنْ مَائِي مِنْ غَفْلَةٍ فِي هَذِهِ الْأَوْرَاقِ وَأَجْعَلُهُ بَعْدَ الْمَوْتِ مَبْقَى تَهْوِي إِلَيْهِ أَفْنَدَةُ الْعُشَا فِي يَا مَنْ سَتَرْتَ مَعَائِبَ الْإِذَا فِي قَمَرًا مِنَ الطَّيْسِ لَا مِنْ رَأْفِ وَأَرَى الْبَقَاقِ مَوْضِعَ الْخُلُوقِ وَعَلَيْهِ قَسْرُ حَالِ الْعُدُوِّ وَالْعَاقِبِ</p>	<p>إِنِّي بَسَطْتُ يَدَيَّ إِلَيْكَ اِطْمِئْنِ فَارْحَمْ بَكَائِي وَأَعْفَ عَمَّا قَدْ حَوَى وَأَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ ثَمَلَةً فِي نَظْمِي وَأُضِلُّكَ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ لَكَ جَمْعَةً وَأُظْهِرُ شَوْاعِلَ خَاطِرِي وَتَشْدِيدِ فَقَدْ ابْتُلَيْتُ بَلِيَّةً لَمْ أَرَحْمًا أَكُنْ مِنْ فِيهَا رَاحِلٌ أَوْ نَادِمٌ وَأَحُلْ فِيهَا كَأَنِّي مَتَا بَسِي</p>
---	---

ترجمہ اشعار تصنیف کہ حضرت بدرالدین اسحاق تصنیف ہا

<p>رواں مے شود و شک از گوشہ چشم من از غفلت ویریں و رقبہ و بگرداں این نظم را بدمت از من باقی یاد گاہے تا فرو و آید بسوئے نظم گردن ہائے عوفاں اسے کہ یک پوشیدہ عیب ہائے عالم را بہ تو بخت از بیداری ہلاکت نیست مرنی و علاج مے پیہ من نفاق را در جاہے اخلاق و بریں قیاس کن حال تمناں و دوستان یں مان</p>	<p>پس کہ من کشادہ کردم بہر سو تو خود را بسو واد نہیں حرم کن بر سیت من بخشش کہ گراوردہ است و تو کن بفضل خود جیسے کہ دریں نظم واقع شود تو برین نظم از قبول خود جسر عہ بہ میں شغلہا مے خاطر مرا و سختی ہائے مرا نہیں تحقیق آزمودہ شدم بہ سختی کہ این نظم من کہ سختی درین ویریں ایام رفتہ است یا کم است و تو دان من مدعا بدید کہ تو دینی نہاں بہ خصوص آشکار است</p>
---	---

وایام و فضائل خلفای تنجی الاسلام معین بن حسن بخاری شیخ قطب الدین بن نجیب راشدی فرید الدین قدس سرہ

۱۴۴

وَالْعِشْرَ فِيهِ مَنْ تَرْتَدُّ عَامِدًا إِلَى الدِّينِ أَوْ كِلَيْنِ لِحَقِّ قَهْمِهِ وَأَرَى الزَّهْمَانَ عَزِيمًا أَوْ فَطَاكِيَةً وَأَرْحَمُ مِنْ يَتَلَوُّ وَيَدْعُو عَبْدَكَ	وَالْيَوْمَ يَوْمَ الْفُسْقِ وَالْفَسَاقِ يَتِمَّازِعُونَ تَمَارِجَ الْأَرْوَاقِ أَذْهَى الْبِلَادِ وَالرُّوْعِ الْوَاحِ إِلَّا سَهْوًا أَنْ يُرَى عَلَى الدِّسْحَاقِ
--	--

و نیز مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ در تتمہ تصنیف مذکور قلم مبارک خود  
بالتماس سلطان المشایخ بنیشتہ بود شیعہ منی و قرآن اھل النظم العزیز  
الدوام الجاہد العالم نظام الملک والذین محمد بن محمد ذو الخصائل  
الرضیۃ والشماکیل السبیۃ شملت شہادۃ و آثارہ و نعمت فضائلہ و انوارہ  
و انی وان كنت قليل البضاعة فی هذه الصناعة ولكن اتفاق هذا  
النظم كان من هو واجب الایتمار کسبۃ الملک بن یحیی سلیمان  
وهو دایم فضلہ التمس منی هذه الأسطر مع کثرة قدرہ فکتبت لیس  
امتیان لا زمرہ وانا أضعف الفقیر الی اللہ العزیز اسحاق بن علی  
الذی ھلوی یخطی رجاء ان یدلک فی بصالح دعاہ حامدا و مصليا

امروز روز بد کار سی و بد کارا است بارہ بارہ کردہ بخود زانہ بارہ کردہ خوردن مرغ شخصی ہائے بلا و از ترس ہائے سوزانندہ اسحاق ابن علی ابن اسحاق	و راحت بودن و بوقت حال ہر کس را کہ بدی اختیار نہد عالماد عادلان اس زمانہ خوردن گاہ گاہ شربت دانند و بیغم من زمانہ را کمیا فت زیر کاب انہا و رحم من مر کس را کہ بخود ان فصیل را و کچھ کند بداند
--	---

خندہ از من و خواند این نظم را از جہنم و پیشوا سے ضلع بسیار خوش کنندہ در کار دین و دنیا بحقائق اوست  
کردہ و دین بخیری و جہاں صاحب فہم ہائے پسندیدہ صاحبان ہائے استوار فراموش ہست فہم ہست  
نیکی و اہم یاد دگر ندہ ہست ہر شان ہائے خوب و بسیار بہت بزرگ ہائے و انوار و برسی کس من و اگر  
بود من کم یاد رکاز شعاریون لیکن اتفاق گفتن این نظم بود ہست از بہت فرمودن کس کہ کس لازم  
است قبولی کردن فرمان نظم کردن مانند دین و شہادت کردن مورج بہت در جہنم سلیمان اس نظام  
ہمیشہ یاد دگر ندی اود خواست کرد از من اس چند سطر نوشتن را بسیارے بزرگی و نہت خود دین نوشتن  
من اس چند سطر را بر اس فرمان برداری فرمان اود من ناتوان ترس تحت جان بسوسے اللہ تو انا وے نیاز  
اسحق پسر علی باشندہ دہلی نوشتن چند سطر را بظن خود پامیدانکہ یاد کند اس نظام اسحق  
بہ نیکی دعاے خود در وقت غم نہر خود در حالیکہ شت کنندہ خدایم و درود  
فرستندہ مصطفی ام بر جنتک یا ارحم الراحمین

باب دوم فیض الکلی خلیفہ شیخ الاسلام معین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بختیار خانی فرید الدین قاسم رحمہ

۱۷۵  
جمادی الثانی

تکمیل دوم در بیان عظمت کرامات مولانا بدرالملک والہ الدین اسحاق قدس اللہ  
سرو العزیز وقتن او از دار تلبا با رعقبہ منقول است کہ ملک شرف الدین  
کبریا قطع دیو پالپور بود و اتفاق آں شد کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز را دوت آرد برین نیت دولت قدسوس شیخ شیوخ  
العالم حاصل کرد و بیعت التماس نمود شیخ شیوخ العالم اشارت بجای مولانا بدر الدین  
اسحق کرد کہ آں را تو دست بیعت بدہ خدمت مولانا بدر الدین بکلم فرماں شیخ  
شیوخ العالم و دست بیعت داد و بعد چنگاہ بکلم فرماں بادشاہ عمدا و را بند کردہ  
از دیو پالپور بجای شہر روال کرد ملک شرف الدین عرض داشتہ  
دریں باب بخدمت مولانا بدر الدین اسحق نوشت و کسان خود را گفت چوں  
در اجودہ من برسید صل فرپوزہ است قدرے خوریزہ بخیرید و برابر عرض داشت  
بخدمت مولانا بدر الدین کہ بخود منست بر برید چوں کسان این عرض داشت  
با خوریزہ بخدمت مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ آوردند جمیع از عزیزان بخدمت  
آں بزرگ نشستہ بودند قاضی صدر الدین حاکم اجودہ من خادمی مولانائے کرد  
او را فرمود کہ صدر الدین این را قیمت کن قاضی صدر الدین خوریزہ قیمت  
کرد چوں بخدمت مولانا رسید نصیب خدمت مولانا بدر الدین پیش نہادہ دست  
مولانا بدر الدین فرمود نصیب شرف الدین گیرے ہم نزدیک من بنہ چوں  
خوریزہ قیمت شد خدمت مولانا دستار مبارک خود از سر فرود آورد و نزدیک  
خوریزہ کہ نصیب شرف الدین گیرا بودند نہاد و فرمود کہ مایں خوریزہ راستہ بخیر  
دایں دستار بر سر نے بنیم تا آں زمان کہ شرف الدین کبریٰ نیاید چوں  
او برسد با و این خوریزہ بخیریم این چوں بگفت و حکایات مشایخ و مناقب بزرگان  
با حاضران مجلس مشغول شد ساعتی گذشت شرف الدین کبریٰ رسید خدمت  
مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ دستار مبارک بر سر خود نہاد و بخوریزہ خورد  
مشغول شد دریں میاں شرف الدین کبریٰ حکایت تخلیص خود بخیریت



باب دوم در فضائل علقہ شیخ الاسلام معین الدین حسن بنحوی شیخ قطب الدین بن بقیرا شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۷

ہست کہ فرو و دشو و بعدہ خدمت مولانا فرمود تا امر و آفتاب را بگویم تا مصلحت تمام شود  
فرو و نزو و چون صفحہ تمام شد خواجہ فرمود کہ آفتابا یہ بیند چوں یک کس بالارفتن دید  
کہ آفتاب بر قرار است خواجہ حکیم سنائی در مع امیر المومنین اکرم اللہ وجہہ  
خوش گوید شہ قوت حسرتش ز قوت نماز داشتہ چرخ را ز گشتن باز سلطان  
المشاہد نے فرمود کہ مولانا بدر الدین اسحاق چنان خادمی شیخ شیوخ العالم  
قدس سرہ العزیز کر دے کہ از دہ تن چنان خدمت نیاید با آن ہم مستغرق  
و مشغول حق بودے تا بجدے کہ بخدمت شیخ شیوخ العالم ششمہ مستغرق  
حق تعالیٰ بودے کہ از خود خبر نداشتے و خدمت مولانا سخت بزرگ بود و صاحب  
نعمت تار و زے من بالایشان گفتیم کہ من در حالت تکیہ ہا اول شیخ شیوخ العالم  
را یاد میکنم پس از ان شمار بحضرت عزت الشفیع نے آرم جواب گفت کہ من نعمت  
داغتم از من سلب شدہ است و در تعزیت آنم بعدہ سلطان المشاہد فرمود ہما  
اللہ پیش از ان خود چہ نعمت بودہ است کہ میں زبان کہ میں حد است آنچناناں  
بود کہ روز کے شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین اسحاق را عتاب کر و سب  
آنکہ وقتہ خدمت شیخ شیوخ العالم مولانا بدر الدین را آواز دادہ بود ہمانا مولانا  
بدر الدین اسحاق از غلبہ کار جو ایے گفت شیخ شیوخ العالم از برنجید و  
نفس شیخ رفت کار از سر گیر پیشینہ رفت و جب شد سلطان المشاہد نے فرمود  
بزرگے بود از خلفائے شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز  
وقت نقل اور بر وقت او حاضر شدم چوں میں بخدمت شیخ کبیر شیخ شیوخ العالم  
رسیدم و از حال نقل کہ بزرگ بخدمت شیخ شیوخ العالم باز نمودم شیخ  
شیوخ العالم چشم مبارک پُر آب کرد و فرمود کہ حال نماز چو بود گفتیم سہ روز نماز  
نوت شد شیخ شیوخ العالم بیچ گفت مولانا بدر الدین اسحاق دریں  
محل گفت کہ میں نیکو زقت من با خود گفتیم شیخ شیوخ العالم دریں باب بیچ نفر  
چرا سید کہ مولانا بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ از میں ما گوید تا وقتیکہ نقل مولانا بدر الدین حق

باب دوم در فضائل مشائخ الاسلام عبداللہ بن حسن بخاری شیخ قطب الدین بن عقیل ارشدی و شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۸

بود رحمۃ اللہ علیہ نماز باراد و بجا عت گذارد و او را تمام کرد و رسید وقت اشراق شدہ است  
اشراق نیز گذارد و باوراد مشغول شد باز رسید وقت چاشت شدہ است چاشت نیز گذارد  
و سر سجدہ نماز و رحمت حق تعالی پیوست رحمۃ اللہ علیہ بعدہ سلطان المشائخ فرمود  
من با خود گفتم کہ اورا رسد کہ این سخن بگوید و دفن این بزرگ ہم در مسجد جمعیہ قایم اجود ہن  
کہ بیشتر حال آنجا مشغول بودے بندہ عرض داشت میدارد کہ کتاب حروف برا بخلانیک  
مردمان خدایے تعالی تائب گور بر عبادت باری تعالی توفیق استقامت یافتند  
و بمشائخ خود بدین حسن معاملہ رسیدند ہر آئینہ نام دوازہ ایشال تا دور قیامت  
باقیماذ مصرع ناخیم کہ در ہیج حسابے ناخیم و بزرگے خوش گوید ہیبت مردان ہما  
گوے زیباں بردند و اسے ننگ زناں حدیث مردان چلتی متہم آن شیخ باکرا  
و خاطر عاظر او از غیہ حق سالیست آن از رسوم و تکلف بری اعنی آن شیخ جمال الملئ  
والدین ہانسوی انخلیب کہ جمال اہل حقیقت و قدوہ اہل طریقت بود و علیم و تقوے و  
لطافت طبع و درویشی مخصوص و نظم او کہ دستور عاشقان خداست دلیل بر کمال عشق  
اوست کند و این بزرگ خلیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
الغزیز بود و بہ ترتبہ المشائخ کبار رسیدہ شیخ شیوخ العالم دوازہ سال محبت او در  
ہانسوی ساکن بود و در باب شیخ شیوخ العالم کراٹ فرمودے کہ جمال جمال  
ماست و گاہے فرمودہ است کہ جمال میخواہم کہ گرد سر تو بگردم و این سخن دلیل فصیح  
است بر عظمت آن بزرگ قرب منزلت آن بزرگ نزدیک شیخ شیوخ العالم  
شخصے را خلافت نامہ دادہ بود و او را فرمودہ کہ چون در ہانسوی برسی جمال مارا بہ نامی  
چون آن شخص در ہانسوی آمد و خلافت نامہ کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بود منجہ  
شیخ جمال الملئ والدین نمود شیخ جمال الدین آن خلافت نامہ را پارہ کردہ  
فرمود تو شایان خلافت نہ مانا کہ آن شخص باتماس و مزارحمت از شیخ شیوخ العالم  
خلافت نامہ یافتہ بود و الغرض آن شخص ہانسوی در اجود ہن باز آمد و خلافت نامہ  
کہ شیخ جمال الدین پارہ کردہ بود بخیمت شیخ شیوخ العالم نمود و شیخ شیوخ العالم

باب دوم در فضائل خلق شیخ الاسلام حسین الدین حسن بنوری شیخ قطب الدین بنجی راشدی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۷۹

فرمود کہ پارہ کردہ جمال را نمیتوانیم دوست نیر عطرانی بحدی بود کہ سلطان المشائخ  
قدس سرہ العزیز می فرمود کہ آن ناس کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
قدس سرہ العزیز را بدولت خلافت خود رسانیده فرمود کہ این خلافت نامہ در  
ہانشی مولانا جمال الدین را بنمای چنانکہ این کیفیت مشرح در ذکر سلطان  
المشائخ تحریر یافتہ است سلطان المشائخ می فرمود کہ پیش از خلافت و قتیکہ  
میں بخدمت شیخ جمال الدین میرقم مر تعظیم کردی و قیام آوردی چون بعد از  
خلافت یکروز بروز رفتہ شد شستہ ماند مرا در خاطر گذشت مگر این معنی موافق ایشان  
نیست بر فور فرمود مولانا نظام الدین تا تو بدانی کہ من پیش تو نہ ایستادہ ام  
سبب چیز دیگر است فاما بگاہ کہ محبت در میان آمد من و تو یکے شریکیم پیش خود  
بر خاستن چگونه روا باشد شیخ سعدی گوید بیست قیام خواستم کرد عقل  
مے گوید مکن کہ شرط ادب نیست پیش سر و قیام بہ سلطان المشائخ می فرمود  
مرا شیخ جمال الدین ہا نسوی و خواجہ شمس الدین دبیر و جامعۃ ازبک را و  
غیر از اینکجا اتفاق مراجعت شد از حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
قدس سرہ العزیز در وقت داخ شیخ جمال الدین وصیتہ درخواست کرد  
و آداب اہل ارادت این است چوں بر غم سفری شیخ را داخ کنی وصیتہ نمائ  
اگر شیخ پیش از سوال وصیتہ کرد فہو المردو الالمیدان درخواست کن شیخ شیوخ  
العالم نور السمر قدہ فرمود کہ وصیت ما ہمین است کہ فلان را و اشارت بجانب  
من کرد و بریں مصاحبت مے باید کہ خوش دار مصرع مقصود توئی در بہانہ است  
شیخ جمال الدین بحکم وصیت لطفہا می فرمود و خواجہ شمس الدین دبیر کہ معذرت  
لطف و کان طرافت بود نیز تعظیم و تکریم مے نمود تا نزدیک کرد و رسیدیم  
دوستانان شیخ جمال الدین عزیز مے میرا نام فرمادہ اں موضع بود سیمہ  
یاراں لا سعادتی دانست استقبال کرد و شیخ جمال الدین با جمیع یاراں الدین  
خود بروز بہا اگر اں پیش آورد شیخ جمال الدین فرمود کہ میزبانی شکر از بلند

باقیم و فضائل شیعہ الاسلام معین الدین حسن بھڑی شیخ فضل الدین بن محمد اراکشی شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۸۰

الکون مارا کے اجازت میکنی تارواں شویم گفت انگاہ اجازت کفر کہ ماراں بہ باز درآ  
ایام اساک باراں بود و خلق بہ بلائے قحط مبتلا شیخ جمال الدین مکران گشت  
و بیخ گفت بمعاملہ از باطن توحید نمود و شب ہنوز نگذشتہ بود کہ باراں سخت بارید و چو  
آں ولایت سیراب کرد بامداد آں ہر یک شاداں پیش آمدند و برائے شیخ جمال الدین  
ویاراں دیگر اسپاں با گریہ آوردند چنانچہ از انجا تا ہالشی سوار آمدند اسپے کہ با رگیزن  
بودید لگام و سکرشل فتاد و یاراں پیش رفتند و من تنہا ماندم مشقت بسیار کشیدم  
بے طاقت شدم از اسپ فرو دادم صفرا غالب شد یہوش شدم درین حال یہ  
شیخ شیوخ العالم بربزاں من سے گذشت چوں بخود باز آمدم مرا بخود و ثوتے  
شد کہ در آخر نفس نیز بگریاد ایشان خواہم رفت مصروع خوش آں رفتن کہ بریادت  
رو و حاتم سلطان المشائخ سے فرمود من در اجود من میرقم در ہالشی  
رسیم شیخ جمال الدین مرا گفت از من بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین قدس سرہ العزیز عرض داشت بکنی کہ در خرج عسرتے سے باشت  
شیخ شیوخ العالم سے در حق من کند چوں بخدمت شیخ شیوخ العالم  
رسیم پیغام ایشان گفتم فرمود اورا بگو سے چوں ولایت یکسے دادہ شود اورا  
واجب است استمال آں ولایت از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ  
کرد کہ استمال ولایت ملوک دنیا معلوم است فاما استمال ملوک آخرت چیست  
فرمود کہ استمال ملوک آخرت توجہ القلب الی اللہ من کل لوجہ ساکل زیاد  
کرد کہ مشغولی و کرامت شیخ جمال الدین مشہور است فرمود کہ آری بچندین است  
فاما معصوم ہمین انبیا پیش اندوا لاہیں پیغام آں بزرگ و جواب شیخ شیوخ  
شرا لم دلیل سے کند مقول است شیخ جمال الدین ہانسوی را رحمۃ اللہ  
فرمود نیز کہے بود خادمہ بنایت صاحبہ العین شیخ جمال الدین از ہالشی  
خلافت شیخ شیوخ العالم ادبر سے شیخ شیوخ العالم اورا مادر مومناں  
کہ شیخ مے رونے شیخ شیوخ العالم فرمود کہ مادر مومناں جمال ماہی سے کند ماد



مومنان عرض داشت کرد کہ خواجہ ازاں روز بار کہ بندگی شیخ شیخ العالی ہوید  
 کردہ بیت دیہ ہا و سبب شغل خطابت بختی ترک دادہ و گرسنگی ہا و بلا ہا سخت  
 میکشد شیخ شیخ العالی از شنیدن این حکایت خوش شد و فرمود کہ احمد اللہ  
 خوش مے باشد سلطان المشائخ مے فرمود وقتے در ہوا سے زمستان من  
 بخد مت شیخ جمال الدین ہانسوی نشستہ بودم دریں میان شیخ جمال الدین  
 ایں نظم بر زبان مبارک را بپیت بار و غن کا و اندرین روز خنک دینیکو باشد  
 ہر بیستہ نان تنک من گفتم ذکر الغایب غیبیہ بعدہ بتیم کرد و فرمود کہ اول آں را  
 موجود کردہ ام انگاہ مے گویم بعدہ آنچہ فرمودہ بود و مجلس حاضر آرد و مقول است  
 کہ شیخ جمال الدین ہانسوی را با شیخ ابو بکر طوسی حیدری کہ در کنارہ آب جون  
 متصل اندر بیت خاقا ہے چوں بہشت دارد او ہا نماجا آسودہ است و  
 او درویشے عزیز بود و معاملہ او بحدریان نسبتہ داشت الغرض میان شیخ  
 جمال الدین و میان شیخ ابو بکر طوسی رحمۃ اللہ علیہا محبت بود و واسطہ  
 مولانا حسام الدین اندر تہی شیخ القضاۃ و الخطباء بود و ایں مولانا حسام الدین  
 ارادت بخد مت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہا داشت و در آں ایام کہ شیخ  
 جمال الدین بزیارت شیخ الاسلام قطب الدین بن بختیار قدس سرہ در شہر  
 آمد مے با شیخ ابو بکر طوسی ملاقات کردے و مولانا حسام الدین قدوم  
 شیخ جمال الدین را غنیمت شمردے و ضیافت ہاے شکر کردے سلطان  
 المشائخ و آں ضیافت ہا حاضر بودے الغرض وقتے شیخ جمال الدین  
 از ہا نشی مے آمد مولانا حسام الدین استقبال کرد و وقت استقبال کردن  
 شیخ ابو بکر طوسی مولانا حسام الدین را گفت کہ شیخ جمال الدین را بگوئے کہ من  
 در حج میروم الغرض چوں مولانا حسام الدین در کنارہ آب بہ موضع کلو کہری رسیدہ  
 بر آں کنارہ شیخ جمال الدین رسیدہ بود و بریں کنارہ مولانا حسام الدین  
 و آب دہنہ در میان بود و شیخ جمال الدین از مولانا حسام الدین با و از بلند

باب دوم در فضائل ملک الشیخ الاسلام معین الدین حسن مخزومی شیخ قطب الدین نجفی راشی شیخ فرید الدین مقدس سرزم

۱۸۲

پرسید که آن باز پدید ما چگونه هست یعنی شیخ ابو بکر موسی مولانا حسام الدین  
 که او در حج میرد شیخ جمال الدین هم از کنار آب مولانا حسام الدین را گفت که  
 تو هم با اینجا برایشان برو و این بیت بگو متعاقب ما هم میرسیم بیت این است  
 بیت مر پاس تر اصرم نثار دے تر یک سر حیدر و ہزار سرا دے تر در غار  
 وطن ساز چو بو بکر از آنکہ ابو بکر محمدی بغار دے تر از شیخ قطب الدین  
 مشرف بنیہ پسر شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ نے  
 فرمودند از آن روز کہ میں حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القیڈ  
 روضۃ من ریاض الجنۃ اَوْ حَفْرۃٌ مِنْ حَقَمِ النَّبِیِّ اِنْ یَسْمَعُ مَبَارَکَ شَیْخِ  
 جمال الدین رسید بغایت لطافت مے بود و از سببیت این وعید بقراریچون  
 خدمت ایشان بکوار رحمت رب پیوست یاراں و عزیزاں نیز بسبب این معنی  
 در قلق و اضطراب مے بود نہ کہ حال ایشان در گو چگونہ نوامد بود الغرض بعد  
 چند گاہ خواستند تا قبر مبارک ایشان گنبدے عمارت کنند بنیاد گنبد کاویدان  
 گرفتند چون نزدیک مسجد رسیدند دیدند غرفہ پیش روے مبارک ایشان جانب  
 قبلہ پیداشد کہ از آن بوے بہشت مے آمد ہاں ساعت از آنجا دور شدند و آن  
 موضع را مسما کردند سلطان المشائخ مے فرمود مولانا جمال الدین ہانسوی  
 را بلی نقل در خواب دیدند فرمود چوں مراد گو فرود آوردند و فرشتہ عذاب فرود  
 آمدند باز فرشتہ ہو گیرے در پے ایشان آمد و فرماں رسانید کہ ما اوراد و کعبت  
 صلوٰۃ الروح کہ متصل سنت نماز شام میگذازد و آیۃ الکری کہ متصل ہر چہ  
 میخواند بخشیم منقول است چوں شیخ جمال الدین نقل کرد و بعد مومنان  
 کہ خادمہ شیخ جمال الدین بود رحمۃ اللہ علیہا مصلے و عصا شیخ جمال الدین  
 کہ از شیخ شیوخ العالم یافتہ بود مولانا بر مان الدین صوفی پسر خورشید  
 جمال الدین کہ پدر شیخ قطب الدین منور بود در عالم صغر بود بخدمت شیخ  
 شیوخ العالم بر شیخ شیوخ العالم بر خدمت مولانا بر مان الدین مذکور تعلیم

گو رہا ہے  
 از ہاں ہے  
 بہشت ہے  
 چشم ہاں ہے  
 از ہاں ہے  
 و از ہاں ہے

باب دوم فیضائل غلام شیخ الاسلام حسین الدین حسن بخاری شیخ قطب الدین بغدادی شمس و شیخ فرید الدین قدس سرہ

۱۸۳۳

و تکریم نمود و بشرف ارادت بیعت نمود و مشرف گردانید و چند روز بر خود داشت  
و بوقت مراجعت خلافت نامہ و آن محلے و عصا با نعتی کہ مولانا شیخ جمال الدین  
رواں کردہ بود بمولانا برهان الدین صوفی بخشید و فرمود چنانچہ جمال الدین  
از بہت ماجازی بود تو ہم مجازی و این ہم فرمود باید کہ چند گنہ در صحبت  
مولانا نظام الدین باشی یعنی سلطان المشائخ دریں محل مادر مومنوں  
بخدمت شیخ شیعوخ العالم عرض داشت کرد بزبان ہندی کہ توجا بربان  
الدین بالاسہ یعنی خود است این بار گراں طاقت نتواند آورد شیخ  
شیعوخ العالم قدس سرہ العزیز فرمود بزبان ہندی کہ مادر مومنوں (پوئوں)  
کا چاند بھی بالا ہوتا ہے یعنی ماہ شب چہار دہم در اول شب خوردے یا شد  
کہ بتدریج بہ کمال میرسد خواجہ شمس الدین گوید مصرع برگ توت است  
کہ گشت بہت بتدریج طلس و شیخ شیعوخ العالم مولانا برهان الدین را وداع  
کرد و مولانا برهان الدین بر حکم فرمان شیخ شیعوخ العالم بخدمت حضرت  
سلطان المشائخ ہر سال آمدے و ترتیب یافتہ الغرض چوں مولانا برهان  
الدین بمرتبہ کمال رسید و اوصاف مشائخ کبار را برکت نظر شیخ شیعوخ  
العالم و صحبت سلطان المشائخ در جمع شد یک مرید ہم نگرفت و اگر کسی  
از بہت ارادت آمدے و بدو توجہ کردے و مزاحم شدے فرمودے کہ باوجود بند  
سلطان المشائخ شیخ زمانہ حضرت سید نظام الدین محمد بچوئے را  
کلاہ ارادت دادن و بیعت گرفتن روا نیست و این غنی بسبع مبارک سلطان  
المشائخ رسیدہ بود چوں مولانا برهان الدین بخدمت سلطان المشائخ  
آمد سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا چنانچہ این ضعیف از شیخ شیعوخ العالم  
مجازست شما ہم مجازید چرا کلاہ ارادت نے دہید مولانا ہماں سخن گفت  
کہ باوجود بچو شمس الدین بچوئے را روا نیست کہ کلاہ ارادت بدہد مولانا برهان  
الدین با عقائد صافی از دل صحبت سلطان المشائخ آفا زید و ہر سال

کہ بخدمت سلطان المشائخ از ہانسی در شہرے آمد سلطان المشائخ  
 مے فرمود بجمہت او در جماعت خانہ کہٹ راست کنید چوں او صاف تواضع وانکسار  
 خاقہ او بود بسبب ترک ادب در جماعت خانہ در کہٹ نے غلطید و ہر وقت کہ خواستہ  
 بخدمت سلطان المشائخ برود اول جامہ ہاسے پاکیزہ خود را بعود و عطریات دیگر  
 معطر مے گردانید انکاح بخدمت سلطان المشائخ میرفت اگرچہ کرات در یک روز  
 طلب شد ہے و حکمت این معنی از اں بزرگ پرسیدند فرمود چوں بخدمت بزرگے  
 بروند خوشبو شدہ باید رفت و این بزرگ را جمال با کمال بود و ظاہری آراستہ و باطنی  
 معمور داشت و سلطان المشائخ مے فرمود جمال الدین ہانسی را بپیرے  
 بود بزرگ دانشمند دیوانہ شدہ بود گاہ گاہ بہوش آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے  
 اگرچہ دیوانہ شدہ بود فاما از ہزار ہوشیار نشینیم کہ او شنیدیم میگفت العلم حجاب ہے  
 الاکبر دانستم کہ این دیوانہ معنوی ہست بیان این سخن از او پرسیدیم جواب گفت  
 علم دون حق ہست و ہرچہ دون حق ہست حجاب حق ہست منہم اں عارف ربانی  
 اک زائد سیمانی شیخ عارف کہ خلیفہ الشیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 السدسہ العزیز بود و سلطان المشائخ مے فرمود کہ این عارف را شیخ شیوخ العالم  
 قدس السدسہ العزیز جانب سید ہست اں آخذ و فرستادہ بود و اورا اجازت بیعت  
 دادہ بود و اینچنان بود کہ ملکہ بود طرف آچہ و ملتان و این عارف بر اں ملک  
 امامت داشت یا تعلق با ہم دیگر الغرض وقتے اں ملک صد تنگہ بدست این عارف  
 بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و از اں پنجاہ تنگہ برخود نگاہداشت پنجاہ تنگہ  
 بخدمت شیخ شیوخ العالم آورد شیخ شیوخ العالم بستم کرد و گفت عارف قیمت  
 برادر وار کردی این عارف شرمندہ شد بر فور اں پنجاہ تنگہ آورد ہ پیش داشت  
 و از اں خود ہم چیزے آورد و عجب بسیار کرد و از اذات التماس نمود شیخ شیوخ العالم  
 دست بیعت بدو داد و او مخلوق شد بعد از اں چنان در خدمت راسخ شد کہ ہتفاقتے  
 حاصل کرد تا آنکہ آخر الامر شیخ شیوخ العالم اورا اجازت بیعت داد و ہم طرف سید ہست

باب سیم در فضائل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۱۸۵

فرستاد فاما پچیسیم گوین کہ مولانا عارف خلافت نامہ خود بخندست شیخ شیوخ  
العالم آورد و عرض داشت کردایں کارنازک هست اندازم من بیچارہ نیست و من  
عہدہ دارایں کار و فخل مشائخ کبار نتوانم شد ہم بر شفقت و مرحمت مخدوم عالمیاں  
کہ در نظر مبارک خود در آورده است ببنده کردہ ام بعد رسانیدن خلافت نامہ علم  
اجازت شیخ شیوخ العالم در کعبہ رفت و پیش از انجا باز نگشت رحمۃ اللہ علیہ عرض  
میدارد کاتب صرف محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در آنجا ایں بندہ از خدمت  
والد خود رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ درویشے بود بزرگ صاحب نعمت کہ اورا  
شیخ علی صابر گفتندے در درویشی قدسے ثابت و نفسے گیر داشت و ساکن قصبہ  
و میکری بودے و پیوند بخندست شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
سرہ العزیز داشت اورا از حضرت شیخ شیوخ العالم اجازت بیعت بود الغرض در آنجہ  
بعضے یاراں بزرگ کہ بدولت خلافت شیخ شیوخ العالم شرف شدہ بودند ہم کیے  
را و داع مے شد و بویستے مخصوص مے گردانید و نفسے ہمراہ او میکرد و دریں سیان  
شیخ علی صابر عرض داشت کرد کہ در باب بندہ چہ فرماں مے شود شیخ شیوخ  
العالم در باب او فرمود کہ اے صابر برو کہو کہ او ای کرد یعنی ترا عیش نوش  
خواہ گذشت الغرض تا آخر عمر شیخ علی صابر ایشے خوش گذشت و او مردے  
خوش باش و کشادہ بر و بود علیہ الرحمۃ باب سیم در بیان مناقب فضائل  
و کرامات اولاد بعضے نسبگان و نبیرگان شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
سرہ العزیز و اقربائے سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس سرہ  
العزیز و سادات کرام کہ مخصوص بودہ اند باخصاص شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
والدین و سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس سرہ ہما العزیز عرض  
کرد کاتب صرف محمد مبارک علوی المدعو بامیر خور در اے میدان نوب  
ہا و پوشیدہ نامذکر آنجا کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین را پنج پسر و نہ  
بودہ اند فاما نسبگان و نبیرگان شیخ شیوخ العالم اکثرت شہق و غائب لم

شیخ

بسم و فضائل بعضی دیگر از شیخ فیض العالم زید الدین واقیاسی سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سره

۱۸۶

گرفته اند و هر طرف را از اطراف گیتی بقدم مبارک خود منور گردانیده اند و در حمایت خویش داشته اند تا بعضی فرزندان و بنسکان و منیرگان که مناقب و کرامات ایشان مشهور است و بعضی که در نظر مبارک سلطان المشایخ پرورش یافته اند و کاتب حروف حضرت ایشان را یافته و درین کتاب تحریر یافته تا از برکت ایشان این کتاب در دلهای اهل دلائل عالم بایست گیرد و نویسنده امیدوار است و مغفرت باشد ان شاء الله تعالی نکته در بیان مناقب فضائل و کرامات پسران شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس سره العزیز منهم آن شیخ زاده معظم آن فخر بنی آدم که از همه پسران شیخ شیوخ العالم بهتر بود و توابه نصیبه الهی درین نصره الهی که باوصاف سنیّه و اخلاق مرضیه موصوف بود و روزگار بعبادت باری تعالی و بزراحت و حرارت که نتمه حلال است گذرانیده و خدا را در غلا و ملاطعت کرد و عمر عزیز در رضای باری تعالی بسر برد و رحمت الله علیه منهم آن بحر علم آن کان حلم آن بقوئے آسمانه و بوع پیوسته اغنی مولانا شهاب الماتة والدین که بود و علم و فضائل بسیار مشهور بود و بیشتر حال بخیرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین حاضر بود و اگر در مجلس شیخ شیوخ العالم بنشیند در علم افتاد و در این باب شروع کرد و آن بحث را بتقریر خود تمام کرد و چنانکه دلاسا سے شیخ شیوخ العالم بود و سلطان المشایخ می فرمود که میان من و میان مولانا شهاب الدین طریقه محبت مساوی بود و می فرمود که وقتی مراجعتی رفت بخیرت شیخ شیوخ العالم بے قصد من و آنچنان بود که روزی نسخه و عوارف بخیرت شیخ شیوخ العالم بوده است از آن فواید می فرمود همان نسخه بود و بخط باریک نبشته یا سقیم گوشت شیخ شیوخ العالم را در بیان آن اندک که کسب بوده است من نسخه دیگر بخیرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمة الله علیه دیده بودم مرا از آن یاد آمد گفتم شیخ نجیب الدین نسخه صحیح دارد و مکرر سخن بر خاطر گرامی ایشان گران نمود و ساعتی شد بر لفظ مبارک را ندیدیم و رویش را قوت تصحیح نسخه استقیم نیست یکدیگر باری لفظ بزرگان مبارک را ندیدم و هیچ بردل نیست که در معنی که

نکته

بسیار و فضائل بیغیر شیعہ شیوخ العالم فریادین اقرابے سلطان المثنی و سادات کرام قدس سرہم

۱۸۶

مے فریادین کزن قاصدا و عاذا گفتہ باشم انگاہ بر خود کمال برم چوں دوستدار این بگفت  
مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ گفت کہ شیخ این سخن در باقی مے گوید من  
بر خاتم سر بہ نہ کردم در پائے شیخ افتادم گفتم لغو ذیابستہ کہ ہر مقصد و وزیر سخن لغو  
گفتا نہ اخذ دوم باشد من نسخہ دیدہ بودم از ان حکایت کردم مراد اصلا چیزے در خاطر  
چیزے دیگر نمودم چند معذرت کردم از بے رضائی بچنان کہ شیخ شیوخ العالم  
میدیدم چوں از انجا خاتم نہ دانستم کہ حکیم مبادی یکسرا آچنان غم کہ مرا اس روز بود و گریہ  
درین افتاد مضطرب و حیران بیرون آمدم تا برسیدم بر سرہ چاہے خواہم کہ خود را در اس  
چاہ اندازم باز تامل کردم و با خود گفتم گداے مردہ گیر اما این بدنامی مبادا یکہ باز کرد  
در فقرت و حیرت سرا بیدم یکستم و با خود گریہ زاری میکردم خداے داد تا این کس  
را در اس ساعت چہ احوال بود الغرض شیخ شیوخ العالم را پسرے بود کہ اورا  
مولانا شہا الیہ بن گفتہ بے میان من و میان او طریق ملودت مسلوک پو  
اورا ازین حال خبر شد بخد مت شیخ شیوخ العالم رفت از حال من بطریقے بہتر  
گفت شیخ شیوخ العالم محم خور و را بطلب من فرستاد پیامم و سرور قدم آوردم  
انگاہ خوشنود شد دوم روز اس مرا پیش طلبید و مرحمت و شفقت بسیار فرمود و گفت  
ایں ہمہ برے کمال حال تو کردم ایں لفظ آں روز از خدمت ایشان شنیدم  
کہ پیر شاطہ میدہست انگاہ مرا خلعت فرمود و یکسوت خاص مشرف گردانید سلطان  
المثنی مے فرمود کہ وقتے پیرے بخد مت شیخ شیوخ العالم آمد و گفت من  
بخد مت شیخ قطب الیہ بن طیب الشہراہ بودم و شمالا بخدا دیدہ ام شیخ اورا نے شنید  
چوں تعریف کرد بشناخت الغرض یکے جو اسے برابر خود آوردہ بود و اس پسر او  
سخن در علم افتاد اس پسر کہ بے ادب و بد بحث و آد و گستاخ و ابد با شیخ  
بحث کردن گرفت چنانکہ سخن بلند شد شیخ ہم سخن بلند کرد و شیخ شہا الیہ بن  
بیرون در شستہ بودیم چوں غلبہ کہ تہ شد درون درآمدیم اس پسر کہ بچنان بے ادب  
سخن مے گفت مولانا شہا الیہ بن درآمد اس پسر کہ اسیلی ہا زدن گرفت تیرہ شد

چونخواست کہ بر مولانا بسفاہست و رافقہ من دست آں پسرک گرفتہ دریں میاں  
 شیخ شیخوخ العالم قدس سرہ العزیز فرمود کہ صفا کنی مولانا شہاب الدین  
 یک چپا کے لغز و سیلے سیم بیاورد و بیاں پدرو سپرد ادمہ دو باز گشتند و رسم شیخ  
 شیخوخ العالم این بود کہ ہر شیعہ از افطار مرہ پیش طلبی سے و مولانا رکن الدین  
 سمرقندی را ہم مولانا شہاب الدین کہے بودے و گئے نبودے الغرض مارا  
 بطلبی سے نکایت آں روز باز رسید حکایت آمدن آں پیرواد بکردن مولانا  
 شہاب الدین آں پسرک را تقریر افتاد شیخ شیخوخ العالم مے خندید و دریں میاں  
 من عرض داشت کہ دم کہ در انجہ آں جوان خواست کہ بامولانا شہاب الدین  
 و رافقہ میں این قدر کہ دم کہ دست او گرفتہ شیخ شیخوخ العالم بخندید و فرمود کہ نیکو  
 کردی شیخ سعدی خوش گوید بیت ایچے دیدنت آسایش و خندیت آفت +  
 گوے از ہمہ خواباں بر بوی بلطافت منہم آں شیخ المشائخ طریقت و آں افتا عالم  
 حقیقت اتنی شیخ بدر الملتہ والدین سلیمان کہ بعلم و تقوے مشہور باوصاف مشائخ  
 کبار موصوف بود و بعد وفات شیخ شیخوخ العالم بر سجادہ شیخ شیخوخ العالم  
 فرید الحق والدین پدر خود باتفاق برادران و اہل ارادت کہ حاضر بودند نشست  
 و آں مقام را بنور حضور بر جادہ طریقت منور گردانید کہ الولد سر لا بیہ و کاتب حروف  
 از والد خود سید محمد مبارک کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ شیخ بدر الدین سلیمان  
 مخلوق نبود و فرق کردے بر طریقہ مشائخ چشت قدس سرہ العزیز زیرا چہ دست خلقت  
 از خلفاے چشت داشت و انچنان بود کہ چون خواستند کہ خواجہ قطب الدین  
 چشتی را قدس سرہ العزیز بر سجادہ پدر چشت بنشانند و خواجہ قطب الدین  
 در عالم صغر بود بزرگان چشت و اقرباے دیگر رضا نمیدادند و خواجہ علی چشتی  
 عم او و عہد سلطان غیاث الدین بلبن در شہر دہلی آمدہ بود بزرگان چشت  
 دو وظیفہ بزرگ صاحب را از خلفاے خاندان چشت یکے خواجہ زور کہ بوقت شنیدن  
 نام مبارک او تکیہ گویند اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر و الحمد و دو م خواجہ



کہ بوقت شنیدن نام مبارک او تسمیہ گویند بسم اللہ الرحمن الرحیم بہمت ایں مصلحت  
 و باز نمودن کیفیت سجادہ خاندان چشت کہ خواجہ قطب الدین میں ہند بخدمت  
 خواجہ علی رواں کر دینا چنانچہ ایں حکایت مشرح در نکستہ سادات در ذکر والد کتاب  
 حروف تحریر یافتہ است الغرض ایں دو خلیفہ صاحب چوں نزدیک اجود ہن  
 رسیدند شیخ نبیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغرض را خبر شد کہ ایں  
 دو بزرگ از خاندان چشت میرسند شیخ نبیوخ العالم استقبال کرد و ایں دو  
 بزرگ را بتعظیم در اجود ہن فرود آور د و ضیافت ہائے شکر و کرب بعدہ مولانا  
 شہاب الدین و شیخ بدر الدین سلیمان را در نظر مبارک ایشان آورد گفت  
 کہ ایں ہا را شما کلاہ ارادت ہوشانید آں بزرگاں گفتند ما را چہ مجال آں باشد  
 کہ در نظر چوں تو شہ کلاہ بدیم شیخ نبیوخ العالم فرمود کہ ما ایں نعمت ہم از  
 خاندان شما داریم مطلوب من ایں است کہ کلاہ ارادت از دست شما بپوشند و  
 آں بزرگاں گفتند چوں مخدوم مخدوم نمیدار اشارت شود و کلاہ از جامہ دار خا  
 مخدوم بیارند و مخدوم بدست مبارک خود کلاہ راست کند ما را دیدہ انکاخ ما کلاہ  
 ہوشانیم مولانا بدر الدین اسحاق بحکم اشارت شیخ نبیوخ العالم دو کلاہ آورد شیخ  
 نبیوخ العالم بدست مبارک راست کردہ بدال بزرگاں داد آں بزرگاں در  
 نظر مبارک شیخ نبیوخ العالم مولانا شہاب الدین و شیخ بدر الدین سلیمان  
 را کلاہ ہوشانید ندان از برکت آں میان ہمہ فرزندان یکے عالم با عمل دوم و ار  
 سجادہ شیخ نبیوخ العالم گشت الغرض چوں بیشتر مشائخ چشت را قدس سرہ  
 سرہ الغرض فرقی بود شیخ بدر الدین نیز ہماں معنی رعایت کرد چوں شیخ بدر الدین  
 سلیمان وفات یافت درون گنبد شیخ نبیوخ العالم مدفون یافت قدس سرہ  
 سرہ الغرض منہم آں موصوف باوصاف مردان دین آں مشہور بقویہ یقین  
 اعنی خواجہ نظام الملک والدین سلطان المشائخ نے فرمود کہ خواجہ نظام الملک  
 را شیخ نبیوخ العالم از جملہ پسران دوست ترا داشته و او شکر خج بود و بخت

شیخ شیوخ العالم عظم گستاخ بود ہر چہ گفتہ شیوخ العالم از غایت آن کہ اورا  
دوست داشتے بلع رضا بشندے و بشم کردے و از انجا و گفتہ زنجیدے منقولست  
کہ در مردی و جوانی حیرتانی بود و کیا ستے ظاہر داشت و فرستے صادق چنانکہ  
ذکر راست و فرست است او در نکتہ وفات شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است الغرض  
چوں بعد نقل شیخ شیوخ العالم کفار در دیار جو و ہن رسیدند خواجہ نظام الدین  
از بہت مردی و غایت لاوری بھر کفار پیوست بعد قتال بسیار شہادت یافت  
چوں در میان کشمکان تفحص کردند ہیچ اثر آن بزرگ زادہ عالم نیاقتند رحمۃ اللہ  
علیہ منہم آن سیرت خوب نزد اہل دلائل محبوب عنی خواجہ یعقوب کہ از ہمہ سپران  
کثر بود و بیدل و ایثار مشہور و نفسے گیر داشت و کراستے ہویدا و طریقہ اہل ملاست  
رفتے و بکس آن نکلہ مخلوق نمودے با حق بودے و طبعی قیاض و لطافتے تمام داشت  
کاتب حروف از والد خود سید محمد مبارک کرمانی سماع دارد کہ مے فرمود بیشترے  
حال در سفر و حضر صاحب شیخ زادہ عالم صاحب دہ دارین خواجہ یعقوب مے بود  
وقتے برابر او در خطہ او در فتح چوں در او وہ رسیدیم در سر کفر و آدمیم شیخ زادہ مرا  
در وثاق گذاشت و خود ہما شاے شہر ہیروں آمد چنانکہ یکپاس شب بگذشت  
در وثاق نیامد و جائے بعیش مشغول شد ہم در آن شب مطلق او وہ کہ خانے  
معظم بود او را در دشمن گرفت بحدے کہ یک ساعت از در سخت قرار نمود ہر چند کہ  
عملج کردند شفا میسر نہ شد کار تعویذ و اعمیہ کشید دریں میاں مردے گفت شیخ زادہ  
خواجہ یعقوب فرزند حضرت شیخ شیوخ العالم لا دیدم بوقت نماز دیگر در شہر او وہ  
درآمدہ اگر او را دریابند امید باشد کہ از برکت دعا کے آن شیخ زادہ عالم این رحمت  
بصحت بدل شود فی الحال مطلق و تا نیم شب ہر طرف کساں بطلب شیخ زادہ  
فرستاد طلب کنند در سرائے آمدند کہ وہ آدمہ بلوچ گفتہ شیخ زادہ کجا است کہ خان  
مے طلب گستم بوقت نماز دیگر از من جدا شدہ در میان شہر جائے خواہد بود و تفحص  
و تتبع کردند و مقامے یافتند کہ بہشت مشغول بود و دیدند کہ در خواب است آہستہ

باسم محمد وفضل بن محمد بن شیخ شیخ العالی فرید الدین وافرید سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۱۹۱  
میدار کردند از خواب بیدار شدند و برخواست گفتند شما را خان من طلبه کشیدم کرد و گفت  
خارجی کلمه شده بود من در آن تفکر خفته بودم که شما هر وقت من رسیدید بخواب  
برخواست و روالش چون بخواب رسیدید که از غایت دشمنی از کبشت بر زمین از زمین  
بر کبشت می غلطد و نزدیک بهلاک رسید. هست نزدیک کبشت خان بنیست  
و دو انگشت مبارک خود بر شکم خان نهاد و چیزه بخواند فی الحال در دشمنی متوقف  
ماند خان برخاست و در پای شیخ زاده عالم افتاد و فرمود تا یک باده سیم و جابه  
همین بخدمت شیخ زاده آوردند و شیخ زاده با آن سیم و جامه بازگشت و مبلغ از آن  
سیم بجا جابان پیرده داران خان عطا فرمود و در سرای که فرود آمده بود ویم در آن  
نیم شب آید آخر الامر در اثنای راه قصبه انبر و همه آن بزرگ زاده را مردان غیب  
بر بردند و غایب کردند رحمة الله علیه نکتته در بیان فضایل و صلاحیت کرامات  
و خیرات شیخ شیخ العالی فرید الدین و الدین قدس سرهم العزیز کاتب حرب  
ازواله خود سید مبارک محمد کرمانی رحمة الله علیه سماع دارد که شیخ شیخ العالی  
سکه دختر بود و بهتر ایشان بی بی مستوره که تافس آخرد پرده ستر و صلاح و عفت کرامت  
بود و دوم بی بی شریفه که بشارت عبادت و طاعت مشرف بود رحمة الله علیها و  
ایں بزرگ زادی و عفت و جوانی میوه شده بود و تالب گوشت و سهره مشغول  
گشت هینکه میوه شد چنان بخت مشغول شد که شیخ شیخ العالی فرمود اگر  
عورات را خلافت و سجاد و مشائخ دادن روا بود پس من بی بی شریفه میداد  
و لو کان النساء کمثل هذا الفضل النساء علی الرجال شیخ سعدی خوش گوید  
بیت در سر پرده عصمت عبادت مشغول به نام در عالم و خود کف ستر خدای  
سیوم بی بی فاطمه که در جالبه مولانا بدر الدین اسحاق رحمة الله علیها بود چون  
مولانا بدر الدین اسحاق در اجودهن بر حمت حق پیوست فرزندان صغیر  
گذشت چنانچه خواجہ محمد امام و خواجہ موسی سلطان المشائخ را بدین  
سبب بطلبی سخت پیش آمد زیرا چه سلطان المشائخ را با بدر الدین اسحاق

فرط محبت بود چنانچه در ذکر مولانا بدرالدین اسحق تحریر یافته است سلطان المشایخ  
دریں اندیشه بود اگر خرج پیدا شود بی بی فاطمه را با فرزندان از اجودین بیاورد  
تا حق محبت مولانا بدرالدین اسحق بنوعی ادا کرده باشد الغرض دریں باب بنحیث  
سید محمد کرمانی صاحب کتاب حروف مشورت کرد سید گفت ما همه واجب است که رعایت  
فرزندان مولانا بدرالدین اسحق بکنیم که در باب هر یک از امانت شیخ شیخ العالم  
مدد ما کرده است هم در اثنا سے ایں حال کہ مشورت کردند مردے بود سوداگر ملتانی  
همسایه سلطان المشایخ مگر از بجائے سود آورده بود و تنگه از پیش خدمت  
سلطان المشایخ فتوح آورد سلطان المشایخ اُس دو تنگه از پیش سید  
کرمانی نهاد و فرمود که یک تنگه از شما در خانه خود خرج بدهید و دوم تنگه از بیعت آوردن  
اتباع و فرزندان مولانا بدرالدین اسحق یا خود در اجودین خرج بدهید زیرا چه  
شما محرم اُن خاندان یا کرامت اید خدمت سید محمد اُن قبول کرد و دوم روز طرف  
اجودین روانه شد بی بی فاطمه رحمته الله علیها را با فرزندان و شهر آورد  
الغرض چون چند گاهه از رسیدن بی بی فاطمه و فرزندان عزیز او در شهر گذشت  
از خویش بیگانه هر کسے گمانے بردند مگر سلطان المشایخ در خاطر دار که بی بی  
فاطمه اوجباله خود آورد چنانکه ایں سخن که نه لایق حال سلطان المشایخ بود  
در گوش خاص عام افتاد شبے خلوتے بود سید محمد کرمانی ایں حکایت بخی  
سلطان المشایخ گفت که خلق در باب ورودن بی بی فاطمه سخن میگویند  
بلکہ آنکه خدمت شما بی بی فاطمه را آراینده آید مقصود دیگر است چنانکه در حد  
کتابت رفته است سلطان المشایخ بشنیدن ایں معنی انگشت تخم را بندان  
تفکر گرفت و دست مبارک خود بر روی و محاسن مصفا خود فرو آورد و گفت  
که استعدا غیبت اجودین کنید دوم روز اُن زیارت شیخ شیخ العالم را  
چون از اجودین باز گشت پیش از آنکه در شهر برسد روز بی بی فاطمه در  
غیبت سلطان المشایخ نقل کرده بود و در روضه شیخ نجیب الدین منوکل محرم

باب دوم در فضایل بعضی نیرنگان شیخ شیخ العالم فرید الدین: اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۱۵

علیه بیرون دروازه مند و مدفن شده چون روز سیکوم بود خلق حاضر گشت سلطان  
المشائخ از اجودهن سهراس روز در روضه شیخ نجیب الدین متوکل رسید  
سیوم روز بی بی فاطمه ریافت خواججه محمدتوایه موسی که در عالم صغر بود نایشان  
را در نظر مبارک خویش پرورش داد و خواججه احمد نیشوری را که مد شیخ شیوخ  
العالم بود اتفاق اوتانکی ایشان فرمود رحمه الله علیه جمیع نکتہ در بیان فضائل  
و کرامات نیرنگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس سرهم العزیز متهم  
آن فصل مشائخ طریقت آن اکرم اولیا حقیقت که در علوم و ریاضات رفعت مقامات  
و شدت مجاہدات و ذوق مشاہدات و عصر خویش مثل نداشت و دینار ایشار  
بے نظیر بود و در مبالغت طہارت ظاہر و باطن در میان مشائخ وقت بے مثل  
بود اعی شیخ علاء الملتہ والدین ابن شیخ بدر الدین سلیمان و این بزرگ  
شانزده سالہ بود کہ بر سر سجادہ شیخ شیوخ العالم بجای پدیشست پنجادہ  
چهار سال حق آن سجادہ کما ہو حقہ بگذارد چنانکہ صیت عظمت کرامت او ہم در  
حیات غزوا و میان عالم منتشر شد و اسم مبارک او میان آسامی اولیا و مذکور شود  
گشت چنانکہ در دیار اجودهن و دیپالپور و جبالہ کی سمت کشمیر بہت خلق  
آن دیار از غایت محبت اعتقاد مقامہا ساختہ اند و قبر پاکردہ و بنام روضہ  
متبرکہ کہ او تمکن و تبرک مے گیرند و در آن موضع صدقات و ختمات مے کنند و کتاب  
حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سماع دارد کہ میفرماید  
شیخ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز ہم شیر من بود و میان من شیخ  
علاء الدین حق رضاع ثابت گشتہ و شیر مادر من خوردہ و پیتن لانا بدر الدین  
اسحق کلام السید کجا خواندہ چنانکہ کیفیت مشرح در ذکر مولانا بدر الدین اسحق  
تجربافست و خدمت والد مے فرمود روز مے در عالم صغر من و شیخ  
علاء الدین بن خدمت شیخ شیوخ العالم حاضر بودیم شیخ شیوخ العالم  
بدولت بر کہٹ نشستہ بود و ما ہر دو پی کہٹ گرفته ایستادہ بودیم و ریں

محل شیعہ شیوخ العالم تنبول میں مبارک داشت ازراہ شفقت فرزند پوری  
 تنبول از دہن مبارک خود دیرست مبارک در کام شیخ علاؤ الدین نہادہ و بقیہ آل  
 تنبول در کام سن نہادہ بعدہ از کہت بجهت توفی فرو داد و بر کرسی نشست عیسیٰ  
 نام درویشے بود کہ در خلوت خدمت کرد و حرے را کہ نوبت او بود بے بخارست  
 شیخ شیوخ العالم فرستادے و نوبت ایں شغل نگاہداشتے تا عدل دریں کار  
 مرعی ماند الغرض ایں خواجہ عیسیٰ شیخ شیوخ العالم را وضو سازانید و سجادہ راست کردہ  
 بودند تا بعد از وضو شیخ شیوخ العالم بر سجادہ نشستند ہم در اثنا سے ایں شیخ شیوخ  
 العالم بوضو مشغول بود و شیخ علاؤ الدین با زہی کنناں رفت بر سجادہ نشست  
 عیسیٰ جانب شیخ علاؤ الدین دید و انگشت بدن اں گرفت دریں حال شیخ شیوخ  
 العالم جانب خواجہ عیسیٰ دید بعدہ نظر بجانب شیخ علاؤ الدین کرد کہ بر سجادہ نشست  
 است شیخ شیوخ العالم تبسم کرد و گفت عیسیٰ مینمخ تہ بھی زبان آں دیارینے  
 بگذرا نشیند از بکت نفس مبارک شیخ شیوخ العالم قریب قرین شیخ علاؤ الدین  
 بر سجادہ شیخ شیوخ العالم نشست چنانکہ ہیچ وجہ پایے مبارک امجد در مسجد جمہ جائے  
 دیگر رفت اگر بادشاہان وقت مے آمدند از مقام خود پیچ و جہنجدیدے و غلطی را  
 ہچو شک شتر دانستے و اگر کسی بجهت ارادت آمدے حوالہ برویشے شیخ شیوخ العالم  
 کردے و فرمودے کہ ایں را در پیا یاں بابا بربید و کلاہ بدہید و صوم تمام خاصہ اں  
 بزرگ بود و پیکس اں بزرگ را در روز طعام خوردن نمیدتالب گوہر و عیدین و ایام  
 تشریف و ہیچ وجہ بخرائیں پیچ روز افطار نکرد و افطار خدمت ایشان بوقت یکپاش  
 بودے چند نان بدو عن مے پختند چنانکہ از سیرے ہشت تان از اں دو نان ہزار  
 حیل با قدرے شیر موازنہ یک سیر بکار بردے و بوقت افطار جز ایں طعام حلوائے  
 بسیار مانہا پیش مے بردند از اں ہیچ تناول نکردے صحتک ہائے حلوائہاں وقت  
 کہ خلق خفہ مے بودند برکسانیکہ خاطر مبارک او اقتضا کردے بفرستادے خارج  
 کندوری درویشاں کہ دو وقت در جماعت خانہ مے کشیدند و خاص و عام را از اں

سیدہ و فضل بنیہ نیرنگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین افریہ سلطان المشیخ و سادات کرام قدس سرہ

۱۹۵

نصیر بنیہ سے اگر ازل محل خلوت در روضہ شیخ شیوخ العالم آمدے از در ویشاں  
و محتاجاں بجهت بذل ایثار شیخ صف زده ابتدا دے بودند از سر صف کہ ایثار  
آغاز کر دے ہر یکے را پہلنے سیم فرمودے وے گذشتے و اگر کسیکہ بار و چیزے رسیدہ بود  
از مقام خود جدا شدے و محل دیگر ہم در میاں صف بایستادے و از اں حال جدا  
شیخ را خیر رسیدہ کردند کہ ایں مرد را یکبار رسیدہ است او را دو چنراں دمانیہ  
کہ پیش از اں رسیدہ بودے اگر چہ کرات ایں حرکت کر دے بر و نکرنتے و ز جری لغو  
مقصود شیخ ایں بودا کہسے متاعاً علی الخیر نشود و کسانیکہ بجهت خاص شیخ مشغول  
دے بودند و طایفہ کہ آب وضوے رسانیدند و قوے کہ جامہاے مبارک شیخ میدو  
وے مستند شیخ آفریدہ را مجال نبودے کہ آسید بخیش بدیشاں رساند و اگر بریشاں  
دستے دیا آسیدے کہسے رسانیدے او را از خانقاہ بیرون میگردند و در طہارت نظر  
بدیں حد کوشیدے منقول است در انجہ شیخ رکن الدین بن شیخ الاسلام بہاؤ الدین  
زکریا رحمۃ اللہ علیہ ز شہر دہلی در ملتان میرفت بزیارت شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الغیر رفت چوں از روضہ منبر کہ بیرون آمد  
باشیخ علاؤ الدین قدس اللہ سرہ الغیر ملاقات کرد شیخ رکن الدین بجهت  
مصافحہ و معانقہ بیشتر شد و شیخ علاؤ الدین را در کنار گرفت و گفت کہ خداے  
تعالے شما را استقامتے بخشیدہ است ہر آئینہ کہسے نیتواند کہ از جا بجنباند فاما سبب  
چہا لغو قرات کہ تعلق بدینہا دارند کشاں بے برندا ایں سخن فرمود و یکتہ بگراود  
کردند چوں شیخ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ در مقام خود آمدنی الحال آں جامہ ہا  
بکشید و غسے تازه کرد و جامہاے دیگر پوشید و بر سجادہ نشست ایں معنی  
بجهت شیخ رکن الدین رسانید و گفتند کہ ایں چہ بزرگرا و مکبرست کہ سبب  
معانقہ بچہ شاما پاک پاک زادہ انجین کند شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ  
شما قد مولانا علاؤ الدین چہ دانید او را سے رسد کہ انجین کند زیرا چہ از ما  
بوسے دنیا سے آید و او را سبب باشدہ زندگانی مے کند آدمیم بر سر حرف و اگر

بہت

کے از دست ظلم ظالمان و متعديان در جماعت خانہ روضہ متبرکہ کہ شیخ شیعہ العالم  
در آمدے مجال نبودے کہ کسے آں مظلوم را بزور و تعدی از حریم روضہ متبرکہ  
بیرون آر دگر چہ بادشاہ وقت بودے از جہات ایں بادشاہ دیں و دنیا تبریک  
و چون شیخ علاؤ الدین بر حمت حق پیوست ہم در جواری و ضعیف شیخ شیعہ العالم  
قدس سرہ البیز مدت ایں بزرگ شد و بر روضہ متبرکہ او گنبد عالی سلطان  
محمد تغلق کہ مرید و معتقد خدمت شیخ علاؤ الدین بود عمارت کنانیدہ است  
از خدمت شیخ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ و پسر نامند صاحب عظمت کرامت  
یکے شیخ زادہ معظم بچہل و مکرم در علم و کرامت جہات مستثنی بود ہر کہ در سبیل  
مبارک او بدیاریے تحقیق دانستے کہ از دو دمان کرامت و بزرگیست اغنی شیخ  
معز الحق الدین کہ در علم تلمذ پیش مولانا وجہ الدین پائی کردہ بود و در دین  
و دیانت خطے کامل داشت و بجایے پدر در مقام شیخ شیعہ العالم فرید الحق  
والدین بنشست و بدین ایشا رہبر بندگان خدا بشاد و بعد چنگاہ سلطان  
محمد تغلق در شہر دہلی طلب فرمود و تعظیم و تکریم او بواجبی نگاہ داشت و فرمود تا نظر  
مبارک او امور مملکت را پر داخت رسانند کہ اَللّٰہُ تَوَّابٌ اَمَّا نَ بَعْدَ رَا  
آں بادشاہ ایں اقتضا کرد کہ دیار کجرات حوالہ بندگان او کرد شیخ معز الدین  
رحمۃ اللہ علیہ در کجرات رفت تا آخر کار تقدیر اللہ از دست ظالمان و  
باغیان بدرجہ شہادت رسید امر و زآن دیار را زبک روضہ متبرکہ او منور است  
و خاک پایان او دوائے درد حاجتمندان آں دیار است و دوم شیخ سادہ  
علی الاطلاق و آں مقبول اہل عالم باتفاق کہ در جمیع اوصاف سنیہ مثل شہادت  
اغنی شیخ علم الحق والدین کہ ظاہر و باطن آراستہ بود و در سماع ذوقے تمام  
داشت و گریہ جگر سوز و حافظ کلام ربانی بود و سلطان محمد در غایت احترام  
و اکرام او کوشیدہ و شیخ الاسلام مملکت ہند و ستان گردانید و لکھہ بابہ بندگان  
او داد و جمیع مشایخ روزگار منتقاد و محکوم او گشتند و در دین و دنیا بغایت مجمل مکرم

سہ  
دین دہلی  
از دہلی  
سنگ انداز



بسم وفضل الله تعالى شيخ شيوخ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۱۹۶

بود چوں این شیخ شیوخ الاسلام بر جنت حق پیوست دروں گنبد روضه شیخ  
علما و الدین متصل پدر دفن یافت و این دو بزرگ و و پسر گذشتند هم کلام بکار  
پسر شیخ معز الدین رحمه الله علیه شیخ زاده معظم افضل الدین فضیل که از  
بجای پدر و جده آن خویش در مقام شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین برجا  
کرامت نشسته است و بصورت سیرت آبا و اجداد در غایت آن سجاد و معظم  
طریق سلف خود میکند و در غایت مشغولی و نهایت ترک و تجرید کوشیده و مقبول  
دلها گشته و در بذل و ایثار کثاده و معتقدان آن خاندان کرامت امیدوار اند  
تا حق تعالی آن شیخ زاده عالم را بر سجاد و کرامت مستقیم دارد و شیخ شیوخ الاسلام  
علم الحق و الدین رحمه الله علیه شیخ زاده خوب صورت و پسنیده سیرت که  
مستخبر علوم دینی است اعمی شیخ زاده رشتین مظهر الحق و الدین که بعد از پدر  
شغل شیخ الاسلامی سلطان محمد غلامی انا را سب بر نامه با غزا و اکرام تمام بدو مقبول  
گردانید و در تطهیر و تکریم این شیخ زاده یا قصه الغایت کوشید و تا این غایت همچنان  
معظم و مکرم است و اوقات او مملو حق تعالی ذات ملک صفات او را در کامران  
دین و دنیا دیدیم دارد و منہم آن شیخ زاده باندل و ایثار که در مروت و مردمی و سستی  
مشار الیه بود اعمی شیخ زاده عالم خواجہ عزیز الملمه و الدین ابن خواجہ حقیق  
نفسه گیر داشت صاحب فتوح بود و فعل یاز گونه زد و دیار و یوگیر و تلنگ همه  
معتقدان و بنده او بودند کاتب حروف این بزرگ زاده را در یوگیر دریافت  
بود سیت زبیا و فرس و افرو داشت و برادر حقیقی او خواجہ قاضی بغایت خوب  
اخلاق و سادہ باطن بود و این هر دو برادر که شیخ زادگان عالم بودند و در نظر  
سبارک سلطان المشائخ بسیار بودند و از آنحضرت پرورش یافته شیخ زاده  
عزیز الدین هم در یوگیر شهادت یافت و آنجا شد و خواجہ قاضی هم  
در حقیر و سلطان المشائخ در سیر جزه یاراں مدفن یافت رحمه الله علیہما  
منہم آن کمال طریقت آن جمال حقیقت اعمی شیخ زاده کمال الحق و الدین

ابن شیخ زادہ بائیرید ابن شیخ زادہ نصر الدین ابن اسحاق بن عمار بن ابی ہریرہ بن ابی  
 بے نظیر زمانہ پختے و بخلق دادے و اطعام ہائے لذیذ اختیار نمودے و اگر غنیمت سمجھ کر  
 گردوں ہائے پڑیاں برابر بودے و در آنچہ این بزرگ مرعہ دولت سلطان محمد تعلق  
 در شہر و ہلی از دہار کہ مقام سکونت او بود آمد کاتب حروف بخدمت ایں بزرگ  
 بسبب غایت حقوق خاندان معظم ایشان کہ با آبا و اجداد کاتب حروف و شہد  
 رفتہ بود و شیخ دروں حجرہ بالائے کہت نشستہ جوں کاتب حروف را دید از دروں  
 حجرہ دیکہ بردست مبارک کردہ بیرون آمد و چہ گلیں بخدمت او آوردند دست  
 مبارک ہمہ سہ از اں دیکہ بیرون آورد و بجایے روغن ستور روغن کنجد اندا  
 و قدر سے حلوانیز برآں ہمہ سہ افزود و فرمود بر غبت بخور کہ من نان ہائے دست  
 پختہ جہدہ پدیں بزرگوں تو بسیار خورده ام کاتب حروف اں ہمہ سہ تناول سکند  
 ولذت فراوان سے یافت و ایں شیخ زادہ صاحب کرامت در اداکل و مطبخ  
 حضرت سلطان المشائخ قاس السدسہ العزیز دیک شوی کردے اینہمہ  
 نعمت کرامت از اں بود و در آنچہ شیخ زادہ کمال الدین شیخ زادہ عزیز الدین  
 یعقوب خاں متذکرہ بود و جائے سفر کنن بوقت وداع سلطان المشائخ یک  
 جلایے بدست شیخ کمال الدین یک جلایے بدست شیخ زادہ عزیز الدین دا  
 و شیخ زادہ کمال الدین را فرماں شد کہ تو در مالوہ باش و شیخ زادہ عزیز الدین  
 را فرماں شد کہ تو در ولایت دیوگیر باش چون از خدمت سلطان المشائخ  
 بیرون آمدند و شیخ زادہ عزیز الدین گفت از ایں یکاں جلایے چہ غرض حاصل  
 خواہد شد شیخ زادہ کمال الدین گفت خاطر جمع دار سلطان المشائخ  
 را جلایے دادہ ہست یعنی بزرگی و آخر الامر ہمہ دو بزرگ زادہ حیا خوش متش  
 و با کرامات بسیار تا آخر عمر یافتند و روضہ متبرکہ ایں بزرگ زادہ کمال الدین  
 دو واسعہ ہمہ دروہاست حاجت روا سے خلق گشتہ رحمۃ اللہ علیہ منہم  
 ایں اصوات مسیرت سلف خلف یعنی خواجہ عزیز الماتہ و الدین ابن خجہ اسامی

ماہنامہ فضائل بعض نیرنگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقربا سے سلطان المشائخ و سادات کم قدس سرہ

۱۹۹

ابن خواجہ نظام الدین مادر بزرگوار اوسیدہ بودہ عمہ کاتب حروف و لگان کاتب  
حروف و اکثر اہل ارادت کہ این شیخ زادہ رستہیں را دریافتہ بود نہ آنست کہ بیج  
صغیر و از ان شیخ زادہ عالم در وجود نیامدہ باشد و باطنی معبود و ظاہری تہ بشم  
و اخلاق پاکیزہ آراستہ داشت و درونہ مبارک او با حق تعالی بمراقبہ و ذکر خفی  
منور اینہم از برکت آں بود کہ در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافت  
و بوقت مایہ پیوستہ حاضر بودے و اگر وقتہ خواجہ محمد و خواجہ موسی کہ خواند  
دعا مایہ عمہ ایشاں بود حاضر نمے بودند این بزرگ زادہ دعائے مائدہ خواند  
و تا آں غایت کہ این شیخ زادہ راستیں درد عاخواندن مشغول بود کہ سلطان  
المشائخ فرمودے رحمت باد رحمت باد این رحمت مخصوص بحق او بودے  
و این شیخ زادہ سلطان المشائخ را در مشغولی و عالم مشاہدہ دریافتہ بود  
چنانکہ در باب او را در نکتہ مشغولی تحریر یافتہ است این شیخ زادہ معظّم نے فرمود  
کہ وقتے من در قصبہ کہربہ کا خیر خواہ زادہ رفتہ بودم چوں از آنجا باز گشتم اول  
بخدمت سلطان المشائخ آمدم و سعادت قدم بوس حاصل کردم و مرحمت  
و شفقت فرمودن گرفت کہ کا خیر چگونہ گذشت سماعہا چگونہ بود تبسم فرمود  
و باز پرسے کہ بعدہ فرمود کہ والدہ خود را دیدی عرض داشت کہ دم کہ خیر  
اول سعادت پاسے پوس مخدوم حاصل کردم بعدہ ہداں سعادت برسم و حکم  
خیر ارزانی داشت و فرمود کہ برو آں سعادت را ہم در باب خبر الامر چند روز  
ذات مبارک این شیخ زادہ صاحب کرامت را رحمت مرا چم شد در دوست  
روز کہ رحمت بود یک ساعت لب مبارک از ملاوت کلام اللہ بیکار نہ مانفہ ہمدیہ  
و رحمت بر رحمت حق پیوست و در پایان سلطان المشائخ مقابل روضہ مقبرہ کہ  
سلطان المشائخ مدفون یافت رحمت اللہ علیہ نکتہ در بیان فضائل و مناقب  
و بزرگی و کرامات نبیرگان حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس  
اللہ سر العزیز متہم آں سر دفتر نبیرگان شیخ شیوخ العالم شیخ زادہ معظّم

بہت

نہ

ایستادم و فیضانِ معصیت بنگارِ شیخ شریف عالم فرید الدین و اقربا سے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہم

۲۰۰

و مکرّم خواجہ محمد ابن مولانا بدر الدین السخونہ کہ مادر او دختر شیخ شیعوب العالم  
بود این شیخ زادہ معظم بہم اوقات سنیہ موصوف بود و در علوم دینی و تقوی و لغت  
طبع موزوں و ذوق سماع و گریہ جگر سوز و بذل و ایثار مشہور و مذکور و از عالم صغیر  
تا کبر سن ہم در نظر مبارک سلطان المشائخ پرورش یافتہ و حافظ کلام ربّانی  
گشتہ و علوم وافر و عشقہ کامل حاصل کردہ چنانکہ ہم در حیات سلطان المشائخ  
بمرتبہ خلافت سلطان المشائخ رسید و خلق خدا را ہم در حیات سلطان  
المشائخ دست بیعت دادن گرفت و این شیخ زادہ معظم بامامت سلطان  
المشائخ مخصوص بود و الے یومنا و را خواجہ محمد امام گوید و در امامت او  
سلطان المشائخ در رقتہ و ذوقہ حاصل میشد و بعد امامت بکسوت ہائے خاص  
مخصوص مے گشت و در مجالس بالاتر از و نزدیک سلطان المشائخ کسے  
نشستہ و در قس یا سلطان المشائخ موافقت نمودے و در مجلس سلطان  
المشائخ بحکم اشارت سلطان المشائخ صاحب سماع شدے و بیچکسے را  
از نبیرگان و یار اہل اعلیٰ را این محل بنود و از ملفوظات جاں بخش سلطان  
المشائخ کتابے بنشتہ است و انوار المجالس نام کردہ بہت بہشتہ عمر عزیز او  
در عبادت باری تعالیٰ و ذوق سماع کہ در آن باب علوتام داشت مصروف  
گشتہ از بہر جنس قوالان کامل از پارسی و ہندی گوشتہ بخدمت او حاضر مے بودند  
و علم موسیقی را واضع بود کہ مثل آں نشان نتواں داد و در بیان معانی آں  
علم را نمود و اشارت نعمات و تحمیل آں بر حقیقت آستے بود کہ کاتب حروف کرات  
این بزرگ زادہ عالم را چہ در سماع و چہ در غمیر سماع دیدہ بہت چشم ہائے مبارک  
ایشان مدام از کمال ذوق در میان آب غلطاں بودے و گریہ و نعرہ او در  
سماع جگر ہائے اہل دلاں را سوسلخ کردے و وقتے سلطان المشائخ  
را در خانقاہ شیخ ابو بکر طوسی کہ حوالی اندپٹ بہت استند عاکر دند و در آن  
مجلس رویشان صاحب محبت حاضر بودند بہر چند کہ سماع میگفتند بہرچ اثر پیدا نمے شد

سلطان المشایخ فرمود که سماع را بدارند و بکایات و اثر بزرگان مشغول شدند در آن  
 این حال ذوق پیدا شد درین معرض شیخ علی زنبیلی روم بجانب شیخ نظام الدین  
 پانی پتی که طلیفه شیخ بدرالدین غزنوی بود در دمنظرے خوب حالے و افروختانے  
 خوش داشت و گفت که ما از شما سماع مطلوب داریم کہ بشنومیم الغرض شیخ  
 نظام الدین پانی پتی میان مجلس بجایے توالاں بنشست چون او تنہا بود  
 سلطان المشایخ بجانب خواجہ محمد کہ ذکرش بخیر یاد اشرت کرد کہ شما یاری  
 دهید خواجہ محمد از مقام خوش برخواست برابر شیخ نظام الدین پانی پتی  
 بنشست این ہر دو بزرگ اول غزلے آغاز کردند بعدہ ہوسے برگرفتہ چوں  
 بدیں بیت رسیدند بیت بہر بخرو ی کہ یعنی اشبست بہ از سن ہمہ در گذار  
 تا روز بہ سلطان المشایخ را بگرفت و در جملہ جمع افکار و الغرض باں  
 فضائل کہ حق تعالی ایشان را دادہ بود انکسار و تواضع تمام ہم بخشیدہ تا در میان  
 جمع پیش آمد خوشست سماع گفت آری چوں از قبولان حضرت الہ بودہ  
 اند از ایشان ہمہ حرکات و سکنات پسندیدگان آنحضرت مے آمد و ایشان ہزار  
 و در علم حکمت نصیبے وافر داشت این ضعیف گوید بیت بعلم حکمت بجائے  
 رسیدہ کہ زرشک بہ میان گو کند شو بو علی سینا بہ منہم آں مشہو بعلم  
 آں مذکور حکم کہ بنہد و تقویے موصوف بود اعنی خواجہ موسیٰ ابن مولانا  
 بدرالدین سہل کہ را در حقیقتی خواجہ محمد امام بود و این بزرگ زاوہ نیز در نظر  
 مبارک سلطان المشایخ پرورش یافتہ و در جمیع علوم کمالے داشت و  
 ذوقنور روزگار گشتہ و در علم اصول فقہ بزودی پیش مولانا و حبیب الدین  
 پائلی گذرانده و حافظ کلام ربانی بود و در تحقیق سخن کوشیدے و طبعے فیاض  
 و لطافتے بسیار داشت و در نظم و اشعار عربی و پارسی کامل بود و غزلے پر سوز  
 گفتے و در علم موسیقی طایفہ کہ ہارت داشتند لطافت و لربالی آں علم از نظر  
 روح افزاے این بزرگ مے بروند و در جمیع علوم دستے داشت و در علم

حکمت کمالے یافتہ بوداں را بتجارب مقرون گردانیده و در غیبت خواجہ محمد امجد  
 بزرگ خود امامت سلطان المشایخ کردے و بغایت خوش خواندے و بجلستہ  
 فاخر حضرت سلطان المشایخ مشرف گشتے آخر الامر مرد و بزرگ بزرگ زادہ  
 و حظیمہ سلطان المشایخ مدفن یافتند رحمۃ اللہ علیہا منہم اک شیخ زادہ و لکشا  
 و ایلی و الیات والاغنی خواجہ عزیز الملمۃ والدین صوفی کہ والدہ بزرگوار ابی بی  
 مستورہ دختر شیخ شیوخ العالم فرید الدین بود قدس اللہ سرہ و العزیز و این شیخ زادہ  
 فضائل بسیار داشت معانی و لطایف بشمار و از لطوفات روح افزاے حضرت  
 سلطان المشایخ کتابے بنشستہ است سبے تحفۃ الابرار کہ راست الاخیار  
 و ازین نسخہ بیشترے در نظر مبارک حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ و قتی  
 بامائدہ سلطان المشایخ مولانا و جیمہ الدین پانکی بالاترین شیخ زادہ بنشست  
 چون سلطان المشایخ دید فرمود کہ مولانا چنانکہ من تنواعم کہ پیچ محمدیے بالاتر  
 متعین بنشیند این ہم تنواعم کہ پیچ محمدیے بالاتر محمدیوم زادگان من بنشیند اگرچہ محمدیوم زادہ  
 محمد باشد و مولانا و جیمہ الدین شیخ عزیز الدین را در نیافت کہ نبیوہ شیخ شیوخ  
 العالم است چون محمد دید داشت کہ محضے دیگر است فی الحال مولانا و جیمہ الدین  
 روے بزمین آورد و بمعذت بایستاد کہ من نہ انشم کہ این شیخ زادہ عالم است  
 و الاہرگز این جرات نمی کردم و این بزرگ زادہ بحکم فرمان سلطان المشایخ  
 بخدست قاضی محی الدین کاشانی تلمذ کردہ بود و در کتابت خط بہتر و باریک مثل  
 زمانہ بود و در جہاں نظیر در نیافت کہ بہچکس عالم بدیاں لطافت نتواند بنشست  
 کتابت کردے و قتی اس شیخ زادہ معظم در خانہ کاتب حروف بوسیالہ محبت آبا و  
 اجداد آمدہ بود و این شکستہ را بزرگی دادہ در اثناے فوایدے کہ مے فرمود کہ  
 مبارک جانب کاتب حروف کرد و این بیت گفت بیت گردقت خوشتر است  
 شینمت میدارد کاں را چونانما قضا نتواں کردہ و ازین بزرگ خلفے ماندہ  
 بصورت مسیرت سلف اغنی شیخ زادہ معظم قطب الملمۃ والدین حسن

الْحَسَنُ اللَّهُ تَعَالَى أَمْرًا دِينِيَّةً وَبَلَاغَةً مُبْلَغَةً إِلَى جِبَالِ كَرْدِ زَبَدِ دُورِ عِوَضِ وَتَقْوَى  
 وَبَذَلِ وَابْتِغَاءِ تَحْمِيلِ كُوفَةِ سَبَقَاتِ اَزْمِ مَرَانِ خُودِ بُوْدِهِ سَهْتِ وَشَرَفِ غُلَامَتِ  
 شَيْخِ نَصِيرِ الدِّينِ مُحَمَّدِ شَرَفِ گُشتِ وَبَطْنِ مَبَارَكِ شَيْخِ نَصِيرِ الدِّينِ مُحَمَّدِ اجازتِ  
 نَامِ بَرِ دُستِ دَارِ دُفْلِقِ خُدا رادِ سَهْتِ بَیعتِ مَیْدِ دُودِ لَهَا اَزِ دُستِ اَسْلَافِ حَقِّ تَقْوَى  
 بِرِ جَادِهِ طَریقِ سَتَقِیْمِ دَارِ دُکْمَةِ دِیَانِ فَضَائِلِ وَمَنَاقِبِ دِیَزِ رُکِ اَفْرَیاضِ سُلْطَانِ  
 الْمَشَایِخِ طَعامِ الْحَقِّ وَالْدِّینِ قُدْسِ لَیْسَ سِرِّهِ اَلِیَزِزِ مَنَهْمِ اَنْ بِلْکَامِ اخْلَاقِ مَحْمُودِ  
 اَنْ اَبْقَرِیْتِ وَشَفَقَتِ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ خُصُوصِ وَمَعْرِیْتِ اَعْنِیْ خَوَاجِرِ رَفِیعِ  
 الْمَکَامَةِ وَالْدِّینِ مَارُونَ کِهْ لَیْسَ خَوَاجِرِ زَادِهِ حَقِیقِی بَرِ اَطْنِ الْمَشَایِخِ سَهْتِ  
 وَازِ عَالَمِ صَفَرِ کَبَرِ سَنِ دَرِ نَظَرِ مَحْمُودِ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ پَرِ وِشِ یَافَتِهِ سَهْتِ  
 وَبِوَا سَطِ شَفَقَتِ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ حَافِظِ کَلَامِ رَبَّانِی گُشتِ سَبْجَانِ اَنْدَرِ اِیْنِ  
 چِهْ شَفَقَتِ بُوْدِ کِهْ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ بَرِ وِشِ اَدِشْتِ اِگَرِ دَقِیْقِ بَوقَتِ مَکْمُودِ اِیْنِ  
 بَزَرْگِ حَاضِرِ نَمِ بُوْدِ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ بَا بُوْدِ چَنْدِیْنِ بَزَرْگَانِ تَوَقُّفِ  
 کَرِ دَسِ وَنَظَرِ رَسِیدِنِ اِیْنِ بَزَرْگِ بُوْدِ دَسِ وَازِ فُتُوحَاتِ وَتَحْفَافِ اَنْجِهْ رَسِیدِ  
 بِهْ نَصِیْبِ کَامِلِ وَحُظِّ دَا فَرَا زِ جِلْمِ اَقْرَبِ دَسِ خَوِشِ اَوَّلِ اِیْنِ بَزَرْگِ رَا مَقْدَمِ  
 دَاشْتِ وَبِجَا فَرَزْدَانِ خُودِ دَرِ خُلاوِ مَلَا بَکِنَا رِ مَبَارَكِ خَوِشِ پَرِ وِشِ مِیْدَادِ  
 بَا اِیْشَانِ تَبَسُّمِ وَبِطَلِ مِ بُوْدِ وِشِ تَرِ حَالِ دَرِ نَظَرِ مَبَارَكِ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ  
 مِ بُوْدِ وِ اِیْنِ بَزَرْگِ هِمِ دِ حَیَاتِ سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ مَتَوَلِیْ خَانِهْ وَحَظِیْرَتِ  
 اِگَرِ چِیْ اِیْنِ بَزَرْگِ دِ تِیْرِ وِ کِمَانِ دِ سِیَاحَتِ وَگُشتِیْ هُوسِ تَامِ دَاشْتِ سُلْطَانِ  
 الْمَشَایِخِ اَنْ غَايَتِ شَفَقَتِ هِمْدَا بَا کِهْ اِیْنِ بَزَرْگِ رَا رَغْبَتِ بُوْدِ تَرِ غَرِیْبِ دِ  
 وَازِ حَالِ اِیْنِ هِنَرْگِ پَسِنْدِیدِهْ کِهْ شَرْعًا مَشْرُوعِ سَهْتِ پَرِ سِیْکِ بَلْکِهْ خَوَاضِ  
 اِیْنِ هِنَرْگِ بَلْکِیْنِ زَمُودِ تَا خَا طِ مَبَارَكِ اِیْنِ بَزَرْگِ خُوشِ شُودِ وَحَقِّ تَعَالِیْ  
 اِیْنِ بَزَرْگِ کَمِ مِیَا دِ کَا رَا سُلْطَانِ الْمَشَایِخِ سَهْتِ بِرِ جَادِهِ طَریقِ سَتَقِیْمِ  
 وَبِرَا صَحَابِ رَا دُفْلِقِ مَقِیْمِ بَاشَدِ اَمِیْنِ مَنَهْمِ اَنْ مَوْصُوفِ بَعْلَمِ اَنْ مَنُوبِ کَلِمِ اَنْ

۲۰۳

نیکو داند

اشکاف

کار و بیان

و در اندک

نصف از

مردان خطا

فرشته صفات اس پسندیدہ ذات اعنی خواجہ تقی الملمتہ والبدین نوح کہ بشرف  
 قرابت حضرت سلطان المشائخ مشرف در در کتبہ خواجہ رفیع الدین مارون  
 بود و نظر خاص سلطان المشائخ مخصوص گشتہ وہم در اوان جوانی باوصاف بزرگوار  
 رب ایک کتاب حروف مناقب ماثر او چہ تواند نوشت جائے کہ سلطان المشائخ  
 در باب بزرگ فرمودہ کہ یاراں اس را عزیز و ارید کہ اس نیکو کسے است قرآن  
 یاد دارد و مہذب آدینہ ختم مے کند و در تعلیم ہوسے تمام دارد و حاصل بسیار و با پیچ  
 کسے کارے مذاندہ بدوستے و نیشمنے بغایت صلاح است مارون سے من از و  
 پر سیدم کہ چندین اعانت عبادت کہ مے کنی مقصود و توصیت گھت  
 مقصود من حیات شہادت سلطان المشائخ مے فرمود کہ اس سخن اورا کہ  
 آموخت یعنی اس سخن اہل سعادت اوست و منقول است اس روز کہ محمد  
 سلطان المشائخ را زحمت بود پیش از زحمت موت خواجہ نوح را پیش خود  
 طلبی چند نفر و ریش عزیز رسیدہ بود و ایشاں را نیز طلبید و بحضور یاراں درویشاں  
 خواجہ نوح را خلافت داد پس نصیت فرمود باید کہ ہر چہ بر تو رسد نگاہ نداری و  
 اس را بخرج رسانی اگر بر تو چہیرے نیاشد پیچ دل خود را نگراں نداری کہ خدا ترا خواہ  
 داد و پیچکے را بدخواہی و از خدا ہم یکے را بدخواہی و جفا را بعبا بدل کنی و دیہ وادراں  
 کہ درویش قرار داد و ادر خوار نباشد اگر تو چنین باشی بادشاہان برد تو آیند لغرض  
 خواجہ نوح را ہم در حیات سلطان المشائخ و در غفوان جوانی زحمت و دق فرم  
 ذات مبارک او شد وہم در اس زحمت بر حمت حق پیوست وہم در حیرہ سلطان  
 المشائخ در سر اس چہ ترہ یاراں مدفن یافت رحمتہ اللہ علیہ منہم اس زاہد یگانہ  
 اس عابد زمانہ اس مخصوص گردانیدہ حق اس بشرف اختصاص مطلق اعنی  
 خواجہ ابو بکر مصلی دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان امیر المشائخ مشرف بود  
 و در خلا و ملا خدمت سلطان المشائخ کردے و با چندین اہل بیت ایشاں را  
 صوموم دوام بودے بلکہ روز ما گذشتہ افطار نکردے چنانکہ شکم اس را نہایت

منقول

منہم



چشمبند بود و در غایت مشغول و در نهایت مجاہدہ بود و روز جمعہ مصلیٰ  
 سلطان المشائخ بعد اداے نماز با ملا و در مسجد جمعیہ کیلو کہری بردے جمعہ  
 سلطان المشائخ مے فرمود کہ خواجہ ابو بکر مصلیٰ ملا در مسجد جمعیہ بردہ ہست  
 و مشغول شدہ و در سماع ذوق و افروغی و غلو تمام داشت و قحط بود کہ در سماع از  
 غایت فوق و ایثار دستار و پیر بن بقوال دادے و میرزوی بر کفتم مبارک  
 او حامل بستہ مے الہی اور آں میسر در رقص چہ زیب دادے و از غایت شوق  
 لغو دل و وزو بگر سوز مے و قوالاں را بگرفتے و بخت بانی مے و از ذوق  
 او حاضر از ذوق تمام مہل شدے و اینہما از برکت نفس سلطان المشائخ  
 بود کہ خواجہ ابو بکر را فرمودہ بود کہ در حال سماع بوقت امتہ از رقص نزدیک مین  
 شدہ محافظت کنان بر مے و بعد از نقل سلطان المشائخ بعضے یاران  
 بو طیفہ و دیبہ و زینے مشغول شمنہا مایں بزرگ بہیچ چیز تعلق نکرد و از برکت  
 سلطان المشائخ با اتباع انبواہ حیاتے خوش گذرانید تا آخر الامر چند روز  
 زحمت ملازم ذات پاک او شدہ از در قنایاں بقار طلت کرد و در یایان سلطان  
 المشائخ مدفن یافت منہم مولانا قاسم یکے از خواہر زادگان سلطان المشائخ ہست  
 قدس سدرہ العزیز خواجہ قاسم ابن عمر برادر زادہ خواجہ ابو بکر ہست کہ صاحب  
 لطایف التفسیر است در ویماچہ تفسیر مے فرماید کہ بندہ امیدوار بحضرت و برحمت  
 پروردگار قاسم بن خواہر زادہ حقیقی سید السالکین بریان العاشقین نظام  
 الحق و الدین طیب شدہ و جعل الجنت مشواہ چوں ایں عنایت سابقہ کرد  
 ایں بیچارہ را از کتم عدم در عالم وجود آورد و بالانواع کرم ہا مخصوص گردانید بعضے

برکتہ دانان و سخن فہماں پوشیدہ نامذ کہ در سیر الاولیا لفظ خواہر زادہ چند جا واقع شدہ است  
 بمعنی مختلف و رنگتہ اقربا در مناقب خواجہ رفیع الدین ہارون مے نویسد کہ پسر خواہر زادہ  
 حقیقی و در رنگتہ بعضے کرامات حضرت سلطان المشائخ مے نویسد اسب ماویاں را بعد از مدتی  
 بخواجہ محمد صالح خواہر زادہ ہم و در رنگتہ بیان بعضے ذقائین و احادیث مے نویسد کہ مرا خواہر زادہ  
 بود و لا بشوہر دادند آں مرد و مرغانہ نیکو بود و در رنگتہ اقربا و رنگتہ براننا الی القاسم مے نویسد مولانا

که موجب سعادت دارین است آنست که بنظر این سلطان المشایخ قسطنطین  
الاقطاب علم ملحوظ گردانید و با انواع انفس از باطن خویش که معدن غیب  
مقر علوم لایس است بزبان که مایه حق است بخت ارزانی داشت اعلی از ان  
این بود که این شصت و چهار رساله و چهار ماه و چهار روزه شد و الدایں مسکین  
تَعْلَمُ اللَّهُ بِالْحَقِّ حَقَّهُ وَالْوَضْعَانِ بِحَضْرَتِ اَنْ سَمِعُوا عَاشِقَانِ وَبِشَوَاشِقَانِ  
بر دوایام ایشان بکتاب فرستند آنحضرت از راه تلطف و بنده نوازی تحفه اول  
بقلمی که آن حاکی است از قلم وحی بدست که آن موصل است بدست حضرت  
رسالت پناه صلی الله علیه و آله کابر اعرن کابر نوشت این ضعیف را که  
در حالت نوشتن تحفه ایستاده کرده بودند نشست اقبال که خادم این بادشا  
معنی بود ایستاده کرد و باز این ضعیف نشست باز اقبال خواست که ایستاده  
کند آن مخدوم عالمیاں و لیا ابرهائیاں بغضی که حکم متین است گفت که یگذا  
این نشسته خواهد خواند بعد نوشتن همچنان نشسته بزبان مبارک خود از کمال  
شفقت یکدو کرت تقیقین کرد بعد بلفظ مبارک فرمود حق جل و علی این  
کودک را کبر سن رساند و بکمال علم مشرف گرداند چون این ضعیف دو از ده سال  
شد حق جل و علی بحفظ کلام مجید و فرقان حمید مشرف گردانید بعد حق جل  
و علی سلطان الائمة والعلماء الوجلّة والفضلاء جلّ الملائكة والذین عالم  
اعلی اراهم الله لواء جلّ له و زوّنا طلل لول الله رسای این بزرگوار دیں پرور

س  
بنو شد از  
خداوند حق  
به رحمت  
و انگریز  
۱۲

له بادشاه امام باد عالمان کلاں و بادشاه فضلای بزرگی کرده مسلمانان و بزرگه دین دیں دران  
عالم پرور را دراز کند حق تعالی نشان بزرگی او را و نصیب کند سایه نیر و او  
۴ قاسم ابن عمر را زاده خواجہ ابابکر و دین مکتب عبارت لطایف التفسیر که تصنیف ہمیں  
مولانا ابوالقاسم است نقل کرده قاسم بن خواجہ زاده حقیقی ازین عبارت مانعید  
می شود که لفظ خواجہ زاده عام است پس خواجہ زاده را پس خواجہ را هم می گویند و دختر خواجہ  
و دختر خواجہ را هم می گویند و ازین عبارت با این هم معلوم می شود که خواجہ محمد  
پسر خواجہ حضرت سلطان المشایخ و نام پدر ایشان صالح است و خواجہ ابابکر و خواجہ عمر  
هر دو پدر این خواجہ حقیقی حضرت سلطان المشایخ اند فلفظ

بنظر خویش مشرف گردانید و قریب پچاه سال در خدمت این سرور علمائے زیر رضیا ۲۰۷  
 تلمذ کرد و از مبادی علوم تا نہایت آن بقرات خویش تمام کرد و بشرف اجازت کفہ ہدیہ  
 و نزد وی و کشف و مشارق و مصابیح مشرف گرد پس ازاں اس ضعیف در تفاسیر  
 عربی و پارسی نظر کرد و ہر یکے را مخصوص یافت بعد از تہ لطیف و معانی و الفاظ  
 غریبہ است تا مجموعہ نوید کہ تفسیر معانی غریبہ شامل لطائف عامہ تفاسیر شاہ  
 آمانہ بنجامین عام رسید و بطالع آن براسرار قرآن و دقائق فرائد مطلع گردند  
 و نام اس تفسیر لطائف تفسیر کردہ منہم اس فخر نادر و اس جمال عبداد کہ در علم و تقوی  
 و روح در ایام خود مثل ندارد عنی خواجہ عزیز الملک والدین اس خواجہ ابو بکر مصطفی  
 دار خاص کہ بشرف قرابت سلطان المشائخ مشرف بود و اس بزرگ چند  
 ملفوظات سلطان المشائخ را یکجا ترتیب پایوان جمع کردہ است و آنرا  
 بمجموع الفوائد نام نہادہ و نام خود عبد العزیز ابن ابو بکر خواہر زادہ سلطان  
 المشائخ بنشتہ است سبحان اللہ ساہبا باشد کہ اس عزیز الوجود بر جادہ طریقت  
 مستقیم می رود و از عالم صغیر تا کبر سن تکبیر اولے در بیچ فرصے از وفوت نشد در مساجد  
 بگشتے تا تکبیر اولے در نیافتے تحمید نمیتے چوں بعنوان جوانی رسید و در تعلم غلو کرد ہرچہ  
 تعلم میکرد و بعمل مقرون مے گردانید و ہر شب جمعہ ختم مے کند و در جماعت خانہ  
 سلطان المشائخ ساہبا باشد کہ بوقت و آن مقام قبہ کہ امامت مے کند  
 و خلق خدایے را دست توبہ میدہد و بدینچہ دست میدہد آیندہ و روندہ را بخیرے  
 پیش مے آید و بیچ معینے ندارد و بر بیچ کس آمد و شد نہ بالاتباع انبوء خوش مے گذارند  
 حق تعالی او را صبر جمیل بخشیدہ است فقہتے اس بزرگ بوقت قیلولہ بخدمت  
 سلطان المشائخ رفت خادم بخدمت سلطان المشائخ ذکر کرد خواجہ عزیز  
 ہر پنج ختم مے کند سلطان المشائخ فرمود کہ بلند مے خواند یا ساکن این  
 بزرگ گفت ساکن این جواب بر مخرج سلطان المشائخ موافق افتاد و حسین  
 فرمود و کرت دیگر نورالدین پسر خواجہ بیشتر کہ مخصوص بشفقت سلطان المشائخ

بودا پس بزرگ را پیش برد و گفت خدوم عزیزمید شماسست فرمود که آری سید محمد  
 و مرا باین فرزند فخر است **مُسْتَبَعُ اللَّهِ الْمُسْلِمِينَ يَطْوِلُ بَقَاؤُهُ لِكَلِمَةٍ** در بیان کمال  
 و مناقب سادات کرام جد و پدر و اعمام کاتب حروف که مخصوص بقهرت و صحبت و  
 شفقت و رحمت سلطان المشايخ نظام الحق والدین قدس سدر العزیز  
 بوده اند و اتصال ایشان بحضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین و بحضرت  
 سلطان المشايخ قدس سدر سہما العزیز بدرجہ القیاس منہم اس سید آل رسول  
 اس افضل اولاد و قبول اس جگر گوشہ مصطفی اس نور دیدہ مرا تفسی و زہرا  
 اعنی سید محمد محمود کرمانی جد پدریں کاتب حروف کہ سہ و سادات کرمانی بودہ  
 آبا و اجداد اس سید پاک را و کرمان اسباب نیاد و از قریات و باغات از حق  
 بسیار بودہ و یک علم این سید بزرگوار سید محمد کرمانی در ملتان عہدہ سیکہ  
 دار الضرب داشت الغرض سید محمد کرمانی تجارت از کرمان بہ لاہور در شہر  
 آمدے چون باز گشتے میان اجودہن شرے و سعادت قدسوس شیخ شیوخ  
 العالم فرید الحق والدین حاصل کردے و در ملتان بخیرت علم خود آمدے  
 و از اسباب کرمان رفتے در اثنائے اس آموشد و دریافت سعادت پائے بس  
 شیخ شیوخ العالم دولت محبت اعتقاد شیخ شیوخ العالم در سویدایے دل  
 سید محمد کرمانی جاے داد تا بخیرت شیخ شیوخ العالم ارادت آورد و اس  
 محبت بحدے کشید کہ اسباب الماک کرمان بجای ترک داد و در ملتان بحد  
 سید احمد عم خود آمد سید احمد دختر خود بی رانی جدہ کاتب حروف بنکاح  
 تسلیم سید محمد کرمانی برادر زادہ خود کرد بنیت آنکہ سید محمد را ہم در ملتان بدار  
 بہر چند سید احمد اسباب نیاد و عرض کرد در غیب دل شغل خود نمود و چون محبت  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سدر العزیز و اسن گیر دل و دیدہ  
 شدہ بود سکونت در ملتان میسر نشد تا آنکہ سید احمد گفت کہ صحبت شیخ الاسلام  
 بہا والدین ذکر یا قدس سدرہ العزیز ہم عزیز است سید محمد کرمانی گفت محبت

بسمہ و فضل بعضہ نیرنگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۰۹

از تہنہا نے شود شیخ سعدی گوید بیعت خار سوداے تو آویختہ در دامن دل +  
جیت یا شد کہ با طرف گلستان نگریم + بعدہ بی بی رانی اتباع خود را در اجودین  
آورد و اختیار ترک اسباب الملک و وطن قدیم داد و بقصر وفاتہ در اجودین  
قناعت کرد و بر محبت شفقت بنظر لطیف شیخ شیوخ العالم مخصوص شد بی بی  
رانی و اتباع او نیز بشرف بیعت شیخ شیوخ العالم شرف گشت اگر قوتے ماران  
اعلیٰ بہمت مطہج شیخ شیوخ العالم گل کریل چیدن و حواری رفتند سید محمد  
نیز بر قوتے ہر کسے گل کریل بیشترے آوڑند سید محمد اندک آوڑے سبب آنکہ  
دستہاے مبارک او نازک بود و خار ہاے کریل جحروج نے گردانید چو لایں  
قدس شیخ شیوخ العالم را روشن شد فرمود کہ سیر را حاجت نیست کہ برو دماڑ  
قبول کردیم الغرض ہر ۱۰ سال در نظر مبارک شیخ شیوخ العالم بود و دوازہ  
سال در ارادت از سلطان المشائخ سابق و سید محمد کرمانی را با سلطان  
المشائخ بواسطہ آنکہ در اجودین ہر دو غریب بودند فرط محبت بود چوں محبت  
ایں دو بزرگ شیخ شیوخ العالم را تحقیق شد فرمود کہ در صحبت یکدیگر باشند  
و میاں شما مواخات باشند تا میاں محبت سید محمد با فرزندان بخدمت سلطان  
المشائخ آمد و عمر گذارند و ایں روایت مشہورست کہ وقتے سید محمد کرمانی  
را با سلطان المشائخ سببے تغیر مزاج شد سید محمد در ماندہ حاضر نے شد تا شبے  
سلطان المشائخ در خواب دید کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
در قبۃ نشستہ است و سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بر آں قبۃ ایستادہ و سلطان  
المشائخ نے فرماید کہ من از ایں حال معاینۃ نے نعم و در خاطر نے گذرد کہ  
خدمت سید محمد را با من تغیر مزاج است کہ داند مراد روں قبۃ بہ بردیاند من  
در اثناء ایں خطرہ سید محمد رحمۃ اللہ علیہ را آوڑ داد کہ اسے مولانا نظام الدین  
بیاجوں من فتم دست من گرفت و دروں قبۃ بحضور رسالت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم برد و پایے ہوس دہانید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باسم و فضائل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم زید الدین و اقرباے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرهم

۴۱

فرمود که مولانا نظام الدین محمد توار فرزند انامی بالنسب صحیح و سید محمد بنیر  
از فرزندان من است چوں روز شد سلطان المشائخ در خانه سید محمد آید سید  
را خبر کرد فرمود تا سلطان المشائخ را نفرستادند برانیا سید محمد استقبال  
کرد در محفل کرم کنان و بشارت گویاں در پاسے یکدیگر افتادند و نشستند شیخ  
سعدی خوش گوید ملت پیرو خوش نو و دلارام دست در گردن بهیم نشستن و  
حلوئے آشتی خوردن به آخر الام چند روز سید محمد را زحمت مزاحم شد از دار فنا  
بدار بقا شب جمعہ سنا حدی و عشر و سبعایه رحلت کرد و در حقیقہ سلطان  
المشائخ در سراں چوتره یاراں دفن یافت این سید بزرگوں چہاں سیر کرد  
سید نور الدین مبارک و سید کمال الدین احمد و سید قطب الدین حسین  
و سید خاموش چنانکہ مناقب پیشاں تحریرے باید منہم آں سید تارک دنیا  
با اختیار و آں باوصاف سینہ نزدیک عام و خاص مختار آں مقبول اولیا آں  
محبوب صفیا آں مشہور باطعام طعام آں مذکور بحسن کلام اعنی سید السادات  
نور الملت والدین مبارک ابن سید محمد کرامی پدر کاتب حروف کہ از جمیع  
فرزندان سید محمد متہ بہ بود و تولد این سید پاک ہم در حیات شیخ شیوخ العالم  
در احوال و ہن بود و کینت او الیوا القائم تعین کردہ ہر یک شیخ شیوخ العالم فرید  
والدین قدس السدیرہ العزیز فاما سلطان المشائخ ابن سید پاک را سید  
گفتہ و قلب فلن ہم بدین اسم خواندے و این بزرگ بفضائل بسیار و لطافت طبع  
آراستہ و محبت درویشاں بسیار و ریافتہ و راہ و روش پیشاں نیکو دانستہ سبحان  
اللہ در مدت نو و سال کہ عمر عزیز آں سید پاک بود ہیچ نوع میل بدنیا و ابنا  
و دنیا نکرد و ہیچ معنی مشغول نگشت و بفضل حق جل و علے ایام حیات با اتباع انہو  
خوش گذشت و ہمست برآں داشت کہ با ہماناں مراعت بسیار کند و طعناں  
مکلف پیش آورد و اہل دنیا و آرزوے لذت طعام این سید پاک بودندے  
و علما و فقرا را سخت دوست داشتے و در تعلم و خدمت کردن درویشاں

نعم

باسم و فضائل بیضی بزرگان شیخ معالم فرید الدین و اقراب سلطانی المشایخ و سادات کرام قدس سره

۲۱۱

و محبت اهل عشق فرزندان خود را ترغیب نمود و علی الخصوص کاتب محرو  
را و در تعلیم کاتب بسیار مبالغت نمود و وزیر و مال ایثار اُستادان کاتب  
حروف کرد چنانچه این کیفیت در ذکر مولانا و اُستاد و نامحرر الملت و الدین  
زرّادی که خلیفه سلطان المشایخ بود تحریر یافته است و عمر عزیز این سید پاک  
در نظر مبارک مرحمت سلطان المشایخ گذشت با آنکه ارادت بخانواده حضرت  
خواجہ قطب الدین چشتی داشت و دو کُرت و چپشت رفته بود چوں کُرت دوم  
بخواجہ قطب الدین چشتی رسید چندانگاه آن خانوادہ کریم را خدمت کرد  
و خواجہ قطب الدین را تحقیق شد کہ این سید پاک خاص برائے زیارت  
خواجهگان چشت مے آمد مشرف بخلافت خود گردانید و بحرقه خلافت و اجازت  
نامه بنشان مبارک مخصوص کرد و یک سب کیت مغلی کہ خاصہ سواری  
خواجہ بود بخشید و وصیت فرمود کہ با وضو با شوی و طعام تنہا بخوری و با عزاز تمام  
باز گردانید و این ہمہ از برکت آں بود کہ سید پاک در نظر شیخ شیعہ عالم  
گذشتہ بود و تنبول از دهن مبارک خود در کام این سید پاک نہادہ و کلام  
اللہ برار شیخ علاؤ الدین قدس سرہ پیش مولانا بدر الدین السخاوی خواند  
چنانکہ در ذکر شیخ علاؤ الدین تحریر یافته الغرض این سید پاک بے فرمایہ و در  
سال کہ من انچشت باز گشتم برائے کہ خواجہ قطب الدین دادہ بود بسواں  
مے آمد م و آں اسپ باغ پائے گاہ خاصہ خواجہ داشت و لشکر پائے کفار در آن  
سال از لشکر منصو شہر و ملی در عہد دولت سلطان علاؤ الدین غلی لہا اللہ  
بر مانہ شکستہ باز گشتہ بودند ہزارگان و دوی ہزارگان متفرق میفتند در اُقتا  
راہ خراسان چند کُرت مرا پیش آمدند و خواستند کہ اسپ بقبیہ جامہ ما کہ در آن  
خرقہ خواجہ بود از من ببرند ہمیں کہ داغ پائے گاہ خاص خواجہ در آن اسپ  
مے دیدند تم آں اسپ ببر سید ند و مے گفتند کہ از برکت خواجہ قطب الدین  
چشتی سلامت خواہید رفت خدمت الدے فرمود رحمۃ اللہ علیہ قطب الدین

چشتی در عالم صغر بود و خواستند کہ بر سجادہ چشت بجای پدربشا نذر بزرگان چشت  
 و اقرباے دیگر گفتند کہ ایں صغیر بہت و خواجہ علی چشتی عم خواجہ قطب الدین کر  
 در و ملی است و وارث سجادہ اوست اور علم دہیم تا او چہ فرمایا بہمت ایں  
 مصلحتی و خلیفہ بزرگ صاحب نعمت خلفائے خاندان چشت بخدمت خواجہ علی چشتی  
 در شہر دہلی رواں کرد و چنانکہ شہ از ایں حکایت در ذکر شیخ بدر الدین سلیمان  
 پس شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است الغرض چوں ایں دو خلیفہ در شہر دہلی  
 بخدمت خواجہ علی چشتی رسیدند و عرایض بزرگان چشت رسانیدند و خود  
 دولت سلطان غیاث الدین بلبن بود شیخ علی خواست کہ غنیمت چشت  
 کند سلطان غیاث الدین شنید در پائے خواجہ علی افتاد و سوگند خورد  
 اگر خواجہ غنیمت چشت کند من ترک مملکت گیرم و در رکاب خواجہ در حبشیہ یایم  
 خواجہ فرمود تو عہد رعایت بندگان خداے تغاے تکفل کردہ و عالمے در  
 کنف حمایت تو آسودہ اند اگر تو بیای آشوب در عالم افتد و تو موافق باشی  
 سلطان گفت ہر چہ میشود گویشوم از رکاب خواجہ و در شدنی خام چوں خواجہ  
 علی در صدق اعتقاد و توفیق یافت بضرورت در شہر دہلی ماند و مکتوبات بجانب  
 اقرباے و بزرگان چشت ملک شمس الدین کتکے ملک ہر یو کہ مرید و بندہ  
 اس خاندان بود در قلم آورد کہ من ہر نعمتی کہ از مشایخ چشت و والد عثمان  
 خود یافتہ بودم بخواجہ قطب الدین برادر زادہ خود بخشیدم و مقام سجادہ چشت  
 حوالہ ادا کردم باید کہ ہمہ التجا بدو کنند چوں ایں دو خلیفہ در چشت رسیدند و مکتوبات  
 بزرگان چشت ملک شمس الدین را رسانیدند اقربا بازنمازعیت آغاز کردند  
 دریں معرض ملک شمس الدین کتکے گفت کہ شما ہر ہمہ از دودمان گرامی  
 اید مرا یک سخن فرماہم آید اگر قبول کنید بگویم ہمہ بدار رضا دادند ملک شمس  
 الدین گفت کہ سجادہ و عصاے پیران چشت و رون حجرہ ایست کہ پیش  
 در آن نشستہ اید و این حجرہ مقفل است ہر کہ انہ شما دست بدار قفل زندو



باسمہ و فضائل بعض دیگر گان شیوخ العالم فرید الدین و اقریبے سلطان المشائخ و سادات کرام قدس سرہ

۲۱۴

بے کلیہ اس قفل از برکت دست او بکشد ایس سجاده و مقام اور اباش رہم قبول  
 کرد و بعد ہر یکے دست بر اس قفل نہادہ مے خواند و مے جنبانید و قفل باز  
 نے شیچوں نوبت خواجہ قطب الدین چشتی رسید خادم خواجہ را در کنار گرفت و  
 نزدیک در اس حجرہ آورد بجز دے کہ دست خواجہ بر اس قفل نہادہ قفل بکشد  
 و طبقہ اس در حجرہ باز شد و غلغلہ در میان چشت خراسان ایں کرامت  
 افتاد و بعدہ خادم خواجہ را در کنار کردہ درون حجرہ برد و بر سجاده مشائخ چشت  
 بنشاند خواجہ الی محمد چشتی پسر خواجہ الی احمد چشتی خرقہ ارادت و خلافت از پدر  
 خود یافتہ و در سنہ بہشت چہار سالگی بر جادہ پدر خود بفرمودہ او بنشست و  
 خواجہ الی یوسف چشتی پسر خواجہ ابو محمد چشتی است و میرد و تربیت یافتہ پدر است  
 و خرقہ خلافت ہم از پدر بزرگوار خود پوشیدہ حضرت خواجہ قطب الدین مودودی چشتی  
 پسر خواجہ الی یوسف چشتی است خرقہ ارادت خلافت از پدر بزرگوار خود یافتہ  
 الغرض مناقب کرامت خواجہ قطب الدین چشتی بحدیست کہ قلم از رقم آں  
 عاجز آید و خواجہ یوسف پسر خواجہ محمد چشتی نبی پسر خواجہ قطب الدین  
 امروزر بر سجاد چشت است در غایت کرامت و عظمت الغرض چوں خدمت اللہ  
 رحمت اللہ علیہ از چشت باں اعزاز و اکرام در شہر دہلی رسید تا آخر عمر ہیچ مرید  
 نگرفت و ہیچ وقت نگفت کہ من خلیفہ ام و ہمہ مسافران لنگر دار وقت این سید  
 پاک را بنجد دست خواجہ قطب الدین و چشت دیدہ بودند و نظر رحمت و شفقت  
 خواجہ در بابا یں سید پاک معاینہ کردہ ہر کسے از اس مسافران در ویشاں  
 در شہر دہلی ببلگرے و دیہے تعلق کردہ مگر خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ کہ ہمہ بر خدمت  
 و محبت سلطان المشائخ بندہ کردہ و تا آخر عمر زان قاعدہ نگشت و  
 بیشتر حکایات و نقل و روایات کہ دریں کتاب تحریر یافتہ است منقول از  
 خدمت والد است رحمۃ اللہ علیہ کہ راہ و روش ایں خاندان با عظمت کرامت  
 بہتر از خدمت ایشاں کسے ندانستے و بہر کہ را در تحقیق راہ و روش ایں خاندان

باب سوم فضایل بعضی بزرگان شیخ شیوخ العالم فرید الدین و اقربا بے سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرهم

۴۱۴

یا کرامت سخنے و یا شبہ بودے از خدمت ایشان می پرسیدند از الامرات ملک  
صفقات را چند روز ز رحمت مزاحم شد روزی شب بوقت چاشت پانزدهم یا صفر  
سنه تسع و اربعین سبعمائه بر حمت حق پیوست و خطیرہ سلطان المشایخ  
نزدیک سید محمد کرمانی در سر آں چو ترہ یاراں مفن یافت رحمتہ اللہ علیہ و انیس  
سید پاک سہ سپر مانند یکے کاتب حروف دوم سید لقمان و سیوم سید داؤد  
و جد مادری کاتب حروف مولانا شمس الدین و امغانی در باب سید داؤد  
خوش گفته است بیت میر داؤد گو سیما نیست بد بدل دوستان بہ ازجا  
نیست منہم آں سید با و قاراں سرور سادات روزگار آغنی سپر کمال الدین  
امیر احمد بن کسید محمد کرمانی کہ عم بزرگ کاتب حروف بود و در مردی و جوان  
مردی حیدر ثانی و صدقے وافر و فراستے کامل داشت و درویشان و سکیا  
فقیرا تنگہ ز زر و فقرہ دادے اگر چہ ایں بزرگ صاحب اقطار و طبل و علم بود و فاما بہر  
اوصاف تصوف موصوف بود و عقلے کامل داشت و کار ما بمقتدای عقل  
تام کرے امیر خسرو خوش گوید بیت کارے نکر و جبکالات علم و عقل بگوئی  
کہ صد علامہ بزرگ گاہ داشت و عجب قوتے داشت کہ جز صدق بر زبان مبارک  
او سخنے نہفتے دایں ہمہ فضایل ثمرہ آں بود کہ در نظر سلطان المشایخ پرورش  
یافتہ بود و مادرو پدر ایں سید پاک از و راضی بودند و بہمہ حال و در ضاعے ایشان  
کوشیدے و آنچه حاصل او بودے در نظر ایشان آوردے و باز پرس آں چگونہ  
و کاتب حروف از و الدخو در حمت اللہ علیہ سماع دارد کہ بر آدم امیر احمد در  
در حل بود و من برابر پدر یعنی سید محمد کرمانی از بیرون در خانہ مے آدم دیوانہ  
صاحب انعت پیش آمد و گفت سید محمد در خانہ تو سپرے خواہد آمد و را امیر احمد  
نام نہی ہمیں کہ در خانہ آدم بر آدم امیر احمد تولد شد و قتے ایں سید پاک سلطان  
محمد لغات و در عہد خانے در شکرتنگ بسبب سحی ساعتے در پنت خانہ بچا سکی  
کہ نزدیک دیو گیرست بفرستاد و بند تخت فرمود و آں بندی خانہ تا ایں تنگ

منہم

بجای دیگر

ماہنامہ در فضائل بعضی نیرنگان شیوخ العالم فرید الدین و اقربائے سلطان المشائخ و سادات کرام رحمہ اللہ

۲۱۵

مشہور بدیں است ہر کہ را در آں بندی خانہ بند کنند از زندہ نماند بسبب ماراں  
و موران و موشان گر بہ جفت چند گاہ کہ ایں سید پاک در آں بندی خانہ  
بود و دیان مذکور بیچ ایڈاسے نتوانستند رسانید و شبہا بندہ اسے ایں سید  
پاک بعتایت افترا دیکہ یگر جدا سے شدند و سے افتادند ایں سید پاک طایفہ  
بندی و انان را سے طلبید سے و بندہ باز شدہ نمود سے و گفتہ کہ من بچہ  
ایں بندہ را دور کردہ ام کہ ہم انستہ تعالے خود جدا سے شوند چوں چند روز  
ایں حال معائنہ کردیم بجایست سلطان عرض داشت ہمیشہ سلطان  
فرمان فرستاد کہ اورا مخلص کنید و بر من فرستید و ایں سید بزرگوار در آں پام  
یک جہد کر دے و قبا پوشید سے چوں خواست کہ پیش سلطان رود و جہد  
کرد و خرقة صوفیانہ پوشید پیش رفت سلطان گفت کہ ایں چہ کردی جواب  
گفت کہ در ماہیں اتباع صوری ماندہ بود بفرزدان حضرت رسالت صلی  
علیہ وسلم چوں آزاہم ترک داویم سزا سے خود دیدم سلطان گفت تو از ماہیں  
بہانہ سے خواہی گریز کنی و ما سے خواہیم کہ پرداخت امور مملکت بمشورت شما  
کنیم بعدہ ہم بر آں لباس گذاشت و ملکہ معظمہ گردانید مچھل مشورت و ادوقہ  
ایں سید پاک را زحمت بود در مقامے بالا سے کہت غلطیدہ و کسے نزدیک  
نہ مرد سے نے بین از غرفہ کہ در آں مقام بود از جانب بیرون سردرون  
غرفہ کردہ سو سے ایں سید پاک سے بیند ایں سید بزرگوار پر سید کہ تو کیستی  
آن مرد گفت کہ من ہامیہ المؤمنین علی ام رضی اللہ عنہ ایں سخن گفت و  
غایب ہماں ساعت ایں سید پاک از زحمت نیکو شد و در آخر کار در لشکر  
لاہور شہور سنہ ثمان و عشرين و سبعمانہ زحمت بواسیر در غرہ ماہ جمادی  
بہمت حق پیوست انا بخانا بوقت کردہ آورند در حظیرہ سلطان المشائخ  
نزدیک پدر در سرائ چو ترہ یاراں مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ ایں سید  
بزرگوار و سپر گناہت یکے سید السادات منبع السعادات عماد الحق الدین

باب دوم و فضائل بعضی بزرگان شیوخ العالم فزید الدین و اقربائے سلطان المشایخ و سادات کرام قدس سرهم

۲۱۴

منهم

امیر صالح در علم و در ع و تقویٰ و بے مثل بود و طاهری آراسته بجمال محمدی  
و باطنی پیراسته بذكر خفی و دم سید نورالدین نورالدین قلبیه بنو المعرفه بنهم  
آں سید باصفاء آں جگر گوشه مصطفیٰ آں کان حسن ماحوت آں مایه لطاف  
معان طرافت آں در دریاے پیغامبری و آں گوهر شب چراغ حیدری  
سید السادات نبیره سید المرسلین قطب الحق والدین سید حسین ابن  
سید محمد کرمانی که عم میانگی کاتب حروف بود و در علم و فضل و بذل و ایثار و  
ظاہر و باطن و لطافت طبع بے نظیر زمانه بود و عقل کامل داشت و فراست تمام  
و درین دنیای غدار مجرمانه زیست و از ترویج و تعلق اتباع مبرا بود و علوم  
دینی بخیرت مولانا فخر الدین زرا دی خلیفه سلطان المشایخ بحث  
کرده و درے باز داشت هر که خواسته در خانه او در آید هیچ مانع نبود و از  
غریب و شهرے و حاجتمند پاک سر در خانه او و جائے که مقام خلوت ایں  
سید پاک بود و میرفتند و بارانچه مطلوب ایشان بود و بوفارس آید  
و سرالقلب باز گردانید و انفعی هیچ کس را از وضع و شریف میسر نشد  
و ایں سید پاک و پاک زاده پاک باز را و ایں فضایل ثمره آں بود که از  
عالم صغیر تا کبر سن در نظر مبارک حضرت سلطان المشایخ پیروش یافته  
بود و بشرف پسر خواندگی سلطان المشایخ مشرف و مشهور گشت و چنانکه  
مالک المذکرین کریم الدین نبیره که مالک نظم و نشر بود در مدح ایں سید پاک  
سے نوید بدیعت صفات ذات و سے اندر جہاں ہمیں نہ بیلست که شیخ  
نواندش فرزند و خواهر را نبست است و ایں سید پاک را جمال باکمال بود  
و که را نظر بر جمال او افتاد و اگر چه مغموم بود و سے با نجا صیت سرالقلب  
گشت شیخ سعدی خوش گوید بیت اے روستا تو راحت دل من چشم  
تو چراغ منزل من و ایں ضعیف گوید نظم اے سید پاک و پاک زاده و  
در عالم حسن داد داده و حسن لطافت و طرافت و خوباں همه پیش تو پیاده

در پیش قہر لطافت تو بہ سرو چین است ایستادہ بہ از روے تو کا قباب عن است  
 شویست دریں جہاں فدا دہ بہ آ رہے سر زلف کیسوانت بہ بوئے بہ نسیم  
 صبح دادہ بہ وقتے سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز راقبضے بود غسل  
 تازہ کرد و جامہ ہائے مبارک گردانید و خواست کہ طرف باغے رود دریں حال  
 آں سید پاک با صفا رطب کرد چوں سید السادات بخدمت سلطان المشایخ  
 آمد سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود کہ مار قبضے بود مے خواستم در باغے رویم در  
 سترافرو خواندند کہ سیحسین رابطہ بعد از نماز پیشین مہمود بود کہ ہر روز بخدمت  
 سلطان المشایخ طلب شدے تا نماز دیگر بخدمت سلطان المشایخ بودے  
 و بدولت مجاہدست مہکالمست اسرار و انوار مشرف گشتے و موز و لطائف بسیار  
 در میان بودے و از علما و مشایخ و امرا و ملوک و خانان بعد آنکہ پاکوس  
 سلطان المشایخ کردے در خانہ آں سید پاک بواسطہ شفقت سلطان  
 المشایخ کہ مشاہدے کردندے آمدند کہ فرستہ تری جہیں مبارک اولامع بود  
 و جمال یوسفی از برکت نظر سلطان المشایخ بر سر جہاں آ رہے او پیدا  
 شیخ سعدی گوید بیت دیدار چہ صورت بدیعت بہ عنوان کمال حسن ذات  
 است بہ و این ضعیف گوید رباعی راحت لہاست دیدن سوے تو بہ فرحت  
 جاں ہاست جانان روے تو بہ ہند زلفیں از دو کیسویا زن بہ تا جہاں  
 خوشبو شود از بوے تو بہ گرد کویت اہل ل گرداں مدام بہ خانہ اہل لاں شد کو کو  
 و ہمچنین گویند کہ کمال لطافت مردایں چنینست کہ نادرہ در کسے باشد قبول عامہ  
 و زیب چاہے نوک خاما لیں ہر سہ خاصۃ ایں سید پاک بودایں ضعیف گوید قطعہ

زیب جامہ چن آنکہ مے با ید	نوک خامہ تراست سلم شد
در لطافت قبول عامۃ شد ہی	ذات پاکت بدیں مکرم شد بہ

و بیشتر کسوت ایں سید پاک صوفیانہ صوف ہائے رنگارنگ کجاب پھنی بقطع  
 ہمیں بود ہر بار کہ از جنس جامہ ہائے چیزے پوشیدے آں را کرت دیگر

بنوشیدے وہر کہ خاطر مبارک او اقتضا کرے عطا فرمودے دلعنا ہمارے  
 تکلف گرم در غایت لطافت یاراں و غیراں را خوراندے دیکساعت از  
 مقبول دہن مبارک خالی بنودے یعنی متواتر مقبول خورے اگر چہ یک برگ بدہ  
 تنکہ رسید و خلفاے سلطان المشایخ بنقل سلطان المشایخ در غایت احترام  
 ایں سید پاک مے کوشیدند و بہمت ملاقات ایں سید پاک بر قانون قدیم در خانہ او  
 مے آمدند زیر اچہ محل مرتبہ انجمن دست سلطان المشایخ مدو ما فرمودہ بود و چنانکہ  
 در باب خلافت خلفاے سلطان المشایخ تحریر یافتہ است آخر الامر حضرت سلطان محمد  
 انارسلر برانہ در شہر سمنان نشین و بیجا کہ سند وزارت ملک ہندوستان ل  
 جہاں آئے خواجہ جہاں احمد یازم جو مزین گرفت و وطن دیو گرفت  
 و آل ایام ہوا وسط محبت قدر کہ ایں سید پاک را خواجہ جہاں مرحوم در نظر  
 مبارک سلطان المشایخ معظم و مکرم دیدہ یو درخواست کہ بخود آرد ایں اقتراح  
 را ایں سید پاک قبول نے کرد و ماچوں دید کہ نباید کہ حکم فرمان سلطان محمد  
 بخود بار دیا خواجہ جہاں مرحوم گفت کہ بدو شرط و مست کشما بشیم اول آنکہ لیا  
 سیادت اہل تصوف بر من مقرر باشد دوم آنکہ پہنچ شغلے معین مشغول نگردا  
 زیر اچہ سلطان محمد ایں ہر دو صفت از سادات اہل تصوف مے گردانید و در کار  
 دنیا مشغول مے کرد ایں ہر دو صفت خواجہ جہاں مرحوم قبول کرد و تائب  
 گویو فارسانہ در تعظیم و تکریم ایں سید پاک با قصہ الغایت کوشید و اما آں  
 عظمت و جاہ راحت و شوق و ذوق کہ پیش از تعلق خواجہ جہاں داشت  
 در حیات سلطان المشایخ بعدہ آں طریقہ میسر نشد تا و آخر عمر زحمت  
 فاج کہ بیشتر ایں زحمت دوستان خدا مے تعالے را شود مبتلا شد و کرات  
 شیخ نصیر الدین محمود قریں سدیرہ الغزنویک کرت خواجہ جہاں مرحوم  
 بعیادت در خانہ ایں سید پاک بیامند بعدہ در بیست یکم ماہ شعبان سنہ ۸۵۸  
 و خمسین م سبعاۃ رحمت حق پیوست روز شنبہ بوقت نماز باراد بزرگی خوش

باز گشت  
 سطر ۱۰

ہمیت سروے زیوستان معانی فرو شکست + برجے فراسمان معانی خراب  
شد + منہم آں شرف سادات کرام آں خلاصہ زبدہ انام آں مقبول خاصہ عام  
اعنی سید السادات منبع البرکات شمس المائۃ والدین سید خاموش ابن سید  
نچھ کرانی عم خورد کاتب حروف کہ در علم و فضل و بذل لطافت طبع و اعطای طعم  
بخاصہ عام بے مثل نہانہ بود و پرورش نظر سلطان المشائخ یافتہ و مجلس  
خلوت خمسہ نظامی خدمت سلطان المشائخ خواندے و بنظر خاصہ سلطان  
المشائخ مخصوص گشتہ جمال بے اندازہ لطافت بے حد داشت این ضعیف گوئی قطعہ

در ذات مبارک تو پیا راست	ہر جا کہ لطافتی است اے جاں
صدا تو حد بیان من نیست	حسن تو بس است دلیل برناں

ویاراں و عزیزاں کہ از شہر خدمت سلطان المشائخ مے آمدند شبہا  
در خانہ ایں سید پاک مے بودند چنانکہ قاضی محی الدین کاشانی کہ ایں سید  
پاک تلمذ پیش او کردہ بود و مجمع البحرین ہدایہ فقہ بخدمت او بحث کردہ و مولانا  
عجبت الدین ملتانی و مولانا یدر الدین یار و مولانا شرف الدین یار و مولانا  
شمس الدین سحیحی و مولانا حسام الدین و یاران او وہ خدمت شایخ  
نصیر الدین محمود و مولانا علاؤ الدین بنی و عزیزان دیگر و طعام از ہر جنس جو  
و تواناں بخدمت ایں عزیزاں چاکر گرفتہ بود و حاضر میداشت و پیوستہ در خانہ  
او باز بودے و اہل دنیا از امر و ملوک اہل کتب و شغل داران دیگر بواسطہ  
لطافت طبع او راہ و روش پاکیزہ و اسیر محبت او مے بودند و ہمت مسلمانان  
بیک شارت او با تمام میرسانید و دوست نقر آدمی از درویشان و غریباں  
وزندہ پوشاں خارج او میان خانہ و یاران خاص و در خانہ او طعام میخورند و  
ایں سید پاک در یوگیہ وقت آخر شب کاتب حروف را طلبیہ فرستاد چوں  
بخدمت او رسیدیم دیدم تسبیح بردست کردہ و مستقبل قبلہ مشغول است کاتب  
حروف را گفت کہ دیروز شیخ کمال گئی در مجلسی با من معارض شدہ است

و از راه حسد و فضول مرا گفت که تو سید نه انبیا من مشغول شده ام و برادر را که  
 دیگر را هم گفته ام که مشغول شوند و تو هم مشغول شو اگر نسب با حضرت رسالت  
 صلی الله علیه و آله و سلم درست است حق تعالی این حاسد را مقهور گرداند  
 چون نماز بباد بگذاریم یکے گفت شیخ کمال گئی دستار گردن کرده بادوست  
 نفر دیگر پیش ابستاده است چون دروں طلبیم بچنان دستار گردن کرده آمد  
 و در پائے آں سید پاک افتاد و گفت دی روز بخنجه گفته ام آں نه لایق حال  
 بندگان خاندان باشد از آل پیشیاں شرم و متعطر گشته بخدمت آمده ام آں  
 سید پاک بعد تا مکی بسیار سر او از پائے خود برداشت فرمود اگر تو زود بر سر حرم  
 نه شدی سزای خود درین دنیای دیدی آخر عمر چند گاه در عقوان جوانی  
 در عین کامرانی بمطول گشت نیست و پنجم ماه در شب یکشنبه نه اشنه و ثلثین  
 و سبعه و ده و چهار رحمت رب العالمین پیوست و هم در یوگیه زیر مقام خواجه خضر  
 مدفن یافت روضه متبرکه که او حاجت روائے خلق آں دیار است رحمة الله علیه  
 باب چهارم در بیان مناقب فضائل و کرامات خلفائے سلطان المشایخ  
 نظام النعم و الشریع والدین قدس الله سره العزیز در بیان یافتن خلافت خلفاء  
 مذکور از حضرت با عظمت سلطان المشایخ طیب الله ثراه و جعل الجنة مثواه  
 و این باب شتم است بر ده منہم و بیست و پنج کلمه عرض می دارد کاتب حروف  
 محمد مبارک علوی کرمانی المدعو بامیر خور و بر آنجمله که این بنده سماع دارد  
 و از والد عثمان خود رحمة الله علیهم که باختصاص سلطان المشایخ مخصوص  
 بوده اند چون در آخر عمر غرضهای و ذات خدایانوں سلطان المشایخ را  
 زحمت فراموش شد بعضی یاران اعلیٰ و خدشگاران که ملازم حضرت سلطان  
 المشایخ بوده اند چنانکه سید السادات سید حسین شیخ نصیر الدین محمود  
 که در آن ایام بخدمت سلطان المشایخ بود و مولانا فخر الدین نرزا دی و خوا  
 بیشتر که خدمتگار قدیم بود و خواجہ اقبال خادم این عزیزان اتفاق کردند بجهت

یعنی صاحب اسباب

باب چهارم



خلافت سلطان المشائخ سی کو دو نفر از یاران اعلیٰ کہ بہ علم و زہد و دوج  
 و بذل عشق و ذوق و شغل باطنی مشہور بودہ اند بخط امیر خسرو تذکرہ کنانیدند و بخت  
 سلطان المشائخ گذرانیدند سلطان المشائخ فرمود چندین چہشتہ ایدچوں  
 اثر بے رضای بدین سبب مشاہدہ کردند از ان تذکرۃ الاولیاء چنانکہ بفرمان اختیار  
 کردند چوں در دو م تذکرہ منتخب کردہ پیش بردند بفرمان سلطان المشائخ  
 مشرف شد در بابکے ازین بزرگاں اعنی مولانا خاں سراج الدین فرمود  
 کہ اول در جہدیں کار علم است چنانکہ این کیفیت مشرح در ذکر این بزرگ  
 تحریر یافتہ است الغرض چوں این بزرگاں در خاطر مبارک سلطان المشائخ  
 جائے دادند سید ادا ت سید حسین را فرمان شد کہ بجهت این عزیزان  
 خلافت نامہ بنویس لانا فخر الدین زراوی از کمال علم و فصاحت و بلاغت  
 کہ درو بود و خلافت نامہ ہائے این عزیزان سواد کرد و سید السادات حسین  
 مرحوم بخط مبارک خود میاض کرد چوں خلافت نامہ سے مبارک کتیبہ بنویست  
 سلطان المشائخ گذرانیدند باز سید حسین را فرمان شد کہ تو کتبہ خود دین  
 کاغذ ما بکن و دین محل سلطان المشائخ سبب کتابت فرمودن کتبہ مذکور  
 حکایت فرمود کہ در آنچہ بجهت خلافت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
 قدس سرہ العزیز بعضے عزیزان را اختیار کردند مولانا پیر الدین اسحاق  
 را فرمان شد کہ بجهت این عزیزان خلافت نامہ بنویس درین محل یارے  
 بود قدیم او گفت شنو آغا ز کرد کہ سالہا من دین کا خون خورده ام و در  
 ارادت ازین عزیزان سابقم چرا شاید کہ بمن خلافت نرسد چہ شود اگر  
 شیخ مرا خلافت خود ندہد من مے توانم کہ اینچنین یکا غذے بہ پردازم و  
 بدین کار مشغول شوم چوں این سخن بسمع مبارک شیخ شیعہ العالم  
 رسید مولانا پیر الدین اسحاق را فرمان شد کہ در خلافت نامہ ہائے این  
 عزیزان کہ کتاب کردہ کتبہ خود بکن تا بیج هر یصے را درین کار متداخل نہ

بعده سید حسین بفرمان سلطان المشایخ در خلافت نامہ مائے این بزرگان  
 کفر خود بدین عبارت کرد و حضرت هَدَّ بِالْأَسْطَرِّ بِالْإِشَارَةِ الْعَالِيَةِ آدَامَ اللَّهُ  
 عَلَاهَا وَصَنَ عَنْ كُلِّ آفَةٍ وَحَمَاهَا بِحُطِّ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ الرَّجِيِّ الْفَضْلِ  
 الرَّحْمَانِيِّ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيِّ الْحُسَيْنِيِّ الْكَلْبِيِّ مَائِي يَوْمَ سُلْطَانِ  
 المشایخ بخدمت مبارک خویش فرزند گردانید ندیدین عبارت مِّنَ الْفَقِيرِ مُحَمَّدِ  
 بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْبُكَائِيِّ الْبُخَارِيِّ وَازِیں بزرگان ہر جا کہ حاضر بود در  
 مجالس مختلفہ خلافت نامہ مائے ایشان یا خلعت خلافت در نظر سعاد و بخش  
 سلطان المشایخ بدست مبارک ایشان دادند و سلطان المشایخ ہر یک را  
 ازیں بزرگان نبعت و وصیت مکرّم گردانید چنانکہ در ذکر ہر یکے ازیں بزرگان  
 تحریر خواہد یافت انشاء اللہ تعالیٰ خدمت مولانا شمس الدین سیحی لانا علاؤ الدین  
 بنسلی تہاں آیام در خطہ او وہ بودند کہ فرماں سلطان المشایخ خلافت نامہ مائے این  
 ہر دو بزرگ با خلعت خلافت بدست مبارک شیخ نصیر الدین محمد دادند تا این  
 ایام دینی بدیشان برساند و کتابت این خلافت نامہ مائے شیخ بود بدست ارجح  
 فِي الْيَوْمِ الْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعًا أَلْفًا وَفَقَلَ  
 سلطان المشایخ مؤرخ بہت بتاریخ ہر دہم ماہ ربیع الآخر سنہ خمس و عشرين  
 وَسَبْعًا أَلْفًا وَانکہ بعضے مے گویند و یاد رکتاب خود خود مے نویسند کہ از کتابت  
 خلافت نامہ مائے این بزرگان کہ دست مبارک سلطان المشایخ را غلبہ  
 زحمت بود خبر داشت دست سلطان المشایخ مے گرفتند و نشان مے کنانیدند  
 انیمعنی پچھنیں نمود و سلطان المشایخ را غلبہ تحمیر پیش از نقل سلطان المشایخ  
 ۱۰ نوشتہ شدہ این سطر ماہ اشارہ کرتہ ہمیشہ دارد خدا تعالیٰ بزرگی او را و گاہ دارد خدا تعالیٰ از  
 ہر آفتی و محفوظ دارد اس اشارت عالیہ نوشتہ شدہ بخط بندہ نا تو اس ایہ اربع عنایت اللہ تعالیٰ حبیبہ  
 پسر محمد پسر محمد بن محمد بن علی فرزند حسین متوطن کرمان ۱۱ از فقیر حضرت سلطان نظام الدین کہ اسم مبارک  
 محمد پسر محمد بن علی متوطن شہر ہراؤں متوطن اولی بخارا شریف ۱۲ در روز بیستم از ماہ ذی الحجہ  
 سال چہار و بیست و ہفت صد۔

۱۰  
۱۱  
۱۲  
نہایت  
دقت

چہلو وز بیش نبو و شمسب فاما کتابت خلافت نامہ ماے ایں بزرگاں و بدولت  
وصیت مخصوص شدن پیش از نقل سلطان المشایخ سترہ ماہ وصیت و  
روز بود قدس السدرہ العزیز اکویم بر سر ذکر مناقب فضایل خلفائے مذکور قدس  
السدرہ العزیز منہم اک دُر دریاے علم و زہادت اس پیشواے اہل محبت و کرامت  
اعنی مولانا شمس الدین محمد بن یحییٰ بزرگ السدرہ منجمہ ایں ضعیف گوید بدیت دریا  
علم و گنج زہادت باتفاق و اعنی کہ شمس ملت دین علوم طاق و دوزخ کرین رنگ  
شکل بر چہار نگہ است نغمہ اول و بیان آوردن احوال مولانا شمس الدین  
یحییٰ بحضرت سلطان المشایخ نظام الحق الدین قدس السدرہ العزیز  
منقول است کہ خدمت مولانا شمس الملک و الدین و مولانا ناصر الدین  
نادلی ہر دو برادر خالتین بودند و ان تعلم در ایام تطہیل برائے جامہ سستن  
حوالیے غیاث پور و رباب جو ان آمدند وصیت عظمت و کرامات سلطان  
المشایخ سبع مبارک ایشان رسیدہ بود کہ علما و صد و شہر بخد مت سلطان  
المشایخ نے آئندہ روزے زمینے آرند و خاکبوس ایں حضرت مے کنند  
چوں ایں دوزرگ را در او اہل چنڈاں اعتقاد بر اہل تصوف نبو د ملاقات سلطان  
المشایخ را بخود راہ نمے داوند روزے در حوالیے غیاث پور آمدہ بودند خدمت  
مولانا شمس الدین مولانا ناصر الدین را گفت کہ شاہ نظام الدین  
سلطان المشایخ اینجائے باشند و خلق شہر معتقد او شدہ اند معلوم نیست حال  
علم ایشان چیست بیا میدتا بخد مت او برویم ہمیں باشد کہ تو اضع با فراہ کنیم  
و طریق خلق روے بر زمین نیاریم سلام بگویم بنشینم بدین نیت بخد مت  
سلطان المشایخ آمدند بخد و آنکہ نظرایں دوزرگ بر جمال مبارک سلطان  
المشایخ افتاد ہاے تہ کہ حق تعالیٰ در سیمائے دوستان خود نہادہ است  
بر مولانا شمس الدین مولانا ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہا اثر کرد و بزرگین دین  
مصرع سر و خوبان عالم راز میں پیش تو ہو سیدان نظم اک دل کہ زدست میرا

بر بودم \* هرگز کیسه ندادم و نمودم \* جانان تو بیک نظر چنان بر بودی \*  
گوئی که هزار سال بے دل بودم \* سلطان المشایخ فرمود که نشینید  
هر دو شستند چوں ساعتی گذشت سلطان المشایخ فرمود در شهر بے باشید  
گفتند آسے باز فرمود چینیے تعلیم کنی گفتند اگر بنجد دست مولانا طہیر الدین  
بہم کری پند وی بحث کنیم سلطان المشایخ ہم ازاں محل کہ سبق  
پند وی ایشان رسیدہ بود و مشکلی در آن سبق ماندہ کہ از مولانا طہیر الدین  
حل نشدہ سلطان المشایخ بیان آن مشکل از ایشان استکشاف کرد ایشان  
در عالم تخیّر افتادند و روسے زمین آوردند و گفتند کہ چندوم ہمین محل مشکل ماندہ  
مولانا طہیر الدین گفتہ کہ ایں سخن را تحقیق خواہم کرد سلطان المشایخ قسم فرمود  
و آن مشکل را چنانکہ دلاسا بے ایشان بود حل کرد و بوقت برخاستن سلطان  
المشایخ میرزا پیش مولانا شمس الدین سجیہ آورد و دستار پیش مولانا  
صدر الدین ناولی چوں ایں ہر دو بزرگ از خدمت سلطان المشایخ  
بروئے آمدند با خود گفتند کہ عظمت کرامت شیخ شنودہ بودیم کنوئے و فوراً علم  
شیخ ہم معاینہ شد چوں بنجد دست مولانا طہیر الدین رفتند مولانا شمس الدین  
میرزی کہ سلطان المشایخ دادہ بود در سہ بستہ رفت مولانا طہیر الدین رسید  
کہ امروا ایں میرزا خلافت مہمودیہ بستہ مولانا شمس الدین گفت کہ من شیخ  
حضرت سلطان المشایخ شیخ نظام الدین بودہ ایم عظمت کرامت ایشان  
شنودہ بودیم ہم کرامت ہم و فوراً علم ایشان مشاہدہ کردیم ایں میرزا بنجد دستار  
بمولانا صدر الدین عطا فرمودہ سلطان المشایخ بہت بعدہ حکایت  
مجلس سلطان المشایخ بنوع تقریر کردند کہ مولانا طہیر الدین را آرزوے  
ملاقات سلطان المشایخ غالب گشت و بیاں دولت بر رسید الغرض و مجلس  
دوم مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ بسعادت ارادت سلطان المشایخ  
مشرّف گشت چوں با صدق و آمدہ بود بتاریخ بمقر بہ خلافت سلطان المشایخ

رسید بزرگے خوش گویدیت جاتے رسیدہ بعانی و مرتبہ کا سخا و بحیاء و کثرت  
انساں نہیں سہ پہ نکتہ دوم بیان عظمیٰ روش مولانا شمس الدین نیچے رحمتہ  
علیہ قمر سالکان راہ طریقت آباد کہ خدمت مولانا شمس الدین درغایت بزرگی و  
پاکی بود از تعلق تزویج مہر اظہار و باطن این بزرگ باوصاف اہل تصوف موصوف  
و از تکلفات مراعات چنانکہ میان خلق است عاری و اگر کسی از اہل دنیا بخدمت  
این بزرگ رسیدی خاطر مبارک اور اسخت شوار آمدے در معذرت آں شخص  
حیراں شدے خدمت گارے داشت فتوح نام کہ تعہد ذات ملک صفات است  
مولانا کرے اور اطلبیدے و گفتے ایں عزیز را معذرتے بکن فتوح آئندہ  
در مقام خود بردے و ترتیبام کردے و ہدایاے شکر پیش آورے و نوع  
بہتر باز گردانیدے و اگر از فتوحات چیزے رسیدے خدمت مولانا نظر در آں  
نکردے ہماں فتوح برداشتے برائے آئندہ و رونہ خرچ کردے و عجب ذاتے  
با کمال بود کہ علامات مردان خداے دریمائے آں بزرگ پیدا بود و بجز دیکہ نظر  
بر روی مبارک او افتادے پیتے در دل نوے کہ اینک مرد خداے بر سیرت  
و صورت سلف است مجملہ اہل عصر از علما و مشائخ منقاد و معتقاد بود و دوز و شیخ  
نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ و اہل بخدمت ایں بزرگ چیزے خواندہ بود  
و بزانوے ادب بخدمت ایں بزرگ نشستہ تا آخر عمر بعد ہر چند گاہ بخدمت  
مولانا شمس الدین میرفت رعایت حقوق و تقدم بر طریق سلف میکرد و خدمت  
مولانا شمس الدین میان یاران اعلیٰ بغایت مکرم و معظم و صاحب بر بود و باین  
فضائل و علوم مرتبہ چوں بدولت خلافت سلطان المشائخ مشرف گشت اگر کسی  
بخدمت ایں بزرگ بہ نیت ارادت آمدے تا توانستے احترام کردے و اگر آن شخص  
اکمال بسیار کردے و دیدے کہ دریں کار صادق است انگاہ دست بیعت  
دادے منقول است کہ ے فرمود اگر نشان مبارک سلطان المشائخ کہ  
بخط خود بر آں کاغذ کردہ است نبودے من ہرگز آں کاغذ بر خود نگاہ نہ داشتے

تکلمہ سیوم در بیان علم و تجربہ مولانا شمس الدین سحیہ رحمۃ اللہ علیہ منقول است  
کہ خدمت مولانا شمس الدین مولانا صدر الدین ناولی در اوائل تعلیم میان علما  
شہر و بحث علوم و موضوع گفتن و ایراد مقدمات الزام پیشینہ مشہور بود و دیر ہر مجلس  
کہ درے آمدند کسے الحجال آں نبودے کہ برایشاں اعتراضے کن چنانکہ مولانا شمس  
الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمود کہ ما سبقہا گذشتہ و آئندہ در علم اصول فقہ و معانی  
بیان و خلاصے شبہات تحقیق ے کر دیم و آنچه لازم آں سبقہا بودے از  
شبہات قیود از شرف و چندان تحفہ ے کر دیم تا وجلس استادان شبہاتے  
کہ در سبقہاے مذکور وارد شدے در عین تقریر دفع آں ے کر دیم تاکہ راجع  
و اگر نہ باشد الغرض کار علم و تجربہ خدمت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بجائے کشید کہ استادان  
شہر بخد مت ایں بزرگ بزانوے ادب نشستند و گفتند کہ پیش ایں بزرگ  
تکلمہ کرد از برکت نظر او دین دنیا نصیبے کامل و از علوم دینی بہرہ وافر گرفت  
و بیشتر علمائے شہر منسوب بشاگردی ایں بزرگ اند و سند علمائے ظاہری و  
و تحقیق علوم دینی نسبت بیاں بزرگ کنند و غرض مسایات خود و مجلس رفیع آں بزرگ  
دانند کہ کبہا گردی آں بزرگ منسوب میان علمائے عظام و کرام است لغرض ہر یک  
سخن علیحدہ آں تفکر و تدبیر کر دے کہ صفت نتوان کر دے محقق روزگار چندین  
تصنیفات در علوم دینی از خدمت آں بزرگ در عالم یادگار ماندہ است عجب  
ذاتے کامل بود کہ میان شریعت و حقیقت جمع کر د و خواجه حکیم سنائی گوید  
ثنویات قبلہ زیر کاں ستانہ اوست + گنج معنی کتاب خانہ اوست +  
علم دین از براسے دیں باید + توجینے و ایں چنین باید + از تو دارند صد ہزار فتح  
دارد و صادر طبیعت روح تکلمہ چہارم در بیان کرامات و شنیدن سماع مولانا  
شمس الدین سحیہ رحمۃ اللہ علیہ در حلت کردن ایشاں از دار دنیا بدار عقبے انمولانا  
سیلمان مرید شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سماع ہست کہ روز جمعہ بود بعد  
از نماز جمعہ بخد مت مولانا شمس الدین قدس اللہ سرہ العزیز رفت خدمت مولانا

ہاں ساعت از سبھی جمعہ آمدہ بود و جامہ ٹکے زیادتی دور کردہ و در کتابت مشغول گشتہ مولانا سلیمان مے گوید در خاطر من گذشت کہ بعد از نماز جمعہ وقت مشغولی مشایخ است چگونہ است کہ انجمنیں بزرگے در انجمنیں وقتے بکتابت مشغول است بجز و انکہ یعنی در خاطر گذرانیدم خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سر از مشغولی کتابت بالا کرد و جانب من دید و فرمود کہ سلیمان از انہم خالی نہ ام من و حیرت افتادم کہ این چہ کشف است فی الحال بروے من از خطر من حکایت کرد مثل این کرامات دریں بزرگ بسیار بود عرض میدار و کات حروف برا خجلہ کہ این بندہ خدمت این بزرگ را در سماع بسیار دیدہ است فاما در آخر عمر کہ سماع شنید بعد از ازاں بر حمت حق خواہم پیوست بہ تہجد بود و در حقیقہ سلطان المشایخ عرس بود و در اک جمعیت خدمت مولانا شمس الدین و شیخ نصیر الدین محمود و شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہم و غیر ازاں دیگر حاضر بودند و ایں جمعیت سماع در میان گنبد بزرگ بود و اینہمہ بزرگاں در آن مجلس سماع مے شنیدند و طائفہ مسافراں و حیدریاں قندراں در طاق بزرگ کہ در پایاں روضہ است آنجا سماع مے شنیدند و قصص مے کردند و قولان و درویشاں دف میزدند و ایں قصیدہ شیخ سعدی بالبحان لایا مے گفتند قصیدہ

دوائے دل درد مند از کہ جویم	خنے کرتو دارم بہ پیش کہ گویم
بہ پیش کس ایں ماجرا را نگویم	اگر گشتہ گردم بہ تیغ جفایت
اسیر تو باشم خلاص از کہ جویم	طیبیم تو باشی علاج از کہ خواہم
خنے کرتو دارم بہ پیش کہ گویم	رسعدی چہ گویم چہ جویم چہ گویم

الغرض خدمت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ ازاں جمع کثیر از بیاں گنبد بزرگ بیروں آمد و نزد یک قولان و درویشاں کہ سماع مے کردند و میزدند و بایستاد و ذوق سماع و صحبت درویشاں مے گرفت و دست

مبارک خود بر سینه مصفاے خودے مایب و مے جنبیتا آن غایت که سماع  
 فرو داشت کردند خدمت مولانا رحمة الله علیه لذت آن سماع گرفت جنبش  
 عاشقانه کردیاران عزیزاں که در انجلس بابرکت بوده اندایں حال معاینه کرده  
 باشند بعدہ بسے بر نیامد که خدمت مولانا بر حمت حق پیوست رحمة الله علیه  
 آچناناں بود در آنچہ سلطان محمد واد ظلم و تعدی میداد و تیغ خون آشام خود را  
 بخون بندگان خداے سیرایے گردانید در آن معرض خدمت مولانا تمس  
 الدین را رحمة الله علیه طلب نمود و چند روز اس بزرگ را در مقام ہیبت در سر  
 داشتند بعدہ پیش خود طلبی چون خدمت مولانا پیش او رفت سلطان گفت  
 بیجو تو دانشمندے اینجا چه کند تو در کشمیر برود و بجانے های آن دیار نشی و  
 خلق خداے را باسلام دعوت کن چون اینچنین فرمانے شد کساں تعین  
 شدند که ایں بزرگ را رواں کنند خدمت مولانا در خانہ آمدنا استعداد رواں  
 شدن کشمیر کند عزیزاں که در آن محل حاضر بودند روے مبارک خود سو  
 ایشاں کرد و فرمود اینها چه مے گویند من بندگی شیخ را در خواب دیدہ ام کہ مرا  
 مے طلبد من بخدمت خواجہ خود میروم ایشاں مرا کجا مے فرستند دوم روز  
 آن خدمت مولانا را زحمت حادث شد و بر سینه مبارک او غلولہ شکل پیدا  
 آمد و غم و اندوه در و نہ بیروں زد چنانکہ آن غلولہ را شکاف کردند و ایں خبر  
 بسلطان رسید گفت او را بطلبید و تفحص کنید نباید کہ حیلہ کردہ باشد بچنان  
 کردند خدمت مولانا را رحمة الله علیه آن زحمت دیراے بردن چون تحقیق  
 شد باز گردانیدند بعد چند روز بجوار حمت رالیا لیں پیوست و خدمت  
 مولانا ہم در حیات خود بیروں حظیرہ سمت پایاں زیر دیوار حظیرہ چوترہ برائے  
 خود سازانیدہ بود و فاما بوقت دفن والد کاتب حروف سید مبارک محمد  
 کرانی رحمة الله علیه فرمود کہ خدمت مولانا را در وں حظیرہ بیارند متصل چوترہ  
 مولانا علاؤ الدین نیلی زینے محل بود و فرمود کہ اینجا دفن کنید کہ مولانا



محمداً والدين نبلي ياروهم سبق بهم سر مولانا بود همچنان کردند متصل چو تره  
 مولانا علما والدين نبلي چو تره بغایت مروح و مصفاست در آن چو تره  
 جودانه آسوده است رحمة الله عليه نسخه خلافت نامه خدمت مولانا شمس الدين  
 رحمة الله عليه که از حضرت اعظم سلطان المشايخ يافته بود قدس سره  
 سره العزيز يسر الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي سميت بهم اوليائه  
 عن الكونان الى الاكونان عازاً واعتلقهم بهم يا لو احب المحنات بساء  
 قد اربت عليهم بكثرة وعشياً كائس المحبة من كونهم محبهم داراً كل  
 جن عليهم الليل تشتغل قلوبهم من الشوق ناراً وتفيض أعينهم من الدار  
 مدراً لا ويتمتعون مناجاة الحبيب أسراراً ويطوفون بسرديات العجز  
 أفكار الابرار منهم في كل زمان من هم مكنونه لضاورة العز فان يقطمهم  
 في الاقطار آثاره ويظهر في الافاق انوار لسانه ناطق بالحق وهو داعي الله  
 في الخلق ليخرجهم من الظلمات الى النور ويقربهم الى السر والنجوى ثم الصلوة  
 على صاحب الشريعة الغراء والطريقة الزهراء رسول الرحمة المخصوص  
 بخلافة ربه في مقام البعثة على خلقاياه المرشدين الذين فازوا بكل  
 مقام على وعلى الذين يدعونهم بالغداة والعشي اما بعد فان  
 الدعوة الى الله احد العلوم من ارفع وعظيم الاسلام واوثق عروة في  
 الايمان على ما ورد في الخبر عنه عليه السلام والذي نفس محمد بيده  
 لا ينشئكم الا وقيمكم لكم ان احب عبادة الله الى الذين يحبون الله الى عباد  
 الله ويحبون عباد الله الى الله ويمشون في الارض بالنصيحة والامر بما يمدح  
 الله عباداً الذين يقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذرياتنا قسرة  
 اعين واجعلنا للمتقين اماماً وقد اوجبها الله تعالى على وفقه واتباع  
 سيد المرسلين وقائد العر المحجلين بقوله عز وجل قل هذا صبيلى ادعوا  
 الى الله على بصيرة انا ومن اتبعنى واتباعه انما يكون برعاية اقواله

وَالْأَقْيَدُ أَعْيَهُ فِي أَعْمَالِهِ وَتَنْزِيهِهِ الْبَسِ عَنْ كُلِّ مَا سَوَّلَ اللَّهُ فِي السُّجُودِ  
وَالْإِقْطَاعِ إِلَى الْمَعْبُودِ ثُمَّ آتَى الْوَلَدَ الْأَعَنَ الثَّقَى وَالْعَالِمَ الْمَرْضَى الْمُتَوَجِّعَ إِلَى  
رَبِّ الْعَالَمِينَ شَمْسُ الْمَلَكَةِ وَالَّذِينَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُحْيَى أَقَاضَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْوَارِدَ  
عَلَى أَهْلِ الْيَقِينِ وَالْتَقَوَى لَمَّا صَحَّ قَصْدُهُ لَيْلًا وَلَيْسَ جَرُؤُهُ إِلَّا رَادَّةٌ  
مِنَّا وَسُئِلَ فِي الْحَطِّ مِنْ مُنْجَبِتِنَا أَجَزَتْ لَهُ إِذَا اسْتَقَامَ عَلَى اتِّبَاعِ سَيِّدِ  
الْكَائِنَاتِ وَاسْتَعْرِقَ الْأَوْقَاتِ بِالطَّاعَاتِ وَرَأَتْ الْقُلُوبَ عَنْ هَوَاهُ  
النَّفْسِ وَالْخَطَرَاتِ وَاعْرِضَ عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْبَابِهَا وَلَمْ تَكُنْ إِلَى ابْنِهَا  
بِهَا وَارْبَابِهَا وَأَنْفَعَ إِلَى اللَّهِ بِالْكَلِمَةِ وَأَشْرَقَتْ فِي قَلْبِهِ الْأَنْوَارُ الْقُدْسِيَّةُ  
وَالْأُسْرُ الْمَلَكُوتِيَّةُ وَأَنْفَعَتْ بَابَ الْفَهْمِ التَّعْرِيفَاتِ الْأَلْهِيَّةِ أَنْ يَلْسَ الْحَقُّ  
لِلْمُرِيدِينَ وَيُرْشِدَهُمْ إِلَى مَقَامَاتِ الْمُتَوَقِّفِينَ كَمَا أَحَارَ فِي بَعْدِ مَا لَحِظْنِي  
بِنَظَرِهِ الْخَاصِّ وَالْبَسِيَّ الْخَرِيفَةَ الْأَخْتِصَاصِ شَيْعُنَا أَنْفَاجِ فِي الْأَقْطَارِ فَوَاجِ  
نَفْخَاتِهِ الرَّمِيحِ فِي الْأَوَاقِثِ لَمَّا مَعَ كَرَامَاتِهِ السَّائِحِ فِي الْعَالَمِ الْقُدُسِ أَفْكَارُهُ  
الْبَاسِخِ مُجَبَّةٌ الرَّحْمَنِ أَنْارُهُ قُطْبُ الْوَرَى عِلَامَةُ الدُّنْيَا قَرْنِي الْحَقِّ  
وَالشَّمْعُ وَالَّذِينَ طَيَّبَ اللَّهُ تَرَاهُ وَجَعَلَ حَظِيرَةَ الْقُدُسِ مَشْوَاهَ  
وَهُوَ لَيْسَ الْخَرِيفَةُ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ سُلْطَانِ الطَّرِيقِ قَتِيلُ مُجَبَّةِ  
الْجَبَارِ قُطْبُ الْمَلَكَةِ وَالَّذِينَ يُخْتَارُ أَوْشِي وَهُوَ مِنْ بَدْرِ الْعَارِفِينَ مُعِينِ  
وَالَّذِينَ الْحَسَنُ السَّنْجَمِيُّ وَهُوَ مِنْ حُجَّةِ الْحَقِّ عَلَى الْخَلْقِ عُثْمَانُ الْهَارُونِيُّ  
وَهُوَ مِنْ سَيِّدِ اللَّطَقِ الْحَاجِي الشَّرِيفِ الزُّنْدَنِيِّ وَهُوَ مِنْ ظِلِّ اللَّهِ  
فِي الْخَلْقِ مَوْدُودُ الْخَشْيَةِ وَهُوَ مِنْ مَلِكِ الْمَشَائِخِ أَهْلِ التَّكْلِيفِ نَاصِرُ الْمَلِكَةِ  
وَالَّذِينَ يُوسِفُ الْخَشْيَةِ وَهُوَ مِنْ مَلْهَاءِ الْعِبَادِ مُحَمَّدُ الْخَشْيَةِ وَهُوَ مِنْ عَمَلِ  
الْأَبْرَارِ وَقَدْ وَدَّ الْأَخْيَارُ إِلَى أَحْمَدِ الْخَشْيَةِ وَهُوَ مِنْ سِرَاجِ الْأَنْبِيَاءِ إِلَى  
إِسْحَاقِ الْخَشْيَةِ وَهُوَ مِنْ شَمْسِ الْفُقَرَاءِ عَلَوْدِيَّوْرِي وَهُوَ مِنْ كَرَمِ أَهْلِ  
الْإِيمَانِ كَبِيرَةُ الْبَصْرِيِّ وَهُوَ مِنْ تَلْجِ الصَّالِحِينَ مِنْ هَانِ الْعَاشِقِينَ

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِدُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ مِنْ سُلْطَانِ السَّالِكِينَ بِرُهَايَ الْوَاثِلِينَ تَارِكِ  
 الْمَمْلَكَةِ وَالسَّلْطَنَةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ آدَمَ وَهُوَ مِنْ قُطُبِ الْوَلَايَةِ أَبِي الْفَضْلِ  
 وَالْفَضَائِلِ وَالِدِ رَايَةَ الْفَضِيلِ بْنِ عَمِيَّاسٍ وَهُوَ مِنْ قُطُبِ الْعَالَمِ وَالشَّيْخِ  
 الْمُعْظَمِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ رُؤَسَاءِ التَّابِعِينَ إِمَامِ الْعَالَمِينَ  
 الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَهُوَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَعَالِي الْمَقَامَاتِ الْمُتَنَهِي  
 إِلَيْهِ خَزَنَةُ كُلِّ طَالِبٍ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَقَدَّسَ اللَّهُ  
 أَسْمَاءَهُمْ وَأَبْقَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْوَارَهُمْ وَهُوَ مِنْ سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ حَاكِمِ  
 الدِّينِ الْمَنُوطِ بِاتِّبَاعِهِ مُحَبَّةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مَنْ يَدَّ أَتَمَّهِ وَأَقْتَدَى مَنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى الْبِنَاءِ وَصَلَّ إِلَيْهِ  
 فَقَدْ اسْتَحْلَفْنَا عَمَّا قَدِمُوا الْعَزِيزَةَ نَائِبَةً عَنْ يَدِ تَأْوِيلِ تَرْجُمَانِهِ فِي  
 أَمْرِ الدِّينِ وَالدُّنْيَا مِنْ تَوْطِينِنَا وَعَظَمِنَا وَهَانِ مَنْ لَمْ يَحْفَظْ حَقَّ  
 مَنْ حَفِظْنَا وَاللَّهُ الْمُؤْتِقُ الْهَادِي وَالْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ الشُّكْرُ ثُمَّ  
 حُرِّرَتْ هَذِهِ الْأَسْطُورُ بِالْإِشَارَةِ الْعَالِيَةِ لِنَظَامِ الدِّينِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ  
 عَلَاؤُهُ وَصَانَتُهُ عَنْ كُلِّ آفَةٍ وَحِمَاةٍ بِحِطِّ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ الرَّاجِي بِالْفَضْلِ  
 الرَّبَّانِيِّ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيِّ الْكَلْبُكِيِّ وَأَنَّى وَذَلِكَ فِي الْيَوْمِ  
 الْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعًا لَيْلَةً بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 همه سیاس مستایش ثابت است مر خداے را که یکسو کرده است قصه های  
 دوستان خود را از سیل کردن بسوے عالم و عالمیان از روے بدیندشتن  
 و اینخته است قصه دل های ایشان بواحد بخشاینده از روے نیکوکاری  
 پس دورے کند بر دوستان خدا صبح و شام پیاله شراب محبت از دریای  
 محبوب ایشان از روے گردیدن بلا زوال هر گاه که می پوشد بر ایشان  
 شب شعله می شود و لهاے ایشان از شوق از روے روشنی میریزد  
 چشم های ایشان اشک را مانند ریزیدن آب باران بر خورد از می می یابند

نسخه خطی از کتاب  
 انصاف عالمی  
 حضرت شیخ الاسلام  
 علامه محمد باقر  
 مجلسی مد ظله العالی  
 در شهر قم  
 در روز ۱۰ شعبان  
 ۱۳۰۲

براز گفتن با دوست از روی راز ہائے گردن گرد و سر پریدہ حق جل و علے  
 از روی فکر ہائے باشد بعضے ازیشاں در ہر زمانے کہ منت برایشاں  
 بر پوشیدہ گہائے تازگی عرفاں پیداے شود در طرفہاں نشانیہائے آں  
 بعضے روشنے شود در عالم نورائے آں ولی زبان او گویاست بحق  
 و آں ولی خوانندہ بخداست در خلق تا بر آرد خلق را از تاریکی ضلالت بسو  
 روشنی ہدایت تا نزدیک گرداند خلق را بسوے پروردگار و خشنود پس از حمد  
 کاملہ نازل بر صاحب شریعت روشن و بر صاحب وطہ بقیت تاباں  
 فرستادہ شدہ برائے رحمت عالمیاں خاص کردہ شدہ بخلیفہ شان رب  
 خود در مقام عہد و پیمان گرفتہ رحمت کاملہ نازل باد بر خلیفہ آں پیغامبر  
 صلے اللہ علیہ کہ وسلم کہ راہ راست نمانیدہ اند و رستندہ اند بمقام برتر و برآل  
 آں پیغمبر صلے اللہ علیہ کہ وسلم یاد مے کنند پروردگار خود را در ہر صبح و شام ہر چو کہ  
 بعد از حمد و صلوات بدستی خواندن بسوے واحد و ناما ترازمہ دانایاں از بلند  
 تر مقصود ہائے اسلام است و استوارترین درختے است در ایماں بنا بر چیزے  
 کہ آمدہ است در خیرازاں پیغمبر سلام خدا باد بر و قسم ذات پاکے است کہ ذات  
 پاک محمد صلے اللہ علیہ کہ وسلم در دست قدرت اوست اگر بخواہد شماے  
 گروہ مسلماناں تحقیق سو گند یاد مے کنم من برائے دثوق و یقین شما کہ دست  
 ترین بندہ ہائے خدا بسوے خدا آنا ند کہ دوست مے نمایند خدا را بسوے  
 بندہ ہائے او بدخواست صفاے محبت دوست مے نمایند بندہ ہائے خدا  
 را بسوے خدا یعنی طریق محبت و عشق خداے آموزند و خرام مے کنند برتر  
 بہ بازداشتن از منکر و فرمودن معروف بنا بر چیزیکہ مستودہ است اللہ تعالی  
 بندہ ہائے خود را آنانے کہ میگویند اسے پروردگار من بہ بخش را از زہاد  
 فرزندان ما سردی چشم ما و بگرداں تو ما را امام پرہیزگاراں و تحقیق لازم گرداید  
 است اللہ تعالی بندہ ہائے خود را پیر استوارسی این حدیث مرہروی بہتر

پیغمبر از او گشاده و برزہ امتی کہ عضائے مفسولہ و ضوئے ایشاں روشن  
 است بسوے بہشت بقول خود آں خداوند بزرگ و برتر بگو اسے محمد امین است  
 راہ من دین من کہ مے خواہم شماراے امت من بسوے خدا برینا بی کہ  
 من ہستم و کسیکہ تعیت من کن۔ و پیروی آں پیغمبر حاصل نمے شود مگر بہ گاہ  
 گفتہ مے آں پیغمبر پس روے کردن باں پیغمبر در گردہ مے آں پیغمبر و  
 بیاک کردن از جمیع چیزے کہ سوائے خداست در پیدایش و بریدن از جمیع  
 ظالیم و پیوستن بمعبود خالق پس تردید نیاید برستی کہ ولد عزیز و برتر کار و  
 دانا است بصفات و وحدانیت پروردگار و پسند داشتہ شدہ کردگار و  
 آرنہ بسوے پروردگار عالمیاں آفتاب گروہ محمدی و دین محمدی محمد پیغمبر  
 بریزاندا اللہ تعالیٰ زیر آں شمس الدین محمد پیغمبر کیے را بر صاحب یقینا  
 و پرہیز گاہ ہر گاہ درست کرد شمس الدین کیے قصد خود را بطرف من و  
 پوشیدہ خرقہ ارادت را از من تمام کرد بہرہ را از صحبت و اجازت و خصیت  
 دادم اورا وقتے کہ راست بایستاد پیروی سید کائنات در آن بخت اوقات  
 خود را ببطاعت و نگاہداشتن از غلبات نفس مجہوم خطرات و روگردانیہ  
 از دنیا و اسباب آں دنیا و میل نکرد بسوے پسران دنیا و اسباب آں  
 دنیا و برید از ہمہ رفت بسوے خدا تمام روشن و تاباں شد در دل آں  
 شمس الدین کیے نور مے عالم قدس و سطرے عالم الملکوت کشادہ بے  
 او دروازہ دریافت شناختگی مے حق تعالیٰ اجازت دادم من او  
 اینکہ پیوستہ اند خرقہ مریدیں را و رہنمائی کند ایشاں را بسوے مرتبہ مے  
 بے گماں و بے شکاں راہ حق چنانچہ اجازت و رخصت مرا پس از دیدن  
 بنظر خاص پس از پوشانیدن خرقہ اختصاص شیخ من شیخ کہ دیدہ است  
 در ہر طرف خوشبوئے مے بزرگی او پراگندہ شدہ است در ہر جانب روشنی  
 مے کرامات او و رسیدہ ہست در عالم قدس فکر مے او طہا ہر کنندہ است

محبت رحمان را آثار و قطب خلق دانا تر و در دنیا یگانہ در محبت و در پیروی  
شرح و دین زاری خوش کن حق تعالی آسودگی او و بگرداند حق تعالی  
حظیہ قدس را آرامگاہ او و آں فرید الحق و الدین پوشیدہ خرقہ ارادت  
و خلافت از بادشاہ شیخ ہائے غالب در طریقت کشتہ شدہ و در محبت حق  
از قطب ملت دین بختیاروشی و پوشیدہ خرقہ خلافت از بے بار قاف معین الدین  
حسن سجری آں معین الدین حسن سجری پوشیدہ خرقہ خلافت از دلیل  
حق بخلق عثمان مارونی و آں عثمان مارونی پوشیدہ خرقہ خلافت از شہدای  
دو کونائے حاجی شریف زندی و آں حاجی شریف زندی پوشیدہ خرقہ  
خلافت را از سایہ خدا و خلق مود و وحشتی و آں مود و وحشتی پوشیدہ خرقہ  
خلافت را از بادشاہ شیخ صاحب ملکین ناصر الدین یوسف چشتی و آں  
یوسف چشتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از پناہ بندگان ابو محمد چشتی آں ابو محمد  
چشتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از عمرہ نیکو کاراں پوشیدہ خرقہ خلافت را  
از ابی احمد چشتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از بزرگ ترین اہل یاف  
چراغ متقیان ابی اسحاق شامی چشتی و اطلاق القاب مبارک چشتی  
از ہمیں بزرگ است کہ وطن این بزرگ چشت بود و آں ابی اسحاق  
شامی چشتی پوشیدہ خرقہ خلافت را از قنادی ویشاں حضرت خواجہ ممشاد  
علو دینوری چشتی آں ممشاد علوی نیوری پوشیدہ خرقہ خلافت از بادشاہ شایخین ملک مقرباں  
حضرت اکہ ابی ہبیرہ بصری و آں ہبیرہ بصری پوشیدہ خرقہ خلافت را  
از تاج صالحان و دلیل عاشقان حضرت حذیفہ مرعشی آں حذیفہ  
مرعشی پوشیدہ خرقہ خلافت را از شاہنشاہ سالکان دلیل واصلان  
نرگ کنندہ بادشاہت حضرت ابراہیم ادہم البلیخی و آں ابراہیم ادہم البلیخی  
پوشیدہ خرقہ خلافت را از قلب الاقطاب قطب لایت صاحب افضل  
و فضایل جبارائے حضرت فضیل بن عیاض و آں حضرت فضیل

عیاض پوشیدہ خرقہ خلافت را از قطب عالم شیخ معظم حضرت عبد الواحد بن عبد  
وآں عبد الواحد زید پوشیدہ خرقہ خلافت را از سر ذرات ابوالامام عالم  
حضرت خواجہ حسن بصری و آں حضرت خواجہ حسن بصری پوشیدہ خرقہ خلافت را  
از امیر مومنان خلیفہ برحق حضرت رسول پروردگار عالمیاں پیشوائے  
سکونت کنندگان در میان فرشتگان آسمان مہل جائے گیرندگان ترین  
جہاں و بہ نہایت رسانندہ می شود خرقہ خلافت بر طالب بسوے جناب تقدس  
وے اعنی حضرت امیر المومنین ختم الخلفاء الراشدین امام المشارق و المغرب  
حضرت با عظمت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب کریم اللہ وجہہ علیہ السلام  
والاکرام گرامی دارد اللہ تعالیٰ ذات اور او پاک گرداند اللہ تعالیٰ رازہائے  
جمع مشایخ را و باقی دارد حق تعالیٰ تا روز قیامت روشنائی ہائے و آں  
حضرت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب پوشیدہ خرقہ خلافت را از بہترین  
پیغمبران ختم کنندہ بنیائیں شرط کردہ شدہ است بہ پیروی آں بہترین پیغمبر  
دوتی پروردگار عالمیاں محمد برگزیدہ شدہ خدا رحمت کاملہ نازل کند اللہ تعالیٰ  
بر محمد و بر فرزندان یاران آں محمد و سلام فرستد بر ہمہ ایشان رحمت کاملہ  
نازل باد بر کسیکی نسبت دارد آنکس با حضرت پس کسیکہ نزد بسوے ما  
و بر بسوے آں شمس الدین یحییٰ پس تحقیق خلیفہ کریم ما اور بجائے  
خود پس دست ارجندہ او نایب دست من است و فرمان برداری حکم او  
کردن در کار دین و در کار دنیا از جملہ تعظیم من است رحم کند خدائے تعالیٰ  
کے را کہ گرامی داشت من اور ذلیل خواہد کند اللہ تعالیٰ کے را کہ نگاہ ندا  
حق کے را کہ من نگاہ داشتہ ام حق اور حق تعالیٰ است یاری دہندہ و راہ  
نمائندہ و یاری خواستہ شدہ است براں خدا تعالیٰ است اعتماد کار نوشتہ  
شدہ است این سطر با بشارتہ عالیہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محمد مجتہد دارد  
اللہ تعالیٰ بزرگی اور او نگاہ دارد حق تعالیٰ خوبی اور انہ گرفتہ نگاہ دارد حق تعالیٰ او

ہم

نکتہ اول

از بدی بخت بندہ ناتواں امیر و افضل رحماں حسین اسپر محمد سپر محمد و نور علی  
 باشندہ کراماں ایں کتابت بودہ است بتاریخ بیستم از ماہ ذی الحجہ و تہمتہ ہفت  
 و بیست چہار منہم آل شیخ مشایخ طریقت آں بادشاہ عالم حقیقت آں طاہر و  
 باطن باصفا آں کان محبت و فاکہ در علم و عقل و عشق و مع و مکارم اخلاق و ایشا  
 و تحمل جفاے بندگان خداے مکافات آں سر در یافتن لہابہ درم و دینا و عہد  
 خویش مثل نداشت ز سہ ذات پسندیدہ اوصاف گزیدہ کہ در عالم از فحول علمای  
 و مشایخ روزگار و اوسط خلق از صفار و کبار عمہ متقاد و مقصد او بودہ اند نہی شیخ  
 نصیر الملت و الدین محمد طیب مضمون ذکر ایں بادشاہ عالم حقیقت مشتمل  
 بر چہار نکتہ است نکتہ اول در بیان مرحمت پرورش سلطان المشایخ  
 در باب شیخ نصیر الدین محمد عرض میدارد کاتب حروف کہ شیخ نصیر الدین  
 محمد ہم در این کتاب نظر خاص سلطان المشایخ لمحو لکنتہ بود و بنعمت  
 دینی و دنیاوی از آن حضرت مخصوص شدہ چنانکہ وقتہ خواجہ محمد گادرونی مرید شیخ  
 بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ العزیز کہ بخدمت سلطان المشایخ بیامدے  
 شے ایں عزیز و جماعت خانہ سلطان المشایخ بود چوں بہت تجرید و نفوذ  
 تا تہجد گذارد و لبیا نچہ خود ہم و جماعت خانہ گذاشت رفت شخصی آں لبیا نچہ  
 بر چوں خواجہ محمد وضو ساختہ بیامد لبیا نچہ نیافت با خواجہ محمد و بیاضای کہ غادر  
 جماعت خانہ بود و درویشے باصفا و پیرے عزیز بود در گرفت و شنودندہ درین حال  
 شیخ نصیر الدین محمد و در گوشہ خانقاہ مشغول بود چوں گفت و شنود ایشان  
 شنید لبیا نچہ خویش خواجہ محمد گادرونی داد ایں حکایت سلطان المشایخ  
 رسانیدند شیخ نصیر الدین محمد را بالا طلب سلطان المشایخ بدین یک  
 خصلت پسندیدہ مرحمت فرماں فرمود لبیا نچہ خاص خود او را داد و دعالے  
 خیر بسیار کرد و کاتب حروف از خدمت سید السادات سید حسین عم خود  
 رحمتہ اللہ علیہ سال ۱۰۸۰ کہ سہ فرمود امر و مقام حضرت با عظمی سلطان المشایخ



در شهر و ملی شیخ نصیر الدین محمود داد و ظاهر و باطن بقدر امکان از روش سلطان  
 المشایخ تجاوز نمی کند و درین کار میان خلفائے سلطان المشایخ برخوردی  
 تمام یافته است بمرتبه کمال رسیده این ضعیف گوید میرت میان جمله اصحاب  
 همچو ما ہے بود چه نسبت است بمه بلکه بادشاه بود و عجب ذاتی که بهمه اصحاب  
 حمید میان یاران اعلی موصوف بود و شهر این ضعیف گوید قطعه میان  
 اهل ارادت نظیر پیر آمد چه روش که درین راه بے نظیر آمد و ضمیر روشن او  
 هر چه کرد در عالم به بتزد اهل صفا جمله حق پذیر آمد و کاتب حروف هم از خدمت  
 سید السادات سید حسین عم خود در حمتہ اللہ علیہ سماع دارد که روزی  
 شیخ نصیر الدین محمود امیر خسرو را که از یاران اعلی بود گفت شمارا بنیست  
 سلطان المشایخ محلی و تربتے تمام است هر وقت که می خواہید بنیست  
 سلطان المشایخ محل می یابید امیر خسرو خوش گوید میرت زبے سعادت  
 و اقبال چشم نکس را به که در حال تو دستورینے نظریا بد به وقت فرصت عرض  
 داشت من غریب بنیست سلطان المشایخ بنسب تمام خوش گوید میرت  
 اے صبا بنده نوازی کن از حال تمام و وقت فرصت ہم در بندگی یاد بگو  
 که من بنده در او دھ می باشم و از سبب فراغت خلق مشغول سے  
 توانم بود اگر فرمان سلطان المشایخ باشد در صحرا یا کوہ یا خاے تعالی  
 را بفرغ خاطر عبادت کنم امیر خسرو قبول کرد که بگذرانم و امیر خسرو را  
 معهود بود که بنوبت خود چون در حاجت خانه بود سے بعد از نماز خفتن بوقت  
 استراحت بنیست سلطان المشایخ رفتے نوشتے و از هر جنس حکایات  
 کردے چنانکه در ذکر سلطان المشایخ تحریر یافته است انقضی امیر خسرو  
 درین محل عرض داشت شیخ نصیر الدین محمود کرد سلطان المشایخ فرمود  
 که او را بگو ترا در میان خلق سے باید بود و جفا و قضاے خلق سے باید  
 و مکافات آن ببدل ایثار و عطا سے باید کرد عرض میداد کاتب حروف

ادوم صوبہ  
 از  
 معبود بنیست  
 در حاجت خانه  
 بود سے  
 بعد از نماز  
 خفتن بوقت  
 استراحت  
 بنیست  
 سلطان  
 المشایخ  
 رفتے  
 نوشتے  
 و از هر  
 جنس  
 حکایات  
 کردے  
 چنانکه  
 در ذکر  
 سلطان  
 المشایخ  
 تحریر  
 یافته  
 است  
 انقضی  
 امیر  
 خسرو  
 درین  
 محل  
 عرض  
 داشت  
 شیخ  
 نصیر  
 الدین  
 محمود  
 کرد  
 سلطان  
 المشایخ  
 فرمود  
 که  
 او  
 را  
 بگو  
 ترا  
 در  
 میان  
 خلق  
 سے  
 باید  
 بود  
 و  
 جفا  
 و  
 قضاے  
 خلق  
 سے  
 باید

بر آنجمله که سلطان المشایخ بحال عقل و حکمت کرامت موصوف بود در  
 کارهای فرموده که شایان آن کار میدید یکے را فرمود که لب بر بند  
 و در بر بند و دوم را فرمود که در کثرت مرید کردن بکوشی و سیوم را فرمود  
 که ترا در میان خلق مے باید بود و جفا و قفائے خلق مے باید کشید و بالایش  
 حسن معامله مے باید ورزید و این مقام انبیا و اولیاست این کار کسبست  
 که شایان این کار است این کار من تو نیست بزرگے خوش گوید بهیت  
 تو نه مر و عشق بازی ما به بر دای خواجہ کار دیگر کن نکتہ دوم در بیان  
 مجاہدہ که سلطان المشایخ شیخ نصیر الدین محمود تلمیقین کرده است  
 و مجاہدہ مائے شیخ نصیر الدین محمود قدس الله سرہما العزیز خدمت شیخ  
 نصیر الدین محمود رحمۃ الله علیہ مے گفت که من در اوایل ایام که بخدمت  
 سلطان المشایخ قدس الله سرہ العزیز پیوستم و ارادت آوردم روزی  
 بوقت استوای زیر درخت بزرگ در خانہ سلطان المشایخ بود ایستادم  
 بودم درین حال سلطان المشایخ از بالا ابرام جماعت خانہ فرود مے آمد  
 تا درون حجرہ قدیم که درون صفہ ستون است قیلولہ کند چون این ضعیف  
 ایستاده دیدہ و حجرہ زفت و در دہلیز رفت و نشست خواجہ نصیر خادم را  
 بطلب من فرستاد چون بدولت قد مبوس رسیدم فرمود کہ بنشین چون نشست  
 پرسید کہ در دل چه داری و مقصود از این کار چیست پدرو تو چه کار کردی بنده  
 عرضداشت کہ رو کہ مطلوب من درین کار دعا مے مزید حیات مخدوم  
 عالمیان است شیخ سعدی خوش گوید بهیت بشنو نفسے دعا مے سعدی  
 اگر چه ہمہ عالمت دعا گوست و راست کردن غلین در ویشاں داز سر  
 دیدہ خدمت ایشان بزرگے خوش گوید بهیت عہد مے کردم کہ خدمت  
 کس نکنم و در ہر جہاں مگر خدا را و ترا و پدر من علما مں داشت کسودائے  
 پیشینہ مے کہ نہ بعدہ سلطان المشایخ شفقت فرمود و گفت ہا بشنو

نکتہ دوم

درانچہ من بخد مت خواجہ خود شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
 سرہ العزیز پیوستم روزے دراجودہن دانشمندے کہ یار ہم سبق من بود  
 و بھمایکجا کردہ پیش آمد چوں ہر ایا جا ہما سے رہیم کہیں پارہ دید پرسید کہ ملوانا  
 نظام الدین ترا چہ روز پیش آمد تا میں غایت اگر در شہر تعلیم نے کر دے  
 مجتہد زمانہ سے شدے واسیایے و روزگارے بہتر شدے من ایس سخن  
 ازان یار شنیدم و پہنچ گفتم و معذرتے کردم و بخد مت خواجہ خود رقم و شیخ شیوخ  
 العالم پرسید نظام اگر کسے انیاران تو پیش آید و بگوید کہ میں چہ روز است  
 کہ ترا پیش آمدہ است ترک تعلیم کہ موجب فراغت و رفایت است گرفتہ  
 و بدیں روز مشغول شدہ جواب چہ گوئی من عرض داشت کردم ہر چہ فرما  
 مخم م جہانیاں باشد بگویم فرمود کہ بگو بیت نہ ہم ہی تو مرا راہ خویش  
 گیر و برو و ترا سعادت باد امرانگوں ساری بد بعدہ شیخ شیوخ العالم فرمود  
 کہ در مطیع برو و بگو تا خوابنے پر بالوان نعم آراستہ بیان چوں آں خوان  
 آراستہ آوردند شیخ شیوخ العالم فرمود کہ نظام میں خوان طعام  
 بر سر کن و در مقامے کہ آں یار فرود آمدہ است بر سر کن بحکم فرمان خواجہ  
 آں خوان بر سر گفتم و رواں شدم و در سر اسے کہ آں یار فرود آمدہ بود آدم  
 چون نظر آں یار بر سر افتاد گریہ کنان نمود و آں خوان از سر من فرود آورد  
 و پرسیدن گرفت کہ میں چہ حال است گفتم ماجرا سے ملاقات و مکالمہ  
 شما بنور باطن شیخ شیوخ العالم را روشن شد و کیفیت از من پرسید  
 چوں تمام عرض را شنیدم میں مرحمت فرمود و جواب شما بدیں بیت مذکور  
 باز دادن دانشمند گفت اکھ بکھ اینچنین شیخے معطفے داری کہ نفس ترا  
 بدیں حد ریاضت دادہ است اکنون مرا بخد مت شیخ خود بہتر سعادت  
 پایے بوس اینچنین بزرگے حاصل کنم الغرض چوں طعام خرچ شد آں  
 دانشمند خد متکار خود را گفت کہ میں خوان بر سر کن برابر با ہیا

سلطان المشائخ گفت خیر چنانکہ این خوان آورده ام بچناناں بہرم و بہر  
 اس و انہم برابر سلطان المشائخ بخدمت شیخ شیعہ العالم آمد از سر  
 رعونت را بر خاک در گاہ آں بادشاہ اہل محبت نہاد و از محاورہ و مکاشفہ  
 و مکالمہ شیخ شیعہ العالم اسیر آنحضرت گشت و ارادت آورد این ضعیف  
 گوید بہت از دیدہ و دل بندہ شکل تو شد مہربان چہ خوش ہست ای یق  
 خوش تو بہ خدمت شیخ نصیر الدین محمود مے فرمود در اثنائے این فواید  
 کہ سلطان المشائخ بندہ خود را مے فرمود و تلقین مجاہدہ مے کرد و ابیات ترک  
 آمیز و عشق انگیز مے فرمود و آب بندہ چوں جوے آب میترخت و رقتے خوش  
 بود این ضعیف گوید بہت چشم از خون دل رواں کردہ بہ جوے خون بچو  
 آب بر در تو بہ دریں میاں سیدالکادات سید حسنین عم کاتب حروف  
 کہ وصف او از شرح مستغنی ہست و در ذکر او تحریر یافتہ در آواں جوانی در  
 عین کامرانی و پاک کشیدہ در سربستہ و دستار چہ نازنین برکت مبارک  
 انداختہ طریق جوانان خراماں از در در آمد خواست کہ از دہلیز بگذرد و درون خانہ  
 سلطان المشائخ برود درین حال سلطان المشائخ فرمود کہ سید بہ  
 بنشین سعادتی بہ تو حکم فرمان سلطان المشائخ آں صاحب سعادت  
 بنشست و در دریافت سعادت ہا و ذوق ہا کہ در آن مجلس بود شریک شیخ  
 نصیر الدین محمود شد عرض میداد کاتب حروف برائے تصدیق اس  
 حکایت بر آنجملہ کہ در آنچہ ذات پاک آں سید با صفا بجزمت فالج مبتلا  
 گشت بندہ را بارادراں اس بندہ بخدمت شیخ محمود فرستاد و فرمود  
 کہ شیخ محمود را بگوئی شمار ایاہست آنروز کہ سلطان المشائخ در دہلیز  
 نشستہ بود و فواید و ابیات مے فرمود و شما حاضر بودید من خواستم کہ از آن  
 مجلس بگذرم سلطان المشائخ مرا طلبید و گفت بیانشیں سعادتے بہر  
 چوں اس پیغام بخدمت شیخ محمود رسانیدہ شد فرمود آرسے مرا یاد آست

چوں ازاں باقی برخاستم من از خدمت سید السادات پرسیام کہ ازین  
 ابیات کہ سلطان المشایخ نے فرمود شمارا چیز سے یاد ماندہ است کہ  
 السیادات انجہ یاد ماندہ ہو گفت باقی من یاد دہانیدم باز یکم بر سر حرف  
 خدمت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سے فرمودہ اوائل مراد تھے  
 نفس مزاحمت و اذن گرفت منقص گشتم برائے دفع اوچنداں آب لیمو  
 خوردم کہ در معرض ہلاکت افتادم با خود گفتم ایں کس مردن اختیار کنند  
 آنکہ نفس مزاحم حال شود دے فرمود کہ وقتے از غایت مجاہدہ دہ روز چیر  
 نخوردہ بودم ایں خیرہ سلطان المشایخ رسانیدند و سلطان المشایخ پیشین طلبید  
 اقبال خادم را گفت کہ یک قرص بیار اقبال یک قرص با جلوای  
 بسیار آورد بعدہ سلطان المشایخ فرمود کہ ایں قرص تمام بخور من حیرا  
 شدم کہ تمامی قرص خوردن بیک دفعہ اندازہ من نباش چند روز بایست  
 تا آں قرص تمام خوردہ شود عرض میداد کہ کاتب صرف بر انجملہ مجاہدہ  
 و شغولی فام و باطن ایں بزرگ چنداں است کہ قلم از قلم آں عاجز  
 آید کہ انیکہ بدولت قدم بوس ایں بزرگ رسیدہ انداز سیمائے او کہ صورت  
 تقویٰ بود احساس کردہ اندر آخر عمر ایں بزرگ کہ کار او بکمال رسیدہ  
 بود و ذات مبارک او روح مجرد گشتہ ہوئے کہ از مجلس سلطان المشایخ  
 مے آمد آں ہوئے از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ بشام  
 جان کاتب صرف رسیدہ است و جان پڑفردہ را بعد سحری اند سال  
 ترو تازہ گردانیہ اہل دلائے کہ مجلس سلطان المشایخ دیدہ اند و بر  
 اسمعنی کہ معنیست رسیدہ بود مجلس شیخ نصیر الدین محمود را دریافتہ  
 بر سر آں حرف شدہ باشند ایں ضعیف گوید بیتی مرا از مجلس تو ہوئے  
 یارے آید خوشم ز ہوئے تو کہ سوئے یارے آید ہزار ہریر ہن دل چچ گل  
 شود پارہ ازین نسیم کہ از کوئے یارے آید چوں ایں کرامت از

از مجلس شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ مشاہدہ شاہ خلیفہ نامہ تاریں بزرگ  
 بکمال رسیدہ است عجب باشد کہ چہنیں ذات پاکے را در دنیا بگذارد مناسبت بخنی  
 بیتے است کہ بر زبان سلطان المشائخ گذشتہ است رباعی ہیج منمائے  
 رونے شہر افروز چو لہ نمودی بر سپنہ یسوزہ اک جمال تو چیست مستے  
 تو بہ وال سپنہ تو چیست ہستے تو بہ و شرح ایں بیت مشرح در نکتہ ستر گشت  
 تحریر یافتہ است الغرض بعد چند گاہ بگذشت شیخ نصیر الدین محمود بجوار رحمت  
 حق در مقام صدق قرار گرفت قدس السیرۃ العزیز و تاسیج نقل او موصیخ ہست  
 بتاریخ ہر دویم ماہ مبارک رمضان ۸۷۷ سید سبع و خمیں و سبعاۃ بعد از وفات حضرت  
 سلطان المشائخ نجفی دو سال نکتہ سیوم در بیان اشارت کہ شیخ نصیر الدین  
 محمود رحمۃ اللہ علیہ قلع نفس کاتب حروف را فرمودہ است کتب حروف روزے عجت  
 ایں بادشاہ دین نشستہ بود و بہ جمال و کمال ایں مرد مشائخ روزگار مشغول گشتہ  
 و اشارتے ایں حال تربیت فرمودہ گفت کہ نفس آدمی بمنہ کہ در خست کہ بہر ہوائے  
 شیطانی در ذات ایں کس پنجے گیرد و محکمے شود اگر آدمی بتاریج و سکونت  
 بزور عبادت و تقوی و بقوت محبت و شوق ہر روزاں درخت را بچندانہ ہر آئینہ  
 پنج او سست شود و قابل قلع گردد و بہ مدد بندگی حق تعالی و محبت پیر بیکلی قلع  
 گردا ین تقریر دلدنیر در خاطر بندہ جائے داد ہر آئینہ نصیحتے کہ مشائخ کہا کنند  
 بحق کنند زیر اچہ شیطان نفس را مقہور گردانیدہ اند و از حوائے دروئے مبارک  
 خود ایں دشمنان را بیکلی خالی فرمودہ و با حق ساختہ و از غی حق تبرک کردہ چوں  
 شیخے واصل معظی از مقامیکہ منظ و نظر حق تعالی باشد نصیحتے کنند ہر آئینہ در  
 دل جلے کرد و مصرع سخن کہ جہاں بروں آید نشیند لاجرم در دل نکتہ کہ  
 چہارم در بیان بعضے کرامات شیخ نصیر الدین محمود قدس السیرۃ العزیز  
 میار د کاتب حروف را بچکہ کہ بندہ وقتے بار ادا ان خود سید السادۃ علی الدین  
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ سید نور الدین مبارک بخش شیخ نصیر الدین محمود میفرمید

نکتہ سیوم

نکتہ  
چہارم

ایام سراب بود در اثنای راه یک از برادران گفت اگر شیخ محمود را کرامت خواهد بود شیرینی پیش خواهد آورد چوں بختی بست آن بزرگ رسیدیم و بقایا میوس آن بادشاه مشرف گشتیم خادم را فرمود که شربت بیارند چوں قدح هائے شربت برد مادادند ما را در خاطر گذشت که این آشامیدنی است ما خوردنی گفته بودیم هم در اندیشه این سخن بودیم که خادم را فرمود که شیرینی دیگر بیار عرض داشت کردیم که شربت خورده ایم بر فور بلفظ مبارک راند که آن آشامیدنی بود و این خوردنی است و کاتب حرف از خواجه عزیز المله والدین که بشرف قرابت سلطان المشایخ مشرف است سماع دارد که من گفت من وقتی بخدمت شیخ نصیرالدین محمود رفته اند علیه نشسته بودم دریں میاں از خادم دوات قلم و پارہ کاغذ طلبید چوں خادم برآورد دیدم قلم را بسیار تکرر و چنبرے بر آن پارہ کاغذ داشت بدست من داد و فرمود چوں در روضہ سلطان المشایخ رسید این کاغذ پیش روضہ نہیں چوں کاغذ بردست من داد در خاطر گذشت که بخوانم دریں کاغذ چنبرہ شدہ اند بازنہ شیخ که اول پیش روضہ بر حکم فرمان ایشان نہم بعدہ مطالعہ کنم چوں پیش روضہ سلطان المشایخ نہام بعدہ خواستم نظر کنم آن کاغذ را سپید دیدم متحیر گشتم عرض میداد که کاتب حروف بر آن بخیل چوں دوستی خواهد که قصہ حال خود کہ مترے است الہی بخدمت دوستی عرض دارد آن دوست نخواهد کہ کسی بر سر آن واقف شود تا مستوجب اسرار دیگر گردد این ضعیف گوید رباعی گرسن برو و سرتو از جان نزود و اند غم عشق تو آساں نزود و ہرگز دل پرورد نیابد در ماں و تا قصہ حال او سلطان نزود و کاتب حروف از خواجہ خیر الدین کا فور کہ میرد خوب اعتقاد است و بادرویشان فرط محبت دارد و سماع دارد کہ من گفت چوں من کہ خدمت عزیزان بتمام و دریں کار جست ایستادہ خواستم دستارچہ یا اختیار خود کہ خدمت بہ بندم چنانکہ شیخ مخدوم من اشارت کند بچنان دستارچہ بردست کنم چوں اینی دشمنی گذشت بخدمت شیخ نصیرالدین محمود

رحمۃ اللہ علیہ نعم بعد پائے بوس بخد مت بیستم و اس خطروہ دستارچہ در خاطرے  
گذشت دریں میاں خدمت شیخ خادم را فرمود کہ ترین الدین اس دستا  
چہ کہ بر من آورد و اندیا را چوں خادم اس دستارچہ آورد دیدم دستارچہ کشیدہ  
است خدمت شیخ نصیر الدین اس دستارچہ میں دہاندا را از اس روز با نایاں  
نمایب من دستارچہ کشیدہ بردست مے کھم و نیز ہمیں نجاجہ کا فورے فرمود  
کہ من از نجاجہ قوام الدین کہ مرید صادق است شنیدہ ام مے گفت مرا  
دستے کارے صعب پیش آمد و بطالبہ و مصادره موقوف گشتم دریں موقوفے  
باغیر زانے کہ پیش ازین محبت داشتم اگر توجہ مے کردم و یا سخنے مے گفتم ازین  
روئے مے گردانیدند و نہ شنودند و اگر کالائے در بازار مے فرستادم کسے نہ  
بدیں سبب عاجز و مضطر گشتم و ہم دریں حال بخد مت مخدوم خود شیخ نصیر الدین  
محمود رحمۃ اللہ علیہ نعم و با خود راست گرفت کہ بعد پائے بوس ایمنی عرض دارم و  
از باطن مبارک ایشان دعائے فرجی و مخلصی و خواست کھم چوں سعادت  
قدم بوس حاصل کردم پیش از آنکہ مطلوبی عرض دارم خدمت شیخ بکر مہود  
پرسیدان گرفت در اثنائے اس ایں بیت فرمود قطعہ دنیا چو مقد رست  
سخر و ششی بہ + رزق تو رسد بوقت کم کوشی بہ + چیزیکہ نمیخزند نفروشی بہ + گفت  
تو نے کند خاموشی بہ + الغرض بنور باطن اندیشہ مرا بر روئے من مخفف  
کرد من سر بر زمین نہادم و عرض داشت کردم کہ در خاطر بندہ ہمیں معنی بود  
کہ باطن مخدوم بر آں مطلع شد و بندہ را بدیں کراست تقویتے و استظہارے  
پیدا آمد عرض میدارد کاتب حروف کجکہ کہ چون شید محمد محمود پسر کاتب حروف کہ  
حق تعالے اورا بنیات نیک پروردہ گردانا و در حیل بود و اورا ویت کرد  
کہ اگر مرا پسرے آید نام او شیخ نصیر الدین محمود تعین کند و جامد کہ صحبت شیخ  
محمود یافتہ باشد از ازل پیرائے پو شام و در نظر مبارک او در آرم و نیز پائے  
او اندازم تا حق تعالے بر خوراری بخش چوں سید محمود قول شد بندہ بخد مت



شیخ محمود رفت خدمت شیخ ذوقیالو له بود چون از قیالو له برخواست خبر گردانید  
 درون طلبی کرے کہ داشت بر حکم معهود قیام تام آورد ہم در شائے آوردن  
 قیام بندہ را پرسید کہ شما فرزندان چه دارید بندہ تخمیر ماند و بقا مپوس ایشان  
 مشغول شد چون بنشست باز پرسید کہ شما فرزندان چه دارید بندہ گفت ہم  
 بہت عرض داشت اینخی آمدہ ام بعدہ ما جسد آنکہ این بندہ را فرزندان  
 ہم از خودگی سے رفتند و نذر والدہ سید محمود و تولد او بخد مت عرض داشت ہم  
 رضا استماع فرمود و گفت شما ساعی بنشینید تا من فی الزوال بگذارم بندہ  
 بیرون آمد بنشست کرم فرمود تنبول فرستاد بعدہ بندہ را درون طلبی دیدم  
 کہ یک مصلے خویش نزدیک زانو سے مبارک خود نہادہ است و چن گز جاہ  
 چہر ملی بالا ئے زانو سے مبارک داشت کرم فرمود مصلے بدست مبارک  
 خود کردہ بندہ را داد و فرمود کہ شما را کار خواہ آمد و این جاہ چہر ملی نیز بدست  
 مبارک خود کردہ بندہ را داد و فرمود کہ این جاہ بہت خوردک خود بارانی بکنید  
 دریں محل خادم بحضور شیخ گفت کہ این جاہ از دستار مبارک خدمت شیخ است  
 بعدہ بندہ عرض داشت کہ خوردک را نام تعیین کنند دریں سخن تأمل کرد  
 و پرسید کہ شما چہ نام است بندہ گفت محمد باز گفت برادران خوردک را  
 چہ نام است بندہ گفت سید لقمان و سید داؤد باز در تأمل شد کہ رت  
 دوم عین این تقریر فرمود کہ او را محمود نام باشد بندہ را سجاں زماں در خل  
 گذشت کہ این بزرگوار این نام بالہام ربانی تعیین فرمود و امین را بر خود کرد  
 خوردک شد خواہ لفظی خوش گوید عیت ہر کہ ز دل دامن پیراں گرفت  
 گنج بقا زین رہ پیراں گرفت عرض میں اردو کاتب حروف بر آنجملہ مطلق  
 دولت سلطان محمد تعلق کہ ملک ہندوستان عرض بسط گرفت شیخ  
 نصیر الدین محمود را حجتہ اسد علیہ کہ با اتفاق ہمہ عالم شیخ عصر بود و جمہ خلق  
 منقاد و میرا و اندامارسانیدہ این بزرگ دیں با اتباع پیران خود محل وجہ

و در مکافات آں نکو شید تا آخر عمالیں بادشاه مہم طغی در ہٹھبہ کہ از شہر مدلی  
ہزار کردہ باشد برفت از آنجا شیخ نصیر الدین محمود را با علما و بزرگاں حضور  
خود طلبید احترام ایشان بکما ہتھہ بجانیا و رد آں احتمال ایشان بادشاہ مذکور  
از تخت سلطنت و رتختہ تا بوت کردہ در شہر آورد الغرض از شیخ نصیر الدین  
محمود رحمتہ اللہ علیہ سوال کردند کہ ایں بادشاہ شمارا ایذا ہا کرد این معنی از کجا بود و فرمود  
کہ میان من و حق جل و علی معاملہ بود آں را بدیں برداشتند کاتب حروف عرض  
میدارد کہ حق جل و علی دوستان خویش را از غایت گرمی کہ در باب ایشان دارند  
بدانچہ معلوم اوست ہمیں جا میرساند تا فرمائے قیامت آئنا و صدقنا انبیا و اولیا  
را آں کشف نکر و کرم و بچل مانند برائے تصدیق یعنی حکایتے ہست در احیاء  
علوم - حکایت وین کہ پیغامبرے بود از پیغمبران نبی اسرائیل صلوات اللہ  
اللہ و سلامہ علی نبینا و علیہم اجمعین و تھے خطرہ و ضمیر مبارک او کہ  
بالاں مواخذہ فرمود کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی خُصْمِ عَظِیْمٍ فرماں شد کہ چہ میگوید  
جز برائے آں خطرہ و قیامت قبول مے کنی و یا ہم در دنیا اختیار کنی ایں  
پیغامبر صلوات اللہ علیہ جواب گفت کہ ہم در دنیا اختیار کردیم تا روز قیامت  
در عرصہ عرصات میان انبیا و اولیا از کشف خطرہ شرمندہ مانم بعدہ بفرمان  
خدائے تعالیٰ زنے و رجالہ ایں پیغامبر کہہ و ایں زن یا انواع ایذا ہا رسانید  
گرفت چوں ایں پیغمبر میدانست کہ ایں بلا اختیار است آں جفا ہا را بدل قبول  
میکرد تا وقتے چند عزیزے در خانہ ایں پیغامبر جہان آمدند کہ ایں پیغامبر بجا  
نمود خواست کہ بہمت ایشان طعامے بیار دچوں درون خانہ برفت طعام  
طلبید آں زن طعام نداد و بکھایش آمد ایں پیغامبر صلوات اللہ علیہ منقصر  
بیرون آمد و یاراں در درگاہ مبارک ادا شرا نا خوشی دیدند چنانکہ چند کثرت دروں  
میرفت مے آمد زن چیزے نداد و بارے از ایں جمع پیغامبر را پرسید کہ ایں چہ  
حال ہست کہ مشاہدہ مے شود بعدہ ما برائے خطرہ و اختیار ایں بلا ہم در دنیا بیان

نام پیغمبر  
صلوات اللہ  
و در موازل  
یاد و سہا  
آں بر نبی  
و بر پیغمبر  
صلوات  
دوستان  
خدا را  
بلا کی  
کلامند  
۱۲

فرمود الغرض در آخر عمر چند روز ذات ہمایوں صفات شیخ نصیر الدین محمود  
 راقس السمرہ العزیز رحمت شازدار فنادار بقا ہر دہم ماہ مبارک رمضان  
 عمر برکاتہ وقت چاشت ۱۰۵۰ سبوح و خمین و سبہائے رحلت فرمود و ہم در خانہ  
 شیخ نصیر الدین مقامے بود کہ سالہا آن مقام منظور نظر مبارک او بود  
 و آن دفن کردند از روضہ اولی بہشت می آید و قبلہ حاجات خلق گشتہ  
 رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ ثم ثم آن کان صفائے معدن و قال ظاهر  
 باطن بحبت و عشق آراستہ و از فوق آں از لذت دنیا و عیش بر خاستہ و پیا  
 دوست ساختہ اعنی شیخ قطب المائتہ والدین سید نور الدین تقیہ باور را  
 و ذکر این بزرگ شتمیل بر پنج نکتہ است نکتہ اول در بیان اوصاف و کثرت بکا  
 و ذوق درونی شیخ قطب الدین سید نور الدین تقیہ کہ در علم و عقل و فاضل  
 دور و بکا موصوف و مشہور بود مخصوص با سقاط تکلف سرخو نمائے خلق شد  
 گوشتہ آبا و اجداد خویش کہ عمرائے عزیز الشیخاں بحبت معبادت حق در آن  
 گوشہ مصروف شدہ تا آخر عمر خوش گذرانید و بہ پیجو جہد دنیا و ارباب دنیا میل  
 نکرد و آنچه از غیب قلیل و کثیر میرسید بدال قانع گشتہ بزرگے خوش گوید  
 شیر زبوسد بحرمت مرد قانع را قدم پیر سگ خاید بدنیاں پایے مرد ہر دور  
 و پیجو وقت و ہیج وجہ درو در گاہ کسے ندیدہ و پایے مبارک او کہ تاج سہر اویا  
 بود جز بکھنہ ادائے نماز جمعہ و یازیات آبا و اجداد از جائے بختیہ و خلایق را  
 از اطراف عالم بدر یافت سعادت قدم بوس روسے بخطہ مانسی کہ بوجود  
 مبارک او بہشتی گشتہ بود نہادہ و این بزرگ خلیفہ سلطان المشایخ  
 بود و از دودمان تصدرو امامت از فرزندان امام اعظم ابو حنیفہ کوفی  
 بود و عجبی تھے و عجب درو داشت کہ دہم از تقریر دلکشتے آتش  
 محبت شعلہ نیزد عزیزے خوش گوید میث نازنینا ماہر تو سوز میان  
 جاں نہاد و شعلہ ہائے آتشیں و رسیدن بریاں نہاد و آب چشم جگر سوز

محبوب

حسب حال

آں عاشق صادق آتش عشق عشاق را سہ افروخت این ضعیف گوید  
 ہمیت اسے کمان عشق مایہ سوز و نشان در دہ از گریہ تو آتش عشاق  
 شہزادہ عجب زندگانی داشت کہ تاجی عمر عزیز خویش بخت ثوق پیر خود  
 مصروف کار اینی بود آنکہ نام بیہ خدمت او یاد نہ کردند گریہ چنان غالبی  
 کہ از گریہ او صاف کان این راہ در گریہ میشدند امید خسرو خوش گوید ہمیت  
 بیاد داشت آں از زمین سر شکا و شہم بہر زلی کہ بر آید درخت ناز بکشد  
 این انعیف گوید ہمیت در عشق تو عالم ہمیں گریہ خون است بہ آخر ظریف  
 کن کہ حال این سوختہ چو نست بہ از غایت حضور کہ بخدمت پیر خود دست  
 زیارت سلطان المشائخ نتوانست رسید چنانکہ شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق الدین قدس سرہ العزیز وقت وداع سلطان المشائخ  
 فرمودہ بود کہ ایضا ہزار غایت بیاطن بامالکی خواہی بود ہمیں معنی لار عایت  
 کردند گے خوش گوید ہمیت از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم بہ در بہرہ نگہ  
 کتم تو می پندارم بہ شیخ سعدی خوش گوید ہمیت از خیال تو بہر شوکہ نظر  
 مے کردم بہ پیش چشم در دیوار تصور میشد بہ نکتہ دوم و بیان یافتن  
 خلافت شیخ قطب الدین منور شیخ نصیر الدین محمود از حضرت با عظمت  
 سلطان المشائخ نظام الحق الدین قدس سرہ العزیز در یک مجلس  
 مقرر را روشن ضمیران عالم باہر چوں خلافت نامہ مائے خلافت کتابت شد  
 چنانکہ کیفیت آں در صدر این باب تحریر یافتہ است این دو بزرگ در آل ایام  
 بخدمت سلطان المشائخ حاضر بودند اول شیخ قطب الدین منور  
 طاب ثاب المشائخ خلعت خلافت خود و وصیتے کہ آمدہ است شیخ  
 قطب الدین را فرمود و خلافت نامہ سلطنت سلطان المشائخ بردست مبارک  
 او دادند و فرمان شد کہ برو دو گانہ بگذار شیخ منور در جماعت خانہ آمد و دو گانہ  
 بگذار و یاراں مبارک با در کردند دریں میان شیخ نصیر الدین محمود را طلب شد

نکتہ دوم

خدمت ایشانرا خلعت خلافت وصیته که باشد فرمود و خلافت نامست مبارک او دادند شیخ نصیر الدین محمود بن سلطان المشایخ استاده بود شیخ قطب الدین منور را باز طلب سلطان المشایخ شیخ قطب الدین منور را فرمود که شیخ نصیر الدین محمود را مبارک باد خلافت بکن شیخ قطب الدین منور بچنان کرد بعد از فرمان شد که شیخ منور را مبارک باد خلافت بکن شیخ نصیر الدین محمود بچنان کرد بعد از آن زمان شد که هر یک دیگر را کنار گیرید که شمار او را این سبب تقسیم و تاخیر خاطر جمع باید داشت ایشان بچنان کردند چون این هر دو بزرگ بعد یافتن این سعادت ابدی دولت سرمدی از پیش تخت فرقد سائی سلطان المشایخ بیرون آمدند شیخ نصیر الدین محمود و سئی مبارک خود شیخ قطب الدین منور کرد و گفت وصیته که سلطان المشایخ شمار کرده است ما را بگوئید تا آنچه مرا وصیت کرده است من هم خدمت شمارا بگویم شیخ قطب الدین منور گفت که آنچه سلطان المشایخ وصیت فرموده است رسید است که بر بندگان خویش کشاده است هم شما منصف باشید که هر پیر بر کس نتوان کشاد سیر شما باشد و سیر ما با ما وصیته که سلطان المشایخ زبان درفش خود را نداده است مناسب معنی است بزرگے خوش گوید بیت عشق که ز تو دارم  
اے شمع چگل دل داند منم دغم من دغم دل شیخ نصیر الدین محمود رحمه الله علیه  
این جواب کثرت تحسین با کرد و انصاف داد و از ثقات منقولست چون شیخ قطب الدین منور را وداع شد سلطان المشایخ فرمود سخن عوارف که شیخ جمال الدین بالنسوی جد بزرگوار تو رحمة الله علیه از خدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس الله سره العزیز بوقت یافتن خلافت یافته بود و آن ایام که این ضعیف از حضرت شیخ شیوخ العالم با سعادت خلافت باز گشت چون در مائسی بخدمت شیخ جمال الدین رسیدم بعد تریت فرمودن بسیار این نسخه عوارف شیخ جمال الدین رحمه الله علیه پیش من آورد و فرمود که من این نسخه بانعت با بسیار از شیخ شیوخ العالم یافته ام امروز شما ایشانرا

می کنم باید آنکه فرزندی از فرزندان من بشمارد و پیوست در حق او ازین نعمت  
 های دینی و دنیاوی که همراه شما شده است از و در بیخ مدارید بعد سلطان  
 المشایخ فرمود و اکنون این نسخه با آن نعمتها ایثار تو کردم الغرض که نسخه تبا این  
 غایت در خاندان معظم شیخ قطب الدین منوچهر خدمت خلف استوده ایشان <sup>شایسته</sup> شیخ  
 بر جاده نور الدین نور الله قلبه بنور المعرفه که بر سیرت آبا و اجداد خود میرد امیدوار است  
 که قبله دلها شود موجود است و تعظیم تمام آن نسخه نگاه میدارد و نکته سیدوم در بیان بعضی  
 کرامات شیخ قطب الدین منور رحمه الله علیه از ثقات منقول است که در باب  
 شیخ قطب الدین منور حارسان بخد مت سلطان محمد بن خلوق انار الله بر طنه  
 یا نواع سخنان محال فرزند بادشاه سانیه بودند و لیکن جگوار آمدن نبود که این  
 بزرگ دین چیرے بگوید و یا بمکاره کند خواست که اول بدینا بفرید بعد به اس  
 قوت در خصوصت ایذا بکشاید بدین مقدمه فرمان دودیه بنام شیخ نویسیان  
 بدست صدر جهان مرحوم قاضی کمال الدین داد و گفت که بنی مست شیخ قطب  
 منور بر بدو هر طریق که دانی چنان بکن که شیخ قبول کن قاضی کمال الدین صدر  
 جهان مغفور در ره انسی آمد و آن فرمان را در دستار پیچیده در آستین کرده  
 بخد مت شیخ بر دچون خدمت شیخ شنید که صد جهان آمده است در طاق صفه  
 که قدم مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس مدسه الغیر زریه است  
 در آن مقام بنشست قاضی کمال الدین آن فرمان را پیش شیخ نهاد و از جهت  
 بادشاه اخلاص محبت بسیار خدمت ایشان پیدا کرد شیخ قطب الدین منور رحمه الله  
 علیه فرمود در آنچه سلطان ناصر الدین طرف اچه و ملتان میرفت سلطان  
 غیاث الدین بلبن در آن ایام الفخاں بود فرمان دودیه بخد مت شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق الدین بر د شیخ شیوخ العالم فرمود که پیران ما پنجین  
 ما قبول نکرده اند غالبان اینکار بسیار بدیشان ہی چیت نکرده و نکته کرامات شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق الدین قدس مدسه الغیر شرح در قلم آمده است

نکته سیدوم  
منقول  
است

و نیز شیخ قطب الدین منور رحمة الله علیه قاضی کمال الدین را گفت که شما  
 جہاں آید و اعظم مسلماناں اگر کسی مخالفت پیران شود کند باید که اورا ناصح و  
 مانع باشید نہ کہ ترغیب کنید قاضی کمال الدین از جواب شیخ قطب الدین منور  
 بنایت شرم نہ گشت بمغفرت تمام از پیش برخواست بخدمت سلطان محمد  
 وعظمت کرامات شیخ منور بنوعی تقریر کرد کہ دل سلطان بکلی نرم شد مشفق  
 و مہربان شد و شیخ قطب الدین منور مشغول بود قلن سے آمد و مسافت آغاز کرد و چیز  
 توقف کردن گرفت و بد آنچہ اورا میداد قانع نمیشد چوں سفارت او بسیار شد شیخ  
 فرمود اے مردار کہ در میان مکر داری اول بار سے آخر خراج کن درین محل رسید  
 جمال الدین مرید و معتقد بخدمت ایستادہ بود چوں این سخن از زبان صاحب  
 شیخ شنید فی الحال برآں درویش و چغشید و از مکر آں نادر ویش میبخت تنگہای  
 ز سبیل آمد و کاتب حروف از خواجہ کافور کہ معتقد درویشان است سماع  
 کرد او سے گفت کہ من وقتے بایسہ نفر دیگر در حبس بادشاہ عہد افتادہ بودیم و از سر  
 مال و جان بر خاستہ و دل از حیات عزیز برداشته و گوش بر نفس صاحب لال ہنار  
 تا مگر از نفس صاوتے مخلص شویم چنانکہ ہر چہا کس باتفاق از شہر و ملی شخصے راجد  
 قطب الدین منور فرستادیم و آں شخصے را گفتیم کہ تو بخدمت آں بزرگ برد  
 ہمیں فاتحہ درخواست کن و سچ کیفیت جس نامگو چوں آں شخصے بخدمت آں  
 سرور صاحب لال عالم رسید بعد قدم بوس فاتحہ التماس کرد بعد خواندن فاتحہ شیخ  
 قطب الدین منور فرمود کہ ای شاں چہا کس کہ مجبور شدہ کس از ایشاں غلام  
 خواہند یافت فاما چہا رمی کس اگر چہ مرید منست از عمر او چیز سے نمادہ است  
 ہمینکہ ایں نفس از زبان مبارک شیخ قطب الدین منور سبیل آمدن شخص  
 بارگشت ایں بشارت بارساں بعد چند روز ما سہ کس خلاص یافتیم و آں  
 چہا کس بسعادت شہادت رسید نیکمہ چہا رم و در بیان ملاقات شیخ قطب الدین  
 منور قدس سرہ العزیز با سلطان محمد غلامی انا را لہ شدہ اند از ثقات منقول است

منور

منور

در آن ایام که سلطان محمد طرب خطه هاشمی رفت و دولتی که چهار کرده از هاشمی  
است نزول کرد نظام الدین نزاری عین تخلص الملک را که مجرم از ظلم بود دیدن  
حصار هاشمی فرستاد تا کیفیت خبری و دستي حصار تفحص کرد چنانکه نزد یک طایفه شیخ  
قطب الدین منور رسید که این خانه از آن کیست گفت از آن شیخ قطب الدین منور  
خلیفه سلطان المشایخ گفت عجب آ بادشاه اینجا بیاید و این شیخ دیدن نیا  
الغرض چون کیفیت حصار بر سلطان آورد گفت اینجا شیخ هست از خلفا سلطان  
المشایخ دیدن بادشاه ننماده است سلطان را نخوت سلطنت در کار آمد شیخ  
حسن سر بر نه که صورت چاه و تکیه بود بخدمت شیخ قطب الدین منور طلب  
فرستاد چون حسن سر بر نه نزد یک طایفه شیخ قطب الدین منور رسید لازم جوانب  
خود را دورتر گذاشت خود تنها پیاده آمد و در دلهیز شیخ در گوشه سر برد و زانوسه خود  
نهاد و نشست خود را پیدانکرد چون ساعتی نیکو بگذشت خدمت شیخ منور  
بالای بام مطبخ متصل دلهیز مشغول بچق بود چون از مشغولی فارغ شد بنور طین  
دانست که حسن سر بر نه در دلهیز نشسته است شیخ زاده نور الدین را گفت که آیند  
پیش و منتظر است بطلب بیا چون شیخ زاده در دلهیز آمد و دید که شیخ حسن  
بر نه هم بر آن هیئت نشسته است شیخ زاده گفت شما این رگی شیخ می طلبد  
حسن سر بر نه بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد بعد سلام و مصافحه نشست  
و گفت که شما را سلطان طلبیده است شیخ منور فرمود که درین طلب اختیار بردست  
من هست یا نه او گفت غیر مرا فرمان است شما را بر من شیخ فرمود و الحمد لله بافتیک  
خود منی روم بعد روم مبارک سو اهل خانه کرد و فرمود که شما را بخدا سپردم  
این سخن گفت و بکف مبارک خود و عصا بردست گرفت پیاده روم  
شد چون حسن سر بر نه در میان شیخ قطب الدین منور علامات اعلان حق تعالی  
شاهد کرد و از تکلف ریاکاری دید گفت شیخ چرا پیاده میروی اسپان دور  
میرود سوار شو شیخ فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم که پیاده توانم

مقاله



رفت چوں ایں بزرگ نزدیک خطیرہ آباؤ اجداد خود رسید اور گفت چہ می گوئی  
 زیارت کنم گفت نیکو باشد خدمت شیخ در پایان جہ و پدر خود رفت بعد زیارت  
 عرض شد کہ سن از گنج شما باختیار خود بیرون نیامده ام فاما مرا سہے برند  
 و چند نفر آدمی کہ بندگان خدایند بے خرج گذاشته ام چوں از روضہ بیرون  
 آمد دید شخصی مبلغ سیم بردست کردہ ایستادہ شیخ فرمود چیست آں مرد گفت من  
 نظرے کردہ بودم غرض من چاہل شد شکرانہ بخدمت شما آوردہ ام شیخ آں  
 شکرانہ قبول کرد و فرمود کہ در خانہ من خرچہ نہ داشتند بپدید در خانہ ربیع الفرض  
 چوں آں بزرگ در منزل پستی کہ چہار کڑہے از مانتھی است پیادہ آمد  
 سلطان را از آمدن شیخ خبر شد و شیخ شخص از محالہ آں بزرگ کہ معاینہ کردہ  
 بود باز نمود آں بادشاہ از غایت تجبر و تکبر اغماض کرد پیش خود بطلب و از اجابہ  
 طرف دہلی روانہ چوں سلطان در شہر دہلی رسید بجهت ملاقات شیخ را پیش  
 خود بطلبید و راثنائے آنکہ شیخ پیش مے رفت مستحق شیخ سلطان السلاطین  
 فیروز شاہ را خلد آمد ملکہ و سلطانہ کہ در آں ایام نایب باریک بود رسید  
 کہ مادر ویشانیم آداب آں مجلس بادشاہاں سخن گفتن با ایشان نمیدانیم  
 چنانکہ اشارت شود و چنان کردہ آید بعدہ آں بادشاہ حلیم و کریم گفت ہر کسے  
 و رباب شما بخدمت سلطان سخن گفتن کہ او جلوک و سلاطین التفات مراعات  
 نہ کند چوں اینمیں بخدمت را تواضع و مسامحت اخلاص میاید کرد  
 و دریں حال کہ شیخ پیش میرفت شیخ زادہ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ بلغۃ اللہ تعالیٰ  
 صبلغ الرّجال در عقب شیخ مے رفت ہیبت و عجب ہجوم امر او جلوک در گاہ  
 ایں بادشاہ چنان در دل شیخ زادہ اثر کرد کہ دلش از حال بشد سبب آنکہ  
 شیخ زادہ را حالت سن بود و ہیج و متے و در در گاہ باشا ماں ندیدہ بود و ہمہ  
 شیخ قطب الدین منو باطن بر احوال شیخ زادہ مطلع شد سر پس کرد و فرمود کہ بابا  
 نور الدین رحمۃ اللہ علیہ و الکبری یا عظمۃ اللہ شیخ زادہ مے فرمود و بجزو آنکہ ایں سخن

شیخ زادہ  
 نور الدین  
 قطب الدین  
 منو باطن  
 بر احوال  
 شیخ زادہ  
 مطلع شد  
 سر پس  
 کرد و  
 فرمود  
 کہ بابا

بسبح من رسید تقویت در باطن من ظاهر گشت اطمینان و تهنیت حاصل  
 آمد چنانکه آن مبدیت و عزت دل من بکلی زایل شد و آن امر الوملوک و نظر من  
 بسجود گویندان نمودند الغرض سلطان دانست که این ساعت شیخ خواهد آمد آنکه  
 نشسته بود بایستاد و کمال بدست گرفت خود را بگزاند آهتن مشغول گرد تا آنکه خدمت  
 شیخ قدس سره العزیز درآمد چوں سلطان در پیمائش شیخ علامات مردان حق  
 دید تعظیم تمام پیش آمد مصافحه کرد خدمت شیخ بوقت مصافحه دست سلطان چنان  
 محکم گرفت که در لقمه اولی که چنان بچنگ آمد لیا خدای رب تعالی ظلم بجای میسراند  
 از دل منعقد شد و گفت که من دیر شمار سیدم تربیت نفرمودند و ملاقات خویش  
 مشرف نگردانیدند شیخ فرمود که اول هاشمی بنگرید بعد درویش بجای هاشمی  
 این درویش خود را درین محل نیاید که ملاقات بادشاهان کن در گوشه یک کوی  
 بادشاه و کافران اهل اسلام مشغول می باشد معذور می باید داشت سلطان محمد  
 از صفات شیخ قطب الدین منور و تقریر کلمات ایشان که از تصنع عاری بود  
 دل نرم و سلطان السلاطین فیروز شاه را که حکم بجای و اخلاق خلقی موصوف  
 است فرمود که آنچه مقصود و مطلوب شیخ است بچنان کنی بهدین محل خدمت  
 شیخ منور رحمة الله علیه فرمود که خداوند عالم مقصود من فقیر و مطلوب من کنج  
 جد و پیر بعد خدمت شیخ بدولت بازگشت منقولست که اعظم ملک که بر معظم  
 مرحوم مغفور که با وضاعت خلق کرم موصوف بود می گفت که سلطان می فرمود  
 قبولاً هر که از مشایخ روزگار بوقت مصافحه دست من گرفته است البته دست او  
 لرزیده است مگر از آن ایس بزرگ که بقوت دین محکم گرفته بود من دانستم ایس  
 بزرگ از آنها نیست که حاسداں رسانیده اند از پیمائش او هابش نیست  
 کردم بعد بادشاه سلطان السلاطین فیروز شاه را و خواهر ضیاء الدین  
 برنی را بخدمت شیخ منور فرستاد و یک لک تنگه انعام فرمود شیخ منور گفت  
 نفوذ بایست که ایس درویش یک لک تنگه قبول کند چوں ایشان بخدمت سلطان

منقولست

آمدند و گفتند کہ شیخ قبول فرمائیے کن فرمان شد کہ پچاہ ہزاریدہ ایس بزرگان  
 بخد مت شیخ باز آمدند ایس نیز قبول نکرد بعدہ سلطان فرمود کہ اگر شیخ ایس  
 مقدار قبول نکند خلق مرا چو گویہ چوں دیں باب سخن بطلویل کشید و بدو ہزار  
 تنکہ رسید سلطان السلاطین فیروز شاہ و مولانا ضیا و الدین برین گفتند  
 کہ ما کم از ایں نتوانم پیش تخت فرکر دن کہ شیخ ایس قدر ہم قبول نمیکند شیخ  
 فرمود سبحان اللہ درویش را دوسیر کجی دایگے سیر و غن کفایت باشد اورا  
 ہزار ماہی کن بعدہ بر کوفع اندا دبا کاح خلصاں دو ہزار تنکہ ہزار چاہ قبول کردند  
 و از اں فتوح بیشترے در روضہ سلطان المشائخ و در روضہ شیخ الاسلام  
 قطب الدین بختیار و بعد مت شیخ نصیر الدین محمود و باقی بہر کسے دارد  
 بعد چند روز با عظمت و کرامت تمام بجان ہائسی روانہ شیخ سعدی شریف  
 قطعہ رقم جیشم ما خواہی نہاد دیدہ در رہے نہم نامیروی و دیوہی  
 و دل بہرہ تست و تانہ پنداری کہ تنہاے روی و نکتہ نجم در بیان سماع شنید  
 شیخ قطب الدین منور نور اللہ قبرہ بانوار القدس عرض میدارد کاتب حرم  
 محمد مبارک العلوی المدعو بامیر خور در آنجملہ در آن ایام کہ شیخ قطب الدین  
 منور سلطان محمد بلا بر خود دروہلی آورد در روضہ سلطان المشائخ  
 دعوت عرس شد در آن جمع شیخ قطب الدین و مولانا شمس الدین یحیی  
 و شیخ نصیر الدین محمود و قریں مدار و اہم حاضر بودند و انوار سعادت ہا کہ در آن  
 سماع از غیب منزل مے شد کاتب حروف معاینہ کردہ عجب گریہ و ذوق  
 و صفائے کہ در سماع شیخ منور و قطرات آب چشم از چشم مبارک شیخ منور  
 چوں مروارید بر جاسن متصفیے ایشان مے غلطید و در آن محل در عین  
 رقص سر مبارک بہائے حاضران مجلس گریہ کنان مے نہاد مصرع پائے  
 بزرگان گرفت گریہ عثمان قہ و بر زبان حال ایں بیت مے گفت بیت  
 زندہ ام من بیا و شیخ بلے جان من بیا و شیخ شد آرسے و ذوق

شوق شیخ قطب الدین منو که در آن مجلس شبت کاتب حروف تالین  
 غایت در درونه خود احساس کند و از آن انبساط عاشقانه می کشاید خوش  
 کس که از یاد او راحته بد لها برسد این ضعیف گوید عیت خوشوقت آن  
 کس که از راحته رسد + بر جان اهل عشق که مشتاق حضرت اند + و اگر  
 عرض می افتد هم در آن ایام شیخ قطب الدین منو در روضه سلطنت  
 المشایخ شے مشغول شد مصرع شب محرم عاشقان است شبهای  
 طلب + و از آن نیاز مانجی دوم و شیخ خود در میاں آورد الغرض والد کتاب  
 حروف رحمة اللہ علیہ ترتیب طعام کرد و بدست کاتب حروف بخدست آن  
 سرور اهل محبت عارفان فرستاد و این بزرگ درون عمارت چهار دری که متصل  
 گنبد خواجہ جمال مرحوم است مستقبل قبلہ با حضوری تمام نشستہ بود چوں  
 نظرایں بندہ پر روضے مبارک اوقات دیدن شایه حساب ولایتی که ظاهر  
 از باطن عشق آمیز ادحاکایت میکرد ز رے صفاء ز رے ذوق که حق تعالی  
 در ذات مبارک او نهاده بود و در اثنا طعم خوردن تبسم می فرمود و بہر  
 تناول می کرد و بریں بندہ می گفت کہ طعام دست پنختہ جدہ بزرگوار تو  
 کہ بخیر است شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز  
 بیعت داشت بسیار خورده ام مارا بر شما و شما بر حقوق بسیار است حق  
 تعالی از او ختم گرداناد و بندہ از سعادت مواکلت خدمت ایشان بر  
 حکم این حدیث قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ  
 مَعَ مَخْفُوفٍ فَقَدْ عَفَرَ لَكَ امِید و از مغفرت گشت احمد مد علی ذلک  
 منہم آن زاهد روحانی آن عابد سجانی کہ در علم و تقوی و ورع و زہد  
 کسے بود و در فقه ہر دو جلد ہدایتہ یادداشت و در علم سادگی قوت القلوب  
 و احیاء العلوم تحت اللسان بود با اینہ فضاہل زائر احمدین حسب انصیبین عنی  
 لہنا سام اللہ والدین الثانی خلیفہ سلطان المشایخ و ذکر این بزرگ شعل

الحقیقت  
 چنانکہ  
 در این  
 مجلس  
 حضرت  
 شیخ  
 شمس  
 الدین  
 علی  
 بن  
 ابی  
 طالب  
 فرمود  
 کہ  
 ہر  
 کس  
 کہ  
 با  
 شیخ  
 شمس  
 الدین  
 علی  
 بن  
 ابی  
 طالب  
 خورد  
 و  
 شربت  
 او  
 بنوشید  
 از  
 عذاب  
 آتش  
 برآید

بر سر تکیه است تکیه اول در میان عظمت او و محبت هائے سلطان المشایخ  
 و در باب او سبحان الله صورت بد و مریع بود و طریقه او طریقه سلف معاملة او معامله  
 صحابه رضوان الله علیهم جمعین این بزرگ میان یاران اعلیٰ مشهور بود و سلطان  
 المشایخ فرموده در باب او که شهر دلی در حمایت اوست و بزرگ در راه  
 میرفت مصلی از دوش مبارک او افتاد و خدمت مولانا را از غایت شغل باطن ازینجا  
 خبر چور تیر به راه رفت شخصی از عقب او از داد که شیخ مصلی و شما افتاده است  
 چند کت شیخ شیخ آواز داد چوں خدمت لانا خود را شیخ نمیدانست این نام را  
 بخود راه نداد تا آنکه آواز دهنده مصلی از زمین برداشت دنبال مولانا و دیده  
 خدمت مولانا را دریافت و گفت که شمار چند کت آواز دادم که شیخ مصلی خود را  
 بستان شما شنیدید فرمود که اے عزیز من شیخ نه ام و خود را این مرتبه نمیدانم  
 الغرض بدینجای بزرگ را ازین نام و شهرت احتراز بود و منقول است در انچه  
 این بزرگ از زیارت خانه کعبه گزار گشت درین دیار روزی جمعه بود در مسجد  
 کیلو کهری آمد و در او اهل سلطان المشایخ را معهود بود که بعد از نماز باید آمد و مسجد  
 جمعه کیلو کهری میرفتند و مشغول میشدند و در کیلو کهری خانه بجهت قیلوله  
 و وضو ساختن سلطان المشایخ بغایت مضافاً و مختصراً ساخته بود و در الغرض  
 خدمت مولانا بوقت چاشت رسید با خود راست گرفت که این نماز در گوشه مسجد  
 مخفی بنشینم بعد از نماز قدم بوس سلطان المشایخ حاصل کنم خدمت مولانا بچنان  
 کرد سلطان المشایخ را بنوباطن معلوم شد و اجازه ابو بکر مصلی دارد و فرمود که برو  
 مولانا حسام الدین میں ساعت از خانه کعبه رسیده است و درین مسجد بگوشه  
 نشسته بطلب بیار چوں اجازه ابو بکر مصلی دارد و گوشه هائے مسجدی طلب گرفت  
 و گوشه نشسته مشغول یافت گفت شما را سلطان المشایخ طلبت  
 مولانا در حیرت شد که من خود را مخفی نمودم اما چوں سلطان المشایخ مکاشفت  
 عالم است مخفی نتوان ماند الغرض خدمت مولانا سعادت قدم بوس حاصل کرد

و برحمت و شفقت سلطان المشائخ مخصوص گشت بعد سلطان المشائخ  
فرمود چوں کسے خواہد کہ شرف زیارت خانہ کعبہ شریف شود باید کہ بہت زیارت  
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم علیحدہ نیت کند و بروما مستوجب زیارت  
خاص حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم گردد و بطیفیل زیارت نکرده باشد  
چوں خدمت لانا یعنی از سلطان المشائخ شنید دانست کہ باہم ربابی  
سلطان المشائخ این فرمان میرساند ہماں ساعت نیت زیارت پیغمبر  
علیہ السلام در قمیہ خود مصمم کرد و زیارت پیغمبر علیہ السلام در مدینہ باز بدل رفت رشتہ  
مرحمت پیغمبت ترقی درجات مرد و زہے خوب عقداوی میرد و قبول کرد  
حکم پیر و بنفاد رسانیدن فرمای پیر نکتہ دوم در بیان ملاقات میان مولانا  
حسام الدین ملتانی و مولانا شمس الدین سیحی و مولانا علاؤ الدین نیلی قوی  
سراج العزیز مقرر صاحب ران عالم باد و نئے مولانا شمس الدین سیحی و مولانا علاؤ الدین  
نیلی رحمۃ اللہ علیہما از او وہ یکجا خدمت سلطان المشائخ آمدند و رسم سلطان  
المشائخ این بود چوں یاران او وہ میرسید ند بعد دریافت سعادت قدم بوس  
سلطان المشائخ فرماں شد کہ زیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ بروید چوں بدای دولت رسیدہ باشید در شہر و آئید و یاران شہر  
ہم ملاقات کند حکم فرماں مولانا شمس الدین و مولانا علاؤ الدین زیارت  
شیخ الاسلام قطب الدین بختیار رفتند چوں از آنجا باز گشتند در شہر آمدند بعضے  
یاران را دیدند بعدہ بخدمت مولانا حسام الدین ملتانی آمدند خدمت مولانا در خانہ  
خانہ دیدند ہمیں یک چہیری نیم کہنہ مختصر درویشانہ چنانچہ خواجہ سنائی گوید  
داشت لقاں یک گز چکے تنگ چوں گلو گاہ نامے و سیدہ جنگ بوا لفظ قبولے  
سوال کرد و بے چہیت این خانہ شش پادشہ و سہ پادشہ بادل سر و چشم  
گرایان گفت **هَذَا الْمَنْ يُمُوتُ كَيْفَ يَمُوتُ** در اندیشہ این خانہ بود کہ خدمت مولانا  
طالع شد این ہر و بزرگ استقبال کردند مولانا را دیدند پیر استنہ سبزیم گیس پوشیدہ

نکتہ دوم

روشن کند  
المنطقۃ  
فرار و  
یادداشت  
قدم  
این براس  
کعبہ کوئی  
است  
است

در یک دست مبارک او قدرے کچری در یک دستارچه کرده و در دوم دست تقدیر  
 بہیزم با خود گفتند اینک طریقہ سلف اینک مسلمان فی صرف الغرض یکدیگر ملاقات  
 کردند مولانا شمس الدین سچھے التماس کرد کہ اس بہیزم بدست من فریاد لانا علما و اولاد  
 نیلی گفت کہ اس دستارچہ کچری بمن ہیڈ تا بمنزل گاہ شہار برسانم و ازین سعادت بہر  
 گیرم خدمت مولانا حسام الدین فرمودند کہ شہار مجر داید و تعلقہ نہارید فاما من شہر  
 قبول کردہ ام بار کشی حق من است خدمت مولانا درون خانہ رفت کچری و بہیزم رستا  
 و تہ بختن فرمود و پوریا کہنے بدست گرفته بیرون آمد و اس بزرگوار گفت کہ نشینید و  
 خود ہم بنشست بعدہ مولانا شمس الدین سچھے یک میز پیش آورد و مولانا  
 علما و الدین ایک تنکہ نقرہ بعدہ بکامیات مشایخ و ماثر سلف مشغول گشتند ہم  
 و را شنائے اس حال وقت چاشت رسید تاجار چاشت مشغول شد ند بعد ادا  
 چاشت خدمت مولانا حسام الدین اس کچری و صحنے مختصر کردہ و بر آں قدرے  
 روغن نہادہ طریق درویشاں پیش آں عزیزاں آورد چوں کچری خوردہ بوقت  
 برخاستن خدمت مولانا حسام الدین تنکہ نقرہ کہ خدمت مولانا علما و الدین  
 آوردہ بود پیش مولانا شمس الدین سچھے نہاد و اس میز کہ مولانا شمس الدین آورد  
 بود پیش مولانا علما و الدین نیلی آوردہ و معتذر کردہ چوں اس بزرگاں بخدمت  
 سلطان المشایخ آمدند سلطان المشایخ کیفیت زیارت ملاقات یاران شہر  
 پرسیدن گرفت اس عزیزاں عرض داشت کہ درند چوں ذکر ملاقات مولانا حسام الدین  
 کردند سلطان المشایخ بمع رضائے شنیدند و آب و چشم مبارک مے گردانیدند  
 دریں میاں سلطان المشایخ اقبال خادم را طلبید فرمود کہ برو چیزے سیم  
 بیار اقبال پہلے تنکہ آورد و فرمود کہ برو جامہ ہم بیار جامہ نیز آورد بعدہ مصطفیٰ  
 کہ بر آں خود نشیہ بود آں مصطفیٰ نیز نزدیک آں سیم نہادہ و خواجہ رضی را کہ ایک  
 آنحضرت بود و در سرعت مشہی بر باد سبقت کرد سے طلب مود و گفت کہ اس مصطفیٰ  
 و جامہ سیم بر مولانا حسام الدین بیرو برساں چوں خواجہ رضی اس نعمت

دینست  
میں پند

نکست  
منقول

بیس

بیکراں و خلعت فزاواں بخدمت مولانا آور و خدمت مولانا حسام الدین پر رسید  
 کہ این مرحمت حق من از کجاست کہ این محل نذر م خواہہ رضی گفت من نمیدم  
 و ما علی التسنو لالا البکدغ مولانا گفت آں زمانکہ سلطان المشایخ  
 این مرحمت منے فرمود و بخدمت سلطان المشایخ کیاں بودند خواہہ رضی  
 گفت مولانا شمس الدین بچیے و مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزانے دیگر  
 خدمت مولانا دانست کہ ایشان چیزے گفتہ اند خدمت خواہہ رضی را گفت  
 این عزیزان برائے تحس حال درویشاں مے آیند چرا شاید کہ این بزرگاں  
 تحس حال فقیراں کنند الغرض چوں خدمت مولانا حسام الدین برہنہ خود  
 بخدمت سلطان المشایخ آمدن این عزیزاں ملاقات کرد خدمت مولانا فرمود  
 کہ شما چہ کردید من کہ رام کس با ہم کہ ذکر من بخدمت سلطان المشایخ کنید مارا  
 است کہ در ترحال یکدیگر کو نیم ہزار ہجو من بندہ این گاہ اند کہ ہیچ کسے از حال  
 ایشان معلوم ندارد و آنکہ سلطان المشایخ مکاشف عالم است آں حکے  
 دیگر است شیخ سعدی خوش گوید بیت تاجہ مرغ کم حکایت پیش عنقا کردہ اند  
 تاجہ موم کم سخن پیش سیلماں کردہ اند الغرض این بزرگاں خدمت مولانا  
 جواب گفتن چوں از خدمت شما باز گشتیم بخدمت سلطان المشایخ آمیم  
 فرمود شما کیاں را دیدید و ملاقات چگونہ بودمان تو استیم کہ چیزے از کیفیت ملاقات  
 عزیزاں پنہاں داریم بضرورت گفتہ شد معذور دارید نکتہ سیوم در بیان خلا  
 یافتن مولانا حسام الدین ملتانی از حضرت سلطان المشایخ نظام الحق  
 والدین قدس سرہ از ثقات منقولست دوم روز آنکہ شیخ نصیر الدین  
 محمود شیخ قطب الدین منو قدس سرہما العزیز خلافت یافتہ مولانا حسام الدین  
 را بخدمت سلطان المشایخ طابہ چوں خدمت مولانا حاضر شد مے فرمود کہ از  
 غایت ہبات و عظمت سلطان المشایخ حوٹے از وجود من رواں شوں غلا  
 و خلعت خاص و ظہر مبارک سلطان المشایخ بمن دادند دریں محل عرض شد



کردم که مخدوم عالمیاں و حق این بیچاره شفقت فرمود و این بنده را بدولت خلافت  
 خود رسانیده وصیت چسیت بنده بچند سلطان المشایخ و سایر بزرگان استین  
 مبارک خود بیرون آورد و بعد با انگشت شهادت جانب الاشارت کرد که ترک  
 دنیا ترک دنیا ترک دنیا و فرمود که کثرت مریدان نگوشتی بعد مولانا باز عرض داد  
 که اگر فرماں شود در شهر بنام بر سر آب روان سکونت کنم زیرا چه در شهر آب چاه  
 است بدان وضو ساختن آسان می شود فرماں شد که هم در شهر بمانی تا کنی کلید  
 من الناس نفسی خواهد از مقامی آسوده تر بجنبانم و در محل دارد که اوقات  
 ترا متفرق گردانند هر آینه چون از شهر بیرون آئی و بر سر آب سکونت کنی غریب  
 و شهری بنشان بر تو برسد که فلان درویش در فلان جائی نشست کرده  
 است و مراحم وقت تو شوند و در آب چاه با اختلاف علم است و در بابی شرعاً  
 و مستی هست و دیگر عرض داشت کرد که بر من قتی فتوح میرسد چیزی نصیب  
 نمی کنم و چیزی از برای آیندگان دادم و قتی چند روزی گذرد که چیزی نصیب  
 و فرزندان مرا حجت نمایند و آینه محروم می شود درین محل قرض کنم سلطان  
 المشایخ فرمود آنکه قرض کنی از دو حال بیرون نیست یا برای خود و یا برای  
 آئینده و آئینده بر دو نوع است یا مسافراست که از دور دست می رسد و یا هم از  
 شهر است که بدین کس آمد و شد دارد آنکه مسافر است اگر سبیل به نیت او قرض  
 کنی شاید زیرا چه مسافر معذور نخواهد داشت آنکه آمد و شد برین کس دارد و برا  
 او تکلیف حاجت نیست هر چه هست هر که هست آنکه برای خود قرض کنی  
 اگر تو فتوح خواهی رسید خرج خواهی کرد و اگر چیزی نخواهد بود قرض خواهی کرد  
 و هر دو حال مراد حاصل خواهد شد پس درویشی خواهی کرد درویش آن شد  
 که اگر چیزی موجود دارد خرج کند و الا صبر کند بر نامرادی بسازد و خود را و تدبیر  
 نماند از بعد فرمود درویش را هر دو سبب نماید بود هر دو نوع است صورت  
 و معنوی اما صوری آن درویشانند که در بدو یکگردند چیزی می خواهند اما معنوی آن

چند روزی گذشت

درویشانند که در کج خانه بخود مشغول باشند و در خاطر بگذرانند که از زید و عمر مرا  
 چنیس خواهد رسید هر دو کھوی بواز هر دو معنوی است زیرا هر دو کھوی چنانچه  
 هست نماید اما هر دو معنوی ظاهر خود را بطریق مشغولان حق مے نماید و باز  
 دید و مکر و دغ و فریبند که کس را این معامله باشد باز ایم بر سر حزن منقولست  
 که وقتی قاضی محی الدین کاشانی رحمه الله علیه بخدمت سلطان المشایخ  
 آمد عرض داشت که در خواب دیده هست که سلطان المشایخ سوار شده  
 است و دوازده یار برابر بخند و هم سوارند جلے میزند یکے از ایشان مولانا  
 حسام الدین ملتانی است سلطان المشایخ فرمود یکے بود از مردان  
 شیخ شیعخ العالم فرید الحق الدین قدس سره العزیز در خواب دید که شیخ  
 شیعخ العالم در کشتی باشش یار سوار است یکے از ایشان این ضعیف بود عرض  
 میداد که کاتب صوفی را بخدمت رسان که استی بزرگ است خدمت مولانا حسام الدین  
 را که سلطان المشایخ نظیر خویش در حکایت او آورد و وقتی مولانا حسام الدین  
 بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت که مخدوم خلق کرامت مے طلبد فرما شد  
 الکرامۃ علی الیستقامۃ علی بابا لغیب تو در کار خویش مستقیم باش  
 کرامت چند طلبی آخر الامر در آن سال که خلق شهر را در و یو گم روانے کردند  
 خدمت مولانا در گجرات رفت و همانجا بر حمت حق میوست خاک پاک  
 امروز حاجت روا خلق آن دیار است رحمه الله علیه من هم آن عالم ربانی  
 آن عاشق سبحانی که بوفور علم و لطافت طبع و شدت مجاهده و ذوق مشاهد و  
 نهایت ترک تجرید و کثرت گریه میان یاران اعلی مشهور و مذکور بود و همنی مولانا  
 فخر المله و الدین زرداری قدس سره العزیز و این خلیفه سلطان المشایخ  
 بود سبحان الله سبحان الله گوئی این بزرگ مجسم از عشق بود هر که در سماع او  
 نظر کرے تحقیق دانست که این بزرگ از اوصالان درگاه حق تعالی است و ذکر  
 این بزرگ شمل بر شش نکته است نکته اول در بیان ارادت آوردن مولانا

منقولست

 سله  
 کرامت  
 استقامت  
 است  
 دوازده  
 نکته

نکته اول

فخر الدین زراوی بحضرت سلطان المشایخ نظام الحق الدین قدس سرہ العزیز خدمت شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سماع ہست کہ مے فرمود  
 درانچہ من در شہر تعلیم نے کردم در مجلس مولانا فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ  
 حاضر مے شدم در آن مجلس مولانا فخر الدین زراوی دامیان بوشی بخد مت  
 فخر الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ ہدایہ فقہ مے خواندند و در آن مجلس  
 تیر طبع و تجارت ترازیات ہر دو متعلی نبود و در آن مجلس ہر بار کہ ذکر سلطان  
 المشایخ بیفتا دے ایشاں طریقہ اہل تعصب کر مے کردند و ماسخت ہوا  
 آمد مے من مے گفتم ایں سخنان تا غایت مے گوئی کہ آں بادشاہ اہل دین  
 رانندہ آید الغرض روزے ایشاں را بر آں آوردم کہ بخد مت سلطان  
 المشایخ بیاید ایشاں بدیں رضا دادند چوں من ایشاں بخد مت سلطان  
 المشایخ پیوستم بعد مے بوس شستم سلطان المشایخ فرمود کہ شما کجا میسید  
 گفتند در شہر بعدہ فرمود کہ تعلم کجا مے کنید گفتند بخد مت مولانا فخر الدین ہانسوی  
 باز رسید کہ چہ بحث مے کنید گفتند ہدایہ بعدہ فرمود سبق کجا رسیدہ ہست  
 فخر الدین نزدیک من نشستہ بود بیشتر شدہ نشست آں محل سبق را  
 تقرر کرد و شبہ کہ در آن سبق مانده بود ایراد کرد و شکشاں آں از سلطان  
 المشایخ التماس نمود سلطان المشایخ از کمال تجربہ طریقہ دانشمنان  
 در جواب شروع کرد سلطان المشایخ تقریر مے کرد از غایت لطافت تقریر  
 سلطان المشایخ مولانا فخر الدین در حیرت افتادہ و پستہ مے شوتا  
 نزدیک من رسیدہ سر و گوش من کرد و گفت من بخوابم ہیں ساعت کلاہ  
 ارادت بستام سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا چہ کیوینہ کی شیخ نصیر الدین  
 محمود مے فرمود کہ من عرض شستم کہ کردم کہ التماس کلاہ ارادت کن سلطان المشایخ  
 بستم فرمود و ارشاد کرد کہ در مجلس دیگر خواہم داد باز مولانا فخر الدین مرا گفت سلطان  
 المشایخ دریں مجلس کلاہ ارادت ندہن خود را ہلاک کنم چوں من ایں سخن بسمع

حضرت سلطان المشائخ رسانیدم سلطان المشائخ فرمود کہ نیکو باشد ہما  
 زماں مولانا فخر الدین زرداری و امیرن پوکش ہر دو کلاہ ارادت پوشیدہ  
 سر فراز شدند و مولانا فخر الدین مخلوق شد و از نمرک و دانشمندان قال قیل  
 ایساں بیرون آمدہ در حلقہ درویشان بآرزوئے حال ایساں درآمد و کاقد  
 و کتاب خود کام بیاراں بخشید و غرور دانشمندی و طلبچاہ منزلت از سر دور کرد  
 امیر خسرو خوش گوید میت بود ز عقل پیش ازین باد غرور بر سرم پیش در  
 خاک شد آنہم کہ کلاہیم و از ان روز باز کہ این بزرگ وارد رسلک گان سلطان  
 المشائخ منسلک شد ہم در غیاث پور ساکن گشت پیچوقت نماز و جماعت  
 برابر سلطان المشائخ میگذارد و در محل صاحب بندت سلطان المشائخ  
 میرفت از ان مجلس حانیان روح مطہر او پرورش میدیافت و مستحق آن  
 مجلس باز گشت پیش سخاۃ سلطان المشائخ خانہ گرفت ہما بجای بود  
 تاکہ باز محل نشو کہ یاداں سعادت سیر شیخ سعدی خوش گوید مصرع خوش آن  
 صحر کہ نشو خاک آستانہ تو و تا این غایت کہ سلطان المشائخ در صد رحیات  
 بود سہراستانہ دکن کرد این ضعیف گوید میت عشق آن را مسلم است آجاں  
 گوہر سہراستانہ دوست و امیر حسن خوش گوید میت اگر قریب تو پیدا  
 حسن چہ ماند برین و تو آبروئے او را بگو کہ خاک دستاں چوں سلطان  
 المشائخ بصد جنت خرامید و در مقعد صدق قرار گرفت خدمت مولانا را  
 آرام و قرار نماند چند گاہ بر سر ک آب چون در محلہ کہ کو شک سلطان المشائخ  
 فیروز شاہ عمارت شدہ است شہر فیروز آباد گشتہ ز سہ اتر قدم مبارک او  
 امروز از برکت قدم آں بزرگ دیں آجاں کو شک بادشاہ شد و شہرے معظم آباد  
 آں گشتہ و چند گاہ در لونی مقام گرفت و چند گاہ بر سر حوض خاص علای بود  
 بیشتر حال در سفر بود و زیارت شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری قدس  
 اللہ سر و الغیر و راجح میرزا بعدہ زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین

قدس سرمدہ العزیز راجو وہن رفت الغرض حق تھاے رادیر عمارا کو کوہ ہا و  
 غار با عبادت کر دے چنانکہ کسے برائے مطلع نشود و عمر غیرت محبت پیر و عشق پیر گذشتہ  
 شیخ سعدی خوش گویمیت بکنج غارے غلت گزیم زہمہ فوق چکران افیت  
 جہاں یار غار سن شاہ چهل این بزرگ ز برکت نظر سلطان المشائخ و عام  
 قبول عظیم یافت ہر کرانظر بروئے مبارک و افتادے سر زمین ہما دے واسیت  
 مولانا شدے رحمت اللہ علیہ نکتہ دوم در بیان مجاہدہ مولانا فخر الدین زراذی  
 و مشغولی باطن رحمت اللہ علیہ عرض مبارک کاتب صوفیہ کمال لیلہ نقل سلطان  
 المشائخ خدمت مولانا رحمت اللہ علیہ در بندہ ستالہ کہ میان کوہست و برکت  
 بندہ مسجدیت و راس مسجد مشغول شد و در آن محل کہ بندہ است انجھت خرا  
 ہیچ کس سکوت نتواند کرد و خوف شیر و گرگ ہم باشد و آواز شیر و گرگ کہ ہر  
 خدمت مولانا بود و چوں دستہ روز پیر سے پیدا شدہ آئینہ فرار خواندند و مولانا  
 فخر الدین را ہانچا لگاشتند خواہہ حکیم ستائی گویمیت بے بلانا زین  
 شمر و اورا چوں یلا دید و سپرد اورا چوں والد کاتب صوفیہ راجتہ اللہ علیہ  
 زین حال خبر شد تیرہ طہام کرد و اسباب طعام دیگر ہم برداشت با چند یار عزیز  
 کہ بخیمت مولانا حق اخلاص شاگرد ہی داشتند چنانکہ مولانا استاد مارکن الملائکۃ  
 والدین اندیتی مولانا سراج الدین عثمان کہ ذکر او در میان خلقا سلطان  
 المشائخ خواہد آمد و مولانا ناصر الدین برادر مولانا کن الدین نکور و عبد اللہ  
 کولی کاتب سلطان المشائخ و کاتب صوفیہ کہ کوک این عزیزاں بود  
 بخیمت مولانا فخر الدین و پسنالہ رقت دیدند کہ آں بادشاہ فقر و غنا  
 جہاد کہ در میان ناؤدان بند کہ مقام شیراں و اثر دران ہست پوسیت ہا  
 ماراں آویزاں و آن مقام با ہیست بے التفات مستقبل قبلہ مشغول شمع  
 است و ہشت روز گذشت کہ خدمت مولانا بوقت افطار طعامی خوردہ بود  
 ہیچ ضعف و ملاے و زلات مبارک او طاہر شدہ روح مجرد گشتہ و بیاباں و کوہ

بجای خویش روشن و نور گردانیده و عمل برین شتوی خواجہ حکیم نمای که بزبان فشا  
سلطان المشائخ گذشتہ است کردہ شتوی

دشت و کسار گیریمچو و حوشش	خانماں را بجاں بگریه و موش
خانه کاں از برائے قوت کنند	مور و زنبور و عنکبوت کنند
قوت عیسے چو آسمان سازند	هم یار جاش خانه پردازند

چو یاران بخدمت اک عاشق صادق رسیدند خدمت مولانا بدارا خان خوش شد و در  
ایں بداران عزیز را نصیحت نمود و هر یک را اندازہ آنکس مقرر تے کرد و فرمود کہ شما  
خود را چندین خدمت چو را دیدید و انهم شمارا از یاران من کسے خبر کرد و بعدہ فرمود بجاں  
یکے موافقت تو از کرد و دوم سر کشف کنند فاما سعادت ملاقات کروز می بود  
حق نمانے ایں سبب پیدا کرد و الغرض یں بزرگ در کار مجاہدہ سخت کوشیدہ بود بر  
خویش یں سعادت الحکم گرفت کاتب حروف از ایام صغیر تا حد بلوغ و خدمت یں  
بزرگ بسیار بود و ہر وقت کہ ایں بندہ در خلا بخدمت ایں بزرگ مدے دیدے  
مستقبل قبلہ نشستہ و سر برد و زانوئے مبارک نہادہ و مشغول باطن گشتہ کرات  
مثل ایں معنی مشاہدہ شدہ بعد نقل سلطان المشائخ صوام دوام برگرفت تا اس  
غایت کہ در حد رحیات بود و پیچوجہ روزا افطار نکرد و خدمت شیخ نصیر الدین محمود  
رحمۃ اللہ علیہ فرمود انچہ مارا در ترقی مقامات در یکا ہ دو ماہ دست دادے

خدمت مولانا فخر الدین زرا دی را در یک ساعت بدست آمدے رحمۃ اللہ علیہ  
نکتہ سیوم در بیان علم و تبحر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ عرض میدار  
کاتب حروف بر آنچہ کہ در حیات سلطان المشائخ و انشمنہ بغدادی  
مالکی مذہب غیث پور رسید و پیش از آنکہ در شہر و راید خوابید گوئے فرشتہ  
طبقہ ہشتی در دست کردہ و بر آں حلقہ سبز انداختہ از آسمان فرو دے آید آں  
و انشمنہ پرسید کہ درین طبقہ چیست آں فرشتہ گفت کہ ایں علم من لکئی است  
مرا فرمان خداست کہ بہرم و در سینه مصفاے مولانا فخر الدین زرا دی بریزم

نکۃ سیوم

باز ازین دانشمند پرسید که ای مولانا فخر الدین زراذی کیست آن فرشته گفت  
 دانشمند است مجرد از عملیات از میدان شیخ نظام الدین است چون آن دانشمند  
 این خواب را دید شهر زلفت هم در غیایث یو بخدمت سلطان المشایخ آمد و این  
 خواب تقریر کرد و التماس کرد که من میخواهم که مولانا فخر الدین زراذی را به بنیم  
 سلطان المشایخ فرمود که او و جماعت خانه خوابد بود و یا در خانه سیدان مراد  
 ازین سیدان الدوحان کاتب حروف بود خدمت مولانا را بایشان سخت محبت  
 الغرض حج آن دانشمند در جماعت خانه آمد پرسید که اینجا مولانا فخر الدین زراذی  
 کیست حاضران اشارت بخدمت مولانا فخر الدین کردند و جوابی بکنک بلند بالا  
 سپید پوست خوب صورت در غایت ملاحت شیخ سعدی خوش گوید بیت  
 اے صورت ز کوهر معنی خزینه ما را ز در عشق تو در دل دغینه دروئے  
 مبارک او از غایت صفایچو آفتاب منور کنج جماعت غلغل مشغول بحق نشسته  
 دانشمند بخدمت او آمد و نشست حکایت خواب تقریر کرد خدمت مولانا فخر الدین  
 زراذی تبسم کرد و فرمود که چندین کس از فخر الدین زراذی نام در سلک بندگان  
 این حضرت منسلک اند تا کدام فخر الدین زراذی خواهد بود و نسخه مجمع البحرین  
 در فقه که تصنیف بس عجیب است و تصریف مالکی که مختصر ترازاں در کثرت معانی در غایت  
 لطافت نسخه نرسیده است اول آن دانشمند آورده و پیا نکرده این هر دو نسخه  
 غریب در نظر مبارک مولانا فخر الدین آورد و ذکر تصریف مالکی کردن گرفت  
 که قواعد و مقدمات تصریف نبوغ کرد آورده است که حل مشکلات او دشوار است  
 و در آن ایام این هر دو کتاب شرح نرسیده خدمت مولانا فخر الدین زراذی  
 رحمة الله علیه نسخه تصریف مالکی از دست و بعد از آن از خفتن ساعتی مطالعه  
 کرد و تمامی قیود و ضمایر و مشکلات آن نسخه را بقلم مبارک در زیر هر کلمه قید کرد و آن  
 مشکل حل گردانید چون روز شد آن نسخه را دست کرده بدست آن دانشمند  
 داد و نسخه مجمع البحرین پیش از آنکه در شهر شایع شود خدمت مولانا کن الدین

اندر تہی رہیں گے چوں دانشمند رہتے خدمت مولانا را معائنہ کرو گئے احمدیہ کہ خواہ  
 اس راستہ نہ کہ انجیلیں قوت در علم کے را باشد کہ سینہ او علم من لدنی است اگر اسے  
 باشد بعدہ کہ خدمت مولانا میں ہر دو نسخہ غریباً بے شرح سبق گفت و خواہ  
 ولطائف آں را بیرون کہ در انکاد میان علما شہر میں دو کتابکے نظیر مشہور شد  
 و ہمدراں یکام و الدکاتب حروف رحمتہ اللہ علیہ نزدیک نہ سلطان المشائخ  
 بکرا یہ سہتہ ہو دو درس ساختہ و متعلماں خوب طبع را جمع گردانیدہ تا کتاب صرف  
 چیزے بخواند خدمت مولانا فخر الدین بعد اداے چاشت در آن مجلس حاضر شد  
 و مولانا رکن الدین اندر تہی را سبق ہدایہ مے گفت روزے آں عالم ربانی مولانا  
 کمال الدین سامانی کہ از مشاہیرہ علمائے شہر بود بدین سلطان المشائخ  
 آما چوں از خدمت سلطان المشائخ باز گشت بد فہم اتحادیکہ بخدیومت مولانا فخر الدین  
 داشت دریں مجلس حاضر شد و خدمت مولانا فخر الدین سبق ہدایہ مے گفت چوں  
 خدمت مولانا کمال الدین را دید احادیث تمسکات ہدایہ ترک دادہ احادیث  
 صحیحین تمسکاتے آور و خدمت مولانا کمال الدین فرمود کہ شما احادیث تمسکات  
 ہدایہ ترک دادہ احادیث دیگر تمسک مے آرید خدمت مولانا فرمود آرسے اگر شمارا  
 خطبانے باشد بغیر انجیلچوں بتقریر دلکث تمسکات حکم مے آور و خدمت مولانا  
 کمال الدین انصاف ہامیداد و تحسین مے کرد و از خدمت مولانا کمال الدین  
 سامانی روایت کئے کہ مے فرمود در انجیل بحث سماع شد چنانکہ در کتبہ حضرت سماع  
 تقریر افتادہ آں حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ را شنائے بحث روئے  
 مبارک بجانب علمائے شہر کرد و ایں سخن گفت کہ شما از دو جنس یک جنس گیرید  
 اگر جنس حرمت گیرید حل ثابت کتم و اگر جنس حل گیرید حرمت ثابت کتم خدمت مولانا  
 کمال الدین ایں حکایت مے فرمود و مے گفت نہ و فور علم کہ در آچنجاں حضرت  
 انجیلیں معوی کن روازا ہا بود کہ بقوت علم و تقوی توانستے کہ مدعاے خود  
 ثابت کن و عجیب جیتے ہو کہ خدمت مولانا فخر الدین از رادی در بحث مسامحت



کرده اگر چه پیشینه علامه عصر بودے تا اور ملزم نکردے نماذے روئے جماعت  
 سلطان المشائخ بعد از آنکه از پیشین لانا وجهه الدین پائی که ذکر او میان  
 یاران ائمه تحریر یافته است نشسته بود و مولانا فخر الدین نیز حاضر میان این  
 دو بزرگ و در علم اصول فقه و برزودی سخن افتاده و آن به بحث دراز کشیده شد  
 مولانا وجهه الدین پائی تقریر مقدمات مے کرد و مولانا فخر الدین بکوت  
 و سخن عبارت مقدمات بر آن زیادت میگرداناکار بحث بحدے کشید که خدمت  
 مولانا وجهه الدین در غرض و تشنیع کث و خدمت مولانا فخر الدین را  
 گریه مستولی شد و جواب شغول نکشت چون خدمت مولانا وجهه الدین از تشنیع باز  
 ماند خدمت مولانا فخر الدین هم در مجلس صفائے درویشانه کرد و برخاستند  
 بعد از ایام روزے شیخ نصیر الدین محمود قدس سره العزیز در مجلس  
 که خدمت مولانا فخر الدین مولانا نصیر الدین محمود را گفت و اشارت نجاب  
 کاتب حروف کرد که این خوردن در تعلیمات بغایت هشیار است چینه از  
 چرسید خدمت شیخ نصیر الدین محمود بنده را پرسید که بحسب اصل چه بود چو  
 بنده تعلیل این کلمه بگفت خدمت شیخ محمود بریں زیادت کرد که بیاں علتی که او  
 در بحسب قاطع شد و در آخر اجبے نجیبان علت نبود چرا او اساقط شد بنده گفت برائے  
 اطرد بابا آں جوابے که بنده گفت خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ  
 بغایت خوش شد و بانشرح باطن و ستارچه جاکلی با مسواک که بردست مبارک  
 داشت بجان بنده انداخت مقصود این تقریر آنست که این بنده در نظر سعادت  
 بخش این دو بزرگ خلعت یافت تحسین مشرف شد الغرض چون خدمت مولانا  
 فخر الدین از سبق فارغ شد یک بیت از قصیده سبعیات بنده را بگفتے و  
 تعلیمات پیرسیک و ہمیں وصیت کردے که در کار لفظ بکوش که اصل این است  
 ہم از اینجا علوم دیگر با سانی خواہ کشاد و خدمت مولانا فخر الدین مرتبه اجتهاد  
 داشت و در رساله در اباحت سماع تقریر خاص نوشته است مقدمات اباحت

اُس برتو اعد اصول فقہ تمام کردہ کمال علم و تجربہ ادا آنجا تحقیق می شود و فضایل دیگر از  
 گریہ جگر سوز و ذوق از رونہ و صفائے ظاہر و باطن او چند آنست کہ قلم از رقم آں عاجز  
 آید شیخ سعدی خوش گوید بیت سعدی کہ داد حسن ہمہ نیکو اں بدادہ عاجز بماند تو  
 زبان فصاحتش ہم اگر دقتی خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بایاں تباشائے  
 زراعت باغ و کوہ و صحرایوں آمدے کاتب حروف نیز برابر ایں بزرگان  
 بود بحق خلق علیہم و علیہم السلام است بعد نیتی و اند سال ذوق آں مجلس سورونہ خود حسا  
 مے کنم امیر خسرو گوید بیت مراباز آں طریق ساقی بخود یاد مے آید ہم دیرینہ بانم  
 و دل نا شاد مے آید و ایں بندہ بر یاد آں بزرگان بطفیل سلطان المشایخ  
 زندہ مے ماند شیخ سعدی خوش گوید بیت جان من زندہ بتاثر سوائے  
 و گراست + ساز واری نکند آب و موائے دگر م + نکتہ چہارم و بیان شنیدن  
 سماع خدمت مولانا فخر الدین زراعی و گریہ جگر سوزا و دھالے کہ خدمت ایشان  
 را در سماع بود رحمۃ اللہ علیہ عرض میدارد کاتب حروف بر آنجا شبے بر سر حوض خاص  
 علمائی سماع شد در آں مجلس مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ سلطان المشایخ  
 حاضر بود و قوالان خوش گو و غزلخوانان خوش الحان موجودیوں سماع آغاز  
 شد خدمت مولانا فخر الدین را سماع بگرفت و در گریہ چنان مغلوب شد کہ دم مبارک  
 ایشان بتہ مے شد مصرع گریہ گریہ شد در گلوں سوتہ شد آواز را چوں عزیزان  
 مجلس قصص خواستند بندہ در سیمائے مولانا فخر الدین میدید کہ زرد شدہ بو  
 و آب از چشم مبارک او چوں جوئے آب رواں گشتہ بزرگے خوش گوید بیت  
 چشم ناب رواں کرد چہ چارہ آنرا + کہ بچیلہ تنواں آب رواں گرو آورد +  
 و بر سر دوز انگشت پاک در قص مے جست خدمت مولانا حسام الدین ملتانی  
 را معاینہ کردم از مقام صد کہ آنجا ایستادہ بود و مقابل مطربان بہت قص منہید  
 رہت پیش مطربان آمد و سماع بیت کرد باز ہمچنان راست باز گشت در مقام  
 خود آمد و بایستاد و ذوق سماع ایں ہر دو بزرگ در حلقہ حاضران مجلس اثر کردہ بو

بہار

و نیز شصت و سه روز سلطان در دولت آباد که خدمت مولانا آنجا فرود آمد  
چند گاه سکونت کرده سماع بود سید خاموش عم کاتب حروف یاراں و غزیراں  
در آن مجلس حاضر و مجلس مذکور مسعود و سحر خواں غزلے از امیر خیر بنایت مرق  
خواند چوں بدین دودیت رسید قطعه تو بادشاه بنانے و خواستم ایست که  
شغل فرستے نہی بر دوت مرا باشد و ندانم این دل گمراہ را کہ فتوی داد کہ بت  
پرستی در عاشقی روا باشد و خدمت مولانا فخر الدین را این دودیت سخت  
آگشت گریہ چنان مستولے شد کہ نزدیک ملک کشی از غایت گریہ زیر پلکهای  
چشم مبارک او سحر شد و بود و بغایت سریع البکا بود و میان یاران اعلی  
بیچ کس این چنین گریہ نداشت کہ خدمت ایشان را بود علیه الرحمة والغفران  
ملک و خیم در بیان ملاقات مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ العزیز با  
سلطان محمد بن تغلق انا را شد برانہ عرض می دارد کاتب حروف بر آنجلس  
و در آن ایام کہ سلطان محمد تغلق خلق شهر دہلی در دیو گریہ رواں کرد و سحر  
و آن ایام ملک ترکستان و خراسان ضبط کن وال چنگیز خان را  
در اندازد و تمامی صدور و اکابر شهر دہلی و اطراف کہ در شهر جمع شدہ بودند  
فرمود تا حاضر آیند و بارگاہ ہائے بزرگ نشست و در زیر آن منبر نہنند تا بر آن  
منبر خود بآید و خلق را در جہاد کفار تحریص کند الغرض ہماراں روز خدمت  
مولانا فخر الدین و مولانا شمس الدین سیحی و شیخ نصیر الدین محمود را طلب  
فرمود خدمت شیخ قطب الدین دیر کہ یکے از میدان خوب عتقا سلطان  
المشایخ بود و عاشق جمال ولایت پیہ و شاگرد مولانا فخر الملتہ والدین  
زراوی خواست کہ مولانا فخر الدین را پیش از آنکہ دیگر غزیراں بیایند پیش  
برود و خدمت مولانا را مطلوب نبود کہ با سلطان ملاقات کند بلکہ کرات می  
گفت کہ من سر خود پیش می در سرگاہ این مرد غلطیہ می بینم یعنی باو محبت  
نخواہم کرد و او زندہ نخواہد گذشت الغرض چوں خدمت مولانا را با سلطان

چند

ملقات شد شیخ قطب الدین دبیر کفش ٹائے پائے مولانا برداشت برطرف  
خدمتگاراں زیر بغل کردہ بایستاد و سلطان انیعنی رامعینہ کرمود آں محل  
بیچ نگفت با خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ بکالمہ مشغول شد و گفت ما  
میتخواہم آل چنگیز خان را برابر اندازیم شما در نیکار با ما موافقت خواہید کرد خاست  
مولانا گفت ان شاء اللہ تعالیٰ سلطان گفت ایں کلبہ شک است خدمت  
مولانا فرمود کہ مستقبل یہیں آید ایں جواب از خدمت مولانا شنید با نحو سجید  
و فرمود کہ شما را نصیحتی بکنی تا یراں کار کنم خدمت مولانا فرمود کہ غضب فرو خورید  
سلطان گفت کہ ام غضب سے مت مولانا فرمود کہ غضب سے بھی از بس سخن و  
غضب چنانکہ اثر غضب بشرہ او ظاهر شد فاما بیچ نگفت فرمود کہ طعام پیش  
آرند چوں آوردند خدمت مولانا و سلطان در یک صحنک الطعام خوردن مشغول  
شدند خدمت مولانا فخر الدین زرا دی علیہ الرحمۃ بوقت طعام خوردن چنان  
منقض ہوا کہ سلطان رامعینہ گشت کہ ایں طعام برابر من خوردن خوش  
نہ آید سلطان برائے زیادت تا کی گوشت استخوان جدا مے کرد و پیش لانا  
فخر الدین مے نہاد خدمت مولانا رحمۃ اللہ بکراہ تمام انک انک تناول  
مے کرد الغرض چوں طعام برداشتند خدمت مولانا شمس الدین سیمے و  
خدمت شیخ نصیر الدین محمود را پیش آوردند درین محل روایت اندیکے روا است  
کہ چوں ایں بزرگاں آمدند خدمت مولانا شمس الدین رامولانا فخر الدین  
جائے داد و بالا تراز خوش خدمت مولانا نصیر الدین محمود بنشانند فرمود  
مولانا فخر الدین نشست و روایت دوم است کہ یک جانب مولانا شمس الدین  
سیمے و مولانا نصیر الدین نشستند بجانب دیگر مولانا فخر الدین زرا دی بود  
رحمۃ اللہ علیہم روایت اول صحیح است زیرا چہ از شیخ قطب الدین دبیر کہ  
در آں مجلس حاضر بود مرویست بعدہ چوں وقت بر خاستن شد بخت ایں نگاہاں  
یکجاں جامہ صوف دیکجاں بدرہ سیم آوردند ہر کسے جامہ سیم بدست گرفت چنانکہ

آمدہ است خدمت کردہ بازگشت فاما پیش آنا مکہ جائے سیم بدست مولانا  
 فخر الدین دہلوی شیخ قطب الدین دبیر جامی سیم مولانا خود بدست زیر اچہ میدا  
 کہ خدمت مولانا جامی سیم بدست نخواہد گرفت و انہی سبب فوت حرمت شد  
 مولانا خود بدست چون این بزرگان بازگشتند سلطان شیخ قطب الدین دبیر  
 گفت کہ اے مژور و شکال این چہ حرکتہا بود کہ کردی اول گفتہ ہائے فخر الدین  
 را زیر بغل گرفتی بعدہ جامی سیم خود بدست دی و او را تیغ من خلاص نمایند  
 و بلائے او برو گردنمتی شیخ قطب الدین دبیر گفت کہ او متاد من بہت خلیفہ  
 مخدوم من مرا شاہد کہ گفتہ ہائے او بتعظیم بر سر گیرم فلیف کہ زیر بغلے و جامی سیم  
 را خود چہ اعتبار بہت سلطان چند جفا کئے مزاج امیر شیخ قطب الدین  
 دبیر را گفت کہ ایں عقدا دہائے کفر امیر را بگذارد و الا ترا خواہم کشت اگر چہ سلطان  
 را از حسن اعتقاد بے ریائی او معلوم بود کہ کزات آں غایت رسوخ اعتقاد اگر  
 ذکر سلطان المشائخ بعضے بدبختاں چنانکہ اختسان بہر و امثال او برائے  
 اندائے شیخ قطب الدین دبیر سباحہ بے ادبانہ کر دے باک ناکساں کہ  
 بحضور سلطان مکارہ کر دے و جوا بہائے سخت بے التفات داد و گفتمے  
 زبے دولت اگر مرا بہت محبت حضرت سلطان المشائخ بدکشد درجہ شہنا  
 یام زود تر بخیمت ایشان برسم و از ننگ شما خلاص یابم الغرض تا آخر عمر  
 ہر وقت کہ ذکر مولانا فخر الدین زرا دی رحمۃ اللہ علیہ و مجلس آں سلطان  
 قتال افتادے دست بہت مالیدے و گفتمے افسوس فخر الدین زرا دی  
 از زیر تیغ خون آشام من سلامت ہر آئینہ کہ درونہ او باخدا کئے عزوجل  
 راست باشد او و عصمت حق تعالی باشد و بدان ایشان برو طفر نیابند  
 کلمہ ششم در بیان رفتن مولانا فخر الدین زرا دی زیارت خانہ کعبہ و  
 غرق شدن جہاز و بر حمت حق پیوستن او قدس سرہ الغریز عرض میدا  
 کاتب حروف برانجامہ کیوں خدمت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ دیو کیم

بجائے

رفت و بر سر حوض سلطان فرود آمد و نیت زیارت خانه کعبه پیش ازین در خاطر میا  
 او بود چوں در دیو کبیر رسید شتیاق غالب تر شد و در آن ایام قاضی کمال الدین  
 صدر جهان بخدست مولانا فخر الدین بسیار آمدے زیرا چه قاضی کمال الدین  
 صدر جهان خواهرزاده و شاگرد مولانا فخر الدین هانسوی بود و مولانا فخر الدین  
 استاد مولانا فخر الدین زرادی نیز رحمة الله علیه لغرض سبب محبت که میان  
 این بزرگ بود و خدمت مولانا فخر الدین ای بخدست همنی کمال الدین صدر  
 جهان بجهت رفتن زیارت خانه کعبه مشورت کرد قاضی کمال الدین فرمود که  
 مصلحت نیست که بے فرمان سلطان غیبت کردن که اورا مقصود آبادانی  
 این شهر است زیرا چه سلطان را مطلوب است که این شهر پر وجود علما و مشایخ و مصلحت  
 در اقصائے عالم مشہور شود علی الخصوص که او در بند ایدائے شمائے باشد چوں  
 خدمت مولانا این جواب شنید از کشف این سر پشیاں شد و این حکایت والد  
 کاتب حروف رحمة الله علیه گفت خدمت الد فرمود که این معنی نیکو زلفت و عشق  
 مشورت نیست بزرگے گوید بپیت و عشق چه جاکانہ واریست و محبوبوں شود و کوہ گیر  
 بخروش و خدمت مولانا فرمود که من اعتماد بر اشخاص و آدم و آدم و نزدیک خود این  
 مصلحت بخدست الد فرمود اگر شمار بعد ازین با قاضی کمال الدین ملاقات  
 شود هیچ ذکر این معنی نکنید چوں چند گاہ بریں گذشته باشد تدبیر آنکارے تو اس کرد  
 الغرض چنان گاہ برادرزاده خدمت مولانا فخر الدین که در قصبہ میبود بر کار خیر  
 خود خدمت مولانا را طلبید خدمت مولانا بہانہ کار خیر برادرزاده در قصبہ بہتوں  
 رفت و از آنجا غیبت سفر جہاز کرد یک شب پیش از آنکہ روان خواہد شد بہ وقت  
 نماز نغفتمن در خانہ والد آمد رحمة الله علیه خدمت والد فرمود مگر آں غیبت مصمم  
 شد فرمود آرسے ساعتے نہ شستن بوقت داع و وقتکہ نقرہ خدمت مولانا بہتوں  
 کاتب حروف داد و دوم روز آں رواں شد چوں از قصبہ بہتوں در گذر کوکن  
 تہانہ رسید خواست کہ در جہاز سوار شود مکتوبیے بجانب یاراں در دولت آباد

فرستاد و در عنوان مکتوب این بیت بخط مبارک او مسطور بود بیت این نامه که  
اندوه و غم سینه ماست \* اے یاد بزرگسار راں برساں \* چون مکتوب باز کردند  
در میان آن نامه این بیت بود بیت یاد آوارگی بسزارد \* رفتن حج بهانه  
افتاده هست \* الغرض خدمت مولانا رحمة الله علیه سلامت در خانه کعبه رسید  
و حج بگذارد و بعد از آنجا غنیمت یغما کرد چون بزرگان بغداد از علما و مشایخ  
شنیدند که آنچنین بزرگسار آمدند و استقبال کردند و قیوم او را استقبال دانستند  
و چندگاه که خدمت مولانا در بغداد بود و علم حیات آنجا بحث کرد چنانکه از همه علما  
احادیث فایق آمد چون از آنجا بازگشت خواست که در شهر و طریقی بیاید و جہاز  
سوار شود و در آن جہاز رخت سلطانی بسیار بود و جہاز گراں شد و غرق گردیدن  
گرفت مقدمان جہاز پیش مولانا آمدند و گفتند که جہاز غرق میشود اگر شما نصرت  
دهید ما قدرے رخت درو یا اندازیم جہاز سبک شود خدمت مولانا فرمود که مرا  
بر رخت مرواں چه تصرف کنی گویم که در آب اندازند و بچنان خدمت مولانا بار  
مصلحت مستقبل قبائشست غرق شد و بمرتبه شهادت رسید رحمة الله علیه  
آن ذات پسندیده و در میان یاراں چون نوکر دیده آن عالم علوم ربانی آن  
حافظ کلام رحمانی آن بادشاه عالم را از آن میان علما بتقریر خوب ممتاز یعنی  
مولانا علما و الدین نیل که خلیفہ سلطان المشایخ بود و عجب تقریرے  
داشتند کہ فحول علما عاشق تقریر او میشدند در میان یاران اعلیٰ سخن در علم  
و سلوک بیشتر خدمت ایشان می گفتند و کشف غوامض کشف و مقاصد  
شکل داشت و در مجلس مولانا فرید الدین شافعی که شیخ الاسلام او و قاری  
کشف خدمت مولانا علما و الدین بود و خدمت مولانا شمس الدین میکی  
و علمائے او و صاحب بودند کاتب حرف این بزرگ را دریافتہ بود و زنی  
علما داشت فاما با و متاع اہل تصوف موصوف بود و روزے سلطان المشایخ  
تماما مرا گذارد و بدولت بالائے با جماعت خانہ در مقام مہو نشسته خدمت

مولانا علاؤ الدین آخر ہارسید عزیزانے کہ نماز برابر سلطان المشائخ در نیافتہ  
 بودند مولانا علاؤ الدین نیلی در محن جماعت خانہ افتادہ اگر ند الغرض اس بزرگ  
 در امامت قرأت بنوعی با سحان خوب و اگر کہ خدمت سلطان المشائخ را از  
 شنیدن اس حالے و ذوقے و شوقے پیدا شد اقبال خادم را فرمود کہ اس عزیز  
 خوش سحان کہ نماز مشغول است تو اس مُصلّے خاص بیرون نظر بایست ہمینکہ از نماز  
 فارغ شود بدو بدہ خواجہ اقبال بچناں کرد چوں خدمت اسلام نماز داد و دید کہ فرشتہ صفتے  
 خلقے ہشتی از خدمت اس آسمان کرامت آورده است منتظر ایستادہ خدمت مولانا بعد  
 تعظیم و تکریم اس مُصلّے از اقبال خادم کہ مقبول اہل مے بود بستہ و بر سر و دیدہ گذار  
 و بجائے جان ننگ داشت اگر چہ اس بزرگ از حضرت سلطان المشائخ مجاز  
 مطلق بود معہذا یک مرید ہم نگرفت کرات فرمودے اگر سلطان المشائخ در صدر  
 حیات بودے سن خلافت نامہ خدمت سلطان المشائخ رسانیدے و عرضہ  
 کردے اگر چہ بندگی مخدوم از راہ بندہ نوازی شفقت فرمودہ است و مراد دولت  
 خلافت خود رسانیدہ فاما بندہ خود را شایان اس محل و اس مرتبہ نمیداند و تکفل اس  
 عہدہ دینی نئے توان کرد و دریں قضیہ تابع شیخ عارف خلیفہ شیخ شیعہ العالم  
 فرید الحق الدین قدس سرہ العزیزے کند کیفیت شیخ عارف مذکور را  
 خلفائے شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است وقتے مولانا شمس الدین کھیلے  
 و مولانا علاؤ الدین نیلی و عزیزان دیگر از او دہ خدمت سلطان المشائخ  
 آمدہ بودند و در آں آیام تشویش ملاعین بود و حوالی دہلی را ضرب مے کردند  
 و خلق را درون حصار مے آوردند سلطان المشائخ بعد رسیدن ایشان  
 چہارم روز پیش طلبیدے اس عزیزان را و دل نمود و در او دہ رواں کرد و اس  
 بزرگاں سبب تعمیل رواں کردن منقص گشتہ چوں در تلمیذے رسیدند خدمت  
 مولانا علاؤ الدین را علیہ الرحمۃ تپ محرق آغاز شد و خدمت مولانا شمس الدین  
 کھیلے و یاران دیگر را حیرت زیادہ گشت خدمت مولانا علاؤ الدین مردے



نازل ولایت و راه با خراب گشته درین اندیشه هم در تلبیة ماند و عرض داشت  
 بنیست سلطان المشایخ نوشتن که این بندگان بحکم فرمان سلطان  
 المشایخ روان شد و در اول منزل مولانا علاء الدین را تب  
 گرفت و راه با از پیش خراب درین باب بدانچه فرما شود سلطان المشایخ  
 ازین خارج بجهت این بزرگان و سنگها سن خاص بجهت مولانا علاء الدین فرستاد  
 و فرمود که شما باز گردید و بیایید چون فرما بنیست این بزرگان رسید شادی  
 کنان باز گشتند مولانا علاء الدین را گفتند که شما در سنگها سن سوار شوید گفت  
 مرا چهل و یک آگ باشد که در سنگها سن خاص سوار شوم الغرض و اوله کرایه کردند  
 و در آن سوار شد و گفت این سنگها سن خاص پیش من کرده برید چنانکه نظرن  
 آن افتد و موجب صحت من گردد و الغرض چون بنیست سلطان المشایخ  
 رسیدند رحمت ما و شفقت ما بسیار زانی داشت فرمود که حال زحمت مولانا  
 چگونه بود چون قصه تب بگفتند اقبال خادم را فرمود که چیزی طعام بقیه سحر که  
 مانده است بیار اقبال کچری و روغن و آهری آورد خدمت مولانا علاء الدین  
 را فرما شد که بخور همچنین خدمت مولانا آں کچری و روغن و آهری خورد تب چلی  
 دفع شد بعد فرمود چون اینجا تشویش ملا عین میشد و خلق اطراف را درون شهر  
 می آمد و خلق را شرب آب طعام و مقام سخت پیش می آید و شما ازین سبب تنگ  
 می آید تعجیل ترا گرد خانه برسد نیکوتر باشد این بزرگان سر بر زمین نهادند و با  
 و معذرت پیش آمدند الغرض چون سلطان المشایخ را معلوم شد که مولانا  
 علاء الدین نیلی در سنگها سن سوار شده است فرمود که چرا سوار نشدی مولانا رو  
 بزین آورد و عرض داشت که اگر مخدوم از راه بنده نوازی کرم می فرمائید  
 فاما این بنده را محل خود باید دانست الغرض تا آن غایت که خدمت مولانا  
 علاء الدین رحمت الله علیه در حد حیات بود پیوسته آن سنگها سن را در محل  
 داشته که در نظر او بود و آنرا تقبیل کرد و برکتها گرفته و با چنداں فضائل

و علم کہ حق جل و علی مولانا علاؤ الدین را بخشیدہ بود و اعتقاد دے کہ بنی مدت حضرت  
سلطان المشائخ داشت بر ہمہ غالب کہ مد چنانکہ در آخر عمر فوائد العواذ کہ ملفوظات  
سلطان المشائخ است بخط مبارک خود نوشت بیشتر حال در نظر خود میداشت  
و ملاحظہ میکرد و او را در خود ہاں ساختہ از و پرسیدند کہ چندین کتب معتبرہ از علم  
کہ بنی مدت است ہیچ در آن رنجبتہ نمی خوانی مگر در ملفوظات سلطان المشائخ  
جواب گفتہ اسے غافلان جہانی از کتب سلوک جز آن پراست فاما ملفوظات  
روح افزاے محمد و خود کہ نجات من بدانست کجا یا ہم بزرگے خوش گوید بیت  
مراسیم تو بایز صبا کجا است کہ نیست کہ کجاست لعل تو مشک خطا کجا است کہ نیست  
ایں صفت گوید بیت خیال روئے تو شد عید من از ان شدم ہ مرا بعد کساں  
حاجتہ چنداں ہ آخر الام چند روز ذات مبارک ایں بزرگ را ز محبت شد بخوار  
حق پیوست در حظیرہ سلطان المشائخ پیش در گنبد دہلیز درونی چہو ترہ است  
متصل مقابراں کہ در حیات خود خدمت مولانا عمارت کنانیہ بود بغایت مرح  
ہمدراں چہو ترہ مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عالم عشق آں جہان صدق  
کہ در زہد و ورع و تقوی و کثرت بکامیان یاران اعلیٰ موصوف و مشہور بود و غنی  
مولانا برطان الملمۃ والدین غریب حمۃ اللہ علیہ عزیزے خوش گوید بیت  
غریب است ایں محبت حق بدینا ہ حبیب اللہ فی الدنیا غریب ہ و ذکر ایں  
بزرگ شتمل بود و نکتہ است نکتہ اول در بیان محبت اعتقاد دے کہ مولانا برطان الدین  
غریب با حضرت سلطان المشائخ داشت رحمۃ اللہ علیہ عرض میار و کتاب  
حروف بر آنجملہ عجب محبت اعتقاد دے کہ مولانا برطان الدین بنی مدت سلطان  
المشائخ داشت تائب گویش مبارک خود طرف غیاث پور نکر دو این معنی از  
یاران اعلیٰ ہیچ کس را میسر نشد و در کار اعتقاد میان یاران اعلیٰ مقتدا بود و از  
بیشتر یاران اعلیٰ در ارادت سابق بود و دل پائے و ادکان محبت و عشق را  
نیکو مریمے و در عاشقان را نیکو دوائے و خوش بمان وقت چنانکہ خیر سر

منہم

سل

در دست  
خدا و دنیا  
و این است  
بخت نادر

و میر حسن و عزیزان دیگر بوسیله لطافت طبع و عشق سیر محبت او گشتند و بیشتر  
 این عزیزان در صحبت او می بودند چنانکه شیخ نصیر الدین محمود رحمه الله علیه  
 در آنچه در شهر تلم می کرد بر او بود و احیاناً امامت آن عاشق صادق کرد و  
 وقتی سلطان المشائخ از مولانا محمود رحمه الله علیه پرسید که تو کجا می باشی  
 شیخ محمود عرض داشت کرد که در شهر رفاة مولانا برهان الدین غریبی بم  
 سلطان المشائخ فرمود مصرع فرد سره باش هر کجا خواهی باش و این بزرگ  
 را در سماع غلو تمام بود و ذوق بسیار و او را دیار آن او را در قصص طریقه علاقه  
 بود چنانکه اصحاب یں بزرگ میان یاراں برائی گفتند و هر که یک ساعت بخت  
 این بزرگ بود و از ذوق کلام عشق آمیز او صفای محاوره و لغزب او عاشق  
 جمال لایت او گشته و بندگان خدای را در اعتقاد و محبت پیراهن نو نه بهتر  
 از کسی نبود و کاتب حروف کرات سعادت قدم بوسن بزرگ دریافت  
 و اسیر کلمات عشق انگیز او گشته رحمه الله علیه مکتوب و موم در بیان کوفته گشتن  
 سلطان المشائخ و خشود شدن سلطان المشائخ از مولانا برهان الدین  
 غریبی یافتن خلافت او از حضرت با عظمت سلطان المشائخ قدس سره  
 سره العزیز عرض میداد کاتب حروف برانجمله چوں عمر مولانا برهان الدین  
 بهشتاد و اند سال کشیده و او خود در خلقت ضعیف بود و سوخته محبت پیر بود  
 امیر خشم و خوش گوید بیست و خمر اگر سوخته است نه زپ و دیگران سوخته  
 تر با و از یں گزیر برائے تو نیست و از قایت ضعف گلیم و تو میگرد بالائے  
 اک در خانه خود می نشست اینی علی زبیلی و ملک نصرت که قریب سلطان  
 علاء الدین بودند و در حضرت سلطان المشائخ شده و محلق گشته  
 تحفه کرده بخدمت سلطان المشائخ رسانیدند که مولانا برهان الدین  
 غریبی سجاده شیخی می نشیند و رعایت اینکار طریقه مشائخ می کند سلطان  
 المشائخ از یں سخن برنجید چوں خدمت مولانا برهان الدین رحمه الله علیه

دیدن سلطان المشائخ آمد سلطان المشائخ باو ہیج سخن گفت مولانا  
 بعد پائے بوس از خدمت سلطان المشائخ برخاست و جماعت خانہ آمد و نشست  
 در حال اقبال فرمان سلطان المشائخ رسانید کہ شما ہمیں ساعت باز گردید  
 و در خانہ بر دید خدمت مولانا متحیر شد کہ این چو واقعہ صعباً مشیخ سعدی گوید  
 بعیت تاجہ کر دیم و گربا کہ شیریں لب و لب و سخن باز نہ باشد و شیم از نازش  
 مولانا بضرورت از انجا بیرون آمد و خانہ مولانا ابراہیم طشت دار حضرت  
 سلطان المشائخ کہ محب و مخلص قدیم خدمت مولانا بود آمد و دو روز در خانہ  
 او در غیبت پورا ماند مولانا ابراہیم دید نباید کہ این خبر بخیر خدمت حضرت سلطان  
 المشائخ برسد کہ خدمت مولانا بر مان الدین در خانہ من است این غنی بخی  
 مولانا بر مان الدین گفت خدمت مولانا و شہر رفت بغایت سرسید و ریشا  
 خاطر و خانہ خود بتعزیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کوفتہ  
 شدہ است نشست این خبر بکلیا یاران شہر رسید یاران شہر بدین آوئے آمدند  
 و او را در گریہ دیدند چنانکہ از گریہ خدمت مولانا ایشان در گریہ میشدند بعد  
 چند روز امیر خسرو علیہ الرحمۃ کہ دوست خدمت مولانا بود و خدمت حضرت سلطان  
 المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمد بنوع بہتر گذرانید کہ مولانا بر مان الدین  
 مریدے صادق بندہ متفقہ است او بغایت ضعیف شدہ است و در بوسیا  
 نے تواند نشست انوہائے او در دے کند ضرورت برائے دفع زحمت گلے  
 و تہ خودے اندازد و ہم چند کہ مثل این عرض دے کر قبول نے افتاد و بعد  
 امیر خسرو با یاران دیگر مشورت کرد اتفاق بریں مستقیم شد کہ امیر خسرو ستا  
 در گردن کند و خدمت سلطان المشائخ بیاید و التماس عفو خدمت مولانا  
 کند امیر خسرو ہمچنان کرد دستار در گردن خود کرد و بخیر خدمت سلطان المشائخ  
 رفت بایستاد سلطان المشائخ پرسید کہ ترک بعیت این عرض دے کر عفو  
 جوائیم مولانا بر مان الدین از حضرت مخدوم جہانیاں التماس کہ سلطان المشائخ

بسم فرمود و فرمود که او کجاست فرمان شد که او را بطلب خدمت مولانا بران بیاورند  
 انخانه بیامد خدمت مولانا و امیر خمر دستا در گردن کرده هر دو بنی سلطان  
 المشایخ رفتند و سبزی نهاده و وصفت نعال ایستاده شدند بعد سلطان  
 المشایخ بنشیند خدمت مولانا تجدد بیعت مشرفه اکبر علیه ذلک عرض کرد  
 کاتب حروف بر آنجمله که چون بعضی یاران اعلی را حضرت با علم سلطان  
 المشایخ اجازت خلافت شد سید السادات سید خاموش عم کاتب  
 حروف و خواجه مبشر که از خاندان قدیم سلطان المشایخ بود بجا  
 فرزندان پرورش یافته بخدمت سید السادات سید حسین گفتند خدمت  
 مولانا بر مان الدین از مریدان سابق است و در اعتقاد میان یاران  
 متنازع است شاید که ذکر او بجهت خلافت بخدمت حضرت سلطان المشایخ  
 نکند حسین رحمة الله علیه فرمود که من با قبایل خواهم گفت تا بحکم  
 قابل بجهت اینکار خدمت مولانا را بنیست حضرت سلطان المشایخ  
 بگذراند بعد سید خاموش و خواجه مبشر و خواجه اقبال را گفتند بیرون  
 محبت که خواجه اقبال را بخدمت سادات بود و در حمایت ایشان بجز خدمت  
 قبول کرد و خدمت مولانا را فرمود که شما مستعد شده بیایید تا بخدمت سلطان  
 المشایخ بگذرانم چون خدمت مولانا بیامد اقبال خدمت مولانا را پیش  
 برو و سید خاموش نیز در آن محل برابر بود و سلطان المشایخ در نعال  
 میان حجره خوب خانه که بالاسی بام جماعت خانه بود در پلنگ غلطیده نشسته  
 بالا کشیده فاماروس مبارک ایشان از لحاف بیرون بود و الغرض خواجه  
 اقبال بخدمت سلطان المشایخ ذکر کرد که مولانا بر مان الدین  
 غریب بنده قدیم مخدوم رپائے بوس می کند و امیدوارم محبت می باشد  
 سلطان المشایخ چشم مبارک باز کرد و جانب مولانا و اقبال دیدن گرفت  
 خدمت مولانا در آن محل زمین بوس کرد بعد اقبال هم در نظر مبارک

حضرت سلطان المشائخ بقیہ جامہ ہائے خاص باز کرد و پیراہنے و کلابہ کہ  
 کہ صبح سلطان المشائخ یافتہ بود و پیش سلطان المشائخ بر دو دست  
 مبارک سلطان المشائخ بر کس پیراہن و کلابہ ہا بعد خواجہ اقبال و نظر  
 سلطان المشائخ آں جامہ مولانا برٹان الدین را پوشانید و گفت کہ شما  
 ہم خلیفہ اید و دریں معرض سلطان المشائخ ساکت بود و سکوت لیل رضا ست  
 بعد از نقل سلطان المشائخ مولانا برٹان الدین چند سال و حیات بود  
 بیعت بخلق خواجہ اید چون در دیو گم گرفت بر حمت حق پیوست و ہما نجا مفریت  
 و روضہ اوامر و قبلہ حاجات خلق آں دیار بہت منہم آں صفت صفا آں سیرت  
 و فاک شمع سابقال آں صبح صادق آں صفا یقین آں مقتدا آں دیں  
 مولانا وجیہ الملیہ والدین یوسف کلاہری عرف چذیری کہ از خلفائے  
 سابق سلطان المشائخ بود و زائد و عابد زمانہ و عاشق بحال در مے و افرو آیت  
 اور اعتقاد و محبت حضرت سلطان المشائخ راسخ ہو میرے عزیز بود و کلام نظام  
 بے نظیر این بزرگ اسنادی کرامات ہی بہت کہ قلم از رقم آں عاجز آید و خدا  
 مولانا برٹان الدین غریب رحمۃ اللہ بواسطہ خدمت مولانا یوسف بخدمت  
 سلطان المشائخ پیوست چنانکہ خدمت مولانا یوسف بواسطہ مولانا عجم کلاہ  
 عرض میدارد کاتب حروف برانجملہ چون این بزرگ از بہت ارادت اجازت  
 میان یاران اعلیٰ سلطان المشائخ سابق بود و ذکر او از دیگران مقدم ہا  
 فاما چون این بزرگ حقوق صحبت تربیت بر کاتب حروف بیشتر داشتند بدین  
 رعایت ذکر ایشان مقدم داشت و کرا این بزرگ مشتمل بر سہ نکتہ بہت نکتہ اول  
 در بیان محبت و عشق بحال اعتقاد مولانا وجیہ الدین یوسف کہ در حضرت  
 سلطان المشائخ داشت منقول بہت کہ وقتے خدمت مولانا یوسف  
 بہ آرزوئے قد مبوس سلطان المشائخ بیرون آمد و در آں ایام سکونت خدمت  
 مولانا در سہ سرائے و ہاری بود از انجا خیاث پور موازنہ نش یا ہفت کردہ

مترجم

نکتہ اول  
منقول  
بہت

باشد مولانا یوسف از خانه چند قدم معروض و در چهار یا پنج که در خاطر مبارک گذشت  
 و با خود گفت که اے یوسف! در حضرت سلطان المشائخ پیاسے میروی  
 در راه شنج قدم از سرے باید ساخت مصرع با قدم از سر کنیم و طلبستان ۴  
 فی الحال جانب خانہ سلطان المشائخ مالمی قدم آغاز کرد و سیوم مالمی خود را  
 فرو و خانقاہ سلطان المشائخ دید و نیز منقول است کہ وقتے مولانا یوسف  
 از کلا کہری باشتیاق پیاسے بوس سلطان المشائخ رواں ش چون رسید  
 راہ رسید از غایت اشتیاق و خاطر مبارک گذرانید چو نفوس باشد کہ ایں کس  
 بر پر و پیاسے بوس حضرت سلطان المشائخ برسد ہمدریں خطرہ بود کہ  
 حق تعالیٰ از برکت اعتقاد صاف و اشتیاق غالب او لایراں آورد و ہمینکہ  
 جانب خانہ سلطان المشائخ سہر بر زمینہا و شنج سعدی خوش گوید مین  
 گریہ فداے کلم از پیش بل فل ۴ سر بر منے کتم کہ مقام نجالت است ۴ ہمدریں  
 حال بغایت ربانی و خاطر مبارک گذشت کہ در حضرت سلطان المشائخ  
 بسر باید رفت کہ پیاسے رفتن ہیچ نباشد چون ایں خطرہ مصمم گشت مولانا یوسف  
 رحمۃ اللہ علیہ بسر رواں شدن آغاز کرد خدمت مولانا را طالعے فرو گرفت و بخود  
 چنانچہ از خود خبر نداشت چون بخود باز آمد سر مبارک خود را گرد آورد و دستار از حلق  
 شدہ در گردن افتادہ یافت خود را بر سر آب ستارے دید بعدہ در آب ستارے  
 وضو ساخت دستار بر سر بست بخدیمت سلطان المشائخ و خطیرہ درآمد  
 و بسعادت قدم بوس مشرف گشت و از آنجا کہ سلطان المشائخ مکاشف عالم بود  
 حال ایں عاشق مشتاق در پیا و فرمود راے بود و در قنوج کہ بہت اُو آب  
 خوردنی از حوض پدہ کیار کہ در کیتہل است ہر روزے آوردند بر بادہ شترے  
 کہ آنرا ساڈنی گویند و در رو انگی بر بادہ سبقت کرد و سے الغرض در آں ایام مروسے  
 بود و کیتہل پرینے کہ در قنوج ہے بود عشق داشت بظراق او سے سوخت کئے  
 نے یافت کہ پیغامے بر فرستد تا آں عاشق بیچارہ آں شخص کہ آب پدہ کیار

برائے ہے بڑبا اور ستر عشق خود بکشا و در و فراق گویاں برابر او راں شد و در  
 حکایت عشق و اندوہ جگر سوختے مشغول بود کہ خبر از خویش نداشت کہ در راہ بگفت  
 بین و مصرع خبر از خویش ندارم کہ زمین سپرم الغرض حکایت کنان در روز رفت  
 حصار قنوج رسیدہ خواست کہ باز گرد آں مرد کہ آئے برد او را گفت کہ در قنوج  
 رسیدی اینک حصار قنوج سے نماید کجا بازے گردی آں عاشق کہ مشغول  
 بحکایات بود و بخود باز آمدہ گفت آہ مرا کشتی ایس سخن بگفت بلز میو بیفتا و آتجا  
 بتخانہ نزدیک بود خود را بہزار چاہ پیش و آں بتخانہ انداخت دید کہ برد آں بتخانہ  
 نوشتہ انداگر کسی از راہ دور دراز کہ قطع آں مسافت اندازہ بشر نباشد نبوسے  
 برسد کہ خوف تلف او باشد چہ کند پائے خود را بر رخن چرب کند و آتش گرم  
 کند بے آں پائے با تھکائے دیو اسے بالا کن بغلطہ آں ماندگی و زحمت  
 راہ از وضع شود ایس علاج در نظر او آورد دید کہ نزدیک بت چراغے پر بر رخن  
 سے سو ز آں رخن کف پائے خود چرب کرد و پائے بالا کردہ نزدیک چرخ  
 داشت تا گرم شود و خود و غلطیہ در خواب شد ساعتے بگذاشت آں ماندگی از  
 دفع شدہ بود الغرض عشق را تھم بسیار است فایہ ہائے بیشمار سے باید کہ او  
 دریں صادق باشد تا بر خورد نکتہ دوم در بیان یافتن مولانا و جیلدین  
 یوسف القفاس نیک النوع نعمت ہا از حضرت سلطان المشائخ منقولست  
 کہ روزے سلطان المشائخ را وقتے خوش بود دریں میاں خدمت مولانا  
 یوسف درآمد و سعادت قدم بوس چل کرد سلطان المشائخ اقبال  
 خادم را فرمود فلان کاسہ چوبیہاں پاز میوہ کبن و بیار اقبال ہچناں کرد سلطان  
 المشائخ آں کاسہ چوبیہاں بہت مبارک گرفت فرمود کہ سنی سال است کہ ایس کاسہ  
 بہت مولانا یوسف امروز بتیوواں سے کھم مولانا یوسف فی الحال در  
 فراز کردہ پیشتر شد سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاسہ را در دامن  
 مولانا انداخت فرمود حق تعالیٰ ترا تانے و ایمانے و امانے کراست کند آخر

نیکو کردن  
بزرگوار

نکتہ دوم  
منقولست



بسم اللہ

مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ کرامت فرمودے ارکروں باز کہ سلطان المشائخ  
 ایں دولت بمن ارزانی فرمود از نان نعمت پہنچ کی نیست و حق تعالیٰ مراد  
 امان خود میدارد و آنحضرت پروردگار امیدوارم کہ ملا پیمان خواہد بر منقو  
 وقتے سلطان المشائخ را در زانوئے مبارک علتے حادث شد زانو آمار  
 گرفت و در میکرد و ضعف غلبہ کرد خلقے از اطراف چنانچہ پداؤں و او  
 و شہر ہائے دیگرے آمدند و مریدان اسے نیز تمامی برائے عیادت آمدہ بودند  
 مولانا یوسف ہم از چند یرمی آمدہ بود مولانا چوں اؤل قیوس حاصل  
 کرد از برائے صحت ذات شریف فاتحہ التماس نمود بعد تمام فاتحہ سوزانوس  
 مبارک سلطان المشائخ دید دوم روز سلطان المشائخ فرمود چندیں کہاں  
 آمدند و عاکرند و شریامد مولانا یوسف دیر روز التماس فاتحہ نمود و بر زانو میدرد  
 و در زانو آرمیدہ است و وجود سبک شدہ بعدہ سیم روز سلطان المشائخ  
 غسل صحت فرمود ہر یکے مہلک باد و صدقہ فرستاد خدمت شیخ یوسف چندری  
 نیز مبارکباد و صدقہ پیش برد فخر منقولست روزے در جماعت خانہ حضرت سلطان  
 المشائخ مولانا یوسف چند بار دیگر شستہ بودند و یریں محل مردے درے چند دریاں  
 آورد و گفت ازین م شیرینی تیار نمایند مولانا یوسف و یاراں چند درم دیگر  
 ضم کر دند و شیرینی بسیار تیار نمودند چوں شیرینی در میان نہادند ہر کسے دست  
 بشیرینی برد و خدمت مولانا یوسف کہ دست کشیدہ داشت حاضران گفتند  
 شما چہ شیرینی نے خورید مولانا فرمود من از روئے طریقت خود را بہ سلطان  
 المشائخ مے دادم ذات شریف سلطان المشائخ حاضر است ایں شیرینی را  
 بہ بندگی سلطان المشائخ باید برد تا در نظر ایشان خرج شود جملہ یاراں بشیرینی  
 بحضرت سلطان المشائخ عرض داشت کردند کہ ما مروز از مولانا یوسف  
 کلا کھری فائدہ یافتیم کہ اں فائدہ حاصل نشود مگر بہ یا خدمت حضرت سلطان  
 المشائخ پرسید احوال چگونہ بود یاراں قصہ حال باتمام تقریر کردند خدمت

سلطان المشايخ بلفظ دربار فرمود در روش درویشی که همتای مولانا  
یوسف نباشد درین راه چوں سالکان ثابت قدم میروند منقول است که مگر  
نام والی چندیری بود بیشتر از ششم او میدان سلطان المشايخ بودند حکم اشارت  
سلطان المشايخ با خدمت مولانا یوسف نیز محبت و اعتقاد بسیار داشتند  
و تربیت ایشان در نظرایں بزرگ بود ایں تهر شورے انگشت بدین سبب  
میدان در اطراف رفتند خاطر مبارک خدمت مولانا یوسف نیز سبب فرقت  
یاران نگران می بود و یک در رعایت اعتقاد و اخلاص بود و این خدمت مولانا یوسف  
گفت درین دیار لذت نمی نماند است مرا سمت لکهنوتی اقطاع شده است سمت  
لکهنوتی غنیمت فرماید خرج راه و بارکش جز آن من همتا خواهم کرد خدمت مولانا  
یوسف فرمود که درین مقام خود نیامده ام فرستاده خدمت شیخ آمده ام بروم  
پیش ایشان عرض دارم تا چه فرماں شود بعده خدمت مولانا یوسف برائے  
قدم بوس سلطان المشايخ در دلی آمد چوں سعادت قدم بوس چهل کرد و  
عرض داشت که مردی مرا می گوید که سمت لکهنوتی غنیمت کن چون من  
دلیاں دیار فرستاده بندگی مخدوم رفته ام بغیر رخصت مخدوم از آنجا مگر نزد  
سلطان المشايخ فرمود مولانا یوسف خواه تو و چند دیگری باش  
خواه جاسے دیگر هر جا که خواهی بود در امان حق تقاے خواهی بود مولانا سر  
بمزمین نهاده عرض داشت که چون بندگی مخدوم اسم چندیری را بر بنیاد  
مقدم داشتند من هم و چندیری خواهم بود سلطان المشايخ بدین رعایت او  
بر مولانا تمهید کرد بعده حضرت سلطان المشايخ خدمت مولانا را وداع  
کرد و چندیری رفت نکته سیدوم در بیان خلافت یافتن خدمت مولانا و جلیین  
یوسف از سلطان المشايخ منقول است که در عهد علایک والی از بادشاه  
برائے فتح چندیری بالشکر بسیار تعین شد و او از معتقدان حضرت سلطان المشايخ  
بود و حضرت سلطان المشايخ آمد و عرض داشت که مرا بادشاه بر مقامی قلب

نامزد کرده است اگر یارے از حضرت سلطان المشائخ نیز بر نامزد شود مادریناه  
 ابرویم و امید فتح آن مقام واثق باشد سلطان المشائخ خدمت مولانا یوسف طلب  
 فرمود و در الشرف اجازت خود مشرف گردانید و در ولایت چندیری روان کرد  
 چون در آن مقام رسیدند در اندک روز فتح آن مقام شد و مولانا جمیع الدین یوسف  
 در آن مقام ساکن شد بعد از آن اگر کسی از خلق آس و یا بر براسے ارادت بحضرت  
 سلطان المشائخ آمدے فرمودے شما هم در چندیری بر مولانا یوسف  
 ارادت آرید و همچنین تصویر کنید گوئے بریں فقیر پوستی بعدہ خلق چندیری  
 بخد مت مولانا یوسف توجه کرد و مولانا یوسف از غایت اعتقادے که  
 داشت گفت مادام که سلطان المشائخ در صد حیات باشد من خلق  
 راست بیعت ندھم بلیکن من جامہ الیدہ وجود مبارک سلطان المشائخ  
 یافته ام از پیش نہم و شما را تقبیل بیعت ارادت کنم همچنین تصویر کنید گوئے  
 ذات شریف سلطان المشائخ حاضر است بریں پنج در صد حیات حضرت  
 سلطان المشائخ چند کس بج مولانا جمیع الدین یوسف ارادت آورده بودند  
 منقول است کہ در آخر عمر نیز کرم و محبت سلطان المشائخ بر مولانا یوسف  
 مکرر شد در آن ایام کہ یاران اعلیٰ را بہمت خلافت اختیار میکردند و بعضے بدای  
 دولت رسیدند خدمت مولانا یوسف علیہ الرحمۃ بخد مت سلطان المشائخ  
 طلب خدمت مولانا یوسف سر بر زمین نہاد و بریں محل خواجہ اقبال عرض  
 داشت کہ در محبت مشفقت مخدوم عالمیاں بر بیچارگاں کہ سر بریں آستانہ  
 نہادہ اند بسیار است اگر مخدوم جہانیاں از کرم وافر تجویز بندہ خود را بنوازند و شفقت  
 و پرورشے در حق بیچارہ خویش کردہ باشد سلطان المشائخ رانیز چون مطلقاً  
 محبت بر او بود فرمود اجازت ما ایشان را سابق بود و درین حال خواجہ اقبال  
 پیراں و کلاہ کہ صحبت سلطان المشائخ یافته بود آورد و خدمت مولانا در نظر  
 مبارک سلطان المشائخ پوشانید و گفت شما ہم خلیفہ اید چون مولانا دست بوس

حضرت سلطان المشائخ کہ تہجد پڑھا سلطان المشائخ فرماں شد کہ مولانا یوسف  
 در ارادت اجازت سابق است این سعادت بر آں سعادت بیفزود و نور  
 علی نور شد و خدمت مولانا بغایت معظم و مکرم بود و در کشف کرامات بروکشای  
 بودند و کاتب حروف این بزرگ را دریافتہ بود و ذوق مجلس او گرفته  
 و بیشترے خلق دیار حرمی میدان ادا نمود و وضع او ہم در چند ریخت  
 و خلق آں دیار بر آں تہجد چہین مے کنت رحمتہ اللہ علیہ منہم اس صوفی خوش  
 لقا آں زاہد دلربا کہ در تقوی و وسع و مکارم اخلاق و لطافت طبع میان یار  
 موضوع بود یعنی مولانا سراج الملتہ والدین عثمان کہ خلیفہ سلطان المشائخ  
 بود و اولیٰ سراج ہم گفتے و انیاراں کہ در او وہ و دیار ہندوستان داخل  
 بندگان سلطان المشائخ شدند و در ارادت از ہمہ سابق بود و در باب  
 انقراض مبارک سلطان المشائخ رفتہ کہ اس آئینہ ہندوستانست و ہم در آں  
 جوانی کہ موی ریش آغا نشدہ بود از لکھنوی آمدہ سر ارادت بر آستانہ  
 سلطان المشائخ نہادہ و در صحبت یار مے کہ ملازم سلطان المشائخ  
 بود پیر و ریش یافتہ بعد ہر سال دیدن والدہ خود را و لکھنوی برفتہ و باز  
 بحضرت سلطان المشائخ پیوستہ و بیست سال بخدیومت سلطان المشائخ  
 مجور بحال و فارغ الحال بودے و عمر عزیز خود ہم در کنج جماعت خانہ سلطان  
 المشائخ گذرانیدے و کاغذ و کتب خود کہ جز آں دیگر رختہ نہ داشت ہم کور  
 کتابخانہ و جماعت خانہ میداشت الغرض چوں بعضی یاران اعلیٰ الشیخ  
 فرمان سلطان المشائخ بہمت خلافت اختیار کردند خدمت اس بزرگ  
 را نیز اختیار کردند چوں تذکرہ آسامی اس بزرگاں پیش گذشت در باب  
 خدمت مولانا سراج الدین فرمان شد کہ اول درجہ در بکار علم است  
 یعنی از علم او چنداں نصیبی نہارد چوں اس فرمان بسمع مولانا فخر الدین  
 ہرادی رسید بر لفظ مبارک او رفت کہ در ششماہ اصلا دانشمند مے کنم الغرض

متمم

خدمت مولانا سراج الدین در کسب سنّ تعلّم کرد و برابر کتاب حروف در آغاز تعلّم  
میزان و تصریف قواعد و مقدمات او تحقیق کرد و خدمت مولانا فخر الدین جنت  
اللہ علیہ بہمت او تصریف مختصر و مفصل تصنیف کرد از عثمانی نام نہاد و ہم و غیاث  
پیش مولانا فخر الدین زرادی خواند و پیش مولانا رکن الدین اندیتی برابر کتاب  
حروف کافیہ و مفصل و قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و بمترجمہ افادت رسید  
و خلافت نامہ او نشان مبارک حضرت سلطان المشایخ مشرف گشت آن خلافت  
پیش از آنکہ خود طرف ہندوستان غیمت کند بدست شیخ نصیر الدین محمود و در  
اودہ فرستاد و خود ہم بخدست سلطان المشایخ ماند و تعلّم مشغول گشت چون  
سلطان المشایخ بصدّ جنت خرامید سکہ سال دیگر تعلّم کرد و ہم خطبہ القدس  
حضرت سلطان المشایخ جعل اللہ لجنّۃ شواہد و گنبد خواجہ جہاں مرحوم مے بود  
بعدہ چون خلق را در دیار دیو گیر روانہ کردند و بسعادت در دیار لکھنوی رفت  
و بعضے کتب معتبرہ از کتابخانہ حضرت سلطان المشایخ کہ وقف بود بوجہیت مطالع  
و بحث و جامائے سلطان المشایخ کہ باوقات خوش یافتہ بود برابر خود برد و اس دیا  
بہ جمال ولایت خود بپا است خلق خدایے را دست بیعت داد و ن گرفت چنانکہ  
بادشاہان اس ملک اخل میدان او آمدند و عمرے بہ جمال یافت و بر خور داری  
تمام و در آخر عمر بجمت مولانا رکن الدین اندیتی کہ استاد او بود و بجمت کتاب  
حروف کہ ہم سبق او بود بوجہ یادگار چند گاہ تنگہ نقرہ فرستاد و حقوق ماتمّم را  
رعایت کرد و حق تقاضے از و قبول گرداناد چون وقت نقل او رسید و او لکھنوی  
قدیم بہمتہ دفن خود مقامے اختیار کرد اوّل در آن مقام بعضے جاہک حضرت سلطان  
المشایخ کہ برابر خود بردہ بود توہم تمام دفن کرد و بر آں گورے ساخت بعدہ چون وقت  
نقل شد وصیت کرد کہ مراد پیاں گور جاہاے سلطان المشایخ دفن کنند  
چون بر حمت حق پوست ہم در پیاں گور جاہائے سلطان المشایخ دفن یافت  
رحمۃ اللہ علیہ و روضہ اواز برکت جامائے سلطان المشایخ قبلہ ہندوستان است

و مختلفا سے اوتا ایں غایت درآں دیا خلق خدا سے راست بیعت سے دہند۔  
 مشہور آں کان ذوق آں مایہ شوق آں زلبہ با کمال آں عابد با جمال یعنی مولانا  
 شہاب الملوک والدین امام حضرت سلطان المشایخ قدام کرامت و علمت  
 و کرامے آں توان بدو کہ بشرف امامت سلطان المشایخ مشرف شد و بیچ وقت منظر  
 انوار سعاد و بخشش ایں چنین بادشاہ کہ بادشاہان جہاں میں محتاج نظر جان بخش  
 او بود و مذکور گشت الغرض چوں خدمت لانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ  
 بدوات و ازاوت سلطان المشایخ رسید فرمان شد تا خواجہ توح را کہ ذکر او  
 میان اقربا سے سلطان المشایخ مسطورست تعلیم کند و جہہ خود کہ در میان عجمانہ  
 بود و اولاد و شد و میان یاران خدمتگاران حضرت سلطان المشایخ پرورش  
 سے یافت سالہا در آرزو سے آں بود و اگر بنوعی یکبار امامت سلطان المشایخ  
 بکن گوسے سبقت بدیں دولت از ہم سران خود و بودہ باد الغرض ہر کسے بہت  
 دریافت ایں دولت بدینے انگشت فاما مقام امامت سلطان المشایخ شیخ زائد  
 رسیدن تھا نقوسے یقین خواجہ محمد بن مولانا بدر الدین اسحاق نبیرہ شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز کہ مناقب ایشان میان  
 نبیرگان شیخ شیوخ العالم تحریر یافتہ است مفوض بودیں شغل دینی خاصہ او گشت  
 کسے را جمال تدخل نبود و اگر کسے در غایب ایں بزرگ امامت کرد بہ نیابت او کرد  
 چنانکہ خواجہ موسے برادر خواجہ محمد مذکور خدمت مولانا شہاب الدین رحمۃ اللہ  
 علیہ بدیں باب بخد مت الد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ مشورت کرد خدمت والد  
 رحمۃ اللہ علیہ فرمود شمار باید کہ مدام منتظر ایں دولت باشی اگر وقتے خواجہ محمد و خواجہ  
 موسے را غیبت شود من با قبایل خادم خواہم گفت تا شمار بہت امامت پیش  
 فرستد بدیں سبب خدمت مولانا ملازمت سے کرد تا وقتے خواجہ محمد و خواجہ موسے  
 را غیبت شد فی الحال خواجہ اقبال خدمت مولانا را پیش فرستاد و خدمت مولانا  
 الحانے داوودی داشت کہ پرنده در ہوا و جنبندہ بر زمین بالخان خوش او

وہ ہوش سے گشتہ خدمت مولانا شہاب الدین میں دریں امامت قرأتے بنایت  
مرق و خوش خواند چنانکہ سلطان المشائخ را وقتے پیداشد و والہ کاتب حریف  
رحمۃ اللہ علیہ سے فرمود چوں سلطان المشائخ از نماز فارغ شد و مُصلیٰ بر کف  
مبارک انداخت و در مقام یہود و خود رواں شد خدمت مولانا آمد و ریاسے مبارک  
حضرت سلطان المشائخ افتاد شیخ سعدی خوش گوید بیت گردست و  
نہ از جامہ ریاسے مبارکت فشانم و سلطان المشائخ قامت چوں سر روان را  
خم کرد تا سر مولانا را کہ ریاسے مبارک حضرت سلطان المشائخ نہادہ بود و دراز  
در اشائے ایں حال مُصلیٰ از کف مبارک سلطان المشائخ بر پشت لانا شہاب الدین  
رحمۃ اللہ علیہ افتاد و اں مُصلیٰ مولانا شہاب الدین را عطا فرمود و الغرض بہراں آیام  
خواجہ محمد امام را غیمت زیارت شیخ شیعویح العالم در اچو دہش ہست مولانا  
شہاب الدین بحکم نیابت بدولت امامت سلطان المشائخ مستقیم گشت و تا اں  
غایت کہ سلطان المشائخ در صدر حیات بود خدمت مولانا شہاب الدین  
از خدمت سلطان المشائخ بشفرف امامت تا آخر عمر مشرف بود چوں سلطان  
المشائخ بصدر جنت خرامید خدمت لانا طرف و یو گیرفت و خلق خدای را دست  
بیعت داد و ن گرفت و رکاز اعتقاد و محبت سلطان المشائخ نہایت کشید  
فاما ہم از مولانا شہاب الدین علیہ الرحمۃ روایت ہے کہ نہ کہ سے فرمود در اں وقت  
کہ خلافت نامہ کتابت سے شد سلطان المشائخ مرا فرمود کہ توجہ را کاغذ نستان  
پشیمان خوہی شد من عرض شد کہ بندہ را ہمیں نظر شفقت و مرحمت فرم  
عالمیاں ببنده ہست نیز خدمت لانا شہاب الدین سے فرمود کہ من وقتے  
در صحن جماعت خانہ ایستادہ بودم و سلطان المشائخ بالاسے بام جماعت خانہ در مقام  
یہود نشستہ بود و پیش سلطان المشائخ سید السادات سید حسین کہ عم  
کاتب حروف بود حاضر خدمت سلطان المشائخ خدمت سید حسین عرض  
سے کہ اگر بندہ گئے مخدوم از یاراں کسے را اختیار کرداں بندگان در غیبت مخدوم

۱۲۵  
نام قدیم  
شہاب الدین  
ہست

نظر بر آن دارند درین محل سلطان المشائخ جانب صحن جماعت خانه دید و فرمود  
 که بارے این جوان چوں خدمت السیادات جانب صحن جماعتخانه نظر کرد دید که  
 سن استاده ام بعدہ سلطان المشائخ فرمود کہ من این عزیز را می گویم کہ  
 بجهت منوے من گرم می کند بدان آتقی ضی کن این جوان رعایت ادب میکند  
 و باب آب می رود و منوے کند الغرض خدمت مولانا شہاب الدین من فرمود چوں  
 خدمت السیادات از پیش سلطان المشائخ بیرون آمد مراد را مقام استاده  
 دید مرحمت فرمود و بشارت مرحمت سلطان المشائخ کہ در باب من بود رسانید و من  
 خود را چوں بدین مرتبه نمیدیدم سجدت السیادات گفتم کہ باز با من مسکین طیبست  
 آغاز کردے خدمت السیادات بحدے گفت کہ این مرحمت در حق شما بود  
 و عرض کرد کات حروف بر آنجمله یقین است تا خدمت مولانا را بنوعی از حضرت  
 سلطان المشائخ اجازت نشدہ است درین کار دینی شروع نکردہ است  
 زیرا چہ بہرہ جوہ باوصاف سنیہ موصوف بود گمان آن نہ شد کہ این چنین بزرگ  
 و کار دین بر سلطان المشائخ افترا کند بنوعی اذن شدہ باشد آدمیم بر سر  
 حرف خدمت مولانا شہاب الدین را رحمۃ اللہ علیہ سماع غلو تمام بود و ہر  
 غوا مضل آن وقوفے کلی داشت قصص و حکائے باذوق کردے و از سماع  
 راستے بکمال گرفتے چوں از دیوگیر و شہر و ہلی آمد بعد مدت مدید بر محنت حقیقتاً  
 پیوست ہم در فنائے شہر و ہلی در جوار خانہ خود مافون گشت رحمۃ اللہ علیہ  
 باب پنجم در بیان مناقب فضائل کرامات بعضی یاران اعلیٰ کہ بشرف ارادت  
 و قربت سلطان المشائخ نظام الحق و الشیخ والمملۃ والدین خصوص شرف  
 بودہ اند و از فلک لایع تا تحت التری از شفقت حضرت سلطان المشائخ  
 جعل اللہ صدیجۃ شواہد و تحت تصرف ایشان بود مصرع و بنو حنیفۃ  
 کلہم احیاء امیر خسرو خوش گوید مشنوی حضرت امیر خسرو  
 از مریدانش رہ روان یقیں

۱۵۰ فرزند آن  
 ابو یوسف و فی  
 علیہ السلام  
 بیگانہ و بہرہ

ہر یکے واسیے ولایت دین



همه شیطان گش و فرشته خدم بر سر از شین شمع ساخته تلج لکک حدت بنام ایشان است نام من زان ستوده کیشان باد	وزر ویش بر هوا نهاده قم ول شان عرش و سجده شان معراج بند خسر غلام ایشان است خسر من در میان ایشان باد
--	--

منتهی آن پیشوا سے اصحاب طریقت آن مقدم ارباب حقیقت کے در علم و فہم و روح و تقویٰ آراستہ و بر سیرت و صورت سلف بود یعنی خواجہ ابوبکر منہ رحمۃ اللہ علیہ کتاب حروف از والد خود سید مبارک محمد کرمانی سماع دارد کہ خواجہ ابوبکر منہ مصاحب سلطان المشائخ بود و در صحبت یکدیگر بسیار بودہ اند و پیش از آنکہ سلطان المشائخ بشرف خلافت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سدرہ الغریز مشرف شو خواجہ ابوبکر گفتہ بود بخندست سلطان المشائخ چون شما بسعادت خلافت حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مشرف گردیدن بخندست شما ارادت بیارم چون سلطان المشائخ بابت خلافت دیگر سعادت ہائے دو جہانی از حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر مشرف گشت و در شہر آمد بعد چند گاہ ہر کس بجهت بیعت التماس کردند و فراموش نمودند فاما سلطان المشائخ را مطلوب کن بود اگر اول مردے صالح و متقی بدولت بیعت برسد و نیز کار دیش برکتے باش بعد سید محمد کرمانی جد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوبکر منہ را گفت کہ شما را بجهت بیعت بخندست سلطان المشائخ و عہدہ بود خواجہ ابوبکر گفت آسے فاما نعمتے بوقت خلافت یافتن از خدمت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس سدرہ الغریز سلطان المشائخ یافتہ است اگر آن نعمت را من کو اینکہ و مشاہدہ کنم بخندست سلطان المشائخ ارادت بیارم این سخن بخندست سلطان المشائخ رسانیدند حضرت سلطان المشائخ ہیچ گفت چون چند گاہ بریں بگذشت قتی بجهت سلطان المشائخ از زیارت شیخ الاسلام قطب الدین بخت یار نور آمدہ قندہ باز گشتہ بود چون میں دروازہ

بزرگ که درون شهر و ملی است رسیدن خواجه ابو بکر پیش آمد و بودید که از ناحیه  
 مبارک سلطان المشایخ نورس ساطع شده است که لمعان آں نور با آسمان  
 میرسد بجزو یک خواجه ابو بکر رحمة الله علیه نور معاینه کرد سلطان المشایخ  
 را گفت که اے محترم مردم ارادت بدید سلطان المشایخ گفت که اے  
 خواجه ابو بکر شما منظر برهانی بوده اید گفت آری ایں ساعت آں برهاں  
 و آں نعمت در ناحیه مبارک شما معاینه کردم سلطان المشایخ بسم کریم  
 و ارشادے راه دست بیعت داد و کلاه مبارک خود بر سر او نهاد و قبح خواجه ابو بکر  
 هم در حیطه سلطان المشایخ در میان چو تیره یاران است رحمة الله علیه ایں  
 ضعیف گوید ریاضی نورس که پیشانی آں ماه بتافت به ظلمت نوکان معصیت  
 دریافت به یک نثره از آن نصیب پس بنده رسید به من توشه آخرت از آن خاتم  
 ساخت به منتهی آں عالم ربانی یعنی قاضی محی الدین کاشانی که بوفور علم و حلم  
 و زهد و تقوی و روح میان یاران اعلی مشهور بود و ایں بزرگ از دو دمان علم  
 و کرامت بود و بنده قاضی قطب الدین کاشانی و استاد شهر بود و با چندین  
 فضایل دولت ارادت حضرت سلطان المشایخ که سر همه سعادت هاست  
 آں نیز دریافت شایخ سعدی خوش گوید بیت حریف مجلس با خود همیشه دل خیز  
 علی الخصوص که میرایر بر بستند و در نظر مبارک سلطان المشایخ غارتے  
 تمام داشت و آں زمان که خدمت سلطان المشایخ در آمدے سلطان  
 المشایخ قیام تام آوردے و ایں دولت از یاران کم کسی را باز و بود و ایں  
 بزرگ مجلس از کشیدے و مشکهاے علمی که خدمت قاضی را بود از حضرت  
 سلطان المشایخ حل کردے و حکایات اہل طریقت و رموزات عشق  
 و سوالات و جوابات لطایف بسیار بودے چنانکہ شمع از آن درکتا و در محل  
 خود کتابت یافته است در نظر صاحب دالان عالم خواهد آمد و بعضی یاران را کہ بعد  
 سلطان المشایخ محل نشستن نبودے منظر رسیدن قاضی محی الدین

منتهی

کاشانی می بود مذکور بطیفیل این بزرگ در مجلس سلطان المشایخ نشسته  
و ذوقهاست گرفتن و خدمت قاضی محی الدین بری از تکلف بود و طریقه اهل  
ساعت داشت و هم در ابتدا ارادت از تعلقات نیامی دست بردار و مثال او را که  
مایه دانشندان است بخدایت سلطان المشایخ آورد و باره کرده و تفریح و  
پیش گرفت چوں مدت بریں برآمد و بیشتر از افعال خیر بر خدمت قاضی سلطان  
المشایخ مشاهده کرد و در معرض خلافت خود داشت بدست مبارک خود کاغذی  
نوشته نسخہ آں این است بسم الله الرحمن الرحیم می باید که تبارک و دنیا با شمی  
دنیا و ارباب دنیا مال نشوی و دین قبول کنی و صلوات بادشاهان نگیری و اگر سافر  
بر تو رسند و بر تو چیزی باشد این حال را غنیمت بنمائی شمری از نعمت الهی  
و ان فعلت ما امرتک فطی رات ان تفعل کذلک فانت خلیفتی و  
ان کلمتک فانت خلیفتی علی المسلمین منقول است چوں شد  
تقریر خاتمه خدمت قاضی را بسیار شده و اشباع قاضی که در ناز و نعمت  
و کسوت هاست پاکیزه خو گرفته بود مذکور قاضی را در عذاب اشتراک و معتقد بنما  
و ما تبرزگ خدمت قاضی بغیر خواست او بخدایت سلطان علما و الدین  
بیان کرد سلطان فرمود قضاے او ده که موروث قاضی محی الدین  
با انعامات و قریات بسیار بدو مفوض دارند چوں یں خبر بقاضی رسید دیدن  
حضرت سلطان المشایخ آمد و این کیفیت عرض داشت کرد که سلطان  
بغیر خواست من این چنین فرمانی داده است تا فرمان محمود چه باشد  
سلطان المشایخ بجز و شنیدن این معنی از خدمت قاضی برنجید و فرمود  
که البته مثل اینی در خاطر تو گذرشته باشد نگاه این معنی براسے تو پیش از  
این سخن فرمود و توجه و تلفظ در باقی کرد و الغرض خدمت قاضی را بدین سبب  
حیات منقض روزگارے مشوش پیش آمد و بچنین گویند که آں کاغذ حضرت  
سلطان المشایخ بدست نوشته داده بود باز طلبید و در گوشه نهاد و تا

ف

بجای تو چیزی را که  
فرمودیم ترا پس  
خان سن جوان  
است که کبھی  
بجای پس تو  
خانیق ما هستی و اگر  
مکرمی تو موافق  
فرموده پس الله  
خانیق ما است بر  
مسلمانان ۱۲

و تا یک سال مزاج سلطان المشائخ بر قاضی متغیر بود چون یک سال تمام بگذشت  
 بعد مزاج سلطان المشائخ بر قانون قدیم باز گشت خوش شد و خدمت قاضی  
 بتجدید بیعت ارادت مشرف گشت الحار بعد علی ذلک فاما خدمت قاضی هم  
 در حیات سلطان المشائخ بر حمت حق پیوست رحمة الله علیه منهم آن مقتدا  
 علما آن پیشوای صلیما تسبیح کثرت علوم و استاد زمانه آن تلمیذین بکشف  
 دقایق و در وقت خود یگانہ ریغے مولانا وجیہ الدین یاکلی کہ در زہد و ورع و  
 تقوی و شدت مجاہدہ و ترک تجرید در زمان خود مثل نداشت و ثمرہ از  
 فضائل اں بود کہ بدولت ارادت سلطان المشائخ قدس سرہ مشرف  
 گشت وقتے ایں بزرگ مے فرمود کہ من دریانی پت میر فتم در انناے راه  
 صوفیے را دیدم پیدا شد در دل من نوعی انکار آورد آں صوفی گفت  
 یا مولانا چیزے مشکل داری و مرا از علمے شبہات مانده بود ہر یکے را گفتیم  
 او جواب بوجہ گفت چنانکہ خاطر من مے آسود تا آں حد کہ مسئلہ قضا و قدر  
 را ہم بیان شافی فرمود بعد از اتمام بحث پرسید تو میر کیسی گفت من میر حضرت  
 سلطان المشائخ نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز او گفت شیخ  
 نظام الدین قدس سرہ العزیز قطبنا منقول است کہ وقتے خدمت  
 مولانا وجیہ الدین رحمة الله علیه زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الید  
 در اچودہن رفتہ بود چوں نزدیک روضہ شیخ شیوخ العالم زمین بس  
 کرد و نشست آوازے از روضہ برآمد کہ خوش آمدی ابو حنیفہ یاکلی  
 و ایں بزرگ ہرگز کتابے بر خود نداشتے و بوقت سبق گفتن فحول علما  
 بزانوے ادب بخدمت مے نشستند مے نسخہ بدست نگر فتم و ہر بار سخنرا  
 کہ تقریر کردے کرت دیگر کہاں بحث بتقریر دیگر فرمودے منقول است  
 کہ خدمت مولانا را بامترہ فضیلتا قات بود بحکم اشارت او بشرف ارادت  
 سلطان المشائخ مشرف گشتہ وقتے کہ ایں بزرگ بخدمت سلطان المشائخ

مفتی

منقول است

منقول است

آمدے دجاعتخانہ بودے برمانہ بیستے روزے کفشہاے پائے ایں بزرگ را از جماعتخانہ کہے بہرہ  
 ایں خبر بخد مت سلطان المشایخ رسانیدند سلطان المشایخ کفشہاے خاص پائے مبارک  
 خوشن بمولانا داد خدمت مولانا آن کفشہاے پائے مبارک حاصل دست کردہ تقیل کنان  
 بیرون آمد و کورستار مبارک فرو داد و کفشہاے پائے مبارک حضرت سلطان المشایخ دیکر دستار  
 مبارک پیچید بر سر دست پابرہنہ در خانہ رواں شد ہر کسے از یاران گفتند سلطان المشایخ کفشہاے  
 پائے مبارک خود کہ شمار اعطا کردہ است برائے آنکہ در پائے پوشید پائے برہنہ نہ دیو خدمت مولانا  
 فرمود کہ ایں تاج سرست کہ امروز از حضرت سلطان المشایخ انعام من شدہ است مرا بچیل میارائے آں  
 باشد کہ در پائے خنم ایں سعادت برابر کردہ در فایہم ہرگز خوش گوید ہیبت و جنگ آنجا کہ ترا حلقہم گوش  
 در چاکری آنجا کہ ترا پائے مرا سر و الغرض بخد مت سلطان المشایخ رسانیدند  
 کہ مولانا وجیہ الدین بچنیں کردہ سلطان المشایخ فرمودہ مولانا را بگوئیہ تمام اینجا  
 زیارت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز بود و مولانا زیارت  
 شیخ الاسلام قطب الدین رفت ہم در مقبرہ شیخ الاسلام قطب الدین کفشہاے  
 پائے خود یافت و تنے مولانا وجیہ الدین بخد مت سلطان المشایخ مے آمدند  
 چوں در میاں باغات کرہ رسید دید پیرے در صورت زمانہ و در زستے عبا و عجا  
 بردوش و عصا بردست و بیچ در گردن پیش اسلام گفت آغاز کرد کہ من مرد کام  
 از دور دست رسیدہ مرا در ہر علی مشکلی ماندہ است بخواہم از تو حل شود مولانا  
 وجیہ الدین فرمود کہ نیکو باشد آں مرد و تقیر و انشمنان سوالات آغاز کرد و مولانا  
 وجیہ الملک جواب مے گفت و ترجمہ مے شد کہ ایں مرد از شہر نیست چندین علوم  
 از کجا حاصل کردہ است چوں از کشت فارغ شد مولانا وجیہ الدین را بر رسید  
 کہ شما کجا میرید مولانا فرمود بخد مت سلطان المشایخ نظام الحق الدین  
 آنم و گفت کہ سلطان المشایخ نظام الدین چند اں علی مدارسن اورا  
 بسیار دیدہ ام شما با چندین علوم پیش او کجا میرید مولانا گفت کہ خیر مولانا ازین علم  
 چہ فرماید سلطان المشایخ بتر است و دروند مبارک او از علم من کدتی

آراسته است با زان مرگفت که کثرات با شیخ نظام الدین ملاقات کرده ام و چندان  
علم نادر و کجایه وی مولانا وحید الدین گفت لاحول ولا قوه الا بالله مولانا ازینها مگو  
همینکه کلمه لاحول ملاقوه مولانا وحید الدین بزیار را مذاکس مرد نزدیک شده سخن گفت  
دور شده مولانا وحید الدین دوم بار کلمه لاحول گفت این مرد دور تر شده چنانکه مولانا  
را معلوم شد که آن مرد شیطانست کلمه لاحول مگر گفتن گرفت بصری که از پیش کتاب  
شده چون خدمت مولانا بنیست سلطان المشایخ رسیده پیش از آنکه این ماجرا  
عرض میدارد بنویس باطن فرموده که مولانا آن مرد را نیکو شناختی و الا او راه توزه بود  
منقول است که طعانه که خدا می مولانا بودی اسباب آن خود آوردی و در  
دیگ حکمت پختی چنانکه از اسباب پنج آفریده بدل از سید پیوسته است متنبه و دستار  
سیاه بسته و جامه های مبارک بیشتر حال تنگ رنگ می بود و بعضی غافلان و روشن  
خدمت مولانا وحید الدین نخست نسبت کردی و خدمت ایشان در کمال علم و عقل  
بودند شیخ سعدی خوش بیتی سعدی یا نزدیک را می عاشقان به خلق مجنون اند  
و مجنون عاقل است به آخر الامر از دار دنیا می غدا رحلت کرد و دیدار القریب است  
و بر سر جوف شمسی در ظمیر و قاضی کمال الدین صدیهاں مرحوم و قضاخان مرحوم  
که ایشان نسبت شاکردی داشتند بالادست هر دو بزرگ مدفن یافت رحمة الله علیه  
سنتیم آن فضل زاده آن زین عتبا و مولانا فخر الملة و الدین مروزی که بحال مرجع  
و کمال تقوی آراسته بود و حافظ کلام ربانی و از صاحبان و میدان سابق  
سلطان المشایخ بود و آخر عمر خدمت سلطان المشایخ و رعایات پور ساکن  
شد و بمالقه تقوی به نهایت ترک و تجرد کوشید و پیوسته کتابت کلام مجید کرد  
و از اختلاف خلوق مجرذ زیسته و در غایت عظمت و کرامت بود و بامردان غیب  
لامعات داشت و متقی این بزرگ بخدمت سلطان المشایخ می گفت که مرا شکی  
ناب شده بود و پیش من کسی نبود که آب بطلم کوزه آب پیر از غیب پیدایش آن  
کوزه استم آب بخورده شد و نفهم که من آب کرامت خواهم خورد حضرت سلطان المشایخ

مرد  
ک

سنان

فرموده کہ یا ایستہ ثوروا لکم امۃ لا یؤذو ازیہا بسیارے باشد و تھے سن نیزہ خاتم  
کہ شانہ کنہ پیش سن کہے ہو کہ شانہ بیارہ وریں میان دیو ایشک گشت از دیو ارشاً  
بیروں آمد بستدم و شانہ کردم سلطان المشائخ رقعہ بخط مبارک خود بجانب این  
بزرگ در بیان محبت رب العالمین و قلم آورده بود وریں کتاب در کتبہ محبت  
تحریر یافته است و نظر مبارک حبان در گاہ سبے نیاز می خواہد آمد آخر الامر چون  
این بزرگ نقل کرد ہم در خطیرہ سلطان المشائخ در چو ترہ یارابن مدفن یافت اللہ  
علیہ منہم اہم عالم علودینی آں صاحب اسرار یقینی یعنی مولانا فصیح الملک و الدین  
کہ بو فور علم و فضل تقوی و ورع آراستہ بود و از بیشتر یاران اسعید و ارادات سابقین  
بود و در مجلس سلطان المشائخ اکثر سوالات علمی و استکشاف روحانات عالم حقیقت  
آوردے و بجا یہاے شافی مشرف گشتے و در آوان تعلم خدمت مولانا فصیح الدین  
و قاضی محی الدین کا شانی در خدمت یکدیگر بسیار بودند و در مجلس مولانا  
شمس الدین قوشچہ و طبقہ اول علم اصول فقہ تحقیق کردہ و میان علما بو فور علم  
و ذکا سہ طبع مشہور گشتہ چون بفضل ربانی جذب رحمانی خدمت مولانا فصیح الدین  
را در ربوہ خواست و راہ حقیقت شروع کند و آں علم را بعمل مقبول گرداند از مجلس  
منزوی شد و اندک تعلق و تعلیم فرزندان ملک بیکر س با بر یک سلطان غیاث الدین  
بلین کہ سبب نفقہ و ضروری فرزندان داشت ترک داد و نظر بر کرم حق داشت  
فرزندان مولانا فراحم شدہ نو کہ ترک تعلیم گرفتہی حال قوت چہ خواہد بود مگر از زیر  
مصلحت چہیزے پیدا خواہد شد الغرض مولانا را یارے بود چون ترک و تجرید مولانا  
را شنید چند تلمکہ آورد و زیر مصلحت مولانا نہاد چون آں یار باز گشت خدمت مولانا  
حرم محرم خود را طلبید گفت بیا چہیزے زیر مصلحت است بردار چون ازین حال  
قاضی محی الدین کا شانی را تحقیق شد دیدن خدمت مولانا آمد از حال ترک و  
تجرید بحق مشغول گشتن روشن شد باز گشت بعد چند روز خدمت مولانا فصیح الدین  
دیدن قاضی محی الدین کا شانی رفت بعد ملاقات قاضی محی الدین گفت کہ

من کتابے در سلوک مشائخ مطالعہ سے کروم در اس کتاب دیدم کہ روز قیامت  
 اَمَّا وَصَدَّقْنَا ہر کسے از خلائق زیر علم بزرگے کہ برو پیوند کردہ است خواہد بود  
 و مرد و خاطر گذشت کہ من دست بزرگے از بزرگان دین بگیم و سعادت آخرت  
 خود را در حمایت او اندازم اکنون مارا واجب است کہ در طلب بزرگے از بزرگان  
 دین شوم و بخدمت او بیعت کنم و اس ایام صد بزرگ پیش صاحب عورت و ارشاد با وفور کرامات و  
 شہرہ و ندوایں ہر دو بزرگ در اندیشہ و اجتہاد اس شہرند کہ یکدام بزرگ شوند ہم دین میان در خاطر  
 ایشان گذشت کہ سید است پس بزرگ و صحبت مشائخ کبار در نیت برو برویم و از پیر سیم بہر کہ او  
 اشارت کند برو پیوند کنیم چوں بخدمت اس سید رفتن و کیفیت خود باز نمودند و گفت بارس  
 سلطان المشائخ نظام الحق و الدین ظیفہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین  
 قدس سرہما العزیز کہ بنور علم و کمال عمل عقل و عشق و مود و ذوق آراستہ است  
 و در ایام سلطان المشائخ در غیبات پورا آمدہ سکونت کردہ بود و ایں ہر دو  
 بزرگ در غیبات پورا آمدند چوں بسعادت قد مبوس و بشرف مکالمہ مشرف  
 گشتند بخدمت سلطان المشائخ عرض داشت بیعت نمودند سلطان المشائخ  
 فی الحال قاضی نجی الدین کاشانی را دست بیعت داد و مولانا فصیح الدین را  
 گفت کہ در باب شما از شیخ شیوخ العالم پیر سیم بجز دستماع ایں سخن مولانا در عالم  
 تخیل افتاد کہ شیخ شیوخ العالم بر حمت حق پیوست سلطان المشائخ چگونہ خواہد  
 پیر سید این معنی در خاطر گذرانید و ہیچ گفت و روسے بر زمین آوردند و باز گشتند چوں  
 کرت دوم بخدمت سلطان المشائخ پیوستند سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا را  
 من کیفیت شما بخدمت شیخ شیوخ العالم گذرانیدم در محل قبول افتاد شما  
 بیعت کنید چوں خدمت مولانا بدولت بیعت رسید از سلطان المشائخ سوال  
 کرد کہ مخدوم شیخ شیوخ العالم بار بقای پیوستہ مخدوم از کہ بہر سید فرمود کہ در ہر کار  
 کہ مرا ترو و پیش آید از شیخ شیوخ العالم پیر سیم و بحکم فرمان ایشان کار کنم الغرض  
 خدمت مولانا بفضائل بسیار و عبادت و زہادت و لطافت بیشمار آراستہ بود



و همچنین گویند ہم در حیات سلطان المشایخ مجاز گشته بود بر رحمت حق پیوست رحمت الله علیه متهم آن سلطان الشعرا بر مان الفضلا امیر خسرو شاعر رحمت الله علیه که گوے سبقت فضل از متقدمان و متاخران برده بود و باطن صاف داشت طریقه اهل تصوف در صورت و سیرت او پیدا بود اگر چه تعلق به بادشاهان داشت فاما از آنها بود که گفته اند مصحح کمر بندت سلطان به بند و صوفی باش و کتاب حروف از والد خود رحمت الله علیه سماع دارد که می فرمود در آن روز که امیر خسرو تولد شد در جوار خانه امیر لاجپن پدر امیر خسرو دیوانه بود صاحب نعمت پدر امیر خسرو امیر خسرو را در جامه پیچیده پیش آن دیوانه برد دیوانه فرمود آردی کسی را که دو قدم از خاقانی پیش خواهد بود الغرض چون بعد بلاغت رسید بشرف اراکت سلطان المشایخ مشرف گشت و با انواع مراسم و شفقت مخصوص گردید و بنظر خاص ملحوظ شد و در آن ایام سلطان المشایخ در خانه کراوت عرض جدا دین امیر خسرو نزدیک دروازه منده پل می بود امیر خسرو در آن ایام در آغاز شعر گفتن بود هر نطقی که گفتند بندت سلطان المشایخ گذرانید می تار و ز می حضرت سلطان المشایخ فرمود طرز صفایان بگو می عشق انگیزی و زلف و خال آئین از آن روز باز که امیر خسرو علیه الرحمة در زلف و خال بتای پیچید و آن صفات دل آویز را بنهایت رسانید بعد دیوان بتدی و تنه می برابر قاضی معز الدین پایکچہ پدر مولانا رفیع الدین پایکچہ بندت سلطان المشایخ بنام گذرانی و رموز و اشارات آن تحقیق کرد و از میان شعرا می هم پیش بادشاهان بلند مرتبه مشهور گشت و با اعتقاد صادق در محبت سلطان المشایخ بعد می کوشید که شایان محرمیت اسرار آنحضرت گشت روز می در مدح سلطان المشایخ پیش سلطان المشایخ شعر می گذرانید فرما شد که چه می خواهی بچو ہوں سخن در نظم داشت شیرینی سخن خواست فرما شد کہ آن طاس شکر کزیر کہت است بیار و بر سر خود تار کن و قدر می ہم از آن بخور امیر خسرو بچناں

بجای

روایان طایف است  
که در محبت سلطان پند و نصیحت  
صالح الایمان است

کرد لا جرم شمر بنی سحر او شرق و غرب عالم گرفت و فخر شمر اے سلف و خلف گشت  
و بدین درخواستے کہ او کو راجا بابت مقرون شد تا آخر عمر پشیمانها خورد کہ چرا بہتر از  
تو استم و از کتبے کہ انشاے او کتابخانہ پر گشت و اگر کتابے تمام کر دے و بخد مت  
سلطان المشایخ گذرانیدے سلطان المشایخ آں کتاب بردست کر دے  
و فرمودے کہ فاتحہ بخوانیم و چہناں بردست امیر خسرو بدادے و وقتے بودے  
کہ باز کر دے و چند سطرے نظر فرمودے اینہم براے کمال حال امیر خسرو  
بود تا اولین شعرے فریفتہ نشود و دنبال کارے بہترینیں باشد و اوقات این  
بزرگ محمود بود و ہر شب بوقت تہجد ہفت سیپارہ کلام اللہ خواندے روزے سلطان  
المشایخ از ویرسیا کہ ترک حال مشغولہا چہیت عرض داشت مخدوہا چند گاہ شاہ  
کہ بوقت آخر شب گریہ مستولی میشود سلطان المشایخ فرمود الحمد للہ اندکے ظاہر  
شدن گرفت و سلطان المشایخ چندین رقعات متضمن ذوقہا بخط مبارک  
نمود بجانب امیر خسرو و قلم آورده است چنانکہ فواید آں دریں کتاب محل ثبت  
افتادہ امیر خسرو را بخدست سلطان المشایخ محل و قریبے تمام بود بہر وقت  
کہ خواستے پیش رفتے و در کل مورثورت با او بودے و اگر از اربابان اعلیٰ کے  
را درخواست بودے امیر خسرو رائے گفت تا او بگذرانیدے چنانکہ در ذکر شیخ  
نصیر الدین محمودی تحریر یافتہ است مرحمت ہے سلطان المشایخ کہ در باب  
امیر خسرو بود از کتابت کردہ نسخہ آں اینست یکبار سلطان المشایخ این بندہ  
را فرمود کہ من از ہمہ تنک ایم و از تو تنک نیایم دوم بار گفت از ہمہ کس تنک اکیم  
تا حدے کہ از خود ہم تنک ایم و از تو تنک نیایم وقتے مردے بخدست سلطان  
المشایخ درخواست و جرات نمود کہ ازاں نظر را کہ در حق امیر خسرو است یکے  
در کار سن کن در حضور او جواب نفرمود اما بندہ را گفت آنوقت در خاطر من میگذشت  
کہ میخواستم آں مردہ را بگویم کہ آں قابلیت بیار و وقتے بر زبان خواہ رفت کہ دعائے  
من بگو کہ بقائے تو موقوف است بر بقائے من باید کہ ترا پہلوے من و دفن کنند

ایں سخن کرات بخیرست ایشان یاد داده شده است و ایشان فرموده بچندین  
 خواب بود انشاء اللہ تعالیٰ و خدمت خواجہ بایندہ عہد خداے کرده است ہر گاہ بہشت  
 بخوابد بندہ را برابر خود در بہشت برد انشاء اللہ تعالیٰ و تھے خواجہ در خواب دید  
 گوئی در پایان مندرہ پل نزدیک دروازہ پیش خانہ شیخ نجیب الدین تکمل  
 آئی رواں شدہ است بغایت روشن و صافی و دعا گو در دو کاجہ بلند بر نشستہ است  
 و تھے بغایت خوش امیدوارے پیدا شدہ و چنان رفتے در خاطر من گذشتے  
 و براے تو از خدا نعمتے کہ مالا مطلوب باشد خواستہ ام میدانم کہ دعا مستجاب باشدہ  
 است و در تو اس حال پیدا خواہ شد انشاء اللہ تعالیٰ و بندہ رفتے از زبان مبارک  
 خواجہ شنیدہ ام کہ فرمودند کہ اشب و سر دعا گو فرو خواندند کہ خسرو نام درویشان  
 نیست خسرو را بنام محمد کاسہ لیس خوانید از نجیب بندہ را این خطاب آمدہ است  
 و منبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخبار کردہ بدیں اسم بندہ امیدوار نعمت ہا  
 ابدی است انشاء اللہ الموعظ بندہ را خواجہ ترک اللہ خطاب کردہ است و چندین  
 فرمان موشح و مژین بخط مبارک ایشان بدیں خطاب در حق بندہ مبرور بود  
 و بندہ آن را تقویہ ساختہ تا بوقت دفن برابر بندہ باشد فرداے قیامت رحمت  
 بحق من چہارہ بیاں کا غذا بخشاں انشاء اللہ تعالیٰ الکیم ایں بیت ہم از نفس  
 ایشان شنیدیم ہمیت و پیش تو اے از ہمہ کس بسکہ منم و در ادعت مکینہ  
 ترخص کہ منم و خواجہ بندہ را طلب فرمود چوں بندہ پیش رفت فرمودند کہ خواب  
 دیدہ ام بشنو بعد ازاں بزربان مبارک ایشان گذشت کہ شب آدینہ در خواب  
 نے بینم شیخ صدر الدین پیر شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا سے علیہ الرحمۃ پیش  
 آمد من بتواضع بلخ پیش آدم او خود چنداں تواضع نمود کہ متواضع گفتم و را شاے  
 اک مے بینم لو کہ خسروے از دور پیدا شد ہی و نزدیک ما آمدی و میان سفر  
 آغاز کردی ہمدین میان صاحب مؤذن بانگ نماز گفتم از خواب بیدار شدم  
 چوں ایں خواب تقریر فرمودند گفتند نگراں چہ مرتبہ باشد بعد آں من پیچارہ

از سرزاری و نیازمندی عرض داشت کردم کہ من کناس را چہ حدّ اُس مرتبہ پاد  
 کہ آخر دادہ شہماست خواہد از این سخن گریہ گرفت با و از بلند گریست بندہ نیز از گریہ  
 سخت ایشان در گریہ شد بعد از اُناں خواہد فرمود تا کلاہ خاص دادند بدست  
 مبارک خود بندہ را لباس کرد و فرمود کہ مینا بد کہ کلمات مشایخ بسیار در نظرداری  
 سلطان المشایخ از غایت شفقتی کہ در باب امیر خسرو داشت این دو بیت  
 فرمود من انشائے حضرت اشجیہ خسرو کہ بنظم و نثر مثلش کم حاست \*  
 ملکیت ملک سخن آں خسرو راست \* آں خسرو ماست ناصر خسرو نیست \* زیرا  
 کہ خداے ناصر خسرو ماست \* سبحان اللہ کہ اُم مرتبہ بہتر از این تواند بود کہ بزرگان  
 و زبیر حضرت سلطان المشایخ قدس السدسہ العزیز در وصف امیر خسرو گذشت  
 زبہ کمال عظمت امیر و شفقت و پرورش حضرت سلطان المشایخ قدس  
 سرہ العزیز باز آیم بر ذکر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ وقتے در غیث پور در خانہ والد  
 کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ امیر خسرو دعوتے دادہ بود سلطان المشایخ و  
 بزرگان شہر و راک جمعیت حاضر بودند بہلول قوال در صورت این غزل حسین  
 میگفت نظم زبہ تر کہ کہ از ضمہاے ابرو \* کجاں پیدا کن پنہاں زندبیر \*  
 بگوش مدعی کسے جائے گیر \* عز امیرے کہ ہست اندر عز امیر \* الغرض چوں  
 سماع فروداشت کردند امیر خسرو غزل خود آغاز کرد چوں مطلع بخواند بستہ شد  
 غزل شیخ سعدی آغاز کرد بیت سعلت ہمہ شوخی و دلبری آموخت \* جفا و  
 ناز و عتاب و ستکبری آموخت \* این غزل تمام بقاف قرق بخواند بعدہ از او پرسیدند  
 چہ حالت است کہ ہر بار غزل خود بخوانی بستہ میشوی گفت چنداں معنی ہجوم  
 مے آورد کہ در ضبط آں حیراں میشوم آخر الامام امیر خسرو برابر سلطان غیاث الدین  
 تغلق در لکھنوتی رفت در غیبت او سلطان المشایخ بعد جنت خرامید چوں  
 از اُن سفر باز آمد روئے خود سیاہ کرد و پیراہن پارہ در میان خاک خلطای پیش  
 در حقیقہ سلطان المشایخ آمد مصرع جامہ در اُن چشم پکاں خون دل رواں \*

رفت آردہ ۱۱۱

بعدہ گفت اے مسلمانان من کد ام کس با شتم کہ برائے انہیں بادشاہ ہے بلکہ ہم فاما  
 برائے خود کریم کہ بعد از سلطان المشائخ مراجعین بقائے نخواہد بود بعدہ  
 ششماہ بزیست و برحمت حق پیوست و در یاران روزگاہ سلطان المشائخ  
 دفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں جمال زہاواں پیشوا سے عباد آں سالک  
 طریق ورع و تقویٰ آں طالب و صلت مولیٰ یعنی مولانا جمال الملتہ والدین  
 مشغول بعلوم ربانی و مشاہدات جمال رحمانی میان یاران اعلیٰ مشہور بود  
 و مشغولی باطن مبارک ایشان بحد سے بود کہ در مجلس سلطان المشائخ  
 چنان مشغول بودے کہ از خود خبر نداشتے سلطان المشائخ نے فرمود  
 کہ مولانا جمال الدین را وقت مے باشد کہ اورا از غیر حق یاد مے آید و ایں  
 نفس سلطان المشائخ در باب مشغولی یاران اعلیٰ در باب او بود ہر کہینہ  
 ہم ہداں خطاب مخاطب شد و ایں ہم در حیات سلطان المشائخ برحمت  
 حق پیوست منہم آں شیریشہ تصوف آں عاری از تکلف یعنی مولانا  
 جلال الملتہ والدین آدہی کہ بزم و ورع و ترک و تجرید موصوف بود ہم از  
 ابتدائا انتہا تر گے یکبارگی داشت و از غوغائے دنیا زار ماندہ گوشہ گرفت  
 و بعبادت خدا سے و محبت سلطان المشائخ مشغول شد و ایں بزرگ  
 از پیشتر یاراں او دہ در ارات سابق بود و نزدیک ہمہ معظم و مکرم و متقی از  
 یاران اعلیٰ کہ از او دہ بودند اتفاق کردند اجازت تعلیم و بحث کردن از  
 سلطان المشائخ بستاند اگر چہ ہر یکے از ایں یاراں عالمے متجرب و دانا بحکم فرمان  
 سلطان المشائخ مشغول یا دحق شد لیکن ہوں نیکار کہ عمر سے ہداں مشغول  
 بودند باعث مے شد الغرض مولانا جلال الدین را آں آوردند کہ درین باب عرضہ  
 بکن چوں ایں بزرگاں بخدمت سلطان المشائخ حاضر آمدند و مجلس حضرت سلطان  
 المشائخ صفت کہ بلئے حق جل و علی بر سلطان المشائخ تجلی کردہ بود و از زیست آں بسیار یاراں  
 اعلیٰ ارجحال نطق نمود مولانا جلال الدین محل کلام داشت تا عرضہ داشت کہ در خدمت اگر

فرمان باشد یاران وقت و قتی بختی کنند سلطان المشایخ دانست که این سوال همه  
یارانست که حاضر آمده اند فرمود که من چکنم هر از ایشان مطلوبی دیگر هست و ایشان  
همچو پیاز پوست در پوست اند کاتب حروف از جواب سلطان المشایخ استنباط  
کرده است یعنی مغز ندارند آنقدر علم که براسه ایشانکار که در آن شروع کرده اند  
حاجت باشد حاصل کرده و مطلوب از آن علم عمل است و محبت باری تعالی بمنزل  
مغز است و آنچه جز او است بمنزل پوست از اینجا است که شیخ نصیر الدین محمود  
ع فرمود که وقتی مولانا شمس الدین یحیی و این ضعیف بخد مت سلطان المشایخ  
یکجا نشستند بودیم سلطان المشایخ مولانا شمس الدین را فرمود که لب بر بند می  
و در بند می و نیز روایت کنند که مولانا وجیه الدین پائلی را نیز سلطان المشایخ  
فرموده بود که مولانا میان تو و میان خدا تعالی همین زبان مانده است  
انقض چند روز ذات ملک صفات خدست مولانا جلال الدین را زحمت شد  
و از در فنا بدار بقار حلت فرمود در حمته علیه منعم آں صورت صفا آں سیرت وفا  
خواجہ کریم الملت و الدین سمرقندی المدعوبه بیانہ کہ در کلام اخلاق مثل خود در  
آفاق نداشت طاهر و باطن این بزرگ باوصاف اہل تصوف آراستہ بود و  
فضائل بسیار و علوم پیشمار و طبع فیاض در غایت لطافت و عقل کمال در نہایت  
فراست داشت و این ہمہ ثمرہ آں بود کہ در سلک ارادت سلطان المشایخ  
منسلک بود و محبت آنحضرت از صفاے اعتقاد محکم گرفت و بنظر خاص سلطان  
المشایخ ملحوظ گشت تا از غایت کرے کہ سلطان المشایخ را در باب این بزرگ  
بود و بوسیله آنکہ پدر بزرگوار او خواجہ کمال الملت و الدین سمرقندی کہ وزیر اقلیم  
خراساں بود بزرگے خوش گوید بیست بتقدیر بے اشارت راسے رفیع او و در حجت  
وجود و نیار و در ہیج شے و بواقع در دیار ہندوستان آمدہ بانواع مراحم بادشاہ  
ہند خصوص گشتہ از ملتان تا ہالنسی چنانچہ دیپالپور و اجودہن و غیر ذلک چوالہ  
اوشدہ و مرید شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین شدہ دختر خواجہ محمد سیدی

نبیرہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز بحکم اشارت سلطان  
المشاخ ورحب الاشخ کریم الدین مذکور آئندہ وبقربت آل خاندان کرم کرم گشت  
بیشتر حال در غیث پور میاں یاران اعلیٰ عمر عزیز گذرانیدہ بواسطہ لطافت  
طبع و نظم و پذیر و ہمت بلند و خوب طبعان اسیر محبت او گشتند چنانکہ خواجہ ضیاء الدین  
برنی علیہ الرحمۃ بیشتر نسخہ غریب در ہر محلے کتابت کردہ و بخیرت این بزرگ رسانیدہ  
مرہون کرم آل کریم گشتہ و امیر خسرو و امیر حسن بابا این بزرگ اخلاص سے تمام شدہ  
و بعد نقل سلطان المشاخ با سلطان محمد تغلق انارکلیہ بہانہ بطلب سلطان  
ملقات کرد و با انواع مزاحم مخصوص گشت تا بختاب شیخ الاسلام و وزیر اسے ملک  
ستگانوہ مخاطب شدہ در آں دیار رفت و امور و ہمت مسلمانان آں دیار را  
بعقل کامل خود بر جاؤ کہ معدلت باز آورد و کاتب حروف این بزرگ را در صحبت  
مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ سلطان المشاخ دریافتہ بود جمالے با کمالے  
داشت و بہ زہی صلی آراستہ و بجماعت ہائے خاص صحبت یافتہ سلطان  
المشاخ مشرف شدہ آخر الامر دستگانوہ بجوار رحمت رب العالمین پیوست  
و خاک او امر و توتیا سے خلق آں دیار است رحمۃ اللہ علیہ ازین بزرگ خلفے  
ماند کہ ذات عظیم المثال و محبوب اہل محبت است و فیاض طبع او کاشف غوامض  
حقائق معرفت و نوک قلم او مغر و سخن را چنان مے نگار و کہ از اں چشم ہائے معانی  
مے کشاید بزرگے خوش گوید بلیت چہ آتش است ندانم ضمیر او یارب کہ نقد سکہ  
معنی از و عیار گرفت چہ یعنی شیخ زادہ معظم احمد بن کریم نبیرہ شیخ شیوخ العالم  
فرید الحق والدین قدس سرہ الغریز خواجہ حکیم شناسی خوش گوید بلیت  
در کتابتہ بو حنیفہ کوئی در و رعیمچو شافی صوفی و کاتب حروف بابا این بزرگ  
زادہ بر حکم محبت اسلاف و بواسطہ کلبعیت صاف محبت از جاں دار شیخ سعدی  
خوش گوید بلیت بجان کز میان جاں چو جان دوست میدارد و بہ حق دوستی  
جانان کہ با در و اسوگندم و در و عزیز او کہ دلہائے دوستان طلب ویدار

فرحت انگیز دوست یعنی شیخ زادہ مکرم نظام الملک والدین کہ ذات پسندیدہ اور  
 صورت معنی بہت شیخ سعدی خوش گوید بیت این نظر افت کہ تو داری ہمہ دلہا  
 بغیرید ۔ این لطافت کہ تو داری ہمہ غما بزاید منہم آں ملک الملوک فضلا آں  
 بلطافت طبع دلربا یعنی امیر حسن علاء بخاری کہ غلیات جگر سوزا و از حق دہاے  
 عاشقان آتش محبت بیروں سے آورد و اشعار دلپذیر و راستہ بدہاے سخور  
 میرساند و لطائف روح افزاے او مایہ اہل ذوق بہت و سخن این بزرگ چاشنی  
 شیخ سعدی دارد بیتہ درینے گفتہ است بیت حسن گلے ز گلستان سعدی  
 آورده است کہ اہل معانی گلچین آں گلستاند ۔ و این بزرگ پیوستہ میان  
 شعرا ممکن و تعجب بود و یکسے لطیفہ و لطمے بدیہہ بہتر از و نگفت و بادشاہاں و  
 بادشاہ زادگاں گوش ہوش بر لطائف او میداشتند و سترہمہ سعادتهاں بود  
 کہ در سلک بندگان حضرت سلطان المشایخ منسلک شد و بنظر خاص سلطان  
 المشایخ مخصوص گشت و تھے این بزرگ بخدمت سلطان المشایخ آمد و چند  
 عزیز حاضر بودند سلطان المشایخ رو سے مبارک سو سے این بزرگ کرد و فرمود  
 کہ این ساعت ذکر فضلا داشتہ کہ تو درآمدی و از ملفوظات روح افزاے  
 سلطان المشایخ نوایدے نشست و علین تقریر سلطان المشایخ بقرا و مکالم  
 رعایت کرد کہ امرواں فوائد الفواد مقبول اہل ولاں عالم شدہ است و دستور  
 عاشقان گشتہ و شرق و غرب عالم گرفتہ سلطان الشعرا امیر خسرو رحمۃ اللہ  
 علیہ کرات گفتے کا شکے تمامی کتب کہ عمر در آں صرف کردہ ام برادر امیر حسن  
 را بودے و ملفوظات سلطان المشایخ کہ جمع کردہ است مرا بودے تا  
 من ہاں در دنیا و آخرت فخر و مہاہات کردے و این بزرگ دریں عالم  
 مجرد زیست در آخر عمر در دیو گیرفت و ہما بخا مدفن یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم  
 آں بصورت و سیرت سلف آں فخر خلف قاضی شرف الدین  
 یار مولانا حام الدین ملتانی کہ اورا قاضی شرف الدین فیروز گنج



ہم گفتندے ایں بزرگ بو فور علم و زہد و تقویٰ و ترک تکلف آراستہ بود و  
حافظ کلام ربانی و عاشق در گاہ سجائی بود و اگر کسے اور ایدے گمان بر  
کہ ایں ملک مقرب است کہ بدیں بہتیت در راہے رود و علوم بسیار داشت  
و در فضل آیتے بود کاتب حروف دیوان آشن حسن پیش ایں بزرگ گذشتہ  
است و انجہ مایحتاج خانہ بودے از غلہ و ہنیم بردست مبارک کردہ در خانہ  
آوروے وقتے ایں بزرگ کچوری و ہنیم بردست کردہ مے آمد قاضی  
کمال الدین صدر جہاں مرحوم دید با آں کرد و فر صدر جہانی کہ میرفت  
از اسپ فرو آمد و قدم بوس آں بزرگ کرد و حاضر از اگفت ایں مرد  
خدائے کہ التفات بکسے ندارد بر طریقہ سلف میو و بزرگے خوش گوید  
بہت خوشم بدولت خواری ملک تنہائی کہ کہ التفات کسے را بروز گام  
نیست و کسوت ایں بزرگ جامہ چادر بودے و ایں بزرگ را سنج  
سلطان المشایخ محلے تمام بود و در مجلسے کہ مولانا حسام الدین دیار  
اعلیٰ حاضرے بودند بیشتر سخن ایں بزرگ کردے چنانکہ در ذکر سلطان  
المشایخ تحریر یافتہ است در ویو گیر از دار فنا ہدای بقا خرامید و خاک پاک او  
ہما نجاست رحمۃ اللہ علیہ منہم آں عابد اہل طریقت آں افضل اہل حقیقت  
اعنی مولانا بہا و الملتہ والدین ادہی و ایں بزرگ را دارالامانی ہم گفتندے علی  
وافر و تقویٰ کامل داشت و دریں عالم غذا از نیست اگرچہ بزرگی علما بود فاما باوصفا  
اہل تصوف موصوف بود چوں از وطن قییم خود ملتان و شہر درآمد در سلک اراد  
سلطان المشایخ منسلک شد و ہم بجمت حضرت سلطان المشایخ و شہر ساکن  
شد و بعد ہر چند گاہے بجمت سلطان المشایخ بیامدے شبہا در خانہ والد کاتب  
حروف بودے و از غایت تقویٰ و ورع ہر روز غسل کردے و در نہایت ترک  
و تجرید کوشیدے آخر الامر چند روز زحمت شد از دار فنا ہدای بقا  
خرامید رحمۃ اللہ علیہ منہم آں صوفی با صفا آں

زانہا و فاکہ و ریدل و ایثار و امر معروف و نہی منکر میان یاران اعلیٰ مشہور بود یعنی  
 شیخ مبارک کو پامووی کہ اور امیر داد نیز گفتند سے سینہ مصفا و مینے دلکش و شہادت  
 و عاشق جمال و لایت پیر و از مردان سابق حضرت سلطان المشائخ بود و بعد  
 پیش بخط مبارک سلطان المشائخ مشحون و فریقین بانواع کرم بجا اب او صادر  
 شدہ و یاران آؤدہ چنانکہ مولانا شمس الدین بچھے و شیخ نصیر الدین محمود و  
 مولانا علاؤ الدین بنی و عزیزان دیگر چوں از خدمت سلطان المشائخ بازے  
 گشتند فرمانے شد چوں در گویا منو برسید خواجہ مبارک را بہ بینید و متھے  
 کاتب حروف بخدمت شیخ نصیر الدین محمود نشستہ بود خواجہ مبارک علیہ الرحمۃ  
 و آمد و چنانکہ پیش ہنادرہ گفت من بہ نیت ملاقات شما از خانہ رواں گردیدہ ہوں  
 در اثنا سے راہ عزیزے ایں چنانکہ پیش آور دو رسم درویشاں اینست چوں بدید  
 کسے میروند ہر چہ در اثنا سے راہ پیدا شود از آن آنکس باشد کہ بروے روند شیخ  
 محمود رحمۃ اللہ علیہ تبسم کرد و بوقت برخاستن دو چنراں مبلغ پیش خواجہ مبارک  
 آورد و ایں بزرگ را با والد کاتب حروف رحمۃ اللہ علیہ محبت بسیار بود و کرات  
 گفتے کہ من مسلمان کردہ پدر تو ام کاتب حروف اینمیں را استکشاف کرد و فرمود  
 کہ من مردے امیر داد و مختص سلطان علاؤ الدین بودم پیری و مریدی نیستیم  
 کہ چہ باشد و از ایں طایفہ انکارے داشتیم چوں با خدمت والد شما صحبت شد مرا  
 برآں آوردند کہ یکبار سلطان المشائخ را بہ ہیں مرا بخدمت سلطان المشائخ  
 برد و اوّل مجلس کہ بشرف محاورہ و مکالمہ سلطان المشائخ مشرف شد ہم  
 بندہ آنحضرت گشتم مصرع اے انوریت بندہ و چوں انوری ہزارہ و از ستم  
 برخاستم ہر کہینہ چوں از شفقت والد شما رحمۃ اللہ علیہ بدیں دولت رسیدم و در  
 سہلک بندگان سلطان المشائخ و آمدم مسلمان کردہ ایشان باشم و تالاب  
 گور رعایت آں حقوق با خدمت والد رحمۃ اللہ علیہ و با کاتب حروف بدانچہ  
 قدرت او بود کہ حق تعالیٰ از قبول گرداناد و ایں بزرگ راستے بلند بود و ترسے

بچھے کو تو دل  
 یاد اور خوا  
 صالت ۱۲

یکبارگی داشت در خانه هر که طعام فرستادے خوانے آراستہ با انواع نعم  
 آوانے یعنی طرفے شفاف بیش بجا فرستادے و گفته کہ آں خوان با آں  
 آوانے باز نیارند و نمازے نیک باراحت کردے و تعدیل ارکان نیکو بجا  
 آوردے کاتب حروف بیکس را تا ایں غایت بر آں ہیئت در نماز نذیرہ است  
 و آخر عیم چند روز رحمت شد از دار فنا بدار بقا خرامید و در پایان روضہ حضرت  
 سلطان المشایخ در رستہ اول مافین یافت رحمتہ اللہ علیہ منہم آں تارک  
 دنیا آں طالب عقبہ خواجہ موید الدین کہ ہئی کہ ظاہری آراستہ بصفاء باطنی  
 پیراستہ ہوا داشت و در زہد و تقوی و با اعتقاد خوب موصوف بود این بزرگ  
 و راو ایل بکار دنیا ہم ملک و ملکزادہ معظم بود در انجہ سلطان علاؤ الدین  
 در عہد میرے اقطاع کردہ است و این پیش او کار ہا سے شکر کردے آخر  
 چوں سعادت ابدی یار بود در سلک بندگان سلطان المشایخ درآمد و افتخار  
 از سر دنیا زار ماندہ بنجاست چوں سلطان علاؤ الدین بتخت بادشاہی  
 بنشست این بزرگ را یاد کرد چوں شنید کہ تارک دنیا شدہ است و بر آستانہ  
 سلطان المشایخ نہادہ بر سلطان المشایخ گفتہ فرستاد کہ مخدوم کرم کنید  
 و خواجہ موید الدین را رخصت فرمائید تا کارے از پیش ما برگیرد و سلطان  
 المشایخ جواب گفت کہ اورا کارے دیگر پیش آمدہ است در استعداد آں کلاست  
 آں حاجب کہ پیغام بادشاہ آوردہ بود این سخن اورا گراں نمود و گفت مخدوم  
 شما ہمہ را بخواہید ما چو خود کنید سلطان المشایخ فرمود چو خود چاہد بہتر از خود  
 بہتر از خود بخوہم چوں بادشاہ این جواب شنید دست از برداشت کاتب  
 حروف این بزرگ را دیدہ بود و پیرے عزیز دران بالا سپید پوست خوبصورت  
 پاکیزہ سیرت بود و قبر او در پایان روضہ سلطان المشایخ میان یاران  
 و خدمتگاران است رحمتہ اللہ علیہ رحمتہ واسعہ منہم آں جمال صوفیان  
 آں شرف متقیان خواجہ تاج الملتہ والدین و ادرسی کہ صورت زہد و تقوی

بود و این بزرگ در اوائل تعلق باہل دنیا داشت فاما چہ سعادت ابدی نصیب  
 او گشت ترک آن مذلت گرفت و بدولت ارادت سلطان المشایخ مشرب  
 شد و محبت سلطان المشایخ در سویاے دل مبارک او جاے کرد ترکے یکبارگی  
 پیش گرفت و فقر و مجاہدہ و فاقہ را دولت خود دانست امیر خسر و خوش گوید  
 ملک عشق ملک شد از کرم الہی ام و پشت من و پلاس غم نیست قباے شاہی  
 ام و شیخ سعدی خوش گوید **بیاے سرور افتادہ ام چو لالہ و گل کہ او**  
**شمال قد نکار من دارد بزرگے دیگر گوید** **اے سرور بتو شام شکست**  
**بغلاں ماند** **اے گل ز تو خشنودم تو بوی کسے داری** و در محبت سلطان  
 المشایخ کار او بجدے کشید بجز آنکہ نام مبارک سلطان المشایخ کسے پیش او  
 بستد و چشم مبارک بچوے آب رواں شدے و این بزرگ در سماع غلو  
 تمام داشت و سماع ابکا بود و قص کشادہ عاشقانہ کردے چنانکہ از ذوق  
 او راستے بدہاے حاضران رسیدے و خلعتہاے پیش بہا بقوالاں داد  
 و بعلومست و ترک و تجرید نسوب بود آخر الامر در راہ دیو گریہ بوقت بازگشتن در منزل  
 کتھول چند روز رحمت شد و بوقت نزع آن بزرگ تبسے کرد و اینمخی را خواجہ  
 حکیم سنائی نظم کردہ است **مثنوی عاشقے رایکے فسرده ہدید** **گوہی مرد خوش**  
**ہمی خندید** **گفت اورا بوقت جاں دادن** **چہیست این خندہ خوش ہتا**  
**گفت خواباں چو پروہ بردارند** **عاشقاں پیش شاں چینیں میرند** **چوں از دافنا**  
**بدار بقا رحلت کرد** **از انجا در حطیرہ حضرت سلطان المشایخ آوردند و بر چو ترہ بار**  
**دفن یافت** **رحمۃ اللہ علیہم** **آں باطافت طبع بے نظیر و آن بنزدیک اہل دلائل عالم**  
**دلیذیرینے خواجہ ضیا و الملتہ والدین برنی کہ مقبول خاص و عام بود و لطافت پیچ**  
**و طرافتے بے اندازہ داشت** **و ہر مجلسے کہ این بزرگ بودے گوش ہوش ہمہ بر لطیف**  
**روح افزاے او بودے** **و مجمع اللطایف و جوامع الحکایات بود و از صحبت علما و مشایخ**  
**و شعرا نصیب کامل داشت** **و ہتے بلند و این ہمہ ثمرہ آں بود کہ ہم از ابتداے بواسطہ**

شفقت پدر بزرگوار که از دو مان بزرگے بود و سعادت ارادت سلطان المشایخ  
 مشرف گشت و سر خلاص بر آستانه آسمان ساس سلطان المشایخ نهادہ در  
 غیاب پور ساکن شد و بخیر مت سلطان المشایخ محلے و قریبے تمام یافت چنانکہ  
 در حسرت نامہ خود کنایت کردہ است و در آخر الامر بواسطہ الطاف طبع کہ در زمان  
 خویش در فن ندیمی زیر کیود ی آسمان مثل نہاشت بخیر مت سلطان محمد  
 انار اللہ بر مانہ ممکن و مجمل گشت و از دولت او ازین دنیاے غدار و مکار میوفا  
 خط وافر و نصیب کامل گرفت چون عمر ہفتاد و اند سال کشید از دولت سلطنت جاوید  
 فیروز شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ بالتماس بایحتاج او کہ بدور رسید گوشہ گرفت بانشا  
 کتب بے نظیر چنانکہ شتائے محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و صلواہ کبیر و عنایت تہ  
 الہی و مادر سادات و ثانیچ فیروز شاہی و جزاں مشغول شد و با تمام رسانید و ای  
 بزرگ و صحبت سلطان الشعرا امیر خسرو و ملک الفضلا امیر حسن بسیار  
 بود و از مجالس ایشان مستفید گشتہ با اینہم فضائل محبت فرزندان رسول صلی اللہ  
 و در دل مبارک او اسخ بود و آخر الامر چند روز رحمت شد و از دنیا بدر عقبہ روان  
 و عاشقانہ خرامید وقت نقل دانگ و دم بر خود نہاشت بلکہ جامہ ہائے تن نیز  
 بداد و در جنازہ فرو بالائے او یک توویک یوریا بود و فحسب ہر آئینہ اثر صحبت  
 سلطان المشایخ بر صحبت بادشاہاں غالب آمد و عاقبت او بخیر شد و او  
 جہاں مسکین و ارچنانچہ بے بایست بیرون رفت و در جوار حظیرہ سلطان  
 المشایخ در پایاں والد بزرگوار خویش مدفون یافت رحمۃ اللہ علیہ منہم آں صوت  
 زہد و تقویٰ آں عاشق در گاہ مولیٰ از سر مصلحت و کار خواجہ مؤید الملک و الید  
 انصاری کہ باختیار از سر مصلحت و کار برخواست و با محبت پیر ساخت و عجب  
 روش داشت از اں روز باز کہ در سلک بندگان سلطان المشایخ منسلک شد تا ب  
 گور ہیچ معنی مشغول نگشت ہیچ کسے توجہ نکرد و مگر با سادات کرام از عثمان کاتب خزان  
 کہ بقررت سلطان المشایخ مخصوص بودہ اند علی الخصوص با سید حسین رحمۃ اللہ علیہ

کہ منسوب بحجت او بود و این بزرگ را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود و درین باب مبارک  
 یاران اعلیٰ مشارائیه گشت و این همه شرفا کس بود که بظرف خاص سلطان المشایخ طویلاً  
 گشت و بکسوتهاے خاص سلطان المشایخ مشرف شده بود و این بزرگ بمقتضی  
 که خانہ من فرزند نمے شد چوں والدہ فرزندان نیز در ملک ارادت سلطان المشایخ  
 درآمد و گفت خدمت سلطان المشایخ قصه حال آنکه فرزند نمے شود عرض شد  
 مے باید کرد و آن ایام اتباع رقصه را بر پی بود و الغرض چوں بخدایت سلطان  
 المشایخ این عرض داشت که من خواجہ اقبال خادم را گفت که یک قرص و خرباز  
 بیار بعد فرمود این قرص هر روز اندکے میخور تا آن غایت که برایشاں برسی  
 آن قرص تمام شده باشد چوں آنجا برسی این خرباز راں پاکدا من بدتی تا بخورد  
 حق تعالیٰ فرزندے خواهد داد من میخوانم که در حق حق و علی ازین برکت آں فرزند  
 شایسته و ادیعے مولانا نور الدین محمد مہدی انصاری که بفصائل بسیار آراسته  
 است و در آخر عمر چند روز که این بزرگ رجعت داشت هیچ آدابے از فرایض و شستن  
 از قدرت نشنا ازین و تنیاسے خدا را به ابرقلا پیوست و در ظیرو سلطان المشایخ  
 در چپ تیره یارای مدفن یافت رحمة اللہ علیہ ہم آں سوخته محبت آں ساخته مودت  
 خواجہ شمس الدین خواجہ زادہ امیر حسن شاعر که بحجت سلطان المشایخ مشہور بود و کاتب  
 حروف از والد خود رحمة اللہ سماع دارد مے فرمود چوں این عاشق صادق بحجت نما  
 و رجاعت خانہ حضرت سلطان المشایخ حاضر شد مے بوقت تحریمہ بتین نمازنا  
 جمال مبارک سلطان المشایخ ندید مے تحریمہ ہستی یعنی از صف جماعت سر مبارک  
 خود بیرون آورد مے و در مے جہاں آں سلطان المشایخ بدیدے آنکا تحریمہ بستے  
 امیر خسرو خوش گوید بیت در اثنا مے نمازے جاں نظر بر قامت دارم مگر  
 از قامت خوبت قبول افتد نماز من مگر الغرض چوں آں عاشق صادق و مرض  
 محبت افتاد و بیمار مئی عشق غلبہ کرد و شنج سعدی خوش گوید رباعی ما جراسے دل  
 دیوانہ بگفتم بطیب مگر کہ ہمہ شب و چشم است بفکرت باز مگر گفت ازین نوع حکایت

آنکه گیتی سعدی را در عشق است ندانم که چه در ماں سازم به خواست که جان عزیز را  
 ندانم محبت سلطان المشایخ کند سلطان المشایخ را خبر کردند که آن سوخته محبت  
 و اتفاق شده است که جان عزیز را در راه محبت سلطان المشایخ در باز دین ضعیف  
 بریدید و وقت آنست که جان بر سر کویست بازم به خاک درگاه تو بربارک سر اندازم  
 انحضرت سلطان المشایخ که مجایه عاشقان است خواست تا بجهت درمان ورود  
 عشق بر سر وقت آن عاشق جان باز حاضر شود تا بحال مبارک خود تسلی  
 دهد و رانثاے زده که سلطان المشایخ بیعیادت او میرفت خبر آوردند که آن عزیز که  
 در مرض عشق افتاده بود و تاب حال دوست نداشت میان بجانان تسلیم کرد سلطان  
 المشایخ فرمود انچه بید که دوست بدوست رسد پیش شیخ سعدی خوش گوید که جان  
 بر قدم تو ریخت سعدی تو ای منزلت از خدا میخواست به خواهی که در حیات بماند  
 کجا بگو که کشته است و منهم آن زایر آنحضرت آن صاحب یمین مولانا نظام الملک  
 و الدین شیرازی که بعلوم زهد و تقوی و ورع میان یاران اعلیٰ مشهور و معروف است و کمال  
 حروف این بزرگ را که بعد نقل سلطان المشایخ از او و ده آمده بود و در خطیر حضرت  
 سلطان المشایخ ساکن شده و دیده بود ظاهر و باطن آن بزرگ باوصاف پیشه اهل  
 نقصوت موصوف بود و اگر در علم سخن افتاده بکشیه موجه کردی و بتقریر خوب آن سخن  
 را تمام کردی و راه و روش اهل تصوف نیکو دانستی و شکی نیست سماع بود چنانکه قوالان  
 در جامع غنائیه با اول ملازم می بودند و هر روز یک وقت سماع شنید و تقریر آن مختل  
 می بود که در سلک مریدان اعلیٰ که مجلس خاص سلطان المشایخ و شمع منسلک  
 شد و بنظر خاص سلطان المشایخ ملوک گشت و آخر عمر چنگاگاه در شهر سکونت کرد و  
 بغایت فکرمندان و محققان میان یاران اعلیٰ عمر گذرانید و چون از دار فنا بدر بقا حلت  
 کردیم در جوار فانی خود درون حصار سیری مدفن یافت رحمة الله علیه منهم آن صوفی  
 عشق آن مایه صدق خواجہ سالار نہیں کہ بزہد و ورع و تقویٰ آراسته بود و در وند  
 مبارک او بجهت سلطان المشایخ مملود درین دنیاے غدار از صحبت خلق که آفتی

بجای

بجای

قوی است گوشه گرفت و بکلی منزوی شد امیر خسرو خوش گوید بیت اگر چه گوشه  
 غم ناخوش است بر همه لیکن به چو تو خیال منی بلغ و بوستان من است آن به  
 و روزگار بحسبت پیرو و پیر و سخن پیر گذرانیده و بدانچه از غیب رسید قانع  
 گشت و توجه به هیچ آفریده نکرد و این بزرگ را ذوق سماع و گریه جگر سوز بسیار بود  
 و هر که را نظر بر جمال مبارک این بزرگ افتاد و بے بحاصیت سلسله محبت درویش  
 او را بجنبانید و روزی در نظیره سلطان المشایخ سماع بود و این بزرگ  
 را این بیت شیخ سعدی سخت اثر کرد بیت از سر زلف عروساں چمن دست  
 بدار به بسر زلف اگر دست رسد باد صفرا به و این بزرگ بیشتر در صحبت مولانا  
 حسام الدین ملتانی خلیفه سلطان المشایخ بود و برابر او بخدمت سلطان  
 المشایخ بیامد و در آخر عمر چند روز رحمت شد و بر رحمت حق پیوست رحمة الله  
 علیه منہم زیرا این منہم ذکر تیر ذی یا حضرت سلطان المشایخ مذکور و محرر راست آن  
 بصورت و سیرت مشایخ مولانا فخر الدین میرٹھی کہ بنید و ورع و تقوی آراسته و پیر  
 عزیز و از مریدان سابق حضرت سلطان المشایخ بود مولانا محمود نوہی پیر عزیز و  
 سوخته و ساخته مودت ترک شهر داد و بحسبت سلطان المشایخ در غیاث پور  
 ساکن شد و کاتب حروف این بزرگ را دیدہ بود پیر نورانی دراز بالا کہ بیشتر  
 کلمات و حکایات او از عشق بود و مولانا علاء الدین اندپی کہ در خائیت  
 بزرگ بود و علوم بسیار و فضائل بشمار داشت و حافظ کلام ربانی و اقرباے  
 سلطان المشایخ بیشتر پیش از این بزرگ حافظ شد و عثمان کاتب حروف و کاتب  
 حروف شاگردان این بزرگ بودند گریہ بسیار و مشغولی سجد داشت و عمر و تلامذت  
 کلام حمید گذشت و طریقہ اولیا ازین دنیاے غدار سفر کردہ رحمة الله علیه مولانا  
 شہاب الماتہ والدین کتوری مردے مشغول وزیر الحرمین و از مریدان سابق  
 سلطان المشایخ بود و میان یاران معتبر و فضائل ظاہری و باطنی چنداں داشت  
 و بعدے با حق مشغول بود کہ بچنین گویند شیخ نصیر الدین محمود او را در مدگر فتن

ذکر تیر ذی  
 حضرت سلطان  
 المشایخ  
 منہم



اجازت کرده و معلوم است چه حد فضائل دینی باشد و آن کس که بعد نقل شیخ یا  
 اعلیٰ او را در اینچنین کارے معظم کہ نیابت نبوت است اجازت کند با چندین  
 نازکی کہ دریں کار است مولانا حجة الدین ملتانی کہ معلوم بسیار و فضائل بشمار  
 آراستہ بود و شجرہ مشایخ طبقہ خواجگان چشت قدس امداد و اہم بفساحت و  
 بلاغت بعبارت عربی نظم کرده است و مولانا بدر الدین تو کہ کہ او را فوق ہم گفتہ  
 گنج علم و جہان جہاں فضل بود و در تقویٰ و ورع بغایت کامل و مولانا رکن الدین  
 چخمر کہ بتلائے سماع بود و در نیکار او را صدقے بحال و ذوقے و شوقے تمام و  
 عاشق جمال ولایت پیر بود و در خطبے مثل زمانہ بیشترے کتب معتبہ چنانکہ  
 کشف و فصل و جزاں بچہ حضرت سلطان المشایخ کتابت کردہ و نسخہ  
 و کاتب حروف ایں عاشق صادق را در یافتہ بود و از فوق درونہ او بہرہ گرفتہ  
 خواجہ عبد الرحمن سارنگپوری کہ صورت در دو ذوق بود کاتب حروف ایں بزرگ  
 را در سماع دیدہ است کہ ذوق سماع و گریہ جگر سوزا و در ہمہ حاضران مجلس اثر کردہ  
 بود و خواجہ احمد بداولی کہ در نہایت ترک و تجرید بود و تالاب گوی بچہت مسکن خود  
 اگر چہ اتباع داشت خشت بر خشت نہ نہادہ و بجایے در و دیوار و سقف پتہا و  
 نہا و طریقہ ابدالان سپرد و در سماع ہیچ نوع ایں بزرگ را قرار نہ بدے چنانکہ  
 از مجلس سماع مستانہ بیرون زدے ایں بزرگ کاتب حروف را بزرگی  
 دادہ بود و در مجلس علم تحقیق مسائل شرعی حاضر شدہ کاتب حروف پرسید کہ خوش  
 مے باشد فرمود کہ خوشی در آنست کہ نجوحت نماز در یا ہم رحمۃ اللہ علیہ خواجہ  
 لطیف الدین کھنڈ سالی پیرے عزیز و ارادت از بیشتر یاران او دہ ساق  
 بود و در غایت مشغولی و شیخ نصیر الدین محمود و تطہیم و تکریم او بسیار کو شہیدے  
 رحمۃ اللہ علیہا مولانا نجم الدین محبوب عرف شکر خانی تھا نیسری کہ بنور  
 باطن تماشاے ہر دو جہاں مے کند زہدے بہتام و ورے  
 بکمال دارد و در محبت و عشق آیتے است و مہیا ن

یاران اعلیٰ بیس او صاف بسینہ موصوف و در اعطاء پیرے نظیر در روضہ سلطانی  
المشاہد کاتب حروف در خدمت اوش شہسوار سخن و تلوینات محبت و در خوشترانی  
کاتب حروف بقدر حوصلہ صمیم خود نظائر و امثال و حکایات و ابیات عشقی کہیں و  
انگیز از سر ذوق کہ از اثر صحبت ایں بزرگ شدہ بودے گفت و ایں عاشق  
ذوق مے گرفت بعدہ بشفقت کاتب حروف رکفت کہ در شفا قابلیت ایں راہ بہست  
فاتما کار مے باید کہ بحق تعالیٰ از برکت نفس آں صاحب ذوق علیٰ مقولہ دوست  
و خواجہ شمس الدین و ہاری کہ اورا چنی گفتندے پیرے عزیزے نورانی کہ در مسجد  
حال بعل دنیا مشغول بود چوں سعادت ایدہی روئے و او در سلاک بہرگان سلطانی  
المشاہد منسلک شد و در مجلس سلطان المشاہد محل شستن یافت و از طرف سلطان  
سلطان المشاہد کتابے نوشت و قے ایں بزرگ از سلطان المشاہد التماس کرد  
کہ اگر فرمان باشد بجهت آیندہ و روندہ کلبہ عمارت کنیم فرماں شد کہ اینے کم از ایں  
کار یافت کہ از ایں بیروں آمد و بعدہ دواتے بخدمت سلطان المشاہد بود  
اور اعطا کرد و ایں اشارتے بود کہ در آخر عمر او پیش آں مدتایا بعل دنیا و مشغول  
کرد اندیند و اقطاع طھر آباد و الہ او شہما بخاندن یافت رحمۃ اللہ علیہ مولانا  
بہاؤنی پیرے عزیزے علیٰ کامل و زہدے و فروزے تمام داشت و یاران  
اعلیٰ و ترکیم و عظیم و بنایت میکوشیدند و کاتب حروف ایں بزرگ را در مجلس شیخ  
نصیر الدین محمود دریافتہ بود پیرے بنایت مصفا و تقریرے دلکش داشت رحمۃ  
علیہ مولانا سراج الدین حافظ بہاؤنی بلطافت طبع و فضل بسیار و باعقاد خوب و  
موصوف بود رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ مولانا قاضی شہ پانکی علیٰ وافر و فضل  
کامل دارد و زہد و روح و عشق با فراط و رقص و بکائے با ذوق دارد مولانا تھام الدین  
یکدانہ اوہی کہ بروش سلف بود و در باب انفس مبارک حضرت سلطان المشاہد  
رفتہ است کہ او مے نیک است قاری کشاف بخدمت مولانا شمس الدین  
و چنی بود در غایت مشغولی و ترک و تجرید بحال داشت بیچ وقت بزدہ پیش او نبود

کہ خدمت کند آخر وقت جاریہ رسید از دود و عجز و تولد شد کارخانه مولانا تمام خود  
 کرد و نصیب خویش خود اس کرد و این طریق مجاہدہ بیکس را دوست مذکور حجت  
 علیہ مولانا پیران الدین ساوی بود و غلام و نہایت دیر و تقویٰ آراستہ است  
 و قاف قوتی بر دست نگرفت اگر چہ این بزرگ آخر با سلطان المشائخ پیوست فلما  
 از برکت نظر ثانی سوادت بخش سلطان المشائخ بہم اوصاف از یاران اعلیٰ  
 موصوف بہست و اتباع سماع بر طریقہ سلف کرد و خواجہ محمد العزیز با مکر موعی  
 عزیز در غایت صلاحیت و کرام اخلاق بسیار و اعتقاد بخیرت سلطان  
 المشائخ بیکبار راسخ بر جا و محبت پرستقیم مولانا جمال الدین اودھی و انشد  
 بسیار و مشغول بہ پیغمبر و شیخ سماع بود و ظاہر و باطن ادا و اوصاف اہل تصوف موصوف  
 رحمۃ اللہ علیہ کاتب حروف از والد و عمان خود سماع دارد و چون مولانا از پیش بندگی  
 سلطان المشائخ بعد بیعت در جامعانہ آمد و مخاطب ب خطاب جوان صاحب شدہ  
 بیشتر یاران دانشمند چنانچہ مولانا وجیہ الدین پائی و یاران دیگر و آن جمع حاضر  
 بودند دانشمند از جانب خراسان آمد و مولانا بحاث مے گفتند حاضر و بعضی  
 علمائے شہر را الزام دادہ چنان کہ با او معارضہ مے کرد و سخن در پیر و دوی  
 افتاد و مولانا جمال الدین اودھی بحث شروع کرد و اورا ملزم گردانید مولانا  
 وجیہ الدین پائی و یاران دیگر جملہ انصاف داد و ند و گفتند رحمت بر شما باد و  
 علم شما کہ رحمت از سر این عزیز دو گردید خواجہ اقبال حاضر بود پیر بندگی  
 سلطان المشائخ گذرانید کہ جوان دانشمند بہت سلطان المشائخ پر رسید  
 تو چگونہ دانی خواجہ اقبال گفت با مولانا بحاث بحث کرد و در پیر و دوی مولانا مے  
 بحاث را الزام داد چنانچہ مولانا وجیہ الدین پائی و یاران دیگر ہمہ انصاف داد  
 و اندر فرمان شد کہ لااجوان را با یاران طلب کن چون مولانا جمال الدین  
 و یاران بخند مت حضرت سلطان المشائخ حاضر شدند سلطان المشائخ  
 فرمود کہ رحمۃ بر آمدن تو کہ علم خود و نفرتی بعدہ قوالاں را طش سلطان المشائخ

سماع شنیدان گرفت فرماں شد که جوان عاشق سماع بشنود چند که سماع نے گفتن رفت بیشتر بود سلطان المشائخ فرمود شما را در سماع خطے تمام خواہد بود بشنود بعدہ بکسوت خاص مشرف گردانید زہے خط کہ آں بزرگ را در سماع بود آتش عشق از سینه مولانا چنان شعلہ میزد کہ دروے در حاضراں پیدا می شد این از برکت نظر حضرت سلطان المشائخ بود و میرزا مولانا را شوق زیادہ نے شد الحکیم اللہ نائی فی الحق العقلاء الماضین والجهلاء الباقین

قصیدہ

چہرہ از رنگ خلق نہفتند  
سوختہ ز آتش و فادل شاں  
لاجرم زیر حکم ایشان بود  
ہمہ مردند نام و حشمت ماند  
عشوہ جان و دل خریدستند  
کے دل عقل و شرح دیں دارند  
آدمی صورت اند لیک خراںند  
بد عقل نارسیدہ ہنوز  
ہمہ غولان بہ بیرہی پویند  
جاہ جویاں و دیں فروشانند  
چوں شتر مرغ جملہ آتش خوار  
تہی از آب ماندہ ہچو سبوع  
ہمہ قلب شریعت و دیں اند

آں کسانیکہ راہ دیں رفتند  
پنختہ از حسرت طلب گل شاں  
ہر کہ اندر جہاں جز ایشان بود  
ہمہ رفتند کام و دولت ماند  
و آں گروہے کہ نور سیدستند  
سرباغ و دل زیں دارند  
ہمہ از راہ صدق بخیبر اند  
مکتب شرع را ندیدہ ہنوز  
ہمہ دیواں آدمی رویند  
ماہ رویاں و تیرہ ہوشانند  
در سخن چوں شتر گستہ مہار  
ہیچ نایافتہ ز تقوی بوی  
ہمہ جویاں کبر و تکمین اند

شعر و قالے عائشہ رضی اللہ عنہا ۛ ذہب الذین یعاش فی الکا فہم و یفیت  
فی خلق کجلا لا جراب باب ششم در بیان ارادت و مرید و مراد و خلافت المشائخ

۱۔ این شمار از حکیم شامی است کہ در حق عاتلان گذشتگان و جاہلان باقیماندہ گان نوشتہ است ۱۔ و  
گفت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۛ با و خداے تعالیٰ ازوہ رفتند آنانیکہ عیش کردہ نے شد در بناہ ایشان و باقی  
ماندند و خلق ماندہ پوست کنند ۱۱۵

باب ششم

قدس السدا و اہم نکتہ در بیان ارادت مقرر ضمیر حق پذیر میرا ان خوب اعتقاد  
 باوشیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ مے نویسد ارادت آغاز کار سالکان  
 است در کار خداے تعالی و این صفت را چرا ارادت گویند زیرا چہ ارادت  
 مقدم است بر کار اول با خاطر خوشی راست مے گیرد و عنایت مصمم مے کند  
 انگاہ آنرا بفعل مقرون مے گرداند و اما در حقیقت ارادت چیست <sup>بلفظ</sup> لہو فہ  
 القلب فی طلب الحق سبحانہ تعالی نکتہ در بیان مرید حضرت سلطان المشایخ سمتہ  
 مے فرمود مرید بدو نوع است رسمی و حقیقی رسمی آنست کہ پیروا تلقین کند  
 کہ دیدہ نادیدہ کنی و شنیدہ ناشنیدہ و بر سنت جماعت باشی و حقیقی آنست  
 کہ پیروا تلقین کرد و بگوید کہ در صحبت ما باش و یا ما در صحبت تو باشم و بخط حضرت  
 سلطان المشایخ نوشتہ دیدم ہر چہ علما بزبان دعوت کنند مشایخ بعمل دعوت  
 کنند فاما شیخ ابوالقاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ مے نویسد کہ مرید موجب اشتقاق  
 ہماں معنی ارادت دارد یعنی مرید آنست کہ ما و را ارادتے باش چنانکہ عالم آنست  
 کہ ما و را علی باشد فاما در طریقت مرید او را گویند کہ ما و را ارادتے نباشد تا آن  
 غایت کہ او مجرد از ارادت نباشد مرید نگویند یعنی مرید آنست کہ اختیار خود  
 در باقی کند و بارضاے حق بسازد **بیت** ما قلم در سر کشیم اختیار خوش را بہ  
 اختیار آنست کو قسمت کند در ویش را بہ و بزرگے گفتہ است مرید آنست کہ ظاہر  
 در کار خدا موصوف بجا ہدایت باشد و باطن او متصف بمکاربرات این ضعیف  
 گوید **مرید** آنست کہ دنیا گیرد و بہر دم با ہوائے خود ستیزد و فریب  
 دین را بد ایں پیچ کہ شد چون زلف خوباں پیچ و پیچ فاما این قوم فرقتے نہادہ اند  
 میان مرید و مراد مرید مبتدیا گویند و مراد انتہی را یعنی مرید آنست کہ در عین  
 تقب باشد در کار خدا و مراد آنکہ او تلقین کردہ شود یا مہر من عید مشفقہ پس مرید  
 مستغنی باشد و مراد موقوف و مرفہ بریں قصہ ہتم موسی علیہ السلام مرید با زیر را چو  
**مراد** است و درست شدن دل در طلب حق پاک برتر ۱۲۲۱ بہ کارے از غیر شوری ۱۲۲۱  
 مطلع کردہ شدہ برقصہ ۱۲۲۱ آسانی بخشدہ شدہ است در انجام ۱۲۲۱



بیدار من درین مردم بنابر آنکه بر تو قول یفعل مشایخ قدس الله اسرارهم العزیز تو به  
 و ارادت یکے است سلطان المشایخ می فرمود چون کسی بخدمت شیخ شیوخ العالم  
 فریاد الحق والین قدس الله اسرارهم العزیز میامد به نیت ارادت اول فرمود خاتمه  
 و اخلاص بخوانید بعد از من الرسول بخواند بعد از شهادت التواتر التي من عندك  
 الله ارسلا من خواند بعد از فرمود که بیعت کردی بریں ضعیف و متواضع  
 ضعیف و متواضعان خواند و بر پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم و با حضرت عیسیٰ ع  
 کردی که دست و پا کے چشم میخوردی و بیخ شمع باشی انشاء الله تعالی و سه راه  
 که خر قیو شانید می فرمود و سبب التفتوی ذلک خیر و العاقبة للمتقين و غیر  
 می فرمود که بیخ که عم بطحاک کعبه ارادت است و حرم کعبه ارادت است و کعبه ارادت  
 است بطحاک کعبه ارادت آں باشد که کسی را نیاز و نه بدست و نیز باں و بر کسی  
 نگوید و نشنود بطاهر خود را نگام دارد و حرم کعبه ارادت آں باشد که چشم و زبان حقیقت  
 مصروف نموده چشم و زبان و دست نگام دارد و کعبه ارادت آں باشد که دل حق  
 بند و دمام بند کرد و تسبیح و تهلیل مشغول باشد و وسواس شیطان از خاطر دور دارد  
 سلطان المشایخ می فرمود که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرموده است اللهم  
 اعظم الحاکمین قالوا یا رسول الله وللمقصین قال وللمقصین بعد بعض صحابه  
 محقق شدند ام سلمه رضی الله عنها گفت یا رسول الله اگر تو محقق شوی یا راں  
 متابعت کنند آنگاه پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم محقق شد بعد سلطان  
 المشایخ فرمود بنگرید کمال نبوت پیغمبر علیه السلام و الصاواه کارے بغیر خواست  
 فرمود اول خود کرد تا دیگران کنند و در آن انقیاد نمایند از دیگرے اینغنی چگونه  
 تصور تو آنکر که خود نکند و بغیرے فرماید و آں معمول شود از خیر و خوش گوید بیت  
 آن گفت مگر ترس کن خلق که او را گفتار بر سه یابی و کردار نیابی و سلطان المشایخ

بیت

سلا من لباس پریز گایست و تر است و فویها کے آخرت بر اے پریز گاران است ۱۵  
 پروردگار من بخش موی سر ترا شده ارا گفتن صحابه یا رسول الله و مقصود کشته های موی سر را  
 گفت پیغمبر خدا ۱۵ پروردگار من بخش مقصود کشته های موی سر را ۱۲

مے فرمودند و رومہ روئے بکمال دار وینفی سالک تا در سالوک است ایسا و  
 کمالیت است یعنی ازاں فرمود که سالک است و واقف و راجع و راجع و راجع  
 که او را رود و واقف آنست که او واقف افتد وین محل سوال کرد که سالک را وقف باشد فرمود  
 که اگرے هرگاه که سالک را در طاعت فتورے افتد چنانچه از ذوق طاعت بماند  
 او را وقف باشد اگر زود کار را در یابد و بانایت پیوند سالک تواند بود و اگر عیاذا  
 بالله جم برآں بماند جم آں باشد که راجع شود یعنی ازاں این را بر برفت قسمت  
 بیان فرمود و اعراض حجاب تفصل سلب مزید سلب قدیم تسلی عداوت این  
 قسمت التفصیل فرمود که دو دوست باشند عاشق و معشوق مستغرق محبت  
 یکدیگر در غیباں اگر از عاشقے حرکتے یا سکنتے در وجود بمیاید که ناپسندیده دوست  
 به و آند دوست از و اعراض کند یعنی روئے بگرداند پس عاشق را واجب  
 است که در حال با مستغفراے مشغول شود و بمعذرت پیوند بهر آئیند دوست  
 او از و راضی شود و آں اندک اعراضے که بوده باشد ناچیز گردد و اگر آن حجب  
 هم برآں خطا اصرار کنند و عذر نخواهد آں اعراض حجاب کش معشوق حجاب  
 در میان آرد بعدہ سلطان المشایخ در تخیل حجاب چون بریں سخن رسید  
 مبارک بالا کرد و آستین پیش روئے مبارک داشت و فرمود که مشدداً  
 بچنین حجاب شود میاں محب و محبوب پس محب را واجب آید که در اعتنا را  
 شد و بتوبه گراید و اگر در آں باب هم آهستگی کند آں حجاب بتفصل کش  
 چه شود آں دوست از و اجائی گزیند پس اول اعراض بیش نبود چون  
 عذر نخواهد حجاب شد چون هم برآں مضر بود تفصل شد پس اگر هم  
 دوست مستغفر نشود سلب مزید شود مزیدے که او را در او را و ذوق عطا  
 و غیر آں بوده باشد آں مزید از و بتان پس اگر عذر آں نخواهد و بر آں  
 بطالت بماند سلب قدیم شود طاعتے و راجعے که پیش از مزید داشت آں  
 هم بتان پس اگر اینجا هم در توبه تقصیرے رود بعد ازاں تسلی

معنی باشد



باشند یعنی دوست اور بر جدائی اول بیاراد پس اگر در انابت اہمال رود عداوت  
 شود نفوذ باندہ منها و از سلطان المشائخ سوال کردند فرید را آنچنانکہ در قیامت  
 بحضور مشائخ شرمندگی نیار دچہ باید کرد مگر این نعمت بتعلیم و مدد بندگی سلطان  
 المشائخ حاصل آید فرمود سالک را در سلوک احوالے پیش آید کہ ہاں حوال  
 حاکم وقت او شود و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود کہ دستے  
 مردے بخد مت شیخ محمد اجل سہری آمد و اراوت آورد منتظر بود تا خواہ  
 چہ فرماید تا خواہہ فرمود آنچہ بر خود روانداری بر غیرے زوا مدار و  
 دیگرے را ہماں خواہ کہ خود را بعد چہ گاہ آں مرید باز  
 بخد مت خواہہ آمد و عرضداشت کہ د آروز کہ بخد مت بیعت کردم  
 منتظر بودم تا خواہہ مراوردے فرماید بیچ نفرمود و خواہہ فرمود آں روز  
 تختہ تو چہ بود مرید حیب راں ہا مذہب گفت خواہہ بیسم کرد و فرمود  
 آروز ترا گفتم انچہ بر خود پسندی دیگرے پسند خود را ہماں خواہ  
 کہ دیگرے را چوں تختہ اول درست نکردی تختہ دیگر چہ گونہ دہسم  
 سلطان المشائخ مے فرمود مردے بخد مت شیخ فریدت شیخ اور  
 فرمود دو کار کننی یکے دعویٰ خدائی دوم دعویٰ پیغمبری مرید حیراں  
 ماند کہ شیخ چہ مے گوید این سخن را از شیخ ہیاں طلبید فرمود  
 دعویٰ خدائی آں است کہ ہمہ کار ہا بر مراد خود طلبی و دعویٰ پیغمبری  
 آنکہ ہمہ خلق خواہاں تو باشند و ترا دوست دارند و مے فرمود  
 مرید باید کہ پہچ حال امانت کے قبول نکند و جواب گوید قبول  
 نکردم او گفت انچہ امانت آوردہ ام یک شب در دہلیز شما نباشد بد  
 رضا ندوم و فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 السدسہ العزیز گفتے کسے کہ امانت قبول کتہ او از مریدان  
 من نباشد و از سلطان المشائخ سوال کردند پدرا شاید کہ فرزند



کردند کہ اگر اور اسے دیدے کہ باکسے پیوند نہ ارد گفتے ایں درپاکہ کسے نشستہ راوی  
 ایں حکایت عرضداشت کردینے ذرنے نذر فرمود کہ غیر معنی آں باشد ہر کشتی  
 پیوندے کند ہر چہ ایں مرید کن فرداں عل درپاکہ پیر او منہ را زینہت گویند فلان  
 درپاکہ کسے نشستہ است یعنی پیر نذر و نکتہ در بیان آنگہ بر شاخ و پیرے بیعت  
 کنند بعدہ بامشاخ و پیرے دیگر بیعت کنند سلطان المشائخ فرمود بعضے در بیان  
 با پیرے بیعت کردہ باشند بر آں بسندہ نمے کنند تا بر پیرے دیگر میروند و بیعت  
 و خرقہ او ہم سے ستانند نزدیک من این چیزے نیست زیرا کہ مرید را حجت حقیقہ  
 و جل و علی بر اندازہ محبت پیر خود حاصل سے شود چوں باد و پیر بیعت کنند و خرقہ دو  
 پیر ستانند چگونہ راست آید بیعت ہماں است کہ اول باکسے کردہ باشند اگر چہ آں  
 پیر یکے از احاد باشند و سے فرمود شیخ شیعہ العالم شہاب الدین سہروردی  
 قدس سرہ بارہا گفتے ہر درے و ہر مہرے نباشد یک در گیرید محکم گیرید از  
 سلطان المشائخ سوال کروند حکم شیخ حسین منصور حلاج چیست فرمود کہ مرد  
 است او مرید خیر کج بود ترک او گرفت و بر چندی رحمتہ اللہ علیہ آمد و درخواست  
 بیعت کرد جنید فرمود تو مرید خیر کجی ترا دست بیعت مذہم اورا رد کرد چوں  
 جنید رحمتہ اللہ علیہ مقتدا سے وقت بود و رد او رو بہمہ باشد و بخط مبارک سلطان  
 المشائخ قدس سرہ العزیز نشستہ دیدہ ام فَإِنَّ قَالَ قَائِلٌ أَنَا رَأَيْتُ الْمَشَائِخَ  
 اسْتَفَادُوا عَنْ غَيْرِ شَيْخٍ وَاحِدٍ كَأَبِي عَثْمَانَ فَإِنَّهُ كَانَ مَمْسُكًا يَمْتَابِعُهُ  
 يَحْيَى الرَّازِيُّ وَبَعْدَهُ رَعْبٌ فِي صُحْبَتِ شَاهِ الْكُرْمَانِيِّ ثُمَّ تَبِعَ أَبَا حَفْصٍ الْحَلَّاقَ  
 وَبَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَأَنْتَ فَقُلْ تَحْجِزُ وَأَسْعَا أَهْلُكَ أَنْ تَعْلُقَ الْإِرَادَةَ تَعْلُقُ  
 يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ وَتَعْلُقُ يَشْتَرِكُ فِيهِ غَيْرُهُ فَإِنَّهُ يُمْكِنُ أَنْ يُسْرِبَ إِلَى الصَّبِيِّ

علامہ ارشاد کرتا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ میں نے دیدہ ام شیخان  
 کہ استفادہ کردہ اند سوائے انیک شیخ ارشیمان بسیار خانیہ الی عثمان زیرا چہ بود و چونک در زندہ بہ  
 پیروی یحیی رازی بعد گذشتہ او پیوستہ صحبت شاہ شجاع کرمانی بن از ویہ وی کرد با حافض  
 خدا و رسید بہ مرتبہ دوستان خدا و نہ بختش بسیار جدا گشتہ از مطلوب خود یا بسیار مکمل گشتہ  
 تا بہرہ ہر نگاہ علاقتہ ارادت علاقتہ ایست کہ شریک نھے شود غیر شیخ و تعلق پرورش تعلق است

غَيْرَ الْوَالِدَيْنِ فِيهِ صَبْعُهُ الطَّيْرُ أَوْ أَنْ تَمُوتَ الشَّيْخُ كَمَا كَانَ حَالُ الشَّيْخِ إِلَى الْبُعْدِ  
 الشَّهْرُ وَرَدِي لَمَّا مَاتَ شَيْخُهُ أَحْمَدُ الْغَزَالِي اسْتَفَادَ بِإِشَارَتِهِ عَنِ الشَّيْخِ حَمَّادِ  
 دَبَّاسٍ نَكَمَةً دَرِيانِ تَوْبَةٍ وَاسْتَقَامَتْ أَسْ سُلْطَانُ الْمَشَايِخِ مَعَهُ فَرَمُوهُ قَدَسَ  
 اِسْمُهُ سِرَّهُ الْغَزِيْرُ سَالِكٌ چوں قدم در راه نهاد اول توبه کند توبه برد و نوع است  
 توبه عوام و توبه خواص توبه عوام از گناه است و توبه خواص از مآذون الصدوايں  
 توبه که سالک کند باید که به مقام است کند و ایں راه انگاه عبور توان کرد که درو  
 استقامت باشد و طلب جاه و کرامت نباشد و ایں استقامت مے باید  
 که بر متابعت رسول علیه السلام و الصلوة باشد و هیچ سستی و آدابے از وفوت  
 نشود خواه عطا فرماید میت جاوید در متابعت مصطفیٰ الزیّن پتانو شرع  
 او شود بر تو مقتدا و دعائے که بر اے استقامت توبه آمده است درین  
 کتاب در باب او را در در نکته ادعیه ماثوره تحریر یافته است چوں که توبه کند  
 آنچه پیش از اں کرده باشد بدان مأخوذ نیست و مے فرمود که اگر کسی از شراب  
 توبه کند هر آینه حریفان و قرینان پیشین او را فراموش نمایند و هر بار شراب خورد  
 و بموضعیکه ذوق گرفته باشد طلب کنند وجه نمایند تا او باز شراب خورد و نمیشی  
 انگاه باشد که او را اندک مایه هوس در دل مانده باشد و اگر تائب دل از اں  
 اندیشه کلی صاف کند هیچ قرینے و حریفے او را فراموش نتواند نمود دلیل بر صدق  
 توبه او شکستن از قرآن و حرفا باشد بعد از اں فرمود هر که را بمصیبتے بزبان گیرند انگاه  
 باشد که اندک مایه دل آنکس بر آں فسق باشد اما چوں تائب دل خود را از اں  
 ناشایسته باز آورد هیچکس او را بر آں جرم و جنایت یاد نکند ایں همه معانی دلیل  
 بر استقامت توبه است یعنی تائب بر سر توبه مستقیم است نه او را

لکه که شریک مے شود و در غیر مبی حقیقی زیرا چه بدستی که جایز است که به برود و طفل را غیر مادر و پدر  
 پس شیر مے دهد آن طفل را دایه مگر آنکه بمیرد و شیخ چنانکه بود حال شیخ نجیب الدین سهروردی  
 هرگاه که مرده شیخ او ابو احمد غزالی فایده گرفت با شرا شیخ احمد غزالی از  
 شیخ حماد دباس ۱۲

بمعصیت تواند خواند و نه بفسق نام او بزرگان تواند راند بعد فرمود که اینکس که دست  
 شیخی می گیرد و بیعت می کند آن عهد خداوند است باید که بر آن ثابت باشد  
 و اگر او بر آن ثبات میسر نیست دست بر چه می گیرد و همچنانکه هست می باشد  
 کو و می فرمود چوں کسے تائب شود و پیش از آن کسے را بد گفته باشد باید که برو  
 برود و او را معذرت کند و بکلمه خواهد و او را خشنود کند و اگر آنکس مرده باشد  
 چه کند چنانکه او را بد گفته است در مردن او نیکو گوید و اگر کسے را کشته باشد  
 و او را زالی نباشد که دیت او بتانده چه کند برده آزاد کند اینکس که برده آزاد میکند  
 احیای مرده می کند و اگر کسے بر منکوحه غیره و محلو که کسے زنا کرده باشد چه کند  
 اینجانیامده است که بر و بر و دو عذر خواهد اینجانبخداے گریزد و اگر شراب خمر  
 تائب شود چه کند شربت های لطیف بخلق خدا دهد و آب های خنک بعده  
 فرمود و آنکه گناهی می کند روے او بجانب معصیت ما باشد و قفا جان بحق  
 آن زمان که تائب شد باید که قفا جانب معاصی باشد و روے جانب حق انگاه  
 فرمود و آنکه تائب شده است باید که او را در طاعت ذوق تمام باشد و آنکه  
 بمعصیت باز می گردد و نعوذ بالله از آنست که از نور طاعت ذوق نماند  
 انگاه بر لفظ مبارک راند که توبه و انابت در حالت جوانی نیکو می آید و پیری  
 خود چه کند که تائب نشود و این دو بیت بزرگان راند لطم چوں پیر شوی وید  
 سر انجام آئی سر کار خود بنا کام ساز می روح راز تیره رانی معشوق  
 روز بی نوی بعد فرمود که حق تعالی از بند خود از جوانی او خواهد  
 پرسید یَسْأَلُ الْمَرْءُ مِنْ شَابٍ مِثْلَ نَوِي الْحَكِيمِ الثَّانِي  
 فِي الشَّيْبِ وَالشَّابِ

از پس این رکوع چیست بحد  
 جوے عمر پُر آب و روشن بود  
 عاریتهاهی ستاند باز

راکم کرد روزگار خسود  
 تا جوانی مدد که باسن بود  
 خوش خوش از من جهان بزل مجا

بمعصیت

از پس این رکوع چیست بحد  
 جوے عمر پُر آب و روشن بود  
 عاریتهاهی ستاند باز

<p>نہ سب از گوش کردیروں مرگ +  دل ازین عمر مختصر برگیر  مرد پیر از لقائے جانان شد  ہست پیر از ولایت دین است  سیرم از عمر و زندگانی خویش  ایں حیاتم مرا ملال آمد  کہ بسازی برائے رفتن برگ +  کز چنیں عمر کس نگر و دپیر  با چنیں عمر پیر نتوان شد  آنکہ گویند پیر میرا نیست  مے بگیرم برائے جوانی خویش  زندگانی مرا وبال آمد +</p>	<p>باز ایم بر سر حرف توبہ سلطان المشائخ مے فرمود کہ توبہ بر سہ قسم تمام شود یک  قسم آں حال است و دوم ماضی و سیوم مستقبل انجی صفت حال است آنست  کہ ایشان شود یعنی ندامت آرد از ہر چہ کردہ است و قسم دوم ماضی است کہ خصما را  خشنود کند اگر کیے از کیے دہ درم غصب کردہ است و بیس بیگو یہ توبہ توبہ این توبہ  نباشد توبہ آں باشد کہ دہ درم بدو باز دہد و او را خشنود کند قسم سیوم کہ تعلق مستقبل  دارد آنست کہ نیت کن کہ پیش بیاں معصیت باز نگر و دانگاہ فرمود کہ چوں من بچہ  شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر پو شتم و انابت آوردم ہر بار ہر لفظ مبارک میراند کہ  خصماں را خشنود باید کرد و ریں باب بسیار غلو فرمود مرا یاد آمد کہ بیست جیتل  دام دادنی دارم و یک کتاب کسے عاریت خواستہ بودم و از من غایب شدہ  در انجیہ شیخ کبیر نور اللہ مرقدہ در باب خشنود کردن خصماں ذکر بلیغ مے فرمود من  دائتم کہ مخدوم مکاشف عالم ہست در دل کردم کہ این بار در وہلی بروم و ایشان  را خشنود کنم چوں در وہلی آمدم آخر دیکہ بیست جیتل او دادنی داشتم بزر از بودا و حام  ستدہ بودم الغرض ہر وقت بیست جیتل یکجا حاصل نئے شد کہ بدو بر ساختم و جہر حال  تنگ بودے گا سہ پنج جیتل بدست آمدے و گا ہے دہ جیتل تا یک بار دہ  جیتل بدست آمد بیا دم برداں بزر از داورا آواز دادم از خانہ بیروں آمد باو  گفتم کہ بیست جیتل توبہ ز من ماندہ است میسر نشد کہ بیک دفعہ بدہم این دہ  جیتل آورده ام بتاں و دہ دیگر ہم اکنون بر ساختم انشا اللہ تعالیٰ آں مردچوں</p>
--	--

ایں بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی بهیں توقع باشد ده جیتل از من بپرس  
و گفت آن ده جیتل باقی ترا بخشیدم بعد از آن بر ختم بر آن مرد که کتاب او آورده  
بودم او را دیدم گفتم آری خواجہ از تو کتابی عاریت برده بودم از من غایب شد  
آنکوں نسخہ چهل کلمہ بچنانکہ آن کتاب تو بودنویسانم و بتورسانم چون آن مرد  
ایں سخن بشنید گفت آری از آنجا که تو می آئی مگر ہمیں باشد بعد از آن  
گفت کہ کتاب بتو بخشیدم باز آیم بر سر حرف تو بہ حضرت سلطان المشائخ  
مے فرمود کہ متقی است و تائب متقی آنست کہ گاہے ملوث نشدہ باشد و تائب  
آن آنست کہ بعد گرفتن ذوق معصیت توبہ کردہ باشد و دریں مسئلہ بعضے گفته  
اند کہ متقی و تائب ہر دو برابر اند و بعضے گفته اند کہ تائب فاضل تر از متقی است  
زیرا کہ ایں تائب شدہ است ذوق معصیت گرفتہ است آنکہ ذوق گرفتہ باشد  
خوشر از آن باشد کہ ہلکا ہج ذوق تے نگر فتہ باشد و بعضے گفته اند کہ متقی فاضل تر  
از تائب در صحت ایں قول حکایت فرمود کہ وقتی میان دو کس مباحثہ شد  
یکے گفت متقی از تائب فاضل تر و دیگرے گفت کہ تائب از متقی فاضل تر ایں  
سخن میان ایشان بطویل کشید ایشان ہر دو بر پیغامبر آن عہد رفتند و ایں  
را حکم طلبیدند و پیغمبر آن عہد فرمود کہ من از خود حکم نتوانم کرد و منتظر وحی خواہم  
بود تا چہ فرماں شود و ہدیریں میاں بر آن پیغمبر فرماں آمد کہ آن ہر دو تن را  
باز گردان و بگو شامہر دو بروید و امشب یکجا باشی چون از خانہ بیرون آید ہر کہ  
اول پیش شامہر آید حکم ایں مسئلہ از او پرسید آن ہر دو تن بحکم فرماں بر رفتند و رو  
دیگر از خانہ بیرون آمدند مردے پیش آمد از او پرسیدند کہ خواجہ ما را مشکلی شدہ  
است تو حل کن او گفت چہ مشکل است ایشان گفتند ما را معلوم شود آنکہ معصیت  
نکر وہ باشد او بہتر از آنکہ کردہ باشد و تائب شدہ آن مرد گفت اے خواجہ  
من مردے جلاہہ ام علی نحو اندہ ام ایں مسئلہ چگونہ حل کنم اما اینقدر سدا  
جامہ کہ من میافتم تا رہا بسیار میاں شد بعضے تا سیکسلسد من باز پیوندے کنم

نزدیک من آن تار که نگه بسته باشد بهتر از آن تارے که بگسلد و باز پیوند کند هر دو  
 باز گشتند و بخجرت آن پیغمبر آمدند صوت حال باز گفتند آن پیغمبر گفت جواب  
 شما همین بود و بخط مبارک سلطان المشایخ قدس سره العزیز نوشته دیده  
 ام یَا دَاوُدَ قُلْ لِلَّذِینَ تُوْبُوْا اِلَیَّ قَبْلَ قِیَامِ السَّاعَةِ فَاِنَّ الْمُدَّیْنِیْنَ یَنْظُرُوْنَ  
 اِلَیَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ طَرَفِ حُجْرَتِیْ وَفِی الْحَدِیْثِ اِنَّ الْقَبْلَ اِذَا اَذْنَتْ لَمْ یُکْتَبْ  
 عَلَیْهِ حَتّٰی یُذْنِبَ ذَنْبًا اٰخَرَ فَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْهِ حَتّٰی اَذْنَبَ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاِذَا  
 اَجْتَمَعَتْ عَلَیْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ ثَمَرٌ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً وَاحِدَةً کُتِبَ لَهُ خَمْسُ  
 حَسَنَاتٍ وَجُعِلَ خَمْسُ حَسَنَاتٍ بَارِئًا خَمْسُ سَيِّئَاتٍ وَفِی الْحَدِیْثِ التَّوْبَةُ  
 مِنَ الْمُنْأَنِیْرِ مِنَ التَّوْبَةِ عَنِ الْغِیْبَةِ التَّوْبَةُ صَفْهُ لِمَنْ مَنِیْتَ وَاِلَا صَفْهُ  
 لِلْمُقَرَّبِیْنَ وَجَاءَ الْقَلْبُ مُنْذِبٌ وَاِلَا وَبُهُ صَفْهُ الْمُسْلِمِیْنَ نَعَمْ الْعَبْدُ اِنَّهُ  
 اَوَّابٌ قِیْلَ الشَّیْخِ التَّائِبِ الطَّائِفُ وَاَسْرَعَتْ الطَّائِفَاتُ حَتّٰی اَحْرَتْ  
 التَّوْبَةُ اِلَیَّ الشَّیْخِ وَاَسْرَعَتْ حَتّٰی حَبَّتْ قَبْلَ الْمَوْتِ شَعْرُ الْهَمِیْ ثَبَّتْ  
 عَمَّا کَانَ مِنْیْ + فَکَفَّرَ سَیِّئَاتِیْ وَاصْ عَنِّیْ + وَعَالِمِیْ بِالطُّفَاکِ یَا اِلَهِنِّیْ +  
 وَلَا تَقْطَعْ لِاَجْلِ الذَّنْبِ مِنْیْ + فَکُنْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیْ مُعِیْنًا + وَاحْسَنْ لِیْ  
 کَمَا اَحْسَنْتَ ظَنِّیْ + سلطان المشایخ ۷ فرمود که پیغمبر فرموده است که عتبات

۷ ترجمه عبارت عربی که بنو حضرت سلطان المشایخ نوشته دیده ام اے داوود بگو که گناهکاران را توبه بکنید پس  
 پروردگار پیش از برپا شدن قیامت زیرا چه بدستی که گناهکاران خواهند دید بسوے من روز قیامت از گوشه چشم  
 در دیده و در حدیث است بدستی که بنده و قبیله گناه ۷ کند نوشته شده شود بر او آن گناه باز دیگر گناه ۷ کند پس  
 درین هنگام جمع ۷ شوند بر آن بنده گناهان پس درین هنگام یک نیلی ۷ کند نوشته شده شود بر او آن گناه باز دیگر گناه ۷ کند پس  
 نیلی و پنج نیلی دیگر در مقابله گناه ۷ که پیش از نیلی کرده بود و در حدیث دیگر است که توبه کردن از زمان آسان  
 تر است از توبه کردن از غیبت باز ماندن از گناه ۷ صفت مومن است و در بخدا آوردن صفت مقربان  
 درگاه است چنانچه ۷ گویند که آمد بادل روانه بسوے خدا و باز گشتن از جمیع نامرضیات حق گفته شد  
 مرشح تائب پس را که دیر کردی و شتاب کردی در توبه کردن از بهجت آنکه دیر کردی آهی بر سر توبه در وقت  
 پیروی و شتاب کردی از آن روز که پیش از مرگ در حالت صحت توبه کردی ۷ ترجمه شعرا ۷ معبود من  
 توبه کردم من از گناهان ۷ که از من بود پس بپوش گناهان مرا خوش و خوشوار من کار لطف کن با من که معبود من و مهربان  
 از من از بهجت گناهانیکه صادر شد از من پس با من روز قیامت بر اے من یاری و بنده و مهربانی کنده و نیکوئی  
 کن با من چنانکه نیکو کردی گناهان من در ذات خود یعنی از ذات توانا بخشیدنی است و مرا بکنی است ۱۲ ۱۳ ۱۴



حق و چیز است و اس عزیز است با عصمت در اول و باتوبہ در آخر حق تعالی  
 بہ برکت حضرت سلطان المشائخ بجلہ غلامان و مریدان سلسلہ چشتی نظامی  
 روزی کناد تلمذہ دریاں حکم کردن پیر و قبول کردن مرید حکم پیر سلطان  
 المشائخ نے فرمود مرید راے باید ہماں کن کہ پیر فرماید اما پیکہ پچنان مے باید  
 کہ در احکام شریعت و طریقت عالم باشد تا چیزے غیر مشروع نغرماید و اگر چیزے  
 فرماید کہ مختلف فیہ باشد پس مرید را ہماں باید کرد کہ آنچناناں پیر فرماید بنا بر اکلمہ  
 پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اِخْتِلَافٌ مَتَّبَعٌ رُجْحٌ وَ شَيْخٌ بِرِ  
 قَوْلٍ مُّجْتَهَدٍ حُکْمٌ کَرْدَہ است پس مرید را باشارت پیر کار مے باید کرد و کسیکہ  
 بخدمت پیر مے پیوندد و ارادت مے آرد و این را تحکیم گویند یعنی پیر را بر خود  
 حاکم مے سازد پس ہر چہ پیر گوید مرید نشود تحکیم نباشد و اگر بعضے قول و فعل  
 پیر را منکر باشد او مرید نباشد بعدہ حکایت فرمود زالے بود ہر بار در خانقاہ شیخ  
 ابو سعید البونخیر رحمۃ اللہ علیہ درآمدے و صحن خانقاہ را جاروب دادے شیخ  
 ازو پرسید کہ مقصود ازین جاروب دادن چہ داری بگو تا غرض تو حاصل  
 کنم زال گفت غرضے دارم چون وقت خواب آمد عرض خواہم داشت القصۃ زال  
 ہچناناں خدمت بجائے آورد تا روزے جوآنے صاحب جمال بخدمت شیخ آمد  
 و بیعت کرد زال بیاید و خدمت شیخ را گفت کہ ایں جوآن را بگو تا مرا در حبالہ خود  
 آرد شیخ متامل شد و با خود گفت کہ ایں عورتے زال و نازیباد ایں جوآنے خوب رو  
 این معنی چگونہ شود شیخ در خلوت شد سہ شہاروز طعام و شراب خورد بعد سہ شہاروز پیر  
 را پیش طلبید رو سوے آنجواں کرد کہ ایں زال را در حبالہ خود آرجوان بطریق عورت  
 قبول کرد بعد از ایں زال التماس نمود کہ شیخ فرمان دہد تا مرا جلوہ دہد تا پانچ رسم عروسی است  
 شیخ فرمان داد ہچناناں کن فرمود کہ را تہہ کہ مے پختند تضعیف کنند انگاہ زال التماس کرد کہ شیخ  
 آں جوآن را فرماں دہد تا مرا از زمین برگیرد و بدست خود بالا مے تخت برد شیخ آں  
 جوآن را فرمود کہ ہچناناں کن چون آں جوآن زال را از زمین برداشت

زال گفت کہ اے شیخ! میں جو اس مراد نظر تو از خاک برداشت فرماں دہسید کہ  
 مرا بخاک نینداز دینے میں اس کار را بوفارسا ند و مرا پشت نہ ہر شیخ پہچان فرمود  
 اس جو اس قبول کرد نکتہ در بیاں تجدید بیعت حضرت سلطان المشائخ نے  
 فرمود قدس سرہ العزیز چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریمت مکہ کریش  
 از فتح مکہ امیر المومنین عثمان را بر سالت بر گئیای فرستاد پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم را خبر رسانید کہ امیر المومنین عثمان را با کشتن پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم چوں بشنید صحابہ رضوا اللہ علیہم طلب کرد و فرمود بیا ید و بیعت  
 کنید تا با کئیای حرب کنیم یا راں بیعت کردند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ناں  
 بر تہ درخت تکیہ کردہ بوداں بیعت را بیعت رضواں گویند دریں میاں یا رہے  
 بود اورا ابن الکوع نے گفتند او بیا مد و درخواست بیعت کرد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فرمود پیش ازین بیعت نکردہ گفت یا رسول اللہ کردہ ام اما میں ساعت  
 تجدید سے کتم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورا دست بیعت داد تجدید بیعت با  
 مشائخ کہ مے کنند ازینجا است وقتہ جو آنے بخد مت سلطان المشائخ تجدید  
 بیعت کرد مگر اورا از طرفے ایذا کے رسیدہ بود در باب ادایں بیت فرمود بیت  
 اے بسا شیرکان ترا آہوست \* اے بسا در دکان ترا داروست \* و میفرمود  
 کہ من پیش جامہ خواجہ خود شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ  
 العزیز تجدید بیعت سے کتم و عجب ندارم کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر نیز پیش جامہ  
 پیہر خود تجدید بیعت سے کرد کا تب کسوف در کتابے نوشتہ دیدہ  
 است کہ تجدید بیعت پیش جامہ پیہر از آنجملہ است کہ بخد مت محمد و محمد بن عبد  
 کردہ شذ از حق تعالی امید وارم کہ ایں بیچارہ را رینجملہ کنند کہ عہد کردم بخوابے  
 خویش و خواجہ خواجہ خویش و خواجگان چشت علیہم الرحمۃ والرضوان و بمحمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ زبان نگاہ دارم و گوش نگاہ دارم و بر جادہ  
 شریعہ باشم و من بیچارہ را در کار دیں و محبت رب العالمین بخشند و در سلک

بندگان بخندم بدارند این ضعیف گوید بیعت عهد کردیم که دل در خم زلف تو نهیم  
 جاں مشتاق بزیر سم اسپ تو نهیم و وقتی مردے بخدمت سلطان المشایخ  
 تجدید بیعت کرد سلطان المشایخ و ملاں حال این بیعت بر لفظ مبارک راند  
 بیعت و عشق تو کار خویش هر روز از سر گیرم زبے سرو کار نکسته در بیان  
 اعتقاد و مرید بخدمت پیر مقرر ضمیر مریدان خوب اعتقاد باد باید که مرید را  
 اعتقاد و محبت پیر بخدے باشد و بشاید رسد که در زمان خود جز پیر خود دیگر را  
 نداند که بخدے میرساند شیخ سعدی خوش گوید بیعت که نیست در همه عالم  
 باتفاق امروز جز آستانه تو مقصدے و طجائے و اگر در خاطر مرید شست  
 اعتقاد هم بگذرد که در عالم خریه من کسے هست که بخدایم رساند با قطع شیطان  
 ملعون و اعتقاد و تصرف کند و آن هر دے را از شغول پیروی آورد  
 و خلل در اعتقاد اندازد و او را چیزی نماند که بیاں فساد اعتقاد و ارادت او  
 باشد نعوذ بالله منها بخدمت سلطان المشایخ سوال کرد اگر پیرے در احوال  
 مرید سفر کند تا عمل او چگونگی باید ما اگر در عالم اعتقاد سفر کند و اعتقاد درست  
 و محکم یابد مرید را امیدے باشد فرمود آری اصل در نیکار اعتقاد است  
 چنانکه در عالم ظاهر اصل ایمان است و مومن راے باید که در وحدانیت باری  
 تعالی و رسالت رسول صلی الله علیه و آله و سلم ایمان درست باشد  
 مرید را نیزے باید که در حق پیر اعتقاد درست باشد چنانکه مومن بگناه کافر  
 نشود و مرید نیز چون در اعتقاد درست باشد بلغزشے برتر تا در طریقت او  
 حکم نتوان کرد که بیکت اعتقاد باطل باز آید وے فرمود که وقتی شیخ شیوخ العلم  
 فرید الحق والدین قدس الله سره العزیزے فرمود که مقصود عقیده این کس است  
 بر که بقصد و عقیده پاک آمد البته قابل باشد زیرا پیچیده این کس را هم در خاطر  
 فرحتے باشد و اندازہ عقیده خویش هر کسے نصیبے کرد بعد فرمود که وقتی از  
 کهنوتی مردے بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز

آمدن خواجه گفت از کجا آمده و بچه نیت آمده آغاز کرد که فاتحه درخواست کردن شیخ  
شیوخ العالم فرمود یاراں و فرزنداں را که فاتحه بخوانید این زمان که جمع شده اند  
باز فرمود بچه نیت آمده او گفت فاتحه درخواست کردن خواجه بگوید که عقیده  
بهنجین باید بی. فاتحه خواندن فرمود و گفت عقیده انیکس از فعل انیکس است  
فعل انفسیه باشد و عقیده بغیره و سلطان المشایخ می فرمود و وقتی در پیش  
را مار گزیده او گفت اگر ارادت من شیخ خود درست است بهیچ علامه جهت  
نیست و اگر ارادت درست نیست خود انیکس مرده اولی تربت عقیده او  
آن زهر اثر نکرد و عرض میدارد کاتب حروف مراد ازین درویش ذات مبارک  
سلطان المشایخ بود و آنچه بنجد مت حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
قدس الله سره العزیز میرفت در صحرا سر سره حضرت سلطان المشایخ را مار  
گزیده بود چنانچه در نکته کرامات شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله  
سره العزیز تحریر یافته است زیرا چه سلطان المشایخ فرموده است که کرامات  
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز حکایت فرموده  
که درویش را بنجین حال پیش آید و یا بنجین کار پیش آمد و من همان شتم  
که مراد از آن درویش ذات مبارک سلطان المشایخ شیخ شیوخ العالم است  
سلطان المشایخ نیز درین حکایت همین معنی را رعایت کرده است و میفرمود  
و وقتی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز دعای برود  
داشت فرمود کسے باشد که این دعا را یاد گیر و من دانستم که مقصود شیخ این است  
که من یاد کنم عرض داشت کردم اگر فرمان باشد بنده یاد گیر و آن دعا بمن داد  
گفتم یکبار بنجد مت شیخ بنواغم نگاه یاد گیرم آن دعا بمن داد و فرمود بنجواں چوں خواندن  
گفتم اعراب را اصلاح داد و فرمود که بنجین بنجواں من بنجواں که فرمود خواندم اگر چه بنجواں  
من خوانده بودم هم معنی داشت القصه همان زمان آن دعا در خاطر من یاد شد  
گفتم دعا یاد گرفتم اگر فرمان باشد بنواغم فرمود که بنجواں آنرا خواندم آن

اعراب را کہ صلح خدمت شیخ فرمودہ بود ہمچنان خواندم چوں از خدمت  
 شیخ بیرون آمدم مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مرا گفت نیکو کرو  
 آن اعراب ہمچنان خواندی کہ خدمت شیخ فرمودہ بود گفتم اگر سببویکہ وضع  
 این علم است و آن دیگران کہ بانی این قواعد اند مرا بگویند کہ این اعراب را  
 کہ ہمچنین است کہ تو خواندی من ہمچنان خوانم کہ شیخ فرمودہ است مولانا بدرالدین  
 اسحاق گفت آن آداب کہ بخدمت شیخ تو نگاہ میداری از ما ہیچ کس را میسر  
 نشود و من فرمود چوں شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ  
 الغریز را زحمت غالب شد و ماہ رمضان آمد افطار من کرد تا روزے خور  
 آوردہ بودند و پارہ من کردند و پیش شیخ میباشند خدمت شیخ اس را تناول  
 من کرد و در انشای آن پر کماله خورنہ بمن داد من بخوام کہ اس را بخورم در دل کردم  
 کہ خدمت شیخ شیوخ العالم بدست مبارک خود چیزے بمن دہد کجا یا بم نزدیک  
 بود کہ بخورم و کفارت دو ماہ متصل روزہ دارم فرمودن من مراخصت شرعی  
 است ترا نشاید کہ بخوری برائے آزمائش اعتقاد تو داده بودم و من فرمود کہ وقتی  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ الغریز مولانا بدرالدین  
 اسحاق را آواز داد مولانا بدرالدین اسحاق در نماز بود جواب داد گفت بیک  
 بعد ازاں حکایت فرمود کہ وقتی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام بخورد  
 یکے را آواز داداں یار در نماز بود درنگے کرد رسول علیہ السلام فرمود کہ چوں  
 خدا و رسول خدا بخواند بر فور اجابت باید کرد بعد ازاں سلطان المشایخ بر لفظ  
 مبارک اند کہ فرمان شیخ پھر فرمان رسول است علیہ السلام و من فرمود کہ شیخ شیوخ العالم  
 شہاب الدین سہروردی قدس سرہ مندیے از شیخ خود یافتہ بود آنرا پیوستہ بر خود داشت  
 و از بر کہتا گرفتہ تا وقتی کہ خواب شدہ بود اں منیل جانب پائے او بود ناگاہ پا او بدان میل  
 رسید چوں بیدار شد قلوبی ضلربہ نمود تا بغایت کہ میگفت کمن ایہ ام کہ فرود قیامت  
 دیتیہ این تا سفت اندوخم بود ناگاہ چکا فرمود کہ کی بجای شیخ منشی آمد و گفت مرید تو

نے شوم شبلی فرمود بشرطے ارادت تو قبول کنم کہ انچہ فرمایم تو ہماں کنی مرید گفت  
 ہچنان کنم شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی مرید گفت کہ ہچنین گویم لا الہ  
 الا اللہ محمد رسول اللہ شبلی گفت تو کلمہ شہادت چگونہ مے گوئی ہچنین بگو لا الہ  
 الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید بر فوہ ہچنین گفت بعد ازاں شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرمود  
 کہ شبلی یکے از چاکران کمینہ آنحضرت است رسول ہمون است من اعتقاد ترا  
 امتحان مے کردم کہ شیخ محمد الدین بغدادی در تحفۃ البراق مے نویسد طایفہ خواستند  
 کہ تجارت رونڈ بر خود و بر اموال خود مے ترسیا بد بخیرست ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ  
 علیہ رفتند و عرضداشتند کہ ایں بندگاں را اتفاق غنیمت سفر است اگر از حضرت  
 دعائے ویاوردند نامزد حال ماشود تا از برکت آں سلامتی باشی شیخ فرمود بنام  
 باری تعالی غفر اسمہ بر دید فاما اگر در راہ خونے و یا ہراسے پیش آید نام من بگیری و  
 بگوئی ابو الحسن خرقانی تا ازاں خوف و ہراس خلاصی یابید چون ایں سخن  
 از شیخ شنیدند بعضے سخن از شیخ قبول کردند و بعدہ یکجا رواں شدند در اثنائے راہ  
 ایشان را قطع طریق پیش آمدند کسانیکہ با اعتقاد صاف تمسک بنام شیخ کردند خلاص  
 یافتند و کسانیکہ باسم باری تعالی آیات و دعوات تمسک کردند ہلاک گشتند و ماہک  
 ایشان غارت شد بریں حال تعجب ہر دو طایفہ زیادت گشت چون بخیرست  
 شیخ آمدند یکے از ایشان پرسید چہ حال است گفتن بر ما اینچنین معاملہ گذشت  
 نہ آنکہ اسم باری تعالی از آسمانی بندگان او بزرگست شیخ گفت آرسے ولیکن شما  
 اسم کسے ذکر کردید کہ سہمی اورانے شناسید پس گوئی کہ او را ذکر نکردید فاما ایں طایفہ  
 نام کسے ذکر کردند کہ اورا کما حقہ مے شناسند و ادا حق را مے شناسا پس گوئی کہ  
 حق جل و علی را ذکر کردند و اینچنین ہر کسے تصدیق کنند مگر کسیکہ ذوق حقیقت چشیدہ  
 باشد و اصل کار را مشاہدہ کردہ مے فرمود من از شیخ رفیع الدین شیخ الاسلام  
 او دہ شنیدہ ام کہ مے گفت مراقبتہ بودا و مرید شیخ محمد اجل سرزی بود و وقتے  
 آں مرید را با تہامے گرفتند و در معرض قتل آوردند سیات او را ہچنان استانی

کہ روئے او جانب قبلہ باشد مگر در آن صورت گو پر سیر او پس پشت مے شد بر فور روئے  
سوئے گو پر سیر خود کرد سیاف گفت دریں محل روئے سوئے قبلہ باید کرد آں مرد  
گفت من روئے جانب قبلہ خود کرده ام تو کار را باش امر حسین خوش گوید بیت  
اگر چه در عرب از بہر قبلہ کعبہ نباشد بنود قبلہ جنوں مگر قبیلہ یسلی از سلطان  
المشلیح قدس اللہ سرہ العزیز سوال کردند میدے باشد کنج وقت نماز مے گذارد  
واندک وردے مے خواند اما محبت شیخ در دل او بسیار باشد و اعتقاد او بحد  
پیر یکبارگی راسخ و میدے دیگر باشد کہ اور طاعت بسیار باشد و تسبیح و اورادے  
بے اندازہ و حج کرده اما در محبت شیخ و در اعتقاد قصورے باشد میاں این دو بہتر  
کدام باشد فرمود آنکہ معتقد و محب شیخ است بعد از اں بر لفظ مبارک زائد آنکہ محب  
و معتقد شیخ باشد لیکوقت او بر ہمہ اوقات آں متعب است اعتقاد شرف دارد  
بعد از اں فرمود کہ مذہب بعضے اینست کہ اولیا بر انبیا فضیلت دارند بسبب  
آنکہ انبیا بیشتر احوال با خلق مشغول اند یعنی صاحب دعوت اند اما اولیا شرف  
روح بحق مشغول اند این مذہب باطل است اگر چه انبیا با خلق مشغول اند اما  
زمانے کہ با حق مشغول مے شوند آں یک زمان بر جملہ اوقات اولیا شرف  
دارد و مے فرمود کہ وقتی شیخ شیوخ العالم فرید الحق والیدین قدس اللہ سرہ  
العزیز مے فرمود کہ یکے با من پیوند کرده بود چوں از من رفت چن گاہ فراج او  
برقرار بود باز ازاں بگشت و یکے دیگر بود کہ از من دور رفت و دیرے ہما سجا  
بود اگر چہ تا دیرے بود اما فراج او بر آں قرار بود و بعد دیرے ہم گشت انگاہ رو  
سوئے من کرد کہ ایں مرد با من پیوستہ است ہم بر آں فراج است و شیخ گفت  
است سلطان المشایخ چوں بر نیخون رسید بگفت ہم در گریہ بر لفظ مبارک  
فرماند کہ تا امروز محبت ایشان برقرار است بلکہ بر مینداز سلطان المشایخ سوا  
کردند اگر میدے بخد مت پیر خود کمتر رسد و در خانہ بیشتر در یاد پیر خود باشد چگون  
باشد فرمود کہ آں نیکوتر اگر کسی از خدمت پیر خود غایب باشد و در یاد پیر خود

باشد بہ از آنکہ سہ روز پیش باشد و از محبت پیہ خبر بعد ازاں ایں مصرع  
 بر لفظ مبارک را ند مصرع پیہ و در وں بہ کہ در وں و پیہ وں و در مجلس سلطان  
 المشایخ قدس السہرہ العزیز سخن در آں افتاد کہ مریداں بخدمت مخدوم مے آیند  
 و سہر بر زمین مے نہند سلطان المشایخ فرمود من خواہم کہ خلق را منع کنم اما  
 چوں پیش شیخ من بچہنیں کردہ اند منع نکرده ام درینیاں امیر حسن رحمۃ اللہ  
 علیہ عرضداشت کرد بندگانے کہ بنی بست پیوستند و ارادت آوردند ایں ارادہ  
 بیعت و باریت از عشق و محبت پیہ پس آنجا کہ عشق و محبت آمد در آنصورت  
 سہر بر زمین نہادن سہل خدمتے باشد سلطان المشایخ مے فرمود قدس السہر  
 سرہ العزیز کہ از خدمت شیخ شیعخ العالم فریدالحق والیدین طیب السہر مضعہ  
 شنودم کہ وقتے شیخ ابوسعید البواخی رحمۃ اللہ علیہ سوار در راہے میرفت  
 و مریدے پیش آمد و آں مرید پیادہ بود و بیاد و زانوے شیخ بوسید شیخ فرمود  
 فرو تر مرید پاسے شیخ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زانوے اسپ بوسید  
 شیخ فرمود فرو تر مرید سم اسپ بوسید شیخ فرمود فرو تر مرید زمین بوسید  
 آنکہ شیخ ابوسعید البواخی فرمود کہ دریں چہ ترا فرمودم فرو تر مقصود من شیخ  
 آں بود کہ پایے بوس من کنی ہر چہ از فرو تر مے بوسیدی در جہ تو در  
 بالا تر مے بود کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است  
 قَالَ صَٰلِحٌ رَّأَيْتُ عَلِيًّا يَقْبَلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَ رَجُلًا مُّسْلِمًا الْمَشَايِخِ  
 مے فرمود کہ پیش از میں مردے بر من آمدہ بود بزرگ زادہ و سیاحت کر  
 و شام و روم دیدہ دریں حال کہ او پیش ما بود و جبالہ دین قریشی در آمد  
 و سہر بر زمین نہادہ شیخ سعدی خوش گوید ہر جا کہ روے زندہ لے  
 بر زمین تست ہر جا کہ دست غم زدہ در دعاے تست ہر جا کہ بزرگے دیگر  
 گوید ہمیت شعاع روز بہی تا بد آنجہین کسے کہ در پرشتش تو بر نہد  
 بخاک جہیں ہر آں مرسا فرما نگ بر و زد و گفت مکن سجدہ جائیکہ

ترجمہ لغت پیہ  
 صحابی دین من  
 علی را کہ مے بود  
 دست حضرت  
 عباس پاسے  
 ایشان را



نیامده است عید و غلبه کرده من با او گفتم غلبه مکن هر امری که فرض بود  
باشد چوں فرضیت او برخیزد استحباب باقی ماند چنانچه روز عاشوره بر  
اُمّ ماضیه فرض بود در عهد پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم چوں ماه رمضان  
فرض شد فرضیت او بر خاست استحباب او باقیمانده آمدیم بر سجده  
در میان اُمّ ماضیه مستحب بود چنانچه رعیت مراد شاه را و شاه اگر در استاد  
را و امت مر پیغامبر را سجده می کردند چوں در عهد پیغمبر صلی الله علیه و آله  
و سلم آن سجده بر خاست اکنون استحباب رفت اباحت باقیمانده بر اُمّ  
مبلح منع از کجا آمده است آن مرد ساکت شد بعد فرمود معهد او پیش  
من که روئے بر زمین می آوردند من کاره ام اما چوں پیش شیخ ماروئے  
برزین آورده اند اگر من منع کنم از دو چیز یکی لازم آید یا تجلیل مشایخ  
و یا تفیق ایشان نعوذ بالله منها بزرگ گوید بیعت و خدمت رکاب  
تو سر بر زمین نهادن خورشید ز آسمان چهارم هزار بار و تکبته و بیان صل  
خرقه و بخشش آن سلطان المشایخ فرمود که پیغمبر صلی الله علیه  
و آله و سلم در شب معراج از حضرت عزّت خرقه یافت و آن را خرقه  
فقر گویند بعد ه صحابه را طلب کرد و گفت من از حضرت عزّت  
خرقه یافته ام و مرا فرمان است که آن را بیکه بدیم بعد پیغمبر صلی الله  
علیه و آله و سلم روئے سوئے حضرت ابو بکر کرد رضی الله عنه و فرمود  
اگر من این خرقه بتو بدیم چکنی ابو بکر گفت من صدق و روم و طاعت کنم  
و عطا کنم بعد حضرت عمر رضی الله عنه را فرمود اگر من این خرقه بتو بدیم  
چه کنی عمر گفت عدل کنم و انصاف نگاهدارم بعد از حضرت عثمان رضی الله  
عنه پرسید اگر من این خرقه بتو بدیم تو چه کنی عثمان گفت من اتفاق کنم و  
سختاوت و رزم بعد حضرت علی علیه السلام رضی الله عنه پرسید اگر من این خرقه را بتو بدیم  
چکنی علی گفت من پرده پوشی کنم و عینب گمان خدا را عزوجل بپوشم آن خرقه

البلی داد کرم اللہ وجہہ و فرمودہ افران خدا سے عزوجل بودہ کہ این جواب گوید  
 این خرقة اور ابجدی و سلطان المشایخ نے فرمود کہ بر حضرت امیر المومنین ابوکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ چهل ہزار دینار موجود بوداں روز کہ چهل ہزار دینار بیاورد  
 و گلیم پوشیدہ و سبغہ برآں زدہ بخد مت رسول اللہ علیہ السلام آمد و ہماں  
 زماں جبرئیل علیہ السلام گلیم پوشیدہ و سبغہ برآں زدہ بیا در رسول علیہ السلام  
 پرسید کہ این چه ہیئت است گفت یا رسول اللہ از چہ لہ ملائکہ را فرماں شدہ  
 است کہ بر موافقت ابوبکر گلیم پوشیدہ و سبغہ برآں زدہ درین محل سلطان  
 المشایخ این دو مصرعہ بر زباں مبارک اندبیت شکرانہ چل ہزار دینار دہند \*  
 تا سبغہ گلیم عشق را بار دہند \* بعدہ فرمود چوں جنید شہلی را خرقة پوشانید گفت  
 انچه پیر در حق ما بجا آورده بود در حق تو بجا آوردیم باقی کار خداست عزوجل  
 و مے فرمود و تشریف انچه صحبت شیخ یافته باش بغیرے نتوان داد و لیکن اگر  
 بشویند در آن مے نیست فاما بہتر آن باشد کہ نشویند و مے فرمود از تشریفات  
 صحبت یافته پیر اگر وصیت کنند کہ برابر این کس کہ در گور بنہند روا باشد و یا وصیت  
 کن کہ بفزند آنے کہ صالح باشد بدیشال دہند و مے فرمود کہ من وقتے از شیخ  
 شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ العزیز خرقة یافتم از گلیم خرقة چشتی  
 و آں ہنوز بر من ہست عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ کہ بعد نقل سلطان  
 المشایخ قدس السدرہ العزیز چوں نقش مبارک حضرت سلطان المشایخ  
 را در گور فرو داد و روز خرقة کہ شیخ شیوخ العالم یافتہ بود بر وجو مبارک سلطان  
 المشایخ فرار کردند و مصلی حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الدین قدس السدرہ  
 العزیز بر سر مبارک سلطان المشایخ نہادند عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ  
 جامہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ العزیز کہ جد کاتب  
 حروف سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ یافتہ بود و جامہ حضرت سلطان المشایخ  
 و جامہ شیخ علاؤ الدین نسبہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ

سرہ العزیز میں ہر سہ جامہ صحبت یافتہ اولیائے خدا تعالیٰ کیے تجلیہ کردہ بدست  
 مبارک سید محمد کرمانی کہ بوالکاتب حروف سید مبارک محمد کرمانی رسیدہ بود  
 تہذیب تحریر درخاندان کاتب حروف آں دولت موجود است خارج آں جامہ ہا  
 دیگر کہ پادرو عمان کاتب حروف از سلطان المشایخ یافتہ اند موجود است الحمد للہ  
 علی ذلک حضرت سلطان المشایخ نے فرمود بعضے ازیں طائفہ را میان دزدان  
 روز قیامت بستاند و ایشان بگویند ما دزدی نکردہ ایم جواب آید کہ جامہ مردان  
 پوشیدہ و عمل ایشان نکردید آخر ہم بشفاعت پیران نجات یابند و بے فرمود  
 کہ مردے بودا و از عزیز بشر گفتند بے اواز پداؤں در دہلی آمدہ بود و بخدمت مولانا  
 ناصح الدین پسر قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ تازہ و خرقہ در خواہد  
 ہم بریں نیت جمیعے کرد بر سر حوض سلطان بعضے از درویشان آنجا حاضر شد  
 دریں میاں آں درویش کہ در طلب خرقہ آمدہ بود چوں حوض سلطان را دید  
 گفت ایں سہل حوضے است حوض ساغر کہ در پداؤں است بہتر ازیں حوض  
 است محمد کبیر آنجا حاضر بود چوں ایں سخن از شنید مولانا ناصح الدین را گفت  
 کہ ایں را خرقہ مدہید یعنی کذاب گوشت مولانا ناصح الدین پہچان کرد از خرقہ  
 نداد و از شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ نے فرمود  
 من از سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز شنیدہ ام چندیں خرقہ کہ لیں  
 ضعیف دادہ است ازیں میاں چہار کس را خرقہ ارادت دادہ است دیگر ہم  
 خرقہ تبرک و شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ نے فرمود چندیں خرقہ کہ داہم  
 ازیں میاں پنج یا شش خرقہ ارادت بود باقی ہمہ خرقہ تبرک عرض میدارد کاتب  
 حروف حکمت ایں سخن چیت کہ بر زبان مبارک سلطان المشایخ رفتہ  
 است کہ چندیں خرقہ کہ ایں ضعیف دادہ است چہار کس را خرقہ ارادت  
 دادہ است مقرر است کہ چندیں ہزار بندگان خدا تعالیٰ مریدان سلطان  
 المشایخ بودہ اند و ہمہ را بارادت قبول کردہ و کلاہ و خرقہ دادہ و مرید گرفتہ

فاما در این سخن مرید حقیقت و مرید حقیقی منقول است از سلطان المشایخ درین باب در نکته بیان مرید پر یافته است و دیگر آنکه مراد از آن مرید است که همه افعال اقبال متابع پیر باشد و ذره از روش پیر تجاوز نکند تا از غایت اتحاد پیر کنفس واحد شود که الفقرا کے کنفس واحد مصرع بیگانگی نیست تو مائی و ما تویم و کتاب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته دیده است رأیت بخط شیخ الاسلام شهاب الدین السهروردی آنکه ذکر لباس الخرقه الی المجنید وبعد اختصار علی الصلح و غیره من المشایخ عنقه الخرقه الی النبی علیه السلام و اعتمل السهروردی علی حدیث ابن خالد و المشایخ فیہ طریقتان الطریقه الحسن البصریة و الطریقه الکیلیة فانه لبس علیه السلام علیاً و هو البس الحسن البصری و الکیل ابن زیاد فخرقة الحسن البصری معروفه و اما الکیل البس عبد الواحد ابن زید و البس هو ابایعقوب النسوی و البس هو ابایعقوب النهرجوری و البس هو اباعبد الله ابن عثمان و البس هو ابایعقوب الطبری و البس هو ابالقاسم بن رمضان و البس هو ابالعباس بن ادريس و البس هو داود ابن محمد العمری و بنیاد الفقرا و البس هو محمد بن مالک البصری و البس هو اسماعیل لقصی و البس هو شیخنا بالحسنة احمد بن عمر الصوفی و البس هو هذا الفقیر رتک

نکده

سلا ترجمہ دیدم من بخط شیخ شهاب الدین السهروردی تحقیق ذکر کرده است آن شیخ شهاب الدین پوشت نیدن خرقه را پوشت کرده است آن را بسوے جنبی بعد از آن اختصار کرده بر صحت بسوے آن از شایگان نسبت کن خرقه را بسوے یکے بعد دیگرے تا میرانند نسبت این خرقه را بسوے حضرت بمی صلی اللہ علیہ وسلم اعتماد شیخ شهاب الدین السهروردی بر حدیث ابن خالد است مرشایان و دیگر را در پوشتانیدن خرقه و در پوشتن است یک طریقی خوب است بسوے حضرت حسن بصری و یک طریقی خوب است بسوے کیل بن زیاد پس بدستی که نشان اینست پیغامبر علی السلام پوشت نیدن خرقه علی را و علی پوشتانید آن خرقه حسن بصری را و کیل ابن زیاد را پس طریقه و خرقه حسن بصری معروف است و اما کیل بن زیاد پس پوشتانید کیل بن زیاد و عبد الواحد زید را خرقه و عبد الواحد زید خرقه پوشتانید ابایعقوب نسوی را و او خرقه پوشتانید ابایعقوب نهرجوری را و او خرقه پوشتانید اباجی را عبد بن عثمان را و او خرقه پوشتانید ابایعقوب طبری را و او خرقه پوشتانید ابالقاسم بن رمضان را و او خرقه پوشتانید ابعباس بن ادريس را و او خرقه پوشتانید داود ابن محمد را که مشهور است بنیاد الفقرا و او خرقه پوشتانید محمد بن مالک را و او خرقه پوشتانید اسماعیل مصری را و او خرقه پوشتانید شیخ مراد که پدر نیکوئی است نام او احمد بن عمر صوفی است و او خرقه پوشتانید این فقیر را ۱۲

در بیان خلافت مشایخ قدس السداد و اہم و اسرار ہم العزیز از سلطان المشایخ  
 قدس السدرہ العزیز مولانا فصیح الدین سوال کرد خلافت مشایخ کراشا پد فرمود  
 کنے را کہ در خاطر او توقع خلافت نباشد و منے فرمود کہ شیخ مہمب الدین سقابر  
 من آمدہ بود و منے گفت ہر کہ را من مرید گرفتہ او بر من شیخی کرد من گفت شمار از  
 جہت شیخ الاسلام بہا والدین قدس السدرہ العزیز برائے ایں کار اذنی  
 بود گفت خیر بعدہ در خاطر من گذشت چوں کہے را از جہت شیخ اذنی نباشد  
 ہمیں تقاضا کند از سلطان المشایخ قدس السدرہ العزیز سوال کردند کہ  
 کہ ام اوصاف است کہ آدمی بیاں مستوجب خلافت مشایخ مے گرد و او فرمود  
 کہ اوصاف ایں کار بسیار است فاما در آں ایام کہ خواجہ من مرید دولت خلافت  
 خود رہا نہد روزے مرا گفت باری تعالی ترا علم و عقل و عشق دادہ است و ہر کہ  
 بدیں سہ صفت موصوف باشد از و خلافت مشایخ نیکو آید و من از خواجہ خود  
 شنیدہ ام مشایخ خلافت خود کہ میدہند از سہ طریقہ است اول محکم و بہتر است  
 و آں رحمانی است و در آں خیر و برکت بسیار است و آں آنست کہ پیرو باب  
 یکے ملہم مے شود و حق تعالی بغیر واسطہ در دل شیخ مے اندازد کہ فلاں را خلافت  
 بدہ و دوم آنست کہ شیخ در مرید معاملہ نیکو مے بیند اجتہاد مے کند و اجتہاد  
 احتمال خطاب و صواب دارد و سببوم آنست کہ بشفاعت و عنایت کہے شیخ او را  
 خلافت میدہد درین محل سلطان المشایخ را قدس السدرہ العزیز پرسیدند  
 و چنین اذنی کہ انشراح پیہ نباشد شیخ عہدہ آں باشد فرمودند بریں نوع  
 چگونہ باشد بعدہ فرمود کہ فخر الدین صفا ہانی خلیفہ شیخ الاسلام فرید الحق  
 والدین قدس السدرہ العزیز بود و در بلگرام بودے و او داؤد نام  
 و رویش را بخدمت شیخ شیوخ العالم فرستاد و التماس خلافت کرد کہ خلق  
 مرا مے شود و کلام مے طلبد و من در آں ایام بخدمت شیخ شیوخ العالم  
 بودم شیخ شیوخ العالم خدمت ہاسے او قبول نکرد و مدتے فرستادہ او بیخبر

مانده و یک کثرت من تنها و یک کثرت برابر مولانا شهاب الدین پسر شیخ شیوخ  
 العالم ذکر او بجای بہت پیش شیخ شیوخ العالم کو ہم ہر بار اثر بے رضای و شیخ ظاہر  
 نے شد و منے فرمود کہ میں کا حق است باز و نیست ہر کہ قابل باشد ناخواسنہ  
 بیاید کثرت سیوم در محل صالح در باب او عرض داشت کردم میں بار فرمان شد تو ہم  
 نے گوی عرض داشت کردم حاکم مخدوم است او در ظاہر و درویشی مشغول سے نما  
 انگاہ مرحمت فرمود از مولانا بدر الدین اسحاق برائے او خلافت نامہ نویسان  
 و فرستاد تا چنان افتاد کہ در دہلی با میں فخر الدین طاقات شد من چیز سے  
 کیفیت خلافت او کہ التماس کردہ بودم آغاز کردم و دیدم او را دشوار سے نماید را  
 در خاطر گذشت انجہ در باب او شیخ سے فرمود حق یہاں بود من بر غلط مولانا  
 ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ علیہ در حسرت نامہ خود آورده کہ من وقتے بخدمت  
 سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز حاضر بودم از اشراق تا چاشت بخاور  
 جاں بخش سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز مشغول در آن روز بیشتر از  
 بندگان خدا بخدمت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز ارادت سے  
 آوردند و بدولت ابدی میرسیدند در اثنا سے اینحال در خاطر گذشت کہ مشایخ  
 سلف در گرفتن مرید احتیاط کردہ اند سلطان المشایخ بکرم وافر خود عام و  
 خاص را دستگیری سے کند و دست بیعت میدہد خواستم کہ دریں باب سوال  
 کنم سلطان المشایخ از آنجا کہ مکاشف عالم است بر خطر من واقف شد  
 فرمود ہر چیز سے از من سوال سے کنی و میں نے پرسی کہ من بے تفتیش  
 آئینہ گان را چہ دست بیعت میدہم من از میں سخن بلرزیدم در پک سلطان  
 المشایخ افتادم کہ مدتے است میں شکل بر خاطر بود و امر و نیز در خاطر میگذاشت  
 و باطن مخدوم بر آن مطلع شد فرمود کہ حق تعالی در ہر عصر سے بحکمت بالغہ خود  
 خاصیتے نہادہ است تا در مردم آں عصر طریق و رسم و عادت سے علاحدہ پیدا  
 سے آید چنانکہ مزاج و طبیعت ایشان باطباع و اخلاق گذشتگان باز سے نماید

اگر در نواد مردم و انیمعی از تجار بات است وصل ارادت در میدان انقطاع از  
 غیر حق است و شغل مع المرحمان کہ مشرح در کتب سلوک ملبوست و سلف  
 تا انقطاع کلی نمیدیدند دست بیعت نمیدادند فاما از عصر شیخ ابوسعید البخاری  
 کہ آیت بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخرزی و از عصر شیخ  
 شیوخ العالم شہاب الدین سہروردی تا عہد دولت شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق و الدین قدس السہر و العزیز کہ در ہاے این شاہاں کہ علودت  
 و کرامات ایشان از شرح متغنی است هجوم خلق مے شد از ہر طایفہ از ملوک  
 و امار و معارف و مشاہیر و طوایف دیگر مے آمدند و خود را از خوف تبعات آخرت  
 در پناہ این عاشقاں خدا مے انداختند و این مشایخ کبار دست بیعت  
 بخاص و عام میدادند و خرقة توبہ و تبرک مے فرمودند و ہر کسے نتواند کہ معاملات  
 محبوبان خدا المقیس علیہ سازد کہ شیخ ابوسعید و شیخ سیف الدین باخرزی  
 و شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الدین قدس  
 السہر و العزیز ہمچنین مریداں گرفتہ اند من ہم مے گیرم چہ اگر محبوب خدایتعالی جہاں  
 از گناہکاراں در حمایت خود آرد تو اندامیم و جواب سوال تو در گرفتن مریداں  
 احتیاط و لاسانہ کنم یکے آنست کہ بتواتر مے شنوم کہ بسیار اں از در آمدن  
 ارادت من دست از معصیت میدارند و نماز بیجاہت مے گذارند و با و را دو  
 نواخل مشغول مے باشند اگر من ہم در اول شرائط حقیقت ارادت با ایشان  
 بگویم و خرقة توبہ و تبرک کہ بجای خرقة ارادت است نہ ہم ازیں مقدار خیر کہ  
 از ایشان در وجود مے آید محروم شوند و دیگر آنکہ بے آنکہ در خاطر بگذرانم و  
 بالتماہیہ و یا وسیلتہ انگیزم و یا تشفیہ در میاں آرم از شیخے کامل مکمل در  
 دادن دست بیعت مجازم و مے بینم مسلمان بی عجز و اضطراب و سکت  
 و بی ارگی بر من مے آید و مے گوید کہ از جملہ گناہاں توبہ مے کنم من بہ نیت  
 آنکہ شاید سخن او راست باشد دست بیعت مے دہم خاصہ کہ از صادقان

مے شنوم کہ ارادت من از اہل بیعت را از معاصی باز میدارد و بسبب دیگرے آنکہ  
 اقوی الاسباب است اینست کہ روزے شیوخ العالم فرید الحق والدین  
 قدس المدرسہ العزیز دوات و قلم از پیش خود مراد و فرمود کہ تعویذ بنویس کہ مرید  
 بہمت دادن تعویذ مجازے باید و من ترا اجازت دادم کہ تعویذ بنویسی و حاجتمند  
 بہی چوں تعویذ نوشتن گرفتہ شیوخ العالم درس دید کہ از نوشتن دعامول  
 شدہ ام فرمود کہ تو ہمیں زمان از نوشتن دعامول شی دی و آنکہ حاجتمند اں بسیار  
 بر در تو خواهند آمد و دعامول التماس خواهند کرد حال تو چگونه خواهد شد درین محل چوں  
 دیدم کہ خلوت است در پائے شیوخ العالم افتادم و گفتم کہ خدوم مرا بزرگ  
 گردانید و خلافت خود کہ بس بزرگ دولتی است مرا فرمود و من مرودے متعلم و از  
 اختلاط دنیا پیوستہ متنفر بودہ ام و اینکار عمدہ بزرگ است اندازہ من بیچارہ  
 نیست ہمیں ارادت خدوم و نظر شفقت در کار من کافیت چوں خدمت شیوخ  
 شیوخ العالم عرضداشت من بشنید فرمود اینکار از تو نیکو خواهد آمد من  
 درین باب اصلاح کردم شیوخ العالم را از خدر خواستن من حالے پیدا  
 شد و راست نشست و مرا نزدیک طلبید و پیش خود نشستن فرمود و گفت  
 نظام بدانکہ فروا مسعود بندہ را در درگاہ بے نیازی آبروئے خواہد بود یا نہ  
 اگر خواہد بود من با تو ہمے کنم کہ پاسے در بہشت نہم تا ایشان را کہ تو  
 دست بیعت دادہ با خود در بہشت بہرم شیخ سعدی بہیت مانداریم غم دوزخ  
 و سوداے بہشت + ہر کجا خیمہ زدای اہل دل آنجا آیند الغرض بریں حرف  
 سلطان المشلیخ تبسم کرد و فرمود کہ مرا خلافت پنجین دادہ اند و این کار  
 گہے از من نیکوئے آید و گاہے نیکوئے آید نیدانم آنانکہ مہم عمر و طلب اینکار اند و بحیلہ  
 و چارہ و دوزخ و نعمت دست درین کار نازک مے زنند از ایشان چگونہ خواہد آمد  
 و نیز پنجین بزرگے کہ من یقین میدانم وہ راے العین مشاہدہ کردہ ام کہ شیخ  
 من از اصلمان در گاہ بے نیازی بود از مشربے کہ شیخ بایزید و جنید دیگر



مستال عشق خداے جاها پوشیده اند و هم پوشیده بود و در باب کاینکه  
 من ایشان را دست بیعت میدهم آنچه نا سخن گفته باشد مشتبه شدن نتوانم که  
 از بیعت مانع شوم این ضعیف گوید بیعت بدست گیر و بروی آوردستگاری  
 کن و که بر محبت تو بیعت دستگیر دارم نکته در بیان حال شیخ کاتب حروف بخط  
 مبارک حضرت سلطان المشایخ قریب السره العزیز نوشته دیده است  
 ادنی حال الشیخ ان یکون موصوفا یا و صاف اولها ان یکون ملّا داحی  
 میکنی تربیت المرید والثانی ان یکون سالکاً حثی بقدر علی الدلالة  
 والثالث ان یکون مریداً حثی یوذب والرابع ان یکون جواداً غیر ملق  
 الی الکون والخامس ان یکون طامعاً فی مال المرید والسادس اذا  
 امکنه العطف بالاشارة لا یعطه بالعبارت والسابع اذا امکنه التادیب  
 بالرفق لا یوذب بالعنف با امر بفعله امر المرید بفعله والتاسع ما  
 نهی عنه نهی المرید عنه ونیر جرم عنه والعاشر ان یراقب المرید لله  
 تعالی فلا یرده لاحد فان کان الشیخ یهذه الصفة لا یکون المرید  
 الا صادقاً ثم جمعه کترین حال شیخ اینست که باشد شیخ موصوف  
 باوصاف صفت کرده باشد بصفتها صفت اول اینست که باشد مراد و  
 مطلوب تافاً در شود بر تربیت کردن مرید و صفت دوم اینست که باشد شیخ  
 راه رفته تا تواند راه نمودن و صفت سوم اینست که باشد شیخ صاحب آداب  
 تا آداب آموزد مرید را و صفت چهارم اینست که باشد شیخ صاحب جو و عطا  
 بے ریا و نمود و صفت پنجم اینست که شیخ نباشد طبع کننده دوال مرید و جز آن و صفت  
 ششم اینست که تا تواند مرید را بر مری و دلیری ادب دهد و تربیت کند نه  
 بسختی و بیرونی و صفت هفتم اینست که تا ممکن باشد شیخ نصیحت مرید را بشارت  
 کند بزبان نگوید و صفت هشتم اینست بچیزی که نامور است شیخ بآن چیز صریح امر کند  
 مرید را بکردن آن چیز و صفت نهم اینست بچیزی که باز داشته شده

است شیخ از آن چیز باز دارد و میدارم از آن چیز صفت دهم اینست و قنیک  
قبول کند مرید را بر اے الله تعالی پس روکن بر اے سے پس اگر باشد  
شیخ باین صفتها نباشد مرید آن شیخ مگر صادق مکتبه در بیان ولی و ولایت  
و ولایت سلطان المشائخ قدس الله سره سے فرمود مرتبه اولیا بر سه قسم  
است یکے آنکه ولی باشد و از انحال نه اورا خبر باشد و نه خلق را دوم آنکه خلق  
بدانند که او از اولیا است و او ندانند سیوم آنکه او ولی حق باشد و بدانند که از اولیا  
و خلق هم بدانند بعده فرمود انبیا را عزل نباشد و در رساله امام ابو القاسم  
قشیری مے نویسد که ولی را دو معنی است یکے فعل یعنی مفعول یعنی ولی کسے  
باشد که حق تعالی راستوی گرداند و را مورخوش قال الله تعالی و هو یتول الصالحین  
فلا یکنه للفسی یخط بل یتول الحق لله سبحانه و تعالی و دوم فعل صیغه  
مبالغه من الفاعل یعنی ولی کسے است که ستولی عبادات و طاعات خدا یتع  
باشد یعنی عبادات و طاعات او را جاری دارد بر سبیل پیایه من غیر ان  
یتخللها عصیا پس این هر دو صفت موجود باید تا او ولی باشد و اختلاف  
کرده آید که روا باشد ولی خود را ولی نداند بعضی مے گویند و او باشد زیرا چه  
ولی نفس خود را در عین تصغیر مے بیند و اگر چیز مے از کرد و بده و ظاهر شود  
بیتدنیاید که این مکر باشد پس این حال مشع خوف باشد و این خوف احتمال  
آک دارد که عاقبت بخلاف حال او باشد پس طایفه که برین حال و برین قول  
شرط ولایت و فای مآل میدارند یعنی اگر معامله موافق مآل شد ولی باشد  
و بعضی مے گویند روا باشد که ولی خود را ولی داند و این طایفه شرط نه دارند  
و فای مآل را پس نزدیک ایشان رواست که این ولی مخصوص بکرامت  
باشد که بدانند که او مامون العاقبه است زیرا چه کرامت اولیا جایز است  
پس این حال از خوف عاقبت ایمین گرداند و هم از نیجاست که رسول  
صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است که ده نفر اند از یاران من که در بهشت

خواهند رفت و رسول علیه السلام دانست که ایشان مأمون العاقبة اند و سلطان  
 المشایخ نے فرمود کہ شیخ را ہم ولایت باشد و ہم ولایت باشد ولایت آنست کہ  
 مریداں را بخدا رساند و ادب طریق تعلیم کند و انچه میان او و میان خلق است  
 آں را ولایت گویند و انچه میان او و میان حق است آں ولایت است و اں  
 خاص محبت است چوں شیخ از دنیا نقل کند روا باشد ولایت با خود میر و اما و آقا  
 بکسے تسلیم کند و برو و اگر او نہ بد روا باشد کہ حق جل و علی ولایت بدیگرے بدد اما  
 ولایت ہمراہ او باشد آں را با خود برد و دریں باب حکایت فرمود بزرگے بود و یک  
 را بخدمت بزرگے فرستاد کہ شب ابو سعید را بواجب نقل کرد و با آں بزرگ  
 کس فرستاد کہ ولایت بکہ داد او جواب گفت کہ این خبر ندارم بعد از اں ایشان  
 را معلوم شد کہ آں ولایت شمس العارفین دادند رحمۃ اللہ علیہ ہم در آں  
 شب خلق برد شمس العارفین آمدند شمس العارفین ایشان را پیش  
 از انکہ سخن گویند گفت خدا تعالی را چندین شمس العارفین اند تا بکدام  
 شمس العارفین دادہ باشند سلطان المشایخ قدس المیر سرہ العزیز نے  
 فرمود کہ اولیا تا وقت نقل پہچناں اندگوئی کسے در خواب باشد و معشوق او  
 در بستر او حاضر شدہ باشد وقت رحلت آں خفتہ را ماند کہ ناگاہ از خواب بیدار  
 شود معشوق و مطلوب خود را کہ ہمہ عمر دطلب او بودہ باشد ہم در بستر خود دیدار  
 دانی او را چہ شادی و فرحت بود یکے از حاضران سوال کرد کہ بعضے اولیا را  
 ہمیں جانعت مشاہدہ حاصل است فرمود آسے قاما میں نعمتے کہ این عت  
 نے بیند چوں آں نعمت بکمال دریا نید بیاں خفتہ ماند کہ چوں بیدار شود  
 معشوق خود ہم در بستر یا بوحکم حدیث الکناس نیامہ فاذا ساقوا بنتھوا یعنی  
 تا ہر کس اینچہ مستغرق است چوں بمیرد و چانچہ مطلوب او ست بدو دہند  
 نکتہ در بیان کرامت حضرت سلیمان علیہ السلام المشایخ قدس المیر سرہ العزیز نے  
 فرمود کہ چیز است کہ از طریق کرامت حاصل شود یکے علم بے تعلیم چنانکہ

خواجہ ابو حفص نیشاپوری در سفر حج چوں به بغداد رسید با خواجہ جنید رحمة  
 الله علیه بزبان عربی بفصاحت و بلاغت سخن گفت دھوم آنچه عوام را در خواب  
 دیدہ شود اولیا را در بیداری دیدہ شود و سوم آنچه تصور عوام در نفس ایشان  
 موثر آید اولیا را آن تصور در نفس غیرے موثر آید مثلاً اگر حوضے را تصور کند  
 در زمان دہاں او پیر آب شود و این اثر تاثیر تصور است بچنین اگر صاحب  
 کرامتے تصور کند در نفس غیرے اثر آن تصور حاصل ے شود تا اگر موت  
 شخصی تصور کند آن شخص بمیرد و اگر دیدن شخصی تصور کند در حال آن شخص  
 حاضر شود ے فرمود خارق عادت را چہار مرتبہ است معجزہ و کرامت  
 و معونت و استمداد راج اما معجزہ از اہل انبیا است کہ ایشان را علم و عمل  
 کامل باشد و ایشان اہل صحوٰند اما کرامت اولباً را باشد ایشان را نیز  
 علم کامل باشد و اما فرق اولیا و انبیا اینست کہ انبیا غالب الحال اند  
 و اولیا مغلوب الحال اما معونت آنست کہ بعضے مجانبین را باشد کہ ایشان  
 را نہ علم و نہ عمل و از ایشان چیزے برخرق عادت معاینہ افتد اما استبراج  
 آنست کہ طایفہ باشند کہ ایشان را ایمان نباشد و چوں اہل صحر و غیر آن بر غلط  
 عادت از ایشان چیزے دیدہ شود کاتب حروف بخط مبارک سلطان  
 المشایخ نوشتہ دیدہ است وقد جرت السنة الالهية ان لا یخرج  
 شیاً من عالم الغیب الی الشهادة الا بواسطہ کقول ابن مسعود بعد  
 ما سال النبى علیه السلام و ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ ان انا موتمن  
 لست لبنای فیھا قد عاسا ۃ لم یز علیہ فحل و شرب ما استخرج اللبن  
 الا بالاضراع مع ان اللہ تعالی قادر علی ابلاغہ من غیر ضرع وان ابا  
 ہریرہ سلم من خیر ملازم النبى علیه السلام ثلاث سنین وقد  
 زادت روایہ علی روایة من لا یرملہ عن عمر و بسیط کسایہ مشہور فلیف  
 ینکمل علی من اودع العلوم فی کساعہ الی ہریرة اودع اسراراً فی خرقہ

البها علیا رضی الله عنه قال عایشة رضی الله عنها خرج رسول الله  
صلی الله علیه واله وسلم غداً وعلیه مط من شعر اسود فنجاء الحسن  
فادخل معه ثم الحسین فادخله معه ثم فاطمة فادخلها معه ثم علی  
فادخله معه ثم قال انما يريد الله لیلین هب عنکم الراحس هل لیلین  
ویطهرکم تطهیراً انظر السنة الالهیة باذهاب الراحس باذخال  
النبی علیه السلام تحت مط ترجمه تحقیق جاری شده است سنت  
وعادت خدا بریں کہ خارج نکند چیز را از علم غیب بسوے عالم شہادت  
مگر بواسطه مانند قول ابن مسعود رضی الله عنه بعد از آنکہ خواست پیغمبر  
صلی الله علیه وسلم والوبکر رضی الله عنہ شیر را گفت نیست من از فو شانندہ  
آں شیر پس طلبید آن سر و صلعم گو سپندے را کہ نہ جسته بود بروزی نوشید  
آنحضرت شیر را مگر از پستان باوجود آنکہ خداے تعالیٰ قادر است بر آنکہ ساین  
شیر از غیپ پستان و دیگر آنکہ بر تنیکہ ابابہ ریه ایماں آورد در بہترین زمانہ و  
لازم گرفت صحبت آں سرور را صلی الله علیه وسلم سہ سال تحقیق زیادہ شد  
روایت احادیث ابابہ ریه بر روایت کسے کہ لازم گرفت صحبت آنحضرت را  
صلی الله علیه وسلم تمام عمر و فراخی کلیم آں ابی ہریرہ معلوم و مشہور است  
پس چگونہ انکار کردہ شود بر ذاتے کہ امانت نہادہ است در کلیم ابی ہریرہ  
وامانت نہادہ است اسرار الہی را در خرقہ کہ پوشانید آں خرقہ علی رضی الله  
عنه گفت عایشہ رضی الله عنہا بر آمد آنحضرت صلی الله علیه وسلم روزے  
و بود بر آنحضرت کلیم سیاہ پس آمد حضرت امام حسن رضی الله عنہ پس  
داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم امام حسن را رضی الله  
عنه پس بر آمد امام حسین رضی الله عنہ پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم با خود زیر کلیم  
امام حسین را پس آمد فاطمہ رضی الله عنہا پس داخل کرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم فاطمہ رضی  
عنها در زیر کلیم پس تر آمد علی رضی الله عنہ پس داخل کرد آنسر و صلی الله علیه وسلم

علی راضی اللہ عنہ میں گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل نیست کہ خواستہ  
 است خدایتعالیٰ شمار ایک نکتہ در بیان ستر کر است حضرت سلطان المشایخ  
 مے فرمود قدس سرہ العزیز فرض اللہ تعالیٰ کتمان الکلم امت علی اولیائہ کما  
 فرض علی انبیائہ اظہار المعجزۃ ترجمہ فرض کردہ است اسد تعالیٰ پوشیدن  
 کراست بر او لیاے خود چنانچہ فرض کردہ است اسد تعالیٰ بر انبیاءے خود ظاہر کردن  
 معجزہ را پس اگر کسے کراست اظہار کند ترک فرض کردہ باشد چہ بد کردہ باشد  
 و سلوک با صدم مرتبہ نہادہ اند ہند ہم مرتبہ کشف و کراست است اگر سالک ہم دریں  
 بماند ہشتاد و نہ مرتبہ دیگر را کسے برسد و فرمود شیخ عثمان حرب آبادی رحمۃ اللہ  
 علیہ پس بزرگ کسے بود و او را تفسیر است قوی معتبر او ساکن غرینس بود سبزی  
 پختے و فروختے بعدہ در بیان عنایت غیبی ایس بیت فرمود ہیت حق بشیاں تاج  
 نبوت دہد ورنہ نبوت چہ شناسد شبان یہ اگر کسے بروے آمدے و درم قلب  
 بدو دادے و انا پختہ پختہ بودے بخندے او آں درم سستے اگر چہ بدانستے کہ قلب  
 است بر روے خرنہ نگفتے تا خلق را چنان نمودے کہ در قلب سرہ فرق نمیکند  
 بیشترے مے آمدند و درم قلب مے دادند و سبزی پختہ مے بردند تا وقت نقل او شد  
 روے سوئے آسمان کرد و گفت خداوند ترا معلوم است کہ خلق مراد درم قلب داؤ  
 اند و من بجایے سرہ قبول کردہ ام و بر روے ایشان رد نکردہ ام اگر از سن عتہ  
 قلب در وجود آمدہ است بکرم خود بر روے من رد کن بعہ فرمود درویشے حساب  
 دے برو آمد طعمے از دیگ او طلب نمود شیخ عثمان کفگیر بر آورد و ہمہ دُر  
 مروارید بوداں درویش گفت ایس را چکنم باز شیخ عثمان کفگیر بر آورد ہمہ زر  
 برآمد اں درویش گفت آں سنگریزہ بود و ایس سنگ چنیرے بکش کہ من بخورم  
 با رتیوم شیخ کفگیر بر آورد و ہاں سبزی بروں آمد کہ پختہ بوداں درویش چوں  
 ایس حال پدید گفت کنوں ترا بیش ازین ازینجا نباید بود و ہمدراں چند روز  
 شیخ عثمان نقل کرد بعدہ فرمود چوں درویش ازین بابت کشف کند اورا کہ

بودن در دنیا نباشد خواجہ ستمائی نظم کرده است نظم بیچ منہائے روئے شہر افروز  
چوں نمودی برو سپند بسوز آں جمال تو چیت سستی کو و آں سپند تو چیت  
استی تو و بعدہ فرمود انچہ بعضے اولیا بیروں میں ہند آں سستی ملیشاں است  
بر خلافت انبیا کہ ایشاں اصحاب صحو اند خواجہ ستمائی آزا سستی مے گوید یعنی چوں  
ستر کشف کردی بیش ترا در دنیا درنگ نیاید کرد بدیں عبارت گفتہ است و آں  
جمال تو چیت سستی تو و آں سپند تو چیت سستی تو و بعدہ فرمود انکہ کامل ست  
ہیچ نوع اسرار بیروں نہد فرمود حوصلہ و سعی بیاید تا اسرار را شاید و اہل ایں  
معنی اصحاب صحو اند و مے فرمود مرا در کشف و کراست حجاب راہ است کار استقامت  
محبت دار و کراست پیدا کردن کارے نیست مسلمانی روئے رستی گدائے  
بیچارہ بیاید بود انکاہ فرمود خواجہ ابوالحسن بنوری رحمۃ اللہ علیہ بر لب آب و جلہ  
رسید ماہیگیرے را دید اور گفت دام در آب اندازو ماہی بگیر اگر من صاحب  
ولایت خواہم بود دریں دام ماہی خواہد افتاد کہ راست و دو نیم من خواہد بود ماہی گیر  
دام در آب انداخت ماہی در دام افتاد چوں اورا وزن کرد راست دو نیم  
من شد ایں خبر شیخ جنید رسانید نقدس سرہ فرمود کا شکے کہ در آں ماہی  
سیاہ افتادے تا ابوالحسن را بگزیدے و او ہلاک کردے گفتن چرا چنین  
مے فرمائی گفت مارے در انچہ اورا بگزیدے و او ہلاک شدے شہید میرفتے  
چوں آں نشد چہ دانم بدیں غور کراست ختم کار او چگونہ خواہد شد و مے فرمود  
شیخ سعد الدین حمویہ رحمۃ اللہ علیہ پیر بزرگ بود مگر والی آں شہر در حق او  
اعتقادے نہ داشت تا روزے ایں والی یعنی بادشاہ از خانقاہ نزدیک مے  
گذشت حاجے را دروں فرستاد و ایں لفظ گفت کہ ایں صوفیچہ را بیروں  
طلب حاجب دروں آمد و پیغام بادشاہ رسانید شیخ بخن او بیچ التفاتے نکرد  
بنماز مشغول شد حاجب بیروں آمد و صورت حال بارگفت بادشاہ را کہ غضب  
بود و نشست و بخدمت شیخ آمد شیخ بر خاست و بشاشتے کرد و ہر دو یکجا نشستند

در آن نزدیکی باغچه بود شیخ سعدالدین حمویہ اشارت کرد تا نختی سیب بیاوردند  
شیخ و بادشاه سیب تناول میکردند مگر سیب بزرگ در آن طبق بود و در دل  
بادشاه گذشت که اگر این شیخ را صفائی هست مرا این سیب خواهد داد همینکه  
بر اندیشه مطلع شد دست دراز کرد و آن سیب برداشت و روئے سوئے بادشاه  
کرد و گفت من وقتی در سفر بودم بشهری رسیدم و بر در آن شهر جمعی دیدم نقاب  
بازی میکرد آن نقاب دراز گوشه داشت چشم آن دراز گوش بجا بسته بود و درین  
میان انگشتی خود بدست یکی از نظارگیاں داد انگاه روئے سوئے جمع کرد که  
این دراز گوش من انگشتی را بیا بیا دراز گوش در دایره آن جمع بچنان چشم  
بسته گشتن گرفت و هر کس را بوس میکرد تا رسید پیش آن مرد انگشتی بر و بود  
بایستاد و بجا قرار گرفت نقاب بیاید و انگشتی از آن مرد بدست الغرض شیخ  
سعدالدین حمویہ از بعد این نظیر روئے سوئے بادشاه کرد و گفت که اگر مردم  
چیزی از کرامت پیا کند کوی خود را بآں حمار برابر کرده باشد و اگر نکند نزد ظاهر  
گردد که درین مرد صفائی نیست این بگفت و سیب جانب بادشاه انداخت  
عرض میداد کاتب حروف بر آنجمله که طریقه مشایخ ما قدس اللہ تعالی اسرارهم الغیر  
همه ستر بود چنانکه در ذکر این بزرگاں در محل ما سے خود تحریر یافته است خواجہ حکیم  
سنائی خوش گوید یلایت ما من غلام گزیده مرا غم باد و ایم فدای شان جانم  
قدر شان پیش امپایده کشف از زیر کفش پایده کشف اگر ہند گردت بر تن  
کشف از کفش ساز و بر سوزن نکتہ در بیان یقین شدن اسم از زبان مبارک  
سلطان المشایخ و در بیان ارادت آوردن کاتب حروف محمد مبارک علوی  
کرمانی المدعو بامیر خور و بحضرت با عظمت سلطان المشایخ نظام الحق و الشرع  
والدین خواجہ محمد ابن احمد ابن خواجہ علی الحسینی البخاری بداولی قدس اللہ سرہم  
الغریز مقرر ضمیر حق پذیر فریدان خوب اعتقاد باد کہ کاتب حروف بنده و بندہ زادہ  
آستان آسمان ساسے مشایخ طبقہ مکررہ خواجگان چیست است رضی اللہ عنہم و پدر و جد



ایں بندہ در سلک خدشگاران ایں مشایخ گیاره منسلک بوده اند و نعمت دینی و دنیاوی از حضرت ایں پاکان مخصوص گشته اند ایں ضعیف خوش گوید قطعه

بر باد داده جان دل خان و مان خویش	بیچارگان عشق تو بر بوسے زلفت تو
مطلوب هر دو عالم مقصود جان خویش	از حضرت مشایخ دین دار یافتند

الغرض چون ایں بندہ تولد شد بجدیدین کاتب حروف سید محمد کرمانی که از مریدان سابق شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس المدرسه العزیز بود مولانا شمس الدین

دامغانی که جدادیرین کاتب حروف و هم سبق حضرت سلطان المشایخ بخدمت شمس الملک بود بجهت تعیین نام کاتب حروف بخدمت سلطان المشایخ

آمد سید محمد کرمانی بخدمت سلطان المشایخ باز نمود که ایں خوردک را نام تعیین فرایند سلطان المشایخ فرمود که شما بزرگ اند نام تعیین کنید سید محمد توجه بمولانا شمس الدین

دامغانی کرد شما تعیین کنید بعد مولانا شمس الدین بخدمت حضرت سلطان المشایخ عرض داشت ماکه بخدمت آمده ایم مطلوب آنست که مخدوم نام تعیین کند بعد

سلطان المشایخ قدس المدرسه العزیز فرمود که مرا محمد نام است و سید را نیز محمد نام است و خدمت شما را هم محمد نام ایں خوردک را

هم محمد نام باشد و ایں دولت و سعادت باتفاق آں اولیای کاتب حروف را ازال روزے شد شیخ سعدی خوش گوید بیت بنده

را نام خویش تن نبود \* هر چه ما را لقب کنند آنیم \* و چون بنده بحد بلاغت رسید بسعی جمیل والده بزرگواره رحمہ اللہ علیها و بواسطه

شفقت جد مادرین مولانا شمس الدین دامغانی رحمۃ اللہ علیہ بشرف ارادت حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والشرع والدین قدس المدرسه

سره العزیز زرقن اللہ شفاعت مشرف گشت امیر خسرو خوش گوید بیت سعادت ابدی در پئے ارادت تست \* چنانکه عید مبارک ز بعد ماه صیام \* ایں ضعیف گوید

نظم اے دست تو دستگیر جان و دل من \* اے روئے تو حل عقدہ مشکل من \*  
 خاک کو رست افسر و تاج سر من \* عشق رخ تست جملہ جہل من \* و بوقتے کہ  
 سلطان المشایخ قدس السہو العزیز دست ارادت بدیں بندہ دادہ اندو  
 چاشت بود سلطان المشایخ بالائے بام جامع خانہ پیش حجرہ در مقام مہر و مستقبل  
 قبلہ بر کہٹ نشستہ ایں ضعیف گوید قطعہ بر تخت نشستہ بود چو سلطان عاشقان  
 آن سرور مشایخ بر مان عاشقان \* و در ہر شکست زلفش دلہاے عارفان \*  
 سرگشتہ با گرد و سرش جان عاشقان \* و در گریہ مستغرق گشتہ سبحان اللہ ایں  
 چہ گریہ بود اگر وقتے تبسم کردے در اثناے تبسم ہم در آب در دیدہ گشتے ایں ضعیف  
 گوید ریاضی اسیر گریہ تو ہر کہ دید یک نظرش \* غلام خندہ تو عالم است اے سلطان \*  
 عجب تر آنکہ بجائے تبسم از گریہ \* و چو چشم روشنت از آب دایما غطاں \* خدمت مولانا  
 شمس الدین بندہ را بدو برادر رسید لقمان و سید داؤد پیش برد بہت مولانا  
 شمس الدین کرسی آوردند متصل کہٹ حضرت سلطان المشایخ نہادند تخت  
 مولانا بالائے کرسی نشست و مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ در مجلس پیش  
 نشستہ بود و سخن در علم طب مے گفت بر خاست و رفت و ذکر ایں بندگان مولانا  
 شمس الدین بدیں عبارت کرد کہ پسران سید مبارک دعا گو زادگان مخدوم  
 مے خواہند کہ در سلک بندگان منسلک شوند و بشرف ارادت مشرف گردند حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ مولانا مرا اینہا فرزندان ایں ضعیف گوید بیعت ایں  
 از کرمتم مزد و لیکن کویم \* اے کاش سگہ با شتم اندر رہے تو \* بعدہ دست  
 ارادت بندہ کیمنہ را داد و کلاہ بر سر لیں بندہ نہاد و فامادیں حالت حضرت  
 سلطان المشایخ را گریہ چنان غالب شد کہ تلقینے نکردند المقصود ایں بندہ  
 و رسایہ دیوار سلطان المشایخ بر سنت آبا و اجداد پرورش مے یافت ایں  
 ضعیف گوید بیعت پرورش مے یافتم و رسایہ دیوار تو \* من کہ با شتم جملہ عالم  
 پرورش مے یافتم \* بعدہ ہر چند گاہ چہ بصاحبیت مولانا شمس الدین مذکور

و چہ فرستاد والدہ بزرگوار کمال جہاں آرا سے و دیدار دلکش سے سلطان  
المشاہد مشرف سے شدا این ضعیف گوید قطعہ کیکہ روئے تو دیدار است  
اعتقاد من آنست کہ او نبات ابد یافتہ است از رحماں و بدرد عشق تو سے  
میرم دہی طلبم کہ روئے خوب تو بنیم کجاست این درماں و اگر چہ درک معانی  
در اک ایام چنداں نبود فاما ہم بوقت پاک سلطان المشاہد قدس السہم  
العزیز این ضعیف گوید رباعی از وقت تو وقت عالمے خوش گشتہ است و در  
عشق تو جاں زانند و غم رستہ است جانماں ز غمت دو کون پر شد آرسے و  
باروئے تو عشق عقد حکم بستہ است کہ نعمت دیدار و مشاہدہ مجلس آں بزرگوار  
کہ مشاہدہ مجلس حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و ذوق مجلس  
ارادت و مساس دست مبارک سلطان المشاہد کہ بگریہ حضرت سلطان  
المشاہد مقدون بود و این ضعیف گوید بیعت گریہ تو کہ مایہ عشقت و  
عاشقان جہاں بدیدہ خرنند پس ازاں دیدہ خون دل چوں آب و بدردت  
عاشقان ز دیدہ برند و در خاطر جا گرفته است و در ضمیر مکن گشتہ این ضعیف  
گوید بیعت چنان در خاطر م داده است جایست کہ خواہم مردن اندر زیر پایست  
و نیز تا این غایت کہ این بیچارہ سماع سے شنود و رقتہ کہ ازاں حاصل سے شود  
آنہم ثمرہ آں است کہ از اوصاف پسندیدہ و اخلاق گزیدہ سلطان المشاہد  
بر روح نازل سے شود و از آنجا شاخ و در شاخ میزند خواہ حکیم سنائی گوید بیعت  
بصحرائے محبت شو اگر ز نہت ہے یا بد کہ آنجا باغ و در باغست خواں در خوان  
داور راہ و ہر چہ کہ از دین و دنیا این ضعیف رایش سے آید صورت مصفاے  
روح افزا سے حضرت سلطان المشاہد کہ فلک و ملک و جن و انس در مشاہدہ  
آں سرگرواں سے بودند و دل خود تصور کنند و مقصود و مطلوب این بیچارہ  
ہم بوقت پاک سلطان المشاہد ازاں حاصل سے گرد و این ضعیف گوید بیعت  
حاصل عشق تو در ہر دو جہاں رکو تو پس خانہ اہل دلاں گشتہ سہ کوئے تو بس

ہر کسے سوئے کسے روز قیامت بیدار \* لفظ بندہ در آل روز ہمیں سوئے تو بس  
 باز ایں ضعیف گوید بیعت تو بادشاہ جہانی ترا سز و نظریے بجال ماکہ گدایا  
 کوئے سلطانیم \* آدم بر سر حرف چوں محبت ایں حضرت در سویدایے دل بندہ  
 جابے کرد ایں ضعیف گوید بیعت بسطانی نشستی در دل و جاں \* نگو کردی  
 تو اے سلطان خواباں \* باز ایں ضعیف گوید بیعت اے ز عشقت خراب  
 خانہ دل \* روشن از آفتاب خانہ دل \* چشمہا خون دل رواں کردند \* دست  
 چوں شمشیر در میانہ دل \* بجان و دل ایں بیچارہ متعلق ایں سرور صاحب دلا  
 عالم گشت مصرع بجز السکہ دل ریا فتم اندر خم زلفش \* و نیز ایں گد حضرت  
 سلطان المشایخ قدس الدسرہ العزیز را چند کثرت در خواب دید بیعت ہم  
 و عاے تو گویم بوقت بیداری \* ہمہ خیال تو بنیم چو باشم اندر خواب \* و خواب را  
 اثرے تمام و مفرہ پیداست فکیف خواب میرے بیچارہ عاشقے کہ در ضمیر او جز  
 خیال دوست دیگر را بدخل نباش بیعت چنان فلخ نشسته است یار در دل  
 تنگ \* کہ هیچ زحمت اغیار ورنے گنج و پچنیں دے کہ غرق دریایے محبت پیر شاہ  
 و آں محبت دلیل بر محبت حق تعالی باشد شیطان ملعون را چہ محل کہ در خواب تشنگ  
 بدوستان حق تعالی تواند کرد قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ  
 فَقَدْ رَأَىٰ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثَلُ بِي تَرْجَمَہ گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ یکہ دید ملا و خواب تحقیق دیدہ است پس مراد بدستی کہ شیطان مانند من  
 نمے شود در صورت و سیرت با من و شیخ قایم مقام پیغمبر است فَإِنَّ الشَّيْخَ فِي قَوْمِ  
 كَالنَّبِيِّ فِي أُمَّتِهِ تَرْجَمَہ پس بدستی کہ شیخ در قوم خود مانند نبی است در سیرت  
 خود پس چنانکہ امکاں ندارد کہ تشنگ بصورت آں شاہ پیغمبر محمد رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم تواند کرد و پچنیں تصور ندارد کہ تشنگ بصورت شیخ تواند کرد  
 فَيَقْبَلُ الْمُرِيدُ مَحْقُوقًا تَرْجَمَہ پس باقی میماند مرید مراد نگاہداشت کردہ شدہ  
 در پناہ شیخ از شر شیطان کثرت اول کہ کاتب حروف جمال حضرت

سلطان المشائخ را در خواب دید امیر خسرو خوش گوید بیت این توئی مایه بخوار  
 می بینم و یا شب آفتاب می بینم و کوئے حضرت سلطان المشائخ بالائے  
 بام جماعتخانه درون حجره خویش بر کبکست متقبل قبله نشسته و پیش آں بویا  
 لکهنوتی فراز کرده اند و در یک رکن بویا جبهه خالکی و دستارے سفید نهاده  
 چوں نظر بر جمال سلطان المشائخ افتاد و بنده سر بر زمین نهاده خواجہ  
 حکم سنائی خوش گوید بیت هر که او سر بریں ستانه نهند و پاپے بر تارک زمانه  
 نهند و چوں این بنده سر برداشت حضرت سلطان المشائخ جانب  
 بنده اشارت کرد که این جامه پیوش بنده هم و نظر مبارک حضرت سلطان  
 المشائخ آں جبهه پوشید و آں دستار بر سر بست و سر بر زمین نهاده و باز  
 گشت این ضعیف گوید بیت پوشید بنده خلعت و سر بر زمین ناز و آں  
 خلعت مبارک و آنجامه نیاز و و باز این ضعیف گوید بیت چکویه شکر  
 تو اں گفتن این کرامت راه که خلعت شبه عالم بدیں گدابرسد و بنده  
 چوں جبهه پوشید و دستار بر سر بسته در جماعتخانه آمد و وقت نماز پیشین بود و یا  
 بهجت نماز حاضر شد و منتظر سلطان المشائخ مانده بنده را در خاطر گذشت  
 که برابر سلطان المشائخ نماز پیشین بگذارم هم در اثناے این خطره مبارک  
 سلطان المشائخ بهجت نماز فرو داد بنده برابر حضرت سلطان المشائخ  
 نماز بگذارد و از خواب بیدار شد کز کثرت دوم چوں برادران بنده سید عموالدین  
 امیر صالح رحمۃ اللہ علیہ و سید نور الدین بشرف ارادت شیخ نصیر الدین محمود  
 مشرف شدند بنده را گفتند که تونیز بخد مت ایثاں ارادت بیار  
 زیرا که در آنوقت که بخد مت سلطان المشائخ تو ارادت آوردہ سلطان  
 المشائخ تلقین ارادت نکرد بنده گفت که سلطان المشائخ دست  
 ارادت داده است و کلاه بر سر این بنده نهاده و با ارادت قبول کرده  
 این ضعیف گوید بیت کلاه بر سر بنده نهاد و در قبول و قبول دست تحقیق نزد حق قبول

ہمدراں ایام کہ گفت و شنید تلقین و ارادت میں شد شبے اس مسکین حضرت سلطان  
 المشائخ را در خواب دیدگوئی سلطان المشائخ بالاسے بام جامعہ خانہ و سمت تخت  
 بڑ درکنجہ کہ طرف لب آہست و پردہ دیوار سے خور و بر آوردہ بودند تا سلطان  
 المشائخ در سایہ آں بنشیند و شاہناہے درخت نیز آن جانب میل کرد آں مقام  
 نشستہ بود چوں ایں بندہ از درے کہ بالاسے بام مذکور میرفتند سر دروں کردہ  
 نظر سلطان المشائخ بدیں بندہ افتاد سر بر زمین نہاد بیعت اینک بدرت  
 نہادہ ام سر ہوا سے سرور عاشقان عالم دریں محل گفت و شنود تلقین ارادت  
 و رفاطریے گذشت کہ اگر تقریر و فاکند از سلطان المشائخ سپرسچوں ایں بندہ  
 سر از آستانہ برداشت سلطان المشائخ دست مبارک جانب بندہ بر آوردہ  
 چنانکہ کسی را دست ارادت دہند و سخنے نگفت شیخ سعدی گوید بیعت دست  
 من گیر کہ بچارگی از حد بگذشت ہر سر من دار کہ در پاسے تو زیرم جائز ہوا و از  
 نہایت سلطان المشائخ کہ فلک ازاں ہیبت در لرزہ ہوا ایں ضعیف گوید  
 بیعت فلک ز ہیبت تو دایم است سر گرداں چنانکہ عاشق مسکین عشق  
 مہ رویاں بندہ تو انست کہ آنچہ در خاطر داشت عرض دارد لیکن ایں خواہ  
 را بر خطرہ خود تعبیر کرد یعنی در ارادت اگر پیہ دست بیعت دادہ است و کلام  
 ارادت بر سر نہادہ ہماں بسو باشد بے تلقین کہ گفتہ اند ارادت فعل مرید است  
 حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمود اگر مرید شیخ را گوید کہ  
 من مرید تو ام و شیخ گوید کہ مرید من نہ او مرید باشد و اگر شیخ گوید تو مرید منی مرید گوید  
 من مرید تو نہ ام مرید نباشد زیرا چہ ارادت فعل مرید است خاصہ مریدے کہ  
 محبت جمال و لایت پیہ ظاہر و باطن اور افرو و گرفتہ باشد و شب و روز در یاد  
 پیہ عشق پیہ عمر بسر ہے برداں ضعیف گوید بیعت بنکر کہ چگونہ است از اوصاف جمالش عقل  
 دل بچارہ عشاق تو بہوش و چون کہ محبت اعتقاد در ہاں حکیم تر عشق و ذوق و کار خداے

از کشته هر کینه محبت پیر از ناث السته باز دارد و بر طریقه شریعت و حقیقت مدار و  
 و دم بدم در ضمیر او ندائے او باز گشت و روهند و اگر این غنی مرید در خاطر حساس کند  
 تحقیق در دعوای ارادت و محبت کاذب باشد زیرا چه سلطان المشائخ  
 قدس المدرسه العزیز فرموده است تا این غایت که محبت در غلاف دل آ  
 امکان معصیت هست فاما چون در سویدای دل جائے کرد و بهیچ وجه خیال  
 معصیت در اندیشه او نگذرد الغرض بعد دیدن این خواب بنده پیش جانہ  
 که صحبت سلطان المشائخ یافته بود بمسابق روضہ متبرکہ که سلطان  
 المشائخ تجدد بیعت کرد و بر شکر این نعمت جمہ در جامعہ شہ سلطان المشائخ  
 بایند عزیز صاحب ذوق و نیاز سماع شنیدامید از حضرت عزت آنست که از  
 برکت دست سلطان المشائخ عاقبت این بیچارہ و کسانیکہ بدان دولت  
 رسیدہ اند بخیر خواهد بود این ضعیف گوید قطعہ ہر کہ سر بر جناب او مالیدہ سایہ  
 حق برو بود و محمد و ہر کہ رویت بدید یافت زحق و عمر و خیر و عاقبت محمود و  
 کرت سوم کہ از خواب مذکور مدت پانزہ سال گذشتہ بود و معاملہ نفس کہ دشمن  
 دینی است بر حسب مطلوب آنحضرت نبود و پیکار سے بمراد دل درویش زلفت  
 و فقر تے دریں مدتے از غلبہ جوانی چنانکہ افتد و دانی مزاحم شد این ضعیف  
 گوید بیت یارب چه خوش است این جوانی و در یاب بخیر اگر توانی و در  
 مدت مذکور ہر وقت کہ سلطان المشائخ را در خواب میدیدم جمال قرین آنحضرت  
 نبود چنانکہ این معنی مناسب بیتے است کہ بر زبان گہر بار حضرت شیخ شیوخ  
 العالم فرید الحق والشرع والہدین قدس المدرسه العزیز گذشتہ است  
 اینست بیت تو گدا می دو رباش از بادشاہ و تانیاید بر دل تو دو رباش  
 اگر وصال شاہ میداری طبع و از وصال خوشیستن ہجو رباش و اگر نوے از  
 دو بر جمال مبارک سلطان المشائخ نظر افتادے و بنده خواستے کہ نزدیک  
 شود و سعادت پائے بوس چہل کند کسانیکہ بودند مانع این دولت میشدند

برزبان حال بریں بیچارہ نے گفتند مصرع تو از کجا و سر زلف دلبر ال کجا + فاما  
 اعتقاد و محبت آنحضرت تازیانه بارگشت بر مرکب نفس میزد امیر حسین گوید بیعت  
 باز می آیم و سر در قدمست می فکنم + میترشند زه توئی بنده شرمده منم + الغرض  
 شب بیست و نیکوم ماه ربیع الآخر ششم شان و نیمین و سبعمایه شب جمعہ بود  
 بوقت آخر شب جمعہ این بنده سلطان المشایخ را در خواب دید گوی مجلس  
 آراسته اند و بساطها را نوا نداشتند این ضعیف گوید بیعت مجلس یارب چه  
 گویم چوں بهشت آراسته + راست گویم مجلس چوں مجلس پیغمبر ال حضرت  
 سلطان المشایخ جبهه جاگی پوشیده در یک رکن صدرا آن مجلس نشست  
 بزرگ گوید بیعت بوستانست صدرا تو ز نعم + آسمانست قدر تو ز جلال + گوئی  
 جماعتی بوده اند از این مجلس همین ساعت خاسته اند و فتنه سلطان المشایخ  
 مانده است و دو پیروز دیگر که ایشان نیز ساخته اند بر اے فتن بنده در میخل  
 درآمد و در دل بنده التماس بود و هم در خواب بخاطر می گذشت چوں پای  
 بوس حضرت سلطان المشایخ حاصل کند آں التماس عرض دارد  
 چوں بنده بپای بوس سلطان المشایخ مشرف ش پیش آزانکه  
 التماس خود عرض دارد و رانای آنکه دست مبارک سلطان المشایخ  
 گرفته بود حضرت سلطان المشایخ بنده را فرمود که تجی بیعت بکنی  
 بنده از نفس جان بخش مخدوم بهمانیاں جاں یافته این ضعیف گوید بیعت  
 جاں یافت تجدید ازاں عیسے ثانی + بنهاد بریں دیدہ جاں منت  
 جانی + تهر بریں حال بنده تجدید بیعت کرد این ضعیف گوید بیعت چو دادی  
 دست بیعت کردم از سر + که در عشقت و هم جان و دل و سر + بعد سلطان المشایخ  
 تلقین فرمود که بیعت کردی بریں و برخو الجکان من بنده از حضرت سلطان  
 المشایخ تجدید بیعت قبول کردم در خواب وقت بنده خوش شد و گریه مستو  
 گشت امیر خسرو خوش گوید بیعت همه شب گریه ام خفتن نداده است



کہ بوسے گل رخ من باصبا بود نکتہ در بیان طائفہ کہ خود را باہل تصوف نسبت  
کنند و معالہ ایشان ندارند و بغیر اذن پیر دست بیعت و ہند و یا بتعمیہ تلجیح  
خود را مشہور باذن پیر کنند **عَفَى اللّٰهُ عَنْهُمْ تَرَجَمَ** (عفو کند خداے تعالیٰ از آنها)  
عرض میدارد کاتب حروف بر آنجملہ میدیاید کہ چون در سلوک مقامات پیر  
پیر حاصل کن خیال خلافت و گرفتن مُریدان و فضیلا و نگذرد و خود را درین محل  
نازک ندارد ہم بر نعمتہاے کہ بشفقت پیر حاصل کردہ است بسندہ کند  
و ہوس پیری و کرامت در باطن خود جاے نذر تا ہمیں استقامت او کرامت  
باشد کہ **اَلْکَوْنُ اَمْتُ هِيَ اِلِسْتِقَامَتْ عَلٰی الْبَابِ الْغَيْبِ** ترجمہ بزرگ ہمیں  
درست ماندن است بر دروازہ حق و اگر ایں دشمن ذاتی کہ ایں نفس مہو خوانند  
بر آں آرد کہ در عبادت باری تعالیٰ مستقیم گشتہ و مقام توکل و مجاہدہ بخون جگر است  
کردہ و آنچہ ایں قوم درین باب فرمودہ اند تمام آں را و کار آورده بر زہنہار  
ہزار زہنہار بدیں و سوا اس شیطانی در نیکار رحمانی کہ شغل مشایخ  
کبار است و آں بزرگاں **مِنَ اللّٰهِ** و من الشیخ حجازیودہ اند و خود را از دست  
و پایہ ندہی و بحیالہ ناہنجار و بشفاعت و عنایت شروع در نیکار نکنی کہ کار  
خود را باطل کردہ باشی و خاطر تنقص و پریشاں گردانیدہ و با خداے تعالیٰ  
مکابرہ کردہ و خدمت یاران اعلیٰ از مُریدان علیٰ سلطان المشایخ بودہ اند کہ در  
علم و زہد و ورع و عشق و عقل میان یاران مشہور بودہ اند چنانکہ مناقب ایشان  
در باب پنجم میان یاران اعلیٰ تحریر یافتہ است ہرگز خیال خلافت و اندیشہ مرید  
گرفتن در خاطر مبارک ایشان نگذشتہ باشد و از بزرگاں ہم بر محبت و شفقت  
حضرت سلطان المشایخ اکتفا کردہ و روزگار بخاطر جمع بعشق و ذوق گذرانیدہ  
بزرگے گوید ہمیت بے یاد و روزگار تو گر یک نفس نہ تفتیح عمر باشد تعطیل روزگار  
چہ آرزو داری کہ سبب چند نفرے کہ باتباع تو ہرگز جائے نخواہند  
رسید باز ایشان در گردن تو کردہ و طریق حملاں

در عرصه عرصات و در نظر انبیا و اولیا خواهند گردانید و اینچنین بے انصاف  
را که بر جاده پیران خود زود و درین کار دینی که معامله مردان خداست بازو  
تمام دست اندازد تشبیه و تغذیر خواهند کرد و ندای درخواهند داد که دعوی  
محبت ما کردید و خلق را بدین شیوه فریفتید و بر شاخ کبار افترا کردید تا کسوف  
سأؤسیهم ستر این معنی است امیر خسرو خوش گوید بیت باش تا پرده بر  
اندازد جہاں از روئے کار آنچه اشب کرده فردات گرد و آشکارا و نیز سلطان  
المشایخ قدس اللہ سرہ الغریز فرموده است ہر کہ خباے را بہ علت عبادت  
کند ہماں علت معبود او باشد چوں قصہ بنجملہ است چرا چند روز عمر عزیز  
موض بلاکت و خوف سب ایماں بگذرانی روزے کاتب حروف بنج دست  
شیخ نصیر الدین محمود قدس اللہ سرہ الغریز میرفت در اثناے راہ شش  
کہ خود را نسبت میرداں حضرت سلطان المشایخ میکند و مرید ہمے کرد  
پیش آمد و گفت کہ کجا میرید گفت بنج دست فلاں بزرگ گفت تربیت کنید  
و پیغام من رسانید کہ من پیش ازین عرس حضرت سلطان المشایخ  
کردم مخدوم لطف مے فرمود حاضر مے شد این زماں شفقت مے کنید  
آید شما بزرگ اید شفقت در باب کہتران یباید کرد و دیگر عرض دارید کہ  
من در دولت آبا و خلق خداے را دست بیعت میدادم مولانا شہاب  
الدین امام حضرت سلطان المشایخ مرا منع شد از چند گاہ ترک ایں کار  
گرفته ام ہر دہ سالہ پسر من بمرد استم کہ ایں واقعہ ہم ازین سبب زاد کہ  
من خلق خدا را ازین سعادت ارادت خود محروم گردانیم از اں روز باز  
درین کار مشغول شدم چوں ایں ضعیف بنج دست شیخ نصیر الدین محمود  
رحمۃ اللہ علیہ پیوست بعد پلے بوس پیغام آں شخص بگذارد مخدوم شیخ فرمود  
ایں معاملہ ایست کہ اورا یا حضرت سلطان المشایخ فردا عہدہ جواب  
سلطان المشایخ مے یابد بود فاما من اینقدر میدانم کہ درویشے بود و در قصبے

لیتصل او خود را از میرداں سلطان المشائخ مے گویانید و براں بسندہ میگرد  
میرید ہم میگرفت و خلق را دست بیعت میداد این خبر بساطان المشائخ  
رسانیدند فرمود کہ او ایکان سلامت میرود آمدیم بر سر حرف چون کار بریں  
منوال است این چند روز عمر کہ مانده است در گوشه مشغول شدہ بگذران  
چنانکہ هیچ کس جز حق تعالی براں مطلع نباشد تا مگر ایکان بسلاست توانی  
برد و این کار کہ تو پیش گرفته بمنزلہ حلوائے است کہ کل زہر تعمیه کردہ باشد  
ظاہر این بنیاد شیعہ مے نماید فاما باطن زہر باطل است این دو ہرہ کہ  
بزبان مبارک حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است  
مناسب اینغنی است و وہرہ گفت ہونشین کار بری تا کان ہمت سنائی  
بس کند لے م بہن گمہوریں لہد کہانہ خواجہ حکیم سنائی گویا بیات

کائے تننت امر دیورا مامور	چند ازیں دیو بودن مستور
دیدہ بگشایے دمسلمانی	یکدم از غایت پوشمانی *
تابدانی کہ ہرچہ کردہ ٹست	در رہ دیدہ تو پردہ تست *
تا کند ظاہرت بظاہر رائے	ترسد باطنت بکار خدائے
اے ہمہ باطنت سوئے ظاہر	نیست پوشیدہ مشرم دار آخر
آتش درودیں نہ دودے	زرنہ آتش زرانند و دے
راستی از تو کے پسند باز	خرقہ کوتاہ دستگاہ دراز *
خرقہ کوتہ کنی چہ سود بود *	زہد کے جامہ کبود بود *
رنگ پوشیدن از زنا کامی است	نیل بس بایزید بسطامی است

یعنی مضمون

ہفتم

باب ہفتم در بیان طہارت و آداب آں و در بیان ادعیہ  
ماثورہ و اوارد مقبولہ کہ منقول است از حضرت با عظمت شیخ شیوخ  
العالم فرید الحق والدین و از حضرت سلطان المشائخ نظام الحق الشیخ  
والدین قدس اللہ سرہما العزیز عرض مے دارد کاتب حروف بر رے

مہرِ اہل مشغول برانجملہ ادعیہ ماثورہ و اواردے کہ مشائخ کبار و جمہور سالکان  
طریقت بجائے آورده اند بیشتر در اوارد شیوخ العالم شہاب الدین  
سہروردی قس السمرہ العزیز مسطور است فاما مقصود کاتب حروف  
آنست کہ ادعیہ ماثورہ و اوارد مقبولہ کہ از سلطان المشائخ منقول است  
دریں کتاب بنویسد بزرگے خوش گوید بدیت مرالیان تو بایا شکر چہ سود کند  
بجائے مہر تو مہر دگر چہ سود کند تا از برکت آں ادعیہ ماثورہ و اوارد مقبولہ  
کہ بزرگان مبارک گذشتہ است زودتر طالب بطلوب و عاشق بمعشوق برسد  
انشاء اللہ تعالیٰ نکتہ در بیان طہارت و آداب آں سلطان المشائخ  
قس سترہ مے فرمود کہ طہارت بر پچار مرتبہ است اول آنکہ ظاہر ریا پاک گرداند  
از حدث و جنب و دم آنکہ اعضا را از گناہاں پاک گرداند سوم آنکہ دل را از  
اخلاق ذمیمہ پاک گرداند چہارم آنکہ سہ را از جز خدای تعالیٰ پاک گرداند قولہ  
تعالیٰ **فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَتَّخِذَهُمْ اَوَالِدًا لِلّٰهِ يُحِبُّ الْمُطَّهَرِينَ** ایں آیت  
در وصف اصحاب صفہ منزل است کہ اے محمدؐ اندرون مسیح مردانند  
کہ خود را از احاث و اخبار و نجاسات پاک دارند خدای تعالیٰ عنوجل  
دوست دارد پاکاں را و کاتب حروف بخط مبارک حضرت سلطان  
المشائخ نوشتہ دیدہ است کہ بوقت طہارت ابتدا از آستین چپ کند  
و در نورون در خلّ از آستین راست و متوضیٰ باید کہ نیم گز فراخ باشد و  
یک گز دراز و در عمق ہر چند کہ باشد و گلوخ مستعمل جدا نہد طرف نخس  
سوے زمین کند و مے فرمود کہ احتیاط و وضو شرط است آنقدر کہ  
دل بیارآمد یعنی چند گام شمرده کہ مے گردند و بعضے مے غلط  
ایں بشمار راست نیاید و این معنی بمکان تعلق ندارد و بہ زماں تعلق  
دارد یعنی اعتبار آنست کہ آں زماں کہ دل بیارآمد بسندہ کند  
و در وضو ہر عضوے کہ بشوید و مے کہ در حق آں عضو آمدہ است

اول ارشاد

دوم ارشاد کہ خط  
مبارک نیز منقول  
ارشاد است  
سہ فرمود  
اوردن ۱۱

بخواند و کاتب حروف بخط مبارک حضرت سلطان المشايخ نوشته دیده است در  
 حدیث است اَلْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنی وضو کلید جنت است و فی الحدیث  
 وَضُوءُ الشِّتَاءِ یَعْدِلُ غَرًّا اسْتَدَّ یعنی وضو در باره میکان چهار سال را  
 و فی الحدیث لَا یُکُنْ وَضُوءُكَ فِی صِغَرٍ وَنَحَاسٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْقُرُ مِنْ یُحِبُّهَا  
 و این نیز در قلم آورده است اِنْ عَمَرَ اسْتَدَّ عَلَى رَاهِبٍ لِقَاءَهُ فَاغْلَقَ الْبَابَ  
 وَابْطَأَ فِی الْاِذَانِ قَالَ الرَّاهِبُ وَجَدْتُ فِی الْاِجْبِلِ مَنْ تَوَضَّأَ كَانَ  
 فِی اِمَانٍ اللّٰهُ وَرَأَيْتُ عَلَیْكَ اثر الشَّیْطَانِ فَخَفَّتْ فِتْنَتُهُ وَتَوَضَّأَ  
 اَهْلُ بَنِي لَیْكُوْنُ اَمْسَامِنَا وَفِی رِوَايَةٍ لَمَّا كَانَ الْمَاءُ رَسُوْلَ  
 اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و این نیز در قلم مبارک آورده کَانَتْ عَائِشَةُ  
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَعَزَّلُ فَسَمِعَتْ الْاِذَانَ فَوَضَّعَتْ الْمَغْرَلَ وَلَمْ تَدْخُلْ  
 مَا مَدَّتْ وَتَوَضَّأَتْ فَقِيلَ لَهَا فِی ذَلِكَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ یَعْمَلُهُ الْعَبْدُ بَعْدَ الْاِذَانِ  
 فَهُوَ یَصِيبُ الشَّیْطَانَ وَنیز در قلم آورده اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَنْقُرُ حَرَبَیْنِ هَبِ  
 الشِّتَاءِ رَحْمَةً لِلْفُقَرَاءِ لَتَنْقُرَنَّ هُمُ اسْبَاعُ الْوُضُوءِ وَنیز در قلم مبارک آورده  
 مَنْ لَزِمَ اَرْبَعَةً لَمْ یَفْتَقِرْ هُوَ وَعَالُهُ اَبَدُ الْقَبْرِ قَبْلَ  
 الصُّبْحِ وَالْوُضُوءُ قَبْلَ الْوَقْتِ وَالِدُ خَوْلٍ فِی الْمُسْحَدِ  
 قَبْلَ الْاِذَانِ وَالسَّكُوْتُ بَعْدَ الْوُثْرِ وَفِی الْحَدِیْثِ  
 اِنَّ لِلْوُضُوءِ شَیْطَانًا یَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْرَافِ فِی صَبِّ  
 الْمَاءِ وَهَذَا مَا یَبْتَغِی الْمُرِیْدُ اِبْتِدَاءً لِمَا حَكَی اَنَّ  
 سَلِمَانَ الدَّرَاقِیَّ كَانَ یَتَرَضَّأُ فِی الشِّتَاءِ وَلِیُعِیْدَ  
 غَسَلَ الْاَعْضَاءِ فِیَقُوْلُ الْعَفْوُ تَسْمِعُ هَاتِفًا  
 یَقُوْلُ الْعَفْوُ فِی الْعِلْمِ نَوَیْ یَوْمًا یَصَلِّ  
 عَلَیْ فَضْلَةِ الْغَنَمِ قَبْلَ لَهْ یَصَلِّ

عَلَى فَضْلَةِ الْغَنَمِ قَبِيلُ لَمْ أَصْلِي عَلَى الْحِجَاسَةِ قَالَ هَذَا أَمَّا اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيهِ  
وَمِنْهُ قَوْلُ مَبَارَكٍ أوردوه قَالَ الشَّيْخُ كَمَا ظَهَرَ مِنَ الدُّنْ مَغْشُورٌ مَعَ الْوَجْهِ  
وَمَا هُوَ بَاطِنُهُ مَسْخُوحٌ مَعَ الرَّاسِ وَمِنْهُ قَوْلُ مَبَارَكٍ أوردوه کہ بعضے را معبود  
کہ اعضاء وصورا بروائے خشک کتہ قالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ قَدَّ يَنْشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ وَرُوِيَ  
كَانَ يَلْعَقُ مَخْرَجَ قَدَّ بَيَضَاءُ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ عَنْ مَعَاذِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ وَفِي الْحَدِيثِ  
يُؤْتِي بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيُورُنَ أَعْمَالِهِ فَمَنْ حَجَّتْ سَيِّئَاتُهُ عَلَى حَسَنَاتِهِ قِيُورُنَ  
بِحَقِّ قَدَّ الَّتِي كَانَ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَأَعْضَاءَهُ قِيُورُنَ فِي كَفِّهِ حَسَنَاتِهِ فَمَنْ  
حَجَّتْ حَسَنَاتِهِ وَلَيْسَ لَهُ الْيُكْرَمُ أَبُو حَنِيفَةَ مَسَحَ الْوُضُوءُ بِالْحَرِيقَةِ وَمِنْهُ قَوْلُ مَبَارَكٍ  
در قلم آوردہ چوں وضو ساخت نزدیک سجاده آید اول پائے چپ بیرون آرد  
بر پاشنه کفش نہد بقولہ علیہ السلام إِذَا انْتَعَلْتُمْ فَأَبْدُوا الْيَمَنَ وَإِذَا خَلَعْتُمْ  
فَأَبْدُوا الْيَسْرَ اِنگاہ پائے راست بر سجاده نہد کفش سوے قباہ بیرون آرد  
کوزہ و ابرق چپا و خویش نہد و باید کہ در سجہ گاہ نشائے کند تا سجده گاہ پا بنگاہ  
نشود و باید کہ ہر دو کنارہ ہائے سجاده بجانب چپ باشد اگر کسے را بنشانند  
راست فرازند و بر آستانہ خود بنشانند سجاده و راستین چپ نہ تا بدست  
راست بیرون کشد یعنی تحت وضو بگذارد و در ہر رکعتی بی فاتحہ سہ گان بار  
اخلاص بخواند بعد از سلام صلواتہ گوید و این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّ نَفْسِيْ  
تَقْوِيْمًا وَرَكْبًا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ ذَكَرْتُمْ وَلِيُّهَا وَآمِرُهَا وَمَوْلاُهَا اَنْتَ لِيْ  
كَمَا احَبْتَ فَاجْعَلْنِيْ لَكَ كَمَا احَبَّ اَللّٰهُمَّ جَعَلْ سِرِّيْ خَيْرًا مِنْ عَمَلِيْ  
وَجَعَلْ عَلَانِيَّتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ حُسْنَ الْاُخْتِيَارِ وَطَيِّبْ لِيْ اَوْعِيَارَ  
وَصَدَقَ الْاِفْتِقَارُ وَصَلَّى بِتِ الْاُخْيَارِ اِنَّمَا حَسَنَ رَاشَانِہ کد نخست  
ا بر و شانہ کند بقولہ علیہ السلام مِنْ أَمْرِ عَلَى حَاجِبِيهِ الْمُشْطَ عُوْفِيْ

مِنْ الْكُتُبِ وَالْمَنَاجِدِ وَنَحْوِهَا مَوْعِظَاتٍ لِّبِشَانِهِ كُنْزٌ لِّقُلُوبٍ مُّسْتَعِزَّةٍ بِرُوحِهِ  
 بِرُوحِهِ وَنَحْوِهَا مَوْعِظَاتٍ لِّبِشَانِهِ كُنْزٌ لِّقُلُوبٍ مُّسْتَعِزَّةٍ بِرُوحِهِ  
 فَرَاخُ تَرْبَالَا بَاشْدَ شَانِهْ اَكْبَرِشَانِ اسْتِ بَايْدِ كِهْ پُوشِيْدِه بَاشْدِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ  
 بِرَامِيْخِرْ وَنُوشْتِهْ بُوْدِ كِهْ شَانِهْ فَرَسْتَاْدِهْ شَرِهْ اسْتِ وَاَنْ نَشَانِ خِيَرِ اسْتِ وَ  
 جَايِ دِيْگَرِ دَر قَلَمِ اَوْرْدِهْ اسْتِ چُوْنِ اَكْمِيْنِهْ بَنُگَرُوْ بَكُوِيْدِ لِكْحَلِ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَاسْخَرْنِيْ  
 خَلْقِيْ وَصُوْرِيْ فَاصْنَعْ لِيْ صُوْرًا لَّكَسْتُمْ تَخْلُقُوْنَ كَخَلْقِيْ كَحَسْنِ خَلْقِيْ وَدَر تَحِيَّتِ وَضُوْ  
 تحييت مسجد مدامت نمايد كه درواش را تمام است و گفته اند تا هر دو با وضو است  
 بِيَجْ بِلَايِ اَكْتَفِيْ كَرْدَاوَنْگَرِ دُوْ دَر بِيَانِ كَنَاتِهْ طَهَارَتِ وَاَدَابِ اَنْ اَنْجِيْمِهْ  
 اَرْشَادِ وَنُوشْتِهْ خُطْمَبَارِكِ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ اسْتِ حَارِيْثِ  
 بِاَبْعَابَرْتِ عَرَبِيْ مَرْقُومِ اَنْدِ تَرْجُمَهْ اَسْ بِعِبَارَتِ فَارَسِيْ بِسَبَبِ كَمْ عَرَضِيْ  
 حَاشِيَهْ دَر مَتْنِ بِقَلَمِ مِيْ اَيْدِ تَرْجُمَهْ حَايِثِ كِهْ دَر ذِيْلِ اَرْشَادِ چِهَارَمِ كِهْ كَاتِبِ  
 حُرُوْفِ بِخُطْمَبَارِكِ حَضْرَتِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ قَدْ مَسَّ السَّيْرَهْ الْعَزِيْزَهْ نُوشْتِهْ دِيْدِهْ اَسْتِ  
 مَعَانِيْ حَدِيْثِيْ كِهْ دَر صَدْرِ تَرْجُمَهْ اَسْ بِقَلَمِ نِيَاْمِدِهْ اِيْنِسْتِ فِيْ التَّحْدِيْثِ لَّا يَكِيْنُ  
 وَضُوْءُ كِ تَرْجُمَهْ وَدَر حَايِثِ دِيْگَرِ اَمْدِهْ اسْتِ كُوْ كِهْ نَبَاشْدِ وَضُوْءِ تُوَايِ مَوْعِظَاتِ  
 دَر اَوْنَدِ پَيْتِلِ وَكَانَسِيْ زِيْرَا چِهْ بَدْرَسْتِيْ كِهْ فَرَشْتَهْ گَاْنِ مِيْ كَرِيْزْدَا زَبُوْءِ اِيْنِ دُوْ  
 اَوْنَدِ تَرْجُمَهْ اَنْ عَمْرُ بَدْرَسْتِيْ كِهْ حَضْرَتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمْرُضِيْ اَللّٰهُ عَنْهُ اَذُوْنِ طَلْبِيْ  
 بِرَا هِيْجِهْ تَا مَلَقَاتِ كُنْدَاوَايِسْ اَسْ رَا هِيْجِ بَنْدِ كَرْدِ دَر وَاَزِهْ رَا دُوْ نَگْ كَرْدِ دَر اَذُوْنِ  
 وَاْدَانِ وَگَفْتِ لِيْ رَا هِيْجِ يَافْتِهْ اَمِ دَر اَنْجِيْلِ كَسِيْكِهْ وَضُوْكَ نَبَاشْدِ دَر اَمَانِ خُدا  
 وِيْدِمِ دَر تَوَاثِرِ شَيْطَانِ پَسِ پَر سِيْدِمِ پَسِ وَضُوْكَ كَرْدِمِ وَضُوْكَ كَرْدِ اَهْلِ خَاْنِهْ مَنْ  
 تَا بَاشْدِ اَمَالِ اَز تَوَوْرَايِتِ دِيْگَرِ اَمْدِهْ اسْتِ كِهْ بُوْدَا اَسْ كَزْدَهْ رَسُوْلِ خُدا  
 صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْمُ تَرْجُمَهْ كَانَتْ عَايِشَتِهْ بُوْدِ عَايِشَتِهْ رَضِيْ اللّٰهُ عَنْهَا كِهْ پَسِ  
 مِيْ پَر سِيْدِ پَسِ شَفِيْدِ اِذَا اَسْ پَسِ بَنَهَادِ اَبْتِهْ رِيْسِيْدِنِ رَاوَنْدِهْ وَاَهْلِ كَرْدِ تَا رَسُوْلِ  
 كِهْ بَر اَوْرْدِهْ بُوْدِ وَضُوْكَ كَرْدِيْسْ گَفْتِهْ شَدْمَرَا اَسْ عَايِشَتِهْ رَا عَايِشَتِهْ گَفْتِ كِهْ رَسُوْلِ خُدا

در حدیثی که در صدر ترجمه آمده اینست فی التحذیر لایکین وضوء کی ترجمه و در حدیث دیگر آمده است گو که نباشد وضوء تو ای موعظات در اوند پیتل و کانسی زیر آنچه بد رستی که فرشتگان می گیرند از بوسه ای در اوند ترجمه آن عمر بد رستی که حضرت امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه اذن طلبید بر راهیج تا ملاقات کند او را پس اس راهب بند کرد در وازه را دو ننگ کرد در اذن دادن و گفت لے راهب یافته ام در انجیل کسیکه وضو کند باشد در امان خدا و دیدم در تواتر شیطان پس پرسیدم پس وضو کردم وضو کرد اهل خانه من تا باشد اما از تو و روایت دیگر آمده است که بود اس گزیده رسول خدا صلی الله علیه وسلم نه عمر ترجمه کانت عایشه بود عایشه رضی الله عنها که پس می پرسید پس شنید اذ اس پس بنهاد ابته رسیدن را و نه داخل کرد تا راسه را که بر آورده بود وضو کرد پس گفته شد مرا اس عایشه را عایشه گفت که رسول خدا

گفتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر عملی کہ کند بندہ آں عمل را در میان اذان پس در آں  
 عمل بہرہ شیطان باشد ترجمہ اُن الملائکہ بدستی کہ فرشتگان ہر آئینہ خوش  
 مے شوند بر فتن سر را از بہت رحم کردن مرفق را تا آسان شود ایشان را بازہ  
 کردن وضو برائے ہر نماز ترجمہ مَن لازم کیکہ لازم گیر و ہر چیز بہر گز محتاج تشو  
 او و توابعان او ہمیشہ اول بر خیز و پیش از صبح دوم وضو کند پیش از وقت سیوم  
 و رسی در آمد پیش از اذان چہارم خاموش بودن اختیار کند بعد از اذان  
 و ترجمہ اُن لکھ وضو و در حدیث دیگر آمدہ است کہ برائے وضو شیطانی است  
 کہ میخواند صاحب وضو را بسوئے اسراف در بختن آب و این چیزے است  
 کہ گرفتار بے شود و مرید را بتائے حال چنانچہ حکایت کردہ شدہ است  
 بدستی کہ سیماں دارانی بودہ است وضوئے کرد در سہ ماہ باز اعدہ میکرد  
 و شستن اعضا را پس مے گفت آمرزش میخوانم پس شنید گویندہ را کہ مے  
 گوید آمرزش در علم است روزے میخوانم آں سلیمان دارانی کہ نماز گذارد بر  
 پس خوردہ گو سپند گفتہ شدہ اورا یا نماز مے گذاری بر چیزے ناپاک گفت این از  
 جنس حیر نیست کہ اختلاف کردہ اند علماء و ترجمہ قالت عائشہ گفت عایشہ  
 رضی اللہ عنہا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پرچہ کہ میکشد بآں پرچہ آب اعضا وضو بعد  
 از وضو کردن و روایت گفتہ شدہ است یعنی مے مالید بآں پرچہ وجہ خود را و روایت  
 کردہ شدہ است از معاذین کہ مے گوید دیدیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 وقتیکہ وضو میکرد مے مالید وجہ روئے خود را بکنارہ پرچہ خود در حدیث دیگر  
 آمدہ است و آوردہ مے شود مردے روز قیامت پس وزن کردہ میشود  
 علہائے او پس غالب میشود بدیہائے او بر نیکی ہا، پس آوردہ پرچہ کہ مالیدہ است  
 بآں پرچہ روئے خود و اعضائے وضوئے خود پس نہادہ مے شود آں پرچہ پلک  
 نیکی ہاے او پس غالب مے آید و بسیارے شود نیکی ہاے او بر بدیہاے او  
 برائے ہمیں مکر وہ نداشتہ امام اعظم چیدن آب از اعضائے وضو پرچہ ترجمہ



قال الشَّعْبِيُّ كُفْتُ شَيْعِبِي بِسِ حَيْرِي كَهَ ظَاهِرُ كُوشٍ اسْتَشْمَسَتْ شَدَّهَ اسْتَبَارُوكَ  
 وَحَيْرِي كَهَ بَاطِنُ كُوشٍ اسْتَسَحَّ كَرْدَهَ شَدَّهَ اسْتَبَسْرَجْتَرَجْمَهَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَقَبْتِكُم بِمُوشِدِ شَمَائِلِغِينَ رَاسِ شُرُوعِ بَكْنِيَا زِيَا لَيْ رَاسْتٍ وَقَبْتِكُم بِرَاسِ  
 شَمَائِلِ زِيَا لَيْ نَعْلِينَ رَاسِ شُرُوعِ بَكْنِيَا زِيَا لَيْ چَپِ تَرْجَمَهَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نَفْسِي  
 اَسَ بَارِخْدَا يَادَهَ نَفْسِ مَرَا بِهِنِي گَارِي وَپَاکِ کَرْدَا اَنْ نَفْسِ رَا تُو بِهْتَرِ  
 پَاکِ کَنْدِ گَانِ تُو مُتَصَرِّفِ هَسْتِي بِرَا اَنْ نَفْسِ وَتُو یَارِ دِهَنْدَهَ مَرَا اَنْ نَفْسِ رَا  
 وَتُو خَاوندَا اَنْ نَفْسِ وَتُو مَرادوستِ تَر هَسْتِي بِسِ بَکَرْدَا تُو مَرابَرَا اَنْ ذَاتِ  
 یَاکِ خُو چِنَا نَخْدَه دُوسْتِ مِی دَارِی تُو اَسَ بَارِخْدَا یَا بَکَرْدَا تُو بَاطِنِ مَرَا بِهْتَرِ اَظَاهِرِ  
 وَبَکَرْدَا تُو ظَاهِرِ مَرَا نِکُو اَسَ بَارِخْدَا یَا تُو رُوزِی کُنِ مَرَا خُو بِي وَنِکُو اَکَا بِی  
 خُو دُوسْتِ بِنَدِ کَرْتَنِ وَبَرَا سْتِ اَحْتِیَا جِ وَرُجُوعِ بَسُو کُنِ تُو رُوزِی کُنِ مَرَا زَا  
 نِی کَا تَرْجَمَهَ اَلْحَمْدُ لِذِی جَمِیعِ سِیَاسِ وَتَمَایِشِ مَرِخْدَا لَی رَاسِدِ کَهَ مِی دَا کَرْدِ  
 بِسِ نِکُو سَاخْتِ اَعْضَا اَسَ مَرادُ تَصَوُّرِ کَرْدِ مَرَا بِسِ خُوشَمَا وَزِیَا گَرْدَانِی دِ صَوْتِ  
 مَرَا اَسَ بَارِخْدَا یَا چِنَا نَخْدَه نِکُو خَلَقْتِ مَرَا نِکُو گَرْدَا اَنْ خَلَقْتِ مَرَا وَازَا اَنْسِ صَحَابِی  
 مَنقُولِ اسْتِ کَهَ چُوں رَسُوْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ دَر مَدِیْنَهٗ اَمْدَنِ هَسْتِ سَالِهٖ بُو دُمِ فَرُو  
 کَهَ اَسَ پَسَرِ گَر تُو اَنْیِ بَی سَتَهٗ بَا اَبَدِ سَتِ بَاشِی زِیْرَا کَهَ مَر کَهَ رَا شِیرِ اَجَلِ وَعَقَابِ  
 مَر کِ بِچَکَلِ بِرِ گِی دَوَا بَا اَبَدِ سَتِ بَاشِدِ خَلْعَتِ شَهَادَتِ مَرادُ دِهَنْدِ کَهَ اَلْوُضُوءُ  
 سَيِّئٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اِلَهِ تَعَالٰی تَرْجَمَهٗ اَبَدِ سَتِ رَا زِی سَتِ اَز رَا زِی اَسَ خُدَا لَی بَرْتَرِ  
 وَکَفْتَهٗ اَنْدِ بِهْتَرِ عَذَابِ گُورِ کَسَی بَاشِدِ کَهَ دَر وُضُو اَحْتِیَا طَلْعَدِ وَا گَر سَتِ اَز سَتِ  
 بَجَا اَرُو چِنَا نَخْدَه دُور کَرْدَنِ نَاخُنِ وَمُو سَ سَر وَجَزَا اَنْ بَا یَدِ کَهَ بَا وُضُو بَاشِدِ زِیْرَا  
 کَهَ فَرَدَا لَی قِیَامَتِ اِی شَا اَنْ حَسَابِ طَلْبِنِ کَهَ مَرَا اَز مَرِ یَلِی دِی دُور کَرْدِ وَنِی زِ  
 قَلَمِ مَبَارَکِ آوَرْدَهٗ کَهَ شَیْخِ رُوزِ چَار شَبْدَهٗ دَر حَامِ رَفْتِ وَحَلَقْتِ فِیْهِ الشَّعْرَ تَرْجَمَهٗ مَرَا  
 شِیْدِ دَرَا اَنْ حَامِ مُو سَ سَر رَا دَر وُوقْتِ حَلَقِ بَگُو یَدِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کُلَّ  
 شَعْرَةٍ طَهَّارَتٍ فِی السُّنْبِ وَنُورًا سَا طِعًا یُو مَرِ الْقِیَامَةِ

ترجمہ بارخدا یا بہ بخش مرا بمقابلہ ہر موسے پاک کے در دنیا و نورے درخشاں  
 در آخرت روز پخشیدہ ناخن چینہ دہر کہ وقت ناخن و موسے لب ستارن بگوید  
 بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بِهَيْجِ بِيَارِي مِتْلَانِ شُود و سنت در موسے بغل  
 نتف است و اگر خلق کند روا باشد خلق الشافعی وَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ السُّنَّةَ  
 التَّتَفُ الرَّاقِي لِأَطِيفٍ عَلَى التَّوَجُّعِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَخْفُوا اللَّحَى  
 وَانْفُؤُ الشَّعْرَ الَّذِي فِي الْأُكُوفِ ترجمہ گفتہ است شافعی بدستی کہ من میدانم  
 ایں سندن موسے بینی بر کن دن مگر آنکہ من قدرت و طاقت و برداشت برود  
 آن ندانم گفت پیغمبر علیہ السلام سبک بکنید بروت را و دراز بکنید ریش را  
 و دراز بکنید و برکنید موسے ہار کہ در بینی باشد و نیز در قلم مبارک آورده قَالَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ نِعْمَ الْبَيْتُ يَدُ خُلْدٍ الْمُسْلِمِ الْحَمَامِ إِذَا دَخَلَ بَسَاءُ الْخَيْرِ وَاسْتَعَا  
 مِنْ النَّارِ ترجمہ گفت پیغمبر علیہ السلام نیکو خانہ است حمام کہ داخل شود و در آن  
 و بخوابد مسلمان در آن حمام و قتیکہ داخل شود و سوال کند خیر را و پناہ طلبہ از آتش  
 و وزخ و در وقت درآمدن بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ و اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ  
 قال علیہ السلام انما احسن نار حنتم علی امتی مثل حم الحما قال الحسن لا یصلح  
 دخول الحمام الا باذین ازار علی المین و ازار علی العین ترجمہ اے بارخدا یا  
 بدستی کہ من میخواهم از تو بہشت را و پناہ مجموعیم از آتش و وزخ گفت پیغمبر علیہ  
 السلام بدستی کہ نیست گرمی آتش و وزخ بر امت من مگر باند گرمی حمام  
 گفت حسن خوب نیست داخل شدن در حمام مگر بد و پائے جامہ یک پایجا  
 بر میاں و یک پایجامہ بر سر استعمال الاجتہاد و رد البہس ترجمہ پائے  
 بہ خشت پختہ نالہ کہ استعمال خشت پختہ میرساند برص را و نزدیک محققان  
 طہارت اعضا آنست کہ جوارح را از اخلاق ذمیمہ پاک کند و طہارت عمل آنکہ  
 از ریا و سمعہ باخلاص محض کوشد و نیز بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ  
 نوشته دیدم الحمامۃ علی الیق فیہا شفاء و برکت و یزید فی العقل و فی الحفظ

لَنْ اُحْتَمِ فِيْهِ الْخَمِيْسُ وَالْاَحَدُ وَلَكِنْ لَّكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ فَانَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي  
 كَشَفَ اللهُ عَنْ الْيُوبِ الْبَلَاءَ وَاصَابَهُ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ لَيْلَةُ الْاَرْبَعَاءِ وَالْاِثْنَيْنِ  
 وَابَاحَ مِنْ الْجَزَاءِ وَالْبَرَصِ الَّذِي يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَلَيْلَةُ الْاَرْبَعَاءِ لَكَ اِي  
 عَلَيْكَ بِهِمَا تَرْجُمَهُ خَوْفُ كَرَفَتِنِ بِشَاخِهَا قَبْلَ اَنْ يَحْمِلَ خَوْفُنِ يَنْتَهِي نَهَارُ  
 وَرَيْنِ شَفَافَتِ وَبِرَكَّتِ وَزِيَادَهُ مَيَّكُنْدُ دَرْدَانَا حَتَّى وَدَر حَافِظَةِ پَسِ كَسِي كَهْ خُونِ  
 بَرَا كَرْدِ پَسِ بَرَا سِي اَسْ نَچِشْتَنِي وَبِكِشْتَنِي اَسْتِ وَبِجَنِينِ اَسْتِ رُوزِ رُوشَنِي  
 وَشَبْنِي زِيَرَا كِه بَدَسْتِي كِه رُوزِ سَهْ شَبْنِي رُوزِ سِي اَسْتِ كِه دُور كَرْدِه حَقِّ تَعَالَى  
 اَنْ حَضَرَتِ الْيُوبِ عَلَيَّ نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بَلَا رَاوَرِيْدِه اَسْتِ  
 اَسْ بَلَا اَوْرَاوَرِ رُوزِ چِهَارْ شَبْنِي وَطَاهَرِ نَشْدِه اَسْتِ بِيچِيكِي اَز بِيَا رِي وَبِيْدِي  
 بَدَنِ كَچِيْدَنِ گوشتِ اَعْضَا كَرْدَرِ رُوزِ چِهَارْ شَبْنِي وَشَبْ چِهَارْ شَبْنِي اَسْ لَازِمِ  
 بَكِيُو سِيَرَا رَا رُوزِ شَبْ تَكْمَلَتِه دَر بِيَا اَوْرَاوَرِ رُوزِ سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ قُدَسِ  
 سِرِه مَرْمُودِ وَقْتِ صَبْحِ اِيَسْ سَهْ اَيْتِ سَهْ يَارْ خَوَانْدِه بَرَا سِي حُبَّتِ حَقِّ تَعَالَى  
 فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحُكْمُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ  
 وَعِشْيَاءِ وَحِينَ تُظْهِرُونَ يَخْجَلُ مِنْ اِحْيٍ مِنْ الْمَيِّتِ وَيَخْجَلُ الْمَيِّتُ مِنْ اِحْيٍ وَيُحْيِي  
 الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْجَلُ تَرْجُمَةُ پَسِ بِيَا كِي يَادُ كُنِيْدِ حَقَّتْ  
 بِيَا كِي يَادُ كَرْدِي وَقْتِ شَامِ وَوَقْتِ صَبْحِ وَمَرَاوَرِ سَهْ رَسْتَا يَشِ اَسْمَانِيَا  
 وَزَمِيْنِيَا وَبِيَا كِي يَادُ كُنِيْدِ خُدَا تَعَالَى رَا وَقْتِ عِشَاءِ وَوَقْتِ نَهْرِ بَرَاوَرِ  
 خُدَا نَزْدِه رَا زَمْرُودِه مَرِي بَرَاوَرِ مَرْدِه رَا اَزْ نَزْدِه وَزَمْرُودِه مَيَّكُنْدِ خُدَا تَعَالَى  
 زَمِيْنِ رَا بَعْدِ مَرْدَنِ شَدَنِ اَسْ زَمِيْنِ يَنْفِي خُدَا تَعَالَى مُسْلِمَانَا رَا اَنْكَافَرَا  
 وَنِيَكِ بَخْتَا رَا اَز بَدِ بَخْتَا وَصَالِحَا رَا اَز فَاسَقَا وَبِجَنِينِ مَرِي بَرَاوَرِ  
 خَوَابِدِ شَمَالِ بَعْدِ اَز خَوَانْدَنِ اِيَسْ سَهْ اَيْتِ كِه بَقْلَمِ رَفْتِ دُورِ رُكُوتِ سُنْتِ  
 تَا زَبَادِ بَكْزَارِ دُورِ رُكُوتِ اَوَّلِ الْمَنْشَرِ وَدُورِ رُكُوتِ دُومِ الْمَنْشَرِ خَوَانْدِ  
 سُلْطَانِ الْمَشَايِخِ قُدَسِ الْعَرْشِ الْعَرْشِي مَرْمُودِ بَدِيْنِ وَفَعِ بُوَا سِيَرِ مَرْمُودِ

وے فرمود میان سنت نماز با دعا و فریضہ چہل و یکبار اس محمد متصل بسم الرحیم و الام  
 الحکیم یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین انج بہر نمے کہ خواند بفضل حق  
 تعالیٰ اس ہم پر آید بعد نماز با دعا و کجاعت بگذارد و نو و نہ نام بحضور تمام و ادعیہ  
 ماثورہ کہ آمدہ است بخواند وے فرمود بعد از نماز با دعا و ہفتاد بار یا و ہا بگوید  
 امور دینی او سمور گردد وے فرمود از خواجگان ما نقلست کہ ایں دعا بعد  
 از نماز با دعا بخواند اللہم زد نولنا و زد سورنا و زد حضورنا و زد معرفتنا  
 و زد طاعتنا و زد نعمتنا و زد محبتنا و زد عشقنا و زد شوقنا و زد ذوقنا  
 و زد حولنا و زد قوتنا و زد قبولنا و زد انسنا و زد علمنا و زد حملنا بر حمتک  
 یا ارحم الراحمین و ایں وقت را غنیمت دار و تا طلوع آفتاب چنانکہ بعد از نماز  
 دیگر تا غروب ترجمہ و عایا بار خدایا زیادہ کن نور مرا و زیادہ کن خوشی مرا و زیادہ  
 کن حضور مرا و زیادہ کن معرفت مرا و زیادہ کن طاعت مرا و زیادہ کن نعمت  
 مرا و زیادہ کن محبت مرا و زیادہ کن عشق مرا و زیادہ کن شوق مرا و زیادہ کن  
 ذوق مرا و زیادہ کن بازگشت من از عصیت و زیادہ کن قوت من بر طاعت  
 و زیادہ کن دبستگی من با خود و زیادہ کن علم مرا و زیادہ کن حلم مرا بواسطہ مہربانی  
 و بخشایش خود اسے مہربان ترین مہربانان و بخشاینده ترین بخشاینده گان و  
 حضرت سلطان المشائخ نے فرمود بہر کہ ایں دو وقت را غنیمت دار و بہر  
 در میان ایں دو وقت رفتہ باشد از و در گذراند حکم او کالطہم المتخلل بین  
 الدمین باشد ترجمہ مانند پاکی کہ در میان دو ناپاکی است ایں در حق عوام  
 است اما خواص را باید کہ شب و روز را غنیمت دانند و وقت خود را سمور  
 داشتن عادت سازند کہ خاصۃ فقیر است کہ الفقیر بن الوقت بزرگے  
 خوش گوید بہت بردست فقیر نیست نقدے جز وقت چہ آں نیز کہ از دست  
 رود و اسے برو بہ بعد سبعات عشر بخواند بعد از سبعات  
 عشر شش بار بگوید توفی مسلمان و المحققی بالصالحین وے فرمود

کہ شیخ شیخ العالم فرید الحق والدین قدس السدرہ العزیز مراد خواب فرمود بعد  
 سبعت عشر شش بار توفی توفی مسلماً و المحققی بالصالحین و از خدمت سید  
 السادات سید حسین رحمۃ اللہ علیہ نقلست کہ مے فرمود من از حضرت سلطان  
 المشایخ شنیدہ ام بعد سبعت عشر شش بار اللهم اھل فی بوفعتک باید  
 گفت چوں این فائدہ یکے از یاران اعلیٰ از سلطان المشایخ پرسید و از  
 سید حسین مرحوم روایت کرد سلطان المشایخ فرمود آری مے مرا پیغمبر صلی  
 علیہ و آله وسلم در خواب فرمودہ است بعد از سبعت عشر شش بار اللهم اھل  
 بوفعتک بگو مے فرمود کہ ای پیغمبر صلی یکے از اصلاں بود او در قنای کعبہ  
 مہتر خضر علیہ السلام را در یافت از مے بخشے طلبید مہتر خضر علیہ السلام  
 سبعت عشر پیاموخت و گفت من از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم  
 روایت مے کنم فرمود مے سبعت عشر پیوستہ خواندے آں مرد در ای  
 میرفت طایفہ راہ زنان بر خاستہ تا او را ملاک کنند و دریں میاں دہ سواریا  
 شد نہ ہر دہ سہر بہنہ بودند آں مرد ایشان را پرسید کہ شما کیانی گفتند سبعت  
 عشر آں دہ دعا کہ ہر روز مے خوانی ہفتگاہاں بار این مرد گفت سہر بہنہ چرا  
 ای گفت نہ بر سر دعا بسم اللہ الرحمن الرحیم مے گوئی دریں محل از  
 سلطان المشایخ سوال کرد کہ تسمیہ کجا گویند فرمود بر سر سوزہ چوں  
 وقت اشراق رسیدے آفتاب یک نیمہ بالا یاد و بر آید نماز اشراق  
 بگذارد و سلطان المشایخ مے فرمود دو رکعت شکر اللہ در رکعت اول بعد از  
 فاتحہ آیت الکرسی تا آنجا کہ وہم فیہا خال دون و در رکعت دوم آسن  
 الرسول تا آخر و آیت اللہ فی السموات والارض تا آنجا کہ واللہ بکل  
 شئی علیم بعد از آں دو رکعت استفاذہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل  
 اعوذ برب الفلق و در رکعت دوم بعد فاتحہ قل اعوذ برب الناس بعد  
 از آں دو رکعت استجارہ در رکعت اول بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون

دو رکعت دوم بعد فاتحہ اخلاص متعاقب اس دو گاہا ادعیہ کہ آمدہ است  
 بخواند بعد ازاں راوی اس نماز فرمود دو رکعت دیگر است خواہم گفت اس  
 سخن بر زبان مبارک راند و چشم پر آب کرد و گفت آں روز کہ شیخ شیوخ العالم  
 فرید الحق والدین قدس السیرہ العزیز نماز اشراق فرمود ہمیشہ شش رکعت  
 فرمود و گفت آں دو رکعت دیگر خواہم فرمود فنا و راود شیخ شیوخ العالم  
 شہاب الدین سہروردی قدس السیرہ مے نویسد کہ آں دو رکعت  
 دیگر استحباب گویند دو رکعت اول بعد فاتحہ سورہ واقعہ و دو رکعت دوم  
 سج اسم بخواند بعد ہر نماز تسبیح مشغول شود بعد از نماز تسبیح و ہر رکعت یکبار  
 اس دعا بخواند سبحان اللہ ملاء المینان و ملتہی العلم و مبلغ الرضا و زنة  
 العرش ترجمہ پاکے خاص خدا تعالیٰ راست مقدار چربی پلہ ترازو و مقدار  
 انتہا سے علم او تعالیٰ و مقدار رضاے او از بندگان و مقدار وزن عرش  
 و نیز مے فرمود کہ صلوات الصلوات ہمچو نماز تسبیح است و بجائے تسبیح صلوات  
 گوید و اس دو رکعت است خواہ در شب بگذارد و خواہ در روز ما بعد از اشراق  
 دریں نماز اثر بسیار است بہر ہنہ کہ بگذارد آں ہم بر آید و مے فرمود و اس  
 نماز در سہ جمعہ بعد از اشراق بر اسے ہر ہنہ کہ بگذارد بر آید و مے فرمود و دو  
 رکعت شکر روز بگذارد و دو ہر رکعت بعد فاتحہ پنج بار قل ہو اللہ احد بخواند  
 بعد فرمود ہر روز بوقت طلوع آفتاب فرشتہ بالاے بام کعبہ بر آید و ندا کند  
 اے مسلماناں و اے امتان محمد صلعم شمار خداے تعالیٰ روزے  
 بخشید نو و شمار روزے در پیش است و آں روز قیامت است بر اسے  
 آں روز دریں روز کارے بکنید و دو رکعت نماز بگذارد ہر رکعت  
 بعد فاتحہ پنج بار قل ہو اللہ احد بخواند باز چوں شب در آید ہماں فرشتہ بالا  
 بام خانہ کعبہ بر آید و ندا کند کہ اے مسلماناں و اے امتان محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم شمار خدا تعالیٰ شبے بخشید نو و شمار شبے در پیش است و آں

شب گواراست برائے اک شب دریں شب کارے بکنید دو رکعت نماز  
 بگذارید در ہر رکعت بعد فاتحہ پنج بار قل یا ایہا الکافرون بخوانید بعدہ فرمود  
 شیخ جمال الدین حدیثی روایت میگرد لفظ او یاد نمازہ است فاما منی  
 این فرمود اگر تواند بعد از اشراق صد رکعت نماز کند بعد فاتحہ یکبار اخلاص  
 بخواند و یا مشغول بہ ورد و یا بند کرد و یا بمراتبہ تا عبادت متصل افتد بعدہ چوں  
 وقت چاشت در آید دوازہ رکعت نماز بگذار و و اقل او چہار رکعت است  
 حضرت سلطان المشایخ مے فرمود در چہار گانے اول چہار آیتا بخواند انا  
 فتحنا انا ارسلنا انا انزلنا انا اعطینا و در ہر رکعتے یکمان سورہ فضل بسیار است  
 و نیز مے فرمود چہار سورہ الشمس واللیل و الضحیٰ الم نشرح در چہار گانے میان  
 یکاں سورہ بخواند و نیز مے فرمود چہار قل یکاں سورہ در چہار گانے آخر نماز چاشت  
 بخواند و مے فرمود بعد نماز چاشت دو رکعت برائے صحت النفس بگذار  
 در رکعت اول بعد فاتحہ آیتہ الکرسی و الشمس یکاں بار و اخلاص پنج بار و در  
 دوم امن الرسول و الضحیٰ یکاں بار و اخلاص پنج بار بعد فرغ گوید اللھم  
 انی اسالک العفو والعافیۃ والمعافات فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ یا  
 بار خدا یا بد رستیکہ من بخوام از تو آمرزش و ایمن بودن از رنج و بلا و اینے  
 از عذاب حق اینے در دنیا و عاقبت و مے فرمود ہر کہ چاشت بگذار  
 و غم چاشت از و خاست یعنی ہر کہ نماز چاشت بگذار و حق جل و علی اسباب  
 معاش او ہیا دارد و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ  
 ام اصل الضحیٰ اذا بزغت الشمس قال لا حتی یھتر لسواۃ الارض اسمہ  
 و الشمس فی اول النہار قبل ان یغلب ضوء ہا مصفر ثم النیر لتقاصر شعاع  
 عھا ترجمہ بگذارم نماز چاشت را وقتے کہ بر آید قتاب گفت مسئول عنہ  
 کہ نے بگذار و وقتے کہ پر آگندہ شود روشنی آں در تمام زمین نام آن شمس است  
 و اول روز پیش ازین کہ غالب شود روشنی آں بر زردی از برائے کمی

روشنی آن چوں وقت فی الزوال درکاید یعنی سایہ بگردد چہار رکعت فی الزوال بگذارد  
و در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص پنجابہ بار یا ذہ بار یا سہ بار بخواند و این وقت را  
غنیمت شمر و نصف اللیل داند و در تلاوت مشغول باشد و تمے فرمود و دست  
نماز پیشین چہار قل بخواند و بعد از فریضہ در دو رکعت سنت اول آیت الکرسی  
و در دوم آسن الرسول بخواند و تمے فرمود بعد از اداے نماز پیشین دہ رکعت  
صلوۃ الخضر بگذارد و در آن دہ رکعت دہ سورہ آخر قرآن بخواند و ہر کہ این  
نماز بگذارد با ہمہ ترخص ملاقات شود چوں وقت نماز دیگر در آید تمے فرمود و دست  
نماز دیگر دہ بار سورہ والعصر بخواند اول رکعت چہار بار و در دوم سہ بار و در سوم  
دو بار و در چہارم یک بار و تمے فرمود و السماء ذات البروج براسے دفع دہنل نارد  
در سنت نماز دیگر بخواند و بروایتے از سلطان المشایخ در سنت نماز دیگر  
اذا زلزلت الارض باسہ سورہ دیگر متصل امیر حسن شاعر سوال کرد بندہ براسے  
دفع دہنل و نارد در رکعت اول سورہ بروج تمے خواند بعد از آن سورہ اذا  
زلزلت الارض فرمود کہ نیکو است و تمے فرمود کہ شیخ شیعہ العالم فرید الحق  
والدین قدس السدسہ الغریزہ مراد خواب فرمود کہ بعد از نماز دیگر سورہ بنا  
چند بار میخوانی گفتیم یکبار بعدہ فرمود کہ پنجبار بخوان گفتیم دریں بشارت  
مقصودے خواهد بود بعدہ و تفسیر دیدم کہ بعد از نماز دیگر پنجبار سورہ بنا بخواند  
او اسیر محبت حق شود و شیخی البیہر اللہ مت نام نہادہ شود و اسیر محبت حق  
و انستم کہ مقصود شیخ این بود و تمے فرمود کہ بعد از نماز دیگر سورہ والنار  
بخواند خداے عزوجل او را در گور نگذارد مگر مقدار یک وقت نماز بریں  
سخن چشم پرآب کرد و فرمود آنکہ کسے در گور نماز چگونہ باشد آنچنان باشد  
کہ چوں روح بکمال رسد قلب را جذب کند و چون قلب بکمال رسد قالب  
را جذب کند بعدہ سبعات عشر بخواند ہم بر صفتے کہ بعد از نماز بامداد  
خواند و تمے فرمود ہر کہ بعد از نماز دیگر تا غروب بدیں سہ اسم



مشغول شود بہر نہج کہ بخواند حق جل و علی بے شک آن ہمہ بکفایت رساند  
و این سہ اسم را ایلیا گویند و آن آمینست یا اللہ یا رحمن یا رحیم چوں وقت  
نماز شام در آید مے فرمود در سنت نماز شام در رکعت اول قل یا ایہا  
الکافرون در دوم اخلاص و بروایتی از حضرت سلطان المشایخ  
در اول رکعت فہمان اللہ حین تمسکون تا آخر در دوم سبحان ربی رب  
العزۃ تا آخر سورۃ بخواند بعدہ بیست رکعت او این بگذار و تفصیل کہ آمدہ است  
و سر سجدہ بزد و سہ بار بگوید اللہم ارزقنی تقویہ لوجہ محبتک فی قلبی  
یا محب التوابعین ت اے بار خدا سے بتو سپردم دین و ایمان خود را بہ  
بخش و روزی کن مرا تو بہ کہ لازم کند محبت تو در دل من اے دوست دار  
تو بہ راست و درست کنندگان و مے فرمود کہ شش رکعت بین العشاءین  
مے باید گذارد و بعضے اہل ارادت را این شش رکعت فرمودہ است  
و مے فرمود دو رکعت نماز است بجهت نگاہداشت ایماں  
بعد اداے صلاوۃ مغرب در رکعت اولی بعد فاتحہ اخلاص  
ہشت بار و قل اعوذ برب الفلق یک بار و در رکعت دوم اخلاص  
ہفت بار و قل اعوذ برب الناس یک بار بعدہ سر سجدہ نہد  
سہ بار بگوید یا حی یا قیوم ثبتي علی الایمان انگاہ برکت این نماز را  
حکایت فرمود کہ شنودم از خواجہ احمد نبہ شیخ معین الدین  
سنجری قدس سرہ و این خواجہ احما اعظم صالح بود او گفت مرا  
رفیقہ یوزد شکر پیوستہ این دو رکعت نماز بگذار دے لما وقت بیگاہ ترے در حدود  
اجمیع بودیم نماز شام در رسید بخاف و دزدان نمود اگر دید حالے تا تعیل سنت گذاریم  
و جانب شہر گزیم آن یار با آنکہ تشویش دزدان و خوفے آنچناناں بود البتہ دو رکعت نماز  
نگاہداشت ایماں بگذار و الغرض عن وقت نقل آن جوان شد و فریاد برائے نفس حال او حاضر  
شد و بر سرعت و آنچنان رفت کہ مے باید بخود فرمود کہ خواجہ احمد حکایت نقل آن جوان بریں لفظ آخر

اگر مابین کرسی قضا بر مذہب گواہی و ہم کہ بایمان رفت بعد ازاں فرمود کہ  
دو رکعت نماز دیگر ہم ہست بعد صلوٰۃ المغرب پدیں پنج کہ مریایے بود ہمدرد  
اور مولانا تقی الدین گفتندے مردے صالح و دانشمند او پیوستہ بعد صلوٰۃ  
المغرب دو رکعت نماز بگذاردے در رکعت اول بعد فاتحہ و السما ذات  
البروج و در دوم و الطارق بخواندے چوں او نقل کرد سلطان المشایخ  
فرمود کہ من اوراد خواب دیدم پرسیدم خدا سے تعالیٰ باتو چہ کرد گفت چوں  
کائنات تمام شد فرمان آمد کہ ما این را بدیں دو رکعت نماز بخشیشیم یکے از حاضران  
گفت کہ ایں را صلوٰۃ النور گویند فرمود خیر ایں را صلوٰۃ البروج گویند و ایں  
دو رکعت کہ در ہر دوایت ہا مبداءے سورۃ الانعام بخوانند در رکعت اول  
ختم بے تہنؤن و در رکعت دوم ہم ختم بے تہنؤن ایں صلوٰۃ النور گویند  
عرض میدارم کاتب حروف بر آنجملہ کہ ایں دو رکعت نماز صلوٰۃ البروج و دو  
رکعت صلوٰۃ النور داخل بیست رکعت اوابین است و مے فرمود کہ بعد  
صلوٰۃ البروج ایں دعا بخواند اللہم انی استودعک ایمانی و دینی فاحفظہما  
العرض احیاء بین العشاءین سنت مومکہ است و بیشترے مشایخ اینوقت  
را غنیمت و معمور و ہشتہ اند و اگر کسی نتواند جمع کردن میان صوم و معمور و غنیمت  
بین العشاءین اورا و لیتر آنکہ افطار کند و آں وقت را معمور دارد و زیر  
چہ گفتہ اند صبح صادق صا دقاں و صبح عاشقاں صبح صادق صا دقاں است  
اما صبح عاشقاں نماز شام است و چوں وقت نماز خفتن در آید چہار رکعت  
سنت بگذارد و مے فرمود در رکعت اول بعد فاتحہ ایتہ الکرسی تا خالدون  
و در دوم امن الرسول تا آخر سورۃ و در سوم شہادتہ و در چہارم قل اللہم  
مالک الملک بخواند و بعد از نماز خفتن سنت چہارگان فی فصل است و در آن  
نیز ہماں قرات است کہ در سنت چہارگانے اول است و مے فرمود کہ  
چہار رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد در رکعت اول بعد فاتحہ و بار اخلاص

و در دوم بیست بار و در سیوم سی بار و در چهارم چهل بار بخواند و مے فرمود بعد  
 از نماز خفتن در رکعت نماز برائے روشنائی چشم بگذارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ  
 پنجبار سورہ انا اعطینا بخواند و بعد از نماز سہ بار بگوید اللہم تعنی بسمی و بصری  
 واجعلہا الوارث منی یعنی از حضرت سلطان المشائخ روایت مے کنند کہ این  
 نماز بعد از شام بگذارد و ہر بار کہ دعا بخواند برتر انگشت بدم بر چشم فرو آرد و بعد  
 فرمود از برکت این نماز دعا کتا بہا بخط باریک بوقت نماز خفتن مطالعہ کنم  
 و نیز مے فرمود برائے روشنائی چشم دفع لاله الاھوالھی القیوہ بگوید برتر  
 انگشتاں بدم و بر چشمہا بآلہ باز بگوید اللہ لاله الاھوالھی القیوہ میچنان  
 کنند و باز بگوید و غنت الوجوہ للھی القیوہ یا زینچنان کنند بر چشم مال و نیز فرمود  
 کہ بعض وحمہ عسق سہ بار بگوید ہ حرف است ہ حرف مے گوید و عقیدہ  
 بعدہ بر چشم فرو آرد و صحت کلی یابد و مے فرمود بعدہ چہار رکعت صلواتہ علیہ  
 بگذارد و برائے اہم المہات و صدگان بار و در رکعت اول بعد فاتحہ یا اللہ  
 و در دوم یا رحمن و در سیوم یا رحیم و در چہارم یا ود و بخواند و مے فرمود صلواتہ  
 القربت بگذارد و در ہر رکعت بعد فاتحہ ہفتاد بار اخلاص بخواند یعنی فراخ ہفتاد  
 بار استغفر اللہ بگوید و این دعا بخواند اللہم ادرقنی عمل الذی یقر بنی الیاک  
 و مے فرمود کہ شیخ قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ ہر شب ہزار بار درو  
 گفتے پرسیدند کہ درود چه بود این درود میگفت اللہم صلی علی محمد عبدک  
 و نبیک و حبیبک و رسولک النبی الامی و علی آلہ بعدہ فرمود من پس  
 درود اختیار کردم و بخط مبارک سلطان المشائخ این درود نوشتہ دیدہ  
 ام اللہم صلی علی محمد علی الدبسی و الثری و الوردی البری التراب علی  
 وجہ الارض و الثری تحت البری و روایت مے کنند ہر شب بعد العشا  
 سلطان المشائخ ہزار بار درود گفتے و ہزار بار اخلاص و ہر روز جواہر القرآن  
 کہ امام غزالی کشیدہ است مقدار دو نیم سپارہ و حرز یافنی و حرز کافی بخواند

وے فرمود بعد از نماز باد سوره سین و بعد از ظهر انا ارسلنا و بعد العصر انا نقضنا و  
 بعد المغرب سوره واقعہ و بعد العشاء سوره الملک بخواند وے فرمود بعد ہر فرضے  
 اے دعا بخواند اللهم لك الحمد لا اله الا انت رب خلقتنى ولم اك شيئا و رزقتنى  
 ولم املك شيئا و علمتني ولم اعلم شيئا رب انى ظلمت نفسي و ارتكبت المعاصي  
 و انا منتظر بدين بولي فان غفر تنى فلا يبقض من الملك شيئا و ان عذبتنى لا  
 يزيين لى سلطانك شيئا تجب من تعذب غيرى و لا اجل من يرحمنى غيرى  
 فبعض تبارك و جلاد لك ان تغفر لى و تتوب عالى انك انت التواب الرحيم  
 وصل على خير خلقه محمد و آله اجمعين و بروايے آمده است ہر کہ پيس دعا  
 سوا نيت كنى ختم كار او بر سعادت باشد وے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے آیت  
 الكرسي متصل بخواند حق تعالى جان او بے واسطہ ملك الموت قبض كند و  
 ے فرمود ہر کہ بعد ہر فرضے بخوار قل اللهم مالك الملك تا بغیر حساب بخواند حق  
 جل و على دین ايس بنده را قضا كند چوں وقت تهجد در آید نماز تهجد بگذارد و در  
 اخياے نوید کہ تهجد سنت مؤكده است و آن دو آئزده ركعت است بسمه سلام  
 سلطان المشايخ ے فرمود تهجد از سجود است و سجود انك نضقت است التهجد  
 ربح الهجود است يعنى چوں خواب بگيرد شكاف خود را بنماز گذاردن بيدار دارد  
 وے فرمود کہ شيخ شيخ العالم فريد الحق والدين قدس سرہ در دوازده ركعت  
 نماز تهجد قرأت بر پنجمله فرمودے در ركعت اول بعد فاتحه آیت الكرسي و اخلاص  
 سہ بار در دوم امن الرسول و اخلاص سہ بار و در او را شيخ شيخ العالم شهاب الدين  
 سہروردی در ہر دو ركعت آیت الكرسي است فاما سلطان المشايخ فرمود  
 کہ مرا شيخ شيخ العالم فريد الحق والدين فرمودہ است کہ در دوم ركعت امن الرسول  
 بخوان کہ من ہم بخوانم و در بيدارى شب اختلاف است بعضے مشايخ اول شب  
 بيدار پودہ اند و نصف آخرين در خواب شدہ اند براسے منع ملال تا خواب فراگم  
 اوقات و در نشود و بعضے مشايخ اول شب خواب كرده اند چوں نصف شب

نے فرمود کہ شیخ سیف الدین باجزی رحمۃ اللہ علیہ چوں کہ ملت شب  
 گذشتے بیدار شدے امام و مؤذن حاضر رہے بودند نماز خفتن بگذاردے بعدہ  
 نختے تا صبح بیدار بودے و طریقہ مستحسنہ شیخ قطب الدین منور خلیفہ سلطان  
 المشایخ و بیداری شب ہمیں بود و بعضے از سلف بمثل شب بیدار بودہ اند تا  
 چہل کس از تابعین بوضوے نماز خفتن نماز بامداد گذاردہ اند چنانکہ امام اعظم  
 ابو حنیفہ و سیدہ شیب و فضیل عیاض رضی اللہ عنہم سلطان المشایخ  
 نے فرمود در مسجد کے کہ اس بزرگان مشغول نے شد نہ تاملی شب بیدار رہے  
 بودند چوں وقت آمدن مؤذن شدے خود را خفتہ میساختند و بخطر مبارک  
 سلطان المشایخ قدس سرہ نوشتہ دیدہ ام قال لا ابي بكم متى ترون قال من  
 اول الليل وقال كرم متى ترون قال من اخر الليل وقال لا ابي بكم اخذت بالجرم  
 وقال كرم اخذت بالجرم اخذت من الفوات العفر عقد القلب و نیز بقلم  
 مبارک آوردہ یارب قایم شکور و یارب نایم مغفوری المتہی استغفر لاخیم و ہو  
 نایم فیشکر لہذا و یغفر لذلک و سلطان المشایخ بجانب امیر خسرو رحم اللہ در  
 قلم مبارک آوردہ بعد از مخالطت جوارح اشتغال بامور عامہ فی شریعہ اجتناب  
 نماید و در مراعات اوقات ہم کوشد و عمر عزیز را کہ سبب تحصیل کل مرادات است  
 غنیمت شمرد و روزگار را بطلالت مصروف نگرداند تلمتہ در بیان او را در ہفتہ و شصت و ہشت  
 سلطان المشایخ قس سرہ نے فرمودہ کہ پیش از صبح دو رکعت نماز کن در  
 رکعت اول ہفت بار فاتحہ بعد از یکبار قل یا ایہا الکافرون و در دوم ہفت  
 بار فاتحہ بعد از یکبار خلاص بخواند بعد از سلام دہ بار سبحان اللہ دہ بار  
 ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن اَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ فَكَانَ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَحْصِي  
 كُلِّ شَيْءٍ عَدَدًا و دہ بار درود دہ بار استغفار و دہ بار یا حی یا قیوم یا ذا الجلال و الاکرام  
 بگوید بعدہ نشیند سر بر نہ کند و دستہا بلند بردارد بگوید یا رحم  
 الراحمین بعدہ سربسجہ نہہ دہ بار اغشیا اغشیا یا غیاث المستغیثین بگوید

بہرہم کہ بگذارد بکفایت رسد قاما در روز جمعہ بعد از نماز بامداد را غنیمت می شمردند  
 دست از اشتغال دنیا می داشتند و بعضی سلف روز جمعہ و شب جمعہ طعام میخوردند  
 تا بجای بخت مشغول می شدند و اول بدعت کہ بعد نقل حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم پیدا شد بیک گاہ رفتن در مسجد جمعہ بود سلطان المشایخ قدس سرہ  
 در اوائل روز جمعہ بعد از شراق در مسجد کلیلو کہری میرفتن چوں وقت نماز جمعہ  
 در آمدن غسل می کردند باز در مسجد می آمدند و می فرمودند کہ روز جمعہ ہفتا  
 بار بعد از نماز جمعہ بگوید اغسنتی بحلالی عن صرا امک و بطاعتی عن  
 معصیتک و بفضلك ممن سواک بہر محتاج یا رحم الراحمین حق بل و علا  
 او را محتاج خلق نگرداناد امیر حسن رحمۃ اللہ علیہ بخدمت سلطان المشایخ  
 عرض داشت کرد کہ وزنا رفتن جمعہ تاویلتا مدہ است فرمود کہ ہیج تاویلت نیست  
 مگر یکمکہ بنہ یا سا فریاد میض باشد اما آنکہ بتواند کہ برو و نزد قوی سخت  
 دے باشد آنکہ فرمود اگر کسی یک جمعہ نماز و دو یک نقطہ سیاہ بردل او  
 پیاید شود و اگر دو جمعہ نزد دو نقطہ سیاہ پیاید شود و اگر ستہ جمعہ نزد دو تمام دل او  
 سیاہ شود و لغو ذبا لہ نہا و می فرمود کہ شیخ شیوخ العالم فریاد الحق والدین  
 قدس سرہ ہر روز غسل کردے و بعضی روایت می کنند کہ پنجوقت نماز غسل  
 کردے و می فرمود ستہ چیز کہ شیخ کبیر فریاد الحق الدین را میرشد من نمی توئم  
 کرد اول آنکہ ہر روز غسل کردے دوم آنکہ جوارے خریدے سیدم آنکہ سحر بخورد  
 و من البتہ میخوم و می فرمود کہ در حدیث است بہر ساعت از شب جمعہ  
 و روز جمعہ ہفتصد ہزار روز خیر را می بخشند و نیز در وساعتیست کہ در آن  
 ساعت چیزے از خدا بخوابد بیاید بعضی گفته اند آنوقت اقامت جمعہ است  
 و بعضی گفته اند بعد العصر عند الغروب است و ام المومنین عائشہ رضی اللہ  
 عنہا کہے را یقین کردے کہ روز جمعہ بوقت الغروب را خبر کنید ہمینکہ وقت  
 غروب شدے خبر میکردند مشغول شدے و بخط مبارک سلطان المشایخ

نوشتہ دیدہ ام ہر کہ در شب دوشنبہ دو رکعت صلوٰۃ السعادت بگذارد  
ہرگز بدبخت نشود و ہر رکعتی بعد فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار و اخلاص ستہ بار بخواند  
بعد از سلام دہ بار درود و دہ بار استغفار و نیز بخط مبارک حضرت سلطان  
المشاہج نوشتہ دیدہ ام کہ اول روز از ماہ این دعا بخواند اللہم لک الحمد  
على الايام ونعمائك مثل ما حمدت به نفسك ومثل ما حمدك به على  
ميدون النين اذ ذكر لك الله وجلت قلوبهم والصابرون على ما اصابهم  
ولا يقبلون الصلوة وما رزقناهم ينفقون واستغفر لك مثل ما  
استغفر لك المستغفرون الذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم  
ذكروا الله واستغفروا الذين توبهم ومن يغفر للن توب الاله واوب اليك  
مثل ما تاب جميع التوابين الذين جعلت توبتهم مقبولة وعلامه  
لنجاتهم واقل في من كل شئ يا غياث المستغيثين ومن كل مكر  
يا من يجيب المضطرين اذا رجاها واكشف السائم وانت القادر  
على كل شئ ما انا فيه من الضموم والغموم انك انت الغفور الرحيم  
دریں مواظبت کند اگر ہر روز متواند عشرہ ہر ماہ بخواند و مے فرمود کہ روز چہار  
آخرین ماہ صفر قوی بابرکت است ہر کہ ہست دریں روز بدانچہ مے تواند  
طعام مے کند و چیزے از خود جدا مے کند بفقرا میدہد و خوش مے باشد و  
مے فرمود کہ تولد ایں ضعیف ہمدریں روز است و مے فرمود کہ بیست و پنج  
روزہ ماہ رجب بدو نمیتہ کہ در شب معراج رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم  
لا وادہ اندازاں نصیبے یابد و وصیت فرمودے یا را نزد داشتن روزہ  
رجب و مے فرمود ہر کہ ہزار بار ایں استغفار بگوید در ماہ رجب در کلمات  
قدسیہ آمدہ است حق تعالی مے فرماید از راہ کرم اگر او را نیامزم کست بربہ  
یعنی پروردگار او نباشم ستہ بار فرمودہ است استغفار اینست استغفر اللہ  
ذی الجلال والا کرام من جمیع الن توب والا ثام و مے فرمود در نماز نیلہ الرخا

در غایت جمع رغیب است و ہی العطاء الکثیر و سلطان المشایخ این نماز پنجگانه  
 او اگر مس و متی این نماز بگذارد و هو بعایت گرم بود چنانکه ہم در نماز پیر این سال  
 از حوض عمیر ابریح حضرت سلطان المشایخ بعایت ترش چون از نماز فارغ  
 گشته در گوشه رفت آن پیر این بکشد و بمولانا شهاب الدین امام عطا  
 کرد این دولت در آن شب بدو رسید بعدہ تجرید و ضو کرد و نماز خفتن بگذارد  
 و مے فرمود درین ماه نماز خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ بگذارد و در عیوم و چهارم  
 و پنجم و یاسیز دهم و چهار دهم و پانزدہم بعدہ در فضیلت این نماز سبالفہ فرمود و چنان  
 کرد کہ در مدرسہ اشغری دانشمندے بود ہر مسئلہ کہ از مے پرسیدند جواب  
 شافی گفتے در مباحثہ بعبارت دانشمندانہ در آمدے از حال تعلیم او  
 استکشاف کردند گفت سن بیچ خواندہ ام و شاگردی سچیکس نکرده ام چون  
 بزرگ شدم و متی نماز خواجہ اولیس قرنی گذاردم و دعا کردم کہ الہی سن  
 بکبر سن رسیدم و سچ تعلیہ نکردم مرا علی کہ است کن حق تعالی برکت این  
 نماز در علم بر من کشد تا در ہر مسئلہ کہ سخن افتد شارع شوم و بخوبی  
 تمام کنم و مے فرمود کہ در ماہ رجب نمازے آمدہ است برائے دلازی  
 عمر درین محل حکایت فرمود کہ من از مولانا نظام الدین پسر شیخ  
 ضیاء الدین یانی تپی شنیدہ ام کہ شیخ بدر الدین غزنوی ہر سال این  
 نماز گذاردے پرسیدند امسال چرا این نماز نگذازدے فرمود از عمر آن  
 چیزے نامندہ است ہمدراں سال بر حمت حق پہوست و رسول صلی اللہ علیہ  
 علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کہ در آخر رجب این نماز بگذارد مطلوب  
 او مریہ عمر باشد بیا بد نماز اینست و وازوہ رکعت بسہ سلام و رہر رکعتے  
 بعد فاتحہ آیت الکرسی یکبار و اخلاص سہ بار و بعد سلام دہ بار این دعا  
 بخواند یا اَجَلٌ مِنْ كُلِّ جَلِيلٍ و یا اَعَزُّ مِنْ كُلِّ عَزِيزٍ یا اَحْلٰ خَيْرِ مِینَ  
 كُلِّ اَحَدٍ اَنْتَ رَبِّیْ لَا رَبَّ لِي سِوَاكَ یا خَیْبَاتِ الْمُسْتَفِیْنِ



وَرَجَاهُمْ اَعْلَنِي بِفَضْلِكَ وَمَدَّ بِي عُمُرِي مَدَّ اطْوِيلًا وَاعْطِنِي مِنْ  
لَدُنْكَ عُمُرًا بِي رِضَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيمُ يَا وَهَّابُ سُلْطَانُ الْمَشَائِخِ  
مے فرمود کہ مشائخ در ماہ رمضان در نماز تراویح میں تسبیحات مے گفتے در  
اول تراویح کلمہ شہادت سہ بار و در دوم درود سہ بار و در سیوم سبحان اللہ  
والحمد للہ تا آخر سہ بار و در چہارم سبحان اللہ و بحمده سبحان اللہ الیقین و بحمده  
سہ بار و در پنجم تراویح اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَیْسَ لَہُ الْاَوْھُو الْحَمْدُ لِقَبُولِ مَغْفَرَاتِہِ الْعَالَمِیْنَ  
تا آخر سہ بار و خدمت مولانا حسام الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کہ خلیفہ سلطان  
المشاہد بود در شہبائے ماہ رمضان در تراویح سہ ختم کر دے پارسے از باران  
در یک ختم با و موافقت نمود بعدہ اک بار چوں بمصاحبت قاضی محی الدین  
کاشانی بخد مت سلطان المشائخ پیوست بعد پارسے بوس عرض داشت  
کہ یک ختم در تراویح بموافقت مولانا حسام الدین شنودم فرمود کہ یک ختم در  
تراویح سنت است اما پیش من سورہ اخلاص میخوانند بنابر آن کہ فرداے  
قیامت خلق گروہ گروہ خواهند شد آنا نکہ حج کردہ اندیک گروہ آنا نکہ غزہ کردہ  
اندیک گروہ آنا نکہ در تراویح ختم کردہ اندیک گروہ من میخوانم کہ فرداے قیامت  
ہر گروہ شیخ کبیر قدس سرہ باشم پیش شیخ من در تراویح سورہ اخلاص میخوانند  
پیش من ہماں مے خوانند و قتی مردے در جماعت خانہ سلطان المشائخ  
از دہلی آمد بدین نیت کہ در تراویح ختم کند بخد مت سلطان المشائخ  
عرفہ داشت کہ در فرمود کہ تو دانی بعدہ فرمود اگر خواہم گفت لکن ترک  
سنت باشد ظاہر ساکت شدم تا وقت عشاء شہبائے چوں خواست  
کہ تراویح بگذارد بعد از آنکہ ختم آنا نکہ بستہ شد نماز را قطعہ کرد  
سلطان المشائخ فرمود کہ مولانا اخلاص را باش و مے فرمود بجا  
در تراویح سنت است از سلطان المشائخ پرسیدند کہ این  
سنت رسول است یا سنت صحابہ فرمود کہ سنت صحابہ است

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروایت سہ شب گزارده اند و بروایت یک شب امام امت این سنت عم خطاب رضی اللہ عنہ در عہد خلافت خود کړو است یکے پر سیادت صحابہ یا سنت گویند فرمود در مذہب ما گویند فاما امام شافعی ہمیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را سنت میگویند و مے فرمود امام اعظم در ماہ رمضان شست ختم کړو سنی اور تراویح و سی در روز بعد از آن فرمود کہ او چیل سال نماز نایا دبو صوے نماز خفتن گزارده انگاہ بر لفظ مبارک راند کہ چندیں علما و دانشمنداں بودہ اند پنج کس دانکہ بودہ اند این صیت کہ باقی میماند از حسن معاملہ است و این حیات مفویست آساں مے توان یافت شبلی و جبیل کہ بودہ اند مردم دانند کہ وے بر تر بودہ اند این ہمہ حسن معاملہ است بعدہ فرمود در ویشہ در خانقاہ شیخ جنید بغدادی آمد قدس سرہ مگر شب غرہ ماہ رمضان بود آں درویش التماس نمود کہ نماز تراویح را من امامت کنم شیخ اورا رخصت فرمود الغرض در تہی شب سنی ختم کړد شیخ فرمود ہر شب یک گردہ نان و یک کوزہ آب در حجرہ او نہادند القصہ چون سنی شب تراویح بگذارد روز عید شیخ اورا وداع کردہ باز گشت چوں او برفت در حجرہ او تفحص کړد ند سنی گردہ سلامت یافتند ہاں یک کوزہ آب ہر شب خوردہ بود و دیگر عرض مے افتد یار مے بود از یاران اعلیٰ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز تر بخواسد در عشرہ آخر رمضان اعتکاف بنشیند او موافقت قاضی محی الدین کاشانی بنجاست حضرت سلطان المشایخ آمد دریں باب عرضدا کړد سلطان المشایخ فرمود اعتکاف در عشرہ آخر رمضان سنت موکدہ است پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در عشرہ آخر رمضان معتکف شدے یک سال در غز ابو و سبب این اعتکاف از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت شدہ در رمضان دیگر آنرا قضا کړد نیست روز معتکف شد اما بعضے مشایخ مریدان از فرمودندے بنا بر آنکہ درویش در اعتکاف مرد مشہور و مشہرت آفتے

قوی است درویش ہم در خانہ خویش مشغول باشد و تصور کند من معتكفم  
تکلمہ در بیان صلوٰۃ سلطان المشائخ قدس سرہ سے فرمود انچہ **مصطفیٰ**  
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گذارده است بر سہ نوع است یکنوع آنست کہ تعاقب  
بوقت دارد و یکنوع آنست کہ تعلق بسبب دارد و یکنوع آنست کہ تعلق نہ ہو  
دارد و نہ بسبب آمدیم نمازے کہ تعلق بوقت دارد اما محمد غزالی طیب اللہ  
شراہ در احیاء آورده است آن تکرار است نمازے کہ در روز است ہشت نماز  
است و نمازے کہ در ہر سال است آن چہار نماز است اما نمازے کہ در  
ہر روز است ہشت نماز است پنج فریضہ است ششم نماز چاشت ہفتم بیست  
رکعت نماز بعد از شام ششم نماز تہجد اما نمازے کہ در ہفتہ است ہر روزے را  
نمازے آمدہ است اما نمازے کہ در ہر ماہ است آن بیست رکعت است  
کہ **مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در غرہ ہر ماہ گذارده است اما نمازے  
کہ در ہر سال است آن چہار نماز است دو نماز عید سیوم نماز تراویح چہارم  
نماز براۃ ہمہ نماز ماہے بود کہ تعلق بوقت دارد اما نمازے کہ تعلق نہ بسبب  
دارد نہ بوقت آن نماز تسبیح است ہر وقت کہ خواہد بگذارد امیر حسن رحمۃ اللہ  
علیہ مے نویسد کہ درین عید انھی بسبب باران بیشتر خلق نتوانست رسید  
درین باب بخیرست سلطان المشائخ عرض داشت کرد اگر روز عید جانے  
نماز میسر نشود روا باشد کہ دوم روز بگذارد فرمود کہ اگر سے درین عید اگر  
میسر نشود دوم روز بگذارد روا باشد سیکوم روز ہم اما در عید فطر اگر روز عید  
میسر نشود دوم روز بگذارد انگاہ بر لفظ مبارک راند کہ مراد درین عید خاطر  
بود کہ اگر باران بیشتر شود چنانکہ نتوان گذارد دوم روز بگذارد ایما الحق تعالی  
میسر گردانید و مے فرمود باید کہ پیوستہ نماز جماعت باشد کہ در عید انبیا  
بیشینہ بیچ جائے نماز روانیو دیگر مسجد در عید رسول صلی اللہ علیہ و آلہ  
و سلم این میسر شد ہر جا کہ ہست بگذارد بعدہ درین باب غلو فرمودند کہ

اگر مثلاً دو کس باشند ہم در جماعت باشد و بجز مبارک سلطان المشائخ  
نوشتہ دیدہ ام قال النبی علیہ السلام امرنی جبرئیل علیہ السلام بالصلوۃ  
فی الجماعۃ حتی حفت أن لا أقبل صلواتی إلا یجماعۃ قال اللہ اذنی ممت  
على ثلثون سنة لم أختلم فتذکرت الجماعۃ لیلة جمکۃ فاحتلکمت تلك اللیلة  
از سلطان المشائخ سوال کردند کہ بعد اداے فرایض کہ جاے بدل  
مے کنند حکمت چیست فرمود امام خود اگر جاے بدل نکنند کراہیت باشد و اگر  
مقتدی جاے بدل نکن کراہیت نباشد فاما بہتر آن باشد کہ بدل کنند انگاه  
فرمود چون خواهد کہ جاے بدل کند جانب چپاے خود باید رفت تا مقابله  
راستائے قبلہ باشد و نیز از سلطان المشائخ سوال کردند کہ در نماز بر سر  
سر دو رکعت تسمیہ باید گفت و یا بر سر سورہ فرمود کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ در  
رکعت اول یکبار تسمیہ گوید بر خلاف ائمہ دیگر کہ بر سر ہر رکعت و بعضی بر سر  
ہر سورت مے گویند بعدہ فرمود کہ با امام اعظم سفیان ثوری و یک بزرگ دیگر  
معی گویند شدند وقتی در جمعے یکجا شدند سفیان ثوری یک بزرگ دیگر امام اعظم  
سوال کردند کہ مصلی تسمیہ مے گوید بر سر ہر دو رکعت و یا بر سر ہر سورہ و چند بار بگوید  
مقصود ایشان آن بود کہ اگر نفی خواهد کرد خواهد گفت کہ نگوید حالے در نفع تسمیہ  
مواخذہ لیکن الغرض چون ایشان سوال کردند از کمال علمے کہ در امام اعظم بود  
و نگاہداشت ادب فرمود یکبار بگوید بریں حرف سلطان المشائخ فرمود  
کہ مقصود امام اعظم ہاں حکم او بود ایشان ہر گونه کہ خواهند تصور کنند  
خواہ بر سر سورہ خواہ بر سر ہر رکعت بعدہ فرمود مقتدی را مے باید کہ در ہر  
رکعتے فاتحہ بخواند و تسمیہ گوید و سن نہیں بخوانم بریں حرف عرضداشت کردند  
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است لمن قرأ خلف الواکم بنفسہ  
الثلث فرمود اگر نظر دینی پرست مے کنم و عید لاحق میشود و اگر درس نظر میکنم  
کہ پیغمبر علیہ السلام فرمودہ است لا صلوات لمن لم یقرأ الفاتحۃ عدد وجوا از

صلوٰۃ ے یا ہم پس وعید رکعت مل باید کرد و فاتحہ باید خواند تا باجماع جواز صلوة باشند الا  
خذ بالا حوط و انخر و ج من الخلاف ادلی و میفرمود کہ نماز اول حضور راست  
کہ انچه مصلی بخواند معانی آن بر دل بگذراند بعد از آن فرمود کہ مرید سے از مریدان  
شیخ الاسلام بہاؤ الدین ذکر یا قدس باللہ سرور کہ اور احسن افغان گفتند سے  
صاحب ولایت بود و رغایت بزرگی وقتے ایں حسن افغان در کوئے ے  
گذشت بمسجد رسید مؤذن تکبیر گفت امام پیش رفت طلع بجماعت پیوست  
خواجہ حسن نیز در آمد و اقامتہ اگر دچوں نماز تمام شد و خلق باز گشت خواجہ حسن  
آہستہ نزدیک امام آمد و گفت اسے خواجہ تودر نماز شروع کردی و من ہوں  
پیوستم و توازیجا بدلی رفتی و بردگان خریدی و باز گشتی دایں بردہ و خرماں  
بردی آزاںجا باز بکلتان آمدی من دنیاں تو سر گشتہ شدہ ے گشتم آخیں  
چہ نماز است و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است  
المصلیٰ بید نہ دون قلبہ فہو داخل تحت قولہ فیل المصلین و المصلیٰ بید نہ  
و قلبہ فہو داخل تحت قولہ قل فطم المؤمنون و ان السلف یحرمون الرجل فی  
صلواتہ فان اتھما اخہ و امنہ الوعظ قال ابو القاسم من تھاون تھاون بالادب  
عوقب بجرمان السنن و من تھاون بالسنن عوقب بحمان الفرائض و من  
تھاون بالفرائض عوقب بجرمان النوحید قال ابن المبارک  
الادب من ثلثی العلم لان بالعلم یوقر و بالادب یقرب و ما معنی ان  
الروکوع واحد و السجود مسجد تان قال الروکوع ادعا العبودیۃ و السجود  
تان شاهد اہ للمؤمنین فی السجود اشارۃ الی الخلق و الموت و البعث  
فالاشارت بالسجدة الاولی الی الخلق منها خلقنا کم و الثانیۃ الی الموت و فیہا  
نعید کم و عید رفع الرأس الی البعث و منہا یحکم تارۃ اخری و صف البراءۃ السجود  
فلیسط ید یدہ و رفع حجر یتیمہ و خوی و قال حکن ارایت رسول اللہ یسجد فخر  
الفرس ما بین ید یدہ و جلید من الهواء و نبیہ بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ

اذا صلى الرجل فليجعو اذا اصلت المرأة فليحتقر البهوية ان يحافى عضله  
 عن جلده حتى يخوى ما بين ذلك الاحتقار الانضمام قال ابوالرزدآ  
 رجلا بين عينه مثل ثقية البعير يثر السجود في الجهة فقال لو لم يكن  
 هن الكان خيرا قال رجل اني اخاف ان بوثر السجود في جهنمى فقال  
 اذا سجدت فتخفف اى ضع جهنمك على الارض وضعا حقيقا وعن  
 على رضى الله عنه لو علمت ان الله تعالى قبل فى عمى ركعتين لما اهتمت  
 لونه قال انما يقبل الله من المتقين واذا قيل علمت بانى متقى فاجعو  
 بقوله ثم ينبغي الذين اتقوا ورايت راعيا يسرى وهو فى الصلوة و  
 الذئب يحفظ غنامة قلدت متى صالح الذئب مع الغنم قال لما صالح  
 الراعى مع رب الغنم صالح الذئب ومع الغنم قال عليه السلام ان العبد  
 اذا اكثر الصلوة اجتمعت ذنوبه على ظهره فاذا ركع اجتمع على عايقه الايسر  
 فاذا سجد انحطت على الارض ما كان الله يعوذ لك اليه ونيزه بخط مبارک  
 سلطان المشايخ نوشته بديره ام قيل للخضرى انت تقول بسقوا التكا  
 قال اقول يسقوا كلفته التكليف وكيف اقول ذلك فان السالك  
 كما اذا دق ربه ومنزلته عند الله تعالى ازداد سغفته الى العبادت  
 وهو من امارت القبول قال شيخنا روزبهان بمصر قيل لى مل را  
 ترك الصلوة فانك لا محتاج اليها قلت لا اطيق ذلك كلفنى شيئا  
 آخر رايت بعض جهال الطريقة تركوا العبادت من غير اشارة قالوا  
 يجب السالك ان يكون دائما فى الصلوة ما عرف المسكين ان الصلوة  
 قلوبا وروحا قلبها الاركان وروحها الحضور كما الانسان مثلكم ان  
 روح الانسان لا يكون انسانا بل هو بعض الانسان فكلن لك روح  
 الصلوة فمادام تعلق الروح بالقلب باقيا يجب تيزن القلب الصلوة  
 والروح بروح الصلوة الى اوان انقطاع العمل وعبد ربك حتى ياتيك

الیقین وهو الموت قال ابو بکر الوراق کنت فی بیت بنی اسیر ایل فقع  
فی قلبی اَنَّ علم الشریعۃ یخالف علم الحقیقة فاذا رَجُلٌ صاح علیَّ یا ابا بکر کل  
حقیقۃ یخالف الشریعة فهو کفر فان کان اشارۃ او کلامه هاتِفٌ و ظهور  
خاطِرٌ فلا تلتفت الیه التبتۃ فان تیقن انہ من اللہ تعالیٰ کما سمع من سبی  
علیہ السلام تضرع بید اللہ حتی خلص عنہ قال ابو سلیمان ما وقع  
فی قلبی فلا قبلتہ الا بشاہدین من کتاب اللہ تعالیٰ وسنة نبیہ علیہ  
السلام کان شیخٌ یقول الہی اوتبقنی مع الوہتاک وابقنی فی متابعتہ  
سید المرسلین قیل لہ قال سیان عند الاولویت ان یکون العبد  
فوق العرش اوتحت الشری والمحموظ من قادۃ التوفیق الی متابعتہ  
السلام واللہ تعالیٰ ما نسخ شریعۃ علیہ السلام شریعۃ علیہ السلام بشریعۃ  
بنی آخر فکیف ینسخ بہوی سالدک ومن ظن ان حاصل المریاضات رفع  
الخطاب وزوال العطاب فهو جاہل قولہ تعالیٰ اعلموا ما شیئتم نزل فی حق  
اکفار کقول الطیب للمریض بعد ما اکیس عنہ الصمۃ اعطوہ ما شیئتم  
الا تری انہم اختلفوا فی حال من دخل الجنة بغير حساب ومن دخل  
بعد الحساب ابن عطاء رحمہ الثانیۃ لانه واق لنہ معاتبۃ الحق تعالیٰ  
نکتمہ در بیان صلوات نقل سلطان المشایخ قدس سرہ مے فرمود کہ نماز  
نفل جماعت آیدہ است بعضے مشایخ و بزرگان گذشتہ گذاردہ اند شب بتر  
بود شیخ شیوخ العالم قدس سرہ مے فرمود نماز کہ دریں شب آیدہ بگذارو  
تو امارت کن ہچناں کردہ شد دلیل برین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ  
گفتہ است کہ شبہ در خانہ خالہ خود میمونہ رضی اللہ عنہا بودہ ام پنیامبر صلی  
علیہ وسلم نزدیک او بود چون نشان شب بگذشتہ شربت است و نظر سوئے  
آسمان کرد و آیہ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار  
تا آخر سورہ بخواند بعدہ برخاست وضو کرد و نماز بایستاد من نیز بر خاستم

و خود کردم و چپایے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایستادیم چوں  
 رسول علیہ السلام تحریر خواست بست من از مقام خود پس ترا آدم مصطفیٰ  
 علیہ السلام نماز بشکست دست من بگرفت و برابر خود بایستادانید و در نماز بشکست  
 کرد باز از جای خود پس ترا آدم بعدہ حضرت رسالت علیہ السلام فرمود چرا  
 پس میروی گفتم مرا چہ زہرہ کہ برابر رسول رب العالمین بایستم رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صن ادب من خوش آمد در حق من دعا کرد اللهم فقہی فی  
 الدین و از سلطان المشایخ سوال کرد ند کہ اگر کسی نماز نفل نے گذارد و بزرگ  
 میرسد مضلے ترک نماز نے کرد و بد و مشغول نے شود و چگونه باشد فرمود نماز خود  
 تمام باید کرد باز عرض داشت کسیکہ نفل نے گذارد برائے ثواب و دریافت  
 سعادت نے گذارد و دریں میاں اگر پیر او در رسد و او را در قد مبوس  
 پیر سعاد تھا بسیار است و اعتقاد مریدان است کہ ایں ثواب صد بار بہ ازا  
 ثواب باشد فرمود کہ حکم شرع پہچناں است و از سلطان المشایخ درویشیہ  
 سوال کرد کہ علمائے دین و ائمہ اسلام نے گویند سنن رواتب و واجب و  
 نفل کمالات و فرایض اند و جبہ ایں تکمیل و بریں دعوی دلیل چیست فرمود  
 کہ معظم مقصود از صلوٰۃ ذکر حق است اقم الصلوٰۃ لذکوی فاسعوا لے  
 ذکر اللہ ذکر با حضور دل نے باید لا صلوٰۃ الا بحضور القلب و حضور  
 مسے از اول تا آخر معتبر است پس باید کہ مرد باندیشد کہ دریں دو رکعت و نفل  
 نماز بامداد و بجہ مقدار بحضور بود اندیشید و فرض کرد بقدر یک رکعت حاضر بود  
 و بقدر یک رکعت غافل بہ نفل کہ بعد ازاں بگذارد حضور خویش در آن تفقہ تھا  
 و بدل مقدار ہم چہ کم ازاں بیند و در تطوع بفرزاید تا انگاہ کہ راست آید قاضی  
 محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ عرض داشت کرد بزرگے در کتاب چنین آوڑہ  
 است کہ مردم ہشیا بہ نفل کہ نے گذارد نے باید کہ نیت قضاے فوائد کند  
 و اگر ہیچ فائیتہ مستقر نباشد تحمل است کہ فائیتہ بودہ باشد کہ علم او بدلان نمیرسد



در دو گانہ نیت مختص فیجرے کہ حق را برویست بگذارد و ہر چہ ارگانہ نیت اول نہری  
 کہ خداے را برویست و ہمین عصر و عشا و اینچہ کہ گفته شد در ہر رکعتہا فاتحہ و سورۃ  
 بخواند و مغرب و وتر نیز در چہار گانہ نفل مے توان کرد و بر سر رکعت شوم قعدہ بجا  
 آرد و در وتر قنوت کند لک اقامت نماید عموم لفظ نفل مطلق نوافل ہر وقت ایشال  
 است ضحی اشراق و تحیت و وضو و تحیت مسجد ہر وقت ایندو قتہ معین مستند یسے ملائم  
 ایں نوع ہم مرد باشد یا نہ سلطان المشایخ فرمود نعم باشد چہ ایں صفت  
 و ایں قید منافی نفل نیست ہر چہ نفل است در قضاے فوائت شاید ہر وقت کہ  
 دے فرمود و غیر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمودہ است ہر کراہے پیش آید و نہ اند کہ  
 خیر او در ترک آنست و یا در اقدام آں دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و در رکعت  
 اول بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون و در رکعت دوم بعد فاتحہ قل ھو اللہ احد بخواند  
 ایں را اثر بسیار است و استخارہ کہ وقت اشراق مے گذارند بداں بسندہ نباید  
 کرد ملائم ایں حکایت فرمود و بزرگے در سفر از خادم آب خواست تا بخورد و نیت  
 آں آب خوردن استخارہ گذارد و رخصت نیافت خادم را گفت کہ ایں آب  
 سخوام خود خادم گفت آنجا آب دشواری دارد کرت و یکبار استخارہ گذاردیم  
 رخصت نیافت آں آب را بی سخت مار چہ ازاں آب بیرون افتاد و مے  
 فرمود استخارہ کہ روز مے گذارند براسے خیریت آں روز است ہر جمعہ ہم مے  
 گذارند براسے خیریت آں ہفتہ روز عید ہم مے گذارند براسے خیریت  
 سال و سلطان المشایخ بجانب امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نشستہ است اگر در  
 ضمیر انشراے یا بد بر پے اشراح رود کہ در آں طریقت اصلے معتبر است و در  
 کل کار ما استخارہ را تفہیم نماید و مے فرمود و سفر چوں بمنزلے رسید نخست در  
 مسجد جمعہ باید رفت پیش محراب و گانہ بگذارد بعدہ جائے فرو و آید دو رکعت  
 نماز بار واج مادر و پدر آمدہ است و ہر رکعت بعد فاتحہ چہا ر  
 قل بخواند و مے فرمود بعضے نماز جنازہ غایب مے گذارند

بعدہ فرمود کہ رو باشد زیر کہ مصطفیٰ اصلی السید علیہ وسلم برنجاشی ہیناں گذار دہست  
 او در غیبت مرده بود و امام شافعی این معنی جائز میدار و اگر عضوے از میت مثلاً  
 دستے و یا انگشتے موجود باشد بر آن ہم نماز بگذارد از نسبت این معنی حکایت شیخ  
 جلال الدین تبریزی افتاد فرمود چون شیخ نجم الدین صفری را کہ شیخ الاسلام  
 دہلی بود با و نقارے افتاد و او چنان انگیخت کہ شیخ جلال الدین را جانب ہستاد  
 رواں کرد و الغرض چون شیخ جلال الدین را جانب ہندوستان رواں کرد و تا  
 در پداؤں رسید یکروز بر لب آب سو تہہ نشستہ بود بر خاست و تجدید وضو کرد  
 و حاضر از گفت بیانیہ تا بر جنازہ شیخ الاسلام دہلی نماز کنیم بعد گذاردن نماز  
 روے سوے حاضر آورد و گفت کہ اگر شیخ الاسلام دہلی مارا از شہر بیرون  
 کرد شیخ ما و را از جہان بیرون کردے فرمود کہ نماز نیست بہت محافظت نفس  
 سے گذارید و ایں نیست ہر وقت کہ مردم از خانہ بیرون آید باید کہ دو گانہ بگذارد  
 و بیرون آید تا بلا سے کہ در راہ باشد حق تعالی ازاں نگاہ دارد و ہر گاہ کہ در خانہ  
 در آید ہم دو گانہ بگذارد تا ہر بلا سے کہ از خانہ خیر و حق تعالی ازاں نگاہ دارد و در  
 دو گانہ خیر و سلامتی بسیار است بعد ازاں فرمود اگر کسے را ایں دو گانہ ہا  
 گذاردہ نشود بوقت بیرون آمدن و درون آمدن ایتہ الکرسی بخواند ہاں غرض  
 حاصل شود و اگر ایتہ الکرسی بخواند ایں کلمہ گوید سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ  
 الا اللہ واللہ اکبر و لا حول و لا قوت الا باللہ العلی العظیم ہم تمام است و اگر  
 کسے در اوقات مکروہہ در مسجد در آید و آن ساعت تحیت مسجد نتواند گذارد ہمیں چہار  
 کلمہ بگوید غرض حاصل شود بعدہ روے مبارک سوے حاضران کرد و فرمود  
 ہر کہ بود کہ من عمل بمقامے رسید اگر چہ فیض نازل است اما جہد و اجتہاد باید  
 کرد و انگاہ ایں بیت بر لفظ مبارک را ندے اگر چہ از دہد ہدایت دیں و بندہ  
 را اجتہاد باید کرد و نامہ کاں بخش خواہی خواند ہم از پنجاسو او باید کرد و بخط  
 مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ ام کان عمیق و یشی فی الصلوٰۃ

ای یلمن میدلیہ الشی بین مسجد تین ایفارق بہما الارض وذلك فی  
التطوا ع وقت کبر سن قال الحکیم سنائی فی بیان الصاوة قصیدہ

پردہ غنم ساز نکشاید \*  
بادہ گرد کشتی ز جام فلک  
شکم از ناں پرست پشت از آب  
تا نمازت بطوع بپذیرد \*  
تو نزوی برائے جائے نماز  
ہر چہ جز دیں از دہسارت کن  
گوش گیرد برون آرد باز  
ہمہ در جنب حق جنابت تست  
کے شوی در سرک الا اللہ  
باہمہ کام خویش باز آئی  
سجدہ صدق صد قیام ارزد  
ورنہ باشد خشوع نیست نماز  
دیو بر سلبتش کشت بازی

بندہ تا از حدت بروں ناید  
پائے اگر بر نہی بام فلک  
تا ت چون خردین مقام خراب  
کے ترا حق ز لطف برگیرد \*  
گ ز دم جائے خود پروید باز  
ہر چہ جسہ حق بسوز غارت کن  
ورنہ ابلیس از وروں نماز  
اگر چہ پاک است ہر چہ بابت تست  
تا بجا روب لا نرو بی راہ \*  
چون تو با صدق در نماز آئی  
یک سلامے دو صد سلام ارزد  
از خشوع دل است مغز نماز  
ورنہ باشد خشوع و دمسازی

نکتہ در بیان صوم سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ الغزیزے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است من صام الہی صام ولا افطی  
و حدیث دیگر فرمودہ است من صام الہی صیقت علیہ جہنم ہکذا  
و عقل تسعین تطبیق میان ایں دو حدیث چگونہ باشد فرمودند لا صام  
ولا افطی معنی چنیں باشد ہر کہ پیوستہ روزہ دارد با آن پنج روز ہم عیدین  
وستہ روز تشریق گوئی نہ روزہ داشتہ و نہ افطار کردہ و ہر کہ پیوستہ روزہ  
دارد و آن پنج روز افطار کند و در پنجین تنگ شود عقد نو گرفت معنی آن  
باشد کہ در دوزخ اورا جائے نباشد و نے فرمود در حدیث آمدہ است

یہرضی الاعمال علی اللطیف والاثنین ویوم الخمیس فاحب ان یمض علی واناظن  
وے فرمود کہ از شیخ نجیب الدین متوکل شنیدم ہر کہ روز پنجشنبہ آدینہ و شبہ  
متصل روزہ دارد بوقت افطار روزہ سوم حاجت خواہ امید باشد کہ با حاجت  
پیوندد و دعوائے نوسیدہ و زد فی الخیر من صام ثلثۃ ایام من الشهر الحرام  
والجمعة والسبت بعد من النار سبعۃ عام وے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است للصایم فرحتان فرحۃ عند الافطار و فرحۃ  
عند لقاء العباد این فرحت اکل شرب نیست این فرحت براتمام صوم است  
یعنی چوں صوم تمام شود اورا فرحتے پدید آید بحمد اللہ کہ این طاعت را جزائے  
معین است چوں جزائے روزہ نعمت دیدار است ہر آئینہ صایم با تمام صوم  
شاد شود و امید نعمت رویت بعد ازاں فرمود ہر طاعتے را جزائے معین است  
جزائے روزہ نعمت دیدار است دریں میاں ذکر این حدیث افتاد  
کہ الصوم لی وانا جزی بہ یکے از حاضران گفت کہ انجمن ہم شبہ  
شدہ است الصایم لی سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود انگاہ انا جزی کہ باید  
گفت بعد ازاں سخن اورا اصلاح فرمود کہ این باب معنی لام آمدہ باشد و  
ے فرمود در احیاء علوم ے آرد کہ الصوم نصف الصبر  
والصبر نصف الایمان بعد ازاں فرمود کہ الصوم نصف الصبر  
چہ باشد در حقیقت صبر فرمود کہ صبر غلبہ باعثہ حق است بر غلبہ باعثہ  
ہو اہل باعثہ ہواد و چیز است خشم و شہوت و صوم شہوت را مقہور  
ے کن پس الصوم نصف الصبر یا فتم وے فرمود در ویش باید کہ  
ثلث سال روزہ دارد یعنی چہار ماہ این را قسمتے کردہ اندا تا کہ شہ ماہ  
دارند و ہر محرم و دہ فی الحجہ و نیز دہ روز دیگر روز ہا متبرک و  
مراسم بداند ثلث سال باشد در مجلس سلطان المشایخ  
جمعے از عزیزان چوں مولانا حام الدین حامے

و مولانا جمال و یاران دیگر حاضر بودند طعام سے پیش آور دئے فرمودند میرے صاحبِ شہادت  
 بخوردیشتر یاراں چوں ایامِ بیض بود صایم بودند بعد از اں طعام پیش آں دو  
 کس کہ روزہ نداشتہ بودند فرستاد انگاہ بر لفظ مبارک را ندچوں عزیزاں برسند طعام  
 پیش باید آورد و کسے را نباید پرسید کہ تو صایمی زیرا کہ اگر گوید صایم ریا را انداختہ  
 باشد و اگر صایم مردے را سخ و صادق باشد کہ ریا را برو کند نباشد و گوید صایم حیا  
 طاعت میرا و در دفتر علانیہ نویسند و اگر گوید صایم نہ ام دروغ گفتہ باشد و اگر گشت  
 ماند استحقاق سائل کردہ باشد شیخ غفر اللہ عنہ قرائت سلطان المشایخ میفرمود  
 کہ در خواب دیدم کہ سلطان المشایخ فرمے گوید کہ تو روزہ میداری گفتہ اگر فرماں  
 باشد بدارم فرمود روزہ دل بدار بعدہ این عزیز الوجود از خدمت شیخ نصیر الدین  
 محمود پرسید کہ سلطان المشایخ مراد خواب روزہ دل فرمودہ است مراد  
 ازین روزہ دل چیست فرمودند شام را امر بخواب کردہ اند و سلطان المشایخ  
 فرمود بسیار اں طے مے کنند و روزہ میدارند مقصود از اں عجب و ریا باشد  
 درین محل ایں بیت بر زبان مبارک را ندیمت لنگہنت گز ترا کند فرہ و سیر  
 خوردن ترا از لنگہنت ہم و میفرمود کہ شیخ شیعہ العالم فریاد الحق والدین قدس  
 اللہ سرہ العزیز را کم از افکار بودے اگر چہ تپ آہرے یا فصد کردے و شیخ  
 الاسلام بہاؤ الدین زکریا را نور اللہ مرقدہ صوم کتر بودے اما طاعت و  
 عبادت بسیار کردے و ایں آیت فروخوانندے کل من الطیبات واعلمی  
 صلحا و فرمودند و از آنہا بود کہ ایں آیت در حق او درست آید و درین محل  
 سوال کردند کہ مقصود ازین طیبات چیست و در انچہ اصحاب کہف گفتند از  
 کے طعاما انچہ طعام بود ہمہ طبیعت، ہاں مائل باشد انگاہ بر لفظ مبارک را ند بر تو  
 بعضے از اں طعام مقصود برنج بود ما فرہے اذن سفیف روزہ  
 ندارد و لقولہ علیہ السلام من نزل علی قوم  
 فلا یصومن تطوعا الا باذنیہم و بخط مبارک حضرت

سلطان المشايخ نوشته دیده ام الصوم للمحسن وللحسن جنة عن ذوالنور  
اذا اردت ان تنهب قساوة قلبك فامض الصيام فائق الاقيام وان  
بقيت فالطيف الاقيام وقيل لا عمل ابى الصوم في سمر البادية قال كانت  
الدنيا ولم تكن وتكون لم يكن فادع ايامي ان تنهب كلمته دريان  
زكوة وصدقة وخط مبارك سلطان المشايخ نوشته دیده ام که شیخ شیوخ  
العالم فرید الحق والدين فرمود زکوة بر سه نوع است زکوة شریعت و زکوة  
طریقت و زکوة حقیقت و زکوة شریعت آنست که از دو بست درم بخیرم  
بدهند و زکوة طریقت آنست که از دو بست بخیرم نگا دارند و باقی بدهند  
و زکوة حقیقت آنست که همه بدو هیچ نگاه ندارند و بعد فرمود آنکه از دو بست  
درم بخیرم میدهند بهمین باشد که او را تحمیل نگویند اما او را سخنم نتوان گفت  
سخن او را گویند که از زکوة زیاده و بدیده فرمود که فرق میان سخن و جواد نیست  
سخنی آن باشد که نفتم فاما جواد آنست که بسیار بخش مثلا از دو بست درم بخیرم  
نگا دارد و باقی بخش و من فرمود جنید رحمه الله علیه با علمای عهد خود گفت  
یا علمای السوء زکوة علم بدید یعنی از دو بست مسئله که آموخته اید بر پنج مسئله  
کار کنید و از دو بست حدیث پنج حدیث معمول دارید و خط مبارک حضرت  
سلطان المشايخ نوشته دیده ام قال النبی علیه الصلوٰة والسلام مانع  
قوم من الزکوة الا جلس الله عنهم المطر ولولا البهايم لم تمطر وعنه علیا علیه السلام  
من مات عشرين فرسخا فی عشرين فرسخ مانع الزکوة یوخل بذنبه  
مر موسى علیه السلام الثیاب یحسن الصلوٰة ثم رآه بعد سنین علی ما  
ترك فاوحی الله تعالی الیه یا موسى ما اضع بصلوٰة اذالم یوه ذکوة ماله  
یا موسى ان الصلوٰة والزکوة توامان لا قبل احدهما دون الاخر و  
من فرمود صدقه است و مروت و وقایه است صدقه آنست که مردم چیز  
بمحتاج بدهند و مروت آنست که دوستی را چیز بدهند و این کس هم قابل

اں چیزے بد بد و وقایۃ اں است کہ مردم خود را از زخم زبان و تشییع و سفاهت  
یکے باز خرد و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر سہ کردہ است انگاہ فرمود کہ مولفہ  
قلوب را حضرت رسالت و اول عہد چیزے دادے چوں اسلام قوت  
گرفت بعد ازاں مذا بعدہ فرمود در صدقہ پنج شرط است چو این شرایط  
در صدقہ موجود شود بے شک اں صدقہ قبول افتد ازاں پنج شرط و شرط  
پیش از عطا است یکے آنکہ انچہ خواہد داد از وجہ حلال بد بد دوم آنکہ مردے  
صالح را بد بد و و شرط در حال عطا است یکے آنکہ بتواضع و بتاشت و انشراح  
بد بد دوم آنکہ خفیہ بد بد و یک شرط کہ بعد از عطا است انچہ بد بد پیش اں را بر سر  
زبان نیارد و ذکر اں نکن و مے فرمود کہ شیخ ابوسعید ابو انحیر قدس اللہ سرہ  
انفاقے عظیم داشت یکے بخدمت او ایں حدیث خواند کہ لا خیر فی الاصراف  
شیخ ابوسعید ابو انحیر اور فرمود لا اصراف فی النخیہ و فرمود روزے المیتین  
علی رضی اللہ عنہ و خطبہ مے گفت کہ ہرگز یاد نہ دارم کہ رسول علیہ السلام تا  
شب چیزے بر خود نہ داشت از بابت و تا قبلولہ ہر چہ بودے بدادے و بعد از  
قبلولہ تا شب ہر چہ بودے بدادے و مے فرمود ہر گاہ کہ دنیا اقبال کند  
بباید داد کہ کم نیاید و ہر گاہ کہ روئے ازیں کس بگرداند ہم بباید داد کہ چوں بفتن  
روئے نہاد و نخواہد ماند بارے مردم را بدست خود بد بد و شیخ نجیب الدین  
متوکل بدین عبارت گفتے چوں آید بدہ کہ کم نیاید چوں میر و نگاہ مدار کہ  
نیاید و مے فرمود دنیا جمع نباید کرد ہر چہ میرسد خرچ کند و ذخیرہ نلکند بعدہ ایں  
بیت بر زبان راند ۵ زرا زہر خوردن بود اے پسر ۶ زہر نہادن چہ  
سنگ و چہ زر ۶ بعدہ فرمود کہ خاقانی ملائم ایں گفتے است ۵ چوں  
خواجہ نخواہد راند از سہنہ خود گامے ۶ اں گنج کہ او دار دیندار کہ من دارم ۶  
و کتاب حروف وقتے برابر جہ مادرین خود مولانا شمش الدین  
دامغانی رحمۃ اللہ علیہ بخدمت حضرت سلطان المشائخ رفتہ بود سخن

در محبت دنیا افتاد خدمت مولانا شمس الدین دامغانی آں بیت خاقانی  
 بخدمت سلطان المشایخ عرض داشت کرد **د** زر دوست از دست چہا  
 وزیر پائے پیل وال **د** مازی پائے دوستان زیریل بالایختہ **د** سلطان  
 المشایخ را باستماع این بیت بسطی پیدا شد و تحمید و استحسان بسیار فرمود و میفرمود  
 حق تبارک و تعالیٰ طبایع مختلف آفریده است یکے را چنان آفریده است کہ اگر  
 مثلاً درم اورا کفایت باشد و آرتے باشد تا آں را بمصرف نرساند و یکے را چنان  
 آفریده است کہ ہر چہ بیشترے آید بیشترے طلبد و اینخی ازین کس نیست قسمت از  
 لیست بعد از اں فرمود کہ راحت از زر و سیم در خرج کردن است و لہذا ہر د از  
 میبچ چیز راحت نیا بد تا سیم خرج کنند پس معلوم شد کہ راحت از زر و سیم در رفتن نیست  
 بعد از اں فرمود از جمع زر و سیم کارا است کہ از وہ دیگرے منفعت برسد ہمدیں میا  
 فرمود کہ مراد برسد اسے حال دل بر جمع کردن چیزے نبود ہر گز در طلب دنیا بنشینم  
 بعد از اں خود پیموند جائے شد کہ ایشان را دو کون در نظر نیامدے و ترکے بیکبار  
 کی داشتند بعد از اں فرمود پیش ازین بر من وجہ معاش تنگے داشت و خوش  
 مے گذشت تا یک روز نیگاہ ترسے کیے بر من نیم تنگہ آورد من گفتم کہ امر و نیگاہ  
 شدہ است و آنچه حاجت بود بمصرف رسیدہ این را بامداد خرج خواہم کرد  
 چون شب درآمد مشغول شدم آں نیم تنگہ دامن من مے گرفت فرودے کشید  
 چون حال چنان دیدم گفتم خداوندنا کسے بامداد شود تا آں را تفرقہ کنم بعدہ فرمود  
 کیے بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ حکایت از شیخ  
 کرد کہ در آں عہد بودہ گفت آں شیخ مال بسیار دارد اما مے گوید کہ مراد در آں  
 آں اذن حق نیست شیخ شیوخ العالم چون ایں بشین تبسم کرد و فرمود کہ ایں  
 بہانہ ہست اگر آں شیخ مراد کیل خرج کند من در ستر روز تمامی خزانہ او را خالی  
 گردانم و یک درم بے اذن ندہم کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ  
 درشتہ دیدہ است مَلِکُ عَلٰی بَابِ مِنَ الْبَوَابِ السَّمَاءِ یُنَادِیْ مَنْ یَقْرَئُ

نک لفظ  
 ہندی اکثر  
 فقرہ



اليوم یجد غداً وعنه ما حیل ولیّی الی علی السخاوة وحسن الخلق سئل  
 احد ما فعل الله بك قال خف کفة حسنا فی قبری بت قبضة القیت فیها  
 وثقلت قلت ما هن اقال کف تراب القیت فی قبری مسلم اشترک  
 عبد الله ابن ابی بکر جارية بعشرة الاف درهم فطلبت دابة لتحملها  
 فناراه رجل هذه انتبی فقال عبد الله احملوها علی دابة واذهبوا بها  
 الی منزلها امساک مع اللطف افضل من البذل مع الجفاء سأل رجل  
 عن عبد الله المبارک فی سعيه درهم فکتب الی وکیلہ سبعة الاف  
 درهم فسأله الوکیل عن المال کتب انه سأل سبعماية وکتبت سبعة الاف  
 درهم ففی هذا اثناء القلة فکتب ابن المبارک ان كانت الفلہ قد نقلت  
 والنعم ایضاً قد ینفذ قال ارسطاطاليس لزی القرنین بعد الا  
 ستیفاء ملکت العباد بالقرسان وتماک القلوب بالاحسان سئل  
 اعرا بی عن المروة قال ان لا یمریک احد الا ناله رفدک ولا تمس  
 ما جسد الارفعت نفسك عن رفده الاحسان قبل الاحسان  
 فضل والاحسان بعد الاحسان مکافاة والاحسان بعد الاشارة  
 جود والاشارة قبل الاشارة ظلم والاشارة بعد الاشارة مکافاة  
 والاشارة بعد الاحسان لوم وشوم قال ابن المبارک سئاء النفس مما  
 فی ایدی الناس اکبر من سئاء البذل ومهنة القناعة اکبر من صرقة  
 العطاء بقاء العالم فی الاخذ والاعطاء فان اخذت ولم تعط فقد  
 قصدت لتخزیب العالم فی الحدیث ان الله لیبغض البخیل فی حیوانه  
 والبخی عند موته الذی لا یسخر الا عند خروجه من الدنیا قال لیلی الغض  
 الناس لی القاسق السخی واجب الناس الی العلم ید البخیل  
 خواجہ حکیم ثنائی فرماید ہر چہ داری برائے حق بگذارد  
 نگذارد ایال خسرین ترا بشمارد و زرتن وجان و عقل و دل بگذارد

در وہ او دے بدست بیار و سپید سر فرازاں عبا و یافت تشریف سورہ  
ہل المی و زال سکہ قرص چو بے مقدار و یافت در پیش سیداک بازار و  
تکلمتہ و بریاں حج حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ نے فرمود اگر کسی  
بہ نیت حج از خانہ رواں شود و یا آنکہ از خانہ کعبہ بازگشتہ باشد در ہر دو صورت  
اگر در راہ بمیرد ہر سال ثواب حجی مبرور در دیوان او بنویسند کاتب حروف  
بخط مبارک سلطان المشائخ نوشتہ دیدہ است من مات فی طریق تکتہ  
مقبلاً و ملاً ابراہیم شہید و مے فرمود بعضی مردمان در حج میر و ند چوں  
باز مے آیند ہمہ روز در ذکر آں مے باشند و در مجالس این حکایت میکنند  
این نیکو نیست وقتے مردے مے گفت فلاں جا گشتم و فلاں جا گشتم عزیزے  
اور گفت اسے خواجہ از اینچہ بودہ نگشتہ دریں محل امیر خسرو شاعر رحمۃ اللہ  
علیہ عرضداشت کرد کہ بندہ را عجب آید از طائفہ کہ بخیمت سلطان المشائخ  
پیوندد کہ باشند باز طر فے روند و ملائم این معنی عرضداشت دیگر کردہ ملیح کہ یارن  
است وقتے سخن از و شنیدہ ام از اعتقاد او در دل من کار کردہ است آں  
سخن اینست کہ حج کسے رود کہ او را پیرے نباشد سلطان المشائخ چوں  
این سخن بشنید چشم پر آب کرد و فرمود این رہ بسوی کعبہ رود و آں بسوی دست بحدہ فرمود کہ حج  
رفتن کار اینست کہ ذکر حق و مشغولی تنگ مے آیند و بر آں ملازمست  
نہ تو اند کرد خود را بیرون میزنند و مے فرمود کہ در لاہور مذکری بود سخن  
گیر داشت چوں او غیمت خانہ کعبہ کرد و بدولت حج رسید و باز گشت در  
لاہور آمد کہ گیر گفتن گرفت آں لطافت و ذوق کہ پیش از حج رفتن در سخن  
او بود یعنی کہ از خانہ کعبہ آمد بدلاں آب نماذہ بود قصہ اینحال از او پرسیدند گفت  
آرے بچنین است درین سفر دو وقت نماز از من فوت شدہ بود بعد از آں  
فرمود بعد نقل شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز داشت  
حج مرا غالب شد گفتم بارے در اجود ہن بروم بزیارت شیخ القصہ چوں بزیارت

شیخ شیوخ العالم رسیدم آن مقصود مرا حاصل شد مع شیخی در این سال دیگر هم این  
 هوس باعث آمدن بزیارت شیخ رفتم آن غرض حاصل بود و من فرمود که شیخ  
 شیوخ العالم فریداحتی والدین قدس سره چند بار از دوسه حج کرد و روا شد  
 بعد که در اوچه رسید در دل مبارک شیخ شیوخ العالم گذشت که شیخ من  
 شیخ قطب الدین بختیار قدس سره حج کرده است مرا چرا باید کرد که مخالفت  
 پیر کرم از آنجا که بازگشت و کاتب حروف بخط مبارک سلطان المشایخ نوشته  
 دیده است العمرة فی الحج کالنافلة بعد الفریضة والعهد قبل الزکوة  
 عن ابن عمر رضی الله عنهما من لو تحته الشمس فی سبیل الله اوفی الحج  
 اوفی العمرة لم تلوح النار فی الخیوان مقام ابراهیم والی کن الیهمانی والحج  
 الاسود یقولون النبی علیه السلام یوم القیامة اشفع انت لمن لم ینزلنا  
 فاننا نشفع لمن زارنا عطف بالبيت وقال اللهم ان كنت علی ایما او  
 ضعتنا فاصحیح فانک تمحو ما تشاء وثبت وعندک اما الكتاب قال عارف  
 بعد الحج الهی ان قبلت فثبتت عظیمه واعطت ثواب المقبولین وان  
 لم تقبل فتفر به عظیمه فاعطت ثواب المصابین عن الفضیل حج اما ابراهیم  
 کانت حبله به فقلت ابراهیم بمکة فجعلت تطوق وتقول ادعوا الله  
 لا بنی ان یجعل الله رجلا صالحا قال رجل للحی بن معاذ الرازی اريد  
 ان ادخل البادية بلا زاد قال حسن ان لم تفعل الثلاث قال ما حی قال  
 لا تبلیس الصوف فانه خالوت ولا تتکلم فی الزهد فانه خرقة ولا تفصل  
 النواقل فانه مسالت وی فرمود که بعد از دو بار خراب کرده اند و غیره صلوات الله  
 علیه وآله وسلم فرموده است که کعبه را دو بار خراب کنند بار سیوم بر آسمان بر نهند و این در  
 آخر از ما ن باشد بعد از آن قیامت قایم شود و آنچنان باشد چون قیامت نزدیک  
 آید تنبان را بیازند و کعبه نهند از قبیل که نام او اوس باشد زمان بیایند و پیش آن تنبان  
 پامی بگویند نگاه کعبه را بر آسمان بر نهند نکته در بیان فضیلت ضیافت سلطان المشایخ

قدس سرہ مے فرمود یا ران پیغمبر علیہ السلام بخیرست رسول صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم مے آمدن البتہ تاچیزے نخوردندے باز نگشتندے و مے فرمود وقتے  
جبرئیل علیہ السلام برہتہ ابراہیم صلوات اللہ علیہ آمد ہتہ ابراہیم اور اپنے  
کہ یا جبرئیل چہ فرماں آوردی گفت کہ امروز مرا فرماں شدہ است تا بندہ از  
بندگان خدا را تشریف خلت پہوشانم و خطاب او خلیل اللہ گردانم ہتہ  
ابراہیم علیہ السلام گفت کہ آں بندہ کہ ام است مرا لگو تا خاکیاے اور اسے  
چشم خود سازم جبرئیل علیہ السلام گفت آں بندہ توئی ہتہ ابراہیم علیہ السلام  
از فرحت ایں بشارت پہوش شد بعد از دیرے پہوش باز آمد بر سیاہی سبب  
کہ ام عمل گفت بسبب ناں دہی و ہتہ ابراہیم علیہ السلام چوں خواستے کہ ناں  
خورد بطلب میہاں بیروں آمدے یک دو میل برفتے و ناں نخوردے  
الامع صیف ازینجاست کہ گنیت او ابو الضیفان گفتندے و از صدق  
نیت اوست کہ مایہ در شہدا و تاد و قیامت باقیست روزے مشرکے  
سمان اوش ہتہ ابراہیم چوں دید کہ ام یگانہ است اور اطعام نداد فرماں رسید  
کہ اے ابراہیم ما اور جاں میتوانم داد تو ناں نمیتوانی داد و مے فرمود سید  
احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ گفتہ است کہ وقتے بانفس خود مجاہدہ مے کرد مہرچہ بروے  
عرض کرد م قبول مے کرد ہمینکہ اطعام طعام و اینارش باز نمودم ابا آورد و عذر  
کردن گرفت ہماں زماں دانستم کہ رضاے خداے تعالیٰ درینکار است ہمیں  
پیش گرفتہ ہم ازینجاست کہ در خاندان پاک او بیشتر ہمیں است و اعمال و اولاد  
کتر است و میفرمود در ویشے بود در بغداد ہر روز یکہزار صد و بیست کاسہ در مایہ  
اخرج شدے اور سہاؤہ مطیع بود الغرض روزے از خدمتگاراں پرسید نباید کہ در  
طعام دادن شما کسے را فراموش کنی گفتند خیر ما ہمہ را میدہیم شیخ گفت نباید  
کہ دریں کار اہمال برو و گفتند شیخ اینمعی از کجا مے فرماید شیخ گفت امروز  
ستہ روز است کہ مرا طعام ندادید ہر گاہ کہ شما مرا فراموش کنی دیگر

چگونہ فراموش نکلند و آنچنان بود کہ شیخ را مطبخ بسیار بود بعضی مطبخیاں میدادند  
کہ از دیگر مطبخ رسیدہ باشد و بعضی از مطبخ دیگر گاہا بردند چوں کہ روز  
گذشت آن گاہ این سخن بکشد و بعدہ در فضیلت طعام این حدیث فرمود  
قال علیہ السلام ایما مسلم اطعم مسلماً علی جوج اطعمہ اللہ من ثمار  
الجنة و فی الحدیث ان اللہ یحب البیت الخصب و من فرمود مراعات  
مہمانان انچہ میسر شود مے باید کرد در حدیث است من زارحمیاً ولم  
یذل منہ شیئاً فکان ما زارحمیثاً و فی الحدیث ثلث لا یحکم  
سب علیہ العبد ما اکلہ السجود و ما افطر علیہا و ما اکل  
مع الاخوان و من فرمود طعام دادن در کل مذاہب پسندیدہ است  
و من فرمود بزرگے گفتہ است یکدم را طعام بسازند و پیش یاراں  
آرند بہ از آنکہ بیت درم صدقہ کنند و من فرمود کہ امیر المؤمنین علی فرمود  
فرمودہ است اگر کسی یکدم میان رفقا خرج کند بہ از آنکہ وہ درم بفقرادہد  
بہمچنین وہ درم در حق رفقاے خود صرف کند بہ از آنکہ صد درم صدقہ کند و  
اگر صد درم خرج کند بہمچنان باشد کہ بردہ آزاد کند و من فرمود در ویشے در سفر  
بود بعد از چہ سال بوطن خود باز آمد او را پیروی بود بزیارت اورفت آن  
پیرا و را رسید از عجائب و غرائب چہ دیدی او گفت قطب العالم را  
در یافتم او منے گفت کہ در تمامی عالم یک نیم مرد است نیم مرد آنست کہ  
مصللاً در ہوا اندازد نماز بگذارد و تمام مرد آنست کہ یک نان درست  
بدرویش دہد و بخدمت سلطان المشائخ قاضی محی الدین کلشانی  
عرضداشت کرد کہ در تالیف خواجہ ابو عثمان اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ نظر  
آمدہ است کہ مشتمل بر دو تہ است حدیث است کہ از صد شیخ سماع دارد از ہر شیخ  
دو حدیث یکے از صحیحین دوم از غرائب الاخبار از انجملہ معنی یک  
حدیث نیست کہ در بنی اسرائیل متعبدے بود دشمنستان

مرضاے اعزوجل عبادت کرد و آخر عمر پر عورتے مفتول گشت چنانچہ شش روز  
برسبیل استمراریا اور فساد بعد پیشمال شدہ در مسجدے در رفت و روزہ گرفت  
ستہ روز متواتر چیزے نخورد چہارم روز مسلمانے یک رغیف پیش آورد وقت  
افطار برسپین ویاراد و در پیش بود مذاک رغیف بدیشمال داد ہم در آن حال اہل  
اور رسید و ملک الموت جان اوار قبض کرد بعد از موت شست سالہ عطا  
اوراد یک کفہ نہاد و شش روزہ معصیت در کفہ دیگر شش روزہ معصیت  
بر کفہ شست سالہ عبادت راجع آمد بعدہ آں رغیف صدقہ را در کفہ شست سالہ  
طاہت او نہاد و راجع آمد و نجات یافت سلطان المشائخ قدس سرہ فرمود  
عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہما فرمودہ است علیکم بحديث صاحب الرغيف  
مثل ابن حارث است اگرچہ صورت حال متفاوت در حدیث آمدہ است  
کہ در بنی اسرائیل زایدے بود سالہا عبادت کرد اخر الامر در فتنہ عورتے افتاد  
و یکے از کرامات او این بود کہ ہموارہ پارہ ابر بر سر او سایہ کردے چوں این  
ازوے در وجود آمد آں کرامت ازوے برفت و آں زاید بسبب خجالت بگریخت  
در مسجدے در رفت و در آں مسجد صاحب خیرے دہ نفر را ختم تو ریت فرمودہ  
بود بعد در رؤس ایشان ہر روزہ رغیف فرستاد ہر یکے را یکے میدادند یک رغیف  
بزیادہ دادند از صاحب ختم یکے را نہ رسید و دو حشہ پیدا شد و گفتن گرفت نصیب من  
زاید بر دو چوں زاید این سخن بشنید رغیف پیش او کشید بر فور آں ابر کرامت بیام  
باز بر سر او سایہ کرد معلوم گشت کہ توبہ او قبول شد ازینجا است کہ عبد اللہ عباس  
فرمود علیکم بحديث صاحب الرغيف بعدہ قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ  
علیہ سوال کرد ترغیب و تحریریں عبد اللہ چہ چیز است فرمود با طعام و ایشاروے  
فرمود من از بی بی فاطمہ سام رضی اللہ تعالیٰ عنہا شنیدہ ام اوے گفت  
از برائے آنکہ پارہ نان و کوزہ آب کسے دہند نعتہاے دینی و دنیاوی ایشا  
او کنند کہ بصد ہزار روزہ و نماز متوال یافت وے فرمود شیخ ابواسحاق

کافر و مونی کہ نام او شہر پار است و کنیت او ابوالسحاق جو لہجہ سچہ بود در ایام صغر  
ریسمانے تنہ میگردش شیخ عبد اللہ حقیف دروے نظر کرد تا در سیماے او چہ دید  
او را گفت بیا مرید من شو ابوالسحاق حیاں ماند و گفت من چہ دائم کہ مرید چہ  
باشد فرمود تو دوست بردست من نہ و بگو مرید تو شدم ابوالسحاق بچناں  
کرد انکاه پر رسیدن چکنم شیخ فرمود ہر طعائے کہ بخوری چیزے ازاں نصیب  
دیگر اں کنی الغرض روزے ستہ درویش پیش ایں دید کہ ابوالسحاق مے بود  
گذشتند او در آخال ستہ نان بردست گرفت و از پیش ایشاں آمد و در نظر ایشاں  
داشت اں درویشاں تناول کردند بعدہ یکدیگر گفتند کہ اینکار خود کرد و غذاں  
باید خواست یکے گفت دنیا اورا بخشیدم و دوم گفت از سبب دنیا در فتنہ افتد  
دین اورا بخشیدم سیدم گفت درویشاں جو انمرد باشند ہم دنیا و ہم عقبہ بخشیدم  
الغرض ایں شیخ ابوالسحاق از برکت اں طعام شیخے کامل شد تا ایں غنا  
در حظیرہ او چند اں نعمت و راحت شد کہ حد نیست و مے فرمود طاعتے است  
لازمہ و طاعتے است متعدیہ طاعت لازمہ آنست کہ منفعت اں ہماں یک  
نفس طاعت کنندہ لا باشد و اں نماز و روزہ و حج و اوراد است اما طاعت  
متعدیہ آنست کہ از تو منفعتے و راحتے بدیگیے برسد و ثواب اں بید  
و اندازہ است و در اں طاعت لازمہ اخلاص شرط است تا قبول افتد اما در  
طاعت متعدیہ ہرگونہ کہ بکند مثاب باشد و مے فرمود از شیخ ابوسعید ابوالخیر  
قدسی سرہ پرسیدند کہ راہ حق چند است گفت بعد ہر ذرہ از موجودات را  
حق است اما پنج را ہے نزدیک تر از راحت رسانیدن بدلہا نیست ماہرچہ  
یا فتم دریں راہ یا فتم و بدیں و صہیت مے کنم و ہمیں گوید مرد باید کہ بدو کار مشغول  
باشد یکے آنکہ ہر چہ اورا از حق باز دارد اں را از پیش دور کند و دوم راحتے بدلے  
برساند ہر کہ ایں راہ و وصفت بسر برد راحت ابد برسد و اگر نہ سرگرداں بود  
لا دین و لا دنیا و مے فرمود در پید اؤل دیوانہ نبود اورا مسعود و نحاسی گفتندے

خواجہ زین الدین ساکن مدرسہ معری اور گفت مارا فائدہ بلگو گفت  
شراب بیا رخا جہ زین الدین غلام فرستاد و شراب آورد پیش دیوانہ  
نہا دیوانہ گفت برکنارہ آب سوکھ رویم انجا بخوریم رفتند بر سر لب آب نشستن  
دیوانہ خواجہ زین الدین گفت برخیز ساقی بکن برخاست پرے کرد و میداد  
دیوانہ بخورد چند آنکہ دست شد گفت جامہ بکشیم و در آب رویم چوں ازاں آب  
بیروں آمد خواجہ زین الدین را گفت بر تو باد پنج خصلت را محافظت کنی کیے  
آنکہ در خانہ کشادہ داری بر ہر کہ ہست دوم طلق الوجہ پیش آئی و ترجم و  
بشاشت نمای بیوم آنکہ ہر چہ میسر آید دریغ نداری از قلیل کوثر پیش آری چہاں  
آنکہ بار خود بر کسے نہی پنجم آنکہ بار کسانا تن در دہی و سلطان المشائخ نے  
فرمود گفتہ اند چوں جہان بیاید ہیج تکلف مکن چوں جوانی ہیج بار گاہی و میفرمود  
در ویشی اینست ہر گنبدہ کہ بیاید بعد از سلام طعام پیش آند انگاہ حکایت  
و حدیث مشغول بایستاد بعد ازاں بر لفظ مبارک راندا و بالسلام ثم بالطعام  
ثم بالكلام و مے فرمود وقتے امام شافعی رحمۃ اللہ جہان دستہ رفت آں  
دوست استعداد ضیافت از جنس طعام انچہ خواست بر کاغذ نوشتہ بکنیک  
خود داد و گفت ایں طعام ہا ہیا کنی و خود بمصلحتے بیروں رفت امام شافعی  
آں کاغذ ازاں کنیزک خواست و طعامے چند کہ مطبوع او بود احاق کرد و  
بہشت چوں کنیزک آں کاغذ بخواند ہر طعامے کہ امام شافعی احاق کردہ  
بود و نوشتہ آں ہم بخت چوں صاحب بیت بیا و طعام پیش کشید نہ  
طعام بسیار آمد و از انچہ او نوشتہ بود زیادت دید کنیزک را پرسید کہ چہ حال  
ہست کنیزک کاغذ بد و نمود چوں آف مرد احاق امام شافعی بدید عظیم خوش  
شد آں کنیزک را عبیہ سے کہ داشت ازاد کرد و مے فرمود ہر طاعتے کہ بندہ  
کنند مالی یا بدنی یا خلقی اگر چیزے ازین قبول افتد کا آں بندہ در پناہ  
آں ساختہ شود انگاہ فرمود کہ قفل سعادت را کلید ہست پس بہمہ



کلیہ ہا تمسک باید کرد و ازیں کلیہ کشتادہ نشدہ باشد بدآن کلیہ دیگر کشتادہ شود  
 و اگر از آن نشد بدآن دیگر کشتادہ شود و مکتبہ در بیان آداب خوردن سلطان  
 المشایخ قدس الدیرہ نے فرمود ہے باید کہ پیش از طعام دست بشوید و در  
 حدیث آمدہ است من أحب ان یکتب خیر بلیتہ فلیتوضأ اذا حضر غداۃ و  
 نیز چوں دست بکارا مشغول باشد از آن لایشتہ خالی نباشد پس شستن بہارت  
 و منہ بہت نزدیک تر باشد و نیز فرمود کہ خوردن برائے استعانت بر اعمال  
 دین و عبادت بود و آن سزاوار باشد بدانچہ نوع بہارت بروے تقدیم کنند و  
 فرمود نیز با نرسنت است کہ ہماں را خود دست شویا ند امام شافعی و خانہ  
 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام مالک امام شافعی را دست شویا ندین گرفت  
 امام شافعی اقلع مے فرمود امام گفت بدیں سبب ناخوش مشو خدمت  
 ہماں سنت است ملائیم یعنی حکایت فرمود کہ ہارون رشید ابو معاویہ  
 ضریر را ہماں طلبی چوں از طعام فارغ شدند ہارون رشید دست او شویا  
 بعدہ او را گفتن یہی الی کہ آب بردست تو کہ میریزد گفتن نہیں انم گفت  
 امیر المؤمنین بعدہ گفت انما الکرمۃ العلم واجلتہ فاجلک اللہ و  
 الکرمۃ کما الکرمۃ العلم و فرمود چوں ہماں را دست شویا ند اول دست  
 خود شوید و حکم دست شویا ندین خلاف حکم آب خوراندین است بعدہ  
 فرمود آنکہ دست مے شویا ند ایستادہ شویا ند شستہ بے ہ فرمود کہ یکے پیش چنید  
 رحمۃ اللہ علیہ آب آوردن دست شویا ند شست چوں او شست چنید یا ایستادہ گفتند  
 چہ کردی گفت اورا واجب بود کہ یا ایستادے و دست شویا ند بے چوں او شست مرا  
 باید یا ایستادہ وقتے مجلس سلطان المشایخ طعام آوردند سلطان المشایخ تبسم کرد و  
 فرمود کہ در عرب طشت آفتابہ کہ بعد از طعام آرند آن را ابو الیاس گوین یعنی مایہ  
 نو میں بہت زیر کہ بے زلال ہیچ طعام نہ خواہن آورد انکاہ بطریق طبیعت فرمودند  
 کہ درین دوستان ابو الیاس قبول است کہ بعد از قبول ہم طعام نیارند

بعد ازاں فرمود کہ در غرب قبول نباشد از انجے طشت و آفتابہ بآپسین را  
ابو الیاس گویند و نمک را ابو الفتح گویند و مے فرمود ابتدا و انتہا نمک کردن  
امان باشد از جزام قال علیہ السلام تو دو اولو بالماء الحار و مے فرمود  
اینک انگشت یاب دہن تر مے کنند و نمک بر میگیند نیامده است امیر حسن  
شاہ رحمۃ اللہ علیہ برین حرف و شکر این فائدہ گفت احمد رضا حق علی تجدد شد  
سلطان المشایخ تبسم کرد و فرمود نیکو گفتی قاضی محی الدین کاشانی حاضر بود  
فرمود کہ ملیح گفت سلطان المشایخ فرمود کہ ملوح است و مے فرمود پیش از  
طعام دعا گوید کان النبی علیہ السلام یقول فی طعام اذا قرب الیہ اللہم  
بارک لنا فیما رزقنا فاعننا عذاب النار بسم اللہ و وقت طعام خوردن  
لحمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم و در سیوم بسم اللہ الر  
حمن الرحیم الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم و بلند گوید تا دیگران را یاد  
داده باشد و اگر باہر لقمہ بسم اللہ گوید بہتر باشد تا سہ طعام مانع ذکر نشود و آخر الحمد  
بہتر است کہ در لقمہ اول بسم اللہ گوید و در دوم بسم اللہ الرحمن و کاتب حروف  
بخط مبارک سلطان المشایخ نوشتہ دیدہ است عن ابن عباس اذا وضع  
الطعام بین یدیه یقول بسم اللہ عنی عن کل اکل معی و کاتب حروف  
خدمت مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ سلطان المشایخ را دیدہ بود کہ در لقمہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم مے گفت و سلطان المشایخ مے فرمود کہ بزرگے بود  
ہر لقمہ کہ گرفتہ بگفتہ اخذ باللہ و مے فرمود قال عمرا اذا کلمت اللحم فابذوا  
بالشید قبل اللحم و مے فرمود در لقمہ کس نمک و لقمہ بزرگ نکند و لقمہ را نکند  
دیگر بار بکاسہ نمبر و دست و دہاں بنان و سفرہ پاک نکند و استخوان برآ  
مغز بیرون کردن بر نان نزنند و هیچ چیز بزباں نہند و مے فرمود تا تواند بر سفرہ  
آب نخورد و انگشت دست راست خضر و بصر کہ چرب نشدہ باشد کوزہ را بگیرد  
درین صحنی حکایت فرمود کہ ورخانہ شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ دعوتے

بود چوں طعام برداشتند درویشے پیش از آنکہ دست بشوید آب استہ و خود خورد  
 شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ خواست کہ با آن درویش ماجرا بکند بسبب کہ  
 ادب قاضی منہاج الدین جو رجائی رحمۃ اللہ علیہ شفاعت کرد شیخ از سر  
 آن درویش بگذشت زیرا کہ اگر بدست و دهن آلودہ در کوزه آب خورد کوزه  
 آلودہ شود تا اگر کسی دیگر در آن کوزه آب خورد او را دشوار نماید و بخط مبارک  
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام النفع الانسان فی الماء قال انکان من  
 ربق فلا یاس من الیق الکبد راع حضرت سلطان المشایخ و تامل شد  
 یکے از حاضران لفظے چند فرو خواند کہ این حدیث است ہر کہ آب خورد یک  
 دست پیش کند او آمرزیدہ شود سلطان المشایخ فرمود کہ این حدیث در کتب  
 احادیث کہ مشہور و معتبر است نیامدہ است شاید کہ بودہ باشد حدیثے کہ مردم  
 بشنودن تو انہ گفت کہ این حدیث نیست اما میں تو ان گفت کہ در کتبے کہ اتحاد  
 جمع کردہ اند و اعتبار یافته نیامدہ است و مے فرمود وقت طعام خوردن  
 خاموش نباشد کہ عادت گہراست و طعام را بچ و ذم نکلند کاسہ بوقت پاک  
 کردن بدست بگیہ و بر سفرہ نہادہ پاک نکلند کہ این کاسہ نمازے نباشد و وقتے  
 و مجلس سلطان المشایخ طعام آمد و ند چوں طعام خرج شد امیر خسرو  
 رحمۃ اللہ علیہ کاسہ را پاک مے کرد و مے لیسید حضرت سلطان المشایخ  
 فرمود کہ چہ میکنی عرض داشت کرد بزرگے بود او را خواجہ کاسہ لیس میگفتند  
 او مے گفت من کاسہ لیس خواجام دقف نکنند لقولہ علیہ السلام النفع فی الطعام  
 ینہب البرکت و از کہتران کسے را فوالہ ندہد مگر شیخ دہد فوالہ کسے دہد کہ او را  
 ولایتے تواند داد و اگر داد و نکلند دست از طعام تا ہمہ نکشد و کشد پیش از  
 سفرہ برداشتن تخمیز و نان پارہ پا و پیش کسے نہد و کسے را بسر کار و چیزے  
 ندہد و در اثناے طعام خوردن سلام و جواب نگوید و نگاہ فرمود کہ شیخ  
 ابوالقاسم نصیر آبادی پیر شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہا بایار ان

بہر طعام خوردن مشغول بود ابو محمد جوینی پدر امام الحرمین اوست و امام عراقی  
درآمد و سلام کرد ابو القاسم و یاران التفات نکردند چون طعام خوردہ شد ابو  
محمد جوینی گفت من درآمد و سلام گفتم شما هیچ جواب ندادید ابو القاسم گفت  
رسم ہنچنین است ہر کہ در حجے در آید اگر آں حجے بطعام مشغول باشد آنکس را  
سے باید سلام نکنند ہنشین چوں از طعام فارغ شوند آنکہ آنکس سلام کند امام  
ابو محمد جوینی گفت اینی از کیا میگویی از عقل یا از نقل ابو القاسم گفت از رو  
عقل طعامے کہ خوردہ سے شود براسے قوت طاعت است پس آنکس کہ بر نیت  
استقامتے کند گوئی در عین طاعت است پس آنکہ در طاعت مشغول باشد مثلاً در نماز باشد  
حلیک چگونہ گوید و نیز سے فرمود سلام گفتن بر سفر و جمع مشغول شوند و خواہند کہ قیام آرند  
و نغنی نہی است لقولہ علیہ السلام ان فی الصلوۃ لشفلاً و این دلیل است  
برینکہ در مشغولی سلام نباید کرد و سے فرمود در حدیث است طعامے کہ  
بخورند از آن متقی بخورند و بکسیکہ طعام دہند آدمی باید کہ متقی باشد  
آنکہ فرمود طعام متقی دادن دشواری دارد زیرا چہ میان ہمانان مردم  
چہ داند کہ متقی کیست بعدہ فرمود حدیث دیگر در مشارق آمدہ تراست  
طعام دہید و سلام کنید ہر کہ بہت دے فرمود بر سر سیرے خوردن رواست  
مگر دو کس را یکے آنکس کہ ہمانان بروے برسند اگر چہ آنکس سیر باشد اما بر  
آنکہ ہمان چیزے بخورد روا باشد اگر بر سر سیرے بخورد و دوم ضاحکے را کہ  
وہہ بخورد نباشد اگر بر سر سیرے چیزے بکاہد روا باشد و سے فرمود اگر در پیش  
در طعام خوردن لذت بیاید آن لقمہ را نشاید کہ فرو برد اگر در زیاد حق بود سے  
غالب آنست کہ آن لقمہ لذت ندادے شیخ سعدی گوید اگر لذت  
ترک لذت بدانی ۴ و گردت نفس لذت بخوانی ۵ و بخط مبارک سلیمان  
المشاخ نبشتہ دیدہ ام من کل لثیم و خل الجنة المحتامت و هو الساقط  
علی الخوان قبیل یا رسول اللہ صل انزل الیك طعام من السماء قال انزل

۴۱۷  
 الى طعام مسجدى قد رعى بعث حمارا الى السوق وقال لا تأكلوا الاكل من السمك وهو سمك شبيه الحيات ولا تكن امغته فى الجاهلية الذى تبليغ الناس الى طعام من غير ان يدعى عليه وفى الاسلام المقتل الذى جعل دينة تابعاً للدين الغير نكته در بيان آداب مائده كشيدن حضرت سلطان المشايخ قدس سره العزيزى فرمود چوں سفره نهى اول استين در نور دو وابتداء استين راست كن لقله عليه السلام كه بظهوره و طعامه و جمعيت بر سفره سنت است و تنها مكرهه لقله عليه السلام اجتماعى على طعامكم ليدارك لكم فيه انگاه خادم پايان آيد و دستها بر هم نهى و بگويد صلوات و لفظ صلوات از صحابه گرفته اند كه چوں جمعيت خواستند ساخت آواز دادند كه الصلوة جامعة تا همه حاضر شدند و خادم بر پايه مى باشد تا جمع از سفره فارغ شوند كما قال قتادة قد روى عن رفقاه النبى عليه السلام يخدحهم قال اصحابه نحن نخدحهم يا رسول الله قال و انهم كانوا اصحابي مكرمين و الى حجب ان اكا فيهم چوں جمع دعا كردند سر اچى چراغدان از سفره برگيرد و انگاه سقا كوزه و انكه خادم كاسه انكه مكران و انكه استخوان و تره انكه نان برگيرد و هم بر عكس نهاده و برگيرد چنانكه در سجي پيروان من و فترت متايلان را با بد و راتين بد و شبانگاه بر سفره نشاند چندان هر دو وقت بر سفره نشينند و صفت اهل بهشت است و لهم فيها از قهيم بكرة و عشيا چوں زخالدان خلال برگيرد و بشرك الله بالجنة دعا گويد قال عليه السلام المتخلمين من امتى فى لوضو الطعام بى هضم جاروب بردست چپ كيرد و بر بد انگاه دست شوياندا و استين است در نور دو و خادم بر سر هر دو يك دست شوياندا و خادم دعا كنند طهر ك الله من الذنوب ترك الله من العيب بعده سماع ابن الزوت الا ان كنه روى عليه السلام انى بشراب نشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الاشباح فقال الغلام تاذن لى ان اعطيه هو الاء فقال الغلام والله لا اوتر بنفسى منك احد قال عليه السلام ايمانكم سقا الله من شراب الجنة سر اچى را نور الله قلبك كويل الغايب بلا نصيب غايبان و ورتر محمول است مي فرمود و بعد از انكه

طعام خوردن تکبیر آمدہ است و آن تکبیر یعنی حمد است یعنی بر شکرانہ نعمت حمد گویند بعد  
از آن فرمود وقتے رسول علیہ السلام صحابہ را فرمود کہ ایسا میدانم فردا اہل بہشت  
ربیعہ شما خواہید بود و ثلث و اربع امتان دیگر یا راں شکر ایں نعمت تکبیر گفتند باز  
رسول فرمود علیہ السلام کہ ثلثہ از اہل بہشت شما خواہید بود و ثلثانہ امتان  
دیگر باز صحابہ تکبیر گفتند باز رسول فرمود کہ نصفہ از اہل بہشت شما خواہید بود و  
نصفہ امتان دیگر باز صحابہ تکبیر گفتند آگاہ سلطان المشایخ فرمود کہ درین محل  
ہا تکبیر گفتن بجای حمد است اما آنکہ بعضی درویشان ہر بار و ہر مصلحت گویند  
کہ تکبیر کہیم چاہے نیامدہ است کاتب حروف در جامع الاصول فی احادیث  
الرسول ویدہ است قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتفعت  
اصوات التکبیرات بعد ارتفاع السفر حلت ما عقدت الافلاک خانہ  
را از خانہ ہا بکنبوت پاک کند کہ آن مسکن دیواں باشد شرط مغربی آنست  
کہ دست از زانو بالا تر نہ برد بکفہ دست مال نہ باصابع مریان را کہ کبر باشد  
خدمت متوضا فرماید تکتہ در بیان فوائد قلت طعام سلطان المشایخ  
قاسم الدسرہ الغزیرے فرمود کہ بزرگے گفتہ است یک لقمہ کمتر خورم و ہمہ  
شب بخیم بہتر از آنکہ سیر بخورم و قیام شب بکنم وے فرمود کہ شیطان چہین  
گوید سیرے کہ در نماز باشد من اورا معاف نہ کنم پس ہر گاہ کہ ایں سیر از نماز بیرون  
آید تو او دانست کہ استیلاے من بر و تا چہ غایت بود و باز گرسنہ کہ خفتہ شد  
من از و بگزیم ہر گاہ کہ ایں گرسنہ در نماز باشد تو او دانست کہ نفرت من  
از و تا چہ باشدے فرمود در رویشی راحت تمام است و از آفتہا ہمین غایت کا  
در رویشی در سختی آں باشد کہ اورا فاقہ باشد و آں شب کہ فاقہ افتد اورا شب  
سراج بود وے فرمود در رویش را باید ستہ روز بیاسپے خورد وے فرمود در رویش  
را باید سیر بخورد و دیر نخسپد باید کہ فطورے و محجورے وایم باشد بقدرے تا  
نفس کہ مرکب راہ حق است از پاسے در نیاید وے فرمود کمال مردم چہار

تکبیر

بسی انگیزان

چیز است قلت الطعام وقلت الكلام وقلت المنام وقلت صحبت مع الانام و  
 نے فرمود کہ از ائمہ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نقل است  
 کہ بگو بند و ملکوت را بگزینگی و تنگی و نے فرمود کہ مولانا علامہ والدین اصولی  
 سخت بزرگوار کسی بود تا سہ روز گرسنہ بودے چنانکہ در سبق گفتن گفت  
 بد ہاں آمدے و نے فرمود در بحر بقدر ما یطلق علیہ الاسم پیش بخور دے و نے  
 فرمود تا مردم بر خود تنگ نگیر و نیاساید از خوش خوردن و خوش گفتن کما کہ  
 پیش نزو د بزرگے گوید بیت خوردن برائے زیستن و ذکر کردہ است  
 تو متفقہ کہ زیستن از بہر خوردن است و کاتب حروف بخط مبارک سلطان  
 المشایخ نبشتہ دیدہ است اخترت صوم الذہر بعد ما سالت نفرا  
 فاجابوا جوا بآ واحد اسالت الاطباء عن اشفاء الداء قالوا الجوع  
 وقلت الطعام وسالت العباد عن انفع الاشياء فی عبادہ الرحمن  
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت الزهاد عن اقوی الاشياء  
 فاجابوا الجوع وقلت الطعام وسالت العلماء عن افضل الاشياء  
 علی حفظ العلم قالوا الجوع وقلت الطعام وسالت الملوك عن  
 اطیب الادام قالوا الجوع وقلت الطعام قال ابو طالب المکی مثل  
 المؤمن مثل الذہر لا یحسن صوته الا بخلاء جوفہ وعنه علیہ السلام  
 طلبوا الخیر من بطون شیعہ ثم جاعت فان الکفر فیہا باقی ولا  
 یطلبوها من بطون جاعت ثم شیعہ فان اللوم فیہا باقی الجوع  
 مظنہ الاصول ومطیۃ الوصول وفی الحدیث اذا احب اللہ  
 عبد ا فی مواضع الطعام الرخیص وقال علیہ السلام رضی اللہ عنہ الحجاج  
 خیر من بکاء الشبعان وقال بعضهم ما جمعت فی داری طعام یوم  
 دلیلہ وما شبعت منذ اسلمت لان الشبع یکنی بالکفر قال حماد  
 ابن ابی حلیفہ دخلت علی داؤد الطائی والباب مغلق فسمعت

يقول اشتھيت البقل واطعمتک تم اشتھيت التمر لتبک ان لانا کل  
 ابدًا قد خلت فادھو حدہ قال المالك ابن دینار من ترک اللحم اربعین  
 يوماً نقص عقله وانا ما اكلت عشرين سنة وعقلی کامل یوم یزید واز  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس المدرسہ الغریز شعوان الذ  
 الناس ین شغل بالاكل واللباس ۛ خواجه حکیم شنائی خوش گوید ابیات

بهر کش امروز قبله مطبخ شد	وآنکہ فرداش جابد ورنخ شد
آدمی را درین کهن برنخ	هم بر مطبخ در دست در ورنخ
بهر کم خوردن است بے آبی	دهن بند و نطق اعرابی
چوں خوری بیش پیل باشی تو	کم خوری جبریل باشی تو
خو اندک فنزوں کنند حکمت	خو بسیار کم کن علمت ۛ
لقمه گر کنی ز خوردن بیش ۛ	هیضه آر و کلید کلخن بیش
باضمه چوں بد و نبرد ازد	ازرنج کلخن دگر سازد ۛ

نکته

تلمذہ در بیان کسوت اہل تصوف کاتب حروف بخط مبارک حضرت  
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ است الثوب الابيض اولی بقولہ  
 علیہ السلام خیر ینا بکم البیض قال علیہ السلام اللبسوا  
 الثیاب الابيض فانھا اطہر و اطیب کفتوا فیھا موتا کم ات المشایخ  
 اختاروا الذرق للمرید لثلاثہ معان الاول لکونہ متحملاً للوسخ ولا یشوش  
 الوقت بغلہ والثانی لانہ اختص باهل المصائب وھم اھلہا  
 لتضییع الاوقات التی مضت فی غیر طلب الحق سلطان المشایخ  
 ۛ فرمود کہ درویشی در غایت مشغولی بخدمت شیخ شیوخ العالم فرید الحق  
 والدین قدس المدرسہ الغریز برسی چند گاہ بخدمت ایشان بودہ جائزہ  
 اک درویش بغایت ریگس شدہ روزی او را گفت کہ جامہ ما چرا  
 نہ شوی چوں او بحق مشغول بود جو اے نگفت چوں بالحاج رسید نہ کہ



جامه چراغ نمیشوی بجز تمام گفت که فرصت جامه شستن کجاست سلطان  
 المشايخ فرمود هر بار که جواب آل درویش بدال عجز و مسکنست مرایا آید  
 عجز و مسکنست وینتی در من پیدا شود و الثالث اهن من عاداتهم لبس  
 الالوان الممت لونت بلی ان الالوان المشاهدة لهم وللنفس لوان ولها رقة  
 الالوان بالنفس لمطهنية مظلمة فاختلف به نور الذکر والرزق يتولد من  
 امتزاج السواد والبياض نوار النفس تارة تكون ازرق تم اخضر و انوار  
 القلب تارة تكون ابيض وتارة تكون اصفر و تارة تكون ازرق وتارة تكون  
 احمر فاختلفوا الصوفية الارزق لما فيه اظهار العجز ولهذا قال بعضهم  
 لو عرف اين منصور حق المعرفة لكان قوله انا التراب عرض قوله انا الحق وتركوا  
 الاسود مع انه حمل لعين احدهما الاحترام العباسية والثاني احترام  
 عن التشبيه بالكفار العتابية روى ان النبي صلى الله عليه وسلم اتاه رجل  
 وعليه ثوب معصر فقال لوان ثوبك هذا كان في تنبور اهلك او تحب قتلا  
 اهلك لكان خيرا لك فجعله الرجل في التنور ثم اتى قال عمر ما فعلت الثوب  
 قال صنعت ما امرتني فقال ما كن امرتك فلا بقيت على بعض نساءك  
 اى صرفت ثمنه الى دقيق تحبوه او حطبت تطبخ به فاذا من السالك عن  
 نفسه فله ان يلبس اى الناس شاء عن البر ابن عازب ما رايت احدا  
 في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وعليه عمامة سوداء  
 وفي روايته سوداء حر قانية قد اخرج طرفها على كفيها اى صلى نور ما اخرجته  
 النار و حديث عمر اذ ان يستبدل لعمالة لما راى من ابطالهم في تنفير امر  
 فقال اما عدى فقال عربى بعمامة الحر قانية حبة صوف بوشيرين سنت است  
 اهدى و حبة لمرسول الله صلى الله عليه وسلم جبين فلبسها حتى تمخ قمامات رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم في الصوف وعليه احد عشر رقعة ومات ابو بكر في الصوف  
 وعليه اثني عشر رقعة ومات عمر في الصوف وعليه ثلاث عشر رقعة

اہل قباچہ بسیار پوشیدہ اند قال عبد الرحمن اتی عمامہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فد لہا بین یدی ومن خلفی دستار رسول عمرہ بالکلا  
 عقد کردہ و زینہ سلطان خوارزم شاہ دیدہ اند بانقل رسیدہ است و  
 سرویل عورت پوش است در طریقت نشاید کہ نظر غیرے بر وی افتد  
 و کشیدن سرویل ابتدا بپاے چپ کند و در پوشیدن بپاے راست نکتہ  
 در بیان ادعیہ ماثورہ کہ از شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
 سرہ العزیز منقول است از حضرت سلطان المشایخ الفواید النبوی سمعت  
 من شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ قال عزمنا غنموالدا  
 عند الرقۃ فاند مقررۃ بالاجابۃ زوی ان ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ  
 علیہ را می حضرت العزات جل جلالہ فی المنام وتعلم هذا لدا بتعليم  
 الحق وقال عز وجل كم تسال حاجات اللغو وما لا یغیتک فقال یا اربا  
 کیف اسالک الحاجۃ واطلبها عندک قال عز وجل قل الہی رضی  
 بقضائک وصبر ف علی بلائک واورعنی شکر نعمائک واسالک تمام نعمتک  
 ودوام عافیتک اللهم جیننی فی قلوب المؤمنین خواجہ فرمود سر کر اکار  
 یا ہمے پیش آید شب پانزدہم ماہ مستقبل قبائش نبی نوزدہ ہزار بار بگوید  
 والہ المستعان و ہر بار کہ ہزار تمام شود سر بسجہ نہاے ہر بار بگوید آمین کہین  
 آمین بعدہ حاجت خواہد حق تعالی ہمت اورا مکفی گرداند بیشک او صافی  
 شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین هذا الدعاء بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی  
 الاسلام الحمد للہ علی السنۃ والجماعۃ الحمد للہ الذی علمنا علما  
 نافعا ولم یتزکنا عیماں القلوب الحمد للہ علی الصحۃ والسلامۃ  
 الحمد للہ الذی اذهب عنا الغضب ولحد والحزن ولم یجعلنا  
 من المفضومین علیہم الحمد للہ بكل نعمۃ و دینا و ربنا الحمد للہ علی التوفیق  
 والحمد للہ علی کل حال الحمد للہ علی نعمائہ فی السیر والعلائیۃ الحمد للہ

رب العالمین الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان سرینا لغفور  
 شکور الحمد لله الذی اجلنا دار المقامه من فضله اوصافی شیوخ  
 شیوخ العالم بهن الدعا اللهم ادخل فی قلبی السهرور و اذهب  
 عنا الهم والحزن سمعت من شیخ شیوخ العالم قال رسول الله صلی  
 الله علیه وسلم ان القلوب تصد اء کما یصد المرقه قیل فما جلاءها  
 یا رسول الله قال ذکر الموت وتلاوت القرآن قال النبی عزمر ان الله یتحی  
 من العبد اذا یرفع الیه یدیه ان بردهما خائضین علمنی شیخ شیوخ العالم  
 ربنا انما بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبا مع الشاهدین اللهم جعل  
 من بین یدینا نوراً ومن خلفنا نوراً واجعله فایداً وضیاءً ودیلاً  
 الی جناتک النعیم و دارک دار السلام مع الذین انعمت علیهم من  
 البنین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولدک رفیقاً  
 اوصافی شیخ شیوخ العالم بسم الله الرحمن الرحیم ات نفسی تقویها  
 وزکها انت خیر من زکها انت ویها ومولها فاخضرها واقبل  
 معدرتها اللهم انت لی کما احب فاجعلنی لی کما تحب اللهم  
 اجعل سریرتی طاهره وخیراً من علانیتی طاهره وصالحه اللهم  
 ارزقنی حسن الاختیار و صدق الاقتدار و صحبته الخیار والابرار  
 یا خالق الجنة والنار مناجاه علمنی شیخ شیوخ العالم الهی ضاقت  
 المذاهب الا یدک وخابت الاموال الا لدیک وانقطع الرجاء  
 الا عندک وبطل التوکل الا علیک رب لاتذرنی فراداً وانت  
 خیر الوارثین وبحق انزلناه وبحق نزل وبحق کهیص وحسم  
 عسق وصلى الله على محمد واله اجمعین وساطحان المشایخ ے فرمود  
 که از شیخ شیوخ العالم فرید بحق والدین شنیده ام که در وقت مناجات  
 از حضرت صمدیت این باید خواست پیوست از حضرت توحید چینه بخوانم

وقت خوش وآب دیدہ و راحت دل بہ علمنی شیخ شیوخ العالم اللهم ان دخل  
الشک فی ایمانی بک ولم اعلم بہ تبیت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله  
اللهم ان دخل الکفر فی سلامی ولم اعلم بہ تبیت عنه و اقول لا اله الا الله  
محمد رسول الله اللهم ان دخل الشک فی توحیدی بک لم اعلم بہ تبیت عنه  
و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل الشبهة فی معرفتی بک  
و لم اعلم بہ تبیت و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله اللهم ان دخل النفاق  
فی قلبی ولم اعلم بہ تبیت عنه و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله لا حول  
ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلى الله على خیر خلقه محمد وآله اجمعین  
تکلمتہ در بیان ادعیه ما ثوره کہ از حضرت سلطان المشایخ قدس الدرر  
العزيز منقول است سلطان المشایخ قدس الدرر العزيز فرمود بندہ  
بوقت دعا معصیتہ کہ کردہ باشد ہیچ پیش خاطر نیار و هیچ طاعتی نیز اگر طاعت  
پیش آر و عجب باشد و دعاے معجب مستجاب نشود و اگر معصیت پیش آرد در آن  
سستی آرد پس وقت دعا نظر خاص بر رحمت حق باشد و موقت باید بود و البتہ اس  
و عامتجاب است وقت دعا ہر دو دست متصل یکدیگر باید داشت و نیک بلند باشد  
داشت و همچنین صورت باید بست کہ کوئی ہمیں زماں چیزے بردست او خنہ  
انداخت و رانناے اس فرمود کہ دعا تسکین دل است خداے عزوجل میداند  
کہ چہ مے باید کرد و مے فرمود کہ دعا قبل نزول البلاء باید خواند چوں بلا از بالا نازل  
مے شود و دعا از فرو بالا میرود و رہو یکجا مے شود متعارضان اگر دعا را قوتے  
باشد بلا را باز گرداند و اگر نہ فرو آید ملائم اس حکایت فرمود چوں نداے بلا  
منزل نیشاپور رسید حاکم آنجا کن شیخ فریدالدین عطار فرستاد کہ دعا بکن اوجوب  
گفت وقت دعا گذشت اکنون وقت رضاست بعد ازاں فرمود کہ بعد نزول  
بلا ہم دعا باید خواند اگر چہ بلا دفع نشود اما صعوبت بلا کم شود و بعدہ  
فرمود چوں بلا نازل شد باید کہ ازاں بلا ہیچ کراہیت ندارد و فرمود

و فرمود کہ مکملان این معنی را مگر اندک هرگز تصور ندارد کہ کسی را مکر و پند برسد  
 اورا از ازل کراسته نباشد فرمود این را جوابهاست یکے آنکہ بسیار باشد کہ مردی  
 کہ در راه میرود و خارے در پائے او خلد و خوں میرود و او چنان تعجیل میبرد و در  
 او مشغول پنجه نیست کہ اورا از ازل خبر نیست و نیز در محاربے یکے مشغول است و او را  
 زخمی میبرد و او چنان مستغرق حرب است کہ اورا اصلا از ازل آگاهی نیست چوں  
 بمقام خود میرسد معلومے شود بعد از ازل فرمود کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمة الله  
 علیه جائے نبشته است کہ مردے را با تہام گرفتند و او را ہزار چوب زدند کہ بیج  
 چرخ نکرد و آن رائے ظاہر نشد از دہر رسیدند کہ این چہ حال است گفت در  
 آنحال کہ مرا میزدند معشوق من در نظر من میگردید و مرا در نظر او بیج درو ز رسید بعدہ  
 فرمود چوں استغراق این معنی کہ گفتہ آمد از ازل در دہا خبر ندارد و آنکہ مشغول  
 باشد بطریق اولی و این معنی را حقیقت لایق تر آدمیم بر سر ادعیہ ما ثورہ کہ منقول است  
 از سلطان المشایخ کہ مے فرمود بعضے یاران را کہ شما را بگویم مقالید السموات  
 و الارض چیست این دہ تسبیح است بعدہ فرمود ہر یکے را صد بار بگوید تا ہزار بار  
 شود و یادہ بار ہر روز بگوید تا صد بار شود اول لا الہ الا اللہ وحدہ تا آخر  
 دوم سبحان اللہ و الحمد للہ تا آخر سیوم سبحان اللہ بحمہ سبحان اللہ  
 العظیم و بحمہ تا آخر چہارم سبحان الملک القدوس سبعون و سبعون و  
 رب الملائکۃ و الروح پنجم استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم و اسالہ  
 التوبۃ ششم اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت ولا ارجو  
 قضیت ولا یلتفع ذالجل منک الجذل ہفتم لا الہ الا اللہ الملک الحق البین  
 ہشتم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض و السماء بسم اللہ الذی  
 لا یضل مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء و هو السميع العليم ہم در  
 اللهم صل علی محمد عبدک و نبیک و حبیبک تا آخر دہم رب اعوذ بک  
 من ہزات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضر و ن و مے فرمود اسم اعظم

بزبان عربی یا حی یا قیوم است و بزبان سریانی ایہا اشعلہ میا و بزبان فارسی امید  
 امیدواران و میفرمود از خواجہ ابراہیم اوہم سوال کردنکہ اسم اعظم یاد داری بگو جواب  
 گفت معذرت از لقمہ حرام پاک دار و دل از محبت دنیا دور کن بعدہ بہر اسم  
 کہ خدایا بخوانی ہماں اسم اعظم است و مے فرمود ہر کہ ایں کلمہ بیست و پنج بار بخواند  
 نزدیک خداے عزوجل از جملہ ابدالان باشد اللہم اغفر لہم محمد اللہم ارحم  
 امۃ محمد اللہم اصلح امۃ محمد اللہم فرح امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد  
 قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرمود بخدمت سلطان المشایخ  
 عرضداشت کردم کہ محمد حاجی ایں بندہ را در راہ پیش آمدہ بود مے گفت  
 کہ از اں باز کہ از سفر حج آمایم در خانہ آرا مے نام گاہ میخوانم کہ سفر کنم گاہ  
 مے گویم مفارقت غریزان نیکو نیست التماس من آنست کہ از باطن مبارک  
 سلطان المشایخ استمداد دعاے بکنی نیت مرا از حضرت حق التماس نیست  
 جز ایں کہ التماس کنم از لیت دعاے راہ را کہینہ فرحتے پیدا شود حال ایں بود  
 بر آسے جہاں آراے حضرت سلطان المشایخ گذرانیدہ شد فرمود اورا  
 بگوئی آیتہ ہوالذی انزل المسکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمان  
 مع ایمانہم واللہ جنود السموات والارض وکان اللہ علیمًا حکیمًا ہر روز  
 ہفت بار بخواند و در وقت خواندن دست راست بر سینہ فرو آرد ہمیں  
 جملہ مداومت کند از آنچہ شکایت میکند خلاص باید بدیت دعاے درویش  
 ایں سخن کہ میگویی بگو ہر چہ تو گویی موجبہ است و تثنیہ و مے فرمود  
 بر آسے دفع تنگی معیشت ہر شب جمعہ سورہ جمع باید خواند شیخ شیعہ العالم شیخ  
 کبیر ہر شب آدینہ فرمودے و من ہر شبے میگیم و لے بر آسے خود ہرگز نخواستم  
 سبب آنکہ ہر گونہ کہ اورا بیاید بار در زمینیاں حکایت فرمود و وقتے بر جمعیتے  
 گذشتم کہ ایشان در لباس صوفیاں بودند ہمانا کیے از ایشان با دیگرے مے  
 گفت من چنین خوابے دیدہ ام دیگر تعبیر کرد کہ نیکو جوابے است روزگار تو خواند

ساخت و ہیا خواہد شد من خواستم کہ باو بگویم اے خواجہ دریں لباس کہ توئی  
اہل این لباس بچنین تعبیر ناکند باز در خاطر کردم کیا سے جواب اویم ہیچ گفتیم  
از ایشان بگذشتم وے فرمود کہ وقتے شنیدہ ام کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین  
ذکر یا قدس السمرہ العزیز پسہ خود را نور اسد مرقد ہما دعا آموختہ است طلب  
کردم آنرا یافتہ مرا کہ دعا لفظ بود یا سبب لاسباب چوں لفظ محض اسباب  
است بحرست خرقہ شیوخ العالم کثرت دیگر در آں دعا ندیدم وے فرمود  
شیخ صدر الدین از شیخ الاسلام بہاؤ الدین قدس السمرہ العزیز پرسید  
کہ این دعا چہ وقت باید خواند فرمود بعد ہر فریضہ وقت خفتن دعا اینست اللہم  
انک تعلم سریری و علی نیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلای  
و تعلم ما فی نفسی فاعف عمنی الذنوبی اللہم انی اسالک ایماناً یا باش قلبی یقیناً  
صادقاً احتی علی علم انک لن یصیبی الا ما کتبت لی و رضایا قسمت لی یا ذی  
الجلال والاکرام امیر حسن رحمۃ السد علیہ عرضداشت کرد کہ مرد ماں میخواند  
اعینونی عباد اللہ یرحمکم اللہ مقصود بندہ اینست کہ معونت از غیہ حق خواستن  
چگونہ باش فرمود کہ این دعا خواندہ اند و دریں عباد السد مخلصین مسلمین مضمحل  
است روا باشد کہ بخوانند کہ بزرگاں ہم خواندہ اند و شیخ نجیب الدین شہو  
خواندے وے فرمود شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر را در خواب دیدم مرا فرمود یا  
ہر روز صد بار این دعا بخوانی کالہ الا اللہ وحده لا شریک لہ الملک  
ولہ الحمد وهو علی کل شیئی قدیر بیدار شدم این دعا را ملازمت کردم  
و با خود گفتم دریں فرمان مقصود سے خواہد بود بعد ازاں در کتب مشایخ بنشتہ  
دیدم ہر کہ ہر روز صد بار این بخواند بے اسباب خوش زید و انتم کہ مقصود  
شیخ این بود بعدہ یکے از حاضران گفت این دعا دہ بار ہم آئدہ است در  
حدیث است ہر کہ این دعا را دہ بار بخواند چنانست کہ دہ برزہ آزاد کردہ  
باش بعد ازاں فرمود کہ یکبار دیگر ہم شیخ شیوخ العالم در خواب مرا فرمود کہ

بعد صلوٰۃ عصر سورہ بنا چند بار بخوانی گفتیم یکبار فرمودہ پنج بار بخوان چنانکہ در نکتہ  
اوراد و روضہ تحریر یافتہ است بعدہ فرمود کہ طاعتے و در دے کہ از نفس حسب  
نعمتے پذیرفتہ میشود و اداے آں راتے دیگر است انگاہ فرمود کہ چند روست  
کہ من بر خود واجب کردہ ام و چند ورود دیگر است کہ از خواجہ خود یافتہ ام میان  
ہر دو ورود تفاوت بسیار است و مے فرمود برائے بر کمدن حاجات مسببات  
عشر علاحدہ باید خواند و مے فرمود ہر کہ بعد نوافل در گوشہ شود و خلوت صد بار  
دست بالا کردہ سوے آسمان یا رب گوید ہر چہ از خدا بخواد بیدار و اگر ہزار  
بار بگوید بیشک حاجت بر آید و مے فرمود ہر کہ حاجتے پیش آید تکبیر بسیار گوید اگر  
بسیار خواند صد بار بگوید و ہر کہ از خواب بیدار شود از حق حاجت بخواد بیدار و  
مے فرمود جعفر خالدی راجعۃ اللہ نگینہ بود و رے در کشتی سوار شد خواست  
کہ ملح را چیزے بدہیچوں جامہ باز کرد آں نگینہ در دجلہ افتاد و برودعائے  
بود و مجرب آں دعا را میخواند و قتے کتابے را مطالعہ میکرد و در میان اوراق آں  
نگینہ یافت دعا اینست یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ جمع علی ضائق  
و مے فرمود اگر قتے از درویش قوت شدہ باشد برائے باز یافتن آنوقت ہمیں  
دعا بخواند و مے فرمود ہر کہ مے پیش آید سر سجدہ نہد این دعا بخواند اللہم  
اٰلہ نستفتحک یا مہجی ابن زکریا یا مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک  
نستعین بعد ہر نمازے چند بار در سجدہ بگوید تا آں ساعت کہ ہم بکفایت رسد  
و مے فرمود ہر گاہ کہ مردم ہر رے دشمن روزنایں ناچارے بزرگو از بخوانند  
دشمن قہر گر و دیار سبھی رخ یافت و س یا فخر یا ودود و مے فرمود کہ شیخ  
مشیر بخ نام فرید الحق و الدین قدس اللہ سرہ العزیز برائے من بنشتہ  
است کہ میان نماز پیشین و نماز دیگر روز چہار شنبہ غنیمت دارد و یارے از  
سلطان المشعل پنج پرسید کہ بنہ را بدعائے مطول رغبت نمی باشد فرمود  
ہمیں دعا کافیست اللہم انی اسالک ان لا اسالک بسواک بعدہ فرمود



کہ از دعا مابدر پسندہ کردہ ام و مے فرمود در شہر دانشمند سے بود بزرگ وقت  
پسر اورا ببادشاہ عہد کا سے افتاد و پسر اورا پیش بادشاہ بردنکاش دانشمند  
بیکہ ست مصحف و بیکہ ست صحیحین گرفتہ روئے سوئے قبلہ آورد و بایستاد و از  
حضرت عزت نجات پسر و سرخروی او طلبید بہ برکت ایں پسر و سرخروی یافت  
و مے فرمود ہر کہ سورہ یوسف یاد گیرد و آں را ہزار بار بخواند ابواب نعمائے  
والائے حق بر و کشادہ گرد و بعدہ فرمود پسر مولانا جمال الدین ہا نسوی دیوانہ  
شدہ بود و وقتے بہوش باز آمدے و ہوشیارانہ سخن گفتے پسر سے اہل دانشمند  
بود چند روز در مائشی مرا با او صحبت شد روزے اورا ہشیار یا فتم پر سیدم از  
کے باز شمارا ایں حال آغا ز شدہ است گفت از انگاہ کہ پدرم از خدمت  
شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین یکہزار بار خواندن سورہ یوسف آوردہ  
پر سیدم تمام ہزار بار خواندہ آید گفت اثر آں مے بینی و مے فرمود سید کا بیما  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہجت امیر المؤمنین حسن و حسین ایں تعویذ نوشتن فرمود  
اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان و ہامۃ و عین لامۃ  
دریں محل قاضی محی الدین کا شانی عرضداشت کرد کہ تعویذ در گردن تعلیق  
کردن آمدہ است فرمود نے یا باز متصل باید بست معلق نے شاید بعدہ ایں  
حدیث فرمودند ان النبی عمر نہی عن التمایم و التولیت تمامیم ہر مے  
کہ در گردن آویزند جمع تیممہ است و تولیتہ انچہ نویسند برائے دوستی زنے مر  
مروے را یا دوستی مروے مرز نے را ایں بہر دو سہنی است مگر تعویذ و میفرمود  
کہ وقتے شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر بنی مت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار  
قدس اللہ سرہ العزیز عرضداشت کرد کہ خلقے از من تعویذ سے طلبہ فرماں  
چیت بنو لیم بدہم شیخ قطب الدین فرمود کہ نگار بردست تست و نہ برد  
من است و تعویذ نام خداست مے نویس میدہ و مے فرمود مرا بار بار در خوا  
گہ شتے کہ اجازت نامہ تعویذ نوشتن بطلم بفرستے صالح وقتے مولانا بدر الدین سہلق

کہ او تعویذ بنشتے حاضر نبود و خلقیہ کجرت تعویذ خواستن آمدہ بودند مرا اشارت  
 کرد کہ تعویذ تو بنویس کتابت من بسیار شد دریں میاں شیخ زوے سوے  
 من کرد و فرمود کہ ملول شدی گفتم وقت شیخ حاضر است انگاہ فرمود کہ من  
 ترا اجازت کردم تا تو تعویذ بنویسی و بدہی بعد ازاں فرمود کہ مساس دست  
 بزرگان ہم کارے دارد و سوے فرمود وقت سحر ہم وقت خوش است و رد  
 آن یعقوب النبی علیہ السلام انما قال سوف استغفر لکم ربی لیل  
 عونی وقت السحر فقیل انہ قام وقت السحر دعا اولادہ یونون  
 خلفہ فاوحی اللہ الیہ قد غفرت لہم وجعلتہم انبیاء و فرمود خواجہ حکیم  
 علی ترمذی ہزار بار حضرت عزت را در خواب دید کہ ہار عر خداشت کرد کہ در  
 دنیا چہ دعا خوانم فرماں شد این دعا بخوان بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی  
 یا قیوم یا احنان یا منان یا ابدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاكرام  
 اسالك ان یحیی قلبی بنور معرفتك یا اللہ یا اللہ یا اللہ و بعضے گویند  
 عرضداشت کردی ہرگز از زوال ایمان فرمان شد میان سنت و فریضہ  
 نماز بار بار و چہل و یکبار ہمیں دعا بخوان و فرمود در سحر گاہ ہفت بار و در  
 اوقات مرجوعہ نیز این دعا بخوان کہ من بے واسطہ کسے یافتہ ام  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اجلنی محبالک و امتنی محبالک والغنی  
 فی تحت اقدم کلاب احبائك و در حدیث آمدہ است اللہم انی اسألك  
 احب من احبک الی اخرہ و فرمود مرا ہمایہ بود او را چند سال  
 نار و بسیار شدے ہمدراں زحمت مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ العالم  
 شیخ کبیر شد آں ہمایہ مرا گفت کہ چوں بخندمت شیخ کبیر برسی تعویذ برا  
 من بخوان ہی القصہ چوں بخندمت شیخ رسید حکایت آں یار گفتم و تعویذ  
 بخوانم شیخ مرا فرمود کہ ہم تو بنویس سلطان المشائخ نے فرمود من تعویذ  
 بنشتم و بدست مبارک شیخ دادم شیخ شیوخ العالم مطلع کرد و فرمود او را بدہی

چوں بشهر آدم آں تعویذ بدو دادم باقی عمر او را نار و تشدیکے پرسید در آں  
 تعویذ چه نوشتند فرمود الله الشافی الله الکافی الله المعافی وے فرمود فی الجحیر  
 قال جن الله محمد اعنما ما هو اهلہ ابعت سبعین کاتب الف صباح  
 وے فرمود پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر بار کہ جبریلؑ  
 آمد وصیت کرد بخواندن این دعا اللهم اذقنی طیباً واستعملنی صالحاً  
 و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جاے جبریلؑ وقال مر الله  
 تعالیٰ قل لا متک لا حول ولا قوة الا بالله عشرا عند الصباح وعشرا  
 عند الماء وعشرا عند النوم یرفع عنهم عند النوم بلوی الدنیا  
 وعند الماء بکبد الشیطان وعند تصباح غضبی و نیز بخط مبارک  
 سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام جاء رجل الی عابد وقال ادع الله  
 فرفع یدہ وقال اللهم ارحمنا به ولا تعذبہ بناری یا خلاص ولا  
 تخذ به بریاء ینا فی الاعمال وے فرمود بعد از نماز خفتن پیش از و  
 تر یکبار نود و نہ نام باید خواند و در خواندن این ثواب بسیار است وے  
 فرمود و ہر کرا حاجتے پیش آید بعد از ہر فرض ہفتاد بار بگوید یا شفیق یا رفیق  
 تجتبیٰ من کل ضیق حاجت بر آید و ثویان رضی اللہ عنہ گفتہ است من  
 از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم ے گفت ہر کہ این کلمات بوقت  
 خفتن بخواند مراد خواب بیند اللهم رب البیت الحرام و الشہر الحرام  
 و الکن و المقام اقرء روح محمد منی السلام بر اسے بر آمدن حاجات  
 ہر کہ این دعا بخواند غرض او حاصل آید دعا نیست یا حی یا حلیم یا عزیز  
 یا کریم سبحانک یا کریم لو کنی کا رصعب را سلیم بحق ایاک نعبد و ایاک  
 نستعین خواجہ اقبال خادم سلطان المشایخ ے گفت من بجهت  
 ہمے صعب سے صدمہ بار خواندم خدا یتعالیٰ آسان گردانید و خواجہ علی زبیلی  
 بخد مت سلطان المشایخ ے گفت کہ از شیخ بدر الدین غزنوی شنیدم

وادروایت کرد از شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قیس السمرقندی العزیز برک  
 دفع التفات و قضاے حاجت دو رکعت نماز تجدد و ضوئیکندارد و هر چه  
 خواهد از قرآن بخواند و بعد از فراغ پانصد بار درود گوید و زانو راست برگیرد و دو  
 رخساره برزانو نهد و بزبان پنج خواهد و ساعتی بچنین بنشیند بر آن نیت که  
 گذارده باشد حق تعالی حاجت او برآرد شیخ بدر الدین غزنوی فرمود مرا  
 التفاتے بوجپنیں کردم غرض حاصل شد و فرمود که بزرگے گفته است  
 در خزائن بعضے ملوک حقه یافتہ بر آں پوستے و بر لہر آں نوشتہ بودند هذا  
 شفاء من کل غم بسم الله الرحمن الرحيم بندہ در شب تاریک دو رکعت نماز  
 گذارد و بعد سلام بگوید اللهم ان ذا النون عبدك وبنیک دعاك من  
 ضل اصابه و ناداك من بطن الحوت فانك قلت فاستجبنا له ونجيناه  
 من الغم و كذلك نبی المرصنين اللهم فانی عبدك و ابن عبدك و  
 امتك انا صتی بیدك ادعوك بضر اصابنی و اقول كما قال یونس  
 علیه السلام لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمین فاجاب  
 لی كما استجب لیونس فانك لا تخلف الميعاد و انت علی كل شئ  
 قدير و فرمود علامت قبول نماز این دعا بخواند اللهم انت السلام  
 و منك السلام و تباركت یا ذا الجلال و الاکرام و از سلطان المشایخ  
 سوال کرد مذ بزرگی هر نمازے و دعایے که فرموده است از حضرت صلی الله  
 علیه و آله و سلم شنیده است یا از صحابہ کرام و خواجہ اولیس قرنی رضی الله  
 عنهم این نماز یا که فرموده است و سورة فاتحین کرده و عامسعی کرده این  
 این از کجاست فرمود که انفعی از الهام هم باشد بعد از آن فرمود که پیش ازین  
 چوں من از دہلی بخدمت شیخ شیوخ العالم در اجودہن میرفتم این سئہ نام  
 میخواندے و میرفتے کہ یا حافظ یا ناصر یا معین و این دعا من از کسے نشنیده  
 بودم بچنین بر نسبت فتن خود بخدمت ایشان دیاری خواستن از حق این

ستم نام بگفتی بعد از امتیاز عزیزی مراد عاکی بنشسته داد و دعا این است  
 یا حافظ یا ناصر یا مبین یا مالک یا مؤمن یا کاف یا عبد یا کافر یا کافر یا کافر یا کافر  
 و من فرمود که بعد از اقامت این برائے استقامت توبه و سجدہ سہ بار بگوید  
 اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ ثَوْبَةً تُوجِبُ مَحَبَّتَكَ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَثَوْبَةً  
 از سلطان المشايخ برائے استقامت این دعا منقول است اللّٰهُمَّ  
 ارْزُقْنِيْ خَيْرَ دَارٍ مَعَ الْقُرْبَيْنِ وَالْإِحْلَاصِ وَالْإِسْتِقَامَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا  
 ارحم الراحمين و من فرمود که شیخ ابوسعید ابوالخیر مریدے را فرمود و بخواهی  
 کہ نزدیک خدا باشی این بیت بخوان تا آن وقت در آید بیت بے یاد تو من  
 قرار نتوانم کرد و احسان تر از شایسته تو انم کرد کہ بر تن من زباں شود و منموسے  
 یک شکر تو از هزار نتوانم کرد کہ بد عرض میدارد و کاتب حروف برائے مریدان صاحب  
 استغراق بر آنجمله خواجه مویید الدین عمر انصاری مے فرمود در آنچه من بخندست  
 سلطان المشايخ قدس السدسہ العزیز پیوند کردم سبب چند نفر آدمی کہ در  
 اهتمام من بود مذخا طر متعلق مے بود خدمت قاضی محی الدین کاشانی  
 و این دعا گوے و قتی یکجا بخندست سلطان المشايخ عرض داشت کردیم کہ  
 خاطر این بندگاں سبب این معنی ملتفت مے باشد ذوق مشغولے چند ال  
 نے یا بند و ردے نامزد حال این بندگاں شود تا اندک تعلق کہ مانده است  
 از برکت نفس مبارک سلطانات المشايخ دفع شود سلطان المشايخ روے  
 مبارک خود بجانب قاضی محی الدین کاشانی کرد و فرمود کہ امیر المؤمنین  
 علی کرم السد و جہہ ہر سال دوازده ہزار دینار بفقراے مکہ بدادے چوں از  
 امیر المؤمنین حسن رضی السد تعالی عنہ طلبیدند امیر المؤمنین حسن فرمود و امروز  
 عنان مطلق بدست معاویہ است از و بطلبند فقراے مکہ معذور نہ اشتند  
 گفتند و لیفہ بد خود تو بدہ و یا بر معاویہ نبویس تا او بدید امیر المؤمنین حسن خواست کہ برینجا  
 چیزے نبویس قلم بر کاغذ نہاد و نوک قلم شکست امیر المؤمنین حسن فرمود این تعریف الی او پس با

بر معاویہ چیزے خواہم نوشت بدیں سبب مغموم گشت شب آل حضرت رسالت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را در خواب دید حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود  
اے فرزند چرامغمومی گفت یا رسول اللہ چرا مغموم نباشم دو از وہ ہزار دینار  
امیر المومنین علی بفقر اے مکہ میدادند ایشان از مانے طلبند و مرا قدرت آل  
نیست کہ بدہم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تامل شد در اثناے  
آں جبرئیل صلوات اللہ بر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت یا محمد  
ہر گرا حاجتے دینی و دنیاوی پیش آید و کان کار تمشی نشود این دعا را در د خود  
ساز و آں ہم بکفایت رسد دعا اینست اللہم اذن فی قلبی رجاك و اقطع  
رجائی عن سواك حتی لا الرجوا احدٌ اعدیک رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام  
سہ کرت این دعا امیر المومنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ را در خواب تعلیم فرمود  
دریں میان صُرفہ از آسمان فرود آمد و بردست امیر المومنین امام حسن رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ افتاد امیر المومنین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ از بیت این خواب  
بیدار شد صُرفہ بردست مبارک خود دید تفحص فرمود و از وہ ہزار دینار بود امیر المومنین  
امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقر اے مکہ را طلبیدہ و نفیض ایشان بدیشان داد  
چوں سلطان المشایخ این حکایت تمام کرد و رے مبارک خود جانب منینے  
خواجہ مویٰ الدین کرد و گفت تو در خود این بیت ساز تا اندک تعلقے کہ در خاطر  
تست بکلی دفع شود بیت اینست بیت آمد کہ آنکہ عہد ہا تازہ کنم شد آنچه بد اے  
صنم گذشت آنچه گذشت بد عرض میدارد کاتب حروف برا خجملہ کہ کمال عظمت  
و کرامت سلطان المشایخ بنگرید ہر یکے را ازین دو بزرگ و راے مناسب  
بمال و معاملہ ایشان فرمود زیرا چہ قاضی محی الدین کاشانی بو فور علم و کمال  
تقویٰ آراستہ بود و خواجہ مویٰ الدین بکمال عشق و ذوق و محبت پیراستہ کاتب  
حروف بخط مبارک سلطان المشایخ بنشستہ دیدہ است از ائمہ المومنین عالی شہ  
رضی اللہ عنہا روایت مے کند و گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرا فرمود در اک فلان قبیلہ بردہ زنی است براسے من بہ بین چوں دیدم آتش  
 و بہفت اندام من افتاد گریاں باز گشتم اعرابے مرا پیش آگفت خواہی کہ آں زن  
 بمیرد گفتم خواتیم گفت شب برخیز و رکعت نماز بگذار در رکعت اول فاتحہ و اذان و کز  
 دہ بار در رکعت دوم فاتحہ و العادیات دہ بار بخوان بعد سلام صد بار لا الہ الا اللہ  
 وحده لا شریک لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و بیدار الخیر و هو علی  
 کل شئی قدیر و صد بار درود و ہفتاد بار یا غیاث المستغیثین اغثنی بک و ک  
 سوے آں قبایل کن و بگو یا من لیس کمثلہ شئی یا من لا یشہد شئی یا کافی  
 کل شئی اکفنی من کل شئی یا ذی الہ الجلال والا کرام و دم سوے  
 قبلہ فاقن مادر مومنان بچنان کرد آں شب آں زن برگ مفاہات بمردینا ہم  
 گفت یا عایشہ آں اعرابی جبریل بود و از شیخ نصیر الہ بن محمود رحمۃ اللہ  
 علیہ منقولست ہر کہ این دعا بخواند بر دست راست و آں دست بر کمر خود فرود  
 آر د بکرم اللہ تعالیٰ از رحمت ہوا سیر شفا حاصل شود بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ  
 لا الہ الا هو الحی القیوم و عننت الوجوہ للخی القیوم سلام علی نوح فی  
 العالمین سلام علی ابراہیم قلنا یا نازکی فی برداً و سلاماً علی ابراہیم  
 سلام علی موسیٰ و ہارون سلام علی آل یسین ما عندکم ینفذ الم اللہ  
 لا الہ الا هو الحی القیوم و ما عند اللہ باق استمسک ہیا الحق نہم بزرگ  
 خدای و بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از مقعد من برو بچنین چند  
 کرت ہر روز بخواند نکتہ و ربیان فضیلت قرات قرآن سلطان المشائخ و قی  
 السمرہ العزیز نے فرمود کتاب خداے عزوجل بر چہار چیز است عبارت و اش  
 و لطایف و حقایق عبارت مرعوام راست و اشارت مرعوام را و لطایف  
 مرا و لیا و حقایق را بنیاد را و نے فرمود وقت قرآن خواندن معانی آں بر دل  
 بگذرانند و باید کہ دل خوانندہ متعلق بحق باشد و جلال و عظمت حق بر دل بگذراند  
 بریں حرف یکے از حاضر اس سوال کرد کہ این معنی ہم متعلق بحق است چنانکہ

مرتبہ اولی بیان فرمودید فرمود کہ خیر آن بذات حق بود و این بصفات است  
 و دیگر در حالت تلاوت باید کہ انگسار حیا سے دروغالب باشد و این دولت  
 چہ لایق منست و مرا چہ محل این سعادت باشد و اگر این نباشد باید کہ بدانکہ  
 محاذی تلاوت خداست ہر آئینہ جزا سے دہد درین محل امیر حسن غلامی سنہی  
 عرضداشت کرد ہر بار کہ بندہ قرآن مے خواند پیشتر واضح آن انچہ معلوم باشد بدل  
 مے گذارند در اثنا سے تلاوت اگر دل بندہ بسودائے ویا باندیشہ مشغول شود  
 باز با خود بگوید این چہ اندیشہ و چہ سود است دل خود را بوضع مشغول کنم ہماں  
 زماں بر سر آیتہ رسم کہ آن آیت مانع آن سودا و آن اندیشہ باشد کہ در دل  
 گذشتہ باشد سلطان المشائخ فرمود کہ این معنی نیکو است نیکو نگاہاری و  
 مے فرمود قرآن را با ترتیل و ترویذ باید خواند کیے از حاضران پرسید ترویذ چہ باشد فرمود  
 ترویذ اک باشد در کہیتے کہ خوانندہ از وقتے و وقتے پھل آید مگر باید کرد وقتے پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بخواست چیز سے از قرآن بخواند گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم در  
 تسمیہ دل مبارک اورا وقتے پیرانیست باز مکرر کہ بخط مبارک سلطان المشائخ  
 نشتہ دیدہ ام قال جل دخلت علی عایشہ رضی اللہ عنہا وھی تصلی  
 الضحی والفرأی من اللہ علینا ووقینا عذاب السموم و ترد الایۃ فقمت  
 حتی ضللت فخر جئت الی السوف و اتممت فھی ثم رجعت وھی لکماھی  
 تردد و تنگی دے فرمود اگر روز سے ختم کند بسرعت خواندہ شود از برکتے خالی  
 نباشد فاما حد بسیار خواندن از آنست کہ در ستر روز ختم کند و کسانیکہ این ہم  
 نتوانند در سرفہ ختم کنند و کسانیکہ این ہم نتوانند در ماسہ ختم کنند دے فرمود در  
 ناظرہ خواندن دولت مس مصحف ہم زیادت باشد و مے فرمود یک سید پارہ  
 بسکونت حرفا بعد حرف خواندن بہتر از پانزدہ سید پارہ بسرعت خواندن و در  
 پشنس خواندن نور تلاوت بیشتر باشد و در رواں خواندن ہم از نور ظلی نبود  
 و در وقت خواندن دل را حاضر باید داشت و از خیالات و خواہرا حترز باید



کرد و اگر کسی بر معانی کلام اسرار مطلع باشد آن را بوقت خواندن بر دل میگذراند و باین  
 بهم که خیالات و خواهر هم در می آید نیکو است فاما اگر بر معانی اطلاع ندارد و از خیالات  
 و خواهر مسلم باشد مخصوص و مشغول میخواند این نوع بهتر و موثر است بعد از یک  
 از حاضران سوال کرد که شما هر روز چه مقدار میخوانید فرمود که یک سینپاره  
 و می فرمود که امام احمد حنبل حضرت عزت را هزار بار در خواب دید پرسید  
 یارب فاضل ترجیحی که مقربان بحضرت تو بدان تقرب نمایند چیست فرمای  
 آمد که قرات کلام من باز پرسید با فهم یا بغیر فهم فرمای شد هر گونه که بخوانند  
 و می فرمود شیخ جنید را نور الاسرار در واقع نمودند که ما را مرتبه که تو دار  
 می نمایم حجاب از پیش برداشته و مرتبه او بدو نمودند در غایت رفعت حمد  
 ثنا گفت و ثنا دانه گشت همدیگر حال مرتبه دیگر عالی تر از آن در نظر آمد متعجب شد  
 الهی آنچه این بنده خود را داده آن محض کرم و رحمت تست و شکر آن کجا تو تم  
 گذارد و لیکن درخواست بنده اینست که معلوم شود این کیست یافت این برادر  
 موجب چیست گفتند این مرتبه که اشک حافظ باشد اگر از قرآن محفوظ بود این مرتبه نیز دادند و عزیز  
 در مجلس از سلطان المشایخ فاتحه درخواست کرد تا قرآن یاد ماند سلطان المشایخ  
 فاتحه بخواند بعد فرمود که چه مقدار یاد گرفته گفت بقیاس شش فرمود که اندک  
 اندک یاد گیر و پیشینه را مگر میکن بعد فرمود که شیخ بدرالدین غزنوی راجع  
 اسرار علیه در خواب دیدم از او در خواب فاتحه درخواستم بر نیت یاد گرفتن قرآن  
 او هم در خواب فاتحه بخواند چوں روز شد بدیدن عزیز می فرمود و این خواب با او  
 گفتم از او فاتحه خواستم آن عزیز فاتحه بخواند و این فائده گفت هر که هر شب  
 بوقت خفتن این دعا را بخواند و قرآن یاد ماند و آیت ها اینست و الهکم  
 اللَّهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَافْتِرَاقِ  
 اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفَلَاقِ الَّذِي تَجْرِي فِي الْمُبْنَى مَا يَفْقَهُ النَّاسُ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ  
 مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ

وتصرف الرياح والسحاب المستخر بين السماء والارض لايات لقوم يعقلون  
 ویا رہے انیت یاد کرتین قرآن شہدیں باب نجدت سلطان المشایخ  
 عرضداشت کرد فرمود باید کہ پیش قاری بخوانی وقرات ابو عمرو یادگیری و  
 اول سورہ یوسف یادگیری و بخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام  
 اتاہ جبیریل وهو عند اضاد بنی غفاران اللہ یا فہک ان تقرأ الا امتنا  
 علی سبع اجزاء الوجہ وے فرمود شیخ شیخ العالم شیخ کبیر قرس السدرہ  
 الغریبہمت یاد کرتین قرآن اول سورہ یوسف فرمودے کہ یاد باید کرد تا بہر  
 آن حق تعالیٰ حفظ تمام قرآن روزی کند وے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود  
 است ہر کرانیت یاد کرتین قرآن باشد و بال نرسد و ہم در آن نیت از جہاں سفر  
 کنیچوں اورا بلور نہند فرشتہ بیاید و ترنجہ از بہشت آوردہ بدست او دہ انگس آن  
 ترنجہ ابتلاع کند تمامہ قرآن اورا محفوظ گرد و فردا چوں حشر شود او حافظ سبعوث  
 گرد و ے فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است اذا وضع حامل القرآن  
 فی القبرا وحی اللہ الی الارض ان لا تأکل لحمہ وے فرمود بعد از ختم سورہ  
 اخلاص کہ ثلث قرآن است سہ بار بخواند حکمت آن آنست کہ اگر در ختم کردن  
 جہاے نقصان شدہ باشد سہ بار سورہ اخلاص بخواند بارے ختم تمام شدہ باشد  
 وے فرمود بعد از ختم سورہ الحجہ بخواند و چند آیت بقر حکمت آنست کہ از پیغمبر صلی  
 اللہ علیہ وسلم رسیدند من خیر الناس فرمود الحال والمآل و حال کسے را گویند کہ در  
 منزل فرود آید و متحمل کسے را گویند کہ از منزل رواں شود و آن اشارت باں دارد آنکہ قرآن  
 میخواند بعد از ختم گوئی اوباز رواں میشود پس بہتر مردماں کسے باشد کہ چون ختم کن باز آغاز کند بعدہ  
 فرمود نہا نیچہ در تمامہ قرآن موجود است آن دہ چیز است از ان دہ چیز بہشت  
 در فاتحہ موجود است و آن دہ چیز کہ در تمام قرآن است کدام است ذکرات  
 و افعال و صفات و ذکر معاد و تزکیہ و تخلیہ و ذکر اولیا و ذکر اعدا و محابہ کفار  
 و احکام شریعت اما ان دہ چیز کہ بہشت در فاتحہ موجود است الحمد ذکر ذرات

رب العالمین ذکر افعال الرحمن الرحیم ذکر صفات مالک بنی مرالدین ایاک  
 نعبد و ایاک نستعین ذکر معاد اھل ناز ذکر تزکیہ الصلطا المستقیم ذکر تخلیہ  
 صلطا الدین انعمت علیہم ذکر اولیا غیر المغضوب علیہم والضالین ذکر اعدا  
 پس از وہ چیز کہ در جملہ قرآن است ہشت چیز در فاتحہ یافتہ ہمیں محتاجہ کفار  
 و احکام شریعت نیست و مے فرمود کہ صاحب کشاف در الحمد بنشہ است کہ  
 قرأت حسن بھری الحمد البکسر دانست و اک کسر دال بسبب محاورت لام  
 بند ہمدار و کہ حرکت این لام بمعنی است اما الحمد برفع دال و لام این قرأت  
 ابراہیم مخفی است الغرض صاحب کشاف گفتہ کہ قرأہ ابراہیم از قرأہ  
 حسن احسن است زیرا کہ حسن بھری کسر دال بسبب لام میدارد یعنی کسر لام  
 بند بمعنی است دال الحمد نیز مکسور باشد اما ابراہیم برفع لام بسبب محاورت دال  
 الحمد مرفوع دارد کہ حرکت دال از جہت عاملی است و ہر حرکت کہ عامل آزاد کہ  
 بگرداند قوی تر از اس حرکت بنی باشد و من اینجا استنباط کردہ ام و آن آنست  
 کہ دال الحمد یکسے ماند کہ اورا پیروی باشد کہ مے فرماید چنین باشد و لام بند یکسے  
 ماند کہ اورا پیروی نباشد و پیچناں کہ ہست و مے فرمود اگر کسی خواہد کہ  
 فال مصحف بیند و صحیفہ را صفحہ ستائے سطر ہفتم نظر کند کائنۃ و حی متزلزل اگر  
 صفحہ راستا بسم اللہ الرحمن الرحیم دیا ہفت اسم باشد خیر باشد دریں صورت تمسک  
 بآیت رحمت حاجت نباشد و مے فرمود چوں مصحف برائے فال بکشایند  
 باید کہ بدست راست بکشایند دست چپ با و یا رنگند امیر حسن علای بخیری  
 از سلطان المشایخ پرسید کہ مصحف در شکر چگونہ توان برد کہ محافظت آن  
 دشوار است فرمود کہ بپایہ بردن گاہ بلفظ مبارک راند و آنچه ہنوز اول عہد اسلام  
 بود چوں رسول صلے اللہ علیہ وسلم بلشکرے رفتے مصحف نئے بردند مے  
 ترسیدے کہ ناگاہ شکستے شود و مصحف بدست کفار افتد و آنچه اسلام قوی  
 شد بعد ازاں مے بردند باز عرض داشت کرد کہ جائے مصحف و خیمہ دشوار است

دار فرمود جانب سر جاسے باید کرد و جاسے پاک باید داشت نقل است کہ  
فرمود کہ سلطان محمود را بعد از وفات در خواب دیدند پرسیدند کہ خداے  
با تو چه کرد گفت شبے من در خانہ میخوابتم آسائشے کنم در آن خانہ طاقے بود در آن  
مصحف داشتہ بود من با خود گفتم این مصحف را از پنجابیوں فرستم در خاطر  
من گذشت کہ از راسے آسائش خود مصحف را چگونہ بیرون کنم الغرض آن شب  
بہ شب نشستہ بودم وقت نقل من شد مرا بیاں مصحف بخشیدند این

صدست صوت لے و رحمت حرف	ساختش را ز بس لطافت و طرف
بستہ از مشک پرده ہائے جلال	بہر نامحرماں بہ پیش جمال
نبود دل ہیچ شاں آگاہ	پردہ و پردہ را از شاہ
پردہ از شاہ کے خبر دارد	و اند آنگس کہ وے بصرد دارد
مغز و اند کہ چیت اندر مغز	کس چہ بیند مگر بصورت لغز
کہ ز ناحرے تو در پردہ است	حرف را زان نقاب خود کردہ است
ہمچنان است کہ لباس تو جاں	حرف قرآن ز معنی قرآن
جاں قرآن بجاں تو او خواندن	حرف را بر زباں تو او را ندن
شب و ہم خیال کیں بدر	باش آکہ کہ صبح دیں بدر
پردہ ہائے حروف بکشاید	ستر قرآن ترا چہ نمساید
پاک باید کہ پاک را بیند	خاک اجزائے خاک را بیند
آید از پردہ حروف ہر	پاک شو تا معانی لکنوں
روے خوبے خود از نقاب سیاہ	نامساید تو چو مہر و چو ماہ
بد آید لطیف روح سبک	چوں عروسے کہ از لباس تنگ
نور قرآن بسوے این رس است	درین چاہ جانت را وطن است
تا بمیابی نجات خویش مگر	خیز خود را رسن بچنگ آور
تا بر آں جان خود بدست آید	نہاد مرداں رسن بدل دارند

تورسن را برآں ہی سازی +	تا کنی بہر ناں رسن بازی
رسن از درد ساز و دلواز راہ	یوسف خویش را بر آزار چاہ
بہر یک مشت کو دل از وسواس	باشد اغیار کردہ و انہاس
کہ بعلم خود ش کنی تقسیر و خو	کہ برائے خود ش کنی تفسیر
زین ہوس شرم شرع و دینت باد	تا اجل یا خسرد قسینت با
باشد از روز عرض بریزد اں	کلہ جان تو کنت قسرباں
کہ بے لاف زرد ز دعویٰ ما	پس ندانست قد رعنی ما
سوے میداں خاص اسپ بتا	روے ما ز نقاب خود بشناخت
گر یہ ماندہ بنزد ما نامش	نیت ماندہ شروع احکامش

نکتہ در بیان وردے کہ فوت شود سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> فرمود ہر کہ چیزے بر خود ورد کردہ است اگر سبب جتے فوت شود و گاہے خواند نشود و دفتر معاملہ او بنویسند وے فرمود اگر وردے از کسے فوت شود از کتہ حال بیروں نہ باشد یا در امیل شہوت باشد یا خشے راند بر غیر محل یا بالائے بدو برسد ملایم انجمنی حکایت فرمود کہ مولانا عزیز الدین زاہد رحمۃ اللہ علیہ یک روز از پ خطا کرد بازوے وے فرود آمد از و پر سیدند کہ چہ حال است گفت من ہر روز سورہ یس بخواندم امروز بخواندہ ام وے فرمود وقتے دیگر کیے بخوانت شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا آمد کہ من المشب چنین خواب دیدہ ام شیخ فرمود کہ بقاے تو نزدیک رسیدہ است تو بیوی ندچوں او بر خاست صوفی از خالقہ الیشاں آمد اہم ہماں خواب دیدہ بود چوں خواب تقریر کرد شیخ نتیجہ سبب آنکہ او لشکری بود شاید بنگلے کشتہ شود اں صوفی سلامت است ہیچ اثر مالیتے ندارد ایں را چلویم دریں بود کہ خبر آوردند کہ اں لشکری کشتہ شد و اں صوفی را نماز یاد فوت شدہ بود بعدہ سلطان المشایخ فرمود بنگرید فوت نماز فوت نماز صوفی برابر مرگ داشتن وے فرمود بزرگے بود او را میر گرامی نے گفتند کہ روشے لا آرزو آں شد کہ بربا آواید و اں دریش را

اگر امتی بود کہ ہر خواب کہ دیدے ہمچنین راست شدے اور اشتیاق امیر  
گرامی غالب گشت رواں شد و رشتائے راہ بمنزلے رسید و خواب شد دید  
کہ امیر گرامی بزد چوں بیدار شد گفت در بیج بہوس او چندین راہ قطع کردم او  
بمرداکنوں بارے بروم گو راو از یارت کنم چوں رسید مقامے کہ بود از ہر کس  
پرسیدن گرفت کہ گور امیر گرامی کجا ست ہمہ گفتند از زندہ است آں در یوش  
حیراں ماند کہ خواب من دروغ شد الغرض چوں بخجست امیر گرامی درآمد  
سلام کرد امیر گرامی علیک داد و گفت اے خواجہ خواب تو بمعنی راست بود  
زیرا کہ من پیوستہ مشغول حق مے باشم آں شب بغیر حق مشغول بودم آں  
نزد در عالم درو دادند کہ امیر گرامی مرد بود یکے از حاضران پرسید کہ این حدیث  
چگونہ است صاحب الی و دملعون و تارک الی و دملعون فرمود این حدیث  
در باب اہل کتاب است و آں چناناں بود کہ بخجست رسول علیہ السلام رشتا  
کہ فلاں یہود و در میخواند فرمود حصہ الورد ملعون باز بخجست رسانیدند کہ فلاں یہود و در  
ترک داد و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تارک الورد ملعون انکاہ فرمود کہ بعضے گویند این حدیث عام  
است تاویل چنین باشد کہ یکے مثلاً رئیس قومے باشد کہ آمد و شد خلقے بر کجا باشد و مصالح مسلمانان  
بستہ سخن او و او با و را و د و نوافل مشغول باشد اینچنین کس را صاحب الورد  
ملعون گویند دے فرمود کہ مذہب شیخ المشائخ شیخ کبیر چناناں بود کہ بعد از اذکار  
نماز دیگر آنچه گفتی و بر راہ کردنی بود بر راہ کردے و بعدہ مشغول شدے زیرا چہ  
یکے بر سر راہ محتاج بود و او مشغول بود ماند چہنیں حالتے اگر کسے بور دے  
مشغول باشد چہ فوق یا بد و فرمود طریقہ مشائخ آں است کہ بعد از نماز دیگر  
و نماز با دعا کسے را بخجست ایشان نگذارند فاما بر من ہمچنین نیست ہر وقت کسے  
کہ بیاید یا بد بعدہ بر زبان مبارک را بدہیت و در کوسے خرابات دسراے  
او یا ش + شے نبود یا نوشیں و بیاش + دریں میاں یارے عرضداشت  
کرد کہ اگر یکے را اشتغال کلی پیش آمد و یا عذرے کہ بداں ورود فوت شود شب

ورنہ بخواند چگونہ باشد فرمود نیکو باشد اگر ورنہ روز قوت شد و شب خواند و  
 اگر ورنہ شب قوت شد ورنہ بخواند زیرا چہ روز خلیفہ شب است و شب  
 خلیفہ روز تکتہ در بیان مشغولی طاهر و باطن و مراقبہ و ذکر خفی سلطان  
 المشایخ قدس اللہ سرہ الغزالی فرمود ہر نفس کہ برے آید گوہرے نفس  
 است کہ تا قیامت آن را بدل نخواہد بود شب و روز و ماہ و سال بے گذرد تا  
 یابد کرد کہ در ہر شب و ہر روز چہا تو انکر و امام دم ہمہ اوقات مستغرق در  
 عبادت باشد و ملول نشود آن ملالت سبب بے رغبتی عبادت گرد و بے  
 نیت آید اگر صاحب وردے قدرے خفت و یا با کسے مجاورت کرد آن ہمہ  
 محل عبادت است اگر نیت چنین نہ باشد ہر فعل ضائع رفتہ باشد معنی قول  
 خدا و اِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ نزدیک محققان بر چنین کس  
 ثابت شود المودۃ الانفاس یعنی نفس از انفاس کہ بغیر با حق و غفلت گذرانہ  
 باشد از اں پر سیدہ شود و فدائے قیامت بزرگے خوش گوید بلیت قید  
 شب و روز عاقبت بٹناسی و یک روز چنان شود کہ تا شب نکشے و در شب  
 در مجلس حاضر ہو و ایں بیت خواند بلیت میر و دانجوہریاں کہ با ہر جوہر  
 سنکے یعنی کیمیا سلطان المشایخ باستماع ایں بیت تمحیص و استحصال  
 بسیار فرمود و مے فرمود کہ ہفت وقت برائے مشغولی است سہ در روز  
 و چہار و شب در روز بامداد تا اشراق و از اشراق تا چاشت و بعد از  
 نماز دیگر تا نماز شام و در شب بعد از نماز شام تا عشا و از عشا تا وقت تہجد و از  
 تہجد تا وقت سحر و از سحر تا وقت صبح و مے فرمود سہ چیز در حدیث آمدہ است  
 کہ دلیل بہشت مے کند یکے آنکہ بعد از فریضہ ہذا مشغول باشد و انفاک  
 فدائے قیامت در بہشت دہندہ بقیاس نازیانہ بہشت ہم چند دنیا است  
 و انچہ در دنیا است دو م آنکہ بہشت کسے را دہند کہ بعد از نماز دیگر مشغول  
 باشد سیو م کسے کہ در رابطہ باشد و رابطہ خانقاہ را گویند و شیخ جلال الدین

تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے کہ برائے عبادت مسجد و برائے مشغولیا  
خانقاہ و درخانہ نشستن برائے دریافت دلہا و معنی خانقاہ بیت العبادت  
است و مراد از خانقاہ عبادت است مردے بھرت رسالت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم آمد و گفت انا اہل القاہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ بوقت  
مشغولی زانو ہا برداشتہ و خود را بچگونہ و با چیزے گرفتہ باید نشست یا نہ فرمود ایں  
طریقہ درویشاں نیست نشستن بہتہ آنست کہ بر ہیئت قعدہ نماز دستہا بر زانو  
نہادہ بشیند تا مازانو برداشتہ خود را بچیزے نگرفتہ باشد و متکائے نبود و سر بر  
زانو نہادہ باشد شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر و مولانا بدر الدین اسحاق بسیار  
بدین ہیئت نشستند و درینقی بر زبان مبارک سلطان المشایخ گذشتہ  
است رباعی معشوق چو خورشید گزینی اے دل + او بر فلک و تو بر زمینی  
اے دل + سر بر زانو بے نشیمنی اے دل + او را چو بر خویش نہ بینی  
اے دل + وے فرمود بوقت مشغولی مربع نشستن ہم گفتہ اند اما در مربع  
نشستن تحقیقہ نیست از اں سبب مربع نشستن خاطر نے آساید  
و فرمود مربع نشستن یکنوع جایز است و یکنوع جائز نیست جائز خلاف  
نشستن جو گیان است کہ ہر دو قدم زیر ہر دو زانو باشد و چہنیں نشستن  
باطن مجتمع باشند تا جائز بود آنکہ بر ہیئت جو گیان یکقدم یا ہر دو قدم بالاے  
ران ہا باشد وے آرنہ ہیچ پیغمبرے مربع نہ نشستہ است وے فرمود و تھے دیوے  
تہا نشستہ بود کسے برو آمد و گفت ترا تہا مے بینم آں درویش گفت اکنون  
تہا شدم کہ تو آمدی بعدہ ایں ہیئت بر لفظ مبارک را ند قطعہ جائے خالی  
بود حاجتہاے خود گفتمش + اے نصیحت گوئی حاجت اینجا آمدی +  
سر بر زانو بود و رویشے یکے اندر رسید + گفت تہا مئی بگفت آرسے شدم  
تا آمدی + وے فرمود اول کہ مردم آغاز طاعتے مے کنند ہر آئینہ گراں مے نماید  
و شوار مے آید اما چوں کسے بصدق خوض مے کند حق تبارک و تعالیٰ



توفیق ارزانی میدارد و کار بروے سہل مے گرداند بعدہ فرمود چوں کسے  
 روے از اشتغال دنیا بگرداند و مشغولی حق پیش گیرد بطریقے کہ یکچند بفرار  
 حال گوشہ گرفته و از غوغائے خلق بیرون آمدہ در خلوت اوقات را سمود  
 دارد و مستغرق مراقبہ باشد و ہمت و تہمت او بر آں مقصور گرداند کہ مستور  
 ماند و بخط مبارک سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام بعض المشایخ اختار  
 و الخلوۃ علی الدوام کہابی یعقوب یوسف الہمدانی و البعض اختار  
 و الفضل بین الخلوین کہابی النجیب السہمی ردی الاول قولہ علیہ  
 السلام احب الاعمال اذ و معها وان قل و قولہ یا فلاں لا تکن مثل  
 فلاں کان لقوم اللیل ثم ترک قیام اللیل الثانی کان علیہ السلام  
 یخلی فی جبل حمراء سبع عا و اسبوعین و قولہ ان لنفسک حق الحزن  
 پس باید کہ یحسین خلوت ہر روز ببلک ہر ساعت در ترقی باشد حال او از ماضی  
 راجع باشد و این معاملہ انبیاء علیہم السلام میسر بود وقت ایشان از گذشتہ و ترقی  
 بود چوں ایشان را این معنی میسر بودہ باشد دیگران را ہم ممکن بود  
 دریں حرف بدو وجہ دخل متوجہ است یکے آنکہ انبیاء علیہم  
 السلام از اں مے افتند معلوم است کہ حالت ذلت مساوی حالت  
 عدم ذلت نیست وجہ دوم آنکہ سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 در شب معراج مقام قرب یافت شبہائے دیگر آنچنان فرت  
 و کرامت کے تواند بود جواب دخل اول آنست کہ حالت  
 ذلت مشتمل است بر بیا رضائل کہ در حالت عدم ذلت  
 ازینہا بیچ نتوان یافت مشل مذم و انکار و اذقار کہ ہر  
 یکے منہج نعتہا است چنانکہ سلطان المشایخ مے فرمود  
 عاصی در حالت عصیان بسہ صفت مطیع است  
 اول آنکہ او میداند کہ این کار من مے کنم نیکو نیست

دوم آنکہ حق تعالیٰ ناظر اینکار است سیوم آنکہ اور انداستے وانگسارے و  
انتباہ ہے روئے میدہ جواب دخل دوم آنکہ در شبہاے دیگر از شب  
معراج سید عالم را عید الصلوٰۃ و السلام قرب کم نبود بلکہ زیادہ بود و آنچه در شب  
معراج یافتہ است با مزید قرب دیگر نعمت شدہ روزگاریموں میگذاشت و  
لیکن شب معراج بسبب شہرت مردمان را روشن بود و شبہاے دیگر  
از خلوق مستور ماند مولانا فخر الدین زراذی از سلطان المشائخ سوال کرد  
مشغول شدن بکلام اللہ فاضلتہ یا بذکر فرمودند فکر را وصول زود تر بود اما  
خوف زوال ہم بود فاما تالی را وصول دیر تر بود ولیکن چنداں خوف زوال  
نبود وے فرمود در حدیث آمدہ است از بنی اسرائیل ہر گاہ کہ کسی بخیر  
بازگشتے و فرمانہاے خدا بجا آوردے تا شست سال او پیغمبر شدے بعد  
شست سال وحی آمدے و یا الہام بودے و اگر کسی دوازده سال مشغول  
بودے و بیچ ازیں نسبت نگشتے ہمچنین آوردہ اند کہ او ولی شدے و ہر گاہ  
ولی شدے بفرمان خداے تعالیٰ ابر سفیدی بر سر او سایہ کرے ہماں  
مقدار کہ قامت او بودے وے فرمود فارغ مشغول آنست کہ ظاہر بحق  
مشغول است و باطنش بخوار مختلفہ پرگنہ و مشغول فارغ آنکہ بظاہر تحمل  
اثقال خلق ے کند و باطنش بحق مشغول و از دون حق فارغ و سالک را کم  
از عنکبوت نباید بود بعدہ فرمود خلق بر چہا رنوع اند بعضے اینچنانند کہ ظاہر  
ایشان آراستہ باشد و باطن ایشان خراب و بعضے را باطن آراستہ و ظاہر  
خراب و بعضے را ظاہر و باطن آراستہ و بعضے را ظاہر و باطن خراب طائفہ کہ  
ظاہر ایشان آراستہ باشد و باطن خراب آں متعبد اند کہ طاعت بسیار کنند  
و دل ایشان مشغول دنیا باشد و طائفہ کہ باطن ایشان آراستہ باشد و  
ظاہر خراب آں مجاہدین اند کہ درون ایشان با حق مشغول باشد و در ظاہر  
سر و سامانے نباشد طائفہ کہ ظاہر و باطن ایشان خراب باشد آں عوام اند

وطائفه که ظاهر و باطن ایشان آراسته باشد آن مشایخ اند و در گلتاں مشیخ  
 سعدی گوید یکے از مشایخ شام را پرسیدند که حقیقت چیست گفت ازین  
 پیش طائفه در جہاں بودند بصورت پراگنده و بمنع جمیع کنوں خلق اند بطاهر  
 جمع و باطن پراگنده چنانکہ در نیغی گوید نظم جو ہر ساعت از تو بجائے رود دل  
 بہ تنہائی اند صفائی نہ بینی بگرت مال و جاہ است و زرع و تجارت و چودل  
 با خداست خلوت نشینی و مے فرمود عمر و نام درویشے بود گفتے ہر کس کہ بر  
 مے آید و باطن مشغول بحق مے گردد بعد از چہل روز از وصالاں مے شود بچیناں  
 بود از یاراں پرسیدند کہ شمار چہ مے فرماید گفتند ما را مشغولی باطن و ایں خلایاں  
 مشغولہا است کہ مشایخ مے فرمایند باید کہ مشایخ نخست مشغولی ظاہر فرمایند تا  
 از ظاہر و باطن سلوک کنند و کاتب حروف از بتغنی استنباط کردہ و آں آنست  
 کہ مشغولی ظاہر بمنزلہ عشق مجاز است و مشغولی باطن بمنزلہ عشق حقیقی است  
 و ایں مقدمہ ثابت است کہ المجاز قنطرۃ الحقیقہ پس چنانکہ از عشق مجاز  
 بعشق حقیقت مے توان رسید بچیناں از مشغولی ظاہر مشغولی باطن میتوان  
 و مے فرمود ہم از اول مشغولی باطن نازکی دارد اما از ازل درویش نقل کرد  
 اند کہ بچنین میرساند و مے فرمود دھل کار مراقبہ دل است کہ آں برجیع عبادت  
 جواج راجع است و موثر قاضی محی الدین کا شانی سوال کرد کہ مصلے یا  
 ذکر چوں بخصو یا شد و باطن مذکر مولی مشغول دریں حال اورا مراقب  
 توان گفت و مراقبہ تحقق شود فرمود مراقبہ از روے لغت ہمیں است  
 ولیکن باصطلاح مشایخ طریقت مراقبہ رویت قلب است جمال حق ذوالجلال  
 والا کرام را و عمل قلب مخفی باشد چنانکہ ہوں دانند کہ چہ میکنم و چہ میدانم و چہ مے  
 بینم مرد ماں چنین دانند کہ او بیکار است ولیکن او در کار است بعدہ فرمود  
 از مراقبہ ذکر مخفی بالاتر است ہفتاد و درجہ بزرگاں گفتہ اند کہ مراقبہ رویت  
 قلب است مرقع تعالی را و ذکر مخفی علم بدات حق کہ طالع است بظاہر و باطن

بندہ و بیخالی بندہ را شعور است بدیں رویت و بدیں علم چوں این  
 رویت و این علم بر دل بندہ مستولی شود از شعور بے شعور ماند  
 این را ذکر خفی خوانند و قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از  
 سلطان المشائخ سوال کرد کہ مراقبہ میرد حضرت مرعنت را و حضرت  
 پیغمبر اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مرشیخ را ہر یک را علاحدہ مے باید  
 یا جمع نیز مے شاید فرمود کہ جمع نیز ممکن است و علاحدہ ہم منفید چوں  
 خواہد کہ جمع کن چہیں باید کرد کہ بدانند بین یدی اللہ حاضر است و پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم ہمین است و شیخ بر بسیار و ہر حرکتے و سکنتے کہ ازوے  
 در وجود مے آید و ہر خطرہ کہ در خاطر مے گردد حق عزوجل مے بند و  
 میداند و مے فرمود و تے خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ در مقام مراقبہ نشستہ  
 بود و موئے از اندام او نے جنید ازوے پرسیدند کہ چہیں مراقبہ را از کجا  
 آموختی گفت و تے گریہ در سوراخ موش چناں نشستہ بود کہ یک سوے  
 از اندام او نے جنید و از کسانیکہ نزدیک او بودند خبر داشت در دل من  
 افتاد جیوانے معقل از برائے طعمہ جوارخ خود را چہیں حاضر میدارد و آدمی  
 با عقل و معرفت یخچین باشد اولی تر و الا کم از گریہ باشد و مے فرمود در وقت مادہ  
 مستقی اندیکے مولانا تقی الدین محبوب مردے داشتند و صالح است و مؤویج  
 بخیرات و آیندگان را خدمت میکند و خلق ازوشا کراند و دوم در حضرت کہ اورا  
 شیخ تقی الدین بیگویند او مردے صاحب حال است و دایم مستغرق بمراقبہ  
 او را خبر چیزے نباشد و نداند کہ این روز کدام روز است و این ماہ کدام  
 ماہ است شفقولی عظیم دارد و تے مردے برایشاں کاغذے آورد و گفت  
 شیخ نام خود دریں کاغذ بنویس قلم برداشت و تحمیر کاغذ خادم دانست کہ شیخ  
 نام خود را فراموش کرد و گفت نام شیخ محمد است بعدہ نام خود برآں کاغذ نوشت  
 باز روز دیگر مسجد جمہ میرفت بر در مسجد رسید ایستاد و تحمیر کاغذ خادم دریافت

کہ شیخ پائے راست خود را فراموش کرده است خادم دست خود بر پائے راست شیخ  
 نہاد و گفت پائے راست شیخ نیست بعد شیخ پائے راست و سجدہ نہاد و عرض پیدا  
 کاتب حروف بر آنچہ کہ بندہ از خواجہ عزیز الدین نمیرہ شیخ الاسلام فرید الحق الدین  
 قدس السدرہ العزیز کہ مناقب فضائل او در مکتبہ بیان مناقب ہنگام شیخ شیعہ  
 العالم تحریر یافتہ است سماع و ارداں شیخ زادہ عالم میفرمود من وقتے بخیرت سلطان  
 المشایخ درآمد دیدم کہ سلطان المشایخ بر کشت نشستہ است مستقبل قبلہ و کعبہ مبارک  
 خود بالا کرد و چشم مبارک جانب آسمان داشتہ و مستغرق رویت جمال حق تعالی گشتہ  
 من ترسیدم کہ در محلی نازک آمدم نہ مرا راہ بازگشتن نہ جائے ایستادن یکساعت  
 نیکوایتادہ بودم و بیچ کس از خادمان حاضر نہ بعدہ سلطان المشایخ بلرزید چنانکہ  
 کبشک بلرزد و بعالم خود باز آمد و چشم ہائے مبارک خود دست مالید و پرسید  
 کہ تو کیستی گفتم بندہ عزیز است بعدہ شفقت فرمود و پرسیدان گرفت و مرتباً  
 بسیار رہے کرد و مولانا علی شاہ جانہ اردر خلاصتہ اللطایف آورده است  
 رایت شیخی و مخدومی سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس السدرہ  
 سرہ العزیز فی المراقبۃ فاذا اسرادت ان ادخل فی بعض الاوقات  
 فی مجلسہ مرآۃ رایت جالساً کنا حسن الاجتماع لا یتحرک  
 من طاهرہ شیئی و هو فاتح عینہ قد اخبرنا فلا یعرفنی فقال  
 لی من انت فاذا رایتہ فی ہذہ الحالۃ اردت ان ارجع القہقری فسمع عینہ  
 فعر فنی فقال جلس فجلست فتکلم معی فہوید و عنینہ کاندہ سکران ثم  
 قال لی ہم تشتغل فی بیتک قلت بما امر فی محرمی قال اشتغل باللہ ثم  
 قال یبغی للفقیر ان یتصور فی قلبہ خاشعاً انا جالس بین یدئ اللہ و یرسلو  
 ویددہ ثم قال لی قم واجلس مع الاصحاب نا مشغول از سلطان  
 المشایخ سوال کروند از اعمال کہ ام فاضل تر فرمود مراعات سہ مجلس  
 اندر ظاہر و مراقبہ اندر باطن و بخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدم

یا ایہا الناس اجتنبوا اعمالکم فان احتسب عملکم کتبت لکم اجر عملکم حسب الاحتساب  
من الحسب کالاعتدال من العدل قبل احتساب العمل ان تؤمی بہ حسبہ  
للہ والحسبۃ من الاحتساب کالعدۃ من الاعتدال دوسے فرمود وقتے ازراہ  
کتب کہ خواندہ بودم از اس مطالعہ کنم و حشتے درین ظاہر میشود و با خود گویم کہ  
باز کجا افتادم بعدہ فرمود چون شیخ ابوسعید ابوالخیر بکمال رسید کتبے کہ  
خواندہ بود اس را در گوشہ نہاد تمنا روزے اس کتب مطالعہ میکرد و مانتفہ  
آواز داد و گفت اے ابوسعید عہد نامہ باز دہ کہ بغیر ما مشغول شدی  
چوں سلطان المشایخ بریں حرف رسید بگریست و این دو مصرع فرمود  
تو سایہ دشمنی کجا در گنجی و جاسے کہ خیال دوست دشمن باشد پینے جائے  
کہ کتب فقہ و احکام شرع حجاب شود چیز ہائے دیگر خود چہ باشد و مے فرمود شیخ  
ابوسعید ابوالخیر از برائے صفای درو نہ گفتہ است کہ بیخ چیز را ملازمت میباید  
کرد تا صفائی درو مل حاصل شود اول ملازمت مسواک دوم کلام اللہ خواندن  
اگر نتواند سورہ اخلاص بخواند سیدوم ملازمت بصوم و اگر نتواند ایام میض  
چہارم مستقبل قبلہ نشستن پنجم با وضو بودن و شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ  
علیہ مے فرمود وقتے بخد مت حضرت سلطان المشایخ حاضر بودم میفرمود  
نماز بسیار گذاردن و او را بسیار خواندن و روزہ بسیار داشتن و تلاوت  
قرآن کردن ہر کہ ہست مے تواند پیروز مے کہ ہست او ہم تواند کرد کہ روزہ  
دارد و شب قیام کند و چند سیارہ بخواند اما کار مرداں خدا چیزے دیگر است  
و اس سہ چیز است اول غم ناں خوردن و پوشیدن در خاطر او نگزد و در وقت  
کہ غم ناں خوردن و پوشیدن درو او بگذرد ہیچ غرض از و حاصل نشود  
دوم آنکہ در خلا و ملا مشغول خدا باشد و این سہ سہ مجاہدہ ہست سیدوم آنکہ  
بدین نیت سخن نگوید کہ دہائے خلق برو مائل شود و اگر وعظ و نصیحت کند فاما  
غرض آمیز نباشد و ریاء داخل نباشد و محض اخلاص باشد چوں درویش

این معاملہ پیش گیر حق سبحانہ تعالیٰ جملہ بزرگان در گاہ خود را کہ در آنوقت باشند  
 خادم او گردانند و مے فرمود باید کہ در ذکر اول سہ بار لا الہ الا اللہ بگوید چہاں  
 بار محمد رسول اللہ پنجم بار باز لا الہ الا اللہ بگوید ششم بار محمد رسول اللہ بگوید  
 ہفتم بار لا الہ الا اللہ بگوید ہشتم بار محمد رسول اللہ بگوید نہم بار لا الہ الا اللہ  
 بگوید دہم بار محمد رسول اللہ بخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام المختار  
 عند الشیوخ ذکر ان لا الہ الا اللہ واللہ واختار مشایخنا لا الہ الا اللہ وشرح  
 ابو سعید ابن ابوالخیر رحمہ اللہ وخط مبارک سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ  
 ام من اراد ان یکون القصور مسکنہ والجنات ماواہ فلقیل دایماً بلا  
 عجب اشہد ان لا الہ الا اللہ ہو شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ  
 مے فرمود کہ در وقت ذکر ہر دو دست خود را بر ہر دو زانو نہند و بگوید لا الہ الا  
 اللہ در حالت گفتن سر را بجنباند در حالت لا الہ از جانب چپا بر دو ہچنین  
 تصور کند کہ ہر چہ جز حق است بیرون کردم بعدہ سر را بجانب راستا بگرداند  
 بگوید الا اللہ ودر حالت الا اللہ گفتن ہچنین تصور کند کہ حق را در دل اثبات  
 کردم و یا ہچنین تصور کند کہ مگر حق جل و علی ہم بریں طریق تا آن زمان گوید کہ  
 آواز ذکر بگوش خود از دل بشنود و بعضے در ویشاں ہستند کہ زبان ایشان  
 ساکت باشد و دل ایشان بذکر حق مشغول چنانکہ بگوش خود شنود و نیز از  
 شیخ نصیر الدین محمود روایت مے کنند ذکر بر سہ نوع است اول آنکہ  
 مستقبل قبلہ نشیند و ہر دو دست خود را بالائے ہر دو زانو نہند و ہچنین  
 تصور کند کہ حق تعالیٰ ناظر و حاضر است و با من است و دوم نوع آنست  
 ہچنین تصور کند کہ حق در دل من است جز حق دیگرے نیست و این طریق  
 گوئی بحدیب حلول میزند و حلول آنست کہ ہچنین تصور کند کہ حق ہمہ جا  
 و در دل من ہم ہست معنی حلول نباشد سیئوم طریق ذکر آنست کہ نظر بر آسمان  
 دارد و ہر دو چشم خود را باز کند وقت مشغولی ہچنین تصور کند کہ روح من از

قالب بیرون آمد از اول آسمان و دوم و سوم و پنجم گذشت و مشاهد حق  
 تعالی مشغول شد اگر کسی برین طریق استقامت یا بدرشته پیدا آید و آب را  
 سحائنه کند یک جانب رشته بالا و دوم سر رشته در دل او باشد و اعلیٰ مرتب  
 ذکر این آخرین است و مشغولی باطن که مشایخ میگویند همین است فی سلوک  
 طریق الآخر بحکیم الثنائی مشنوی

<p>ایں همه علم جسم مختصر است          روئے سوئے جهان محی کردن          جباه و حرمت زدل رها کردن          متقیه کردن نفوس از بد          رفتن از منزل سخن گوشاں          رفتن از فعل حق سوئے صفقتش          آنکه از معرفت بعالم راز          در دیون تو نفس دل گردد          خان و مانش همه بر اندازد          در تن تو چو نفس تو بگداخت          پس از حق نیاز بستاند          سبز به سوده گفت و نادانی          پس زمانے کہ راز مطلق گفت          راست گفت آنکه گفت از حال          ز تو تا دوست نیست ره بسیار          تا به بینی بدیده لا موت          یا نیا ز آن گمے کہ گشتی یار          کے بود ما ز ما جدا مانده</p>	<p>علم رفتن بسوئے حق و گراست          عقبی و جباه زیر پے کردن          پشت در خد متش دو تا کردن          تقویت کردن رواں بخرد          بر نشستن بصدر خاموشاں          و صفت این مقام معرفتش          پس رسیدن باستان دراز          زانهم کرده با خجل گردد          در ره امتحانش بگذازد          دل بتدریج کار خویش بساخت          چون نیازش نماند حق مانا          با نیریدار بگفت سبحانی          راست منصور کو انا الحق گفت          گفت و ع نفسک بسر و ثقال          ره توی پس بزیر پای دراز          خطه ذی الملک و خطه ملکوت          دل بر آرد ز نفس تیره و مار          تو و من رفتہ و خدا مانده</p>
---	--



شیخ سعدی خوش گوید **ب** کتاب گرتو عاقلی در باب کرم صاحب ولی **ب** باشد  
 کہ نتوان یافتن دیگر چنین ایام **ب** باب ہشتم در بیان محبت و شوق عشق  
 و زوہیت باری تعالی و تقدس عرض میدار کاتب حروف محمد مبارک العلوی  
 المدعو بامیر خور و راجلہ کہ سالک سائے باید کہ محبت و شقائق و عاشق جمال  
 ولایت پیر یگانہ اندک علمے و کثرت نیاز زودتر بمقصد صلی کہ طالبان اس راہ سیدہ  
 اندر برسد و اگر درین باب او را حلقے نباشد و در جہالت او و بیخبری نقصانے  
 افتادہ بود ساہبا در کار خدا تعالی بکوشد و بصیام و قیام و تعب و تہجد نفس  
 خود را بسوزد و بخون جگر درین راہ سعی کند و اخلاص با آں یار باشد ویر باید  
 کہ روشنائی از ان عالم برو بکشاید شیخ سعدی خوش گوید **ب** عمرت باید دراز  
 و صبرے در پیش کنم **ب** تا با تو رسم و حکایت خویش کنم **ب** و این دولت غم و سعادت  
 اندوہ عشق بہر کسے نمیدہند این ضعیف گوید **ب** غم و درد آمد نصیب لے **ب**  
 کہ در عشق او بشکاف چوں گلے **ب** غمت خاصہ آمدی راست بس **ب** نداد ندان چاشنی  
 را بکس **ب** و این خلعت عشق بر قدیم بکس از مخلوقات راست نیاید مگر بر قدیم  
 صلوات اللہ و سلامہ علیہ تاج ریزہ گوید **ب** خلعتے یارب چہ گویم چوں عمر  
 آراستہ **ب** راست بر بالائے شاہ راستیں آوردہ اند **ب** و این جوہر عشق براسے  
 گوہر انسانی پیدا کردہ اند تا او را بلباس محبت آراستہ و بچوہر عشق مزین گردانیدہ  
 در عرصہ عصا جلوه گری دہند این ضعیف گوید **ب** یچکس را درین جہاں  
 نرسید **ب** جوہر عشق او گمرا **ب** باز این ضعیف گوید **ب** جزمین ہر کندہ دعوی عشق  
 تو خطاست **ب** را کہ عشق تو نصیب ل دیوانہ ماست **ب** و مناسب میں معنی حکمت  
 حاجی محمد است کہ قاضی محی الدین کاشانی راے گفت بخدمت سلطان المشائخ  
 عرض داری از آنکہ کہ من از حج آمدہ ام قرارے و آراے نے یا ہم را خضر استمل اوے  
 و عاکبکی چنانکہ این کیفیت بہ باب را در نکتہ ادعیہ ثورہ تحریر یافتہ است و قاضی محی الدین بخدمت  
 سلطان المشائخ در باب گفتہ اینچنین کہ را زد و کاریکے باید کرد یا بکسبفت مشغول باشد

کہ وجہ معاش بدست آرد و یا عبادت و عزلت روزگار باید گذرانید سلطان  
 المشایخ فرمود عبادت مشغول شدن انگاہ نیکوئے کید کہ چاشنی از عشق در  
 باشد این ضعیف گوید **دے** کہ در غم عشقت نسوخت باز نیافت **بہ** ماند بنی  
 دل و حیراں کہ روئے یار نیافت **بہ** دالامیاں بہر دو قسم عمل جوارح مشترک است  
 و وجہ معاش و نماز و تلاوت و ذکر جز عمل جوارح دیگر چیست بعدہ این نظم بر  
 زبان مبارک **راندے** طاعت ابلیس را اگر چاشنی بودے ز عشق **بہ** در خطا  
 اسجد و ایے شک مسلمان آمدے **بہ** الغرض درین حال قاضی نجی الدین  
 کاشانی گفت کہ او دعوی عشق مے کن بلکہ خود را عاشق صادق میخواند و  
 مے گوید صدق محبت آں باشد کہ محب جز محبوب را تعظیم نکند بلکہ موجود نہ  
 لکیف سجود گرداند این ضعیف گوید **دے** دعوی عشق میزنی لاف دروغ  
 میکنی **بہ** عشق ہمہ تواضع است کار تو نیست جز منی **بہ** بعدہ فرمود ملائکہ را از محبت  
 حطے نیست شراب محبت نصیب جو بہر انسانی است اسم در در میان ملائکہ  
 ندانند و او را حطے نیست از جنس ایشان است دعوی محبت او را نشاید اگر سوال  
 کنند کہ او از جنس ملک نیست بدین دلیل قولہ تعالی و کان من الجن ففسق  
 عن امرہ **بہ** جواب گویم میان علما اختلاف است بعضے گفتہ اند کہ او از جنس ملائکہ  
 است بدین دلیل فسجدوا للملائکہ کلہم اجمعون الا ابلیس و ہل اینست  
 کہ استثنائے از غیر جنس نباشد و قول منصوب ہمیں است و کان من الجن  
 تاویل اینست کہ ملائکہ را ہم جن گویند مشتق من الاجتنان و ہوا الاستثناء  
 لا فہم مستردن عن ائین الانس و لا نہ قیل الجن اسم لصف من الملائکہ  
 نکتہ در بیان محبت و غوامض آں حضرت سلطان المشایخ رقبہ برائے مولانا  
 فخر الدین مروزی کہ مناقب او در باب بیان فضائل بابران اعلی تحریر یافته  
 است نبشتہ بود نسخہ آں اینست کہ اتفاق اصحاب طریقت و ارباب تحقیقت  
 است کہ اہم مطلوب است و اعظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین

است و آن برد و نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از مواهب است و محبت صفات از مکاسب هر چه از مواهب است کسب و عمل بنده را بدان تعلقی نیست و هر چه از مکاسب است هست و طریق اکتساب محبت دوام ذکر است مع تخلیه القلب عما سواه و این را فراغ شرط است و فراغ را چهار چیز است مانع و هر چه مانع شرط است مانع مشروط است خلق و دنیا و نفس و شیطان طریق دفع خلق غلت و انزواست و طریق دفع دنیا قناعت است و طریق دفع نفس شیطان التها کردن بحق ساقه فساده و مے فرمود در حدیث آمده است پیغمبر هر روز که آفتاب بر می آید مے گفت الہی اگر محمد را با خدا مے محمد نو قریبے و نو طبعے حاصل نشود در بر آمدن آفتاب آن روز برکتے مباد پس بر محبوبان و عاشقان در گام بے نیازی واجب است کہ ہر روز نو در دے و نو سوزے حاصل کنند تا ہر روز مزید حاصل شود و ازین مزید ملاطعت بدنی نیست بل نو عشقے و نو در دے و نو ذوقے مراد است و ترقی درجات مشاہدات و در دنیا و آخرت نہایت نڈا و بچنین قابلیت نہایت نڈا در بزرگے خوش گوید ہمیت از دولت حسنت بمن ارزانی باو چہ داغے نو سوزے نو و در تازہ چہ ایں ضعیف گوید نظم و رد نو و سوزی نو و عشق ہر روز چہ بر جان و دل شکست گان افروز باؤ از دست خیال تو کہ در جان من است چہ تار و ز قیامت دل من پر خوں باو چہ و مے فرمود ہر عضوے را برائے علی آفریدہ اند چون آن عضو از آن عمل عاقل گردد و بیمار باشد چنانکہ دل خاص برائے محبت او آفریدہ اند بہ ذلے کہ در غم عشقت نسوخت خام ہما نہ چو مرغ خاکی اندر میان دام باؤ فردا اینچنین دل را بیچ سودے نخواہد بود تا دل سلامت نیارد یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتے اللہ بقلب سلیم ایں ضعیف گوید ہمیت سلامتی دل عشاق از محبت تست چہ و گر نہ ایں دل پر خوں چہ جائے

منزل تست + وکاتب حروف یازده کلمہ و دو حدیث و بہا بہجت بظہار مبارک حضرت  
 سلطان المشائخ نبشتہ دیدہ است دریں کتاب ثبت کردہ و در تحت ہر کلمہ  
 ترجمہ آن نبشتہ و آن اینست المحبۃ ایثار ماتحت لمن تحت یعنی محبت است  
 کہ ایثار کنی آنچه دوست میداری برائے کسیکہ وارد دوست میداری و این کلمہ  
 موافق فرمان باری تعالی است لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و خواجہ حکیم  
 شنائی خوش گوید بیات گریخواہی کہ دوست ماند دوست + آں طلب زو  
 کہ طبع و طایع دوست + آستین گریزیج خواہی پُر + از صدق مشک جوے و آمو  
 وُر + یعنی ظاہر و باطن خود را در رضاے دوست دار بلکہ کلیت خود بدست  
 سپار تا مابینت بر خیزد و معیت حاصل شود و چوں معیت حاصل شد ثم انظر  
 و قیل المحبت المحبۃ التي تظهرها لصادق من الکاذب یعنی محبت محبت است  
 برائے پیدا کردن مرداں را از نامرداں یعنی اگر ایں مرد مصداق است ہر آئینہ  
 بر بلاے دوست و وفا خویش صبر کند و عمر دریں بسر برد و ذرہ از متابعت دوست  
 نتجاو نکند و بصدق محبت ایں در بگوید و بر خیر و مستقیم ماند ہر آئینہ از اں طرف  
 ہم صدق محبت پیدا آید و دمیدم عشق باز بہاے نو نواز عالم غیب شود کہ آنرا  
 نہایت نباشد ایں ضعیف گوید بیت ہر زماں از در عشقت فوق ہا گیرم از  
 آنکہ + کیں سعادت ہر دمے از غیب نو نو حاصل است + و ہر کہ خواہد کہ بدولت  
 محبت برسد تا جان و تن عزیز را بر رضاے دوست در بلا نہد ہرگز بد اں سعادت  
 نرسد بیت چوں شانہ پیرازہ تا تن نہی + ہرگز بسر زلف نگارے نرسی + چنانکہ  
 سلطان المشائخ مے فرمود سہ کس بودند کہ ایشان را اتفاق زیارت خانہ  
 کعبہ شد یکے پیر قاضی بلخ دوم پیر شیخ الاسلام بلخ سوم دیشی و دیگر و یکے صحبت بیا  
 خانہ کعبہ وال شدند در اثناے راہ بانڈیشیدند چوں اول نظر بر کعبہ افتد و آنوقت استجابات  
 دعا تہر کہے چہ خواہد پیر قاضی بلخ تقضای پیر شیخ الاسلام شیخ الاسلامی در خاطر در گرفتند و  
 درویش اندیشید کہ من محبت حق از حق خواہم چوں بکعبہ رسیدند و نظرایشاں

بر کعبه افتاد هر سه کس حاجتی که با خود راست گرفته بودند بخواستند بقدر الله همدراں  
 سال هر دو سپران بشغل پیدان خود رسیدند درویش مناجات کرد خداوند ما  
 هر سه یکجا بزیارت خانه کعبه رفتیم و یکجا حاجت خواستیم ایشان هر دو بمقصد رسیدند  
 حال خود نمیدانم درین اثنا درویش راز محبت اکلیله پیدا شد بعد از آن درویش در خاطر  
 گذراند که خداوند اسن محبت تو خواستم و تو مرا ز محبت دادی بعد از آن از ماتفتی شنید  
 که این ز محبت آغاز محبت است شیخ سعدی گوید بیت درین ره جاں بده  
 یا ترک ما گیر + برین در سر نه بیا غیر ما جوے + باز آئیم بر سر حرف محبت و اگر این  
 مدعی در دعوی محبت کاذب است همه مخالف دوست کند و از بلاے جفا  
 او بگریزد و عمر بنفاق بگذراند و تصور کند که من میجویم مقبول خواهم بود یک علامت  
 شقاوت همین نبشته اند که مرد مصیبت کند و این را دارد که مقبول خواهم بود و محبت  
 عدم النهم والغلت من القوم یعنی محبت عدم نوم است و غلت و انزوا  
 از قوم یعنی محبت صادق را شب و روز یکسانست یعنی مدام در محبت مجوی  
 بے قرار است خواهی سمری سقطی پیر شیخ جنید قدس سرها العنیز  
 در تبعی خوش گوید شعر ماهی النهار و لانی اللیل لی فرج + فما ابالی اطال  
 اللیل ام قصر + بلکه راز و نیاز و ذوق و گریه و دریافت در جات محبان  
 و ترقی مشاهدات مشتاقان بیشتر تعلق بشب دارد سیکه امید و چنین  
 نعمتها باشد او را خواب و قرار چه کند امید خسر و گوید بیت خواب چشم  
 من بشد چشم تو بست خواب من + تاب نماند در تنم زلفت تو برد تاب من +  
 چون کار محبت صادق درین مقام رسد باطن او مدام بیقرار و طاهر او  
 آراسته بحسن اخلاق و بشاشت باشد و همین مقام حقیقت عزلت  
 است زیرا چه عزلت چیست اعراض از خلق و شغل بحق و حقیقت عزت  
 چیست بوجود خلق مشغول بودن بحق این کار انبیا و اولیا است  
 این ضعیف گوید بیت بر در دل شسته اینک پرده داری میکنم +

تا بجز سلطان عشقت کس نیاید اندر و در قیل المحبۃ طائر یلقت الاحبۃ القلوب  
 یعنی محبت مرغ نیست کہ فرو نہ برد و نہ بردانہ دلہا یعنی چوں محبت و رسیدائے دل جائے  
 گیرد قوت آں مرغ ہمہ مغز دل باشد ہر چند کہ انزعج محبت بنوک اشتیاق مغز دل را  
 میسکا و دازاں چشمہائے مشاہدات مے کشاید و کمال و جمال محبوب و سبب جلوہ  
 گری مے کند۔ ایں ضعیف گوید رباعی انجونی و جہاں چوں تو در گنیت + کہ امی  
 دیدہ کہ عشق تو تر نیست + عجب مرغ نیست آں طوطی عشقت + کہ قوت او بحر خون  
 جاگنیت + قال علیہ السلام لو ان عبدین تمحآا فی اللہ احدہما فی الشرف  
 والاخر فی الغرب یجمع اللہ ینہما یوم القیامۃ ویقول ہذا الذی کنت تحبہ یعنی فرمان  
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بریں جملہ است اگر میان دو کس محبت باشد خاص  
 برائے حق تعالی و میان ایں محب کی در مشرق باشد و دوم در مغرب حق جل و علی کریم  
 خویش فردائے قیامت آقا و صدق نامیان ایں دو دوست جمع کنند تا ملاقات یکدیگر  
 مشرق گردند و فرماں شود کہ ایں ملاقات میان شما سبب محبت شما بود کہ برائے من  
 محبت کردہ بودید عرض میں وارد کاتب حروف برانجملہ کہ پس امیدوار فرمانے است  
 کہ از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم صادر شدہ است چوں محبت مخلوق را ایں  
 ثمرہ است کہ فردائے قیامت یکجا جمع شوند و ایں محبت سبب شفاعت یکدیگر گرد  
 پس کیارہ را محبت حق جل و علی شروع کند و سالک ایں راہ گردد و قدیہ بصدق  
 دریں راہ نازک نہد امید باشد کہ بمقصود صلی برسد و ایں محبت را ثمرہ است سلطان  
 المشایخ مے فرمود کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است المتحابون فی اللہ علی  
 عموم الحدیث مراد ازیں حدیث اینست کہ دوست دارندگان یکدیگر برائے  
 خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم برستونے باشند از یا قوت سرخ بر سر آں ستون ہفت  
 ہزار غرفہ باشد چوں ایشاں بر اہل بہشت طالع شوند خوبی ایشاں مر اہل بہشت را  
 بہچنان روشن گرداند کہ بخورشید اہل دنیا را و اہل بہشت گویند ما را بہریت نادیر  
 دوست دارندگان را یکدیگر برائے خدا بگریم چوں اہل بہشت بر جمال ایشاں

نظر کنند بہ بیندایشان جاہماے عسیر پوشیدہ و بر آن نشستہ ہواۃ المتحابون  
 فی اللہ الحب حرافات الحاء من الروح والباء من البدن ای اخرج منہما  
 یعنی محبت لازحتب گرفته اند و حسب دو حرف است یکے حاکم از روح گرفته اند  
 دوم باکہ از بدن گرفته اند یعنی دوستی از میان تن و جان برآمدہ است یعنی تین حد  
 محبوب کند و فرمایانہائے او را بوفارسا ند و بجاں در آن اخلاص و رزد و بضمون  
 این دو حرف این ضعیف گوید یا بیات تن بخجست دادم و جاں بر سر آن کردہ ام  
 و در خود را از دواے دوست در ماں کردہ ام و از برای آنکہ باشم زیر پایے  
 دوستاں و نفس کا فرکیش را اینک مسلمان کردہ ام و وقیل من احب اللہ  
 لا یعرفہ الناس یعنی آنکہ محبت باری تعالی است او را کسے نشناسد و مصدق  
 این از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرویست حکایت عن اللہ تعالی  
 اولیائے تحت قبائلی لا یعرفہم غیری اولیای مرا جز من کسے نشناسد  
 این مرتبہ کمالیت اولیائے خداست چنانچہ خواجہ اولیس قرنی کہ از اہل تابعین  
 و سر قوم این طایفہ بود نقلست کہ در دنیا قدر و مرتبہ او مستور داشت و آخرت  
 نیز مستور خواہ داشت چنانکہ خواجہ انبیا صلوٰۃ اللہ علیہ بہشت از کو شک  
 خود بیرون آید بر طریقے کہ گوے کسے طلبہ فرمان در رب کہ کراے طلبی گوید  
 اولیس قرنی را آواز آید کہ چنانچہ در دار دنیا اورا ندیدی اینجا ہم نہ بینی گوید الہی  
 او کجاست فرمان در رب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر و حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرویست کہ حق تعالی ہزار فرشتہ بیافریند بصدیق  
 قرنی تا قرنی رضی اللہ عنہ میان ایشان در عرصات برآید و بہشت رود تا بہج  
 آفریدہ برو واقف نگردد و عرض میار دکاتب حروف بر آنجملہ کہ سلطان المشائخ  
 رضی اللہ عنہ کہ بادشاہ ممبان در گاہ الہی بود اگر چہ بچو آفتاب محبت او بر عالمیان  
 پیداکشت و ذوات مبارک او کہ صورت محبت بود و بر جہانیاں ہویدا فاما حق  
 جل و علی عظمت و جلال او چنانچہ ماہو حقہ است از نظر کوئے نظراں در پردہ کبریت

داشتہ تا آنکہ ہر کسے بر اندازہ قابلیت خویش در رہ قدمے نہادند و شور و شعبدہ در  
 او با آسمان رسانیدند جمال و کمال اُس بادشاہ کما ہود در نیا فتنہ شیخ سعدی خوش  
 گوید بیت درخت میوہ مقصود ازاں بلند تر است کہ دست ہمت کوتاہہ مابدان  
 برسد این ضعیف گوید رباعی مرا حاجت از عشق تو رسو گشت بہ ہمہ میل دل  
 جانب سو گشت ہمہ شور و غوغاے ایں عاشقان بہ بگرد سراے سر کوسے  
 گشت بہ قال علیہ السلام ان اللہ یحب حفظ الوعد القدیم خواجہ انبیا صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است بدستی کہ خدا تعالی دوست دارد محافظت  
 دوستی قدیم را محبت است بر یکم را با اتباع ہواے نفسانی و بالقاءے شیطان  
 در پردہ حجاب ماندہ است چنانکہ بر زبان دربار مبارک حضرت سلطان المشایخ  
 گذشتہ است ایں بیت بیت اُس نافہ کہ جستی ہم باتو در گیم است بہ توا نسیم  
 کلیبی بوے ازاں نداری بہ چون محب آینہ دل را بسپار محبت روشن گرداند ہر آئینہ  
 محبت است از در چہ جاں سر بیرون آرد و جلوہ گرمی کند بیت از در دل  
 بمنظر جاں آسئی بہ تماشاے یلغ جانان آسئی بہ و مرد بریں مرتبہ نرسد تا اورا  
 کملے در راہ خدا تعالی حاصل نشود چنانکہ سلطان المشایخ قدس الدیرم  
 ے فرمود تا بر کمال کسے جملہ اہل زمین و اہل آسمان گواہی نہ ہند آنکس ہر گز حق  
 ولایت حق نشود و ے فرمود مردے محبت حق تعالی بسیار خواست جواب یافت  
 کہ معاملہ تو نبوسید و پیش تو دارند و تو در اُس نہ بینی اگر اُس را پسندے شاید کہ از تو  
 محبت کنی عرض میدارد کاتب حروف یعنی چوں درونہ ملوث تو بکدورات بشہریت  
 آلودہ است و سو تو بغبار ہوا پوشیدہ ایچنین حکا لایق مقام بادشاہاں نہ باشد  
 ایں ضعیف گوید بیت خیالت در علم نبشستہ ہر دم عذر بخواہم بہ چہ جا گشت  
 اے سلطہاں دریں ویرانہ نبشستن بہ و رفع آفات مذکور التجا بحق تعالی  
 کردن است ساعتہ فضاۃ بمشغولی باطن چنانکہ سلطان المشایخ میفرماید  
 اگر کسے را در مدعہ باشد دار و بخورد و موثر آید خلالت آنکہ دار و بیرون



طلا کند پیدا است کہ از بیہوشی دروں چہ اثر کند بر این صہل درویشان مراقبہ  
 دل کہ آنرا قلمی بند خاصہ معیان خاص و وظیفہ عاشقان است بر ہمہ عباد  
 مقدم دارند مثلاً اگر کسی خواہد جنگلے خلع کند و بدست خود دین کار دشوار در کار  
 درخت بریدن مشغول گردد روز ہا بگذرد غرض حاصل نشود فاما اگر آتش ہمہ  
 بیکبار در جنگل در زندہ زودی بسوزد و مثال این مشغولی باطن است کہ آتش  
 محبت مے افروزد و بر آں آتش جمیع اخلاق زریلہ و ذمیمہ سوختہ مے شود  
 و صفا پیدا مے آید و شایان محبت حق مے گردد بہیت تانسوزی بر نیاید  
 بوسے عود و پنچہ و اندا میں سخن با خام نیست و قیل لیچی بن معاذ الہی  
 منی یصل العبد الی حلاوة الحب قال اذ کان لدا الجفاء سکراً و الفقیر  
 علاء و الحزن اطباء از یحی معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند بندہ بجلالت  
 دوستی کے رسد گفت آں زماں کہ جفا بیروہیچو شکر گردا میں بیت بر زبان  
 مبارک حضرت سلطان المشایخ گذشتہ است بہیت ہر کہ مارا یار نبود  
 ایزد او را یار باد و آنکہ مارا رنجہ دارد و آتش بسیار باد و ہر کہ او در راہ ما  
 خارے ہند از دشمنی و ہر گلے کہ باغ عمرش بشکفتہ بخار باد و فقیر بیجو  
 عمل گردد یعنی نفع خود در آں بید این ضعیف گوید لطم تا ترافقر اختیاری  
 نیست و عشق را با تو ہیچ کارے نیست و پیش معشوق بادشاہ صفت و  
 جزا ہمیں عاجزی و زاری نیست و غم و اندوہ ہیچو ضرر ما گردد یعنی قوت ہما  
 باشد من بغمہاے تو ام زندہ و گر نہ در حال و مردہ باشم کہ ماند ز وجودم اثر  
 قال الکمال کشلے ولد رمڈ ہلم ایہا الرجل حتی اذ دخل المیل فی عینک یزول  
 رمڈ و تبصر الخلق فقال کشلے یا کمال حتی اذ دخل المیل فی عینک فلیصلا  
 عی و لا تبصر الخلق الا الحق یعنی کمال مرثلی را در حالتیکہ او را در چشم بود گفت  
 بیا اے مرد تا کحل در چشم تو کنیم در چشم تو دفع گردد و خلق را توانی  
 ویدیشلی گفت بیا اے کمال کہ میل چشم تو کنیم کہ گرد می مخلق را نہ پنی کریم چینی

قال رجل ليوسف اني احبك قال ما اريد ان يحبني احد غير ربى فان  
احب الى يلقني في الحب وحب امرء العزيز القاني في السجون يعني مروه  
مہتر یوسف را علیہ السلام گفت من ترا دوست میدارم مہتر یوسف فرمود  
کہ من نمیخواہم کہ کسی مرادوست دارد جز پروردگار من زیرا چہ پدر من مرادوست  
گرفته بود دوستی پدر در چاہ انداخت وزن عزیز مصر مرادوست گرفت دوستی  
او سالہا مرادربند داشت را ئت رجل نام فی الشلج فسألته ما حالک قال من  
شغلہ حب اللہ لم یحل المحم البر یعنی مروه را در میان برف خفہ دیدم ازو  
پرسیدم این چہ حال است کہ میان برف کہ درخوبی گفت ہر کہ را مشتول گرداند  
محبت حق تعالی حرور بردرو اثر نکند چنانکہ سلطان المشلیخ نے فرمود کہ خوا  
حمد معشوق در عین چلہ سر از مقام خود بروں آمد در آبے رواں دفت  
در چناں موضع تہلکہ قرار گرفت و مے گفت الہی من ازینجا بروں نیایم تا  
نگوئی کہ من کیستم آوازے شنید کہ تو آئی کہ فرداے قیامت چنیں کس  
از شفاعت تو از دوزخ خلاص خواہن یافت شیخ احمد گفت بریں بسندہ  
نکم مراے باید کہ بدانم من کیستم باز آوازے شنید کہ حکم کردیم کہ درویشاں و  
عارفاں عاشقان ما باشند و تو معشوق ما باشی انگاہ خواجہ احمد اناں  
مقام ہیروں آمد در شہر ہر کس پیش مے آمد مے گفت السلام علیک یا احمد  
معشوق یکے از حاضران سوال کرد کہ او نماز تگذار دے فرمود آرے اورا چوں  
بسیار گفتند کہ چرا نماز مے گزاری گفت بگذارم ولی فاتحہ خوانم گفتند ایں  
چہ نماز است کہ فاتحہ خوانی گفت فاتحہ بخوانم اما ایاک نعبد و ایاک نستعین  
نخوانم باز گفتند اینہم بخوان القصہ بعد گفتگوے بسیار در نماز ایستادہ فاتحہ  
خواندن گرفت چوں دریں محل رسید ایاک نعبد و ایاک نستعین از  
اعضائے اوزیر ہر موئے خوں رواں شد انگاہ روے سوئے حاضران  
کرد و گفت کہ من زن حایضم بر من نماز نیست بعدہ سلطان المشلیخ

فرمود که بزرگے گفته است کہ از خواجہ احمد غزالی شنیدم کہ در قیامت ہمہ  
صدیقان تمنا برند کہ کاشکے ما خا کے مے بودیم کہ روز خواجہ معشوق برآں پائے  
مے نہادہ بودے قال الحکیم لا یجوز فی دور القلب ولا فی ترکیب الطبایع  
ولا فی القیاس ولا فی الوهم ولا فی الحس ولا فی الممكن ولا فی الواجب  
ان یکون محباً و لیس لمحوبہ الید میل و در حکیمے فرمود کہ روانست نرنگ  
بہج و مے و نہ در ترکیب طبایع و نہ در قیاس و نہ در وهم و نہ در حس و نہ در ممکن و نہ  
در واجب کہ یکے را دوست داری و محبوب ترا میل سوے تو نپاشد شہ  
سعدی خوش گوید بلیت آخر نہ دل بدل رود انصاف من مدہ پیوست  
من بوصل تو مشتاق و تو طول پیوست و نیز گفته اند القلوب مع القلوب تتشاهد  
و این سخن موافق سخن است کہ از سلطان المشایخ سوال کردند کہ از  
قلق و اضطراب محب محبوب را چہ روشن مے شود سلطان المشایخ  
فرمود کہ ہم ازان اوست کہ مے کشد مصرعے بے خبر من میروم او  
مے کشد قلاب را و نیز سلطان المشایخ مے فرمود کہ بزرگے گفته  
است در مبد و حال جملہ ارواح یکے بودہ است بسبب تعدد اشخاص  
شعور شدہ است للمحب لادخلک اللہ النار ما یفعل قال اطوف  
فے طباق النار و قول ہذا اجزاء من احبہ یعنی در دوستی دوستان  
خدا مے را غر و جل پر سید نارا گر خدا مے تعالی بقدرت کاملہ خود ترا در دوزخ بزر  
تو چہ کنی گفت در بہت طبقہ دوزخ طواف کنم و این نداد در ہم کہ ہذا اجزاء  
من احبہ المحب ہمہ نوعی و اشکل دمی کن لک فی الحب تحمیل و تحلیل  
فباتہ لیلی کان العین صومعہ و انسانہا راہب والد مع قذیل  
یعنی دوستی تو حرام گردانید خواب بر من و حلال گردانید خون ریختن من  
تحمیل و تحلیل و شریعت دوستی اینچنین باشد پس شب کرد دوست من  
یعنی خیال و جمال دوست صومعہ او چشم من و مرد مک چشم من را ہب انصاف

و آب چشم کہ بچکد قندیل آنصومعه بود لما مات لیلی دخل الجنون مقبرتها  
 جعل لیشم ثواب قبر لیلی فقال شعر ادا قعر قبر ما عن مجبته قطب تاب بقبر  
 دل علی القبر فاخذ من ذلک لثرا بکفه وشم وصل صیحه و مات فدفن عند قبر  
 یعنی چون لیلی نقل کر مجنوں لیلی گویاں بہر سو درآمد و قبر لیلی طلبیدن گرفت  
 و خاک ہر گورے ہوئے میگرد تا بلور لیلی رسید بہوئے لیلی گور لیلی بشناخت و  
 بگریست و بیت مذکورے گفت لیلی بزبان حال بدیں بیت جواب ادبیت اگر تو  
 برگل گورم کز کنی روز پیوے چون بشناسی کہ ایں کہ ام گل است بعدہ مجنوں  
 قدس خاک از گور لیلی برکت دست خود نہاد پوے کرد و جاں بداد و حضرت سلطان  
 المشایخ نے فرمود کہ فردا سے قیامت فرماں شود کہ حاضر آئند انہار کہ در دنیا دعو  
 محبت ما کردہ اند ہمہ حاضر آئند چون حاضر شوند فرماں آید کہ ہر کہ محبت عالم از محبت  
 لیلی و مجنوں و زیدہ است او را در عرصات تعزیر کنند و سے فرمود چون مجنوں  
 را خبر رسانیدند کہ لیلی مرد مجنوں گفت غرامت بر من است چرا کہے را و دست  
 دارم کہ او ہمیر و بھنی معتبر محبت باری تعالی است کہ و ایم و قائم است بیتے مناسب  
 بر زبان مبارک گہر بارش شیوخ العالم فرید الحق والدرین گذشتہ است و انیت  
 انیت بیت رو دل یکسے دہ کہ نمیر و تا توہ از درد فراق او نکرے بارے  
 اذا احبب الله عبدالم یضرب ذنبه یعنی ہر زماں کہ دوست دارد خدا یتعالی  
 بندہ را مضرت نکن آں بندہ را گناہ او و حضرت سلطان المشایخ میفرمود  
 چندیں مرداں بودہ اند کہ در بدایت حال کار ہاے ناشایستہ میکردند عنایت  
 ازلی درآمد و ایشان را از اں کار ہاے ناشایستہ باز آ و رد بہرہ  
 ایں بیت بر زبان مبارک را مذ بیت تا زان خودی مکر ذکر کرد و رہا  
 یا چاکر خویش باش یا چاکر ما چنانکہ مالک دنیا خواست کہ آں  
 جواں را کہ ہمایہ او بود دعائے بدکت مگرد ویرا رنجانیہ  
 بود ہاتھے آواز داد یا مالک لا تذل ع علی الفتی فان هذا الفتی من

اولیائی یعنی اسے مالک دعا ہے ممکن ہیں جو ان راز پر اچھے بدستی کہ میں جو  
 ایکے از دوستان من است مالک متحیر گشت و شرمندہ شد بامداد برخواست و  
 در او آمد گفت کجا آمدہ گفت بمعدرت آمدہ ام چوں جو ان نیز شب چیزے دیدہ  
 بود بود غ اہل خانہ خود درون خانہ رفت و بیرون آمد و گفت من از میان  
 شما و شہر شام میروم و رو بصبح انہا د بعد مدتے اورا در خانہ کعبہ دید طواف سیکرہ  
 و اثر اولیائے حق بر جہد و میتافت عرض میدارہ کاتب حروف برا بخلہ کہ ہیں  
 جو ان در حالے کہ پیش ازین بود البتہ چاشنی از عشق و محبت و جبلت و محبوب  
 بود ہماں چاشنی باعث سعادت او گشت و از برکت آن محبت گذشتہا  
 پیچ مضرت نکرد باز اکیم بر سر حرف ذکر محبت مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ  
 حضرت سلطان المشائخ بارے میفرمود کہ از خداے تعالیٰ باندازہ حال  
 خود چیزے مے باید خواست محبت باری تعالیٰ از احوال است کسے کہ  
 در مقام مقامات مستقیم نباشد اورا محبت خواستن از باری تعالیٰ مسیحیل است  
 چوں این سخن سبع مبارک سلطان المشائخ رسید فرمود بچنین نیست  
 بلکہ ہمہ وقت از خداے عزوجل محبت حضرت حق مے باید خواست و این دعا  
 بسیار یاد خواند اللہم انی اسالک حبک و حب من یحبک و العمل الذی مے  
 تادی الی حبک اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی و اہلی و ملے  
 من الماء البارد للعطشان یعنی یا بار خدا یا بد بستی کہ سوال  
 مے کنم ترا دوستی و ترا دوستی کسے را کہ دوست میدارد آنکس  
 ترا و سوال مے کنم علی را کہ برساند آن عمل بسوے دوستی  
 تو اے بار خدا یا بگردان دوستی خود را دوست ترا زودت  
 من و از خویشان من و از مال من و از آب بار د یعنی  
 سرد کہ دوست تراست مر تشنگاں را این دعا  
 از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

مروست در ملفوظات شیخ الاسلام شیخ معین الدین سجری بنشتہ دیدہ ام  
 از شبلی پرسیدند محبت غالب است یا شوق گفت کہ محبت زیر اچہ شوق از  
 محبت متولہ مے شود تلمتہ در بیان اشتیاق و شوق سلطان المشائخ  
 قدس المدرسہ العزیز مے فرمود من اشتاق الی اللہ اشتاق الیہ کل شیء مے فرمود  
 حق تعالی وحی کرد و اودینغی علیہ السلام را کہ اے داؤد بگو مر جوانان نبی اسرائیل  
 را چرا مشغول گردانیدہ اید نفسہائے خویش را بغیر من و من مشتاق شما ام میں چہ جفا  
 است و شیخ ابوالقاسم قیشری مے نویسد ہر گاہ کہ آتش اشتیاق در درونہ مشتاق  
 شعلہ زند از روشنائی آں نور آنچہ در میان آسمان و زمین است منور گردود و لے  
 کہ بنور الہی منور شد مشتاق آنحضرت گشت اورا بر جملہ ملک و ملکوت جلوہ دہند و در  
 کونین نہاکنند کہ اس قوم کہ دہائے ایشاں بنور اشتیاق مامنور است و مشتاقان  
 حضرت مانند شمارا گواہ گرفتیم کہ من مشتاق ترا ز ایشاں سوئے ایشاں قال  
 واحد من الاولیاء ۵ ما من شئی عند الرحمن اعلیٰ منہ لہ من  
 المشوق و المشوق المحمود ۶ و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ  
 ام و لای من عشرہ انوار نور الروح و نور العقل و نور المعرفة و نور العلم و نور البقین و نور  
 التوفیق و نور البصر و نور الشیاء و نور المحبۃ و نور الشوق شعر شوقی الی و جنات و بہک  
 سیدی ۶ شوق المریض الی الباب العافیہ ۶ شوق من سوئے روئے تست  
 چنانکہ شوق بیمار سوئے صحت نفس تلمتہ در بیان عشق حضرت سلطان المشائخ  
 قدس المدرسہ العزیز مے فرمود والعشق آخر درجات المحبۃ و المحبۃ اول درجات  
 العشق و مے فرمود کہ عشق از عشقہ گرفتہ اند و اس عشقہ گیاہ است کہ در باغہا روید  
 و بد رخت بر رو و اول پنج خویش در زمین سخت کن پس شاخہا برآرد و بد رخت پیچد  
 بہچنین میرو و تا جملہ رخت را فرا گیرد و چنانش دشتکچہ کشا کہ نمے در میان رگہائے  
 درخت نامد ہر بادے کہ بواسطہ آب و ہوائے آں بداں درخت میرسد تا راج  
 میکند تا انگاہ کہ درخت خشک مے شود و بیت تاراج خوبروے در ملک جان

در آمد \* اُس دل کہ بود وقتے گوئی نبود مارا \* وے فرمود چوں عشق در آدمی پیید  
 از وے جدا نشود تا انسانیت را باطل نکن چنانکہ عشقہ بردخت پیید درخت را  
 خشک کن عشق بر آدمی ہماں کن کہ عشقہ بردخت قال واحد من الاولیاء  
 شاعر عشق و تجلد و صبر و سکوت \* ما اظفر بالمراد و العریضوت \* قالوا اقت تلت  
 لایمانی \* قالوا فتموت بکذا قلت اموت \* بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ  
 بنشتہ دیدہ ام قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشق من غیر یری ربہ کفارة الذنوب  
 یعنی عشق کہ جز عشق باری تعالی است کفارت از گناہان عاشق پیچہ  
 است اسے عزیز ازین حدیث بس امیدوار نیست بقلم مبارک حضرت سلطان  
 المشائخ بنشتہ دیدہ ام چوں عشق نخلہ تے کفارت از گناہان عاشق میگردد  
 تو اس دانست کہ عشق آنحضرت صیر عمل کن تا بتوانی دین در بگوئی اگر چیہ گفتہ اند  
 کہ عشق آمد فی بود نہ اموختنی فاما جہاد و جہد باید کرد شیخ سعدی گوید  
 بیت جیف بود مردن بے عاشقی \* تا نفس داری نفس بگوش \* تا مستوجب  
 دوعاے گردید کہ اُس متضمن بیتے است کہ بر زبان سلطان المشائخ گذشتہ است  
 بیت اینست بیت بر روئے زمیں بہر کجا بر نایست \* عاشق باد کہ عشق  
 خوش سودائے است \* خاکپائے عاشقان را سرمہ جہاں بین خود سازید  
 خواجہ حکیم شنائی خوش گوید بیت پنج \* اے عاشقان خوش رفتار \* خہ خہ  
 اے عارفان شیر نیکار \* در جہاں شاہدے و ما غافل \* در قحجرعہ و ما ہشیار  
 پس ازین دست ما و اسن دوست \* بعد ازین گوش ما و حلقہ یار \* دست  
 در و اسن عاشق صادق بزین چنانکہ حضرت سلطان المشائخ درین معنی  
 مے فرمود بیت فتراک یکے ز عاشقان گیر \* پس تیغ بر آرد جہانگیر \* و نیز  
 بیت بر زبان مبارک میراند وے فرمود کہ گفتہ شیخ ابو سعید ابوالخیر است  
 س با عاشقان نشین و غم عاشقی گزین \* باہر کہ نیست عاشق کم کن از و تیر \*  
 تا مگر بویے از گلستان عشق ایشان گل دل شما بیچارگان را بشکفاند امیر خسرو

ترک الدخول گوید بیت صبا نسیم تو آورد و تازه شد دل خسته و گل  
چنین نشگفته است تیج باد صبارا و قصه حضرت رسالت صلی الله  
علیه وآله وسلم با زینب بنت جحش که در روح الارواح می نویسد و نظر  
آورد که حضرت عزت جل و جلاله در باب عاشقان چه کرده فرموده است  
و چه ترغیب ها نموده اللهم ارزقنا حلاوة الحب فی محبت الله  
و بنسیه و حبیه و اولیائه و این قصه برین جمله است که پیش حضرت  
رسالت صلی الله علیه وسلم در شب معراج دنیاے غدار برزور  
آراسته می گفت اگر رسید عالم با نظر کند عیب ما همه هنر گردد و زهر ما  
همه شکر گردد و رسول علیه السلام جواب داد ایتهال دنیا الدین  
یعنی اے دنیاے فرومایه این چه طمع خام است امشب فردوس  
اعلی یارای آن ندارد که گرد سرائے پرده عزت ما گردد اے درویش  
عجب سیرست در شب معراج زینت ملک و ملکوت در پیش دیده او درآورده  
التفات نکرد چون بدر زید آمد شورے پیدا آمد قول کلبی رحمة الله علیه برین جمله است  
که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم در خانه زید از برائے دیدن او  
آمد نظر مبارک رسول علیه السلام بر زینب بنت جحش افتاد که منکوحه  
زید بود و در حالت زینب ایستاده بود رسول علیه السلام را خوش آمد  
و این سخن بگفت سبحان الله مقلب القلوب چوں این سخن زینب شنید  
بنشست بعده زید در خانه آمد این حکایت پیش زید گفت زید دریافت و بخند  
رسول رب العالمین صلی الله علیه وسلم آمد و گفت مرا فرما و ده تا زینب  
را طلاق دهم زیرا چه او متکبر است و مرا بزبان انچه میخواهد می گوید رسول  
علیه السلام فرمود انساك عليك زوجك و در خاطر مبارک رسول علیه السلام  
غیر این جواب بود بر خود چیزے پوشیده کرد حق تعالی آنرا پیدا ساخت  
و درین قولهاست اول آنکه رسول علیه السلام اول این سخن نیها



داشت از زید بسبب آنکہ چون زید طلاق بگوید او را من خواہم خواہم خواہم پس  
ظاہر کردن چہ حاجت است و قول دیگر آنکہ حضرت عزت جل جلالہ حضرت  
رسالت را صلی اللہ علیہ وسلم دادہ بود کہ زینب بنت جحش از زنان تو خواہ  
بود و پیش از آنکہ زینب را بخواند از زبان مردمان ترسید فرمان آمد و اللہ  
أحق ان تتشاء چون زید زینب را طلاق گفت رسول علیہ السلام  
زید را بخواند و فرمود کہ برو زینب را بسیار زیر اچہ خداے تعالیٰ مرا خبر دادہ  
است کہ ما بتزویج زینب را بتو دادیم زید در خانہ آمد و در نزد زینب  
گفت تو کیستی زید گفت منم زینب گفت تو مرا طلاق گفتے از من چہ  
نے طلبی زید گفت مرا بر تو رسول علیہ السلام فرستادہ است زینب  
گفت مرحبا بر رسول آمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ان زینب سجدہ شکر  
بجا آورد و قول قتادہ رحمۃ اللہ علیہ این است کہ زینب تا آخر عمر بر ہمین  
پیغمبر فخر کردے و گفتے کہ شمار اید راں شما بزنی دادہ اند اما مرا حق تعالیٰ بزنی  
دادہ است اما خلاصہ این سخن آنست کہ سید کو تین بدر خانہ زید آمد و ان  
نظر افتاد و اک نظر اول بود و مرد بنظر اول مواخذ نیست ولیکن بر ان نظر  
اول خرمن اصطبار بر باد شد نہ اما سے محمد نظرے کہ از تو بغیہ یافتہ ما  
قادر بودیم کہ ان نظر و ان خطرہ نہاحت سراپردہ دل و دیدہ نگاہ دارد چنانکہ  
مار در ان رازے و لطیفہ ایست و ان لطیفہ اینست کہ دل مغلطان شکستگان  
خوش کردیم کہ محمد علیہ السلام با وجود جلالہ و منصب سالت و قوت نبوت  
دل نگاہ داشتن نتوانست مشتے خاک بیچارہ کے تواند کہ دل و دیدہ نگاہ دارد چنانکہ  
شیخ سعدی گوید قطعہ نظر بر نیکو ان رسے است معہود نہ این بدعت من آدم  
بعالم حدیث عشق اگر گوئی گناہ است بگناہ اول زحوا بود و آدم بگر دعوی  
کنی پرہیزگاری بسلام در ست و اللہ اعلم و اگر گوئی کہ میل خاطر منست بامن این  
دعوی بنیدام سلم و کتاب حروف از مسافر عزیزے سماع دارد کہ دیوانہ بود

در تہرین اگر خوب صورتی دیدے بایستادے ویک نظر تیز دروے دیدے بروئے  
 ولفریب او نظر کردے بعدہ بگریستے وگذاشتے بیست ایں چہ نظر بود کہ خوم برینت  
 وین چہ نمک بود کہ رشیم بخت و باز ہماں عاشق صادق گوید بیست سر شک  
 یار کہ در میرسد از عالم شیب و بردل ریش عزیزاں نکلے پاشد و باز ہماں  
 صاحب دل گوید قطعہ در تو اسے خواجہ اگر صبر و شکیبائی ہست و درمن اینست  
 کہ صبرم زینکورو یاں نیست و اسے کہ مطبوع بہ بینی و تامل نکنی و گر ترا قوت آں  
 ہست مرا اسکاں نیست و سلطان المشایخ مے فرمود بعضے مے گویند مارا  
 نظر در منع خداست نہ آنکہ حسن مصنوع معشوق ماست براں نظر مے خم و عراقی  
 و اما در شیخ بہاؤ الدین زکریا گفته کہ مارا در منع او نظر است شیخ سحابی گوید  
 بیست مرد بار یک نظر در بلخ و مور کند و اس تامل کہ در زلف و بنا گوش کنی و اہل  
 ایں کار آنست کہ عشق و رانپوشد آں نظر هیچ نباشد مادام کہ ورع بر خاست عشق را  
 اعتبار است و مے فرمود ہر کہ صحبت کو دکاں ماند ازین راہ بماند و دیگر آنکہ ہر کلازین  
 راہ افتاد از صحبت زنان افتاد و مے فرمود درویش باید کہ از درد لذت گیرد و ایں  
 اندازہ است مارا اگر زحمت مے شود جملہ جہان و جملہ چیز فراموش مے شود و بعدہ  
 فرمود لیس بصادق فی دعواہ من لم یبتلن دو بیضاب من لادہ کاتب حروف  
 در رسالہ امام ابو القاسم قیشری رحمۃ اللہ علیہ دیدہ است کہ ابو سعید خزاز رحمۃ  
 اللہ علیہ ابلیس را در خواب دید و گفت بیا ابلیس گفت من چہ کار دارم باشما  
 کہ شما دو کردہ اید از نفس خویش چیز را کہ من بدان خدای کنم ابو سعید خزاز گفت  
 کہ اں چیست ابلیس گفت دنیا ایں جواب گفت و پشت گردانی و رواں شد  
 بعدہ سپرس کرد و جانب من دید و گفت جز یک لطیفہ کہ مراد شماست ابو سعید  
 گفت اں لطیفہ چیست گفت صحبت احداث و نیز مے نویسہ کہ صعب ترین  
 آفات درین طریق صحبت احداث است و ہر کہ مبتلا شد بچیزے ازین او  
 با جملہ مشکل بزدہ باشد کہ خداے تعالیٰ او را خوار گردانیدہ است و مینویسد

کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ گفت گفتہ است کہ من بتشی شیخ آدم کہ ایشاں ابدال  
بود مذوقت و دواع ہر ہمہ گفتند کہ بہرہیز از صحبت احداث ہر کہ دریں باب اتفاقا  
مے کند آنرا حالت فسق و عشق اشارت مے کند کہ ایں بلائے روح است و ایں  
مضرت نے کند و دریں باب شواہد و حکایات مشایخ مے آرد و بہتر است  
کہ برہمات و آفات ایشاں سر کنند امام قیشری مے نویسد کہ ایں نظر شرک  
است خواہر نامی گوید بیات

شاہد بیچ بیچ را چہ کنی	اے کم از بیچ بیچ را چہ کنی
چہ کنی یاد خوبی خواباں *	عمر خود ہرزہ نکوڑو یاں *
شاہاں زمانہ خورد و بزرگ	چشم را گو سفند دل را گرگ
گرچہ از چشم عالم افزو زند	از مژہ دل برند و جاں سوزند
اں نگارے کہ سوئے او نگری	او دلت برداز تو در دبری

پس واجب است بر سالک کہ ہذر کند از مجالست احداث شیخ سعدی  
خوش گوید بیت خزانگ غمرہ خواباں خطائے افتد \* اگرچہ طایفہ زہرا اسیر کن  
عرض میدارد کاتب حروف برا نجلہ کہ معشوق مے باید کہ بادشاہ باشد و عاشق  
گدائے بادشاہ ہمت اگرچہ میان بادشاہان و گدایان مناسبتے نیست خمیر  
گوید بیت بتم سلطان ملک حسن و مادر سلک درویشاں \* دلاداسن فراہم  
کن کجا ما و کجا ایشاں \* فاما عاشق در پنہاں نظرنے کند چنانکہ شیخ سعدی  
گوید بیت سعدی نہ حریف غم او بود و لیکن \* بار ستم دستاں بزم نہ کہ نہ زندان  
مناسب اینعنی سلطان المشایخ مے فرمود کہ من از شیخ بدرالدین  
غزنوی قدس السیرہ العزیز شنیدہ ام کہ او مے گفت پدر من از مریدان پیش  
قدم شیخ محمد اجل شیرازی بود رحمۃ اللہ علیہ انوشنیدم کہ مے گفت شیخ  
بایزید بسطامی قدس السیرہ العزیز در سفر حج براہر خود چہل یار رواں کردہ  
بود اگر آبے غرقابی پیش آمدے بر روئے آب پانہا دندے و بگذاشتندے

در خاطر او گذشت کہ از یاران خواجہ محمد اجل یکے منم چوں آمیختی مرا میسر  
نیست کہ بروے آب تو انم گذشت و دیگران را ہم نخواہد یاد شیخ مانقصا  
است و یا مارا قابلیت آن نیست تا روزے آنچه بر خاطر او گذشتہ بود پیش  
خواجہ محمد اجل عرض داشت خواجہ جواب داد کہ یاران شیخ با بریزید قدس  
السریر العزیز یک سوارہ کراتے بودند و یاران ماشا ہان ہمت اندازیں  
اشارت او را حقیقت شاہان ہمت معلوم نشد تا در حضرت دہلی آمد روزے  
و رتد کیہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ حاضر شد و خود را در حجاب  
ستون مسجد از قاضی حمید الدین پنهان داشت کاغذے بنشتہ بہت  
قاضی رسانید کہ شاہان ہمت کیانہ چوں قاضی این کاغذ بخواند بردست  
گرفت پد من در خاطر گذرانید این ریش سیاہ من در زیر پائے تست شاہان  
ہمت کیانہ بجز خطرہ او قاضی از بالاے منبر گفت این ریش سفید من ہمہ روز  
زیر قدم تست شاہان ہمت کسانند کہ در سخن تابی باشند و سودائے عشق بادشاہان  
در سر ایشان باشند این ضعیف گوید بیست شاہان ہمت اندہمہ دوستان ماہ اندر  
خزایہ ساکن مالک جہاں بدست و در روح الارواح مے نویسد کہ بادشاہ زادہ  
در غایت صباحت و در نہایت لطافت و ملاحظت کہ در عصر خویش مثل  
نداشت بہت گوئے ملاحظت ربوہ زلف تو در دلبری و زیب را کر  
ملک حسن زیر نگین آوری و لالہ رخ و نوش لب و خوب خط و  
مشک خال و سر و قد راستی عشوہ دہ دلبری و این بادشاہ  
زادہ در سواری و چالاک و شکالی بے نظیر زمانہ بود قطعہ  
تو بدیں شوخی و چالاک و شکالی و ناز و تبیین غمزہ و دلوز و شکارے اندازہ  
قصہ جاں کر وہ و دل دوختہ و دیں برودہ و گشتہ تاراج ز تو جملہ مسلمانان  
بازہ این بادشاہ زادہ چنانکہ رسم شاہزادگان باشد گاہ گاہے بہشت  
در میدان رفتے و گوئے دل عاشقان را در خم چوگان زلف خود آوردے

الغرض درویش عارف را نظر بر جمال جہاں آرا سے آں بادشاہ زادہ افتاد  
 دل از دست داد چنانکہ نظم کے متقی گراہل دلی دیدہ نابوز چکیناں بدل  
 روندن مردم مقید ماند یا بر تے چشم تامل فرو گذار یا دل بنہ کہ پردہ زکارت  
 برا فکند و بہر روزاں درویش جانبا ز بر سر میاں گوے بازے دلربای خود  
 بایستادے و براں آشوب لہا نظر کردے شیخ سعدی گوید قطعہ نمبر ۱۵۱  
 کردہ زہرا چوں معطل دل عارفان بردند و قرار ہو شمنہاں مگر انگہ مرد  
 چشمش بہر عمر بستہ باشد بوع خلاص یا بد ز فریب چشم بنداں و چون باد  
 زادہ در گوے باختن درآمدے از غایت لطافت و شکالی او پس ہوش  
 شدے چوں بہوش آمدے دعا کردے و ایں بیت خواندے بہیت گوے بر تن  
 زخم از چوگاں خورد و ایں فدا سے دل شدہ بر جاں خورد و شیخ سعدی گوید  
 بیت در حلقہ صولجان زلفش پیچارہ دلم فدا دہ چوں گوشت می سوزد و بچہ  
 مگو خواہے میر و بچہ ناں دعا گوشت خون دل عاشقان مسکین و در گردن و  
 دیدہ بلا جاست چوں حکایت عشق آں درویش فاش گشت بگوش خاص عام  
 رسید و آفتاب عشق را کہ بر دلہا سے سوختگاں و عارفان میتا بد پردہ صبر پوشید  
 نتوانست چنانکہ امیر خسرو ترک الما گوید سہ پنجہ عقل را بچہ و برون شد  
 دل اے صبر ہمیں بودہ است بازوے توانائی و محرمان بادشاہ زادہ  
 حکایت درویش بخدمت اور سنانیدند و بادشاہ زادہ تبسم کرد و بکارتہ غاضخ فرمود  
 روز دوم از محرم پرسید کہ آں درویش را کجے شناسم مرا بتا مید کہ آں از سر جاں  
 خاستہ کیست با بچہ منے دست در میاں دارد گفتن مسکینے است کہ نو عاشقان  
 بر جبین او میتا بد چوں شناسد زادہ بر سر میاں روداں درویش را بنجام الغرض  
 بادشاہ زادہ انہی در خاطر گرفت و خود را بیکار و کلا خسروانی بر سر نہاد و کمر سلطنت در سیا  
 بست بیتی بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم فرید الحق و الشیخ والہین گذشتہ است سنا  
 انہی است بہیت قبائش را شدم بندہ کہ چوں بکشا نشیند و کس حکم بندم کہ چوں بشت بریند

<p>بر فرق آفتاب ندیدم کلاہ را          فاسق ہزار بار بگوید گناہ را          براں بندے کس بستی با عاز          ترا زید کہ داد حسن دادے          فدائے آن مکر جانہاے مرداں          بگرد اگر دل سپید چوں مار          فتادہ در میان خاک راہت          سمت نازنین بادیمائے</p>	<p>من سرور اقبانہ شنیدم کہ کمر بست          کز صورتے چنین بقیامت بر آوردند          قبا را باز پوشیدی بصد ناز          کلاہ نازنین بر سر بھادی          بدور آن کلہ و لہاست گرداں          خیال جھپ بجا پیچیت اے یار          دو دیدہ منتظر دارم براحت          مگروقتے نہد بر دیدہ ہا پائے</p>
---	---

ما ہوا المقصود بادشاہزادہ بقصد شکار جان آں درویش سوئے میدان  
 دلربائی رواں شد چوں بر سر میدان رسید از ہر مہر ہائے درگوئے بہشت  
 در روز ہائے دیگرے کردے در آں روز ہمیشہ کردن گرفت در شانائے ایں  
 حال محبان خود را گفت کہ آں درویش کیست اجل او بر سر رسیدہ است  
 گفتند آنکہ در میان نظار گیان جواں زرد روئے و زنہ پوشے نزار گشتہ نکشت  
 حسرت بدندان تھکر گرفتہ استادہ تھیر است بادشاہزادہ شکار خود دریافت  
 و ازیں جانب تغافل کرد خدمت امیر خسرو گوید بیعت تغافل کردنت بے  
 فتنہ نیست فریبے مرغ باشد خواب صیاد بد بعدہ بزخم چو گاہ گوے بجانب او  
 انداخت چنانکہ گوے پیش او آمد و اقبال بادشاہزادہ چالاک بیک تک  
 اسپ نزدیک گوے رسید و بکشمہ جانستاں کہ داشت جانب آں درویش  
 اشارت کرد کہ ایں گوے بہن دہ آں درویش جانبا ز گوے از زمین برگرفت  
 و بتعظیم پیش بادشاہزادہ داشت شاہزادہ گوے از کف درویش بیاں دید بھنا  
 و ساعد سمیں بستہ فی الحال ایں درویش کہ گوے جاں در میدان انداختہ بود  
 بجانماں داد و بسیم ساعدت جانما بجز کالاے جانم را بد تو سیم از استیں برکش  
 من از تن بر کشم کالا بد چوں شاہزادہ دید کہ درویش جاں بجانان خود و دار نہمان

فرو آمد سر مبارک اک عاشق درویش صادق کہ بادشاہ دین است در کنار  
 گرفت چنانچہ عزیزے گوید ہمیں جز تو دریں زمانہ فلک باہر آجشتم \* ہرگز ندیدہ  
 است کہ درویش بادشاہ \* آب در دیدہ کرد و بر غریبی او تا سٹھا خورد بعدہ  
 گفت ایں شہید عشق را کہ بادشاہ دین است در حطیرہ آبا و اجداد من کہ  
 بادشاہان دنیا بودہ اند دفن کنند تا از برکت او ہمہ آمزیدہ شوند عرض بیدار در کتاب  
 حروف برینجملہ مے باید کہ عاشق تا بتواند اسرار معشوق کہ ہمز و اشارت در میان  
 آمدہ باشد انہما رنگند و متے دار و تاشایان اسرار گرد و لائق محبت معشوق باشد  
 اگر چہ در عشق اینمینی میسر نخواہد شد شیخ سعدی گوید رباعی کہ بگویم کہ مرا بتوسر  
 کارے نیست \* در دیوار گواہی بدہ کارے ہست \* عشق سعدی نہ حدیث  
 است کہ پنہاں ماند \* داستانے است کہ بہر سہ باز اسے ہست \* فاما مرتبہ  
 کمال عشق آنست کہ حضرت سلطان المشایخ فرمودہ است کہ حوصلہ  
 وسیعہ در عشق مے باید تا اسرار دوست را شاید و نیز حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرمودہ است **مَنْ عَشَّقَ وَعَفَّ وَكَلَّمَ وَمَاتَ فَقَدْ مَاتَ شَهِيدًا** یعنی  
 کسی کہ فریفتہ شد و پرہیزگاری کرد و پوشیدہ زبانی را و مر د پس تحقیق مر د شہید در جہ  
 کا ملان و مرتبہ و اصلاں اینست خواجہ فرید عطار گوید **گر می وصلش چو**  
**دریا در کشد بہ مست لا یعقل مشو مخمور باش** \* کنج وحدت گیر چوں عطار پیش \*  
 بس کنج در شو و مستور باش \* فانکہ سترے از اسرار دوست بیرون دادہ است  
 از سر جان خود ساختہ است حکایت عین القضاۃ ہمدانی را بخلی خاص  
 واقع شد دلہا حالت مناجات کرد کہ آرزو دارم کہ مرا بسوزند و توبہ بینی **س** من  
 خس را کہ بسوزند بگویت غم نیست \* غم نیست کہ بیش در تو در کنند \* تا آورا  
 بخل اعتقاد منسوب گردند خواجہ احمد غزالی اورا گفت در اعتقاد چیزے نہیں  
 تا رہا شوی گفت من ایں روز بدعا خواستہ ام و در آل ابام عین القضاہ  
 قدس سرہ العزیز نیست و بیج سالہ بود چوں اورا زندہ در آتش انداختند

در عین سوختن کہے کرد با او گفتند نہ تو نے گفتی کہ یہ دعا خواستہ ام گفت آہ من ازا  
 نیست کہ مے سوزم بلکہ ازا نیست کہ زود میسوزم این فریحت گوید غم از سوز  
 تنہ نیست ازاں مے سوزم کہ من سوختہ پیش نورواں مے سوزم سوختن بنود  
 آں گو نہ کہ ساکن سوزی تا بد پیش رخ تو شعلہ زناں مے سوزم قانایچنین  
 ہم گوید کہ بعد از آنکہ عین القضاات را سوختہ در مقام اوقہ میروں آمدہ کردہ  
 بیت مسکین دلم کہ حقہ راز نہاں تست ترسم کہ باز در کف نامحرم اوفندہ  
 انحرص آں حقہ بکشد انداں رباعی بنشتہ بیروں آندہ رباعی ما مرگ شہید  
 ز خدا خواستہ ایم از حق دوستہ چیز کم بہا خواستہ ایم گریار ہاں کند کہ ما خواستہ  
 ایم ما آتش و لغت و بویا خواستہ ایم اورا ہم بویا پیچیدہ و لغت انداختہ  
 و آتش زرد و دوقاضی حمید الدین ناگوری فرامید رباعی ابجی عشقت چوبیا  
 سوختم پیرہن نعت و غم و ختم حاصل عشق این ستہ سخن پیش نیست سوختم  
 و سوختم و سوختم و در روح الارواح مے نویسد چوں منصور حلاج را بکشد شہلی  
 گفت من آں شب پیش حق تعالی ساجد کردم تا سحر گاہ سر بسجہ نہادم  
 و گفتم خدایا این بندہ بود ازاں تو مومن و موحد و معتقد از اعداد اولیا چہ  
 بلا بود کہ باوے کردی بخواب در شدم نداسے حضرت غرت بسج من رسید کہ  
 ہذا عبد من عبادنا اطلعناہ علی ستر من اسرارنا فافشاہ فانزلنا بہ  
 ما توئی یعنی این بندہ ایست از بندہ ہائے من خیر دار کردیم من اورا برتر  
 از اسرار خود پس ظاہر کرد آں سر را پس نازل کردیم ما بر و انچہ مے بینی تو بہیت  
 گرزبان تو را ز درستی و تیغ را با سرت چکا رستہ قاناد یعنی کہ خواجہ  
 منصور را کہ پیش آمد بر زبان مبارک شیخ شیوخ العالم این رباعی بارہا  
 گذشتہ رباعی از نور جلال مرد مطلق خیزد و از شوق خدا نگر چہ  
 رونق خیزد و این خاطر مرداں چہ عجایب بحرے است  
 چوں موج زندہ ہمہ انا الحق خیزد حضرت سلطان المشائخ



مے فرمود صلوات اللہ العاشقین چہار رکعت نماز آئمہ است در ہر رکعتے  
بعد فاتحہ این ذکر است در رکعت اول یا اللہ صد بار و در رکعت دوم یا  
رحمن صد بار و در رکعت سوم یا رحیم صد بار و در رکعت چہارم یا ودود  
صد بار و مے فرمود نماز درود بچو نماز تسبیح است بجائے تسبیح صلوٰۃ گوید  
اُن نماز براسے برآمدن حاجات ہم آئمہ است و حضرت سلطان  
المشاہد مے فرمود کہ قاضی حمید الدین کہ پیشواے عاشقان  
خدا بود در مولفات خود آورده است کہ ہر کرا حاجتے دینی و دنیاوی  
پیش آید غسل تازہ کن و در رکعت نماز بگذارد بگوید الہی بجزمت آں  
سعادت کہ خواجہ احمد نہاوندی آشتی کردے این حاجت من رواں  
گرداں اگر آں حاجت اور وانشود فرداے قیامت چنگل او درد امن  
من باشد و او آچنناں بود کہ بادشاہ عراق شیخ ابوالاحمد اسحاق را اول  
برسالت فرستادہ و ملک نہاوند بر دست عورت ترسا بچہ آفت دین ویشا  
افتادہ بود و اساس ملکہاری بر خود بچو مرداں نہادہ خواجہ شنای خوش

چہیاں نقش خود بر آب دہند  
نقش سوداے او ہویداجوے  
بچو سرور و انست بر لب جوی  
سر انگشت ماندہ در دندان پو

گوید بآیت زنگیاں لعل و چو تاج ہند  
حلقہ زلف او ممسا گوے  
قدا و درد و دیدہ زل جوی  
ہا شوق از دست آں لب خند

چوں ابوالاحمد اسحاق در نہاںد رسید آں ملکہ در صفہ ناز پردہ بر بستہ بود  
شیخ رابطلیہ چوں شنید کہ از اہل صلاح است فرمود تا پردہ از میاں برد  
شیخ سعدی گوید بیت روے کشادہ اے صنم طاقت خلق مے بری چوں  
پس پردہ میشوی پردہ صبر میدری چوں خواجہ در مجلس آن نظر خواجہ بر جمال  
و لہر آب مایہ حسن و آشوب دین و دنیا افتادہ بیت اے بیساعت  
دین کردہ نیک نام چیست چشمت شوخ تو کہ از مستی خود بیخبر است

عقل خواجہ از پاسے درآمد دل از دست رفت این ضعیف گوید **بیت** عقلش  
 ز دست رفت ہما نجا نشسته ماند آک شیخ باکراست واک صاحب نفس و چوں  
 قصہ معلوم شد گفت ترا با ما راست نیاید تو دین مسلمانی داری اگر خواهی کہ با ما  
 آشتی کنی در کلیہ یاد آو ناقوس بقانون ترسایاں بزن **بیت** روزے  
 بکلیہ پاسے رویم بینی ناقوس بینینی و بیوسی دستم شیخ پہچنال کرد از دین  
 اسلام برگشت و زنا رکھڑ میاں بست و در دین معشوق در آید **بیت** مجنون  
 عشق را در کرامت و زحالت است کاسلام دین تیلی ویکہ ضلالت است شیخ را ایشان  
 بجهت قبول مصاہرت سعادستند مہریدانے کہ برابر شیخ بودند در عالم تحیر و انکار  
 افتاد شیخ ہمین گفت **بیت** گوہم دین عاشقاں دارید و بجز این پیشیت نماز  
 گفتند بدیں یک حرکت کہ شیخ کرد ہمہ یکبارگی ترک شیخ دادند و آیکہ فرار بر خواندند  
 شیخ سعدی گوید **بیت** منکوحاں عارقاں سرکع شود و زعفرانہ بیار خوش تا  
 بروند ناخوشاں و مریدے خوب اعتقاد در صحبت شیخ بماند از و پرسیدند کہ چو دیدی  
 کہ برابر میدان دیگر زنتی گفت من خود ایس پیر را در نظیر پیر او دیدہ بودم کہ این نظر بے  
 اثر ماند و عاقبتش بخیر گردانید پیراں را اثر است و شجرہ قبول ایشان را ثمر است **القصہ**  
 چون موعد عقد رسید آں مرید شایستہ حضرت رسالت راصلی الصمد علیہ وسلم در خواب دید  
 کہ سے فرماید کہ من آدم تا ابوالواسحاق را با خدا آشتی دہم چوں از خواب بیدار شد  
 سے بیند کہ ابوالواسحاق جامہ ترسایاں دور کرده است و لباس آشنایاں پوشیدہ  
 و عہدایاں از مستزادہ کردہ و انابت آورده و اسجد علی ذلک عارفے خوش گوید  
 قطعہ گر توئی یار مرا من نکم یار دگر و گوشہ گیرم و در گوشہ نیم کار دگر و نقش زیر بائے  
 تو آورده مرا بر در تو و فارغم کرد نقش در دیوار دگر و حکایتے کہ از حضرت  
 سلمان المثلکچ کردہ اند مناسب اینغنی است کہ وقتے درویشے بود او را نظر بر  
 دختر بادشاہے افتاد و دختر بادشاہ را نیز باوے میلے شد زیرا کہ در عشق درویشی  
 و بادشاہی منظور نیست چنانکہ میان ہر دو معاشقہ شد دختر کس را بر آں درویش

فرستاد و گفت تو مرد درویشی ترا با من مواصالت دشوار ہے نماید اما یک طریق  
ہست اگر آں بکنی بر تو تو انم رسید طریق آنست کہ تو خود را مرد متعبد سازی و سجد  
لازم گیر ہی و در طاعت و عبادت مشغول شوی تا ذکر تو شایع شود من از پدر  
اجازت طلبم و دیدن تو بیا ئیم آں در ویش بر حکم فرمان معشوق بچنین کرد مسجدے  
لازم گرفت و بطاعت و عبادت حق مشغول شد چوں ذوق طاعت دریافت  
بکلی دل در حق بست و چوں ذکر او در افواہ افتاد دختر پادشاہ از پدر اجازت طلبید  
و زیارت او آمد در ویش ہماں و جمال ہماں اما آں دختر در بیچ حرکتے و میلے  
نزدیک گفت آخر من ترا این جیلہ آموختہ ام اکنون چہ باشد کہ التفات بہا کنی ہر چند  
ازین بابت بیش گفت آں در ویش گفت تو کیستی من ترا نشناسم بچنان اعراض کرد چوں  
حضرت سلطان المشائخ بریں حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود کہسے کہ آں درویش  
در یافت باخیرے چہ الفت گیرد این ضعیف گوید بلیت کسیکہ روے تو بیند  
حدیث کل نکلند کسیکہ مست تو باشد حدیث مل نکلند و حضرت سلطان  
المشائخ مے فرمود کہ خواجہ عبد اللہ مبارک قدس اللہ سرہ العزیز در ایام جوانی  
باز نے عشق داشت و زبرد یوار آمدہ از اول شب تا وقت سحر بایکے دیگر حکایت  
مے کرد تا بیا نکل نماز بامداد شد عبد اللہ چنان دانست کہ گلبانگ ہمار خفتن است  
چوں نیکو نگاہ کرد صبح میدہ بود نظم مؤذن محی علی گویان من از بہرتے درخوں  
نمازے اینچنین آلودہ معنی ہم روا باشد چہ دریں میاں ہاتھے آواز کرد کہ اے  
عبد اللہ در عشق زنے از اول شب تا آخر بیدار بودہ ہر شے از براسے  
حق چٹیں کردہ چوں ایں سخن بشنید تا ب شد و بکلی حق مشغول گشت و در  
انوار المجالس خواجہ محمد بنیرہ شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس  
الہ سرہ العزیز ہما ملفوظات حضرت سلطان المشائخ نبشتہ است و نقل از  
حضرت سلطان المشائخ کردہ کہ در بد اول پسر شحمہ بود جمال بالکمال  
داشت ہر گاہ کہ او از خانہ بیرون آمدے چندیں خلق مبتلاے او بودند سے

من نیز در آن ایام نظر سے داشتیم حق تعالی اور چنان جمالی دادہ بود کہ ہر کہ او  
دیدے بر جاسے نمائندے و نحو است از بگذر دیک روز از خانہ خود بہیروں آمد  
تا بہ بنیم با و ملاقات نشد گفتیم تا او از خانہ خود بہیروں آید باز خواہم آمد باز گشتم  
در خانہ آمدم بہیتر گشتم باز بزم ملاقات بطرف خانہ محبوب رواں شد ہم سیدم  
بیا فتم باز در خاطر افتادہ او از خانہ بہیروں آید من از خانہ خود باز خواہم آمد باز گشتم  
بیتاب شدیم میان خانہ و خانہ محبوب چہار یا پنج کمرہ بود بار سیدم نیز بزم  
ملاقات و کے بہیروں آمدم باز ملاقات نشد از خانہ او باز گشتم در خانہ آمدم  
قریب بہیست کمرہ و چہیزے در فتن آمدن شد از بے قوتی خواب گرفت  
و نزدیک غروب در خواب شدیم چوں بیدار شدیم بخود گونہ گشتم و جامہ  
بدریدیم از نجاست کہ گفتہ اند کہ بعد از نماز دیگر خواب نہایہ کرد بعدہ والد علیہا  
الرحمتہ مرا کرد آورد و جامہ پوشانید و مرا از غایت محبت آں جواں کیفیت  
شد روز دیگر در راہ سے گزشتیم ناگاہ رایچہ در دماغ آمد معطر شدیم  
اندیشیم ہم نزدیک مایں محل سوختن عود نمود بعد از اندیشہ بسیار یاد  
آمد کہ این آں کوچہ بود کہ من و آں محبوب یکجا استادہ حکایت با  
یکدیگر گفتہ بودیم این رایچہ نشان وصال او بود الغرض دستے  
شیدمنہ و فریفتہ سے ہورم خلق بسیار دنبال او رفتے و من ہم بہیروں  
بہیست کس نیست نہایت نظر سے پا تو مدار ہم من نیز بر آں کہ ہمہ خلق  
بر آندہ یک روز مرا گنت یا فلاں چندین خلق مرا رحمت میدہند و  
لیکن ہر وقت کہ ہست من آں تو ام ازیں سخن فرحت و محبت من  
زیادہ شد کاتب حرر عن از والد خود سید مبارک محمد علوی کرمانی سماع  
دار کہ در انشمن سے بود در غیث پور کہ اورامولانا سے مینی خطاط گفتند  
خط داشت کہ خوش نویاں از لطافت خط او در رشک بود و عطا  
کہ دبیر فلک است سر بر خط او نہاوندے ابیات عطار دے کہ دبیر

فلک ہمیکو میدہ بہ پیش خط تو گشتہ است عاجز و لمجا بہ از خون و تویم خولیش ہر دم  
نقش خط تو بدل نویسم بہ عثمان کاتب حروف و خوش خطان دیگر شاگردا و بودند  
و او مید سلطان المشایخ بود و آن مولانا کنیز کے داشت کہ با و میل خاطر بود  
ناگاہ بسبب مولانا کنیزک را بفر وخت بعد فروختن عشق کنیزک را منگیرا و شد  
بر خصم کنیزک رفت و از بہائے کہ فروختہ بود با ضغاف آن طلبید چون خصم رواج  
کالا دید اقتناع آورد و چنانچہ شیخ سعدی گوید سہ ماہیوسف خود نے فروشم  
تو قلب سیاہ خود نگہ دار بہ قیمت کنیزک یکے بدہ کشید خصم رضا نمیداد  
آخر الامر تحقیق شد کہ خصم کنیزک یکے از بندگان مقتد سلطان المشایخ  
است چون اینعے مولانا را روشن شد دانست کہ این در دراد و اسے  
پیدا گشت مولانا با وجود معلوم کردن دواسے درد خود را ز غلبہ سلطان  
عشق در دل خود دعوی کرد کہ روا بنا شد در راہ محبت دوست را بسیم سیاہ  
بفروشم الغرض با ستیلای شوق محبوب و زور آوردن اشتیاق وصال  
یا مولانا از دار القرا صبر و شکیبائی از پا درآمد و از حای بجای مبدل  
گردید کہ خواب و خور از مولانا بر رفت و گریہ و نالہ مستولی شد و کار بدیوانگی  
کشید بہیت روے مپوش اسے قمر خاکی بہ تا نکث عقل بدیوانگی بہ آخر  
مولانا را بیا دآمد کہ دواسے در دما جناب مرشد بر حق منست مولانا  
گر یہ کنناں و جامہ دراں پیش حضرت سلطان المشایخ آمد و کیفیت  
خود ظاہر ساخت سلطان المشایخ فرمود ہر وقت کہ خصم کنیزک برین  
بیایا تویم ہیائی مولانا بدین اثبات مختلف آستانہ سلطان المشایخ شد  
بیت رقیب گفت بریں چہ میکنی شہزادے  
اگر نصیحت دل مے کنم کہ عشق میاز  
چہ میکنم دل گم گشتہ باز مے جویم  
سیاہی تن زنگی باب مے شویم  
تا روزے خصم کنیزک را بخد مت سلطان المشایخ سعادت  
پایے بوس حاصل شد مولانا نیز درآمد و سر بر زمین نہاد

حضرت سلطان المشایخ فرمود مولانا سر بر کن ایسہ است کہ خاطر توجع کرد  
 خصم کنیزک دریافت سلطان المشایخ روئے مبارک خود بجانب خصم کنیزک  
 کرد و حکایت فرمود کہ مردے بود کنیزک داشت آن مرد را با آن کنیزک محبتے  
 بود کنیزک را بسبب فروخت بعد فروختن عشق غالب آمد آن مرد بر مشرعی کنیزک  
 رفت ہر چند عجز زاری کرد قیمت بیفزود میسر نشد چوں دوست برد دست نیا  
 جامہ پارہ کرد و روئے سیاہ کرد و خاک بر سر انداخت و باز ارد آمد و این سخن  
 مے گفت کہ اے مسلماناں سزاے آنکس بہتر ازین کہ دوست را بسیم فروشد  
 چہ باشد ہمکنہ این حکایت سلطان المشایخ تمام کرد خصم کنیزک را روئے  
 بر زمین آورد و گفت من صدقہ حضرت سلطان المشایخ آن کنیزک  
 را بدین مولانا بخشیدم سلطان المشایخ خوش شد و در باب خصم کنیزک دعا  
 ہائے خیر کرد خصم کنیزک را بمولانا ارزائی داشت و مولانا بمقصود رسید الحمد  
 علی ذلک نکتہ در بیان ولولہ عشق حضرت سلطان المشایخ کہ در باطن  
 ایں ضعیف است اگرچہ ایں دعوی بس بزرگ است مثل گفتہ اندلقمہ پیلان و  
 حوصلہ کنشکان گنجہ مالعصفورہ فلحمہ وما البق فشحمہ یعنی چمقدہ کنشک پس  
 گوشہ و چہ قیوہ چہ چیز است پشتہ پس چہ بی او چہ خواہد بود ملت لاف و فات  
 سیزنم در قدم سگان تو بہ خاک چرانے شوم خاک بریں و فاسے من بہ حق علیم  
 و علام است کہ چہ در سماع و چہ در غیر سماع در خاطر مے گذرد کہ از سوز عشق آتش  
 در خان دمان ننگ و ناموس زخم شنج سعدی گوید فرماید ہیئت روزے  
 بدرایم من ازین جامہ ناموس بہر جا کہ بتے چوں تو بہ نیم بہترم بہ اے خواہ  
 بگذاردم سر و سامان را و آتش زخم خان ماں را در اہ صوائے بگیم و شورے بر آدم ہیئت  
 چند پنہان غم عشق تو خورم طاقت نیست بہ وقت آں شد کہ بروں اکیم و صد  
 شور کتم بہ داشت دلم طاقت صبر بر رم ہشکدہ بای بہ چوں کار بجاں آمد زمین پس  
 من و رسوائی بہ و سر دریا بان عشق نہم قطعہ صید بیابان عشق خوش بخور تو نیز

نکتہ  
مثل

سرتواند کشید پاس ز زنجیر او و خواہم از اسب عشق روے بعالم ہم و عرصہ عالم  
گرفت حسن جہاں گیر او و بیاباں را از آب چشم شور انگیز خود دریا گردانم بیعت  
خوش آب و چشم من ہمہ روے زمین گیر و نہاید کرد غیرے دامن آن  
نازنین گیر و دریا را از آہ سینہ بیاباں خشک گردانم امیر خسرو گوید بیعت  
دریا ز آہ سینہ من خشک شد چنانکہ ہرگز بچشم خویش نہ بیند کسے نے و چون  
ازیں باز آیم زنجیر سگان سلطان المشایخ در سر بندم امیر خسرو گوید  
س زنجیر سگان در خود بر سر من بند و کنوں سیراں نیست کہ دستار  
بہ بندم و بقیہ عمر عزیز کہ مایہ عاشقاں است بے مراحم در یاد آنحضرت بگذرانم  
بیعت محرم بہاں است انجہ کنم یاد روے تو و جانم ہماست انجہ ہم  
زیر پایے تو و عمر گذشتہ را بواسطہ محبت آنحضرت باز آرم کیست کہ از  
انجہ رفت از عمر بازاں ہم امروز کار عمل تست مگر در نفس آخر بر یاد آنحضرت  
روم اگر جنازہ سعدی بگوئی دوست برند و زہے حیات نکو و زہے مکا  
سعادت تکتہ در بیان حقیقت عشق

ہر

دلبر جہاں رہاے عشق آمد عشق با سر بریدہ گوید راز خیز و بنہاے عشق را قامت عشق گویند نہاں سخن است آب آتش فروز عشق آمد عقل مردے است خواہگی آمو خط خاک ہو و بازی ماست نیست در عشق خطہ موجود عشق مقصود کارے باشد عشق را رہنما ورہ نبود	سر بر رہنماے عشق آمد زانکہ دانکہ سر بود غماز کہ بوقت است گفت قد قامت عشق پوشندہ برہنہ تن است آتش آب سوز عشق آمد عشق دروے است بادشاہی نو عالم پاک پاکبازے ماست عاشقاں را چکار با مقصود عشق را خود نگارے باشد در نقش سرو کلہ نبود
---	--

عشق با عقل ناتمام بود *	
عشق با کفر و دین کدام بود *	
پیش آنکس که عشق پسرده اوست	
کفر دین هر دو بنده ره اوست	
هر چه در کائنات جزو و کل اند *	
در ره عشق طاقتی بلبند *	
هر چه از تو ز دور گردون است *	
از ضرب عشق بیرون است	
عشق بر تر عقل و زبان است	
لی مع الدرد وقت مردان است *	
کال ملاقات وصل یزدانی است *	
دل خریدار نیست جگر غم *	آل نشیننده تخت آدم را باز عشقش بجا کداں آورد *
غز علمش سوے جفاں آورد	چون ره عشق رفت سلطان شد
چون ره خلد رفت عیاں شد	گر چه جانت ز عقل فزانه است
قدم عقل نقد خالی داں *	شعله عشق لا اوبالی داں
بالغ عقل را بے یابی	بالغ عشق کم کسے یابی *
عشق را جاں بواجب داند	زانکه شیون شهید لب داند
هر کج عشق چهره بنماید	دل و جانش بجمله برباید
چون ترسی ہی ز مردن خویش	عاشقی باش تا میری میش
عاشقاں سر نهت بر سر دار	تو بر آئی که چون بری دستار
صفت عاشقاں ز من نشنو	ورذانی تو این مرا بدو جو
نکته در بیان ترغیب در عشق و معذرت بیدرداں	



خداوند اجود و دہ آشنائی  
 بعشق خود دلم معمور گرداں  
 بزلت و خال خواباں دادہ پیوند  
 بردائے جاں بکار عشق میکوش  
 اگرخواہی حیات جاودانی  
 شہید عشق را مردہ نگویند  
 دریں عالم ز ایجاد تو مقصود  
 و گرنہ من کیا کئے آں کہ جاں را  
 بعشق زلف شاں گردم ہوناک  
 تو اے زاہد ز عشق خو برویاں  
 شدی غافل ز درد و درد نوشاں  
 کرشمہ کردن خواباں نظر کن  
 بکنج مسجدے منشیں گرفتار  
 ز مانع صنع حق را در نظر آر \*  
 کمال زاہداں از عشق بار بست  
 صلوٰۃ عاشقاں از دیدہ بگذار  
 نظر کردن بخوبان مذہب بہت  
 کہ من بارے ز مذہب بر نگردم  
 بہ لعل و لہریب خو برویاں \*  
 بزاری مے کم ز اں لب گدائی  
 ترا گر عقل بہست اے مرد ہشیاء  
 کہ فردا ذوق لب ہرگز نیابی

نمیرا تم چہ راغے روشنائی  
 ز نور دوستی پر نور گرداں  
 دل عشاق را طفت خداوند  
 ز جام عشق خوں ما و مہم نوش  
 براہ عشق میرا سے توانی \*  
 براہ عشق جس ز زندہ نگویند  
 رضاے حق تعالی دوستی بود  
 دہم از دیدہ و دل نیکواں را  
 کنم دل را ز غم ہا چاک در چاک  
 مشو منکر مر و لا حول گویاں  
 گداخر و مہم شہ را ز حسن سلاطین  
 بعشق شکل شاں جاں در خطر  
 بکار خود پستی نیک ہوشیار  
 حیوٰۃ بے نظر را میسج شمشیر  
 نشان عافیت در جاں گدازی  
 نماز زاہداں را خشک انگار  
 مرا از ہر دو عالم این متناسست  
 اگر گردم ازین مذہب نہ مردم  
 بر غیبت مے کم اینک دل و جاں  
 تو اے زاہد و یمنی کجائی \*  
 ہمیں جاگیر ذوقے از لب یار  
 اگر چہ جنت الفردوس بابی

نکتہ در بیان رویت باری تعالیٰ و تقدس حضرت سلطان المشائخ قس بن سیر العزیز نے فرمود مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ کتابت جسمین نام از اربعین موجب تر بعضی سخنان اور آوردم کہ در بعضی کتب اس را اثبات کردہ است و در بعضی کتب دیگر نفی و ابطال نمودہ یکے از انہا ایس سخن است و گفتہ اند کہ اثبات رویت باری تعالیٰ و تقدس بدلیل عقلی مقصور نیست و انچہ ابو منصور ماتریدی در کتاب خود آورده است و رویت بدلیل عقلی اثبات کردہ است درست نیست دایل ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ بریں نمط است کہ جسم مرئی است و حرکت او ہم مرئی است پس رویت صفتہ است مشترک میان جسم و حرکت علت جواز رویت ہم مشترک باشد فنقول انچہ مشترک است میان جسم و حرکت وجود است با حدوث و حدوث نے شاید زیرا جا و عبارت است از وجود سبق بعدم و عدم نہ علت مے شاید نہ جز علت پس وجود متعین شد ازہر علت جواز رویت و حق تعالیٰ وجود ہست پس درست شد کہ حق تعالیٰ مرئی باشد اعتراض مولانا فخر الدین زراوی رحمۃ اللہ علیہ نیست کہ مخلوقیت ہم مشترک است میان جسم و حرکت ازیں لازم مے آید کہ مے مخلوق باشد بعین ایں نکتہ و ایں اعتراض بغایت محکم است ایں راجو ابے نکتہ اند بعدہ فرمودہ اند کہ اہل سنت و جماعت درین مسئلہ چنین تاویل کردہ اند کہ حق تعالیٰ کفۃ است فان استقر مکانہ فسقط التزانی یعنی پس اگر ثابت شود جابے اولیں قر است کہ یہ بینی رویت معلق با استقرار جبل است و استقرار جبل ممکن و معلق بمکن من حیث ہو ممکن باشد بریں دلیل ہم اعتراض کردہ است انہم لطیف است و محکم و بیان اینست کہ جواز رویت کہ معلق بشرط استقرار جبل است کہ ام استقرار است و حال استقرار جبل یا در حال تحویل جبل اگر در حال استقرار پس ما ہوا شہر و تحقیق باشد و المعلق با تحقیق تحقیق تحقیق فی الحال نیست و اگر در حال تحویل جبل استقرار جبل در حال تحویل متعین پس دانستم کہ ایں نکتہ حقیقت ضعیف است قاضی محی الدین

کاشانی رحمۃ اللہ علیہ از سلطان المشایخ سوال کرد کہ در قصہ ہتہر موسیٰ علیہ السلام بعد از سوال رویت وجواب لن ترائی قرآن چہ خبر میدہد فلما تجلی بر الجبل جملہ دگا و خرمسعی صعا یعنی پس ہر گاہ روشن گرانید پروردگار موسیٰ مرکبہ را گردانیدن کوہ را پارہ پارہ و افتادہ موسیٰ بے ہوش کوہ خدائے را دید یا نہ فرمودند ظاہر آیت دلالت مے کن کہ دیدہ باشد و انچہ مفسران و تفسیر نوشتہ اند تجلی نور ربہ تجلی ملکوت ربہ عدول است از ظاہر بے ضرورتے چہ اتفاق اہل سنت و جماعت است بر جواز رویت فی الجملہ لان کنان الباری سبحانہ و تعالیٰ مرئاً للنفس و لغیرہ من صفات الکمال واللہ جل جلالہ موصوف بحجۃ صفات الکمال اگر کوینہ بدلیل معلوم شدہ است کہ در دنیا بچکس رویت نیست زیرا چہ قوے کہ بدال رویت حق تعالیٰ را احتمال تواں کرد در دنیا کسے نشان نداد جواب گویم این حکم در جنس انس آماہ است ازین لازم نیامد کہ جبل را نباشد شاید کہ در آن قوت نہند و او را سمع و بصر عقل و ہند تا بہ بیند و بعد از دیدن باقی نمازد و طاقت احتمال بقاش نباشد از ہیبت پارہ پارہ اگر دو ہتہر موسیٰ علیہ السلام اندازہ کار روشن کرد و از سوالے کہ میس کرد باز گشت حضرت سلطان المشایخ مے فرمود کہ انیکہ رویت حق جل و علی را منکر اند بارے بر چہ وجہ میزنند و مردم کہ خوش اند بامید و عہدہ فردا خوش اند و حلاوت رویت ہر کسے را بر اندازہ شوق انگس باشد تا شوق نباشد چہ ذوق ولذت یا بد بعضے ازینجا مشتاق میروند و بعضے را ہمانجا شوقے پیدا شود تا ذوقے یابند خاما این کرامت دیگر است کہ ازینجا مشتاق میروند حضرت سلطان المشایخ مے فرمودہ را مشکل بود کہ انیکہ از دنیا میروند پیش از آنکہ بہشت رسد ایشان را رویت خواہد بود یا نہ تا شبے رئیس نام خادم شیخ نجیب الدین متوکل را و خواب دیدم و انمعنی از او و خواب پرسیدم جواب گفت از کجا و استبعادی قومی نمود از دیدن این خواب مشکل من زیادہ تر شد

تاشے عورتے تریبا نام کہ اورا خواہر زادہ خواندہ بود بعد از نقل اورا  
در خواب دیدم ہمیں معنی ازو سوال کردم گفت آرسے بعضے مردماں  
مے بیغند و من نیز دوبار دیدہ ام اورا پرسیدم کہ از کدام عمل این دولت  
یافتی گفت چند ناں من از محمد و مان خود مے یافتم ہر روز از ناں یکتا  
ناں بدرویشاں میدادم حضرت سلطان المشایخ مے فرمود درویشے  
بود ہر در خر قہ میکرد ہر ساعت و برے آورد و این سخن مے گفت عجب  
است کہ موسیٰ علیہ السلام با کمال نبوت اورا دیدار یسیر شد و طاقت نہا  
کہ اورا بہ بیند پس ہر کہ انامید او بیند حضرت سلطان المشایخ مے فرمود  
امام احمد فضیل رحمۃ اللہ ہزار بار حضرت عزت را در خواب دید بعد ازاں  
پرسید بندہ بایں دولت بکدام عمل رسد فرماں آمد بتلاوت قرآن باز  
عرضداشت کرد تا و تے کہ با فہم معانی باشد یا غیباں فرماں آمد بہر شکل  
کہ بخواند و مے فرمود شاہ شجاع کرمانی قدس الدمرہ العزیز چہل سال  
شب سخت یک شب حضرت عزت را در خواب دید بعدہ ہر جا کہ رفتے جامد  
خواب برا بخود بردے تا نختہ پد بامیدانکہ این دولت را باز در خواب  
بیند تا انگاہ کہ آوازے شنید کہ این دولت ثمرہ اں بیدار یہا بود  
دے فرمود در قوت القلوب آوردہ است کہ شیخ الاسلام علی موفقی  
قدس الدمرہ العزیز گفتہ است در خواب دیدم کہ بہ بہشت رفتہ ام چوں  
پیشتر شدم در طیرہ قدس رسیدم مردے را دیدم در سہر اوقات عرش کشاؤ  
و نظر بر حضرت عزت داشت پلک بر ہم نیزد پرسیدم کہ این مرد کیست گفت  
خواجہ معروف کہ خدا کرانہ از خوف و زنج پرستیدہ است و نہ بامید بہشت  
بل حب اللہ شوق فالی القابد یعنی براسے دوستی خدا و شوق دیدار او پرستیدہ  
است بار تعالیٰ غرامد دیدار خود اورا مباح گردانیدہ است تا روز قیامت  
و حضرت سلطان المشایخ پرسیدند کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ

شب معراج حضرت غوث را دید فرمودند دریں سخن بسیار است اما غیب  
مقتار آنست کہ در رویت شب معراج تحقیق نیست سایل اولہ زیادہ کردو  
گفت ابوودر داگفتہ است حضرت رسالت راصلے اللہ علیہ وسلم پرسید  
هَلْ رَأَيْتُ رَبَّكَ نُوْرًا قَالَ اِنِّیْ اَرَاهُ یعنی آیا دیدی پروردگار خود را گفت  
پیغمبر بدستی کہ من دیدم اورا فرمودند احادیث دیگر برخلاف این آمدہ پس  
رویت شب معراج تحقیق نباشد حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ حضرت  
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ از فرزندان حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام  
و کرم اللہ وجہہ است یک شعبہ خرقہ حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی علیہ السلام  
از آنجا نب میرو دقتی کسے پیدا شد کہ خداے را بمن نہامی گفت نیدانی تو کہ  
قوم موسیٰ علیہ السلام دیدار خواستند عذاب آمد قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ جَحْمٌ فَاَخَذَ نَحْنُ  
الصَّاعِقَةُ و موسیٰ علیہ السلام دیدار خواست جواب کن ترائی شنید چیر گستاخی  
میکنی گفت آن عہد موسیٰ بود اما این دولت عہد حضرت محمد است صلی اللہ  
علیہ وسلم کمترین جایگزین او یا بریزید بودا و گفت لَیْسَ فِیْ جَحْمٍ سِوَا اللّٰهِ و  
ہچنین چہ نظیر دیگر آورد اما غلاماں را فرمود کہ اورا بگیرند و در آب غرق  
کنند اولاد آب انداختند و غوطہ مے دادند اورا فریاد میکرد دیا ابن رسول اللہ  
الغیاث الغیاث او ہچنیاں مے فرمود کہ در آب غوطہ دہن تا گفت الہی  
الغیاث در حال گفت اے غلاماں ترک او گیرید چوں اورا بگذاشتند بیاید  
وسر و پیش حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بر خاک نہاد و گفت متعاً  
دیدم فرمود چگونہ دیدی گفت از تو فریاد خواستم نہ سیدی گفتم انکوں  
فریاد از خدا تعالیٰ خواہم در حال روزی از درون سینہ من پیدا شد  
ورونگرستم ہر چہ خواستم معاینہ کردم زہے سوال آنمرد زہے جواب امام  
جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ کمال عقل او را چہ طریق جواب داد و مے  
فرمود صیغہ حرم ہتر موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بود پیش موسیٰ علیہ السلام

۴۸۹  
شب معراج  
حضرت سلطان المشایخ  
فرمود کہ حضرت  
امام جعفر صادق  
رضی اللہ عنہ از  
فرزندان حضرت  
مرتضیٰ علی علیہ  
السلام و کرم  
اللہ وجہہ است  
یک شعبہ خرقہ  
حضرت امیر  
المومنین  
مرتضیٰ علی  
علیہ السلام  
از آنجا نب  
میرو دقتی  
کسے پیدا شد  
کہ خداے را  
بمن نہامی  
گفت نیدانی  
تو کہ قوم  
موسیٰ علیہ  
السلام دیدار  
خواستند  
عذاب آمد  
قَالُوْا اِنَّ  
اللّٰهَ جَحْمٌ  
فَاَخَذَ نَحْنُ  
الصَّاعِقَةُ  
و موسیٰ  
علیہ السلام  
دیدار خواست  
جواب کن  
ترائی شنید  
چیر گستاخی  
میکنی  
گفت آن  
عہد موسیٰ  
بود اما  
این دولت  
عہد حضرت  
محمد است  
صلی اللہ  
علیہ وسلم  
کمترین  
جایگزین  
او یا  
بریزید  
بودا و  
گفت  
لَیْسَ  
فِیْ  
جَحْمٍ  
سِوَا  
اللّٰهِ  
و ہچنین  
چہ  
نظیر  
دیگر  
آورد  
اما  
غلاماں  
را  
فرمود  
کہ  
اورا  
بگیرند  
و در  
آب  
غرق  
کنند  
اولاد  
آب  
انداختند  
و غوطہ  
مے  
دادند  
اورا  
فریاد  
میکرد  
دیا  
ابن  
رسول  
اللہ  
الغیاث  
الغیاث  
او  
ہچنیاں  
مے  
فرمود  
کہ  
در  
آب  
غوطہ  
دہن  
تا  
گفت  
الہی  
الغیاث  
در  
حال  
گفت  
اے  
غلاماں  
ترک  
او  
گیرید  
چوں  
اورا  
بگذاشتند  
بیاید  
وسر  
و پیش  
حضرت  
امام  
جعفر  
صادق  
علیہ  
السلام  
بر  
خاک  
نہاد  
و گفت  
متعاً  
دیدم  
فرمود  
چگونہ  
دیدی  
گفت  
از  
تو  
فریاد  
خواستم  
نہ  
سیدی  
گفتم  
انکوں  
فریاد  
از  
خدا  
تعالیٰ  
خواہم  
در  
حال  
روزی  
از  
درون  
سینہ  
من  
پیدا  
شد  
ورونگرستم  
ہر  
چہ  
خواستم  
معاینہ  
کردم  
زہے  
سوال  
آنمرد  
زہے  
جواب  
امام  
جعفر  
صادق  
رضی  
اللہ  
عنہ  
کہ  
کمال  
عقل  
او  
را  
چہ  
طریق  
جواب  
داد و مے  
فرمود  
صیغہ  
حرم  
ہتر  
موسیٰ  
علی  
نبینا  
و علیہ  
الصلوٰۃ  
والسلام  
بود  
پیش  
موسیٰ  
علیہ  
السلام

آمد و گفت آرزو دارم کہ جمال تو بہیم موسیٰ علیہ السلام فرمود نتوانی دیدہ چند کہ مانع  
 ے شد صیغور باز نہ ایستاد و بفرودت برقعہ برداشت امیر خسرو خوش گوید بیت  
 بدون آرزو روں دیوانہ گرداں ہوشیاراں لہ و لیکن خسرو دیوانہ را دیوانہ تر  
 گرداں ہرچوں صیغور نظر بر آں جمال انداخت نابینا شد تہ کرت و بروا سیتے  
 ہفتاد کرت برقعہ دوریکرد و صیغور نابینا ے شد و بدعا ے مہتر موسیٰ چشم  
 باز ے یافت دریں میاں ہفتے آواز دادا ے موسیٰ انجبت از حایضہ آموز کہ  
 چندین کرت نابینا شد و باز دیدار بخواد و تو یکبارگی اِنِّیْ ثَبْتُ اِلَیْکَ یعنی تحقیق  
 کہ تو بہ کردم من بسوئے تو ے گوئی مہتر موسیٰ علیہ السلام را بدین سخن حیرتے  
 بیفرود و حضرت سلطان المشائخ بخط مبارک خود در قلم آورده است چوں  
 اہل بہشت جمع شوند بہشتیاں آرزو ے بقا ے پروردگار ذوالجلال لایزال  
 کنند در دار الضیافت جمع آیند ابرے سفید گرد بر گردیشاں برآید و کوشکھا ے  
 آں ابر مرصع بہ درو جاہیں مکمل مشک ہاریدن گیر دینانکہ ہوا ے بہشت  
 ہمہ کافور و مشک گردیں حضرت ذوالجلال جمال خود بنمایند بہشتاد ہزار سال در  
 لذت رودیت بمانند یَوْمَ تَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی روزیکہ قائم شوند مردم  
 نزد پروردگار عالمیاں و در تفسیر حقایق آورده است چوں ایستادہ بمانند خطا  
 آید کہ در دنیا امتثال او امر و نوا ہی شرع نموده آید شستہ جمال ذوالجلال مارا  
 مشاہدہ کنید از برائے رعایت ادب ننشینند حق سبحانہ تعالیٰ فرشتہا پیہ آرد  
 نمکیہ کنند بر آن فرشتہا و حضرت عزت را بہیند چوں مُدَّتے بگذرد آرزو ے نقا  
 پیراں و مادراں کنند حضرت عزت ہمہ را جمع کند چنانچہ در روز جمعہ خلق جمع شوند  
 یکدیگر را بینند بعد ازاں فرماں صادر شود کہ دیگر چہ آرزو دارید ہر آرزو کہ باشد  
 یاربید و لکم فیہا ما یشتہیہ الانفس و تلذ الا عین و انتم فیہا خال و ان اللہم  
 ارزقنا لقاءک بکرمک یعنی و خاص شمار است اے مومنان چیزیکہ بخواد  
 نفسہا ے شما و لذت یا بند چشماں و شما یاں در آں بہشت ہمیشہ باشید

سے بار خدا یا روزی گرداں مراد پیدا رخو دیکرم خوش خوش گوید ۵ شادی  
 بروزگار گدایان گوی اوست ۶ برخاک رہ نشسته برامید رویت اند ۶ امین  
 شاعر بخدمت حضرت سلطان المشائخ غرضداشت کرد کہ نعمت رویت کہ بر من  
 را و عده هست فردا خواہم بود بعد از حصول آں از نعمت ہا دیگر چہ بیند بر لفظ  
 مبارک را ند کہ سخت کوتاہ نظری باشد کہ بعد از آں بچہ پرے دیگر نظر کنند درین محل  
 باز عرضداشت کرد کہ شیخ سعدی گفته است ۷ افسوس بر آں دیدہ کہ روی  
 تو ندیدہ است ۸ یادیدہ کہ بعد از تو بروئے نگریدہ است ۹ حضرت سلطان  
 المشائخ ایں بیت را استحسان کرد و فرمود کہ نیکو گفته است کاتب حروف در لفظ  
 حضرت شیخ الاسلام معین الدین بنجرى قدس السمرہ العزیز ثبتہ دیدہ است  
 کہ سیکہ از بزرگان طریقت کہ از اہل عشق بود در مناجات مے گفت الہی اگر تو  
 از من ہفتاد سال را حساب خواہی من از تو ہفتاد ہزار سال را حساب نخواہم  
 زیرا کہ امروز ہفتاد ہزار سال است کہ ندا و الست بر یکم گفتہ و جملہ را در شور آور  
 پایے کو فتن گرفت و گفت اینجملہ شور را کہ در زمین و آسمان است از شوق  
 الست است ہمینکہ آں بزرگ ایں سخن گفت ندا آمد کہ جواب شنور و ز شمار  
 ہفت اندام ترا ذرہ ذرہ گردانم و بہر ذرہ دیدار نمایم و گویم اینک حساب ہفتاد  
 ہزار سال کفارت نہادیم پای ہم در سماع و وجد و قفس و غیر ذلک  
 تلمتہ در بیان سماع حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ العزیز  
 مے فرمود سماع بر چہا قسم است حلال و حرام مکروہ و مباح اگر صاحب  
 وجد را میل بسوے حق بیشتر است آں مباح است و اگر میل بجاز بیشتر است  
 مکروہ است اگر میل بکلی طرف مجاز است آں حرام است و اگر میل بکلی  
 طرف حق است آں حلال است پس مے باید کہ صاحب ایں کا حلال  
 و حرام و مکروہ و مباح بشناسد و مے فرمود کہ چندین چیز مے باید تا سماع  
 مباح شود و مستمع و مستمع و آلہ سماع مسموع یعنی گویندہ مروت تمام

بجای  
 ہفتاد

باشد کہ دیکہ نباشد و عجت نباشد و مستمع آنکہ می شنود و از یاد حق خالی نباشد و  
 مسجع آنچه بگویند غش و سحر کے نباشد آنکہ سماع فرامیہ است چوں چنگ و ریاب  
 و مثل آن میباید کہ در میان نباشد اینچنین سماع حلال است و سماع صوتی است  
 موزوں چرا حرام باشد و میفرمود سماع علی الاطلاق حلال نیست و علی الاطلاق  
 حرام نیست بلکہ گفتہ اند کہ از بزرگے پرسیدند سماع چیست گفت تا مستمع  
 سماع کیست میفرمود کہ پیش شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدبر  
 العزیز در اباحت و حرمت سماع کہ در آن اختلاف علماء است اگر مذکور بود سبحان  
 یکے سوخت خاکستر شد و دیگرے ہنوز در اختلاف است تفاوت ہمیں شیخ سعدی  
 گوید بیت آتش اندر پختگان افتاد سوخت خام طبعان بچان اسفندہ اند  
 نیز شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس مدبر العزیز نقل کرد کہ السماع  
 بجرک قلوب المستمعین و یوقد نار الشوق فی صدور المشتاقین یعنی سماع  
 آوازے موزوں و بخششے آورد لہاے شنوندگان را وے افروزد آتش  
 شوق را در سینہ ہاے مشتاقان و میفرمود کہ گروہے از شلنج سماع بدیں وجہ  
 روادارند کہ بے اختیار باشند چوں با اختیار باشند آن سماع معلول باشد و مولانا  
 علامۃ الوری فخر الدین زراذی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ در رسالہ  
 اباحت سماع را از امام غزالی آوردہ است اول درجہ سماع فہم مستمع  
 است یعنی فرد آمدن سماع بر معنی کہ در دل مستمع واقعے شود و پس  
 ثمرہ آن فہم و جدید اے آید و ثمرہ وجد حرکت جوارج حاصل میشود و بمعنی  
 مختلف است باختلاف احوال مستمع و مستمع را چہاں حال است اول آنکہ  
 سماع بحد و طبع باشد یعنی اورا لذتے و حظے نباشد جز آنکہ تلذذ کرد از احسان  
 و نعمات و این مباح است فاما دریں قضیہ حیوانات و دیگر شریک اند  
 دوم آنکہ سماع حاصل کند بر صورت مخلوق معین یا غیر معین  
 و این سماع جو انان فی شہوت بود و این از انہا است کہ تکلم بسبب



جست و دناوت آن نتوان کرد و سیوم آنکه سماع بر احوال نفس خود  
 حل کند تقلیب حواسی که با خدا تعالی دارد و این سماع مریدانست  
 خاصه مریدان مبتدی زیرا که مریدان را لا محاله مراد است و مراد ایشان  
 معرفت باری تعالی و وصول الی الحق و ایشان را در سلوک احوال پیش می  
 آید از قبول و رد و وصل و مجر و طمع و نومیدی و آنچه مشتمل است بر صفت  
 اشعار چهارم آنکه سماع سماع عین حق باشد بحدیکه در حالت سماع در عین  
 شهود باشد همچو حال زنانه که در مشاهده بهتر یوسف علیه السلام  
 دستها بر میدند و از خود خبر ندارند اهل این مقام عبور کردند بچیز یکسانی  
 گشتند از همه چیز مگر از حق جل و علی و این مقام واصلان و کاملان است  
 مکتب در بیان آداب سماع حضرت سلطان المشایخ  
 قدس سره العزیز فرمود سماع را چند چیز می باید از زمانه  
 خوش که در آن فراغ دل باشد و خاطر متردد نباشد اما مکان و لکش  
 چنانکه از دیدن آن روح پیدا آید اما اخوان باید که بهم از یک جنس باشند  
 یعنی هر که حاضر میشود از اهل سماع باشد و می فرمود بوقت در سماع  
 نشستن بوی خوش کند و جامه پاکیزه پوشد مولانا فخر الدین  
 زراذی رحمه الله علیه در رساله خود آورده است که آداب دیگر  
 آنکه سماع بگوشش بوشش شنود و قلیل الالتفات و محترز باشد از  
 نظر بجانب مستمعان و تنجیح و تشاوب و سرفرو و افکنده باشد  
 و فکر که مستغرق باشد و دل او متمسک از تصفیق و قص  
 و سایر حرکات و مرادات آداب دیگر آنکه تا تواند بخیزد و گریه بآواز بکن و این  
 جایست که اوقات بر ضبط نفس خود باشد و اگر قص و گریه کن و او را مباح باشد اگر قصد  
 نباشد زیرا که گریه خزن را بر دو قص سبب تحریک سرور است و کل سرور مباح است و آداب دیگر  
 آنکه موافقت قوم کند و قیام اگر کی از قوم ایستاده و در وجه صادق یا آنکه ایستاده بنیت اهل جود

قَدْ بُدِّلَ مِنْ مَوَاقِفَةٍ چوں شیخ بدرالدین سمرقندی رحمة الله عليه رحمت حق پیوست  
 او را در سنکوله دفن کردند روز سیوم سلطان المشایخ حاضر شد مجلس عالی منعقد  
 شد سماع در داده بودند سلطان المشایخ پیتر رسیدند و در حیطه دیگر نشستند چو  
 الشان در سماع برخاستند سلطان المشایخ نیز برخاستند بعضی گفتند میان  
 شما و ایشان بعد مسافت است شما بنشینید سلطان المشایخ فرمود  
 موافقت شرط است کاتب حروف از وال خود سماع دارد که شیخ بدرالدین  
 سمرقندی سخت بزرگ بود خلیفه شیخ سیف الدین یا جریزی بود و شیخ  
 نجم الدین کبریتی را در یافته بود و وسید زائر الحرمین و حافظ و دانشمند بود در  
 کمال کسی که در و این همه فضائل است و در سماع غلو تمام داشت بے  
 سلطان المشایخ سماع نشید و بغایت خوبصورت و نیکو سیرت بود علیه  
 الرحمة و ادب دیگر آنکه در قص و در نیاید سبکه گراں نماید بر قوم که دلها را مشتاق  
 گرداند نقل کذا فی العوارف عن ممشاء علو دینوری رحمة الله عليه ایت قال  
 رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المناء فقلت یا رسول الله هل تنکرهن  
 السماء فقال ما آنکره وکن قلهم یقمن قبله بالقرآن ویمتحنون بعده بالقرآن  
 فقلت یا رسول الله انهم بی ذنوبی ویسطلون علیّ فقال احتملهم یا ابا عبد  
 هم اصحابک وکان ممشاء یقول کنا فی رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 فکلمه در بیان تمهیل الفاضل که میان شعرا مصطلع شده و در اوصاف معشوق  
 سلطان المشایخ قدس الله سره العزیز فرمود از زلف قرب خواهد قوله  
 تعالی یقر بونا الی الله زلفی یعنی تا اینکه مقرب گردانند ما را بسوسه خدا نزدیک  
 گردانیدن و از لون جنت و از چشم نظر رحمت او و لتضع علی عینی یعنی و از  
 براسه نظر رحمت بر من و کفر پوشیدن باشد و زلف را از ازاں کافر گویند  
 که او دانه خال در پوشند مصرع کافر نشوی قلندری کار تو نیست یعنی تا  
 هستی و اعمال و صدق بر تو پوشیده نشود و دعوی عشق از تو درست نیاید

و تا از نفس مرتد نشوی کار کنی تا ما کاتب حروف در رساله السماع کہ تالیف مولانا  
 فخر الدین زرداری است رحمتہ اللہ علیہ است مراد وقت چیز سے خواہد بود  
 کہ حاکم باشد میان بندہ و طاعت حق تعالی و از بیاض وجہ نور ایمان و سود  
 حال خلقت مصیبت و جزاں معانی کہ نقصان مقام و حال است پس  
 تحمیل الفاظ اوصاف حق کسے است کہ مستقل شو و فہم از طوابع الفاظ سو  
 چیزیکہ کہ مناسب از الفاظ است از امور حق حل و علی پس الفاظ اشعار ہرچو الفاظ  
 امثالی است مراد از ان امثال چیز سے باشد کہ مناسب باشد و مصرف امثال  
 غیر انکہ طوابع ان امثال بر اینجی است پس این واقع تراست در نفوس و  
 موثر تراست در قلوب زیرا کہ مے نماید ترا چیزیکہ در خیال بستہ در صورت تحقیق  
 و انچہ بدان و ہم گماشتہ و معرض یقین و غائب در لباس حاضر و برائے اینجی  
 است کہ حق حل و علی امثال را بیشتر آورده در کتاب مبین و کتب منزہ و چہنیں  
 در کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم و کلام سایر انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم و صحابہ رضی  
 اللہ عنہم جمعین تلك الامثال نضر بها یعنی آن امثال ہا مے آرم من برائے  
 مہم بسیار و تعست و ما یعقلها الا العالمون یعنی درنہ یا بندہ آن امثال  
 را مگر عالمان و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود و ہر حرف کہ در سماع  
 شنیدہ ام صفتے شنیدہ ام از صفات حق عز و جل و علی تا این غایت آن  
 حرف با و صاف حمیدہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فریاد الحق والدین حل  
 کردہ ام تا روزے در حالت حیات شیخ شیوخ العالم قدس اللہ سرہ  
 الغیز از جمعے گویندہ این بیت شنیدم بیت مخزام بدیں صفت مبارک از گلز  
 چشم بدت رسد گزافہ ۴ ما اخلاقی پسندیدہ و اوصاف گزیدہ و کمال  
 بزرگ و غایت لطافت ایثار یا دآمد چنان در گرفت کہ بدیں حرف سید  
 چشم ہر آن کہ در بعدہ بسے بر نیامد کہ بر حمت حق بیوستند و مے فرمود کہ فردا  
 تمامت فرمان در رسد کہ ہر شے کہ مے شنیدید آن را بر اوصاف ما حل

میگردید گویند آری فرمان رسد که اوصاف حادث و ذات ماقدم محل و صفا  
 حادث بر قدیم چگونه روا باشد گویند خداوند از غایت محبت من گردیدم فرمان رسد  
 چون از محبت میگردید بر شمار محبت گردیدم بعدہ سلطان المشایخ چشم پرآب  
 کرد و فرمود با کسی که مستغرق محبت حق است این عتاب است با دیگران چه  
 خواهد کرد درین محل امیر حسن شاعر ضد داشت کرد که بندہ را بچوشت آنچنان ذوق  
 پیانے شود کہ در سماع فرمود کہ صحابہ طریقت محبت را و مشتاقان را ہماں ذوق  
 کہ در آتش میزند و کرنہ آں بودے بقا کجا بودے و در بقا ذوق بودے در آتش  
 آں مقام چشم پرآب کرد و نفس از سینہ بمصفا برآورد و فرمود کہ مراد حقے در خواب  
 چیزے نمودند من این مصرع کفتم **اے دوست بدست انتظام کشتی** \*  
 و باز این مصرع را ہم در خواب اعادہ کردم \* **اے دوست بہ تیغ انتظار کشتی** \*  
 چون بیدار شدم یادم آمد کہ این مصرع بچنین است **اے دوست بزخم انتظام**  
**کشتی** \* بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بن شدہ دیدہ ام رہما یسمع  
 السالک صوتا من البراغیث و یفہم کلاما مفہوما من ذوق الباب و کل  
 من الذباب و اصوات الطیر و سمع علی رضی اللہ عنہ صوت ناقوس قال  
 اتدرون ما یقول قالوا لا فقال یقول سبحان اللہ حقّا حقّا ان المولی قد  
 یبقی نکتہ در بیان وجہ اہل سماع حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ  
 العزیز نے فرمود از نمودنہ نام اسم الواجد است و واجد از وجہ است چنانچہ  
 بمعنی بن شدہ و جد آمدہ بمعنی صاحب جد آمدہ و بمعنی در حق باری تعالی درست نیامد  
 پس اینجا بمعنی منے الواجد است فاما مولانا فخر الدین زراذی در رسالہ خود  
 نے نوید کہ خواجہ عثمان مکی در حقیقت وجدے گوید کہ عبارت از وجد ممکن است  
 زیرا کہ وجد تیرہ است از اسرار الہی عند المؤمنین المؤمنین یعنی نہادہ از مومنان  
 صاحب یقین ابو سعید حرّز گفته است **الْوَجْدُ رَفْعُ الْحِجَابِ وَ مُشَاهَدَةُ الْقَرِيبِ**  
**وَ خُصْرُ الْفَهْمِ وَ فِجَارُ تَدَالُفِ الشَّيْءِ وَ اَسَاسُ الْمَقْصُودِ**

از بعضی پر سید ناز و جد صحیح فرمود قبول و جدا دست متواجداں اما حکما گویند  
 کہ وجد چیست یعنی وجد در دل فضل است شریفہ کہ متعذر است نطق برآں  
 و اخراج آں بلفظ پس بیرون مے آرد و آن نفس بالحنان و نغمات ہر گاہ کہ  
 ظاہر شود منہر و حرکت جواج پیدا آید نکتہ در بیان احوالے کہ در سماع پیدا بہمت  
 مے شود حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز بمفرمود ایں  
 ہر سہ قسم است انوار است و احوال است و آثار است و آن از سہ عالم نازل  
 مے شود و آن سہ عالم ملک و ملکوت و ما بینہما جبروت یعنی در حالت سماع  
 انوار نازل مے شود و از عالم ملکوت برار و اج بعد از اں در دل پیدا آید و از  
 احوال گویند آں احوال از عالم جبروت است بر قلوب بعد از اں بکلی و  
 حرکت ظاہر مے شود کہ آنرا آثار گویند آں از عالم ملک است و مے فرمود کہ وقتی  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از غزا آمد فرمود کہسے باشد کہ دف زند  
 ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا دف برداشت و نبواخت و ایں شعر  
 مے گفت شعر اتینا کہ اتینا کہ فحیو نا فحیا کہ + اتینا کہ اتینا کہ بحیو نا بحیو کہ  
 ولولہ التمرۃ الحمراء ما کنا لوادیکم + ولولا دعویہ الرحمن ما کنا لواریکم + فقال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قے یا عایشہ و بمفرمود وقتی رسول علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام میاں یاراں نشستہ بود جب رسول علیہ السلام ایں آیت آورد  
 و اذا سمعوا ما انزل اللہ الی الرسول تری اعیینہم تفیض من اللہ مع ما عرفوا  
 من الحق رسول از وحشت بر خاست چلکہ در وحشت چنانچہ از فرحت بسیار روا و مبارک کہت  
 مبارک میاں جمع افتاد ایں حکایت معروف است کہ در آن مجلس جمع از صحاب بود ندیکان یکاں  
 کردند و بردند و مے فرمود کہ در عہد رسول علیہ السلام شخصی بود کہ اورا کہنہ میگفتند و  
 جاہلیت چنہ در ہجو رسول علیہ السلام گفتہ بود بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کرد و  
 مکہ بود و از خبر شد کہ رسول علیہ السلام صحابہ را فرمودہ است ہر جا کہ میرا بیابند بکشتن این خبر  
 رسید از ہم صحابہ اس نام پوشیدہ در سر و پیچید نزد رسول علیہ السلام آدایاں آورد و شعر آغاز کرد

رسول علیہ السلام پر سید کہ تو کیستی گفت من کعب بن زہیرم از ہم اصحاب تو  
 این لباس پوشیده ام شست بیت و بجز رسول علیہ السلام گفته بودم این زمان  
 صد و بیست اضعاف آن درین گفته ام رسول علیہ السلام گفت بخوان خواندن  
 گرفت تا بدین بیت رسید شعر بنیلت ان رسول الله او عدل فی والعفو عند  
 رسول الله ما مول رسول علیہ السلام فرمود اعمادت کن اعمادت کرد و در جمیع  
 از نجاست که اعمادت می فرماید رسول علیہ السلام جامه برد باو عنایت کرد و اینجا  
 که در ویشاں بقوالاں خرقه می دهن چوں رسول علیہ السلام وفات یافت  
 معاویہ گفت صد دینار بنویسم و هم آں بر دامن ده تا بدین روز رسا نذا و نذا و چو  
 خلافت معاویہ رسید کعب بن زہیر وفات یافته بوفیفر زندان او کس فرستاد  
 که آں بر دامن دینار بیست هزار دینار یا ششاد داد و آں بر درازیشاں بسته  
 شیخ الشیبیخ در عمارت آورده است که این زمان در خزانه خلیفہ ناصر الدین  
 است و می فرمود که وقتی رسول علیہ السلام بیاغی رفت و ابو موسی  
 اشعری را فرمود که تو بر دیاغ باش اگر کسی آید بے اذن من نگذاری و درون  
 بیاغ چاہے بود ابو موسی پاسبانے مبارک خود و میان آں چاہه فروخته  
 نشست و آں حال امیر المومنین ابوبکر صدیق آمد ابو موسی اشعری حضرت  
 رسالت را از آمدن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خبر کرد رسول صلی اللہ علیہ  
 سلم فرمود که او را بگذار تا بیاید ابوبکر آمد بر استماع حضرت رسالت صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہم بر آں ہیئت پاسبانے و در چاہه فروخته نشست بعد امیر المومنین  
 عمر رضی اللہ عنہ آمد از آمدن او نیز خبر کرد با آں بشارت دروں طلبید آمد  
 جانب چپائے رسول علیہ السلام ہم بر آں ہیئت نشست بعد امیر المومنین  
 عثمان آمد بعد از رخصت درآمد و بر همان ہیئت مقابل رسول علیہ السلام  
 آمد و نشست بعد امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ آمد بعد از اذن درآمد و بر آں  
 ہیئت نشست بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود بچنین که امروز یک

جائیم موت ہم کجا خواہد بود و بعثت ہم کجا خواہد بود بعد حضرت سلطان  
 المشائخ قدس السیرہ العزیز فرمود حالے کہ درویشان اہل دل را پیدایشو  
 از نیاست و مے فرمود موسیٰ علیہ السلام از چینے متوحش شدے عصا  
 او تسبیح گفتے و او ازاں اُلس گرفتے و مے فرمود کہ شیخ احمد غزالی چنین آودہ  
 است کہ بعد از آنکہ موسیٰ علیہ السلام بشرف مکالمت حق تعالیٰ مشرف شد  
 ہرگز انظر بر جمال وے اقتادے مے سوخت فرماں شد کہ برقع پیش روے  
 خود گیر برقع گرفت از نور روے موسیٰ علیہ السلام آں برقع مے سوخت برقعے  
 از پیشم کرد آں نیز بسوخت بعد ازاں از آہن گرفت آں ہم بسوخت موسیٰ  
 علیہ السلام تھیاجہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آمد و گفت یا نبی السلام طلب جامہ کہ درو  
 از مہ حالت آں خرچہ کردہ باشد برقع بساز موسیٰ علیہ السلام طلب کرد نشان  
 یافت فلاں جادرویشانند برایشاں باشد برقت برایشاں یافت ازاں برقع  
 ساخت و بر روے خود انداخت نسوخت و سالم ماند و مے فرمود حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام را حالے غالب بود تا بجیے کہ روز اسے زد کلاہ قلنسو  
 او بسوخت و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ ام کہ  
 بعضے را حالے در سماع غالب مے باشد کہ تمینے ماند و بعضے را اگرچہ حا  
 لے باشد فنا مغلوب نمے شود و کمال در آست کہ در سماع مغلوب نشود  
 و بعضے در سماع از خود بخیر گردند کہ اگر میخ آہنی در پاے ایشاں رود ندانند و  
 بعضے در سماع باخ اے چہاں حاضر شوند کہ اگر برگ گلے در زیر پاے ایشاں  
 باشد دانند و این مرتبہ کاملانست و مے فرمود کہ شیخ بدر الدین غزنوی  
 از شیخ شیوخ العالم قدس السیرہ العزیز سوال کرد کہ یہوشی اہل سماع از  
 کجاست حضرت شیخ شیوخ العالم قدس السیرہ العزیز فرمود از آنکہ ہا  
 است بر یکم شنیدہ یہوش گشتن ازاں روز باز یہوشی در ایشاں مرکوز است  
 چوں سماع شنوند آں یہوشی در ایشاں اثر کند حیرت و حرکت در ایشاں

ظاہر شود سلطان المشائخ میفرمود سماع برد و نوع است باجم و غیر باجم آیت کلاو  
 سماع جومے آرد و اینکس دجلش نے شود و این را شرح نتوان داد اما غیر باجم آیت  
 بعد از آنکہ سماع اثر کند آنکس آنرا تمیل کند بر حضرت حق سبحانیا برپہ خود دیا جائے کہ در  
 دل او بگذرد و فرمود کہ فارابی حکیم بود روزی در مجلس خلیفہ درآمد با جانشین  
 و صورتے مخقرے پیش خلیفہ سماع آغاز کرد چنگ بست و نواخت آن حکیم سماع راستہ  
 قسم کردہ اول مضحکات یعنی خندہ آرنده و دوم مکی یعنی گریہ آرنده سیدوم منعی یعنی بیہوش  
 گردانندہ القصد چوں چنگ آغاز کرد اول ہمہ مجلس بقیہ قہ خندیدند باز چنان  
 نواخت کہ ہمہ در گریہ شدند باز چنان نواخت کہ بیہوش شدند انگاہ او در جائے  
 چیرے نوشت و رفت کہ فارابی قد حَضَرَ هُمْ نَاوَعَاب یعنی تحقیق ظاہر شد  
 اینجا پوشیدہ شد چوں اہل مجلس سماع بیہوش باز آمدند سخن در جائے نوشتہ  
 دیدند در یافتند کہ حکیم فارابی بود و فرمود کہ ہمیں حکیم بود کہ خلیفہ را بد عقیدہ  
 کردہ بود کہ شیخ شہاب الدین ازین مذہب گردانید و بحدہب اہل سنت  
 و جماعت باز آورد در باب دہم در نکتہ حکایات تحریر یافتہ است و مے فرمود در  
 خواجہ خضر علیہ السلام بخدشت شیخ شیوخ العالم فرید الحق الدین  
 قدس السدرہ العزیز آمد و در پیش سماع آغاز کرد و شیخ شیوخ العالم  
 بر سر سجادہ نشستہ بود ہر دو دست مبارک خود بر آورد و این بیت بلند  
 خواند بیت صاحب دروے کجاست تا بنمایم صد گریہ زار زیر ہر خندہ  
 خویش و مے فرمود کہ از شیخ ضعیب الدین رومی شنیدہ ام کہ گفت  
 مرا بے بود او را در سماع حالے و شوقے و ذوقے بودے بعد از نقل  
 او در خواب دیدم کہ در بہشت مقامے رفیع یافتہ است فاما مغموم تہنیت  
 آن مقام رفتم و گفتم چرا مغمومی گفت این مقام یافتہ ام اما لذتے و ذوقے کہ در  
 سماع بودنمے یا جم و مے فرمود چنین نام تو الے بود من از شنیدم  
 کہ شیخ شرف الدین کرمانی ساکن قصبہ رستی بود و در سماع



جان دادہ است باین بیت بیت ہر روز دہ جان من آواز مرا ز نہار  
 پارہ دوست در باز مرا شیخ شرف الدین گفت در باختم جانم  
 در زمان جان داد و بجانان رسید الحمد للہ علی ذلک مے فرمود از قاضی حمید  
 الدین ناگوری بمارسیدہ است کہ مجلس سماع بود و قوالان کامل حاضر بودند  
 ورنے گرفت صاحب سماع شبانہ گفت بیائید اگر کسے را با کسے تفاف  
 حالے باشد با یکدیگر صفا کنی صفا کردند ہم موثر نیامد باز گفت نیاید کہ  
 بیگانہ در آمدہ باشد تفحص کردند نبود ترک سماع کردند باستفازش  
 شدند در اثنا کے آں درویشے رسید این بیت خواند بیت کس را  
 چو تو معشوق مبارک پے نیست ہاے جان جہاں شل تو در پے زین  
 نیست ہاے با سماع این بیت اثرے ظاہر گشت و غزیرے در مجلس جان  
 داد دیگر آں درویش رنغ کردند کہ دیگر یار این بیت در سماع گوئی و میفرمود  
 کہ در خانقاہ خواجہ یوسف چشتی قدس الدسرہ العزیز عزیزان چشت سماع  
 در دادند قوال این بیت گفت بیت عاشق ہموارہ مست و مدہوش بودہ  
 و زیادہ محب خویش بہوش بود ہذا کہ ہمہ بحر حیراں باشند ہاے نام تو درون  
 سینہ و گوش بود ہاے دو بیت سخت بگرفت دو نفر از درویشاں چشناں  
 مدہوش شدند کہ خرقة ایشاں برقرار مانده بود و ایشاں ناپیداشدہ بودند حضرت  
 سلطان المشائخ مے فرمود کہ وقتے قاضی منہاج الدین جو رگانی را  
 شیخ بدر الدین غزنوی رحمت اللہ علیہ طلبید و آں روز دوشنبہ بود و وعدہ  
 کرد کہ چوں از تذکیہ فارغ شوم بیایم بعد از آمدن قاضی سماع آغاز کرد مذہبی  
 منہاج الدین را این بیت بگرفت بیت نوحہ میکرد بر من این نوحہ گردنم  
 در دل سوزم برآمد نوحہ گر آتش گرفت ہاے دستار و خرقة کہ پوشیدہ بود پارہ پارہ  
 امیر خسرو خوش گوید بیت خوشاں حالے کہ با ہم گرد کویت ہاے رنغ پر خوں گیراں  
 پارہ پارہ ہاے فرمود قاضی منہاج الدین مردے صاحب ذوق بود

مرد و شنبہ رتد کیرا میر فتم این رباعی خواند ریاعی لب بر لب دلبران جوش  
 کردن چو آہنگ سبز لعل مشوش کردن چو امرو ز خوش است و یک فردا خوش  
 نیست چو خود را چو سے طعمہ آتش کردن چو این بیت شنیدم چو دشمن  
 و ساعت گذشت تا بخود باز آمد و فرمود شیخ نظام الدین ابوالموید  
 رحمۃ اللہ علیہ دیدم بر درسی سے در باب نعلین داشت از پای کشید و  
 گرفت و مسی در آمد و دو گاہ نگاہ برداشت کہ من چکس را در نماز بر آں ہیئت ندیدم  
 بعدہ بر بالائے منبر رفت مقریے بود خوش خواں آیتے خواند بعدہ شیخ  
 نظام الدین ابوالموید آغاز کرد کہ بخط بابائے خود نوشتہ دیدہ ام متوکلین  
 دیگر نگفتہ بود کہ این سخن در حاضران در گرفت انگاہ این دو بیت بگفت

ہیئت نہ از تونہ از عشق تو خوار خواہم کرد	جاں از غم تو زیر و زبر خواہم کرد
پرورد دلے بجاک در خواہم شد	پر عشق سرے ز گور بر خواہم کرد

دے فرمود کہ وقتے حضرت شیخ شیخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز  
 خواست کہ سماع بشنود گویندہ حاضر بود مولانا بدر الدین اسحاق را  
 فرمود کہ آں مکتوب کہ قاضی حمید الدین ناگوری فرستادہ است پیار  
 مولانا بدر الدین خلیطہ کہ در آں مکتوبات بود آورد و دست خلیطہ انداخت  
 ہماں مکتوب بدست آمد شیخ شیخ العالم شیخ کبیر قدس اللہ سرہ العزیز فرمود  
 کہ بایست و بخواں مولانا بدر الدین استاد و خواندن گرفت و آں مکتوب  
 این نبشتہ بود فقیر حقیر ضعیف نحیف محمد عطا کہ بندہ درویش است و از سر  
 دیدہ خاک قدم ایشان شیخ شیخ العالم شیخ کبیر را از استماع این کلمات  
 حالے و ذوقے پیدا شد و بعدہ و آں مکتوب این رباعی بود خواند بیت

آں عقل کجا کہ در کمال تو رسید	و آں روح کجا کہ در جمال تو رسید
گیرم کہ تو پر دہ برگزینی ز جمال	و آں دیدہ کجا کہ در جمال تو رسید

دے فرمود وقتے من عرض داشت بخدایت حضرت شیخ شیخ العالم

شیخ کبیر نشہ بودم این رباعی در قلم آورده بودم رباعی نژاد روستا  
 کہ بندہ تود اند مرا بر مرکب دیدہ نشانند مرا بہ لطف عامت کہ عنایت  
 فرمودہ است ورنہ نہ یکم وچہ ام چہ خوانند مرا و بعدہ بخدست حضرت  
 شیخ شیوخ العالم آدم این رباعی یاد کرد و فرمود کہ تو این رباعی را کہ نشہ  
 بودی یاد گرفتہ من فرمود و تھے شیخ شیوخ العالم این بیت خواند بیت  
 نظامی این چہ اسرار است کہ خاطر عیاں کردی کہے اشرف نمیدانند زبان  
 درکش زباں درکش و ہر بار کہ این بیت بر لفظ مبارک میراند تغیر نہ پیدا میشد  
 چوں شب شدے نیز این بیت سے فرمود و وحالے پیرا سے شد بعدہ حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ چہ بود در خاطر مبارک ایشان کہ این بیت  
 سے گویانید و فرمود شیخ سیف الدین بابر زری رحمۃ اللہ علیہ گفتے کہ  
 من مسلمان کردہ این بیت شنائی ام عزیزے حاضر بود بیتے خواند چنان ہند  
 کہ این بیت است ہمیت بر سر بطور مہو الطیور شہوت مینزل و عشق مینزل  
 ترائی را بدین خواری جھوہ بعد حضرت سلطان المشایخ فرمود بیت خاکپا  
 راہ عیاران این در گاہ را بہ برکت دست عروس ہمد عماری جھوہ امین  
 عضا داشت کرد کہ عماری چہیست فرمود کہ مردم آں را کہ عماری گویند عمارتی  
 عمار نام مردے بود کہ این عماری ساختہ اوست و نیز سیف الدین بابر  
 بارہا گفتے کہ کاش مرا آنجا بہرہ دندے کہ خاک شنائی است تا من آنرا سرمہ  
 چشم خود کنم و فرمود کہ شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا وصیت کرد کہ  
 فخری نامہ یاد گیرند کہ در آں فواید بسیار است و فرمود کہ در باب اول  
 بزرگے بود کہ مثل او بزرگے بنود او گفتے کہ درینا فخری نامہ در پیرانہ سالی  
 بدست من افتاد اگر در جوانی بدست من افتادے بقوت او کار ماے شگرف  
 کردے نکتہ در بیان قصہ تخریق ثوب حضرت سلطان المشایخ قبس بہت  
 سرہ الغزیزے فرمود کہ تحریریکے کہ بیاد حق باشد سنج است و اگر میل بفسا

بود حرام مانا کند در سماع قص و حرکت کند و جامہ در اندھ چہ در آں بندہ مغلوب است  
 ما خود نباشد ہر چہ باختیار کند تا بدم نماید حرام باشد و مے فرمود در ویشے چون  
 در سماع دست زند شہوت کہ در دست باشد میریزد و چون پائے بزمیں زند  
 شہوت پائے میریزد و چون نعرہ زند شہوت دروں میریزد و میفرمود کہ خفت  
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین  
 علیہما السلام را در قص مے آورد ایں کلمات مے گفت حرق حرقہ عین لغتہ  
 حرق شیئی ضعیف یعنی سوخت ادا سوختگی چشم گزیاد ادا سوختگی شے خورد و مے  
 فرمود کہ بعضے گویند کہ در وقت یخبری بر ضرب قوال چاکو قص مے کنند بآنکہ  
 چون مرد از خیالات نفس و خواہشہا شہوت دور تر گرد و علامت قرب  
 اوست و میفرمود رَا لَسْتُ بِرَّکُمْ قَالُوْا بَلٰی بعضی زبان گفتند و بعضی باشند  
 دست و بعضی باشارت سر در سماع از وہاں حرکت بوجود آید و مولانا فخر الدین  
 رزادی در رسالہ خود نبشتہ است کہ از بعضے پرسیدند کہ سبب حرکت اطراف بالطنین  
 بر وزن الحان چیست فرمود اں عشق عقلی است و عشق عقلی محتاج نیست سخن  
 گفتن معشوق حکایت و تمثیل و ملاحظہ و حرکات لطیفہ پنجم و ابرو و باشارت  
 کفایت است ایں را نواطق روحانی گویند امیر خسرو گوید بیت اں چشم  
 سخن گو نگرد اں لب خسا موش و اں تلخی گفتار و شکر خندہ  
 چو یوسف و گفتیم بار و شنیدم پنجم ایں ضعیف گوید اشارات تو پنہاں  
 نیست اسے بار و دل و جاں مے بری جاناں بگفتار و پنجم نازنین کردی  
 حکایت و بخوں ریزی مادادی روایت و مے فرمود دیند گوئی بود در  
 بد اوں از دپرسیدند کہ در سماع و قص چگوئی گفت ایں مقدار میدانم  
 کہ بے خود برتابہ تا فتنہ میجد و مے فرمود کہ مولانا بدالدین اسحاق  
 گفتے کہ حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ  
 العزیز در قص آمدہ بود و دست مبارک خویش در کتف من نہادہ

ازین فخر و سیادت کر دے و پیش از آنکہ در آن مجلس سماع گرم نبود محمود و پٹوہ کہ  
 از مردان حضرت شیخ شیعہ العارف بود اور گفت اسے محمود مودہ یا زندہ بود  
 محمود در قصہ کہ کتاب حروف از والد خود سماع دارو کہ از ان تاریخ کہ شیخ شیعہ  
 العالم نفس فیض بخش کہ در باب خواجہ محمود پٹوہ فرمود خواجہ محمود تا آخر عمر در ہر  
 مجلس کہ بودے پیش از ہمہ در سماع شدے و فرمود کہ در آن ایام ماضی قاضی  
 بود و را جو دہسن دایم بندست شیخ شیعہ العارف منازعت کر دے از رعایت  
 خصوصت بہ ملتان رفت با صد و دایمہ ملتان گفت کہ کبار و اباش کہ  
 یکے در سجدہ نشیند و آنجا سماع فرماید و گاہ گاہ در قصہ ہم باشد ایشان گفتند  
 اینکہ تو میگوئی واقعہ کیست او گفت شیخ شیعہ العارف گفتند ما اورا ہیج نتوانم  
 گفت منقول است محمد میرم نام قوال بود کہ شیخ ابو حمد الدین کرمانی قدس  
 اللہ سرہ از و سماع کرانہ بود خدمت شیخ شیعہ العارف قدس اللہ سرہ و العزیز  
 فرمود کہ سماع در دہندہ گوینہ گاہ سماع در دادند شیخ بدر الدین غزنوی  
 و شیخ جمال الدین ہانسوی در قصہ شدند قوالاں ایں قصیدہ مے گفتند  
 خواجہ نظامی فرماید قصیدہ ماست کردن اندر عاشقی لاسست بہ ماست کے  
 کند آنکس کہ میناست نہ ہرزد اسنے را عشق زبیدہ نشان عاشقاں از  
 و در پیداست بہ نظامی تا توانی پارسا باش کہ نور پارسائی شمع دلہاست  
 و حضرت سلطان المشائخ مے فرمود کہ شیخ بدر الدین بسیار سمر شدہ بود  
 مسافراں اورا گفتند کہ شیخ بدر الدین پیر شدہ چہ شکل سے قصہ شیخ فرمود کہ او  
 نے قصہ عشق مے قصہ ہر کر عشق است در قصہ است و مے فرمود کہ شیخ  
 بدر الدین غزنوی از پیری جنبدن نتوانستے چوں سماع شدے چنان  
 مے قصیدے کہ گوئی وہ سالہ کو دک مے قصہ و میفرمود کہ وقتے شیخ بدر الدین  
 غزنوی مرگفت یہاں ترا اجازت نامہ سماع نویسم من گفتم مرا ایں مقدار قابلیت  
 نیست ہرچہ درین بود شیخ شیعہ العارف فرید الحق الدین قدس اللہ سرہ و درین یہ ملاحظہ

واجبہ باقی ماندہ نفرمودہ است بنا بر آن ناقابل باشم و آن تقصیر من باشد  
 این سخن مرادشوار نموده بخانه آدم و روز دوم زیارت شیخ شیوخ العالم انہم  
 و من فرمودہ پیچوقتے یاد ندارم کہ در سماع اول من برخاستہ باشم مگر یکبار در جمعی  
 بودم سماع آغاز کردند در سن قوی در گرفت بخود شدم چون بخود باز آمدم خود را  
 ایستادہ دیدم ہر کہ در سماع اول برخیزد ہر چہ در آن سماع بگذرد از او پسند  
 بزرگے خوش گوید **رقص** آن نبود کہ ہر زمان برخیزی \* بی درد چو کرد  
 از میاں برخیزی \* **رقص** آن باشد کہ در دو جہاں برخیزی \* دل پارہ کنی  
 و ز سر جاں برخیزی \* و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ بنشتہ دیدہ  
 ام اگر کسے در میاں افتد چنانکہ پشت او بر زمین آید و در میان باشد جامہ خود  
 فدا کند چندانکہ جامہ او را از میاں جمع بکس بخود تا خود را بشکرا نہ باز خرد و اگر  
 کسے خود را در آتش اندازد یا از بلندی او را باز اندازد اگر ایں سماع حقیقی شدہ  
 او را ضررے نرسد و اگر تکلفی باشد سوختہ و مردہ بہ و من فرمود کہ کافور نام خواہم  
 سرائے بود در دارالامان دہلی و دو تنکہ پیش من آورد من آنرا قبول کردم  
 او گفت مرا فرمان است کہ ہر جمعہ بروح سلطان غیاث الدین بلبن  
 چیزے میدہم اگر فرمان شود از توجہ ہر جمعہ چیزے بخد مت شما در غیاث پور  
 برسانم من آنرا قبول کردم و او میرسانید تا در یک جمعہ سماع بود بیتے مرا  
 گرفت من در **رقص** درآمد دست بالا کردم و دل من گذشت کہ چہ **رقص**  
 میداری سبب آنکہ ہر جمعے دو تنکہ معین بتو امیر سد باز گشتم با مقام خود بایست  
 و تو بہ کردم کہ بار دیگر از او آن دو تنکہ قبول نکنم بعد موصول درآمد شیخ سعدی  
 خوش گوید **یلمیت** **رقص** وقتے مسکنت باشد \* کاستیں کرو و عالم افشانی \*  
 عرض میدارد و کاتب حروف بر آنجملہ کہ وقتے امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ در  
**رقص** درآمد دستہا بالا کرد حضرت سلطان المشائخ - امیر خسرو را  
 پیش خود طلبید و فرمود کہ تو تعلق بدنیاداری ترا نشاند کہ دستہا بالا کردہ

در قص در آئی امیر خسرو دستہا گرد آورد و مشت بستہ رقص کردے  
 کرات کاتب حروف اینمعی از امیر خسرو و رقص معاینہ کردہ است  
 بیت رقص گرہیکتی رقص عارفانہ کن چہ دنیا نیرپایے نہ دست بر آخرت  
 فشاں چہ دے فرمود کہ رقص سخن نیست مگر با ضطرار و خروج از احتیایا نا ائکہ  
 سلطان عشق استیلا یا بدجیکہ اگر وجہ نکلند اورا مضرت کند شیخ الشیوخ  
 شہاب الحق وال دین سہوردی قدس سرہ العزیز در حوارف آوردہ است  
 بعضے صادقان رقص بر احسان و وزن کردہ اند من غیر انہا روجہ و حال  
 و نیت ایشان موافقت فقر است و قص ایشان از قبیل مناجات شہا  
 چنانکہ ضحک و ملاعبہ باہل و اولاد و سے فرمود کہ قص نامودوں رفتن  
 میان درویشان عیب است قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ  
 سرہ العزیز در سماع ہائیکے را گفتے تاہر کہ در قص بے اصول رود اورا از  
 در من بیرون کنید و قتی در مجلس مردے بے اصول میرفت آنکس بیامد  
 و دست بر سینہ نہادہ از رقص باز داشت چوں سماع آخر شد آن مرد بے اصول  
 بطلب انصاف برخاست و پیش قاضی حمید الدین ناگوری در آمد و گفت  
 سماع در من اثر کردہ بود و در مائے آسماں کشادہ گشتہ پایے در بہشت  
 نہادہ بودم تا دروں بروم در اثناے آن فلاں کس آمد و مابا زوشت  
 من ازاں نعمت محروم شدم قاضی حمید الدین روے سوے ایں  
 رقص بے اصول کرد و گفت بہشت جائے بے اصولاں نیست  
 نکتہ دریاں استماع سماع و بکا و رقص حضرت سلطان المشائخ  
 قدس سرہ العزیز را بہشت سماع اگر است عا میگردند و روز پیش از  
 از طعام مہمود کہ بوقت افطارے آوردند نقصاں کردے و انچہ مہمود بود  
 معلوم است چہ مقدار در نکتہ مجاہدہ تحریر یافتہ است العرض بعد از ادا  
 اشراق در مجلس سماع در صدر بر سجادہ محبت و عشق بنشتے شاعرے

بیت

گوید شعر فیما حسن الزمان وقد تجلی بہذا الفی والقبال صد رہ یعنی پس  
 اسے نیکو زمانہ در حالے کہ جلوہ کردہ بایں خوبی و بایں پیش آمد بالا را و از مشایخ  
 کبار آنوقت چون شیخ ضیا الدین رومی و مولانا شمس الدین داسغانی جد  
 مادرین کاتب حروف و مولانا حسام الدین اندیقی و مولانا نظام الدین پانی  
 پتی و شیخ علی زبیلی و سجادہ داران زمانہ چوں در یگانہ پختی و سراں حلقے  
 حیدریاں و قلندریاں و مسافران بجزو برکہ در شہرے بودند در آن جمع حاضر  
 مے شدند بزرگے خوش گوید شعر طوبی کاغین قوم انت بینہم + فہم من  
 نعمۃ من و جہدک الحسن + چوں طعام نہاری خرج شد تو آنان خوش گوے کہ  
 ملازم آنحضرت بودند چوں مسپیدی کہ بصورت و سیرت صوفیاں بود و وصا  
 قوال در مجلس نبوت سماع مے گفت و حسن سپیدی عجیب اے بود کہ بجز دانکہ آغا  
 کر دے آتش بدہاے عاشقاں در درے و سنگد لاں را از جاے بخت بانی  
 چوں آسیا بگردانیدے بزرگے خوش گوید بیت از صوت خوش تو خرقہ پوشا  
 چوں صبح دیدہ اند گریباں + بعد وصامت کہ ناطق معانی بود میان علم  
 موسیقی بیتے در سماع گفتے الغرض چوں سماع آغاز کردے در حضرت سلطانی  
 المشایخ اثر کردے فاما چوں صاحب سماع نشدے چنانچہ در نکتہ قصص تحریر  
 یافتہ است بعدہ عزیزے مسافرے کہ دریں کار بودے صاحب سماع  
 شدے و در ویشاں و عزیزاں در قصص مے آمدند حضرت سلطان المشایخ  
 در مقام خود بر سجادہ کرامت یک ساعت نیکو ایستادہ در گریہ بودے  
 چوں رو مال آستیں بگریہ تر شدے ہنگامہ سماع کن برگشتی بموافقت  
 ایثاں با سکونت تمام و اطرافنے فراہم در قصص درآمدے و دور عاقلان  
 بگردے و باز در مقام خود بایستادے و گریہ چناں غالب آمدے کہ  
 سہ چہار گز دستار چہ باب چشم مبارک تر شدے و آب چشم مبارک  
 نوے پاک مے کردند کہ قطرہ از آب چشم مبارک در نظر کسے در نیامدے

فرض است ہرگز  
 مے جلائے کہ  
 و نہایتی از طاعت  
 پس آن فرض  
 بعد از است از قوت  
 و مسافر کہ قوت  
 است ۱۲

لہذا  
 و ہذا  
 و ہذا

بیتے  
 و ہذا



مگر آنکہ ہمیں دستار چہرہ تر گشتے بیشتر چہاں بودے کہ از کف دست مبارک خود  
 آب چشم پاک کر دے چنانکہ حضرت سلطان المشائخ بخط مبارک خود  
 در قلم آورده است کہ حق تعالی در توبیت یاد کرده است کہ اے پسر  
 آدم چون بگری چشمہاے تو پس مسح کن بجاہ خورش و لیکن مسح کن  
 بکف دست زیرا کہ آن آب چشم رحمت است این آب رحمت را  
 باعضای خود بمال عجب نیست کہ از آتش اماں یا بی این ضعیف گوید  
 بلیت ز عشق چشم تو از چشم من شد چشمہ پیا و لے زان چشمہ ہادیم رول  
 خون جگر باشد و بوقت گریہ در روے مبارک ایشاں ہیج تغیر ظاہر نہ  
 چنانکہ خلق را مے باشد و ہرگز نغہ و آہ از حضرت سلطان المشائخ  
 ظاہر نشدے مگر نفس سر و از سینہ مصفاے پُر درو بر آوردے و ہیج قوال  
 را جمال نبودے کہ در آن مجلس از مقام سماع کہ آغاز کردہ است بجنبہ یکے  
 مگر آنکہ درویشے سوختہ از غایت شوق قوال را بگرفتے از مقام خودش  
 بجنبہ بانیہ در گریہ و جنبش درآمدے مصرع ز ذوق عشق تو در جملہ ذوق  
 عشق گرفت و از منکراں سماع بعضے فقہاء و محول علما در مجلس حاضر  
 بودندے و از ذوق گریہ حضرت سلطان المشائخ کہ محبت  
 بستہ در پایے مبارک حضرت سلطان المشائخ افتادندے  
 شیخ سعدی گوید بیت ہر سر و ہا را بباہید خمید کہ در پایے  
 آل سر و بالا رود و وازاں کار کہ انکار مے آوردند بلب اقرار  
 زمیں بوس آنحضرت مے کردند بیت سر کہ نہ در پایے عزیزاں  
 رود و بارگران است کشیدن بدوش و امیخرو گوید بیت  
 خسرو از نخت خوشت یاری کند انجاریسی ہم ہرز میں نہ  
 دیدہ را گستاخے با ما کن و اگر در عین سماع و حال  
 وقت چاشت درآمدے از مجلس ہر دوں آمدے

و بدل فارغ نماز چاشت ادا کر دے باز در سماع آمدے و بیشتر حال ایں بولے  
کہ بوقت سماع غزیاں جامہ ہا و دستار را بقوالاں میدادند و باز نے ستمند  
کے را از قوالاں قوتے بنود کہ آں دستار را وجہ ہا بیرون آوردے وقتے  
چند کورے از دستار مبارک باز شدے بایستادے و آں دستار را  
باز بستے و بیشتر عطاے حضرت سلطان المشائخ دستار چہ بود کہ  
آں باب چشم تر بودے آماچوں حضرت سلطان المشائخ در خانہ بود  
شب و روز در سماع الست و گریہ مشغول بودے مصرع عشق را مطرب  
از دہوں باشد شیخ سعدی گوید بیت مطرباں رفتند و صوفی در سماع  
عشق را آغا بہست انجام نیست اگر در خطیرہ و یاد رہاے دیگر و یاد باغے  
دل مبارک کشیدے حضرت بدولت برختے امیر خسرو گوید بیت رفتم  
بسوے باغ و بیادوت گریستم برہر گلے و گر نہ گرایا دباغ بود در آنتائے  
راہ اقبال خادم عجب اللہ کو لی چپ و راست گرد و دولہ حضرت  
سلطان المشائخ شدہ با و از زم و مرق بیتے گویاں با جگر سوزاں گریہ کنایا  
میرفتند و حضرت سلطان المشائخ چوں سستی طامع در دولہ گریہ کنایا نختے  
عجب تاثیرے بود سماع سلطان المشائخ را در آں ایام ہر بیتے و صوتے  
کہ حضرت سلطان المشائخ را در سماع ذوق دادے آں صوت و آں  
بیت مدنے مدید در میاں خلق مشہور شدے خورد و بزرگ و ضعیف و شریف  
در مجمع ہا و محفل ہا و کوچہ ہا و قہا از صدقہ حضرت سلطان  
المشائخ نے گرفتند و کار محبت و عشق را روز بازارے در جہاں پیدا  
آمدے شیخ سعدی خوش گوید بیت یادشا ہاں بکنج و جن خوش اند  
عارفان در سماع ہا یا ہوسے و خلق را در آن زمان راحت جز حکایت  
سماع و اخلاص و نیاز مندی و شفقت و لینت و دل و ریافتن و سرور  
نہیر پاسے اہل دلال نہادان کارے دیگر بنود و خوب طبعان عالم از

شعراے بے نظیر و ندیمایاں دلپذیر و جوانان لطیفه گوے همه سر پرستان  
 حضرت سلطان المشایخ نهادہ بودند و از دولت او هر کس با اندازه  
 طبع خویش در هر قسم که می بودند ذوقها در سینه خود احساس می کردند  
 و قوالان خوش گوے که چاکران آنحضرت بودند و سایر قوالان شهر  
 نظیر لطافت طبع آں بادشاہ عشق و اضع علم موسیقی گشته دببم غزل  
 جدید و صوت نوے آوردند و کار سرور و بالعلوم علوی میرسانیدند  
 این ضعیف گوید بیت خلق شادی کتاں بهر کوے به مطربان در سماع  
 بهر سوے به زمره بگریست دف کرده به از خوشی خویش را صرف کرده  
 این ثمره ذوق و محبت حضرت سلطان المشایخ بود که با حق تعالی  
 داشت مکنتمه در بیان بعضی مجالس سماع حضرت سلطان المشایخ  
 قدس الدوره العزیز کاتب حروف از والد خود سماع دارد که روزی  
 حضرت سلطان المشایخ در دلیز خانه نشسته بود و صامت قوال  
 پیش حضرت سلطان المشایخ می گفت در سلطان المشایخ اثر  
 کرد و گریه و حالے غالب شد کسی از یاران آنجا حاضر نبود که در قص  
 در آید حاضران بدان سبب در تفکر شدند و درین اثناے مردے از بیرون  
 درآمد و سر بر زمین نهاد و در قص شد حضرت سلطان المشایخ  
 نیز در قص با و موافقت کردند ساعتی ذوق سماع بگرفتند چون  
 سماع فرود داشت شد آں مرد بیرون آمد حضرت سلطان المشایخ  
 فرمود این مرد غیب را بطلبی مرد متصل بطلب آن عزیز بیرون آمدند  
 چپ و راست بدیدند نیافتن عرض میداد کاتب حروف بر آن جمله که  
 این مرد از مردان غیب بود چوں محبه و عاشقے که در دریاے محبت  
 غرق باشد خواهد که بایاد دوست و بر آشنای آشنا کند و دست و  
 پایے زند و بانوار تجلی مخصوص گردد هر آینه از عالم غیب مردے

باور سازند مجلس دیگر کاتب حروف انوالد خود در حمتہ الد علیہ سماع دارد  
 کہ روزے در خانہ برادر حسین در خانہ چہارستون مجھے بود حضرت  
 سلطان المشائخ در آن جمع حاضر بود و قوال جگری از مولانا وجیہ الدین  
 بصوتی مرقے گفت و غالب ظن من آنست کہ ایں جگری بود (یقیناً بن  
 بھاجی این شکستین بائون) حضرت سلطان المشائخ را ایں ہندوی  
 اثر کرد و عزیزے صاحب سماع شد حضرت سلطان المشائخ در قص در آمد  
 گریہ و حال غالب شد چوں ساعت گذشت سماع فرو داشت کردند فاما  
 ہنوز سماع حضرت سلطان المشائخ در سر بود و گریہ باقی بود چوں توالات  
 ایں حال دیدندے فی الحال ہماں سماع آغاز کردندے بنا براں باز ہماں  
 سماع شروع نمودند دریں اثنا حضرت سلطان المشائخ انگشت مبارک  
 خود بر زانوے مبارک بطریق قلم را ندوالد کاتب حروف و ملک السادات  
 سید کمال الدین احمد عم کاتب حروف و اقبال خادم و امیر خیر و ملک الشعرا  
 دریں حال مقابل حضرت سلطان المشائخ ایستادہ بودند سید کمال الدین  
 احمد اشارت را ندن انگشت مبارک بر زانوے مبارک دریافت اقبال را  
 گفت کہ حضرت سلطان المشائخ دوات و قلم و کاغذ بخوابد اقبال دریں محل  
 نازک پارہ کاغذ پیش برد کہ حضرت سلطان المشائخ بدست مبارک نہاد  
 و در بجانب خواجہ محمود بنیہ حضرت شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین  
 رقص اشارت کرد خواجہ محمد برقص برخاست حضرت سلطان المشائخ  
 دریں محل اں کاغذ بالا کرد کرا مجال اں کہ اں کاغذ از دست مبارک  
 حضرت سلطان المشائخ بستاند بصورت اقبال پیش رفت و اں  
 کاغذ از دست سلطان المشائخ بستہ بعضے کہ محل داشتند خواجہ اقبال  
 مزاح شدند کہ ہمینکہ سلطان المشائخ در اں کاغذ چہ ہشتہ است  
 چوں اقبال از اثر نظر سلطان المشائخ بہرہ یافتہ بود و پختہ گشتہ بچسب

بر سر سلطان المشايخ واقف نساخت فی الحال آل کاغذ را در دهن انداخت  
 و فرو برد و بعضی از خواجہ اقبال روایت کنند کہ در آن کاغذ این نوشتہ  
 بود مصرع از دست تو بستم و دست تو دہم اما چون خدمت مولانا شملہ لیلین  
 و امتحانی خدمت مادی کاتب حروف کہ یار غار سلطان المشايخ بود بدین  
 سلطان المشايخ آمد بعضی بنحیست مولانا از حال سماع و کیفیت کاغذ تمام  
 گفتند و التماس کردند کہ این مشکل از شما حل خواہد شد شمارے باید کہ از سلطان  
 المشايخ کیفیت آل کاغذ پرسند چون خدمت مولانا را با سلطان المشايخ  
 ملاقات شد مولانا از کیفیت سماع و آل کاغذ پرسید سلطان المشايخ آب  
 و چہشم مبارک گردانید و آہ سہوازی سیدہ مبارک بر آورد و فرمود کہ مولانا  
 مصرع نامہ نوشتن چہ سود چون فرمود سہوے دوست مجلس میگردد کاتب حروف  
 از والد خود سماع دارد کہ رونے حضرت سلطان المشايخ در جہہ قدیم کہ درون  
 صفہ ستون خور دست نشسته بود و در مقام خلوت صامت قوال  
 سماع آغاز کرد سلطان المشايخ در عالم بسط شد تجرید فرمود و ہر چہ در خانہ  
 بود ہمہ را بہ بندگان خراسے دہانید و آخر والد این ضعیف درآمد سلطان  
 المشايخ تجرید فرمودہ بود نظر کرد تا چیزے باشد بوالد کاتب حروف و ہر سفرہ  
 چہر میں آویختہ در نظر آمد والد فقیر را فرمود تو در مطبخ برو چند نان گرم بیا والد  
 امر سلطان المشايخ بجا آورد سلطان المشايخ فرمود کہ این نان ہا  
 را دریں سفرہ بنہ این سفرہ با این نان ہا توستان ہر کینہ چون کج  
 نماشتی از سرفوق نعمت بدرویشی دہد امید است کہ آن نعمت در  
 خاندان او باقی ماند و ہر زندان او تو والد او تناسلو ابرہہ این  
 ضعیف گوید رباعی این نعمت است دینی و دنیا طفیل آل ہا و این فرقیما  
 غیبی در خاندان ماست ہر روز نعتی ہم بخونہ راستہ ہا این یاد دوست مولانا  
 دروان است مجلس میگردد کاتب حروف از والد خود سماع دارد و در آنچہ ملک قریبک بست

حضرت سلطان المشائخ ارادت آورد و قصر کرد و بعد چند گاه او را ارتدو  
 خلق شد و ترتیب جمیعے شکر و کثرت کرد بہ نیت آنکہ حضرت سلطان المشائخ را در  
 آنجا خود طلبہ و مخلوق شود و بخدمت حضرت سلطان المشائخ آمد و عرض داشت  
 کرد کہ اگر خانہ بندہ را بنویسند و بگویند کہ شرف خلفت و سلفت این بیچارہ باشد  
 سلطان المشائخ قبول نہ کرد آخر چوں عجز و بیچارگی قیہ یک بسیار شد بغیر  
 التشریح خاطر قبول کرد قیہ یک جملہ مشائخ و صد و شہر را جمع کرد چوں حضرت  
 سلطان المشائخ بخانہ او رفت بعد آنکہ طعام نہاری خرچ شد سماع آغاز کرد  
 ہر چند قوالاں سماع آغاز کردند و از ہر نوع مے گفتند بچکس را اثر نہ کرد مجلس  
 ہچنان بستہ بود تا آخر صحن بہمدی قوال این بیت را در سماع گفت بیت  
 در کلبہ درویشی در محنت پیویشی و بگذازد را با من ہر سوے مکن افسانہ و این  
 بیت در سلطان المشائخ اثر کرد گریہ و حالے غالب شد غریزان و درویشان  
 مجلس را از ذوق حضرت سلطان المشائخ ذوق و حالتے در گرفت الغرض  
 بوقت طلب خیریکہ در خاطر سلطان المشائخ مے گذشت ہماں معنی آرزو  
 بدین بیت گویانیدند مجلس دیگر کاتب حروف را نیک یاد است کہ در عہد  
 سلطان غیاث الدین تغلق جیسے بود در بالاسے بام جامع خانہ یاران و عزیزان  
 حاضر این مجلس بودند امیر خسرو استادہ بود سلطان المشائخ سبب  
 زحمت بالاسے کہت نشستہ بود و صحن بہمدی در سماع این بیت مے گفت  
 بیٹ سعدی تو کیستی کہ داری دریں کمنہ و چنداں فتادہ اند کہ ماصیہ لا ینعم  
 حضرت سلطان المشائخ را این بیت اثر کرد و مستغرق گریہ شد و خواجہ  
 اقبال خادم سر آن کہت ایتادہ بود دستار چہ از جامہ باریک پارہ  
 مے کرد و بدست مبارک حضرت سلطان المشائخ میداد کہ سلطان المشائخ  
 ہاں دستار چہ ما آب چشم پاک مے کرد و بجانب حسن بہمدی مے انداخت  
 شیخ سعدی خوش گویہ قطعہ ناودان چشم رنجوران عشق و گرو ریزند بخون

مجلس دیگر

اکید بچھے + شاد باش اے مجلس روحانیاں + تا خوردن ایں مے کہ من ستم  
 بیوے + چوں ساعتے بریں حال گذشت سماع فروداشت شد امیر حاجی  
 پسرا میر خسرو غل خواندن آغاز کرد چوں بدیں بیت رسید بیت خسرو  
 تو لیتی کہ در آئی دریں شمار + کیں عشق تیغ بر سر مردان دیں زده است +  
 با سماع ایں بیت حضرت سلطان المشائخ را ہماں حال و ذوق پیدا  
 شد الغرض ہر بار کہ ایں بیت امیر حاجی مکرر کر دے حضرت سلطان  
 المشائخ دستارچہ جانب امیر حاجی دیکر دستارچہ جانب امیر خسرو مے انداخت  
 الغرض چوں حسن قوال سلطان المشائخ را در اں حال دید ہماں بیت  
 شیخ سعدی کہ در صدر سطور است در صوت گرفت درین حال حضرت  
 سلطان المشائخ بہت قص اشارت بخدیت خواجہ موسیٰ پسرو لانا  
 بدرالدین اسحاق غنیمہ شیخ شیوخ العالم خواجہ موسیٰ سر بر زمین نہاد  
 و برقص برخاست چوں ساحتے تواجد کرد سر بر زمین نہاد و نشست حضرت  
 سلطان المشائخ پہچناں در گریہ و ذوق سماع بود خداوند آں چہ وقت  
 بود و چہ حال تالاب گور ذوق انحال در سوید اے دل کاتب حروف خواہد  
 بود جاں بآرزوے آں ذوق کہ از سلطان المشائخ معاینہ کردہ است  
 بریاد حضرت سلطان المشائخ خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ ایں ضعیف گوید  
 بیت دل بزلت تو نہم عشق ابد در یابم + جاں بیا تو دہم زندگی از سر  
 یابم + مجلس دیکر کاتب حروف را یاد است در خانہ حضرت سید السادات  
 سید خاموش عم کاتب حروف کہ مناقب او در نکتہ سادات تحریر یافتہ  
 است جہتے بود و در اں جمع سلطان المشائخ حاضر بود و حسن بہدی قوال  
 و سماع غزل شیخ اوحد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بصوت مرق مے گفت چوں  
 بدیں بیت رسید بیت گفتی از آن دیگر اں اوحد شدی و ائم کنوں + تا  
 مہر تو بر جاں بود اوحد کیا مے دیگر اں حضرت سلطان المشائخ

ایں بیت اثر کرد گر نیو حال غالب آمد در قفس درآمد و ذوق مے گرفت در  
 اثناے ایں حال وقت فی الزوال درآمد سماع فرود داشت کرد و نبشتن  
 فنا حضرت سلطان المشایخ را ذوق سماع هنوز در سر بود و آب در دیده  
 مبارک چوں مروارید غلطان همچو مست طامح نشست درینیاں امیہ خسرو  
 غزل خواندن گرفت اول ایں بیت خواند بیت رخ جملہ را نمود و مرا گفت  
 تو بمیں \* زین ذوق مست بخبر مکیں سخن چه بود \* و چونکہ ایں بیت بسع  
 مبارک حضرت سلطان المشایخ رسید سلطان المشایخ بگوشہ چشم کہ  
 چشمہ محبت بود سوے امیہ خسرو دید باز ہاں حال وہاں گریہ بر سلطان  
 المشایخ مستولی شد چنانکہ کرت امیہ خسرو ایں بیت مکرر کرد حسن بہاری  
 دریافت کہ حضرت سلطان المشایخ را ذوق سماع شدہ باز ہاں بیت شیخ  
 اوحہ کرمانی در صوت گرفت سلطان المشایخ بسیار تاثیر کرد چنانکہ غریزہ  
 کہ در مجلس بودند از صدفہ حضرت سلطان المشایخ در ذوق شدہ حق عظیم  
 و علامت کہ چوں کاتب حروف را ذوق سماع حضرت سلطان المشایخ  
 کہ دریں مجلس بود در خاطر بگذرد آتش شول جمال ولایت یہ یعنی سلطان  
 المشایخ در دل شعلہ زدن گیر دایں ضعیف گوید بہیت ز آتش شوق تو  
 دل خواہم سوخت \* جاں را بسوئے زلف تو خواہم داد \* کاتب حروف عرض  
 مبارکہ بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام شیخ محمد الدین  
 بغدادی در وقت شہادت ایں بیت میگفت کہ کہہ دل پر خوں شدہ  
 غارت مے کن \* دیں جان خراب را عمارت مے کن \* بے ہیچ گناہ  
 عاشقانرا مے کش \* و آنکہ سر خاک شان زیارت مے کن \* کہ واقعہ شہادت  
 شیخ محمد الدین بغدادی بسع خلق رسیدہ کہ شیخ محمد الدین بغدادی  
 مرید شیخ نجم الدین گبراست قدس سہ شیخ محمد الدین در سماع  
 غلو تمام داشت و بے سماع نتوانستی بود و قبول تمام یافتہ بود



چنانکہ اہل زمانہ مطیع و مرید او بودند و خوار زم شاہ را از شهرت او و اطاعت  
خلق بدو عبرت بود الغرض شیخ محمد الدین را بارہا از کثرت سماع حضرت  
شیخ نجم الدین منع کردے چنانکہ روزے شیخ محمد الدین در سماع بوشیخ  
نجم الدین خادم را فرستاد کہ اورا بطلب خادم آمد دید کہ شیخ محمد الدین  
در عین سماع و رقص است اورا طلبیدند شیخ محمد الدین در ذوق سماع بود  
نزفت خادم بخیرت شیخ آمد ماجرا گفت شیخ فرمود باز برو دست او  
بگیر و او را از سماع بازدار و بیار چوں خادم باز آمد دید کہ شیخ محمد الدین  
بچمنان مستغرق است و این سخن مے گوید مصرع ما زیلا آیم و باز بالا  
میر ویم خادم دست شیخ محمد الدین گرفت و خواست کہ از رقص بازدارد  
میسر نشد همچاں خادم باز گشت و این سخن کہ در قص مے گفت بسمع  
سہارک شیخ نجم الدین کبریا سانی شیخ نجم الدین فرمود کہ ما ہماں نفس  
کہ او در مجلس مے گفت در کار او کردیم الغرض چوں شیخ محمد الدین  
از شما فارغ شد در عالم صحو افتادہ داشت کہ نیک نکر دم خراسان  
این حرکت طشت پر آتش بر سر مبارک برداشت و پیش شیخ نجم الدین  
کبر در صف نعال بایستاد شیخ فرمود کہ این حاجت نیست ہماں نفس  
ماجرائے تست الغرض در ایام سلطان خوارزم شاہ کہ بادشاہ بزرگ  
بود و شش لک سوار داشت ترکستان و خراسان و صفہان تا  
حد عراق و از طرف ہندوستان تالب سبندہ در ضبط او بود و این  
بادشاہ لا مادرے بود و از آل بادشاہ خفجاق کہ در ملک رانی و کفایت  
کار داتی مثل نداشت و خطاب او خداوند جہاں بود و این بادشاہ و ما  
او ہر دو مرید شیخ نجم الدین کبریا بودند ہر دو را اتفاق خانہ کعبہ  
شد بخد مت شیخ نجم الدین آمدند و گفتند کہ ما را اتفاق  
زیارت خانہ کعبہ شدہ است اگر خدمت شفق کنند

یارے از یاران خود نامزد حال ماکند تا برابریا بد محض کرم باشد و بواسطه  
 او حج ماقبول افتد شیخ نجم الدین بعد از تامل بسیار شیخ محمد الدین را در آن  
 کرویکینار و ریارسیدند خوانستند که در جهاز خاص سلطان محمد خوارزم شاه  
 و مادرش و شیخ محمد الدین سوار شود چنانچه شیخ بخوابش هر دو سوار شد شیخ  
 محمد الدین در جمال و خوبی و ملاحمت و صباحت بے نظیر عصب و دقتضای نظر  
 مادر خوارزم شاه بر جمال شیخ محمد الدین افتاد دل از دست داد و شیفته  
 جمال شور انگیزه داشت بهیت تر از خود هر که بیند دوست دارد و گناہ نیست  
 بر سعدی مسکین و شیخ محمد الدین را در محبت حق تعالی از خود خبر نبود  
 فلیت از غیر خوارزم شاه از بعضی خبردار شده و غرور سلطنت خوارزم شاه را  
 بر آن آورد که شیخ را ہلاک کند تا این شور عشق که برخاست فرو نشیند شیخ  
 محمد الدین را بسعادت شہادت رسانید و سربارک او را در طشتہ نہادہ یا  
 ہزار دینار بخیرت شیخ نجم الدین کبریا فرستاد و گفت کہ شیخ محمد الدین بسعادت  
 شہادت رسید و دینار ما بے زر خون بہاے اوست و چوں پیغام  
 خوارزم شاه بخیرت شیخ نجم الدین قدس السیرہ العزیز رسید شیخ  
 فرمود کہ دیت محمد الدین ما و خوارزم شاه و تمام مملکت خوارزم شاه  
 است چوں این نفس بر زبان مبارک شیخ نجم الدین کبریا گذشت بعدہ فرمود  
 کہ آہ نفس خود را میروں نے آوریم ہم در آن چند روز خراج چنگیز خاں شد  
 از جانب چین بائہ لک سوار یک گلہ اسپان و شتران و گوسفنداں و غیر  
 آن بنا گاہ از بیاباں پیدا شدند و مملکت خوارزم شاه خراب کردند خوارزم  
 شاه را و چندین ہزار علما و اولیا و خلایق دیگر از خورد و بزرگ از مردوزن بزر  
 تیج آورد و نام و نشان خوارزم شاه و احوال و انصار او بر روی زمین  
 نگذاشت چنانچہ در طبقات نامری سطواس الغرض بتاثیر قبول نفس  
 مبارک شیخ نجم الدین کبری در آن ایام تہر خداے تعالی نازل شد و در شہر

خوارزم چوں چنگیزخان بخوارزم رسید ترکان با تینهای برهنه بخانقاه  
حضرت شیخ نجم الدین درآمد دیدند که شیخ بر صلی استقبال قبله نشسته است  
خواستند که شیخ را به تیغ زنند و حیرت افتادند شیخ فرمود که من چهل مرید را  
در چهل حجره نشاندہ ام در مدت چهل روز سی بیست روز گذشته تکه روز  
باقیمانده که ایشان بخدا رسند تا چهل روز تمام نشود شمال با من دست نیست  
چوں سه روز گذشته و چهل روز تمام گشت آن چهل مرید هر یک بمرتبه کمال  
رسیدند آن کافران ملعون باز تیغ با برهنه کرده بخانقاه درآمدند اول شیخ  
نجم الدین کبر عزا بر سجاده شپید کردند بعد آن چهل ولی را که نو نیاز بودند با  
لوازم و جواری شیخ را شهید کردند و واقعه شهادت شیخ فرید الدین عطا  
نیز در آن خروج کفار در نیشاپور بود حضرت سلطان المشایخ فرمود چوں کافر  
نیشاپور درآمد اول تیغ بپاران شیخ عطار نهادند و ایشان را کشتن گرفتند شیخ عطار را  
این چه قہاریست و این چه جباریست چوں نوبت شیخ رسید گفت ایں چه کرم است ایں  
چه لطف است قدس بدره العزیز تکتہ در بیان فواید بعضی مجالس حضرت  
سلطان المشایخ در باب سماع فرمود که سماع درین شهر قاضی  
حمید الدین ناگوری نشاندہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ واسعه و قاضی  
منہاج الدین جرجانی چوں اوقاضی شد و صاحب سماع بود ایں کار  
استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را با آنکہ مدعیان با او منازعت و  
خصومت بسیار کردند او بر آن حرف ثابت بود و وقتی نزدیک کوشک  
سفید در خانہ کیے دعوت بود شیخ قطب الدین بختیار قدس بدره  
العزیز تا بخانجا بود با عزیزان دیگر مولانا رکن الدین سمرقندی را خبر کردند  
و او مدعی عظیم بود از خانہ خود با خدمت گاران و متعلقان رواں شد تا در  
خانہ درآمد و سماع را منع کند قاضی حمید الدین را ازین غنی خبر کردند قاضی خیم  
خانہ را گفت کہ برو جائے پنهان شو چوں ترا طلبن پیدا نشوی صاحب خانہ

جمع چندی  
بغنی

پہنچاں کر دے بعد ازاں قاضی حمید الدین فرمود در خانہ باز کنند و سماع و در  
 دہند پہنچاں کر دے در کمن الدین سمرقندی با جمعیست خود در خانہ رسید  
 پر رسید کہ خصم خانہ کجاست تاکید و تفحص بسیار کر دے گفتند خصم خانہ غائب  
 است حاضر نیست باز گشت حضرت سلطان المشایخ بریں سخن تبسم میفرمود  
 و مے گفت کہ قاضی حمید الدین نیکو تدبیرے کر دے کہ خصم خانہ را غائب کر دے  
 یعنی بے اجازت او اگر درآمدے مواخذہ بودے بعد ازاں فرمود کہ بحال را  
 رانیز با قاضی حمید الدین ناگوری منازعت شدہ بود تا وقتے مولانا  
 شرف الدین بجزی رنجور شد قاضی حمید الدین از صفا کہ درویشاں  
 باشد بعبادت او بردار و رفت او را خبر کر دے کہ قاضی حمید الدین آمدہ است  
 او گفت آنکہ خدایا معشوق مے گوید من روے او نہ بینم دریں مجلس  
 امیر حسن عرض داشت کہ نہ مقصود ازین معشوق محبوبست  
 سلطان المشایخ فرمود دریں بحثها بسیار است مردم انچه میدانند  
 مے گویند اما یکے در خانہ خود چیزے میگویند مردم چکنند بعدہ فرمود چوں  
 ذکر سماع قاضی حمید الدین بسیار شد مدعیان آنوقت فتویٰ کر دے  
 وجوہا ہستند و نوشتند کہ سماع حرام است فقیہے بود کہ با قاضی آمد  
 و شد داشت مگر او ہم در آں چیزے نوشتہ بود و آں خبر بقاضی  
 حمید الدین رسانید و در بنمایاں آں فقیہہ بخدمت قاضی آمد قاضی  
 روے سوے او کرد و گفت تو ہم جواب نوشتہ فقیہ شرمندہ شد  
 گفت آںے نوشتہ ام قاضی حمید الدین فرمود کہ آں مفتیان کہ جواب  
 نوشتہ اند نزدیک من ایثاں ہنوز در شکم مادر اند لیکن تو زادہ آما ہنوز  
 طفلے دریں مجلس بچہ بخدمت حضرت سلطان المشایخ عرض داشت کہ دریں  
 روز ہا بعضے از درویشاں آستانہ دار در مجھے کہ چنگ و رباب و فراموش  
 رقص کر دے فرمود نیکو نکردہ اند انچہ نامشروع است ناپسندیدہ بعد ازاں

یکے گفت چوں این طایفه از آن مقام بیرون آمدند ایشان گفتند که  
 شما چه کردید در آن جمع عزامی بود و سماع چگونه شنیدید و قصص کردید ایشان  
 جواب دادند که با چنان مستغرق سماع بودیم که ندانستیم که اینجا فرامیست یا نه  
 حضرت سلطان المشایخ فرمود این جواب هم چیز نیست این سخن  
 در همه حصیتهای یاد دریں میاں امیر حسن عرض داشت کرد که صاحب مرصا  
 و العباد در بعضی نوشته و این دو مصراع عرض داشت کرد بیت گفتی که بنزد من  
 حرام است سماع اگر توحرام است حرام است با داد حضرت سلطان  
 المشایخ فرمود که آری و این باعی بر زبان مبارک راندریاعی دنیا طلبا جهل  
 بکاست با داد و این جیفه مردار است با داد گفتی که بنزد من حرام است سماع  
 اگر توحرام است حرام است با داد باز امیر حسن عرض داشت کرد که اگر علمای دین  
 در این باب بحث کنند و در نفی سماع سخن گویند نیکو نماید اما آنکه در خانه فقیر باشد  
 چگونه نفی کنند اگر نزدیک حرام باشد این قدر کنند که خود نشنود اما با دیگران خصوصیت  
 نکنند که نشنود خصوصیت در ایشان نیکو نیست سلطان المشایخ تسبیح کرد و مالیم نیتی  
 حکایت فرمود که چندین علمای سنی و شیعی و یهود و مسیحی و زرتشتی و کفار و مجوس  
 متعلیماست کرد و جماعتی از علمای اوقات گرد و یکجا می بود و او هم اقامه کرد و نماز چهار  
 گانه بود این تعلیم را در قعه اولی سهوشد سوم رکعت متصل دوم برخواست چوں  
 دانستند بود نیست که این نماز را چگونه تمام باید کرد و علمای نیز ساکت بودند چوں  
 طریق اتمام آن می دانستند آن غای بود غلبه کرده چندان سبحان الله گفت  
 که نماز خود باطل گردانید این تعلیم بعد از سلام نماز رو سوئے آن عامی  
 که اسے نادان جمعی چندین و شصت حاضر بودند سخن گفتند و خاموش بودند و کبیتی  
 که این غلبه کردی نماز خود باطل گردانیدی باز امیر حسن عرض داشت کرد که طایفه که منکر  
 سماع اند بنده نیکو میدانم و بر فراج ایشان وقوف تمام دارد غرض آنکه ایشان سماع  
 شنیدند و نیکویند ما ازین شیوه که سماع حرام است بنده نمونم خورد اما راست عرض میدارد

کہ اگر سماع حلال بودے ایشان نشینندے سلطان المشایخ بریں سخن  
 خندید امیر حسن گویدے در ایام چو تو شکر بے تاکے کشم تلخی بز یک خند  
 و دامان عیشم شکرین گرداں و فرمود کہ آرسے چوں در ایشان ذوق نیست  
 چگونہ شنیدندے و بر چه شنیدندے بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ  
 بنشستہ دیدہ ام کہ منکر سماع از سہ حال خالی نیست یا جاہل است بسنن و  
 آثار و یا کسے است کہ او را عجبہ از اعمال نیک شدہ در آن غرہ گشتہ و یا  
 کیست کہ طبع و سہ بستہ است بذاں سبب ذوق ندارد و سہ فرمود مردے  
 بحسن صوت چند شتر بار گراں را در راہ دراز بمنزل میرسانید چوں  
 آن صوت بداشت ہمہ شتران ہلاک شدند فرمودے شتر را کہ شور و طرب  
 در سراسر است اگر آدمی را نباشد خراسان جز خداوندان معنی را غلط اند سماع  
 اولت مغزے بیاہد تا بروں آید ز پوست و ہم در مجلس حضرت سلطان  
 المشایخ شخصے تقریر کرد کہ اکنون در فلاں موضع یاران شما جمعیتے کردہ اند  
 و مرا میر و محرمات در میانست حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ من منع  
 کردہ ام کہ مرا میر و محرمات در میان نہ باشند نیکو نکردہ اند و دریں باب بسیا  
 نعلو کرد تا بحدے کہ گفت اگر امامے در نماز باشد و جماعتے در عقب او  
 مقتدی شوند و در آن جماعت عورات ہم باشند پس اگر امام را سہو  
 افتد مردانے کہ افتد اگر کردہ باشند یکے پیسج اعلام دہد بگوید سبحان اللہ و اگر  
 زنے واقف شود او چگونہ امام را آگاہان سبحان اللہ بگوید زیرا کہ نشاید کہ  
 آن شوندن پس چکنہ پشت دست بر کف دست زند و کف دست بر کف  
 دست زند کہ آن بلہویمانہ تا این غایت از ملاہے و امثال آن پرہیز آید  
 است پس در سماع طریق اولے کہ انیں بابت نباشد یعنی در منع و تنک  
 چندیں احتیاط آمدہ است پس در سماع مرا میر بطریق اولے منع است  
 بعد از آن فرمود کہ سماع مشایخ شنیدہ اند و اما نملکہ اہل این کار اند و ہر آن کس

کہ صاحب درد و ذوق است کہ بیک بیت کہ از گوینہ شنود او را وقتے پیدا  
آید اگر مزامیر و رسیان باشد یا نباشد اما آنکہ از عالم ذوق خبر ندارد اگر پیش او  
گویند گاہ باشد و از ہر جنس مزامیر باشد چہ سود دارد چوں از اہل درد  
نیست پس معلوم شد کہ ایں کا تعلق بدرود دارد نہ بمزامیر و غیر ایں بعد از اں  
فرمود کہ مردم را ہمہ روز حضور کجا میسر شود اگر در روزے و تہتے خوش دریافت  
ہمہ اوقات متفرقہ آن روز در پناہ آن وقت باشد و اگر در جہے حساب  
ذوق و صاحب نعمتے باشد جملہ اشخاص در پناہ آن شخص باشند و میفرمود  
کہ خواجہ جنید گفتے اگر یدانیم کہ نماز نقل گذاردن از مجلس سماع بہتر است  
نماز مشغول نگردم و سماع شنوم و مے فرمود کہ مولانا بر مان الدین بلخی را  
با و نور ظلم و کمال صلاحیت ہم بودہ است چنانکہ بارہا گفتے کہ خداے عزوجل  
مرا از بیچ کبیرہ خواہد رسید انگاہ حضرت سلطان المشائخ تبسم کرد و فرمود  
کہ ایں ہم گفتے مگر یکے از کبیرہ از و رسیدند کہ آن کبیرہ کہ ام کہت گفت  
سماع چنگ کہ چنگ بسیار شنیدہ ام و ایں ساعت ہم بشنوم اگر باشد  
بعدہ سخن در بزرگی مولانا بر مان الدین بلخی افتاد فرمود کہ بر مان  
الدین حکایت کرد کہ من خورد بودم بقیاس پنج شش سالہ کم یا بیش برابر پدر  
خود در راہے میفریم مولانا بر مان الدین مرعینا نے صاحب ہدایہ صبی  
المدعہ پیدا شد پدر من از وے تماشی کرد و در کوچہ دیگر رفت مرا  
بر جاے گذاشت چوں کہ کبیرہ مولانا بر مان الدین مرعینا نے نزدیک  
رسید من پیش فتم و سلام کردم در من تیز پیدا ایں سخن بگفت کہ من تیر  
کو دک نور علم مے نیم من ایں سخن شنیدم پیش رکابے اور وال شدم  
باز مولانا بر مان الدین بر لفظ مبارک را کہ کہ مرا خداے چنینی میگوید  
کہ ایں کو دک در روزگار خود علامتہ عصر خواہد شد مولانا بر مان الدین  
مے گوید کہ من اینچنین شنیدم بچناں پیش میفرم باز مولانا بر مان الدین

مرعینا فی فرمود کہ خدام چہیں میگویند کہ ایں کو دک چنان بزرگ شو کہ با دشاپ  
 بردار و بیاین و با بنیاد الغرض باز آیم بر سر حرف کاتب حروف ازوالہ خود سماع  
 دار کہ مجلسی بود در آن مجلس ویشال و عزیزاں بودند شیخ بدرالدین  
 سمرقندی خلیفہ شیخ سیف الدین ماخرزی رحمۃ اللہ علیہما ہم بود در آن مجلس  
 سماع چنگ آغاز کردند شیخ بدرالدین و سماع قصص کرد و از غایت شوق و ذوق  
 و متار مبارک خود کہ از صوف پوشیدہ بود بر سر چنگی نہاد چوں مجلس آفرشتہ عزیز  
 بخیمت شیخ بدرالدین گفت چہ قصص کردی شیخ بدرالدین ایں سخن شنید  
 ایں بیت فوائد مارا بزدی و چنگ باشت گستہ بہ فردا بجستی خمار کہ شب  
 ستہ بہ مذوق چند دعا ہایلند خواہی خواند بہ ہدرا کہین طرف آواز چنگ  
 مے آید ہ و مے فرمود کہ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ فرمود بہر نعمتہ کہ در  
 بشر ممکن است بہر را شیخ شہاب الدین سہروردی دادند الذوق سماع  
 و مے فرمود کہ شیخ اوحد کرمانی شیخ شہاب الدین قدس سرہ را کہ شیخ صلی خود  
 پیچید و زیر زانو نہاد و انہی نزد شیخ غایت تعظیم باشد الغرض چوں  
 شب درآمد شیخ اوحد کرمانی سماع طلبید شیخ شہاب الدین  
 قولانرا طلبید و فرمود کہ سماع مرتب گردانند و خود بگوشہ رفت  
 و اطاعت و ذکر مشغول شد چوں بامداد شد خادم خانقاہ بخد مت  
 شیخ شہاب الدین آمد و گفت چوں شب سماع بود آنجہ را  
 نہا رہی بیاید شیخ گفت امشب سماع بود خادم گفت آسے شیخ  
 گفت من خبر ندارم بہرہ حضرت سلطان المشائخ فرمود کہ غایت  
 استخراق شیخ شہاب الدین بگریید و ذکر چنان مشغول بود کہ از  
 غلبہ ذکر خبر از سماع ندا شد و بہر کہ سماع فروداشت میگردند و قرآن میخوانند  
 شیخ قرآن مے شنیدند و سماع ایشان باچہیں غلبہ نے شنید باید دانست  
 تا چہ مشغول بود کاتب حروف از خدمت مولانا شمس الدین



و اسفانی کہ جب ماوریں کاتب حروف بود سماع دارد کہ شیخ او حد کرمانی است  
 کہ از خردست شیخ شہاب الدین و داع کند و راں مجلس شیخ شہاب  
 الدین یک سرویل خود پیش شیخ او حد کرمانی نهاد و شیخ او حد کرمانی آنرا  
 قبول کرد و آں را از میان چاک کرد و بالاسے پیراہن پوشید و ہر دو دست از  
 جانب ہر دو پایسے بیرون آورد و دست بوس شیخ شہاب الدین  
 کرد و گفت این اسفل ثقل شیخ ماست باز آیم بر سر سخن حضرت سلطان المشائخ  
 فرمود عزیزے بود کہ اورا عید السلام در حق گفتندے او بخدست شیخ  
 بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ آمد و گفت من وقتے بخدست شیخ شہاب الدین  
 بودم و سماع گفتہ ام شیخ بہاؤ الدین گفتند چون شیخ سماع شنیدہ مارا ہم باید  
 شنید بعدہ این عید السلام در حجرہ ہر دو داشت تا شب درآمد چون سب  
 شد یکے را گفت عید السلام در حجرہ بریدہ یک یار دیگرانکہ نہ نشے نہ باشد این  
 عید السلام بگوید ہر دو یک مرد دیگر را حجرہ بردند چون شب شد نماز کردند شیخ  
 از اداسے نماز خارج شد حجرہ درآمد و کس بودیم حسب شیخ بنشست ہاوار  
 مشغول شد مقدار نیم سیارہ خواند بعدہ در حجرہ رہنمیر کرد و مرا گفت چیز  
 بگوے من سماع آغاز کردم ساعتے گذشت جنبشے در شیخ پیدا شد بر خاست  
 و چراغ بکشت حجرہ تاریک شد من بچنان سماع نے گفتیم میرا استم کہ شیخ  
 میگرد و چون نزدیک نے آمد دامن بہن میر رسید میرا استم کہ شیخ را جنبشے ہست  
 اما نمید استم کہ شیخ بر ضرب است یا بے ضرب الغرض سماع تمام شد شیخ  
 در باز کرد و بمقام خود رفت من و یار من ہما بخا ماندیم مارا نہ طعام فرستادند  
 نہ آب تا شب گذشت بامداد خادم یکجا مہمیں بیست تنکہ آورد کہ شیخ  
 فرستادہ است نکتہ در بیان محضہ سماع و بحث آں با حضرت  
 سلطان المشائخ قدس السلام و العزیز کاتب حروف محمد  
 مبارک علوی المدعو بامیر خور و بر فہم شفق پذیر عزیزان

صاحب سماع عرض میدارد بر آنجمله که در زمان قاضی حمید الدین ناگو  
قدس سرہ علمائے شہر بلاو مدعی شدند و در حرمت سماع و بر کفر متبع سوالها  
کردند و بیشتر علمائے آنوقت بر حرمت سماع جوابها نوشتند کاتب حروف  
اں سوالها دیده است ہر آئینہ چنانکہ سوال کنند بچنان جواب باشد فاما  
حق تعالیٰ قاضی حمید الدین ناگوری را عشقے کامل و علی و آفر و کراتے ظاہر  
دادہ بود باین ہمہ صدر جہان اں وقت قاضی منہاج الدین جرجانی  
کہ در علم و فضل و لطافت طبع مثل نداشت صاحب سماع بود و با قاضی  
حمید الدین و بزرگان دیگر کہ اہل محبت و عشق بودند سماع مے شنید چنانکہ  
شمہ از اں خالت در نکتہ اہل سماع تحریر یافتہ است مدعیان آنوقت  
را جاسے درآمد سخن گفتن و باب سماع نماند فاما چون آفتاب دولت و  
کرامت و عظمت حضرت سلطان المشائخ بر جہانیاں طالع گشت  
و شوق سماع در علما و فضلا و صدور و اکابر و ضعیف و شریف دور و نزدیک  
کہ در جبلت ایشاں چاشنی عشق نہادہ بودند رسید و غلغلہ در عالم افتاد  
و ولولہ عشق در ولہائے ایشاں جنید و کار عاشقی و عشق بازی و سماع  
در جہاں از سر تازہ شد و عالم بوستانے گشت چنانچہ خواجہ شنائی گوید

۵ زینجا نفیر یزد و زانجا نوای	آنجا فروش عاشق و اینجا نشاط یار
بر ہر طرف ہشتے و در ہر بہشت حور	در ہر چین نگارے و در ہر نگار یار
روے زمیں از شاہد گل پُر زرو نگار	شاخ شجر چو گوش عروسان شاہ پور
مرغے بہر دخت و نوای بہر طرف	شاهے بہر طریق و عروسے بہر کنار

خار صد مدعیان ایں کار را چنانکہ موروث دارند از سر خلیدن گرفت و  
مدتے ایں تعصب و ردل داشتند کہ بدین نے توانستند ایں ضعیف گوید  
۵ مرا زین عشق فیوزی است مطلق و نیز چوں بیشتر اکابر و علما  
و صدور و اولیا و امرا و ملوک و مقربان بادشاہ عہد را بندہ و معتقد حضرت

سلطان المشایخ سے دیدن مجال دم زدن بنود چوں دیکھے سر  
 پوشیدہ میجو شید و در بند این سے بودند مگر بادشاہے دریں باب مخفی  
 کند تاجاحت صدر بنوک زباں ترا وند اللهم اجعلنی من المحسودین  
 ولا تجعلنی من الحاسدین یعنی اے بارخدا یا بگرداں مرا از حد کردہ  
 شدہ گان و گرداں مرا از حد کنندگان باچندیں علوم گوی این دعا  
 بر زبان مبارک رسول رب العالمین گذشتہ بگوش ایشان  
 است الغرض در عہد سلطان علاء الدین و قطب الدین علیہما الرحمۃ  
 ایشاں کار نیامد باز خواند چوں تخت سلطنت بنیاد الدین تغلق  
 انار آمد برانہ رسید شیخ زادہ حسام الدین فرجام کہ پاتا بہ غریبی در خانہ  
 سلطان المشایخ گذارہ بود و با انواع تربیت و شفقت سلطان  
 المشایخ پرورش یافتہ او را بہت آنکہ سر شہرت داشت بسیار مجاہدہ ماو  
 بلا ہا کشید چوں در شوق و ذوق عشق نہادہ بودند میسر نے شد بدیں  
 بہانہ خود را خواست کہ مشہور کند بہت غوغاے محض را و پیدا کردند  
 بارے چو فسانہ میشوی اے بے خرد و افسانہ نیک شونہ آفسا  
 بدہ قاضی جلال الدین لوانجی نائب حاکم مملکت در تعصب اہل عشق  
 مشہور بود و دشمنان دیگر شیخ زادہ حسام را الگ تختہ پیشواے خود  
 ساختہ تا پیش بادشاہ باز نماید کہ شیخ نظام الدین محمد مقتداے  
 عہد است سماع کہ در مذہب امام اعظم حرام است مے شنود و  
 چندیں ہزار خلق درینکار کہ در شرع ممنوع است متابعت او مے کنند  
 شیخ زادہ مذکور قرعے پیش سلطان ہم یافتہ بود این سخن بسبع سلطان  
 رسانیدہ سلطان غیبت الدین الانزل و حرمت سماع علم بنود ازیں  
 سخن تخریر شد کہ ایچنین بزرگے کہ مقتداے عالم است نام شروع چگونہ  
 کند نمود بالمدعا بقول الظالمون و سواہا و فتوا مے وقت قاضی

در عہد سلطان  
 علاء الدین  
 و قطب الدین  
 علیہما الرحمۃ  
 ایشاں  
 کار نیامد  
 باز خواند  
 چوں تخت  
 سلطنت  
 بنیاد الدین  
 تغلق  
 انار آمد  
 برانہ رسید  
 شیخ زادہ  
 حسام الدین  
 فرجام کہ  
 پاتا بہ  
 غریبی در  
 خانہ  
 سلطان  
 المشایخ  
 گذارہ  
 بود و با  
 انواع  
 تربیت و  
 شفقت  
 سلطان

جمیل الدین ناگوری و روایات کتب شریعہ پیش بادشاہ برونڈ سلطان فرمود  
 چون علما آدین و حرمت سماع فتویٰ کردہ و بخت اینکار فراموش شد سلطان  
 المشایخ را حاضر کنند و جمله علما و شہر و واکا بر اطلب کنند و محضر سازند  
 تا دین محل انچه حق است پیدا شود و بزرگے گوید اختراع کہ شب و روز  
 آیند پیش خورشید جمال است کہ پیدا آیند و همچنین پیش وجودت ہم خراب  
 عدم اند اگر چه در چشم خلافت ہم زیبا آیند الغرض این ماجرا کہ پیش سلطان  
 گذشتہ معتمدان بخدمت سلطان المشایخ رسانیدند سلطان المشایخ  
 بیچ بخود راه مذاہبیت جہاں اگر ہمہ دشمن شود بدولت عشق و جزندام  
 از ایشان کہ در جہاں ہستند فاما علمائے کہ اعلم وقت بودند بخدمتگار  
 حضرت سلطان المشایخ منسوب چنانکہ مولانا فخر الدین نیرودی و مولانا  
 و حیدر الدین پالکی وغیرہا در اباحت سماع آیتہائے آوردند و مجلس حضرت  
 سلطان المشایخ در باب سماع و لایل اباحت اقامت میکردند بدین  
 نیت کہ پیش از محضر استحضارے حاصل شود حضرت سلطان المشایخ کہ درون  
 سبک آواز علم لدنی چوں دریا معج میزد و بیچ بایشان التفات نمیکرد و  
 از بیاب سخن نے فرمود ایشان متحیر ماندند اما بر تہر حضرت سلطان المشایخ  
 احتیاج دے تمام داشتند ازین مخموشندل بودند الغرض چچ حضرت سلطان المشایخ  
 را در سر آبا و شاہ طلب واقع شد سلطان المشایخ از یاران خود کسے را بطلبید فاما قاضی  
 محمدی الدین کہ کاشانی کہ بوفور علم آراستہ استا و شہر و علامہ عظیم بود و مولانا فخر الدین نیرودی  
 کہ بزرگ زادہ و کریم الطبع تراز قاضی بود و جمیع علوم میں ہر دو بغیر طلب بر بن گان سلطان  
 المشایخ و سر آبا و شاہ فقہاء بعدہ پیش از انکہ محضر بود قاضی جلال الدین نایب حاکم  
 سلطان المشایخ رابطی موعظت سخناں آغاز کرد و کلمات تعصب میزد کہ لایق مجلس  
 سلطان المشایخ بودندے گفت تشبیح میکرد سلطان المشایخ علمے و زید و محل میکرد بعد از انکہ  
 سخن را بدینجا رسانید کہ اگر بعد ازین موعظے کئی سماع بشنوی من حاکم شرع ام تر یا برادریم

سلطان المشائخ ازیں سخن در غرض شد و فرمود کہ مغزول باد ازیں شغل کہ بقوت اکل این سخن میگوئی بعد از دوازده روز از قضا مغزول شد و عنقریب سفر کرد و آدمیم بر سر حرف چوں محضر شد در آنچنان محضر کہ جملہ علماء و اکابر و صدور و امرا و ملوک حاضر بودند و توجہ و تملط با دشاہ و غیرہ ہمہ را بجانب سلطان المشائخ بود دریں محل شیخ زادہ حسام گفت کہ در مجلس شما سماع می باشد و رقص می کنند و آہ و لغزہ میزنند مثل این سخنان بسیار گفت سلطان المشائخ روئے مبارک خود بجانب او کرد و گفت غلبہ مکن و بسیار مگو و بیابو سماع چه معنی دارد شیخ زادہ حسام گفت من نمیدانم فاما علمائے گویند کہ سماع حرام است سلطان المشائخ فرمود کہ چوں معنی سماع نمیدانی مرا درین باب باتو سخن نیست و نیاید گفت شیخ زادہ حسام کہ مدعی بود مانع شد و شکستہ خاطر گشت **۵** تراست حجت قاطع بدست یعنی علم چگونہ پیش رو دعوہ من ناداں بادشاہ را گوش ہوش با سماع سخن و پذیر حضرت سلطان المشائخ بود چوں در بحث سخن بلند می کردند بادشاہ ہمیں نے گفت کہ غلبہ مکنید بشنودید کہ شیخ چہ فرماید از جملہ علماء کہ حاضر بودند مولانا حمید الدین و مولانا شہاب الدین ملتانی ساکت بودند و بیچ سخن و جشت ازیں دو عالم زمانہ بیروں نیامد بلکہ مولانا حمید الدین فرمود چنانکہ مدعیان ذکر مجلس حضرت سلطان المشائخ می کنند چنان نیست بر خلاف آنست من این امر معاینہ کردہ ام و در آن جمع ہمہ پیران مشایخان درویشاں دیدہ ام دریں میاں چہی کمال الدین گفت کہ من جاکیں وایت دیدہ ام قال ابو حنیفہ التمام حرام و اللہ فیہ فسق لدی یعنی گفت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بفرمود شنیدہ ام است اگر دین و سماع کار بد است نزد ابو حنیفہ این لفظ خواند حضرت سلطان المشائخ فرمود او را منع کردن نیامدہ او را نہای اینش مولانا علم الدین در آمد بنہ شیخ الاسلام شیخ بہاؤ الدین زکریا بادشاہ رکنیاب مولانا علم الدین کرد و گفت تو ہم دشمنی ہم مسافر ام و سلسلہ سماع پیش من بحث کنی

از تو می پرسم که سماع شنیدن حلال است یا حرام مولانا علم الدین گفت من  
درین باب رساله مسئله مقصده نام نوشته ام و ادله که در حل و حرمت آن آمده است  
در آن رساله کتابت کرده ام آنرا که بدل میشوند ایشانرا مباح است و آنرا که نفس میشوند  
ایشانرا حرام باز مولانا علم الدین را پرسید که تو در بعد او و شام و روم گشته  
مشایخ آن دیار سماع میشوند ندیده و ایشانرا درین کار کس مانع میشود یا نه مولانا  
علم الدین گفت در همه شهرهای بزرگان و مشایخ سماع می شنوند و بعضی با  
و شبانه کس ایشان را مانع نمی شود و سماع در میان مشایخ از شیخ چندی و  
شبلی مورد ث است بادشاه که از مولانا علم الدین چنین شنید ساکت شد  
و هیچ گفت مولانا جلال الدین گفت باید که بادشاه بر حرت سماع حکم کند و  
مذهب امام عظیم را درین باب مرعیه دارد درین محل حضرت سلطان المشایخ  
بادشاه را گفت نخواهم که درین باب حکم کنی بادشاه بهمین حکم حضرت سلطان  
المشایخ را قبول کرد و درین باب حکم نکرد و درین حرف دو روایت است یکی  
آنکه مولانا فخر الدین زراوی خلیفه حضرت سلطان المشایخ در رساله اباحت  
سماع که تالیف اوست و کشف المقتلح من وجوه السماع نام کرده آورده  
است که صحیح همین است زیرا چه آن بزرگ در آن محضر حاضر بود و بیشتر بحث  
باقاضی کمال الدین صدر جهاں او کرده و آن اینست و ما قال المحالفت  
من الادلة فی تضلیل من تقول بالتخلیل لما کان ظاهراً بطول رجوع  
الی الحرمة و الحل ثم الی اولوینة التریک و الفعل و کان ذلک من اول الضحی  
الی آو ان الفی ثم قام اهل المجلس من عند السلطان فاما روايت  
دیگر آنست که بادشاه حکم کرد که حضرت سلطان المشایخ سماع بشنود  
و کس ایشان را منع نه کند و دیگران را چنانکه طایفه قلندران و حیدریان و  
آنرا که نفس سماع بشنوند ایشان را منع کنند و این روایت ضعیف است زیرا  
چه ایشان در آن مجلس حاضر نبودند فاما معتبر و صحیح آنست که از مولانا

فخر الدین زرا دی مروی است والد اعلم ہمدراں ایام یکے از حضرت سلطان  
 المشائخ پرسید کہ مکدریں وقت حکم شدہ است کہ خدمت مخدوم ہر وقت کہ  
 بیایند سماع بشنوند اور حلال است حضرت سلطان المشائخ فرمود  
 اگر حرام است بگفتہ کسے حلال نشود و اگر حلال است بگفتہ کسے حرام نشود  
 آدمیم در مسئلہ مختلف کہ مثلاً ہمیں حکم استماع امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مباح  
 مے دارد باد و شبانہ برخلاف علماء و اکنون در ہر چہ حکم کند ہماں شاہ  
 بعد فراغ بادشاہ حضرت سلطان المشائخ را با تعظیم و تکریم بسیار باز گردید  
 فاما مولانا ضیاء الدین برنی در حیرت نامہ خود مے نویسند چوں حضرت  
 سلطان المشائخ از محضر مذکور در خانہ آمد بوقت نماز پیشین مراد مولانا  
 محی الدین کاشانی و امیر خسرو شاعر را طلب فرمود چوں سعادت پائے  
 بوس حاصل شد گفت کہ دانشمندان دہلی بعد اوت و حد من پر بودند بیدار  
 فراخ یافتند و سخنہا مے پر از عداوت ایشان بسیار گفتند و عجبے امروز معاینہ  
 شد کہ در معرض حجت احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شنوند  
 و ہمیں میگویند کہ در شہر ماعمل بروایت فقہ مقدم است بر حدیث و اینچنین  
 سخناں کسانے گوین کہ ایشانرا برا حدیث حضرت رسالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اعتقاد مے نباشد ہر بار کہ حدیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مذکور مے شد بر مے آمدند و منع میکردند و مے گفتند ایس حدیث متمسک شافعی  
 است و او دشمن علماء ماست مانے شنویم و مے دانیم با اعتقاد اندیانہ کہ  
 بحضور اولی الامر مکارہ بر مے آیند و احادیث صحیح را منع مے کنند و ہیج عالمے  
 ندیدم و نشنیدم کہ پیش او احادیث صحیح حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 روایت کردہ آمد و او گوید کہ من نے شنوم من نیدانم کہ ایں چہ روزگار است  
 در آں شہرے کہ اینچنین مکارہ کنند چگو با داں ماند عجب است کہ خشت خشت  
 نشود بعد ازین بادشاہ و امر او خلق کہ از قاضی شہر و علماء شہر بشنوند کہ در

شهر محل بر حدیث نیست چگونه اعتقاد بر احادیث پیغمبر علیه السلام را سخ ماند و از  
 انوقت باز که ایشان روایت کردن حدیث منع کردن من ترسانم که شومست اینچنین  
 بد اعتقاد می که بر علمای شهر معاینه شد از آسمان بلا و جلا و قحط و و بار بر شهر خواهد  
 بارید از آن بود که در چهارم سال ازین ماجرا تمامی علمای که درین محضر بوده اند و  
 دیگر از اہم سبب ایشان در دیو گیر جلا کردند و بیشترے از آن علما در دیو گیر  
 سر نہا دند قحطی مہلک و و بائے سخت در شہر پیدا شد چنانکہ تا این غایت این  
 بلا با بجلی دفع نے شود سبحان اللہ ہر سخنے کہ بزبان مبارک حضرت سلطنت  
 المشلیخ گذشتہ بود عین اک معاینہ و مشاہدہ شد والد اعلم نکتہ در بیان  
 استماع سماع اہل نہانہ مقرر صاحبان عالم باد مریبندی را باید کہ در سماع غلو نکتہ نفی  
 را ریاضت ماند بجا بده ہائے سخت خود را نسود چنانکہ نکتہ مجاہدات مشایخ تہریانہ است اہل  
 سماع کہے بود کہ در نظر و خلق را تو رہے غلطے نبود و لا سماع او را دقتہ اندازد و از اصل  
 کار باز ماند و نفس او را در غوغائے آرد کہ سر بالا نتواند کرد و در بیابان  
 حرص رشتہ تسبیح در گردن کردہ در بیابان ہا بگرداند یک ساعت بخود  
 باز نتواند آمد و ذلک اہل سماع اینست کہ شب روز سماع را کہ محاک  
 مردان خداست و میان معرکہ مجاہدان الہی طریق النفی ساختہ در پا ہا  
 کو فتن بود و شور و شعب بر آسمان رساند و بدین خود را مشہور گردانند  
 ۱۰ حکمک اندر چراغ چیت تری است ۱۱ شفق اندر سماع چیت  
 بریت ۱۲ در طریقے کہ شرط ہائے سپری است ۱۳ نعرہ ۱۴ ہیدہ تری و خری  
 است ۱۵ و گریہ صلحا را کہ از روے درد و نعرہ ایشان را کہ از شوق حق است  
 و شور و قصص ایشان پریشان سازد یعنی بر طریق جوانان رقا ص مایہ خند  
 نظار گیاں گردانند و این شہرت بر این شکل را سرمایہ بودن قوت خود  
 سازد خواجہ حکیم ثنائی گوید ۱۶ اے ہوا ہائے تو خدا انگیز ۱۷ و اے  
 خدا یا کہ توجہ الٰہی از آن ۱۸ سماع اے برادر بگویم کہ چیت ۱۹

نکتہ

یعنی گوی



اگر مستمع را بدانم که کیست \* اگر ترجیح معنی پر دطیر او \* فرشته فروماند از سیاه  
اگر مرد لہو است و بازی و لرغ \* قوی تر شود و پوش اندر دماغ \* و راه و  
روش پیران خود گذاشته در راه مہوای خود رود و باین حرکات ناپسند  
خواہد کہ بجائے برسد بالند نرسد و اللہ نرسد بزرگے خوش گوید **ب**  
ہرگز نرسی بکعبہ اے اعرابی \* کہیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان چہ نسبت  
بند نظر در مناقب و راه و روش مشایخ طبقہ معظمہ ماکہ در صدر این کتاب  
تحریر یافتہ است بکنسید کہ از ابتدا تا انتہای چہ مجاہدہ ہا و بلا اختیار کردہ  
انذکر ات بجمہت رضای باری تعالی از غایت مجاہدہ و مشغولی باطن  
خود را در معرض تلف انداختہ اند و بیچ آفریدہ بر آں مطلق نگشتہ چوں  
کار بجاں و کار دباستخوان رسیدہ است انگاہ بسماع مشغول شدہ  
اند و در بحر آشنائی دست و پای زدہ اند **ب** دست و پای بزم  
اگر چہ نکو میدانم \* کہ ترا بنیم و از دست غمت جہاں نہ برم \* زیرا چہ بخط  
مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام و نقل از عوارف  
کردہ است کہ سماع حق مریداں و معتقدان و اصحاب ریاضت بہت  
چوں نفس و تن ہلاک شود او را حقیقت ان لنفسک علیک حقا  
یعنی بدستی کہ بر اے نفس برابر تو حق است چوں زمانے از سماع میا  
سائد باز او را بر کارے بہ برند چوں قضیہ بر بنجلہ است سہ باید کہ اتباع  
آں بزرگاں کند کہ از دنیا زارماندہ کہ ظاہر او چہر و شیر نیست و  
باطن او زیر ہلاہل عنقریب قتیبت و در نظر مشایخ قدس اللہ تبارک  
ہم گذشتنی پیش حق جواب داد نیست بہر طریق دریک کار درجے آئی حق  
بر ضمیر تو مطلع است و باحوال تو شاہد ام و زحیات زندگانی بطریق پیران  
خود بگذران تا در زمرہ ایشان باشی حضرت سلطان المشایخ قدس  
الہ سرہ العزیزے فرمود **ب** کہ نیک آئیم مرا از ایشان گیرند

و ربد با شرم را بدیشال بخشند. کاتب حروف چند حرفی برستی و اخلاص و  
 در دسندی در قلم آورده است چون منظوم نظر کیمیا اثر خواهد شد خواهی  
 دانست و اگر کسی دعا بخیر کند این نویسنده بیچاره را که باغواے نفس و  
 هواے و هواش شیطان مبتلاست عاقبت او خیر باد **و** اینجا که بنم خصوصتی  
 نیست. و درست میان تست من بیکنهم. انصیحت بجای خود کردیم.  
 روزگارے دریں بسر بردیم. **باب دوم** در بیان بعضی ملفوظات و مکتوبات  
 حضرت سلطان المشایخ که در ابواب المقدم تحریر یافته است و این بیچاره  
 حسب فهم خود بیان کرده و این باب مشتمل بر بیست و چهار نکته است حکمت  
 در بیان علم و علما بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ ثبت و دیده ام العلم  
 بالانساب العقل بالغرزة و لهن یقال عالم و معلّم و متعلّم فی العلم و لا یقال  
 عاقل و معقل و متعلّل فی العقل کتب عنہ عبد العزیز الی المحمّد الشامی  
 تعلّمت فیض عزیزاً عن لداس فاستعمل للتصیر عزیزاً عن لدی الله تعالی عن  
 عثمان المعزّی ذکر بین یدى الشافى العلم علما علم الابدان و علم الودان  
 و علم الادیان علم الحقائق و المعارف و علم الایمان علم الرياضیات و المجا  
 هات قال ابن المبارک طلبت علم الدنیا قد لنى علمی ترکتها روے  
 محمد بن الحسن المنام و سئل ما فعل الله بك قال غفر لى و سئل عن اے  
 یوسف قال غفر الله لى و سئل عن ابی حلیف رضی الله عنه قال انا مع الذ  
 نعم الله علیهم من البتین و الصدیقین و الشهداء قیل لی بن الرازی  
 ما لنا و تشفع قال علمنا ینال القائل عقیما قال ابن المیارک بعد الماتین  
 لعرب بلا مینر و لم تجرد من الحجر من کتبه مع عالمی قال احمد بن حنبل رضی الله  
 عنہ من کان ین من بالله و بالیوم الاخر و لا یدخل الحما را فی ابشرک بالجنه  
 فرأیت تلك الیللة کان قائل یقول فان الله تعالى قد غفر لك بانتاع  
 السنة و جعلک اما باقیدى بك قلت من انت قال انا جبریل قال الحسن

باب دوم  
 نکته



ان يطالعوا الكتب من ارسا لعلوم الدينية و میفرمود مولانا برهان  
 نسفی دانشمندی کامل بحال بود اگر شاگردے بخدمت او بیایدے تا چیزیے بخواند  
 او گفتے اول با من سہ شرط کن تا چیزیے ترا بیا موزم شرط اول آنست کہ طعام  
 یکوقت بخوری تا د علم خالی باشد شرط دوم آنست کہ سبق ناغہ نکنی اگر  
 یکروز ناغہ کردی روز دوم ترا سبق نگویم شرط سیوم آنست کہ چون در راه  
 مرا پیش آئی سلام کنی و بگذری و دست و پای افتادن و تعظیم بسیار کردن  
 در میان نباشد و میفرمود در عهد قدیم چهارتن برهان نام دروہلی آمدند یکے  
 برهان الدین بلخی دوم برهان الدین کاشانی سیوم و چهارم یاد نے آیت  
 الغرض میان ایشان موافقت تمام بود چنانچہ طعام د آب یکجا میخورد و تحصیل  
 علوم کجایے کردند اول کہ دریں شهر رسیدند قاضی شہر قاضی نصیر الدین بود  
 او برهان کاشانی را در محفل مسئلہ فرمود این برهان مردے ترک و کوتہ بالا  
 بود چون نکتہ آغاز کرد متعلماں گفتند این ریزہ چہ خواہد گفت اورا عرف ہمیں  
 ریزہ شد الغرض این برهان مردے بود در آخر ما از ابدالان شد حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ من اورا دیدہ بودم ہر روز پگاہ آمدے  
 اسپ از دہ و خدمتکاراں از صد زیادہ بودند ہیچ خدمتکارے ہمراہ  
 نہ بردے اورا پسرے بود نور الدین نام پسر پدرا گفت کہ ما دشمنان  
 بسیار داریم و تو ہر روز تنہا از خانہ بیرون میروی اگر غلامے را بر خود  
 بری تا کوزہ آبے بتو دہد نیکو باشد مولانا برهان الدین فرمود بابا  
 نور الدین آنجا کہ من میروم غلام را مدخل نباشد ترا نخواہم کہ پسر منی  
 بعدہ فرمود کہ من سہ دانشمند درویش صفت دیدہ ام یکے مولانا شہاب  
 الدین از میرت بود دوم مولانا احمد حافظ سیوم مولانا احمد کیتہلی فرمود  
 کہ مولانا احمد حافظ مردے خداے بود وقتے مرا غنیمت زیارت شیخ شیوخ  
 العالم فرید الحق الدین قدس سدرہ العزیز در حد و سہی با من ملاقات شد

مرگفت چوں بروقت متبرکہ شیخ رسی سلام من رسانی و رواے صبا و سلام  
 بر آستانش رساں پلھن بنظر و دیوار و زربانش رساں و بگوئی کہ من  
 دنیا نے طلبہ طالبان آں بسیار اند و عقبے نیز ہمیں حکم دار دین ہمیں میخواست  
 کہ تو فنی مسلک و تحقیقی بالصالحین بعد حکایت مولانا احمد کیتھلی فرمود کہ  
 پیرے بود باریکت اگر چه باکسے پیوند داشت اما صحبت مردان حق بسیار  
 و یافتہ بود در لقیہ اول کہ اورادیم از ہیئت و تقریر او معلوم شد کہ فیکے از  
 واصلان است چیزے و خاطر من بود از و پرسیدم جواب داد کہ آں  
 مردان انجمن ہاشم حضرت سلطان المشلیخ چشم پرآب کرد و فرمود اگر ای  
 مشکل از صد دانشمند پرسیدے حل نشدے و ہم از اخلاق او حکایت میکرد  
 کہ بر من آمدہ بود و بیشتر خدنگاراں پیش من جمع شدہ بودند یکے از اں بے ادبی  
 کردیکے چوب زدہ شدہ مولانا کیتھلی چناں در گریہ شد کہ گوئی آں چوب اورا  
 زدند و گفت ایں شونیت من بود کہ ایں الم بد و رسید حضرت سلطان  
 المشلیخ فرمود کہ مرا از رقت و شفقت او شکستے تمام در دل پیدا شد  
 بعدہ فرمود وقتے در جد و دوسرے رسید شنیدم کہ دی روز دین نزدیکی  
 دزدان راہ زدہ اند و مسلماناں کشتہ شدہ اند در میان ایشان دانشمند  
 بود مولانا کیتھلی مے گفتہ اند قرآن مے خواند تا آنکہ شہید شدہ رحمۃ اللہ علیہ  
 چوں روز دوم بر سر آں کشتگاں رسید نفھص کردم ہماں مولانا کیتھلی بود  
 کہ شہید شدہ غفر اللہ لہ و مے فرمود بعد از نقل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جمع  
 خلق با امام احمد حنبل بود امام شافعی تخریر اند امام حنبل روزے  
 بکان امام شافعی رفت بعدہ رجوع با امام شافعی شد بدین طریق  
 امام احمد حنبل خود را از میان خلق بیرون آورد و بحق مشغول شد  
 و مے فرمود و مولانا فخر الدین زراذی مذہب امام شافعی است  
 ہر بار کہ ذکر امام اعظم میکرد رحمۃ اللہ علیہ مے گفت خواجہ محمد اجل سرزی فرمود کہ

کہ اے مولانا تو قرآن خواندہ و چیزے خواندن میدانی او گفت اے چندیں  
 کتب تصنیف کردہ ام خواجہ محمد گفت خداے عزوجل والذین اتبعوا  
 باحسان رضی اللہ عنہم ورضو عنہ در حق تابعین فرمود و امام اعظم از تابعین  
 بودہ است بعدہ حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ ہفت صحابی دریافتہ بود وے  
 فرمود یکے از خلفائے ملک الموت را در خواب دید از و پرسید کہ عمر من چند است  
 و چند ماندہ است ملک الموت اشارت بہ پنج انگشت کرد چوں بیدار شد  
 جملہ متیران شہر را طلبید جملہ حکماء و علما بقدر فہم و احتیاط خود چیزے بے  
 گفتند یکے پنجابہ سال و دیگرے پنج سال و دیگرے پنج روز دل خلیفہ پہنچ یکے قرآنیکر  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرمود مرا ملک الموت ازیں پنج انگشت نفی پنج علم است  
 بدلیل آنکہ خداے تعالیٰ در کلام مجید خودے فرماید ان اللہ عندہ علم الساعۃ  
 وینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام و مات دی نفس ما ذا تکسب غدا  
 و مات دی یا ای ارض تموت یعنی بدستی کہ اللہ تعالیٰ نزدیک آں اللہ  
 تعالیٰ علم قیامت و فرو دے کرد باران را و میداند خداے تعالیٰ چیزے کہ در زمانہ  
 است از پسرو دختر و درنے یا دیدنچ نفس بشیر کہ چکار خواہد کرد روز دیگر و درنے یا بد بشیر کہ  
 در کدام زمین خواہد مرد امام فرمود ادراک جملہ خلایق را از دریافت ایں پنج علم کہ تاہ  
 گردانیدہ و علم آں بخود اضافت کردہ وے فرمود بزرگے حضرت رسالت پناہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدہ پرسید کہ برسن رسیدہ است شما فرمودہ اید کہ در  
 برہ صحرے مرواں باشند کہ عالم از برکت ایشان قائم ماند حضرت رسالت پناہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اورا تصدیق کرد بعدہ او پرسید کہ دیں صحران کیست فرمود  
 محمد اویسے کوئی اندر طریق دیں کافی چہ شافعی در جہل راشانی چاں  
 قریشی زہل و آں کوئی چہ او بہت فقیہ ایں صوفی چہ ہمہ نیک اند بے حکومت  
 تو چہ تو بدی و سبک خصومت تو چہ وے فرمود از مولانا محمد الدین جاحری  
 روایت کنند کہ ہر شب پیش مولانا محمد الدین زرا دی سہ جزائی قطعہ کاغذ

سفیدے نہادند مع دوات و قلم بامداد بنشستہ و تصنیف کردہ سے یافتہ سے ہے  
 وریں سہ جز شرح کلمہ لا الہ الا اللہ بنشستہ یافتہ سے مولانا شہاب الدین ابراہیمی  
 کہ ذکر او در باب مناقب یاراں اعلیٰ تحریر یافتہ است حاضر بود گفت چنین شنیدہ  
 ام کہ در کتابخانہ قاضی برہان الدین بلخی نسخہ اربعین رازی بخط مصنف است  
 وراں نسخہ دو صفحہ متصل از اول تا آخر ہمیں کلمہ اللہ بنشستہ بود چنین آوردہ اند کہ در  
 وقت کتابت اس کتاب ذکر حق جل و علی بروستولی بود ہر چہ میخواست کہ  
 بنویسد ہمیں کلمہ اللہ بنشستہ سے شد بعدہ سے فرمود چوں علم بیاموزد اول علم درخت  
 نیک باقیمت است بے درخت است در علم جز سعادت چوں سعادت چوں  
 طاعت کند کار او بہتر بود پس باید کہ ہر دو را یکشد یعنی علم و عمل از نظر فرو اندازد  
 تا عجیب بیتنا نشود و سے فرمود چندین علما و دانشمنداں کہ بودہ اند ہر کس میداند  
 کہ کجا بودہ اند و کہ بودہ چیزے کہ باقی ماند حسن معاملہ است و این حیات معیشت  
 آں را آساں سے توان یافت شبلی و جندی تا این زماں زندہ اند و سے فرمود  
 کہ اول شب امام عظیم رضی اللہ عنہ نقل کردہ است و آخر شرب امام شافعی  
 رحمۃ اللہ علیہ متولد شدہ در یعنی خاقانی فرمایہ ششوی

آسماں چوں من سخن گستر نژاد  
 شافعی آخر شب از مادر بزد

چوں فلک عہد تنائی در نوشت  
 بو حنیفہ اول شب نقل کرد

حکیم شنائی در بیان علم گوید

جہل رہ سوئے نفس و جاہ برد  
 شاخ بے برگ میوہ کیہ براند  
 سنگ بے صل لعل کے گردد  
 علم خواں شرح مصطفیٰ آمد  
 تخم بے مغز بس ثمر نہ بد  
 علم بے درد سنگ ہر گور است  
 نیست جز سنج و محنت روزی

علم رہ جانب آلہ برد  
 جاں کے علم تن ہمہ اند  
 حکم از علم نیک پے گردد  
 علم داں خاصہ خدا آمد  
 کشت بے آب بارو بر نہ بد  
 درد بے علم تخم در شور است  
 علم کن بہر حشمت آموزی

و رہو نیک نیک تر کرد دانش جاں بہ از تو آتش تن علم جاں را بہ عمل تن را علم یک لحظہ را بہ اعمالم بار عالم میان عالم کم	بد بخوانی و لے بتر کرد سوے عالم بہت از سوے ظن برگ دہ دوست را و دشمن را کا و یک سالہ را بہا و درم عالمان خود کم در عالم
--	--

نکۃ

نکۃ در بیان شب معراج حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز سوال کردند کہ معراج چہ نوع بود فرمود کہ از مکہ تا بیت المقدس اسرار بود و از بیت المقدس تا فلک اول معراج بود و از فلک اول تا قاف قوسین اعراج بود سایہ زیادہ کرد گفت قلب را معراج و قالب را روح را ہم چگونہ بودہ باشد در جواب او اس مصرع بر زبان مبارک را ند مصراع فطن خیر اذ لات الخیر یعنی پس گمان کن نیکو و پس نیکو را انگاہ فرمود بدین ہایماں باید آورد و در تحقیق نقیض اس غلو نباید کرد بعد ازاں فرمود بزرگے فرمودہ است مذاحم کہ شب معراج حضرت رسول علیہ السلام را آنجا بردند کہ عرش و کرسی و بہشت و دوزخ بود و یا ہما نجا آوردند کہ رسول علیہ السلام بود و نیزہ مرتبہ حضرت رسالت پناہ بالا تری بود

پایے برفرق عالم و آدم سیرما زاغ و ما لطف بشنو گفتہ و ہم شنیدہ آمد بانہ پیش محراب آبر و انش نماز کشش عشق در دو گیسو داشت ہمتش الرفیق اعلیٰ جوئی راہ ادبیریل آب زدہ	برہنہادہ ز بہر باغ ارم و وہماں پیش ہمتش بدو جو باز گردش سوے معراج پروا جسم جاں کردہ در خزانہ راز نہج صدق در دو ابرو داشت عزتش لائے بعدے گوی قبہ برفرق آفتاب زدہ
---	---



کے تو ان زرد زروے محبت ہم | انچنین نوبتے بدور کسیم

ملکت در بیان وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمود ہر پیغمبر سے راوی نقل  
نہیں کر دنداقت نقل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا در خاطر ایمنی گذرانید کہ چہ خوش است کہ حضرت رسالت  
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چند گاہ دیگر در میان اصحاب باشر و بعالم بقا زد و  
سوے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نگریستن گرفت حضرت رسول  
علیہ السلام بر لفظ مبارک راند کہ مع النبیین والصلیقین والشہداء  
والصالحین و من فرمود نقل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از دار فنا  
بدار بقا در غرہ ربیع الاول بود و تانہ روز و فن نکر و نہ ہر نہ حرم رسول  
حلیہ السلام طعام دادند و روز دہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
چند ادا طعام داد کہ تمام خلق مدینہ را رسید منقول است کہ صحابہ  
گرام در آنجہ خواستند کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غسل دہند متفکر  
شدند کہ با جامہ غسل دہند یا بغیر جامہ نخست آوازے شنیدند کہ بے  
جامہ غسل کنی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ گفت توقف کنیہ ثانیاً آوازے  
شنیدند کہ با جامہ غسل کنیہ ان گاہ با جامہ غسل دادند و از اول از شیطان بود و دوم  
از خضر علیہ السلام خواجہ حکیم ثنائی گوید شمنوی۔

توضیح

در ترنم تبارک اللہ گوئی	بود مشتاق در گہ حضرت
زخمہا خورد و زخمہا کردہ	او عاقبت رفت در پس پردہ
چون دم از حضرت شہود زدہ	آتش اندر ہمہ وجود زدہ
طوطی جانش چون قفس شکست	رفت بر نسق جبرائیل نشست
آنکہ پریش خستق زار نہفت	ز ان ہی الرقیق اعے گفت
تنش نالان و جانش فرخندہ	از دروں سوز و از بول خند

ملکت در بیان عقل بظہر مبارک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز  
بنشاندیدہ ام عقل نور فطری پدید بالسمع و الکسب وقال رسول اللہ علیہ السلام

العقل في القلب الرحمة في الكبد والرافة في الطحال ويدرك الغلام لإربع  
عشر سنة وينتهي حلوله لإربع عشرين وعقله لثمان وعشرين وقال ابن  
عباس صلى الله عليه وآله يا أبا عبد المؤمن رأيت الرجل يقل قوامه ويكثر زاده ورجل كثير  
قوامه يقل زاده أيها أحب اليك قال سألت النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
ما سألتني قال حسن ها عقل الشايط اعقل من أكثر الناس برحم فصاح  
الراعي من هولها وهو لاء يرحم الكسب للرسول لعقل والقلوب سماوية  
وملكوتية والنصوص والابدان ارضية وملكية وانك من النور وهذان  
من الظلمة والعقل مشتمل على صليين التقرب الى الله بالطاعة والنور والى  
التخلف بالابس قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اللهم جن عقلي قبل موتى ثلثة  
ايام قيل لم قال خوف ان تجرى على لسانى في ذلك الوقت شئ فيجتم لى  
بالشقاوة وان لم يكن لى عقل رُقع عني القلم قال الامام جعفر الصادق  
رضى الله عنه من سعادة الرجل ان يكون خصمه عاقلاً ومن خصمى لا عقل  
له يعنى النفس خواجه حكيم ثنائى گويد

هر چه در زیر چرخ نیک و بد اند	خوشه چینان خرمن خرد اند
عقل هم گوهر است و هم کان است	در تن مرد عقل سلطان است
عقل طار و دمیله گر نبود	عقل غمت ساز و کینه ور نبود
عقل جز خواجه محقق نیست	نفس جز کاف و منافق نیست
عقل هرگز بکذب راضی نیست	عقل هرگز وکیل قاضی نیست
و آنکه راضی بکذب و سالتوسی است	آنکه غمت ساز و آنکه ناموسی است
آنکه او آبر و نال طلب است	و آنکه بی و آنکه بوالعجب است
انهم عقله عاریت است	کز پله مال و جابه و تربیت است
در گذر این کیا است او باش	عقل دیں جوے و پس اروا دها
عقل دیں جز ادا عطا نکنند	نا نبرده است بحق را نمکنند

در زیر چرخ  
نیک و بد اند

دایہ زیریں کہن بنیاد	نیست کس را چو عقل مادر زاد
پدر و مادر و حیات لطیف	نفس گویا شما عقل شریف
زاین و جفت شریف طاق مباح	واندریں سر و وصل عاق مباح

تکمیل و بیان دنیا و ترک دنیا حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز علیہ السلام نے فرمود کہ صورت و معنا دنیا است و یکے صورت دنیا است و معنا دنیا نیست بعدہ بیان فرمود کہ انچہ صورتاً و معنی دنیا است آں زاید از کفایت معنی است و انچہ صورتاً و معنی دنیا نیست آں طاعت با خلاص است و انچہ صورتاً و دنیا نیست و معنی دنیا است طاعت بریاست یعنی برائے دفع مضرت و جلب منفعت و انچہ صورت دنیا است و معنی دنیا نیست آں ادا سے حق حرم خود است یعنی اہل خود فراہم آید بہ نیت آنکہ حق او بگذارد بعدہ فرمود اصل دانائی آنست کہ از دنیا پر سیز کند اگر مردے وصیت کرد کہ ثلث مال من بعد از من بمردے دہند کہ او عقل لناس باشد حکم آں چگونہ است فرمود حکم او آنست کہ ثلث مال او یکسے دہند کہ تارک الدنیا باشد یکے از حاضرین سوال کرد کہ چوں تارک دنیا باشد ثلث مال او چگونہ قبول کند فرمود سخن در مصرف می رود و حکم این مسئلہ بعد ازاں فرمود دنیا سیم و زرو اسپان و اسپا نیست بلکہ تعلق و محبت باہنہاست اگرچہ کہ نداشته باشد بعدہ فرمود کہ شکم تو دنیا سے تست اگر کمتر خوری از تارکاں دنیا باشی و اگر سیر خوری نباشی بعدہ فرمود بزرگے مصلے بر روی آب انداختہ بود و نماز میکرد و مے گفت خداؤا خضر کبیرہ ارتکاب مے کند اول ازاں توبہ دہ ہمدیں حال خضر حاضر شد و گفت اے بزرگ کہ ام کبیرہ است کہ ارتکاب مے کنم آں بزرگ گفت چوں درختی در بیاباں نصب کردہ و در سایہ آں درخت مے نشینی و آسایش مے گیری و مے گوی کہ این درخت برائے خدا نشانہ ام خضر در حال مستغفر شد بعد ازاں آں بزرگ در ترک دنیا با خضر گفت کہ بچہیں با

کہ من مے ہاشم خضر گفت تو چگونہ مے باشی و چہ میکنی گفت سن ہچنین میباشم اگر  
 جملہ دنیا من دہند و گویند کہ قبول کن کہ فردا بر تو حساب نخواہد بود و این ہم  
 گوین کہ اگر نخواہی ستر ترا بدوزخ خواہند بردن و دوزخ قبول کنم نہ دنیا خضر  
 گفت چہ قبول کنی جواب داد کہ دنیا مغض حق است چہیکہ خدا او را دشمن  
 دارد بجای آں دوزخ قبول کنم نہ آں زیرا کہ دوزخ اولی تر از قبول دنیا و  
 مے فرمود کہ از شیخ شیوخ العالم شنیدم کہ ہر کہ ترک دنیا بگیہ و حق جل و علی  
 دنیا را بدینا داراں در پائے او در آرد و مے فرمود حق جل و علی چوں  
 بندہ را عزیز گرداند دنیا را در نظر او خوار گرداند و ہر کہ را خوار گرداند دنیا را  
 در نظر او عزیز گرداند و مے فرمود ترک دنیا آں نیست کہ خود را برہنہ کند و لنگوٹہ  
 بند و ترک دنیا آنست کہ بخورد و بپوشد و بپوشاند و بخواند و منفتہا  
 بردہاے شکستہ مستحقاں رساندہ دل خود متعلق دنیا نداشت و ہمت  
 باید کہ بند گرداند و از سر شہوت باید خاست بعدہ این مصرعہ بزباں مبارک  
 را ند مصراع یک لحظہ ز شہوتے کہ داری بر خیزد بعدہ فرمود کیست کہ از خسیسے  
 بر نخاست و بر شریفے اقدام نکرد و مے فرمود ہمہ معاصی و حجرہ است کلید او حب  
 دنیا است و ہمہ طاعت و حجرہ است کلید او محبت فقر است و مے فرمود حساب  
 دے را مال بسیار میراث رسید مناجات کرد الہی من این را نگاہ خواہم داشت  
 فاما دل برویے باید گشت این را بتو میسپارم بشرط آنکہ مرا حاجت شود بمن  
 دہی این بگفت جملہ بدویشاں داد بعدہ بر آں مقدمہ کہ او را حاجت بود کہ بر خود  
 آں مقدمہ را دہی کہ گوی بحق امانت دادہ است کہ حق تعالی بہنگام طلب امانت  
 او میگذارد درین محل محی الدین کا شانی این آیت خواند ربنا مشرق و المغرب  
 لا الہ الا هو فتخذه وکیل یعنی پروردگار جاسے برآمدن آفتاب نیست سزاوار  
 پست نش مگر او پس بگیہ پد اور کاروبار سازندہ خود حضرت سلطان المشایخ  
 را یعنی خوش آمد تحمین فرمودہ بود و مے حکیم پیش پسر دادرچنیل

ہزار بدرہ زرہ روزے گفت **۵** گفت بابا نصیبہ من گو کہ گفت اے  
 پور درخزانہ ہو کہ قسم تو بی و ہی و بے انباز من بحق دادم او دہد بتو باز کہ  
 نہ او بجز کار ساز جان یا نیست کہ بکن ظلم با تو زانہا نیست کہ دے فرمود  
 وقتے رسول علیہ السلام بایاران گفت درویشے را خیر کردند کہ دنیا و آنچه  
 دروست اختیار مے کنی و یا آنچه در عقبی است برائے تو ہمیا کردہ اند او  
 ہماں اختیار کرد چوں ایں حکایت تمام شد حضرت امیر المؤمنین ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ پستن گرفت صحابہ پرسیدند کہ حال چیست  
 گفت ایں درویش کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ازو خبر داد او مصطفیٰ  
 است صلی اللہ علیہ وسلم الخیر ہوا الخیر و مے فرمود اگر کسے روز با بصیام گذارد  
 و شب با بصیام وزیر الحرمین باشد اصل ایں باید کہ دوستی دنیا در دل او نشا  
 بعد از اں فرمود ہر کرا دوستی و محبت دنیا در دل باشد او دنیا پرست است مفتوی

چکنی بار کا ندیں فرسنگ +	بار بسیار بر سر و خسر لنگ
خسر لنگ وضعیف بار گراں	منزلت سنگ لائح و توحیراں
راہ تاریک و چراغ بے روغن	با دھر صر تو با د خانہ مکن +
ہر صورتو کہ ز جو دطاؤس است	با و مسعود پایے منحوس است
ہست نقش ریا چو صورت شمع	شمع او راست تابش اندر جمع
ہست در نقش و شکلہ گرد و نعم	شکل ابلیس ابلہ و اکلم
نفس اعجاب ہست در سینہ	قبیہ ہر جسم در آئینہ +
ہمہ در نفس ناسپاس تواند	ہمہ در پردہ حواس تواند
باش تاروے بند بکشاید	باش تا با تو در حدیث آید
تا کیا نرانا ندہ بردر +	از پئے نیچر وزہ راہ گذر
گر میری ناکشتہ ایشاں را	کلم کنی ملک و ملک خوشاں را

نکتہ در بیان فقر و غنا و فضیلت فقر و غنا بخط مبارک حضرت سلطان مستجاب الشفا حضرت امیر

قبل الفقراء انفس بالمعدوم والوحشة بالمعلوم الفقر في الدنيا مفتاح باب  
 الغناء في الآخرة وفي الحديث من مات ولم يترك درهما ولا دينارا لم يدخل  
 في الجنة اعني من قال ابن عباس رضي الله عنه وقف رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم يوماً على اصحاب الصفة فرأى فقرهم وجههم طيب  
 قلوبهم فقال اشهركم يا اصحاب الصفة فمن بقى منكم على التعب الذي انتم  
 عليه اليوم راضياً بما هو فانه من رفقاء يوم القيامة ازشيخ شيوخ  
 العالم فريد الحق والدين قدس السرور العزيز العلماء اشرف الناس  
 والفقراء اشرف الاشرف الفقير بين العلماء كاليد بين الكواكب السماء  
 ومن فرمود درويش كه عبادت و طاعت مشغول باشد اورا در بيت المال  
 حقي نيست درويش زمان از زمين بايد خورد و دريغانات اين ساعت زمين  
 مشايخ من گردد و در احوال من زمين حضرت شيخ شيوخ العالم بگفته و من فرمود  
 در فضيلت فقر و غنا ميان علماء اختلاف است خواهر جنيد و ابراهيم خواص  
 و اكثر علماء گفته اند الفقير الصابر القايم بشرط طمع عليه افضل من الغني الشاكر  
 القايم ما عليه ابو العباس بن عطاء مخالف اليشان است حجت او قوله  
 تعالى و وجدك عايل فاغني باري تعالى بر بنده خود منت نهاد يعني اگر غنا  
 افضل بود من منت نهاد من و حجت اليشان اين حديث كه لكل احد خرقه  
 و خرقتي الفقر الجهاد من احب لفقره فقد احبني و من ابغضها فقد  
 ابغضني شيخ جنيد بغدادى ابو العباس را دعائى كه در حق او را بگوئال  
 مبتلا كرد و من گفت با اين بلا كه مرا مبتلا كردند دعائى جنيد است بعده ازاى  
 قول رجوع كرد اختلاف در صدر اول بود بنابر آنكه غالب اسوال خلق حلال  
 بود اما در زمان ما غالب اسوال حرام است و شب پيس فقر و غنا افضل شب  
 بلا اختلاف و بخط مبارك حضرت سلطان المشايخ بنشته ديده ام الناس  
 اربعة طبقات طبقة قارة محظوظة بالدنيا والآخرة والطبقات مختلفة

ہم السعداء علی الاطلاق والثانية هم الاشقياء علی الاطلاق والاحزنا  
 اضما فتيان ونبينا عليه السلام لقوله تعالى لو لاك لما خلقت الافلاك  
 سيد الانبياء والانبيا من خلقة افضل من سواه فان قيل اليس  
 الجمع بينهما كما تسليمان عليه السلام لانه اطاعة الجن والانس والرحم  
 ونبينا قال عليه السلام الفقر فخرى وان الله خير قلنا للملك صورة  
 وحقيقه الاستغناء والقدره وهما كانه في نبينا عليه السلام خير فخرى وقال  
 لولا الروع والقدره احدا لا صبح موسقا اشتكى عن صفة الملك  
 والجمع بينهما على قسمين احدهما ان يكون طرف انتمائه الرجوع على دنياه  
 والثاني على العكس تسليمات من الثاني ونبينا صلى الله عليه وسلم من  
 الاول ما نال تسليمات عليه السلام من الدنيا كان على سبيل السعد  
 الا ان الله خلق الدنيا لاجل النبي عليه السلام فغير عنها بالخير والقاء  
 لقوله الحج عرفه نكته در بيان طبقات حضرت سلطان المشايخ قدس  
 المدبر العزيز فرمود پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ امت میں بیچ  
 طبقہ باشند ہر طبقہ مدت چہل سال الطبقة الاولى طبقہ العلم والمشاهدة  
 الطبقة الثانية طبقہ البر والتقوى والطبقة الثالثة طبقہ التوصل و  
 التراحم الطبقة الرابعة طبقہ التقاطع والتدابر الطبقة الخامسة طبقہ  
 المراج والمخرج فرمود کہ طبقہ اول طبقہ علم ومشاهدة است و آں صحابہ  
 کرام بودند دوم طبقہ بر وتقوى و آں تابعین بودند سیوم طبقہ تو اصل و تراحم  
 تو اصل آں باشند کہ چون دنیا ایشان را قدام نمایند و اگر آں دنیا میان ایشان  
 مشترک باشد طرف دیگر آں سہل و سست گذارند تراحم آں باشند کہ اگر دنیا  
 تمام بایشان روسے آرد بے مشارکت غیر ایشان آنرا نفقہ کنند و در راه  
 حق بمصرف رسانند چہارم طبقہ تقاطع و تدابر تقاطع آں باشند کہ اگر دنیا  
 روسے برایشان آرد بر سبیل مشارکت لقطع و خصوصیت برآیند و اگر دنیا

خاص بایشان پیوند ایشان آزار تمام گیرند و پشت بخلق دهند و بچکس را  
نصیب نکنند و بطبقہ پنجم حج و مرج باشد یعنی در گوشت و پوست یکدیگر بکشد  
و مدت این پنج طبقہ دو سیت سال باشد بعد از دو سیت سال سلخ بر آید  
چون حضرت سلطان المشائخ برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود  
این حکم بعد از قول رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تمام شدہ است این  
زمان خود مردم چگویند نکتہ در بیان نیت حضرت سلطان المشائخ قدس  
السرہ العزیز فرمود اول نیت صالح می باید زیرا کہ نظر خلق بر عمل است  
و نظر حق بر نیت چون نظر خدا بر نیت باشد ترک عمل پسزیدہ است و نیت آن  
نیت کہ مرے درد دل گوید میکنم و یا چنین کار کنم این حدیث نفس است  
نیت آنست کہ از دل چیزے باعث شود و آن چیزے دینی باشد یا دنیاوی  
جاری مجری فتوح است من اللہ تعالی و آل درد دل بعضے میسر شود و در دل  
بعضے میسر نشود و دیگر کہ دل او سوسے و تیا مایل شود و از این اختیار نیست  
در خیرات اکثر احوال این معنی میسر نشود مگر بجد بعدہ حکایت فرمود کہ در مسجد  
آزمینہ دمشق وقف بسیار است متولی آن مسجد بس قوی حال است  
گوی دوم بادشاہ است بالغایتی کہ اگر بادشاہ رامالے حاجت باشد از متولی  
قرض کند الغرض در ویشے بطمع آن اوقاف در مسجد دمشق طاعت و عبادت  
آغاز کرد کہ مگر شہر تے یا بدو تولیت بدو دهند و مدتے بطاعت مشغول شد  
پنج کس نام اورا بر زبان زاندا تا شبے از آن طاعت ریائی پیشیاں شد  
یا خدا تعالی عہد کرد کہ ترا خاص برائے تو خواہم پرستید نہ بطمع شغل ہماں عبادت  
کہ مے کرد پنج از آن نقصان نکرد و بہ نیت صالح در عبادت مشغول شد ہم در آن  
نزدیکی اورا بجهت شغل تولیت طلب کردند او گفت کہ من آزار تا ترک  
شدہ ام بسیار در طلب آن بودم اکنون چون ترک آن کردم بمن میدہند  
الغرض همچنان بخی مشغول شد و بر آن شغل آلودہ نگشت لکن تہذیب



صبر و رضا حضرت سلطان المشایخ قدس السدرہ الغریز میفرمود کہ صبر  
آنست کہ چون مکر و ہمدردی در آن صبر کند و بجائے ننگد اما رضا  
کہ از آن بلا بچ کر است ہمدردی کوئی آن بلا بد و زسیہ است و تکمل  
ابن معنی را منکر اند چنانچہ در ادعیہ ما ثورہ منقول است از حضرت سلطان  
المشایخ و بخط حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام قال النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم اکثر ما یقول اللہم انی اسألك الصبر و الامانۃ و حسن الخلق و المحبة  
و فی قلوب الناس و عنہ من التمس رضا اللہ رضی اللہ عنہ و ارضی الناس  
عنہ من التمس رضا الناس سخط اللہ علیہ و اسخط علیہ الناس المؤمنون  
الصالحون فی الکافرین قلیل و الصالحون فی المؤمنین و الصادقون  
فی الصالحین قلیل و الراضون فی الصابرين قلیل فاطلبوہم و اغتنبوہم  
صحبتہم سئل ابو عثمان المغربي عن قولہ علیہ السلام اسألك الرضا بعد نقضا  
قال لان الرضا بعد نقضا هو الرضا قال بنی من الانبیاء یا رب کیف رضی  
المساکین عنک قال ابو حامد البلقاء رکتک لکنی اخرت کیف الرضا  
بفضاء اللہ تعالیٰ حتی یورث یوماً بسبیلک ملح فرأیت اعمی یقول اللہم  
اغفر لمن یاخذ بیدی یبلغنی فاخذت بیدہ و قلت لہ ان مصلاک  
قال بیت اللہ تجب فحینئذ عرفنا لرضا بفضاء اللہ فنودی فی سہمی ان لم یرض بما  
فعلت فاستعدل من بین فی جنت بعدی فلیس فی الہوی و اہل النجا  
یہوی و سہل النما یرضی ابیات

بہم معنا و ہم اطعنا گوی *	باش در حکم صولجانش گوی
کہ بازی شوی دریں رہ مرد	برد حق بہا بش و در مگرد *
تو کنی اندرین میاں بارے	نہ بوسے لیک نیست در کارے
گر گریزی از و گریز با و *	آن اوئی نکن ستیزہ با و
خواجہ آزادگی مباحش ہمیں	قدرش را بچشم خویشتن بین
بر رویل و رود خانہ ساز	جان و اسباب خویشتن در باز

۱۰  
شاید  
چون

چند پرسی کہ بندگی چہ بود	بندگی جز فکندگی نبود
آنکہ دلہائے آشنا داند	دل ز خوردن چہ جابہ لانا

نکرم

تکلمہ در بیان خوف و ریاضت حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ  
 العزیز بن شدیدہ ام اذا قشعر جلد العبد من خشية الله انخطت ذنوبہ  
 کما انخط عن الشجر الیابستہ و رقہا قال اللہ عز وجل یا موسیٰ تخاف من  
 غیری قال نعم اخاف ممن لا یخاف منک قال رجل یا رسول اللہ اھو من  
 وقت الذنب قال اھو یخاف اذا نبت اذ قال نعم خوفہ یدل علی ایمانہ  
 سُئل شاہ الکرمانی ما ثواب الخوف قال ان یخاف المحسنہ قیل الذین املیر  
 خوف الخوف بعد الذین یسبون قال رجل لعارفت انی اخاف من فلان  
 قال لا تخفہ فان قلت من یخاف بید یروجہ قال جبرئیل میکائیل الخ  
 اعجب من ہوان اللہ تعالیٰ خلق الخلق وصورہم و اعطاہم النعم وھو یصی  
 بہ اعجالہم لم ینقص من ملکہ فلم یعاقبہم قال میکائیل کما قال جبریل علیہا السلام  
 و از حضرت سلطان المشائخ سوال کردند کہ مرجیان و ناجیان کد ام  
 اند فرمود ناجی آنرا گویند کہ ہم از جانشین گویند انگاہ فرمود مرجی برو و نوع  
 است مرجی خالص و غیر آن مرجی خالص آنست کہ ہمہ از رحمت گوید  
 تکلمہ در بیان ریاضت مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس السمرہ  
 العزیز بن شدیدہ ام الیاء لا یقبلہ الحق ولا یمدحہ الخلق قال الفضیل کالغیا  
 اقبلنا براؤون الناس بما علی فصاروا لیسوا ویراؤون الناس بما لم یعلو  
 قال الجعفی من خالط الناس دارہم و من دارہم رایا ہم در مجلس حضرت  
 سلطان المشائخ ذکر یکے افتاد کہ در ایام سابقہ در مسجد جامع دایم شب  
 بیدار می بود و ہمہ شب قیام میکرد با مید شغل شیخ الاسلامی دریں میان حکا  
 فرمود کہ بقا مے مدت بنیست سال صائم می بود و پچس را بر حال او اطلاع  
 نبود مے تا غایت اہل اورا معلوم نبود کہ او صائم مے باشد اگر در خانہ

نکرم

مے بودی چنان نمود سکے مگر در دوکان چیزے خوردہ است و اگر در دوکان  
 بودے چنان نمودے مگر در خانہ چیزے خوردہ باشند مکملہ در بیان توکل  
 حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیزے فرمود کہ اعتقاد بر  
 حق باید کرد و نظر بیکس نباید گذاشت بعد ازاں بلفظ مبارک راند کہ ایمان  
 کسے تمام نشود تا ہمہ خلق در نزدیکی پہنچن لشک شتر ننماید بعدہ گفت کہ  
 ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ در سفر حج رفتہ بود در اثنائے راہ ادرابا  
 کوہ کے ملاقات شد ابراہیم گفت اے کوہ کجا میروی گفت بکعبہ  
 ابراہیم گفت زاد و ماہلہ تو کوہ کوہ کی گفت اے ابراہیم خداے تعالیٰ بے  
 اسباب بندہ را بدارد نے تو اند کہ ماہلے زاد و را حلقہ بکعبہ رساند فی الجملہ  
 چون ابراہیم خواص بکعبہ رسید اُن کوہ کی را دید کہ پیش ازوے در کعبہ  
 رسیدہ است و طواف مے کن چوں نظر کوہ کی بر ابراہیم افتاد گفت  
 اے ضعیف یقین تو بہ کردی از انچہ مرا گفتی دریں میاں فرمود کہ وقتے نہاشی  
 بخدست خواجہ باز پید آمد و ازاں فعل تو بہ کرد خواجہ ازو پرسید کہ تو چند  
 مردہ را کفن کشیدی او گفت ہزار کس را باز پرسید از انچہ چند کس را  
 رو بقبلہ بود و چندیں کس را رو از قبلہ گردانیدہ گفت دو کس روے بقبلہ  
 یافتہ و دیگر از روے از قبلہ گردانیدہ حاضران از خواجہ پرسیدند کہ سبب  
 توجہ دو کس بقبلہ و چندیں کس را روے محول از قبلہ چہ باشد فرمود اُن  
 دو کس را اعتماد بر حق بود و دیگران را نہ بعدہ فرمود مشائخ رزق را  
 چہا ر قسم کردہ اند یکے رزق مضمون و رزق مقسوم و رزق مخلوک و رزق  
 موجود و رزق مضمون آنست کہ انچہ بدو رسد از طعام و شراب و انچہ ادرابا  
 کفایت است آنرا رزق مضمون گویند یعنی خداے تعالیٰ ضامن آنست  
 و ما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها یعنی اگر دندہ بر زمین مگر بر  
 اللہ تعالیٰ است رزق اُن گردندہ و رزق مقسوم آنست کہ اول قیمت

شدہ است در لوح محفوظ ثبت ہے ہمیت ز دنیا رزق ما غم خوردن  
 آمد پناہ خود را از رزق معلوم و رزق مملوک آنست کہ ذخیرہ او باشد  
 از درم و دینار و اسباب دیگر و رزق موعود آنست کہ حق تعالی وعہ کرد  
 است و من یتق الله يجعل له من حیث لا یحسب یعنی  
 و کسی کہ ترس از خدا بگرداند برائے او خیرے و رزق دہد اور از جانبیکہ نمیدان  
 بعد از ازل فرمود توکل در رزق مضمون است نہ در رزقہائے دیگر زیرا کہ انچہ  
 مقصود ہے در آن توکل نیست و نہ آید و انچہ مملوک ہے در توکل نیست و  
 نہ آید و انچہ موعود ہے بالقطع خواہد رسید بعد فرمود توکل سہ مرتبہ دارد  
 مرتبہ اول آنست کہ یکے بہمت دعوی وکیل گرفتہ کہ ہم عالم است آن وکیل  
 ہم دوست موکل پس آن موکل ہمین باشد کہ وکیلے دارم کہ ہم در کار جواب  
 داناںست دوست من است در نیصورت ہم توکل باشد ہم سوال چنانکہ گاہ  
 گاہ وکیل را ہم گوید کہ در دعوی جواب چنیں گوئی کہ آن ہمراہ آخر سانی مرتبہ  
 دوم توکل آنست کہ طفلے باشد شیر خواہ مادر او را شیر میداد و را ہم ہمیں توکل  
 باشد و سوال نہ باشد طفل نگوید کہ مرا شیر دہہ اورا در دل وثیقہ باشد بر شفقت  
 مادر مرتبہ سیم توکل آنست کہ مردہ باشد در دست غشال آن مردہ را بیج  
 تصرف و حرکتے نیست ہرگونہ کہ غشال خواہد میگرددانہ وے شوید و این ترقی  
 بلند و اعلیٰ است نکلت در بیان حلم و عفو و غضب و حیا حضرت  
 سلطان المشائخ قدس اللہ تعالی سرہ الغیزے فرمود کہ میان  
 صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 مشہور بود تا تجاشی با او چیزے گفت ابو عبیدہ طعنہ کرد ابو بکر گفت اے  
 خواجہ از چندان عیب ہا کہ در من است ترا سہل چیزے روشن شدہ  
 است بعد از ازل فرمود امام عاصم کہ صاحب قرأت است دقتے جانب  
 صحراے رفتہ بود سیفیبہ با او سفاہت کردن گرفت و نامنہاے گفت

امام عاصم بیچ گفت تا انگاہ کہ نزدیک شہر رسید آں سفینہ بچنان میگفت  
قرین آں سفاہت مردماں رسیدند عاصم روئے سوئے او کرد و گفت  
بتاید کہ درینجا بدگوئی زیر اچہ مراد و ستان و آشنایاں بسیار اندبہ بدگفتن  
تر از کتبہ رسانند و بخط مبارک حضرت سلطان المشایخ بنشتہ دیدہ ام  
العلم عینہ والحکم زینتہ و لہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم عنی اہل  
قرنی باحلم او علیہ ضعیف قال یا کریم انی اتیت الیک وان عاقبتنا فحن  
اہل العقوبۃ وان عفوہ عتافان اہل عفوہ قال قد عفوہ عنک و فی  
روایہ کما قال یوسف لا خوفہ لا تثریت علیکم الیوم یغفر اللہ لکم و ھو  
ارحم الراحمین قال حکیم اذا غضبت فانظر الی السماء ثم الی الارض ثم  
الی خالقہا زال عنک الغضب عملان الحکیم کما ادر صلوات اللہ علیہ  
یکون نبیا قال لا نسب من بنیک لکن جعل ذلک فرضا لیوم الجزاء قال علیہ  
السلام وایزۃ الحیاء الامن دار حیضہ او زینت الحیاء علی ضربین حیاء  
الرب من الکرم و حیاء السائل من النذر و سے فرمود العفو خیر من الکلم یعنی  
اگر عفو نکنی خوشم فروخوردیم آں باشد کہ در دل حقہ بند دو کینہ دریں محل فرو  
در عرصہ قیامت حق تعالی فرماں دہد کہ اکنید کہ ہر کہ بر ما حقے دارد بیاید حق  
خود بستاند جملہ انبیاء سر فرو اندازند و کسے را مجال آں نباشد کہ دعوی کند  
کہ من حقے دارم بعدہ نداء ید کہ کجا اند آں قوم کہ عفو کردند از زیر دستاں  
و نیز در حدیث است کہ از بندہ ہر روز ہفتاد گناہ عفو کند بعدہ اگر گناہ  
کند او بکند کم کسے است کہ ہفتاد گناہ عفو کند بخط مبارک حضرت  
سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز بنشتہ دیدہ ام قال علیہ  
السلام لا تنظر بوا اماء کہ علی کبیر انکم فان لہا  
احب الا کاجب الکم حکایت مردے را در جماعت خانہ حضرت  
سلطان المشایخ با کار و گرفتند و اللہ اعلم

ازاں حال حضرت سلطان المشایخ خبر یافت نگذاشت کہ کسے اور الے  
 وایڈائے رساند بعدہ او را پیش خود طلبید و فرمود کہ تو عہد کن کہ بعد از من کسے را  
 ایڈائے نہ سانم چوں او عہد کرد او را خراجے فرمود کہ دہن بعدہ در باب خصوصیت حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ جفا را تحمل کند بہتر از آنکہ تحمل کرد مکافات یا بعدہ  
 ایں بیت بر زبان مبارک راند ہر کہ مارا رنجہ دارد و راحش بسیار یاد و آنکہ  
 مارا خوار دارد و رادیز و او را یاد ہر کہ او خارسے نہد و راہ من از دشمنی ہر گلے کز  
 باغ عمرش بشکافد بجا یاد و انگاہ فرمود آنکہ کیے و میان راہ خار نہد تو ہم خار  
 نہی ایں خار خار باشد در ثنائے ایں کلمات فرمود میان مردمان بچین ایں  
 اما میان درویشان چنیں است کہ درویشان بانغراں نغزند و بابدان ہم نغزند و کاتب  
 حروف از والد خود و والدہ از حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہما العزیز  
 ایں رباعی در معنی سماع وارد رباعی گیرم کہ نماز ماے بسیار کنی و روز روزہ  
 و ہر بشمار کنی و تادل نکنی ز غصہ و کینہ تہی و صد من گل بر سر یک خاک کنی و دے  
 فرمود کہ آدمی را نفس است و قلب ہر گاہ کہ کسے بنفس پیش آید اینکس باید کہ بقلب  
 پیش آید یعنی در نفس ہمہ خصوصیت و ہمہ فتنہ و غوغاست و در قلب ہمہ سکونت  
 و ملاحظت و ریاضت پس چوں بنفس پیش آید و ایں کس بقلب پیش آید نفس را  
 مغلوب شود و اگر کسے در مقابلہ نفس بنفس پیش آید خصوصیت و فتنہ زاید انگاہ  
 و فضیلت تحمل و حلم ایں بیت بر زبان مبارک راند ہمیت زیر بادے چو کاہے  
 گر تلزی و اگر کوہی بکاہے مے نیز زی و یکے از حاضران تقریر کرد کہ بعضے  
 شمار بر سر منبر و بعضے در موضع دیگر بدے گوید و مانے تو انیم شنید حضرت  
 سلطان المشایخ فرمود کہ من آں از ہمہ عفو کردم چہ جاے آنست کہ کسے  
 بعداوت مردم مشغول شود و ہر کہ مراد گفت از عفو کردم اکنون باید کہ شما عفو  
 کنید و ایں نوع مذاکرہ دیگر بار مکنید بعد ازاں فرمود چو کہ ساکن اند پست بود  
 بیہوشستہ مراد گفتے و بدخواستے بد گفتن اندک است اما بدخواستن ازاں بدتر است

الغرض چون او بعد از سیوم بر سر گور او فرمود دعا که خیر کردم خداوند ابراهیم  
 این شخص در حق من بدگفت و بداندیشیدن از عفو کردم تو نیز بکرم خویش  
 بیا مرزی همدیگر یعنی فرمود اگر میان دو کس از اسب باشد سیل آنست که اسب  
 از طرف خود درو نه خود صاف کند چون این کس درو نه خود از عداوت پاک  
 کند البته از جانب او هم از اسب کم شود یعنی فرمود مردم از این بدگفتها چه رنجید  
 گفته اند که صوفی آنست که مال او سیل است و خون او مباح است چون پنج نین  
 است از بدگفتن چه پاک است چرا خصومت میباشد کرد بعد از آن فرمود که  
 وقتی از این پریشان گویا آمدند و ناگفتنی با بسیار گفتند من هیچ جواب ندادم  
 آنگاه گفت این احتمال شما بعد فرمود معامله خلق بر خلق ستم است قسم  
 اول آنست که از این کس بدیگری نه منفعت برسد و نه مضرت حکم اینکس  
 حکم جماد باشد قسم دوم از این بهتر که بدیگری منفعت برسد نه مضرت قسم سوم  
 از هر دو خوشتر است که اینکس بدیگری منفعت رسد و اگر او را مضرت رسانند  
 او مکافات نکند و تحمل کند و علم و زرد و این کار صدیقانست بعد فرمود  
 بادشاه بود که او تارانی گفتند که مگر او را بغوغا گشتند و این تارانی را  
 باشیخ سیف الدین باخرزی عظیم محبت بود بعد از آن که بجای او  
 دیگر را بادشاه کردند پیش آن بادشاه که بجای او نشست ساعتی مقرب شد  
 و این ساعتی باشیخ سیف الدین باخرزی رحمه الله علیه خصومت داشت  
 مگر این ساعتی پیش او محل سخن یافت با آن بادشاه گفت که اگر تو خواهی که  
 این ملک ترا مقرر باشد پس شیخ سیف الدین را از میان بردار که تیر  
 و تحویل ملک از او شود بادشاه چون این سخن بشنید بهما ساعتی را گفت  
 که هم تو بر و هر گونه که تو دانی شیخ را بیا مگر این ساعتی برفت و شیخ را به ادا نه پیش  
 بادشاه برد شاید دستار در گردن کرده یا استحقاق دیگر الغرض چون شیخ در  
 آمدیم که نظر بادشاه بر شیخ افتاد تا او را چه نمودند در حال او از تحت فرود

آمد معذرت دست برپایے شیخ نہاد و بوسید و خدمتے دیگر پیش آور دو  
 عذر خواست کہ من ہمچنین نگفتہ بودم فی الجملہ شیخ در خانہ آمد دوم روزاں پاوشاہ  
 ساعی را دست چپاے بستہ بخدمت شیخ دستار و گفت کہ من حکم کردہ ام  
 کہ این ساعی کشتنی است اکنون بر شما فرستادہ ام ہر نوے کہ بایندہ اورا بکشند  
 شیخ بجز و یکہ ساعی را دید دست و پاے از بند باز کرد و جانبہ خود پوشانید  
 و گفت امر و زور برابر من در تانکہ پیا آں روز و شنبہ بود و وعدہ تذکیر شیخ و مسجد  
 درآمد و ساعی را برابر خود آورد آن گاہ بالاے منبر برآمد و این بیت می گفت  
 بیت آنہا کہ بجای ما بدی ہا کردند ہر گز دست رس بجز تلوی نغمہ بعدہ  
 فرمود ہر فعل کہ از بندہ در وجودے آید از خیر و شر خالق آں خداوند است  
 جل و علی انچہ میرسد از انجا میرسد از کسے چہ باید بخند ملائم انہی حکایت فرمود  
 کہ خواجہ ابو سعید را بواخیہ در راہے میرفت سفینے از عقب درآمد و دست  
 بر قفای او فرو آورد و شیخ ہر پس کرد و جانب او دید آں سفینہ گفت در  
 چہ مے بینی نہ شمامے گوید کہ ہر چہ واخیہ مارا مے رسد از انجا است شیخ فرمود  
 ہمچنین است ولیکن مے بینم کہ کدام بدبخت را نامز و این کار کردہ اند تکتہ  
 در بیان صحبت حضرت سلطان المشائخ قدس الدسرہ العزیز  
 مے فرمود کہ محل صحبت اینست کہ مردم چوں با کسے صاحب شود  
 کہ آنکس چہ قرار اثر آر دویں باب حکایت فرمود کہ شیخ الاسلام  
 بہاؤ الدین از کربا قدس الدسرہ العزیز در سفر بود در بیابانے درویشے  
 را دریافت ازو پرسید کہ مردم شخصے را دریابد کہ زنی صلحا دار و مثلاً  
 مخلوق و سجاوہ بردوش نہ و شعار صلاحیت در تن او تحقیق  
 شیطان بودہ باشد بکدام چیز تو اں دانست حقیقت حال او گفت  
 آرسے در باطن خود سیرے باید کردن کہ بعد از ملاقات او در باطن خود چہ  
 حال یابد ہماں چیز از حقیقت حال او حاکی است بعدہ این بر زبان مبارک

تکلم



خود را ندبیت باہر کہ نشستی و نشد شد دولت و عزت تو زمین رحمت آب و گلست و با او نشی جان عزیزم ز بہار و بہار کہ کند جان عزیزان کجاست  
 و سے فرمود اخوت دوست و اخوت نسبت و اخوت دین اخوت میں قوی ترست زیرا کہ اگر دو برادر باشند یکے کا فرویکے مسلمان میراث برادر بمومن  
 را رسد پس دریں اخوت ضعیف باشد اما اخوت دین قویست زیرا کہ چون دو  
 کہ میان دو برادر دینی باشد در دنیا و آخرت برقرار ماند دریں میاں ای کمال بیت  
 خوانند الاخلاء یومئذین بعضہم لبعض حل والا المتقین یعنی دوست  
 امروز بعضے از ایشان دشمن اندم بعض را مگر پرہیز گاراں و خدا ترساں  
 بایا رانے کہ دوستی است از پے رستنی از برائے جاں بعدہ فرمود صحبت  
 صلی را اثر سے تمام است بعدہ ایں حکایت فرمودند کہ چون خلافت باہر مومنین  
 حضرت عمر بن الخطاب رسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور با بادشاہ عراق مصفا  
 شد بادشاہ عراق گرفتار گشت اور پیش آوردند حضرت امیر المومنین عہد فرمود  
 اَمَّا الْاِسْلَامُ اَمَّا السَّيْفُ یعنی اسلام قبول کن و الا ترا بگشتم حضرت عمر فرمود  
 تا تیغ بیاورد و دستیاں را بخواند نداین بادشاہ عظیم کہیں بود چون تال  
 معاینہ کر دروے سوے حضرت عمر کرد و گفت من آتشہ ام بگو تا مرا  
 آب دہند انگاہ حضرت عمر بکسے فرمود تا آب بیارند در آوند شیشہ کردہ  
 آوردند بخورد حضرت عمر فرمود خیر بادشاہ بودہ است در آوند ز آب آرد  
 آوردند بخورد حضرت عمر فرمود در آوند گلیں کردہ بیارند در کوزه گلیں  
 آب بدو دادند اوروے سوے حضرت عمر کرد و گفت کہ من  
 تشنہ ام بگو تا مرا آب دہند انگاہ حضرت عمر فرمود آب دہند  
 چون آب پیش آوردند او گفت با من عہد کن تا ایں آب  
 نخورم مرا نکشد حضرت عمر فرمود من عہد کردم  
 تا تو ایں آب نخوری ترا نکشتم آں بادشاہ کونہ بر زمین زدہ و بشکستہ

و آب بر سخت انگاہ حضرت عمر گفت کہ من این آب نخوردم کہ تو عهد کردہ کنوں  
 مرا امان شد حضرت عمر رضی اللہ عنہ از کیا است او متعجب شد و فرمود اماں  
 و ادم بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکر کرد و صحبت او یاری فرمود کہ یں  
 یار و رعایت صلاحیت بود و بہ دیانت مشہور چون بادشاہ عراق دزخان کن  
 یار شد چند گاہ برآمد صلاح صحبت او اثر کرد پیغام بر امیر المومنین فرستاد  
 کہ مرا پیش خود بطلب تا ایمان آرم حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیش خود طلبید  
 و اسلام عرض کرد او مسلمان شد الحمد للہ چون اسلام آورد حضرت عمر فرمود  
 کنوں مملکت عراق بتو میدہم بادشاہ گفت مرا ملک عراق کار نمی آید یک  
 دیہہ از عراق بدہ کہ وجہ معاش من باشد و کفاف شود حضرت عمر قبول  
 کرد کہ بدہم آن بادشاہ گفت مراد یہی خراب مے باید داد تا من آباداں کنم  
 عمر کساں در ولایت عراق فرستاد پنج دیہہ خراب نیافتن حضرت عمر رضی  
 اللہ عنہ بادشاہ را این حال گفت کہ در عراق نہج دیہہ خراب نیست  
 بادشاہ گفت مقصود ازین حرف آنست کہ من عراق آباداں بتو تسلیم  
 نمودم اگر کنوں موضع خراب شود عهدہ جواب او فرداے قیامت تو باشی  
 حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ تعالیٰ سرہ الغریز چشم پرآب کرد  
 و بگریست و بر کیا است و دیانت بادشاہ عراق استحسان بسیار فرمود و مے  
 فرمود چون با سلطان قطب الدین ملاقات شد این حدیث با او گفتم  
 پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است ما من صاحب یصحب صلاحیۃ  
 و اوساعۃ من لیل و نهار الا یرسل اللہ عن صاحبہ هل ادیت فیہا  
 حق اللہ ام لا فرم از من و تو براسے این صحبت خواہند پرسید کہ بچہ نیت  
 بود و حقوق صحبت چگونه رعایت یافت و مے فرمود شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ  
 فرمودہ است وجدت ربی فی سلاک المدینۃ یعنی حق را در کوچہ پاک  
 مدینہ یافتہم پرسیدند چگونه یافتی گفت روزی در بازار مدینہ میرفتم شکستگانی

دیدم از غایت شکستگی که صفت نتوان کرد برایشان رحم آموخاستم که بایشان با  
و موافقت بگیرم در صحبت ایشان بودم بنده اشتم که خدا با شکستگان است  
حق تعالی می فرماید اعدا المتکسرة قلوبهم یعنی که من نزدیک دل شکستگان  
خواهم حکیم شامی گوید

آنکه خود را شکسته دل بیند مردم از زیر کاں درم نشود مهر جاہل چونہ گردان است تو توئی و منم نزدیک است با خودی ہر دو دیووش باشم دوستی تا فگندہ اورا باش دوستاں گنج خانہ وادارند باید آں حکمت از علے امومت تا نباشی حریف بخیرداں پیچ صحبت مباد باعامت برکتہ تہاروی کتہ عادت جفت باشی خدا سے بدہیار گرد تو مید گرد با تفسرید ہیدے از تو اندر آویزد این زماں دوستاں بہ اینساں من بعالم دروں نے داغم	اوست شایستہ خدا سے کریم مہر گر عقل بود کم نشود مہر گر عقل بود مہر کنت تو چہاں من چہاں سر جنگ بے من و تو من و تو خوش باشم یا مکن یا چو کردی اورا باش رنج بردار و گنجج بردارند دوست ناداں بود بہاید سخت کہ نلو کار بدشو و زبداں کہ چو خو و مختصر کند نامت ہمچو خورشید شب کند غارت فرد باشی خدا سے باش یا چکنی صحتی کہ این تقلید پس بیاری کہ اذ تو بگریزد ہمہ ازیم جاں ہر اسان اند دوستی زان ہمیشہ میر غم
---	---

نکستہ در بیان محاسن اخلاق حضرت سلطان المشائخ فرمود قدس سرہ  
سرہ العزیز حسن الخلق ان لا یتاثر القلب بخفاء الخلق بمطالعة فعل الحق  
یعنی خلق نیکو آنست کہ متاثر نشود دل بجفای خلق بدین فعل حق میفرمود

خواجہ حسن بصری از امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ روایت میکند کہ  
حسن الخلق ثلاث احسن الحلال والتوسع علی العباد و میفرمود حضرت محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حضرت امام حسین را برکتف کردہ  
طریق اشترک و از کتباں و صحن خانہ مے گشت حضرت امیر المومنین علی رضی  
اللہ عنہ معاینہ کرد گفت زہے حسن خلق و بریشاں گفت نعم الجمل لہما یعنی  
نیک شتر است برائے امام حسن و امام حسین حضرت محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم فرمود قل لہما النعم الوالکبان انما بگوامی علی حسن و حسین  
انیکو سوار ایند شما ہر دو و میفرمود شیخ ابو سعید ابو النخیر رحمۃ اللہ علیہ  
یو علی سینتا با ہمدیگر ملاقات کردند و از یکدیگر جدا شدند یو علی صوفی را  
کہ ملازم شیخ بودند بدراہ کرد کہ چون از خدمت شیخ برگردم انچہ شیخ در حق من  
بگوید بر من بگوئی چون یو علی باز نشست شیخ ابو سعید بیچ ذکر او بر زبان  
نرا ندہ بہ نیکی و نہ بہ بدی آں صوفی یک روز از شیخ پرسید کہ یو علی  
سینتا چگونہ مردے است شیخ فرمود حکیم است و طیب است و علم بسیار دارد  
اما مکارم اخلاق ندارد و صوفی صورت حال بر یو علی بنشت یو علی بخدیت  
شیخ چہیزے دقلم آورد و انیمینی بنشت کہ من چندیں کتاب در مکارم اخلاق  
بنشتہ ام و شیخ و رہاب من میگویند کہ او مکارم اخلاق ندارد شیخ تبسم کرد  
و فرمود من نگفتہ ام کہ یو علی مکارم اخلاق نمیداند اما نگفتہ ام کہ مکارم  
اخلاق ندارد و نکته در بیان قبول نتوج و رد آں حضرت سلطان المشائخ  
قدس السرہ العزیزے فرمود بعضے مشائخ سیم قبول نے کنند در ستان فرج  
کردن آں شرایط بسیار است و آں اینست کہ آں ستانندہ مے باید کہ  
ہر چہ مے ستانند بحق ستانند و زمینیں فرمودیکے سیم پیش یکے مے آرد  
مثلاً آں ستانندہ را علوی مے بیند یا گیسو کردہ ہاں اتحقاد مے آرد کہ آں  
فرزند رسول است علیہ السلام و آں ستانندہ علوی نباشد پس ہر چہ ستانند

حرام ہونے کا یہ تھا کہ وہ بڑیاں و نہ بانڈیشہ کہ برہمن چیرے برہمنوں کو دیکھ کر  
 میاں حکایت فرمود کہ وقتے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر بن الخطاب  
 چیرے میں تھے حضرت عمرؓ گفت یا رسول اللہ میں چیرے دارم اس بدیکرے  
 بدہ باہل اہل آن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ تیرا چیرے بدہ بدہ غیر  
 خواستہ بخور و صدقہ کن و میفرمود شیخ ابو سعید تبریزی پیر شیخ جلال الدین  
 تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز از کسے چیرے فتوح ٹکرتے بدیں سبب بیشتر  
 حال اور او یا راں اور افاقہ ہو دے بعد دوم فاقہ بخوریزہ و ہندوانہ افطار  
 کردی ازیں معنی بادشاہ عہد راروشن شد فتوحے بخد مت شیخ فرستاد شیخ  
 آنرا ذکر و بعدہ آں بادشاہ حاجی کہ فتوح برورہ ہو گفت کہ آں سیم برورہ  
 بخادم شیخ تسلیم کن چنانکہ شیخ را معلوم باشد تا خادم از اں وجہ ترتیب طعام  
 کند خادم بوقت افطار ترتیب طعام کرد چوں شیخ ازیں طعام بوقت افطار  
 تناول کرد آں شب شیخ بیچ حلاوت عیادت نیافت خادم را طلبید و پرسید  
 کہ افطار شبانہ از کد ام و وجہ بود خادم مخفی داشتن توانست صورت حال  
 باز گفت شیخ فرمود آں حاجب کہ سیم آورده بود قدم او کجا ہا رسیدہ  
 از انجا گل بکاوند و بیروں اندازند بعدہ آں خادم را از پیش خود دور  
 کرد خواجہ ثنائی گوید بیت میوہ ایں و آں چو در خان میوہ دار بہ دست  
 در کرد درخت خویش دار بہ نکتہ در بیان ہمت حضرت سلطان  
 المشایخ مے فرمود ان اللہ یحب معالی الامور و یبغض سفافہا یعنی  
 کہ بدستی کہ اللہ تعالیٰ دوست میدارد برتریں کار ہا را و دشمن میدارد پست  
 ترین کار ہا را آدمی در انسانیت عالی ہمت میباید تا مرد مرتبہ مردی  
 رسد و عالم در بدایت علم عالی ہمت مے باید تا بدرجہ حکمت رسد و حقیقت ہمت  
 آں ہست کہ ہر ایک رجو را کہ تعالیٰ در حق فعل او خاصیت دہلتیے دادہ ہست تا مستعد  
 باشد قبول حق خود را و حسب اہلیت ہر حق را از حقوق اواح غایب تا بطل غایت نرسد

سعادت نیاید پس چون حق تعالیٰ خواہد کہ آدمی بغایت منصب خود برسد  
استغفار و طلب او مدد کند تا با ثبوت این مدد حرکت کند در طلب غایت خوش  
از آن اثر مددے چون از حضرت عزت امر بروے صادر شود توفیق خوانند  
و چون در طلب قرار کرد ہمت گویند و ہمت جز راہ سعادت نیست اگر کسی  
طالب باشد در عالم دنیا بغایت ولایت برسد و کمال ما بر در حشمت کہ  
نعمت و مال بسیار حاصل کند اورا حلیص خوانند نہ صاحب ہمت حقیقت  
اہل علم و صحابہ عہد راست کہ در حقیقت علم و درایہ عمل خویش نہایت ہمت  
طالب الی بروج مطلوبے از ایزد تعالیٰ عزیز تر نیست پس طالبان جمال و عالمان  
وجود از عالی نفسان مطلق اند و ایشان انبیا اند و بعد از ایشان اولیا اند بعدہ  
فرمود ہمت مختلف است بزرگے بود اورا پسرے بود و یک غلام و غلام  
ارشادے تمام بود آن بزرگ ہر دو نفر را بنشان اول از پسر و رسید کہ ہمت  
تو در چیست او گفت ہمت من در آن است کہ مرا حساب باشد و بندگا  
نیک بعدہ از غلام پرسید کہ ہمت تو در چیست غلام گفت ہمت من در  
آنست کہ ہر چند بردہ کہ مرا باشد ازاد کنم و ازادان را بندہ سازم انگاہ فرمود  
کہ مردم را ہمہ انواع است یکے را ہمت در آن باشد کہ دنیا طلبد و یکے را ہمت  
در آنست کہ دنیا گردا و نگر دد در آن ہر دو قسم آن بہتر کہ اگر ہر چہ برسد مر حبا و اگر  
نزد صبر و برد و محال خوش باشد آنکہ منے گوید کہ مرا منے باید کہ دنیا باشد  
این نا بائیت ہم بائیت اوست مے باید کہ برخو است حق خوش باشد  
دریں اثنا عزیزے از فرزندان مشایخ بخدمت حضرت سلطان المشایخ  
ذکر کرد کہ فلاں ہمت بلند دارد و مبلغ دیست تنکہ فقرہ پیش من آورد در  
دو سہ مجلس این ذکر ہم بدیں عبارت کرد حضرت سلطان المشایخ  
را در باطن این سخن گراں نمود و بیغنی حکایت فرمود کہ ملکہ بود پس  
معظم و اینارے داشت بعد ہر چند روز دعوتے کردے جمیع علما و مشایخ

و درویشاں را بطلبید سے و طعام ہائے مکلف کو ناگوں خورانی سے پیش  
 ہر یکے مبلغا و تنگہ مارکہ بستہ بیاوردے چنانچہ درہم سفتہ و دستہ بارجمیعت  
 دادے روزے حرم آں ملک بخت ملک گفت کہ تمامی مشایخ و علما سے  
 شہر راضیافت مے کنی و درویشاں از انواع خدمت مے کنی ولیکن یک  
 درویشے است کہ سالہا گذشتہ و او در جوار شہا ساکن است اورا کہتے نھے  
 طلبی و او بفقر و فاقہ قانع مے باشد و روزگار خود ہمیشہ در غربت مے گذرانے  
 اورایا دئے کنی این معنی کجا روا باشد آں ملک گفت راست میگوئی مرا غفلت  
 افتاد بعد ازین بطلم چوں بریں سبب جمیعت کرد آں درویش را نیز  
 طلبید و درویش گفت آیں ضعیف را معذور دارید من جانے نمیوم  
 آں ملک گفت من خانہ خود بشما بخشیدم آں درویش گفت این ضعیف  
 را خانہ بے مطاع و زرو فقرہ بکار نمی آید آں ملک گفت خانہ و مطاع  
 و زرو فقرہ آنچه در آں خانہ است بتمام بشما بخشیدم آں درویش گفت  
 کہ در تملیک قبض شرط است آں ملک گفت خانہ با جمیع املاک و اسباب  
 و قبض خود آرید آں درویش در آن خانہ رفت و اسباب و املاک بخشیدہ را در  
 قبض خود آورد ملک و حرم محترم او مجبور از آں خانہ برفت و گفت ہرچہ جز  
 آں محترمہ ہست در ملک آں درویش است درویش دید کہ حرم  
 آں ملک مجبور از خانہ بروں آمد آں درویش برخاست و گفت کہ این  
 خانہ با جملگی اسباب و متاع و زرو فقرہ و جز آں کہ بمن بخشیدہ اند من بدین  
 حرم بخشیدم این سخن بگفت و از آں خانہ بروں آمد باز در کلبہ درویشی  
 درآمد و قرار گرفت بعدہ حضرت سلطان المشایخ روئے سوئے  
 آں عزیز کرد و گفت کہ درویش را بہت بلند مے باید چنانکہ در کونین  
 نظر کند تکتہ در بیان عدل و ظلم حضرت سلطان المشایخ میفرمود  
 قدس المدبر الغریز کہ معاملہ حق کہ با خلق بود و دو قسم است عدل

است یا فضل بہت اما معاملہ خلق با ہم دیگر عدل و فضل و ظلم اگر خلق با ہم دیگر  
 ظلم کند حق تعالیٰ بایستادن عدل کند بہر کہ خدا سے با او عدل کند او بعد از  
 ما خود کرد اگرچہ پیغمبر وقت باشد بریں حرف سوال کردند کہ بچنین گویند کہ  
 رسول علیہ السلام فرمودہ است کہ اگر خدا سے قیامت خدا تعالیٰ مراد بر او  
 عیسے را علیہ السلام در دوزخ دارد عدل کرده باشد فرمود آری ہمہ عالم  
 در ملک اوست آنکہ در ملک خود تصرف کند ظالم نباشد ظالم آں باشد کہ  
 در ملک خیرے تصرف کردہ باشد بعد از اں فرمود در مذہب شعری پہچان  
 کہ روا باشد کہ حق تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام را در دوزخ برد و جاوداں بداد  
 و کافریں را در بہشت برد و جاوداں بداد بر حکم این معنی کہ در ملک خود تصرف  
 میکند زیرا کہ حق تعالیٰ در قرآن فرمودہ است وانا برابر اداں نیست و بینا  
 برابرنا بینا نیست بچنین چند مثل فرمودہ است اکنون این سخن واجب باشد  
 کہ مومن را در دوزخ برد و لیکن جاوداں نذر دوزخ کہ او حکیم است کار بر اقتضا  
 حکمت مے کند چنانچہ باشد بہر چگونہ کہ بہت صرف میکند اما اگر بداد از حکمت  
 نباشد بعد ازین فرمود اگر مومن نے بے توبہ باز دنیا برد اینچہ احتمال ہے چیز وار  
 روا باشد کہ خدا سے تعالیٰ بہرکت ایمان اورا بیمار زد و اگر خواہد در دوزخ برد  
 بمقتدار گناہ اورا عذاب کند بعدہ بہشت برد اما جاوداں بداد و نکتہ  
 در بیاں روح و نفس حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ  
 سرہ العزیز مے فرمود کہ روح را بیست و صورتے نیست فاما چون  
 حق تعالیٰ خواہد کہ بندہ را بنماید و مکاشف روح گرداند این تمثیل  
 بر آں بندہ بنماید روح انسان عجایبہ است عظیم آدم از روح یافت  
 این تعلیم جان پاکاں خزینہ فلک است چشم نیکان انشیمین ملک است  
 و مے فرمود کہ کسے گفتہ است در مبداءے حال جملہ ارواح یکے بودہ است  
 بعد از اشخاص متعدد شدہ است و مے فرمود نفس را نیز مردے



بر صورت و ہیئت خود مصلی در خانہ خود نشسته دید متعجب شد کہ بر شکل من  
کیست کہ در خانہ من و بر مصلی من چہ می کند از و پرسید کہ تو کیستی جواب  
داد کہ من نفس تو ام باز پرسید کہ اینجا چہ کنی گفت از تو بسیار دور رنج بود  
ام گفت ترا بخوابم زد گفت زدن من اینچنین نباش زدن من خلایق  
من باشد این بگفت و ناپیدا شد

نفس میں بخوردن ارزا نیست	غذا سے جاں نخواستن بیفانیت
بس رسیع بصورت بنگر	نیست در گل کفن چوں تو دگر
چکنی پیش بدرے پڑدرد *	در چنین کنج کنج باد آورد *
کلبہ ہیمو دیوکس نرود *	کرد از عکس روئے زلا برود *
ایں بود بعد و خلق امیرا زرا	کہ اسیراں کت اسیراں را
ایں چہ حالے کہ از جہاں بین است	گفت خود عالم از جہاں نیست
کہ عمارت سرائے رنج بود *	در خرابہ مقام شکنج بود *
جائے گنجت موضع ویراں	برد او را بجائے آباداں
کشورش روز و شب فرایند	او و چہ اندر دست پایندہ
ہر چہ در حصار و مکاں دارد	پاسبان و کلوخ جاں دارد
جاں اگر گوئیش کہ سر خدا	جائے جان ہست و جاندار جاکے
اجل از دست آں بلب خداں	سر انگشت ماند در دندان *
مر کبے گوبزیراں دارد *	آخر از راہ کشتگاں دارد
جاں ما و اللہ جلالت او	بدر کس ناکشتہ حالت او
عشق در کوئے غیب حالت	صدق در راہ دیں مقالہ
روح را کردہ از جواہر نور	گوش و گردن چو گوش و گردن
ہیست بے رنج راحت دنیا	خنک آنکس کہ کردہ دور چان

نکتمہ در بیان الہام و وسوسہ در بیان خطرہ و غریت و مجرد بودن متاہل شد

حضرت سلطان المشايخ قدس الدرر الغریزے فرمود کہ میان الہام  
دوسوہ کسے فرق نتواند کرد مگر کسے کہ لفظ او از غیب باشد وے فرمود کہ خناس  
دیوہست و آں بزدل فرزند آدم باشد ہر گاہ فرزند آدم بذکر حق مشغول شود  
و سواس را دفع گرداند بعد ازاں فرمود مولانا علاؤ الدین ترمذی در نوادر  
الاصول نے آرد در زے حوّا تنہا نشستہ بود ابلیس بیامد و خناس را  
بیامرد و حوّا را گفت ایں فرزند من است ایں را پیش خود بدارے ایں  
بگفت و بر رفت چوں مہتر آدم علیہ السلام آمد از حوّا پر سید کہ ایں کیست  
گفت ایں را ابلیس آوردہ است کہ فرزند من است پیش خود بدارے  
گفت چرا قبول کردی او مار دشمن است پس آدم خناس را چہا پر کالہ کرد  
و بر چہا کوہ بنہاد ابلیس چوں ایں بشنید آواز داد یا خناس در زبان  
بہمانست اولی بیامد چوں ابلیس باز گشت آدم آمد باز خناس را دید  
از حوّا پر سید حوّا صورت حال باز گفت آدم خناس را بکشت و سوخت  
و در آب رماں کرد چوں آدم غائب شد ہا ز ابلیس آمد حوّا را پر سید کہ  
خناس چہ شد حوّا صورت حال باز گفت ابلیس باز خناس را آواز داد  
خناس پیدا شد او را حوّا سپرد چوں آدم آمد خناس را دید کہ پیش حوّا  
ایں بار آدم خناس را کشت و بریاں کرد و بخورد چوں ابلیس آمد آواز  
داد خناس از دل آدم آواز داد ابلیس گفت اکنون ہما نجا باش مقصود  
من یہیں بود وے فرمود اول خطرہ است یعنی اول چیزے کہ در دل مردم  
بگذرد بعد ازاں غریمت است کہ آں خطرہ بالفعل رساند بعد ازاں فرمود  
عوام را تا بفعل مقرون نکنند نگینہ اندام خواص را ہم در خطرہ غریمت است  
مواخذ باشند باید کہ مردم بہر حال رو بخدا آوردہ و از وجود کہ خطرہ و غریمت  
ہماں آفریدہ اوست دریں محل سوال کردند کہ مجرب بودن بہتر است یا مبتدا  
فرمود غریمت تجربہ است و خصمت تاہل و اگر کسے نتواند کہ چنان مشغول

باشد ہیچ ازاں احوال و خاطر نگذارد و بہر آئینہ جوارح ہماں اثر کند و چون نیت  
 او در گرتوں باشد در جوارح ہماں اثر پیدا آید و بخط مبارک حضرت سلطان  
 المشایخ نبشتہ دیدہ ام الخطرۃ الالہامیۃ تقیل لہا النفس والشیطان  
 طوعاً و کرہاً والقلبیۃ والروحیۃ والملکۃ لا یتغیر بعضہا عن بعض فی  
 الابد ۱۶ و الخطرۃ النفسانیۃ یصدیر علی شیئی معین ولا یسکن الا بعد  
 استیفاء المقتضی والشیطانی لا یسکن بلا مہلکہ شغل اللہ تعالی فاذا  
 یس العبد وعن العبد وعن الوسوسۃ کما فی الحدیث وایں  
 ادعیمہ ماثورہ و او را در مقبولہ در نکتہ طہارت نیز نبشتہ دیدہ ام بخط مبارک  
 حضرت سلطان المشایخ قدس السمرہ الغزیرہ قال اللہ تعالی ما  
 یتہا النفس المطمنیۃ الا یمقل عن الطبع والطبع فیہ حقیقت  
 القلب کانت نفساً فصارت قلباً کلمۃ در بیان فضیلت مکان  
 بر مکان و زمان بر زمان و حقیقت زمان و مکان حضرت سلطان  
 المشایخ مے فرمود قدس السمرہ الغزیرہ ہر روزے بعضے بقعہ از  
 بعضے بزبان حال باز پرسیدند کہ اموز بر تو ذکرے و یا ہیچ غم نا کے  
 گذشتہ اگر گوید گذشتہ آن بقعہ کہ برو گذشتہ باشد شرف کند بر آں  
 بقعہ کہ برو نگذشتہ باشد و مناسب این معنی ایں بیت بخط مبارک حضرت  
 سلطان المشایخ نبشتہ دیدہ ام ۱۷ آسمان سہ پہر پیش زینے کہ بڑ  
 یک دو کس بہر خدا یک نفسے نشینند و پچہیں زماں از زماں دیگر اختصاص  
 کند چنانکہ روز عید کہ از جملہ روزہ مخصوص است و بسیارے عام را پچہیں  
 مکانے ہم باشد کہ در و راحے تو اں یافت کہ در مکان دیگر نباشد فاما در پیش  
 چنان باشد کہ از زماں و مکان بیرون آمدہ باشند از ہیچ شادی شا  
 ماں گرد و نہ از ہیچ غمے غمگین گرد و آں کسے باشد کہ از ملک دنیا گذشتہ  
 باشد و مے فرمود در آنچہ حضرت شیوخ العالم شہاب الدین

سہم دردی قدس سرہ در حجاز میرفت در تہ درختی فرو آمد و سر بر بندہ کرد و پرسید  
 کہ حکمت چیست فرمود کہ بزرگے در تہ این درخت نشستہ بود و نظر او بدین درخت  
 افتاد و سر بر بندہ کرد و نشستہ و گفت شاید از نظر آن بزرگ مرا نصیب باشد  
 عرض میداد کہ آب حروف روزے جملہ یاران حضرت سلطان المشائخ  
 قدس المد سرہ العزیز و شہر بدعوت رفتند چون باز گشتند میاں باغ  
 ساعتی زیر درخت سایہ داشتند و در اثناے آن ایساں را ذوقی  
 پیدا شد و در سماع و رقص شدند بسطے و فرحتی حاصل گشت پچنان بخدمت  
 حضرت سلطان المشائخ رسیدند و انجمنی عرض داشتند فرمود کہ وقتے  
 صاحب دیرے در سایہ آن درخت نشستہ باشد ایں ہمہ تاثیر آست و سبب  
 انجمنی بیتے است کہ بر زبان گہر بار حضرت سلطان المشائخ گذشتہ است  
 ایں است **س** و یجنحی کل ارض سما کو نہا کا فہم فی بقاء الارض  
 امطار یعنی و میوہ میدہ ہر زمینے پوشیدگی بودن آن زمین گویا کہ ایشا  
 در مکانہ زمین باران ہاست یعنی درویشاں بظہر مبارک حضرت  
 سلطان المشائخ قدس المد سرہ العزیز نشستہ دیدہ ام الحمد للہ الذی  
 لا انا لکان ولا حین اذمانہ جمع ثنا و صفت و حمد ثابت است مرا المد را کہ  
 نیست المد را مکانے و زمانے قال اللہ تعالی و اذا مالک عبادی فانے  
 قریب ونحن اقرب الیہ من جبل الوردیل ونحن اقرب الیہ منکم ولا کن لا  
 تبصر یعنی گفتمہ است المد تعالی و قتیکہ سوال کنند ترا اے محمد بندہ ہا  
 من از جہے بودن من پس بدستی کہ من نزدیکم بایشاں و من نزدیک  
 ترم بسوے آن بندہ از شہرگ آن بندہ و من نزدیک ترم بسوے آن بندہ  
 از تمہایاں ولیکن نے بنی سید شما بہرچہ ہم ہاں **س** و عقل آنرا صحت  
 کند و خیال آنرا بگیرد و فہم آنرا در یاد ذات و صفات او ازاں منزہ  
 است و با ایں ہمہ از رگ جہاں تو بتو نزدیک تر است

واد از بینائی و دانائی چشم تو بتوزن و دیگر و از شنوائی گوش تو بتوزن و یک تراز  
 گویائی و دانائی الی آخره و قرب حقیقی قرب حق تعالی است زیرا چه صفت  
 اوست و صفت او جز حقیقت نباشد قرب حقیقی آن باشد که هیچ حال درو  
 بعد نباشد قال الله تعالی و هو معکم ایما لکنم ونحن اقرب الیه من جبل الودید  
 ما یکون من نجوی ثلثه ای معلوم یعنی حق تعالی با شماست هر جا که باشید  
 شما و من نزدیک ترم بسوے آن بنده از شه رگ نیست از صاحب راز  
 مگر حق تعالی است ظاهر آنست که حق تعالی با هم در آن موجودات موجود است  
 اما معیت او نه چون معیت اجسام است با اجسام و نه معیت او چون معیت  
 جوهر است با جوهر و نه چون معیت عرض است با عرض معیت روح با جسم معیت  
 حق است با کل کائنات نه خارج قالب است و نه داخل و نه متصل و نه منفصل  
 عوارض با اجسام جابج نیست با اینهمه هیچ ذره قالب نسانی از و خالی نیست  
 من عرف نفسه عین معنی دارد قالب در مکان و در مکانی که لایق اوست  
 فاما اخبار قال علیه السلام قال الله تعالی و عزتی و جلالی و وحدانیتی  
 و حاجته خلقی الی و علم عرش و ارتفاع مکانی الی استیجی من عبادی  
 و امتی اشیای فی اسلام ثم اعنهما و علی و ثوبان از رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم روایت کردند قال موسی علیه السلام میراب  
 اقرب انت فانا جیلک امرعید فانا دیک فاتی حسن حسن صوتک  
 و لا ادیک قابن انت فقال الله تبارک و تعالی خلفک و امامک  
 و عن یمینک و عن شمالک انا جلیس عبدی حین یدن کر و انا مع  
 اذا و عالی مکان بر سه قسم است اول مکان جسمانیات و دوم مکان  
 روحانیات سیوم مکان احد تعالی اول بر سه قسم است اینست  
 مقام جسمانیات کثیف زمین است و سزا هست  
 مضایقت در وظا هر است تا یکے فرا تر نشود و -

و دیگرے بیشتر نشود و بجائے او نشینند قرب و بعد در معلوم این نزدیک است  
 و او در درین مکان از جابے بجائے شدن ممکن نبود الا بتقیید دوم مکان  
 جسمانیات لطیف مکان باد است درین هم رحمت است دلیل آنکه باد که  
 از در خانه است تا آنکه از سقف دے بیرون نشود باد و دیگر نتواند آمد اگر در خانه  
 است تخم نشود و بنا راں هر چه در آن مکان بجای تو آن رفت درین مکان بسا  
 اگر از راه پنچین فرض کن اما مکان جسمانیات الطف مکان انوار صویر است  
 صائب و میناب در حال به شرق و مغرب نرسد درین حال نور مغرب برسد  
 اما این مکان بود و در جزئیات به غرب نرسد که نور مکان دیگر ندارد و  
 بر آن مکان باد در خانه بر و دے آنکه بیرون رود و نور شمع از خانه پس معلوم  
 شد که نور از خانه مکان نیست لطیف تر از مکان باد و دیگر بدانکه حقیقت آتش  
 در درخت و شامی است آن حریق داشته خدا آنست و اجتماع خدین محال پس  
 بدانکه درین مکان در آب گرم آتش هست پس آتش را مکان نیست در آن غیر مکان  
 آب الا اجتماع خدین باشد چون آن دانستی بدانکه درین مکان فرامحت و  
 مضایقه نیست دلیل آنکه اگر شمع را در خانه در آری نور او در همه دیوار خانه برسد و اگر  
 چند شمع دیگر در آری نور او هم در یک مکان جمع نشود و بے آنکه نور شمع اول بیرون  
 رود و قسم دوم مکان روحانیات هر چند ایشان لطیف تر مکان شان لطیف  
 تر و روحانیات سه قسم اند روحانیات ادنی چنانکه ملائکه زمین و دوزخ و دریا و  
 کوه و روحانیات اوسط چنانکه ملائکه آسمانها و این هر دو روحانیات سه گشته  
 از مکان خود بیشتر نشوند و اما از اوله مقام معلوم یعنی نیست از اینجا یک  
 مگر که او را جابے است معین اما روحانیات اعلی که مقربان حضرت اند و ایشانرا  
 لطایف پیوسته است اگر خواهند بر ملائکه ادنی بگذرند کس ایشان را نه بیند از غایت  
 سفاقت از دیوانچنان و آیند که از در و در سنگ صخره در روند و در ایلیمیت  
 ایشان نوعیت از بعد و ایشان را حاجت است اما روح انانی از

ہمہ لطیف تر است حاجت نیست زیرا کہ متصل خارج است نہ داخل نہ سکن  
 است و نہ متحرک و در لحظہ از عرش تا ثریا برسد و آنکہ اگر روح مبہ لغت بدولت  
 ریاضت قوت گیرد تو آنکہ قالب کثیف را بگذار بجسمانیات لطیف رساند کہ  
 یک ساعت دوم ماہی راہ برود و اگر قوتش بیشتر باشد بمکان جسمانیات الطف  
 برسد و او اگر در آب رود تر نشود زیرا کہ او در مکان آتش می رود آنجا آتش نیست  
 و بیک نفس او بمشرق و مغرب برود و لے ہنوز از آبگینہ جسمانیات نگذشتہ  
 باشد و اگر بمکان روحانیات برسد در آتش نسوزد زیرا چہ در مکان روحانیات  
 آتش نیست و آنکہ دوزخ نسوزد این معنی است ہچنان اندیشہ تو میان آتش برود  
 و برول آید لکن اسمعت او نادیت حیثاً و لکن لا حیۃ لمن نادى  
 بنار لو فمخت لها اضاءات و لکن کنت تنفع فی الوماد و زمان برستہ نوع  
 است زمان جسمانیات و زمان روحانیات حق تعالی اول برد و قسم است  
 زمان جسمانیات زمان حق تعالی کہ از حرکات افلاک خیز و چنانچہ دی و امر و ز  
 و فردا درین زمان ماضی و حال و مستقبل است در زمان مضائقہ باشد و  
 اجتماع ہر سہ محال دوم جسمانیات لطیف و ایں زمان بزماں انجہ کار جسمانیات  
 کثیف است ہزار سال ایشان را بیک نفس باشند و درین زمان مضائقہ  
 نیست و ماضی آن جزا زل نیست و مستقبل ایں جزا بدیہ درین زمان ہزار سال  
 گذشتہ با ہزار سال آیندہ برابر است چنانکہ شب و روز فرمود را بے یونس  
 بطعن الحوت چند ہزار سال بود و فرمود را بے عید اللہ الرحمن یدخل  
 الجنة و ایں بعد ہزار سال خواهد بود بزمان رسیدہ بود کہ ہزار سال آیندہ  
 یک حالت او بود بد آنکہ روح انسانی را ہزار قالب بزماں جسمانیات  
 گذشتہ تا روزے چہ آن کار تو اں کرد و دیگر بے خصم  
 گیسے را از باغ بکن این معنی بود گفت یک شب  
 ما را از ما بستند و جملہ او را در ما برقت چوں باز آمدیم

ہنوز موے روے ما از آب وضو تر بود و از یاران ما کسی نیست کہ  
 نیک نفس صد بار فراتر حرف ایں آیت برخواند یکے اصحاب جنیب  
 در جلد در رفت درے پیدا شد از آن طرف شد بہند و ستاں رفت  
 آنجا زن کرد و فرزندان زاد و سالہا بماندہ پس خود در آب درآمدہ چوں  
 سر بر آورد جامہ خود را دید کنارہ نہادہ نکتہ در بیان لطایف حضرت شیخ  
 سید سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے فرمود مردے بخدمت حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمد و اسلام آورد بعدہ پرسید حال پیر من چیست  
 پیغمبر فرمود در آتش دوزخ آں مرد نگراں شدے خواست باز گردد اورا  
 باز طلبید فرمود ان آئی و ایاک فی النار باستماع ایں خبر آں مرد بیا امید  
 وے فرمود و تھے عبد المبین عباس و امیر المومنین حضرت علی  
 حمیدہ السلام و یک اصحابی دیگر رضی اللہ عنہم در رہے میرفتند و امیر المومنین  
 علی در میان بود و ایشان ہر دو طرف بودند و عبد المبرک و آن اصحابی دیگر  
 دراز بالا بودند و امیر المومنین علی کوتاہ بالا دریں میان عبد المبرک و آن اصحابی  
 گفتند یا علی انت بیننا کان النون بین لنا یعنی آں علی تو در میان مایاں  
 ہستی مانند حرف نون در میان کلمہ لنا بعدہ امیر المومنین علی رضی اللہ  
 عنہ در جواب او ایں فرمود لولم یکن النون فی لنا لصار لا یعنی اگر نہا شد  
 حرف نون در کلمہ لنا ہر آئینہ گرد آں کلمہ لنا لا وے فرمود شیخ محمد اعلیٰ  
 سرزی رحمت اللہ علیہ از غزنین در بلخ آمد و گذشت مولانا برمان الدین  
 بلخی در بازار ایستادہ بود و منظر شیخ بدید مردے دراز بالا  
 بمن پشت دست گرفتہ بیامد مولانا برمان الدین در دل  
 گذرانید کہ اولیای حق ہم بریں رنگ گوشت و پوست  
 باشند چوں ایں خطرہ گذشت بندگی شیخ محمد سرسپاس  
 کرد و فرمود میراث پدر خود خریدہ ام کہ چمنیں خریدہ شدہ ام



این سخن چوں مولانا برہان الدین شنید پیشتر شد و قد مبہوس کرد  
 و بر سر عقبتہ پاک باز آمد و شیخ را دریافت و من فرمود کہ وقتے  
 قاضی کبیر الدین و مولانا برہان الدین بلخی و قاضی حمید الدین  
 ناگوری بہرستہ پنجامیرفتند قاضی حمید الدین براشتہ سوار  
 بود و ایشان ہر دو بر اسپان حبیب و پاکیزہ القصبہ قاضی  
 حمید الدین را قاضی کبیر الدین گفت اسب شما صغیر است  
 و لے بہ از کبیر است بعدہ حضرت سلطان المشایخ فرمود کہ  
 بہ بینید چگونہ جواب داد کہ برو ہیج اعتراضی نیامد و من فرمود  
 شمش الملک را رسمے بود اگر شاگردے ناغہ کردے یا دوستے  
 از برائے او دیرے آمدے گفتے چہ کردیم کہ منے آئی و اگر کسے مطالعہ کردے  
 گفتے چہ کردیم بگو تا ہماں کنیم و اگر ناغہ شدے و یا بعد از دیرے رفتے  
 در خاطر من گذشتے کہ در باب من ہم ازیں بابت خواہد گفت با من  
 این گفتے ے آخر کم از انکہ گاہ گاہے بہ آئی و بمانی نگاہے بہ بعد از آن  
 این بیت چشم پر آب کرد چنانکہ در ہمہ حاضران ذوق آں اثر کرد و بنا بر آنکہ  
 حضرت پیش کشمس الملک مقامات حریری تلذذ کردہ بود و حقوق آں نگاہ  
 مبداشت بعدہ فرمود مستوفی الملک ہندوستان شدہ بود تاج  
 ریزہ در مدح او این بیت گفتہ است بیت صدر اکنوں بکام دل  
 و دستان شدی مستوفی الملک ہندوستان شدی  
 عجب لطافتے و طبعے لطیف داشت کہ در شہر مثل او نبود و قمتے دوستے نجاب  
 شمس الملک رقعہ نوشت بخط معشوش چنانکہ مطالعہ آں بغایت دشوار بود  
 بر غور بر طہران رقعہ نوشتہ انا فی کتب خطہ بخطہ بطہ فی الشط فلا تکتب لنا  
 کاتب حرون عرضیدار و حکایت دانشمندے مذکر از مریدان خوب اعتقاد  
 سلطان بود و او خطے معشوش بنوشتہ چنانچہ مطالعہ آں بغایت دشوار بود

روزے میں مولانا بظہ خود نوشتہ بخد مت حضرت سلطان المشائخ آورد  
 حضرت سلطان المشائخ را در مطالعہ آں درنگے شد حضرت سلطان المشائخ  
 فرمود مولانا این خط شماست مولانا بعد ازت پیش آمد و گفت آری مجھ پریم  
 خط بندہ طبعی است حضرت سلطان المشائخ بتسم کرد و گفت زہے طبع وقتے  
 جمعے از یاراں بخد مت حضرت سلطان المشائخ نشستہ بعضے را در سایہ جاے  
 بنمود و آفتاب نشستہ ایشان را ہم فرمود کہ در سایہ بنشینید و دیگران را فرمود کہ  
 شما اینجا بنشینید تا ایشان را ہم در سایہ جاے باشد کہ ایشان در آفتاب  
 نشستہ من مے سوزم حکایت وقتے دو صوفی در خدمت حضرت سلطان  
 المشائخ آمدند ایشان را تعلیم کرد پسید از کجائے آئی ایشان گفتند از اوچہ مے  
 ایم شیخ فرمود شیخ جمال الدین اوچہ چوں است سلامت ہست گفتند آری  
 حضرت سلطان المشائخ دانستہ کہ ایشان پارسی نیند اند بعدہ فرمود اہام  
 محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ رحمت پائے داشت فراز کرد نشستہ بود علی  
 در آمد سلام کرد امام جواب سلام داد و پایے گرد آوردہ نشست او سوال  
 کرد ہم در شب چنانچہ اشارت شیخ بود ہمچنان کرد و بر آں سمت شارع بنود  
 بیابان و جنگل بود چوں بحکم اشارت شیخ رواں شد چند کرہ بے برفت کوہے  
 بلند پیش آمد بر سر آں کوہ پیرے منور مستقبل قبلہ نشستہ بود چوں بدو  
 رسیدیم آں پیر دو گردہ نان گرم یک کوزہ آب سرد پیش آورد چوں آنرا بخوردم  
 مرا بجانب کوہے اشارت کرد گفت دریں سمت برو بر آں کوہ رسیدیم  
 آنجا نیز پیرے را در یافتہ با نورے تمام او ہم دو گردہ نان گرم و یک کوزہ  
 آب سرد پیش آورد چوں آنرا تناول کردم او نیز اشارت کرد کہ بکوہے دیگر  
 فی الجملہ پچنین کوہ در کوہ میفرتم و ہر کوہے کہ درآمدے یک پیرے منور  
 ترے یافتہ دو گردہ نان گرم و یک کوزہ آب سرد پیش مے آوردند بار ستیم  
 بر سر کوہے کہ مردے را در یافتہ آنہر دگفت بر سر آں کوہ حصار بلند کا لیور است

لکھنؤ

بدہ ہفت ماہ باشد کہ سلطان شمس الدین آل قلعہ را گرد گرفته است  
 و پیچو جہ فتح نے شود و او بدین سبب منقض می باشد تو بر بدینش در سرے  
 او و بگوے بفرست اشکری در قلاں ماہ و فلاں روز و فلاں وقت این  
 فتح خواهند مولانا شمس الدین فرمود چوں من بر حکم اشارت آں مرد خدا  
 پیش در سرے سلطان شمس الدین آمد این سخن بر دست حجاب گفتہ  
 فرستادم حجاب پیش سلطان گفتہ سلطان گفت بسو بخش کہ از کجا میگوئی  
 کہ فلاں روز و فلاں وقت حصار فتح خواهند گفت شما را حصار مطلوب است  
 تا آنوقت مرا نگاہدارید اگر یحیٰاں نباشد کہ من میگویم پس خون من مباح  
 باشد فرمود کہ او را بجا فطت تمام نگاہدارید یحیٰاں کردند چوں و عقد فتح رسید  
 مرا بر سلطان بردند گفتنم البتہ سوار و پیادہ را فرمائید تا شروع کنند بعد مے  
 گفت یحیٰاں حصارے با استحکام در مملکت ہند چگونہ خواہد شکست کہ بطرفہ  
 العین فتح شد و ہفصد مقدم گراں سوار از سر را و راوتاں و میواں پیش  
 در گاہ سلطانی بسیار پیوستند سلطان شمس الدین مرا بباں اعزاز  
 و اکرام بسیار فرمود و چہار دیہ در بد اوں بوجہ انعام مسلم داشت حضرت  
 سلطان المشائخ مے فرمود در انچہ شیخ جلال الدین تبریزی در شہر آمد  
 خواست کہ از شہر طرف ہند و ستان رود مے فرمود چوں در شہر درآمد مذر  
 صرف خالص بودم و این زمان نقرہ ام بعدہ پیشتر تاجہ خواہم شد باقی  
 مناقب شیخ جلال الدین تبریزی و سبب قبض روح شیخ الاسلام شیخ  
 نجم الدین صغریٰ در باب ادعیہ ماثورہ و او را مقبولہ در نکتہ صلوات افضل  
 تحریر یافتہ است نکتہ در بیان بزرگی حیدر زاویہ حضرت سلطان  
 المشائخ مے فرمود قدس سرہ العزیز کہ سہ کیچہ بود و درویشے صاحب  
 بحال و حال بود و در انچہ خرج کفار چنگیز خاں شد کفار و کجانب خراسان  
 نہادند در آں ایام شیخ حیدر زاویہ روے سوے یاراں کرد و گفت کہ از

مغل بگریزید کہ ایشان غالب خواهند ماند پس ندیچگونہ خواهند آمد گفت درویش  
 را برابر خود می آرند و خود در پناه آں درویش می آیند من در ستر ازاں  
 درویش گشتی کرتیم او مرا بر زمین زد اکنون حقیقت حال آنست کہ او  
 غالب خواهد آمد شما بگریزید و خود بر غار سے رفت و تا پید گشت عاقبت  
 ہچنان شد کہ او گفته بود میر حسن عرض داشت کہ میگویند کہ طوق  
 و دستک آہنی بر دست او موم می شد فرمود آری ولیکن او را حالے  
 بود کہ آہن گرم از کوزہ آہنگران بر می گرفت ہچنانکہ گیا ہے و کا ہے را حلقہ  
 می کنند طوق می کرد و در گلو می پوشید و کا ہے دستک می ساخت و بر دست  
 او آہن بر طریق موم می گشت این طائفہ نسبت باو می کنند طوق و دستک  
 دارند اما آنحال در ایشان کجاست در بیان بزرگی ایشان نکتہ در بیان  
 بزرگی بی بی فاطمہ سام رحمۃ اللہ علیہا حضرت سلطان المشایخ می فرمود  
 کہ عورتے بود در اندیت کہ او را بی بی فاطمہ سام می گفتند در غایت عفت  
 و صلاحیت چنانچہ بلفظ گہر بار حضرت شیخ شیعہ العالم فرید الحق والدین  
 قدس اللہ سرہ العزیز رفته بود کہ آں زن مرد است او را بر صورت زن  
 فرستادہ اند بعد ازاں فرمود درویشاں کہ دعائے کند بجزمت نیک  
 زناں و نیک مرداں اول نیکے ناں را یاوے کند باعتبار آنکہ نیکے ناں  
 عزیز تر باشند بعد ازاں فرمود کہ شیرے از پیشہ بروں آید کسی نہ پرسد  
 کہ این شیر نہ است یا مادہ یعنی می باید کہ فسر زند آدم بپاعت  
 و تقوی بیروں آید خواہ مرد باشد خواہ زن بعدہ در مناقب  
 حضرت بی بی فاطمہ سام غلو فرمود کہ در غایت جلال  
 و کبر سن شدہ بود من او را دیدہ ام بس عزیز عورتے بود و  
 او را حضرت شیخ شیعہ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین و خط  
 شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ سرہ العزیز

نکتہ

برادر خواندگی و خواہم خواندگی بودہ است بیت ما بر حسب حال ہر چیز کے  
 گفتے چنانکہ میں بھیجے فرمود من از ویاد دارم و بیت ہم عشق طاب  
 کنی و ہم جاں خواہی و ہر دو طلبی و سے میسر نشود و انکشتہ در بیان شفقت ہر  
 و نیت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے فرمود حضرت امیر المومنین  
 عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتے را دید کہ گاہوارہ بر سر گرفتہ  
 میرفت ازو پرسید کہ میں گہوارہ کیست و دریں حدیث عورت گفت گہوارہ  
 من است و دریں گہوارہ پدر من است بر سر کردہ میگردد انم تا بے حق او  
 ادا کردہ باشم حضرت امیر المومنین عمر فرمود کہ حق پدر تمام کردہ و حق مادر  
 از او زیادہ است آن عورت گفت خیر در اعمال نیت است او با من  
 خود کردہ پروردہ و در پدرش من چنداں کوشش نمودہ بودہ کہ من  
 وقتے کہ بہ پیری رسیم و عمر را زیام تمہار داشت من بواجبی بکن و بہت نسبت  
 من ہم در آنست کہ تمہار داشت ماور کنم بر پدر بچنان نیت بلکہ بچنین است  
 بارے تاکہ زندہ ہست حقوق مے گذارم چوں بمیرد از عہدہ بیرون آمدہ ہاں  
 میں نیت قریب بدرجہ پیاہری باشد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ  
 عنہ در عہد خلافت خود یارس را بر ولایت امیر کردہ اندیہ بود و نشان  
 بنام او در قلم آوردہ بدو تسلیم کرد و او در اثناے آن حضرت امیر المومنین  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوردے را در کنارہ گرفتہ بود مراعت مے  
 کرد و شفقت مے نمود و آن یار روئے سوئے حضرت عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کرد و گفت کہ وہ فرزند دارم بچکس چندیں دوست میگیرم کہ دوست  
 میداری حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ فرمود مرا مثال بازو  
 آن مرد مثال بحضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ بازو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 عنہ آن کاغذ را ازو ستد و در حال پایہ کرد و گفت

تزار خور دگاں چوں شفقت نیست بر بزرگاں کجا خواہد بود بعدہ در باطلایفہ  
 کہ در ستم خراج زیادتی کنند بحکایت فرمود کہ در حدود لاهور دیسے بود  
 در آں ویہ درویشے ساکن بودہ است و کشت میکاشت زراعت میکرد  
 و روزگار خودے گذرانید چنانکہ یکس ازوے چیزے نے ستم تا وقتے کہ اس  
 دیہ را شحمہ بے ہر نصب شد حصہ آں کشت طلبیدن گرفت چندیں گاہہا  
 کہ حصہ ندادہ سبے ہما با غلہ بردہ یا کرامت بنمایا حصہ ماہدہ درویش گفت کرا  
 چہ باشد چوں درویش دید کہ بغیر این نخواہد گذشت بعد ازاں روے سوے  
 شحمہ کرد و گفت چہ کرامت مے طلبی خواہ قضا را ہما بجا نزدیک دیہ آے  
 رواں بود شحمہ گفت اگر ترا کرتے ہست بر روے آں آب بگذر درویش  
 فی الحال نظر بر حق کرد و قدم بر روے آب نہاد چنانکہ بر خشکی بروند و چنباں  
 رفت گذار شد بعد ازاں کشتی خواست باز او را گفتند اے درویش چنانکہ  
 رفتہ باز بیا درویش کامل بود و گفت خیر نفس من فریہ شود کہ چیزے شدہ ام  
 نکتہ در بیان اُمرا و خلفاے خوب اعتقاد حضرت سلطان المشایخ  
 قدس اللہ سرہ العزیز فرمود خلیفہ از خلفاے بعد اوجوانے را در حبس کرد  
 با در آں جواں بیامد پیش خلیفہ زاری و نالہ مے کرد تا پسر او خلاص شود  
 خلیفہ گفت کہ من حکم کردہ ام تا نگاہ کہ اولاد من باشد پسر تو پیوستہ  
 در حبس باشد زال چوں اینچنین سخن ہایل از خلیفہ بشنید آب در دیدہ کرد  
 و بعدہ روے سوے آسمان کرد و گفت خداوند خلیفہ تو این حکم کرد تو چہ  
 حکم مے کنی و چہ حکم خواہی کرد خلیفہ این سخن بشنید و لش بگشت و زم شد و ماں  
 داد تا پسر او خلاص دہند بعد ازاں پسر اسوار کرد و سواراں را جمع کرد  
 و گفت در بند اداں پسر اگر دانی و ندانسی کہ ہذا عطا اللہ علی غم  
 الخلیفہ یعنی این بخش خدا تعالی است بر خلاف خواست خلیفہ نکتہ در بیان  
 مزاج ملوک حضرت سلطان المشایخ قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ یکے از کلا

نکتہ

نکتہ

قدسیہ است کہ قلوب الملوك و نواصیہم بید می یعنی کہ دہائے بادشاہان  
و موہبہائے سرایشان بدست من است روایت می کنند کہ حق تعالی  
نے فرماید کہ دہائے بادشاہان بدست من است و من گردانندہ ایشانم  
کہ ہر گاہ خلق با حق راست باشد دہائے بادشاہان را ہر باں بر خلق گردنم  
و ہر گاہ کہ خلق با حق راست نباشد من دہائے بادشاہان را بے ہر گردنم  
بعد از ان بر لفظ مبارک راند کہ نظر آنجا باید داشت و ہمہ چینیہا از آنجا باید دید  
بعدہ در بیعتی حکایت فرمود و رانچہ قبائلیہ ملتان داشت و سلطان  
شمس الدین در دلی بود میان ایشان خاصیتے ظاہر شد شیخ بہاؤ الدین  
رحمۃ اللہ علیہ قاضی ملتان ہر دو بجانب سلطان شمس الدین مکتوبات  
نوشتن آن کتابت ہر دو بدست قباچہ افتاد متغیر شد قاضی را کشت  
و شیخ را بدر سراسے طلبید شیخ بہاؤ الدین بدر سراسے رفت چنانکہ بہاؤ  
رفتے بے دہشت بر حکم مہمود بر راست قباچہ نشست قباچہ مکتوب  
بر دست او داد شیخ مکتوب مطالعہ کرد و گفت آری ای نامہ من  
بنشتہ ام و خط من است قباچہ گفت چرا بنشتہ شیخ گفت من ہر چہ  
بنشتہ ام از حق بنشتہ ام ہر چہ توانی بکن تو خود چہ توانی کرد و بدست  
تو پیوست قباچہ چوں این بشنید در تامل شد اشارت کرد کہ طعام  
بیارید مہمود این بود کہ شیخ در خانہ کسے طعام خورد و مقصود قباچہ  
این بود کہ چوں شیخ طعام خواہد خورد در آن حال آن را مضرت رسام شیخ  
بضمیمہ یطون دریافت چوں طعام پیش آوردند شیخ گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم  
و دست بطعام برد و خوردن گرفت قباچہ چوں این حالت بدید تمامی خضب  
او فرو نشست و بیچ نتوانست کرد گفت شیخ سلامت بمقام خود آمد  
بعدہ فرمود کہ بعضی را مزاج زود تر متغیر شود و مناسب اینچنینی و چیتے  
بر زبان مبارک راند و فرمود کہ مولانا فخر الدین زراذی را آئم کہ بنیم ذرہ

ناخوش گروم و وزیمہ نیم فرہ و لکش گروم و از آب لطیف تر مزاج دارم و دنیا  
 مرا و گرنہ آتش گروم و بخط مبارک حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ  
 العزیز بنشتہ دیدہ ام قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی و بحکمہ  
 فی نفس اقدار علوہ و الدین بھرمین الشرائع فیختار القیل ان البخت  
 للحکیم و روی بالکسر و المصنف من نفس حکمہ السیم کلہما یحکم و للآئی سبب  
 ایں حکایت فرمود کہ بادشاہزادہ بود در غایت حسنا و حسنا کشف روزے در نظر  
 نشستہ بود و دریں بادشاہزادہ نظر جانب آسمان کرد و سوے چشم بر آن طرف  
 داشت بعد از آن طرف دیگر دید باز نظر جانب بالا کرد و تا دیرے نظر طرف آسمان  
 نگاشتہ بعد از آن دور تر نظر جانب حرم خود کرد و نگاہ بگزیست حرم و گفت  
 ایں چہ بود کہ دیر طرف آسمان دیدی و باز جانب من دیدی و گزشتی شاہزادہ  
 گفت ازیں سوال بگزد حرم او چون الحاح بسیار کرد بعد از آن گفت بدال و  
 آگاہ باش کہ ایں ساعت نظر من باوج محفوظ بود و آنجا دیدم کہ نام من از زندگاہ  
 پاک کردند از لوح و انستم مرا رفتنی است باز دیدم کہ بر جاسے من حبشی است و بر  
 بارگاہ او خواہا بود و تو در حبالہ او خواہی بود ایں بود کہ دیدم حرم چون نوازش  
 گفت کنول تو چہ حکمے کنی شاہزادہ گفت سن چہ تو اعم کرد حکم ہماں باشد کہ خدا  
 تعالیٰ کردہ است آنگاہ بادشاہزادہ حبشی را طلب فرمود جامہ خود پوشانید  
 و ولیعهد خود کرد و طرفے نام زد فرمود آں حبشی بر حکم فرماں شکر را با امر او  
 مالوک و تیغ داراں رواں کرد و پیچناں بہ برکت آں حکم کار با تمام رسانید  
 و بخدمت بادشاہ پیوست دوم روز آں بادشاہزادہ وفات یافت  
 در آنکہ حبشی بشکر گاہ رفتہ بود و چنناں با خلق زندگانی خوب  
 کرد کہ دلہا رہمہ بھجت او مائل شد چوں آں بادشاہزادہ  
 نقل کرد آں ملک بر آں حبشی قرار گرفت و حرم مختہم او را  
 بر حکم شرع در حبالہ خود آورد و نفس آں بادشاہزادہ



و کار شد نکته در بیان مردانی که ایشان مستغرق باشند و از خواب و غویش  
رایا و نباشد سلطان شمس الدین در سنه شصده سی و سه از در فدا بدار بقا  
رحلت فرمود و در همین سال حضرت شیخ الاسلام قطب الدین نجف قاضی  
قدس السیر و الغریز وفات یافت گویند بعد از نقل سلطان شمس الدین  
در مدت ده سال چهار فرزند سلطان را بر تخت نشاندند و بعد از گذشتن  
ده سال پادشاهی چهارم فرزند سلطان ناصر الدین پسر خود  
سلطان شمس الدین را بر تخت نشاندند و این سلطان ناصر الدین  
که طبقات ناصری بنام اوست پادشاه جلیل و کریم بود و متعب و بدبخت و صفت  
خود از وجه کتابت مصحف ساخته مدت بیست سال پادشاه بود و در این  
عهد ملک جهان بینی بسطان غیاث الدین بلبن بود و در آن ایام  
اورا الغیاث گفتند که بعد از او در شهر سینه آشتی و سینه و سینه مایه سلطان  
غیاث الدین بلبن که بنده از بزرگان شمس بود بر تخت حضرت دلی  
جلوس فرمود و او را دو پسر بود پسر بزرگ او که خان ملتان و والی عهد او  
بود در شهر سینه اربع و شصت و ستائیه و در میان لاهور و دیپالپور  
با مثل محاربه کرد و شهید شد و پستی سوار کار آمد و آن حرب شهبادت  
یافت و از آن تاریخ خان ملتان را خان شهید بخوانند و اخیر  
و آن حرب اسیر غل شده بود بنوعی از دست ایشان را می یافته  
و این خان شهید را یک پسر بود که کنیه و نام و پسر دهم سلطان  
غیاث الدین را بغیر خان محمود نام بود ملقب بن ناصر الدین و  
او را یک پسر بود که یقبا و نام ملقب بجز الدین و آنچه از خان شهید  
مانده بود به پسر او بخشید و تفویض کرد و چون سرور را اگر چه در  
عنفوان شباب بود و در نظر سلطان بیرونش می یافت با مراد  
وزراء کارکنان جدید از دلی ملتان فرستاد

و عمر سلطان از بهشت یاد گذشته بود و بعد از شهادت پسر روز بروز در ملک بلبنی  
 فتور پیدا می آمد و از غم پسر شکسته تر می شد و صاحب نایب فیروز شاه می  
 می گوید که من از ثقات معتمدانم که در عصر بلبنی چند بزرگ از اعیان  
 شمشیری مانده بود و عهد سلطان بلبنی از آن بزرگان آراسته شده بود و چنانکه  
 از سادات که بزرگ ترین است اندر سید قطب الدین شیخ اسلام شهر جد  
 بزرگوار قاضیان بد او و سید منتخب الدین و سید جمال الدین پسر  
 سید مبارک و سید عزیز الدین و سید معین الدین بیانه و سادات کرام جلدان  
 سید چچو و سادات عظام کیتهل و سادات محضه و سادات بیانه و سادات  
 بد او و چندین سادات دیگر که از حادثه چنگیز خان ملعون درین دیار آمده  
 بودند و وصحت نسب و بزرگی عدیم المثال بودند و بحال تقوی و تقدس آراسته  
 هر همه در قیام حیات بودند و هم در عصر بادشاهی سلطان بلبنی چندین علمای سکر  
 از نوادار استادان بودند و بر صد افادت سابق می گفتند چنانچه مولانا برهان  
 الدین بلخی و مولانا برهان الدین بزاز و مولانا نجم الدین دمشقی شاگرد  
 مولانا فخر الدین رازی و مولانا سراج الدین سنجر و قاضی شرف  
 الدین لوائی و صدر جهان منہاج الدین جورجانی و قاضی رفیع  
 الدین کازرونی و قاضی شمس الدین درمراجی و قاضی رکن الدین  
 سامانه و قاضی جلال الدین کاشانی پسر قاضی قطب الدین کاشانی  
 و قضاة لشکر قاضی سدید الدین و قاضی طہیر الدین و قاضی  
 جلال الدین و چند استادان و مفتیان و سرآمدگان و از شاگردان  
 و پسران علمای شمس و گفتن سابق و نوشتن جواب فتوی متعین  
 بودند و از مشایخ که مثل ایشان در روزگار سپید آید عهد بلبنی زیاده  
 و زینت گرفته بود چنانکه در اوایل عصر بادشاهی او حضرت شیخ شیوخ  
 العالم فرید الحق و الدین مسعود که قطب عالم و مدار جهان بود

وایمانی ایس دیار راز پر بارگرفته زماں زماں کرامت او ظاہر مے شد  
 واز آنا قرب و محاسن انفاس نفیہ او خلقے از بلا ماسے دین و دنیا نجات  
 مے یافت و قبالاں از ارادت او بدرجات عالیہ ترقی میگردند و شیخ  
 صدرالدین پسر شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا و شیخ بدرالدین غزنوی  
 خلیفہ حضرت قطب الاقطاب شیخ الاسلام و المسلمین شیخ قطب الدین  
 بختیار کاکی اوشی چشتی و شیخ ملکیار پراں و حضرت بی بی فاطمہ سام  
 و سید مولہ و چندین مشائخ دیگر بودند و میامن و برکات ایشان در عہد  
 سلطان بلبن فیض رحمت آسمان متواتر بریں زمین نازل مے شد و چون  
 حکما و اطباء در عہد بلبنی در حکمت و طب نظیر داشتند مثل حمید الدین مظفر  
 و مولانا بدرالدین دمشقی و مولانا حسام الدین ماریکلہ الی غیر ذلک  
 از نوادریلوک در آن عصر ملک علاؤالدین کشلیخاں برادر زادہ  
 سلطان بلبن بود کہ در کثرت بذل و جود گوے سبقت از حاتم طائی  
 ربودہ بود و من از بسیارے از اہل اعشار خاص از امیر خسرو شنیدہ  
 ام کہ بچو ملک علاؤالدین کشلیخاں در بخشش جود و تمیز اندازی و  
 گوے بازی و شکار انداختن مادر زاید و ہم در آن ایام بجای پدر خود  
 کشلیخاں برادر سلطان بلبن باریک شد و چوں سلطان بلبن از  
 واقعہ خاں شہید شکستہ شد و از حزن بسیار رنجو گشت بغیر خاں پسر  
 خود را از لکھنوتی دور و بی طلبید و او را گفت کہ فراق برادر تو مرا صاحب  
 فراش گردانید اے پسر ایام آن نیست کہ از من دور باشی جز تو پسرے ندانم  
 کہ جائے من تواند داشت و کینہ و کینہ با د کہ پسران  
 شما یاں اند من ایشان را پرورش دادہ ام خورد اند گرم و سرد  
 روزگار پخشیدہ اند کہ اگر بعد از من ملک ایشان رسد از غلبہ عرص و ہوا  
 نفس خود بادشاہی نتوانند کرد و باز ملک و سہلی ہچمتاں شود

کہ بعد از سلطان شمس الدین در مدت شدہ بود اگر تو در لکھنوتی باشی  
 و در شنگاہ دہلی دیگرے نشیند ترا پیش او چاکری باید کرد این معنی بیت  
 و از پہاوسے سن دو مشو و تمنا و رفتن لکھنوتی مکن بغیر خاں بادشاہے  
 عجول بود و دوشہ ماہ کہ در دہلی ماند پدر صحت یافت بہانہ انگشت و بے رضا  
 پدر جانب لکھنوتی مراجعت کرد و کیقبا و پسر بغیر خاں نزد سلطان  
 ماند بغیر خاں ہنوز بلکھنوتی نرسیدہ بود کہ سلطان باز بخورش و ارکا  
 دولت خود را طلبیدہ و وصیت کرد کہ بعد از من کیخسرو را بر تخت  
 نشانند اگر چہ او خور و سال است و حق جہان داری نتواند گذارد لیکن  
 چکنم مجھو کہ از دکارے آید و مرد ماں از وحشم داشتند لکھنوتی رفت تا  
 اورا طلبید صد کاسہ بدانگے شدہ است و تخت بادشاہی برباد خواہد  
 شد بعد از وصیت روز سیم بچوار رحمت حق پیوست ہمانروز از برا  
 کیخسرو کہ پسر خان شہید بود بکلتان کس فرستادند و کیقبا و پسر  
 بغیر خاں را سلطان معزالین خطاب دادہ بر تخت ملک دہلی  
 نشانند سلطان بلبن را در آخر شب از کوشک لال ہیروں آوردند  
 و در درالاماں دفن کردند و سلطان غیاث الدین بلبن مدت  
 بیست و شش سال بادشاہی کرد و سلطان معزالین کیقبا و در شہو  
 سنہ شمس و ثمانین و ستائہ بر تخت بلبنی دہلی متمکن شد و در آن وقت سفد  
 سالہ بود و ایں سلطان زادہ صاحب مکارم اخلاق و طبع موزوں و خلق  
 پسندیدہ و جمال نیکو داشت و آرزو ہائے کامرانی و تمنائے استیفاے  
 ہوا و شوق نعم و تلذذ و رسیدن او هجوم آوردہ بود ترک سکونت شہر کردہ  
 و از دار السلطنت کوشک لال ہیروں آمد و در کیلو کہری بر کنار  
 آب چون کوشکے بس بے نظیر و بے غے ملکشاہ بنا فرمود و بالوک و اعراء  
 و متہیز و معارف و کار داراں نزدیک کوشک خانہا ساختند و چون دیدند

که بادشاه بسکونت کلکو کهری راغب است قصر لاوینا هاو ملکه با ساختن و سر  
 بر طایفه از شهر در کلکو کهری رفتند و ساکن شدند و کلکو کهری آبادان و معمور  
 گشت القصه سلطان معزالدین پیدا و نهرا و عیش و عشرت مشغول  
 می بود و ملک نظام الدین و اما و برادرزاده ملک الا هرا کوتوال در پیش  
 تخت سلطان خزید و در ظاهر و ادب یک سلطان و در سربازان ملک شده  
 پرداخت امور و نظام ملک داری بدو بازگشت و ملک نظام الدین در  
 طلب ملک دندان تیز کرد که پیر می گرگ گفته بود و شخصت سال ملک  
 و ملی ضبط کرده بود و اهل ملک را با انواع ملامت بجانب خود کشیده بود  
 بخاطرش رسید که پیر می که قابل جهان داری بود در حیات پیر شهید  
 شد و بغیر احوال در لکهنوتی فرو مانده سلطان معزالدین از غلبه هوا  
 پیستی سر جهان داری ندارد اگر کج میسر و پسر خان شهید را از میان  
 بردارم و چند کس دیگر از ملوک قدیم را از سلطان معزالدین دفع کنانم  
 ملک و ملی مرا با آسانی بدست آید پس مصلحت اینست که کج می و  
 را باید طلبید و در راه او را دفع باید کرد و باین اندیشه بطلب  
 کج می و بملت آن کس فرستادند و ملک نظام الدین در  
 مستی از سلطان معزالدین برای قتل کج می و رخصت  
 ستد و از درگاه کسان نامزد کرد و در قصبه رشتک کج می و  
 را بقتل رسانیدند و از قتل کج می و کل سراسر بلندی که ارکان  
 و احوان معزالدین گشته بودند از ملک نظام الدین  
 خالیف شدند و هر نهمه هراسان گشتند و بعد از مدتی معزالدین  
 را بخوار شد و بزم حمت فالج و لقوه در مانده روز بروز بتر می شد  
 چون امید صحت نمانده بندگان بلندی از ملوک و امراء و معارف  
 و سرخیلان و سرهنگان جمع شدند و اتفاق کردند

کہ پسر سلطان معز الدین را با آنکہ خورد سال بود از حرم بیروں آوردند و بخت  
نشانند تا ملک در خاندان بلینی بماند و او را سلطان شمس الدین خطاب  
دادند و سلطان معز الدین را در کوشک کلو کہری تداوی سے گردند و سلطان  
جلال الدین با جماعت غلبیاں بانوہ قرابتیاں در بہا پور فرو آمد و شخص  
شکر عرض شکر سے کرد و چون اصلے دیگر داشت نہ اورا با ترکاں استواری و نہ  
ترکاں را با او ترکاں اورا پسترا زخم میدانستند ایتیم کچھن ایتیم کلہ اتفاق  
کردند کہ چند امر سے بیگانہ سے نمایند از میاں بردارند و تذکرہ بنام ایشان کردند  
و سہل تذکرہ نام سلطان جلال الدین نوشتہ اند سلطان جلال الدین  
خبر یافت و ہوشیار شد و مردم خود را گرد آورد و امر سے خلج را یکجا جمع کرد و  
شکر گاہ در بہا پور ساختہ و بعضے امر سے بزرگ باو یار شدند و ایتیم کچھن  
با سوار سے چند رفت تاز بہا پور سلطان جلال الدین را بغیرت بیار  
و در سراسر شمس کا را و باخر ساند سلطان جلال الدین را حال روشن شد  
و بموجب آنکہ ایتیم کچھن بار بک بطلب رفت در زماں اورا از اسب فرو دادند  
و تیغ و حلق او زدند و پسران سلطان جلال الدین کہ ہیکے ہمچو شیر نر بودند  
با پنجاہ سوار در بار گاہ سلطان درآمدند و پسر سلطان معز الدین را ز تخت  
ر بودند و بہ پدر رسانیدند و ایتیم سر قہ و نبال پسران جلال الدین آمد در میان  
راہ تیز زدند و غلطانیدند و پسران ملک الامر در بہا پور بردند و گردنگاہ داشتند  
در شہر شعب شد و خواص و عوام و خورد و بزرگ شہر از دروازہ منصرت پسر  
سلطان معز الدین بیروں آمدند و راہ بہا پور گرفتند و جملہ شہر را سوزی  
غلبیاں بغایت دشوار نمود کہ تو ال جمعیت عام را بواسطہ پسران خود  
فروختند و مردم شہر را باز گردانیدہ و بسیار سے از ملوک و امر کہ از اصل ترکا  
بنودند با سلطان جلال الدین یار شدند و در شکر گاہ اورفتہ فرو آمدند و  
جمعیت انبوہ شد و بعد دو روز از ماجرا سے مذکور ملک لالہ کہ پدراورا

سلطان مغزالدین کشته بود و فرستادند بکلوکهری بقتل سلطان مغزالدین  
چون باقتصر کلوکهری رفت سلطان مغزالدین را که دے و نفسے مانده بود در جامه خوابه پیچیده و لگدسته  
چند نزد دروازچن روان کرد و ملک چچو مدت سه سال بعد مغزالدین بادشاهی کرد و له برادر زرا<sup>۲۰</sup>  
سلطان بلین را که وارث ملک بود اقطاع کرده دادند و بجانب کره فرستادند  
و مخالفان و موافقان باسلطان جلال الدین بیعت کردند و از بها پور  
سلطان جلال الدین با جمعیت بسیار سوار شد و در قصر معسری در  
کلوکهری فرو داد و آنجا بر تخت بادشاه نشست و از به اس شهر و از ترس سلا<sup>۲۱</sup>  
ماضیه در دولتخانه فرو دنیا بد و بر تخت قدیم بنشست پوشیده نماز که در شهر سز  
ثمان ثمانین و ستائیه سلطان جلال الدین فیروز طبعی در کوشک  
کلوکهری بر تخت بادشاهی نشست و مدت سیزده سال عصر جلال الدین  
بود و کلوکهری را شهر نو نام زد کرد و حصارے از سنگ در غایت رفعت بنا  
کرد امیخسر و گفته است **۵** شهادت شهر نو کردی حصارے که گفت  
از کنگر اوتا قمر سنگ **۶** و سلطان علاؤ الدین برادر زاده و داماد و مربی<sup>۲۲</sup>  
سلطان جلال الدین بود و در یفدهم ماه مبارک رمضان سنه خمس و  
تسعين و ستائیه سلطان علاؤ الدین عم خود سلطان جلال الدین  
را شهید کرد و بر تخت سلطنت نشست بد آنکه از مشایخ عصر علای سنجاه  
شیخی که نیابت پیغمبر است علیه الصلوٰۃ والسلام شیخ الاسلام نظام الدین  
و شیخ الاسلام علاؤ الدین بنه شیخ فرید الدین و شیخ الاسلام شیخ  
رکن الدین بنه شیخ بها و الدین زکریا آراسته بود و وجهانے از انفا<sup>۲۳</sup>  
مقبور کیشال منورے شد و عالمے دست بیعت ایشان مے گرفت حضرت  
شیخ نظام الدین در آن هنگام در غیاث پور بودند و شیخ علاؤ الدین  
بن شیخ بدر الدین سلیمان بن شیخ فرید الدین در غامی عصر علای و  
اجودهن متکلم بودند و شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین بن شیخ

بہاؤ الدین زکریا درملتان مستقیم بودند و در ہمہ عہد علای شیخ رکن الدین  
 داد طریقت میداد و تکمیل میرداں میکرد و سجادہ پدید را منور میداشت و ہمہ  
 انالی دیار سنده و ملتان و اوچہ وغیرہم باستانہ مبارک شیخ رکن الدین  
 نشستہ بودند در کشف و کرامت شیخ رکن الدین کسے را شبہ بشکے نمازہ  
 بود و ماثر آں خاندان بزرگ از وصف بیرون است و شیخ بہاؤ الدین زکریا  
 را در میان سالکان و خدا طلباں باز سپید گفتندے اعنی ہر کہ خود را بجماع  
 او بند و بجزارسد و شیخ صدر الدین باوصاف کمال و تکمیل و سخاوتے  
 در رعایتے افراط داشت و با آں چنداں مال کہ او را از میراث پدر رسیدہ  
 و از محصول بیہ ہارسیدرے از و فوراً عطا بیشتر ایام آں بزرگ در قرض گذشتہ  
 و در عصر علای شعراے بودند کہ بعد از ایشان بلکہ پیش از ایشان چشم روزگار  
 ندیدہ و لایتما امیر خسرو کہ خسرو شاعران سلف و خلف بودہ است و در اختراع  
 معانی و کثرت تصنیفات غریبہ نظیر داشت و مع ذلک الفضل و الکمال و الفنون  
 دالبلاغ صوفی مستقیم الحال بود و بیشتر عمر او در صیام و قیام و تعبد و عبادت  
 گذشتہ است از مریدان خاصہ حضرت سلطان المشائخ شیخ شینوخ العالم  
 سید نظام الحق والدین محمد احمد بداولی البخاری اچشتی قدس السبرہ  
 العزیز بود و آپچنال مرید و معتقد من و دیگرے را ندیدم و از عشق و محبت نصیبے  
 تمام داشت صاحب سماع و وجد و صاحب طے بود و در علم موسیقی کمال  
 داشت و ہر چہ نسبت طبع لطیف و موزون کند باری تعالی او را در آں ہنر  
 سرآمد گردانیدہ بود و وجودے عظیم المثال آفریدہ و در قرون متاخر از  
 نوادرا عصار پیدا آورده و دوم شاعرے از شعراے یگانہ عصر علای امیر  
 سنجر بود او را التفاتے بنظم و تشریہا راست و در سلاست ترکیب و در  
 سخن آیتے بود و از بس غزلہاے و جداتی در رعایت روانی گفتے او را  
 سعدی ہندوستان خطاب شدہ بود و امیر حسن مذکور باوصاف و



اخلاق مدنیہ متصف بود و سالہام را با امیر خسرو و امیر حسن  
تود و یگانگی بودہ است و نہ ایشان بے صحبت من توانستہ بودند  
من توانستہ بے محالست ایشان گذرا تم و از غایت اعتقاد کہ امین  
بحضرت شیخ داشت آنچه در مدت ارادت خود در مجلس شیخ از انفاقی  
متبرکہ کہ شیخ شنیدہ بود عین ملفوظ شیخ راجع کردہ است آنرا  
فوائد الفوائد نام نہادہ و او دریں ایام دستور صا دقوان  
ارادت شدہ است و امیر حسن را نیز دیوان است صحیفہ نثر  
و ثنویات بسیار است و چہ سال مشیرین مجلس و طریف و خوش  
مزاج و مؤدب و مہذب بود کہ راستہ و آئینہ کہ مہر از محالست  
اوست یا فہم در محالست غیر اوست یا فہم بدانکہ مقصود از ایراد مقدمہ  
مذکورہ است کہ دل سلطان علاؤ الدین را چہ دل توان گفت و او را چہ  
بے باک و بے التفات تصور توان کرد کہ از ہزار و ہزار فرسنگ مسافرت  
و طالبان و راز و ملاقات حضرت سلطان نظام الدین سلطان المشایخ  
محبوب الہی میرسید ندو اورا پیچ بخاطر گذشت کہ بکلامت شیخ الشیخ محبوب  
الہی ایکہ و یا جناب قدس علی راز خود طلبد ملاقات کند و در کدام و ہم در  
آمد زیرا کہ چوں امیر خسرو کہ نادر عالم بود اگر در عہد محمودی و سبزی بودے  
اورا مکرم و مجلل داشتندے سلطان علاؤ الدین اورا ہزار تنکہ دادہ بود  
و تکریم و تجلیل او بجا نیاوردہ و ہرگز حق احترام و احتشام او محافظت نکردہ  
و انہم عجایب در عصر او راستہ بود و حق او مکرو استہراج بود سلطان علاؤ  
الدین از محنت استغاثہ و در آن زحمت قات یافت مدت سلطنت  
بسیال بود بعضی گویند کہ ملائکہ پیش بریدہ ہیں دریدہ کار سلطان را  
در حالت غلبہ زحمت تمام کرد و شہد ہوسنہ خمس عشر و سبعمائہ و شرب ششم شوال  
آخر شب سلطان علاؤ الدین را از کو شکب سیریں بیرون آوردند

و در مسجد جمعه در مقبره او برود و دفن کردند و در بیست سال سلطان قطب الدین  
 پسر سلطان علاء الدین بر تخت نشست بعد از قتل ملک نایب که بعد  
 از سی و پنج روز که از نقل سلطان علاء الدین گذشته بود و در شهر سته  
 شان مشغول سبحاته و بواسطه آنکه دیوگیر از دست رفته بود بجانب دیوگیر  
 لشکر کشید و فتح و طغر از آن لشکر بازگشت چنانچه سلطان علاء الدین  
 زینفه ملک نایب شده بود سلطان قطب الدین زینفه و آشفته  
 خسرو خاں شد و آن سر او یک حراخوار مایون چتر دار و سر دارش گردید  
 و از آن مایون مفعول بر خاں و فرزند آن او چه گذشت و از جمله بدیهات  
 سلطان قطب الدین آن بود که با حضرت شیخ سلطان المشایخ  
 نظام الدین اولیا که قطب عالم بود از جهت آنکه خضر خاں را  
 مرید شیخ میدانست با شیخ عداوت بنیاد نهاده و زبان به بدگفتن  
 شیخ بکشد و در بند آن شد که شیخ کلفت رساند و چند بدخواه او  
 که خود را پیش او نیکو خواه نموده بودند سلطان را در بدخواهی و انداختن  
 شیخ باعث می گشتند و از آن جهت بر افتاد و او نزدیک رسید  
 بود زبان به بدگفتن شیخ بکشد و عداوت ظاهری کرد و ملوک و وزیر  
 معارف در سر او را فرمود که کسی زیارت شیخ در غیابش پوزرود  
 و بارها می گفت که هر که سر شیخ بیارد هزار تنکه زر او را بدهم  
 و روزی در خطبه شیخ ضعیف الدین رومی سلطان را با حضرت  
 شیخ ملاقات شد خدمت شیخ را ملاقات نکرد و سلام شیخ را جواب  
 نداد و التفات نفرمود بنیت آنکه با شیخ در اندازد شیخ زاده حسام را که مخفی  
 شیخ شده بود مقرب درگاه خود ساخت و شیخ الاسلام رکن الدین  
 را از ملتان طلب کرد و قصه سلطان قطب الدین را بعد از چهار سال  
 خسرو خاں با جمعی اتفاق کرده در بام هزار ستون سر از تن جدا کردند

و تن بے سر سلطان را از بام در صحرای انداختند و خلقے آزا بدیدند و گوشه خریدند  
 و از جان خود نمیداشتند هر که که گفتنی بود کشتند و در بانار کردند و هم در آن نیم  
 شب ملک عین الملک ملتانی ملک حید الدین قریشی و ملک فخر الدین  
 جو نایب سلطان محمد بن تغلق شاه و غیر هم را طلبیدند و بر بالاس بام  
 هزارستون نگاه داشتند تا روز شود چون روز شد خسرو خاں وزیر  
 حبیب خود را ناصر الدین خطاب داد و برادر خود را خان خانان و  
 بهر کس خطاب و منصب تعیین فرمود و از هیچ کس ملاحظه نداشتند مگر از غازی  
 ملک یعنی تغلق شاه که در دیپال پور بود تغلق شاه که این خبر شنید  
 چون مار بر خود پیچید از برای آنکه بدست سلطان محمد تغلق نزد سلطان  
 قطب الدین قرب تمام داشت از قبل ولی نعمت خود خون می خورد و دم  
 نمی توانست زد و تغلق شاه شکر کشیده بدلی آمد و بخسرو خاں  
 جنگ کرد و خسرو خاں را شکست داد و خسرو خاں گریخته  
 روز دوم او را گرفته آوردند و گردن زدند و مدت چهار ماه خسرو خاں  
 سلطنت دلی داشت و شهور سه عشرین و سبعمائیه سلطان غیاث  
 الدین تغلق شاه انارالد برمانه در کوشک سیری جلیس فرمود و  
 بادشاهی بذات همایوں اوزیب دینیت گرفت و در شهور سه عشرین  
 و عشرین و سبعمائیه سلطان تغلق شاه بر حمت حق پیوست و سلطان  
 محمد بن تغلق شاه که ولیعهد او بود بر سر سلطنت دارالملک تغلق آباد  
 جلوس فرمود و از بادشاهی او ممالک اسلام آراسته شدند بدانکه سلطان  
 محمد شنید که تغلق شاه از لکنوی جریده امر و بتغلق آباد می رسد فرمود  
 که در لکه کر سیه تغلق آباد نزدیک افغان پور کوشکے محضرے بنا کنند  
 که شب پدرا و انجا نزول کنند و یگانه با کوبه بادشاهی در آید  
 تغلق شاه وقت نماز دیگرے در کوشک نورسید

و فرود آمد پسر او و اکابر و اشراف استقبال کردند و پیاپی بس شرف گشتن آمده خاصه طلبه  
 و طعام خوردند و ملوک و اماران بجهت دست نشستن پیروان آمدند صاعقه بلا از آسمان  
 بر زمین افتاد و سقف خانه بالا بتعلق افتاد و بانهج و شش کس دیگر زیر سقف افتادند  
 و بجوار رحمت حق پیوست و سلطان محمد بر تخت باوشاهی در دلی جلوس فرمود و مدت  
 سلطنت سلطان محمد بن تغلق ششاد بیست و هفت سال بود و بدانکه سلطان محمد  
 تغلق در شکر میریض شد مرض او امتداد یافت روز یکبار آب برنده نزد یک  
 شهید رسید سلطان محمد در جوار رحمت حق پیوست و لشکر شور و شنب بر خاست یک  
 که خلق بایک دیگر در افتاد بیست و چهارم ماه محرم سنه اثنین و سیمین و سیمایه با جماع  
 و عود سلطان العبد الزمان فیروز شاه سلطان در لشکر تخت باوشاهی جلوس فرمود  
 بدانکه شیخ نصیر الدین محمود و شایخ و علما و ملوک و اماران و معارف و اکابر و متبرکان و سران جمیع  
 شایان و باستان عام و در سر آمدند و فیروز شاه را گفتند که تو هم دلی عهد و هم وصی  
 سلطان محمدی و هم برادر زاده اوئی سلطان محمد را پسر نبودی و دیگر از دو و دیگر  
 و لشکر چنان نموده است که قابلیت باوشاهی داشته باشد از براسه خدا تغلق  
 در مانده و بفریاد رس و بر تخت جلوس فرمود و چندین هزار آدمی و این همه لشکر را از دست  
 مغل باز خرید فیروز شاه عذر گفت دست از نو باز نیداشت و میگفتند که در  
 لشکر خشکگاه و دلی لایق سلطنت نشایان باوشاهی جز سلطان فیروز شاه  
 نیست که اگر امروز بر تخت سلطنت نشیند مغلان را معلوم شود که او بادشاه نش فرود  
 یکبار مغلان همیبال سلامت نگذارد و همه را بقتل رسانند بضرورت بر  
 تخت سلطنت جلوس فرمود و مردم از محنت و اندوه آسوده شدند  
 تا پنج و فات سلطان فیروز شاه فوت فیروز است که مفصل  
 و هشتاد و نه است و مدت سلطنت او سی و هفت

سال بود تم بعونه و هو الله العظیم

در آخر کتاب منقول عن عبارت ذیل مرقوم بود بنابرینکه احوال سخی خود در نقل این  
نسخه متبرکه که محرر ساخته در ذیل منقول نیز بتجریب میرسد تا بر ناظران وضوح پذیرد و آن  
عبارات اینست باتمام رسید کتاب مستطاب حضرت سیرالاولیا بر مطالعه  
فرمایندگان این صحیفه شریفه مخفی و محتجب نماند که در شان یکبار و یکصد و پنجاه و هجری  
نبوی صلی الله علیه و سلم و سنه بیستم جلوس محمداً شاه بادشاه سید عبدالعزیز  
نسخه بخط قدیم بسیار دیرینه و کهنه مرقوم رسید محمد حسن بن سید فضل الله که یکی  
از اجداد ایشانند و بدین طریق بابشاهان میرسد سید عبدالعزیز بن سید خیر الله  
بن سید نعمت الله بن سید محمود بن سید عبدالسمیع بن سید حسن بن سید  
فضل الله بن مولانا سید دولت بن محمود سید احمد بن مولانا سید عبدالرشید  
بن مولانا سید کمال الدین بن مولانا خواجہ عزیز الملتی والدین بن خواجہ سید  
ابا بکر کربلا واسطه بمشیره زاده حقیقی حضرت سلطان المشایخ سید نظام الحق  
و الشرح والدین محمد احمد بدلاونی قدس الله سره الغریز اند بن سید عبدالعزیز  
بن مولانا سید عبدالرحمن بن مولانا سید موسی بخاری بن مولانا سید عبداللہ  
بخاری بن سید حسن بن سید علی بن سید احمد بن سید ابی عبد الله بن  
سید علی اصغر بن سید جعفر بن امام علی مادی نقی بن امام محمد انجواد بن  
امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر  
بن امام زین العابدین بن امام المغارب و المشارق حضرت امام حسین  
شاه شهیدان بن امام الارض و السماء حضرت امیر المؤمنین اسد الله الغالب  
علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه علیهم السلام بجهت از کتاب خانه گم شده بود  
بعد از مدت بسیار بحسب اتفاق از بازار بدست آمد تمیناً و تبرکاً بخواجهش تمام  
بے تکلم و کلام هر وجه که کتابدار خواست یعنی کتاب فروش بهر قیمت که داد گرفتند  
چون در دریافت الفاظ احتیاج بسوے تامل و تفکر بسیار می افتاد و خواستند  
که نسخه دیگر بخط واضح نویسنده شیخ نور محمد که پاره از محاوره پارسی نظم و نثر

آشنا و قدر سے تحصیل علم صرف و نحو ہم کردہ و خط استعلیق خوانا و روشن داشتند  
 کم ہمت بہت تندر کہ نقل این نسخہ بخط جلی نمایند و شروع کرد نایں بیج کم از بیج کفش  
 بردار و رویشان و عالماں بلکہ خاک کفش ایشان سہمی بجیبیت علی متناسے آن شد  
 کہ حق تعالی از کرم فضل خویش مرا بملک عاریتے مالک این نسخہ نشانیفہ کردا مذہب سے نسخہ  
 پر غلطی بہ خطی از بار بار بدست آمد روزے با سید عبد اللہ جو اتفاق صحبت افتاد  
 سخن بریں قرار گرفت کہ ذکرہ این کتاب مستطاب بہت تصحیح و مقابلہ نمایم در ماہ  
 مبارک رمضان المبارک سنہ مذکور آغاز مقابلہ شد اجتماع نہ نسخہ مختلفہ الملک گردید  
 و ہمہ نسخہ ناغیہ صحیح ہم در عبارت عربی و ہم در عبارت فارسی علی الخصوص اشعار عربی کہ  
 اکثر جا مصنف آورده و احادیث کہ بتقریب نقل کردہ این ضعیف قلیل البصاعت  
 بقدر طاقت و قوت خود ہمہ نسخہ ہا را نظر کردہ و دیدہ و نسخہ صحیح و درست نمودہ و در مدت  
 یک نسخہ میان سید عبد اللہ و دیگر نسخہ خود درست کردہ و این یادگار است از ضعف  
 عیاد و اللہ الصمد نور محمد بنہ از بندگان بے کینہ و کینہ از کمینگان سلسلہ عالیہ  
 نقشبندیہ رحمہ اللہ و عفاہ بطنیہم و کرہم ۛ

تمام شد کتاب مستطاب حضرت سید الاولیاء فی محبت حق جل و علی تصنیف مخیر و  
 خلیفہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الہی نظام الحق و الشرع و الملتہ و الدین  
 سید محمد احمد بدوئی البخاری اچشتی قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ ہفتم شہر شعبان  
 المعظم موافق سنہ چہل و ششم جلوس شہاہ عالم بادشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ  
 مطابق سنہ یکہزار و دودصد و بیچہ ہجری قدسی جناب حضرت رسالت پناہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ الاہل و اصحاب الکبار و اولیاء البرار و الاخیار النماذیر  
 بخط بے ربط ناکارہ نمط خاکیاے اولیاءے حشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ  
 علیہم جمعین تراب الاقدام پیران سلسلہ عالیہ قادریہ علیہم السلام خصوصاً عاشقان  
 و محبوبان خداے کریم رحیم سلسلہ مکرم عظم حضرت مولانا و سیدنا و سندنا و مادینا و  
 معیننا و ناصرنا حضرت شیخ الشیوخ فخر العاشقین سراج الکاملین سواہ مکملین

زبدة الوصلین حضرت مولانا فخر الملة والشرع والدين نظامی حبشی و قادری و  
 سہروردی و نقشبندی جملہ شعبہ کے ہر چہار خاندان عظیم الشان دست بیعت  
 بخلائیق ہفت اقلیم دادہ مسند فیض سانی و کامروائی مشائخین کبار رازنیت ابراہیم  
 مے فرمودند و خلفائے کرام و یاران عظام جناب مقدس حضرت فخر العالم مولانا  
 محمد فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراطراف و کناف عالم فیض بخشی سبکی طرق  
 مے فرمایند و محرمیں کتاب مستطاب سہمی شیخ بذر الاسلام کیے از کمترین غلامان  
 جناب معلی القاب فخری نظامی است سمت تسطیر و رقم تسوید و تحریر پذیرفت جب  
 فرمایش برادر دینی و طرفینی کہ بصلاح و تقویٰ و ذکر قلبی آراستہ و پیراستہ اندھے  
 بمیان جان محمد کہ از یاران حضرت شاہ علی حکیم صاحب علیہ الرحمۃ والرضواں  
 بن حضرت صاحب زادہ عالم مرشد زادہ سلسلے شاہ حامد صاحب صدق  
 حضرت شیخ الشیوخ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب کسپیران پیر حضرت مولانا فخر  
 صاحب محب بنی ہستند علیہم الرحمۃ والرضواں بکمال خویہاے دینی و دنیوی از  
 اتم سطور خلاص اخوت دینی دارند سللہ اللہ تعالیٰ المستعان رجا از ناظران  
 صحیفہ شریفہ آنکہ اگرچہ نسخہ منقول عنہ بموجب سہمی محررش بکمال صحت است و ایسے  
 عامی نیز بقدر وسع امکان و صحیح نویسی کوشیدہ و جانیکہ در اصل نسخہ سہمی  
 نقش ناچار بر بنیم بعض جا پا از ادب بیروں نہادہ بدستی ارقام پر و ناظران  
 بمقتضای اینکہ بیچ نفس بشر خالی از خطا نبود البتہ سہو و خطا بطہور آمدہ یا نہ  
 ناقلان و ناظران بریں کلام بزرگاں کہ الانسان مکرک من الخطاء والنسیان  
 نظر فرمودہ طرف سہو نگاہ نفرمایند و بذیل عفو و کرم بپوشند و باصلاح کوشند و سہو  
 والا کرام قاریا بریں مکن تہ و عتاب کہ خطاے رفتہ باشد و در کتابنا  
 آن خطاے رفتہ را تصحیح کن کہ از کرم و العدا علم بالصواب کہ الحمد للہ رب  
 العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اولیاء  
 داء المکومین بر حمتک یا ارحم الراحمین الہی بحرست حضرات پیران چشت قادری

سلسله مولانا فخر صاحب علیهم الرحمة این کترین میران فخر صاحب عاقبت  
 بر سلامتی ایمان بخیر گردان آمین آمین یا رب العالمین \* \* \* \*



# فہما نامہ کتاب طبایر لاولیاء فارسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	اختیاری	اختیار	۵۵	۲۳	غراب بدم	غراب بدم
۴	۱۶	مسیحی	مستی	۵۶	۱۱	ولازاق	ولازاق
۷	۱۴	ترس	ترس	۵۷	۲۳	شننے	شننے
۸	۱۳	چونکہ	خون کہ	۵۹	۱۱	درسیدن	درسیدن
۱۰	۱۵	بزل	بذل	۶۱	۱۵	شمس ترک	شمس ترک
۲۱	۷	در بیان	در بیان	۶۳	۲۰	شانزادہ	شانزادہ
۷	۱۴	پیدا آمدن	پیدا آمدن	۶۴	۸	شیخ علی	شیخ علی
۲۲	۱	روشن	روشن	۶۶	۱۱	شعبے	شعبے
۳۳	۴	علم	علم	۱۴	۱۴	خج فرمود	خج فرمود
۲۳	۶	ابن خواجہ ابراہیم	ابن خواجہ ابراہیم	۶۸	۷	بازمانم	بازمانم
		درد فحہ	کب د فحہ	۷۳	۱	بحضرت بخوانند	بحضرت بخوانند
۲۵	۴	تجیر	بتجیر	۷۵	۱۴	الستین	الستین
۲۸	۴	بابل	بابل	۷۶	۱۵	دخم	دخم
۳۱	۸	بخلت	بخلت	۷۸	۱۸	درستی	درستی
۳۱	۲	الشکر	ہوا لشکر	۷۹	۶	کر و بر گرد	کر و بر گرد
۳۵	۲	یسندہ است	یسندہ است	۸۰	۱۰	ایں شیخ	ایں شیخ
۷	۷	ایرالمینین است	ایرالمینین است	۸۱	۱۳	کشف المعنی	کشف المعنی
۴۰	۴	در عالت	در عالت	۸۲	۱۰	بازداشت	بازداشت
۴۴	۱۷	معصیت او	معصیت او	۸۳	۲	رب العالمین	رب العالمین
۴۷	۱	اور رفت	اور رفت	۱۰۰	۱۸	محبت	محبت
۴۸	۵	دروندان است	دروندان است	۱۰۱	۲	کر و بر گرد	کر و بر گرد
۷	۲۳	غراب داد	غراب داد	۱۰۲	۱۶	یلقبہا	یلقبہا
۵۲	۵	ملک عزالدین	ملک عزالدین	۱۰۵	۷	آجرت	آجرت
۷	۱۶	نزدیک نزدیک	نزدیک	۱۰	۱۰	السناسی	السناسی
۷	۱۰	تا در تامل	تا در تامل				
۵۴	۱۳	بنشینیم	بنشینیم				

نقطہ نامہ کتاب سب قطاب میرا اولیا و فارسی

۳

صفحہ	سطر	نقطہ	معجم	صفحہ	سطر	نقطہ	معجم
۱۰۵	۱۶	سطر از اول	سطر از زمان بستا	۱۶۰	۴	نشند	نشند
"	۲۰	وسعد بخت	اسعد بخت	"	۲۱	کردگار	کردگار
۱۱۳	۱۷	خدائیم در	خدائیم نامی روزند	"	۳	خود و کس	خود و کس
۱۱۴	۱۵	نیک اتفاق	بیک اتفاق	"	۱۰	جهان	جهان
۱۱۷	۲۳	استند و	استند و	"	۱۱	چند و بیش	چند و بیش
۱۱۹	۱۵	ابوشکور	ابوشکور	۱۶۱	۲۱	آب و بند	آب و بند
۱۲۷	۲۰	فیروز گہ	فیروز گوی	۱۶۳	۱۳	ترتیب	ترتیب
۱۲۸	۱۰	طالع	طالع (معنی پرت بستا)	۱۶۷	۹	صخرت	صخرت
۱۳۳	۷	چرخش	چرخش گوید	۱۹۱	۱۵	بزرگ زادی	بزرگ زاده
۱۳۴	۸	آرایش	آرایش	۱۹۱	۱۷	بی بی شریفہ	بی بی شریفہ
۱۳۷	۴	سبہ را	سبہ را	۱۹۲	۱۸	آرا نیدہ آید	آرا نیدہ آید
"	۱۷	بر	نہر	۱۹۳	۴	نشدی	نشدی
"	۱۳	خلیفہ مکہ پیرا	خلیفہ مکہ پیرا	"	۵	اتفاق	اتفاق
۱۴۵	۱۴	دبا بے	دبا بے (معنی خانی)	۱۹۹	۱۶	پاسے پوس	پاسے پوس
۱۵۱	۳	بہا بنانی	بہا بنانی	"	۱۹	عادات	عادات
"	۴	بیاریم	بیاریم	۲۰۱	۱	ذوق	ذوق
۱۵۶	۹	اسے احمد	ابی احمد	۲۰۲	۱	محمد امام برادر	محمد امام برادر
"	۱۵	بارکنم	بارکنم	۲۰۶	۲۲	پس خواہر زادہ	پس خواہر زادہ
۱۶۰	۱۴	استحاطہ لہدی	استحاطہ لہدی	۲۱۱	۱۸	انارالد	انارالد
۱۶۳	۶	ہر جزو سے بانی	ہر جزو سے بجا لاجا بانی	۲۱۲	۳	اور علم	اور علم
"	۷	و خود را	و خود را از طبیقت خود	۲۱۵	۳	مودیان	مودیان
"	۷	باخیر کنی و	باخیر کنی و	۲۱۷	۱۸	ابن حیرت	ابن حیرت
۱۶۵	۱۹	غائب	غایت	۲۱۹	۲۳	کنجی	کنجی
۱۶۶	۱۸	چیز	چیز	۲۲۲	۱۳	امانت	امانت
۱۶۷	۱۴	نماییم	نماییم	"	"	مورخ	مورخ
۱۶۸	۱۶	کنم	کنم	۲۲۵	۲۳	نداشتے	نداشتے
"	۲۳	ارباب	ارباب	۲۲۸	۵	سلطان محمد	سلطان محمد
۱۶۹	۱۶	تہ خواہد	تہ خواہد	۲۳۸	۱۷	کردی	کردی
"	"	"	"	"	۲۳	می کہ دند	می کہ دند

غلط نام کتاب خطاب سیر الاولیاء فارسی

۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۴	۳	دستارچہ	دستارچہ	۳۴۶	۱۰	تبرک	تبرک
۲۴۶	۱۱	خظہ	خظہ	۳۴۹	۹	طیبا	طیبا
۲۵۵	۷	اندار	ایداو	۳۵۱	۱۹	دریا سید	دریا سید
۲۶۰	۲۲	حوئے	خوئے	۳۵۲	۹	ازاں	ازاں
۲۶۱	۲۰	درویشی	درویشی	۳۵۳	۱۰	ابا	ابا
۲۶۲	۱۵	گو	گو	۳۵۴	۸	شمش الملک	شمش الملک
۲۶۳	۱۸	برسر رک	برسر ریگ	۳۵۵	۹	فرایند	فرایند
۲۶۴	۱۵	روزا	روزہ	۳۵۶	۱۰	اند	اند
۲۶۵	۲۰	فرشتہ	فرشتہ	۳۵۷	۱۸	تجدید	تجدید
۲۶۶	۶	حق علیہم	حق علیہم	۳۵۸	۱۸	گلونخ	گلونخ
۲۶۷	۹	سوائے	ہوائے	۳۵۹	۲	یا	یا
۲۶۸	۴	مزاج آمیز	مزاج آمیز	۳۶۰	۲۰	غلطند	غلطند
۲۶۹	۱۱	حکایت والد	حکایت پیش والد	۳۶۱	۲۱	جوارع	جوارع
۲۷۰	۱۳	بگذشت	بگذشت	۳۶۲	۲۱	استفاہ	استفاہ
۲۷۱	۱۷	کیفیت	کیفیت	۳۶۳	۱۸	یسین	یسین
۲۷۲	۱۲	مسد	مسد	۳۶۴	۱	وسے فرمود	وسے فرمود
۲۷۳	۷	علوم دینی	علوم دینی	۳۶۵	۳	ابن	ابن
۲۷۴	۵	آسمی	آسمی	۳۶۶	۴	بگذرانہ	بگذرانہ
۲۷۵	۱۴	ترکے	ترکے	۳۶۷	۸	دشمندے	دشمندے
۲۷۶	۱۹	ور	ور	۳۶۸	۱۳	بخوئی	بخوئی
۲۷۷	۷	خط	خط	۳۶۹	۱۰	احمد	احمد
۲۷۸	۸	باد صفا	باد صفا	۳۷۰	۲۳	حاجی	حاجی
۲۷۹	۷	عسائند	عسائند	۳۷۱	۱	یرک	یرک
۲۸۰	۴	لور	لور	۳۷۲	۵	حال	حال
۲۸۱	۱۶	بیاید	بیاید	۳۷۳	۷	قرایت	قرایت
۲۸۲	۱۸	سردن	سردن	۳۷۴	۷	ازکے	ازکے
۲۸۳	۲۲	نگاہ دارم	نگاہ دارم	۳۷۵	۸	دیرک	دیرک
۲۸۴	۱۸	آرتندہ	آرتندہ	۳۷۶	۱۲	ابدوا	ابدوا
۲۸۵	۲۲	فرستہ	فرستہ	۳۷۷	۱۷	شوہر	شوہر

غلط نامہ کتاب ستطاب سیرالاولیاء فارسی

۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۶	۱۱	نہاید کردوے	نہاید کردوے	۴۹۸	۱۴	ابو موسیٰ	رسول صلعم
	۵	پیش بخورے	پیش بخورے	۵۰۶	۱۵	از قوجہ	ازان ویم
۲۲۵	۱	سکر	سکر	۵۰۳	۶	کردی	کردی
۲۲۶	۲	کیاے	کیائی	۵۱۶	۱۴	شول	سوق
۲۲۹	۲۱	کہ نگار	کہ نہ کار	۵۲۱	۱۸	حای	حای
۲۳۶	۱	باین	با این	۵۲۲	۱۶	شعب	شعب
۲۳۹	۱۴	کہ بہت	کہ بہت بہت	۵۳۲	۱۰	بالا آباب	بالا کتاب
۲۴۸	۱۵	در صحیفہ اصغر	در صحیفہ اصغر	۵۴۰	۱۴	کر	کر
۲۵۶	۶	بجیمینار	بجیمینار		۱۹	گرویش	گرویش
۲۶۰	۱۱	بسیقل	بسیقل	۵۴۴	۱۱	مستحقان	مستحقان
	۱۶	نہ بینی	نہ بینی	۵۴۵	۱	روزہ گفت	روزہ گفت
	۱۶	بہندی	بہندی			گو	گو
۲۶۳	۱۵	شعرد	متعد	۵۵۳	۸	تشریث	تشریث
۲۶۴	۲	قطب	قطب	۵۵۵	۱۲	استحقاق	استحقاق
	۱۵	نگرے	نگری	۵۶۵	۱۵	حصر	حصر
۲۶۷	۱۲	گبوش	گبوش	۵۶۰	۲۲	ابلیسیت	ابلیسیت
۲۶۸	۶	قصبہ	قصبہ	۵۶۹	۲۱	نیزالت گرفت	نیزالت گرفت
۲۶۱	۲	احداث	احداث	۵۸۲	۴	شمشی	شمشی
۲۸۰	۱۲	رایجہ	رایجہ (یعنی خوشبخت)	۵۸۳	۲	نفیہ	نفیہ
۲۸۶	برجائشہ	مایاران	مایاں را		۲۲	عرص	عرص
۲۹۱	۲	گوی	گوئے	۵۸۵	۴	درمیش	درمیش
	۱۴	لست	الست	۵۸۶	۱۸	شعب	شعب
	۲۰	کردہ	کردہ	۵۹۱	۱۵	جلینین	جلینین
۲۹۲	۱۷	مصطلع	مصطلع	۵۹۲	۲۰	فیروزہ	فیروزہ
۲۹۵	۸	طواہر	طواہر	تمام شد غلط نامہ			
۲۹۶	۱	سیگر دید	سیگر دید				



## اعلان

کُتب موجودہ و زیر طبع مطبع محبت فیض بازار دہلی  
کُتب تصوف

(۱) سیرالاولیاء فارسی۔ بہرہ تیار و موجود قیمت سیرامپوی کاغذ تھے، ولایتی کاغذ لکھنؤ محفل و جسر  
کُتب ذیل سودرخواستوں کے آنے پر چھپنی شروع ہوگی

(۲) سیرالاولیاء کا اردو ترجمہ۔ (۳) دیوان غرۃ الکمال مصنف حضرت امیر خسرو طوطی

(۴) روضۃ الاقطاب یعنی سوانح عمری حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

کُتب ذیل عنقریب چھپنے والی ہیں

(۵) افضل الفوائد مصنف حضرت امیر خسرو طوطی ہندرج دیہہ حضرت سلطان المشائخ نظام الیہ

اولیاء قدس سرہ کا موقوفہ (۶) رسالہ بابت سماع مصنف مولانا فخر الدین زراذی خلیفہ

حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ (۷) رسالہ سوال و جواب شہزادہ داراشکوہ دہلی

اسکے سوا ہمارے پاس اور بہت سی کُتب تصوف موجود ہیں جو وقتاً فوقتاً کُتب گورہ بالا کے بعد چھپیں

کُتب اردو زبان دانی قیمت موجودہ

(۱) اردو زبان کی تاریخ مصنف المشہر۔ (۲) رسالہ ہندوستانی ہمدلیاں

حضرت امیر خسرو طوطی ہند وغیرہ (۳) مخزن الحیا و ارات مولفہ المشہرہ جبینہ

کے ہندوستانی می و کرا و صطلاحیں ہندرج ہیں غفر شایع ہونے والی ہے (۴) ہندوستان کے

معروف بہ سکھ سہلی عورتوں کی زبان میں انہیں کی تعلیم کے لیے بنائی کاغذ و لایچی کاغذ امیر خسرو

کُتب علمی۔ قیمت موجودہ

(۱) جغرافیہ طبیعی مولفہ لالہ کدرا ناتھ صاحب ایم۔ اے۔ دہلوی اکثر اسٹنٹ کیشنر لاہور

(۲) مرآۃ جغرافیہ یعنی جہان کا مختصر جغرافیہ۔ (۳) ریاض جہانگیر یعنی رسالہ علم طبیعی

بطور سوال و جواب حصہ اول و دوم۔ فی۔

پچیس نسخوں سو تک ہر ایک کتاب کے لیے بیس روپیہ نیکرہ کمیشن ہے اور سواستونوں سے زیادہ

پچیس روپیہ نیکرہ۔ نقد قیمت آنے پر کُتب طوبہ و دانہ ہو سکتی ہیں۔ اور منظور و کتابت طے ہو سکتے ہیں۔

المشیر

چرخ لال مالک ہستم مطبع محبت ہند فیض بازار دہلی



3413 U  
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیراندہ لیا جائے گا۔

---



کتابخانه

جامعہ

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

۶۔

۷۔

۸۔

۹۔

۱۰۔

۱۱۔

۱۲۔

۱۳۔

۱۴۔

۱۵۔







